صحت نامہ جلد اول کتاب یادگار رضی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
دیباچہ	۵	تَفوُّرُ	تَفوُّہُ
۵	۵	تیر	تبر
۹	۱۴	بَا بِا بُا	بَاْ بِاْ بُاْ
۱۳	۴	[illegible]	[illegible]
۱۵	۵	اصل الف	اصلی الف
۱۷	۳	اصل الف	اصلی الف
۲۱	۱۶	[illegible]	[illegible]
۲۲	۱۵	مُستقبِحہ	مُستقبَحہ
۲۳	۹	وہ الف	یہ الف
=	۱۶	لامُ التّفخیم	لامُ التّفخیمِ
۲۴	۱	یطلعُ	یطّلعُ
۳۸	۴	اُترُکْ	اُترُکَ
۱۰۱	۸	مَزیدُ فیہ	مَزیدٌ فیہِ
۱۷۰	۱۸	مَرجعُ	مَرجَعُ
۱۷۳	۱	یعنی	لینی
۱۷۴	۶	داخل کرنا	داخل ہونا
۱۸۴	۱۵	بنایا جاوے	نہ بنایا جاوے
۱۹۵	۱۵	پڑوس رہنا	پڑوس میں رہنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۵	۹	اگرچہ	اگر
۲۴۵	۱۱	سب	سبب
۲۵۲	۴	ابوعبید	ابوعبیدہ
۲۵۲	۹	ابوعبید	ابوعُبیدہ
۲۶۵	۷	رنگ	ریگ
=	۸	رنگ	ریگ
۲۷۱	۱۰	فَعلُوْنُ	فَعلُوْنُ
۲۷۵	۱	انیسوان (۱۹)	انتیسوان (۲۹)
۲۷۶	۱۹	سفید تھن والی	چوڑے تھن والی
۲۸۴	۲	بیشتر	پیشتر
۲۸۹	۱۱	کے لفظ	لفظ کے
۲۹۶	۱	اِشقَی	اِشقَی
۳۱۰	۷	عَفرَزَانُ	عَفرَزَانُ
۳۱۱	۱۷	فَعنَلاءُ	فَعنَلاءُ
۳۳۶	۷	تَرَایَتَ	تَرَایَتُ
۳۳۹	۱۹	ایک ایک	ایک ہی
۳۴۸	۴	مؤنث	مذکر
=	۹	مذکر	مؤنث

اشتہار

بعض مصنف جو اپنی کتابون پر رجسٹری
کرا کر اشاعت علوم کے مانع ہوتے ہین انکے برخلاف
یہ خاکسار اپنی کل تصانیف کو تمام شائقین علوم وفنون
ہندوستان کے لیئے رجسٹری سے آزاد کرکے یہ اعلان کرتا ہی
کہ صاحبان مطابع جسکا جی جس کتاب کے چھاپنے کو چاہے
بلا تامل چھاپ لیا کرین مین اپنا حق تصنیف تمام
اہل مطابع کو بخوشی خاطر بخشتا ہون فقط

العبد
دیوان جانکی بہاری لال وکیل و پنچدار
راج بھرتپور

اشتہار

خداوند تعالی کے فضل وکرم سے جلد اول رسالہ صرف موسوم بہ یادگار رضی جو شائقین علم صرف کے واسطے ایک ایسی مبسوط کتاب ہی جسکا مطالعہ دوسری صرف کی کتابون سے مستغنی کرنے والا ہی چھپکر تیار ہو گئی ہی اور اب دوسری جلد نحو کے بیان مین بھی اسی ضخامت کی تیار ہو رہی ہی جو انشاء اللہ تعالی بہت جلد مرتب ہو کر شائقین کے واسطے فائدہ بخش ہوگی اس کتاب مین بھی تمام نحو کے قواعد و مایتعلق بہا درج کیے گئے ہین جسوقت وہ جلد دوم نحو کی چھپکر تیار ہو گی تو ماہران علم نحو اُسکے ملاحظہ سے کمال خوش ہونگے اور مؤلف کی جانفشانی اور محنت شبانہ روزی کی صدق دل سے داد دینگے خداوند تعالی ان دونون جلدون کو مقبول طبائع خلائق کرے اور ہر شخص ان کے مطالعہ سے فائدہ تام اٹھاوے کہ مؤلف نے محض بنظر فوائد خاص و عام علم صرف و نحو مین یہ دونون مبسوط کتابین کمال محنت و جانفشانی کے ساتھ تالیف فرمائی ہین اور بہت تحقیق و تدقیق کے ساتھ دونون کتابون کو مرتب فرمایا ہی جنکا مطالعہ خود میرے اس دعوی پر دلیل مبرہن ہی فقط

العبد

فقیر عبد القادر عفا اللہ عنہ ساکن اجمیر شریف

تمت هذه الكتاب من اوله الى اخره بالقلم محمد مبين الكهنوي عفي عنه
ابن مولوي محمد هادي علي الكهنوي

زیادتی عبارت مقصود ماشاء اللہ کتاب ہی یا دریاے ناپیدا کنار سبحان
اللہ رسالہ صرف ہی یا اہل علم کے لئے بحر ذخار دو ورقہ کلان پر ۱۶۷ صفحہ کی کتاب
جو اپنے حجم و فوائد مین لاجواب ہی باوجود اس قدر ضخامت کے حشو و زوائد سے
پاک اور صرفیون کے واسطے بمنزلہ تریاک ہی جسکو صرف کا شوق ہو صرف یہی ایک
کتاب کافی ہی اسکا مطالعہ دوسری کتابون سے مستغنی کر دیگا اگر اخفش زندہ
ہوتا تو اس کتاب پر اپنا صاد کرتا اور زار تشاف اس کے مطالعہ سے دل کو شاد
مازونی کہان ہی جو رضی کے بیان کی افزونی دیکھے اور سیبویہ سیب
بیان کی حلاوت چکھے شیخ الرضی کا مرتبہ رضی کے سامنے اس سبب کم ہی
کہ وہ راضی کا مخفف ہی فرّا اوس کے آگے طفل مکتب و ابو حیان اوس
کے سامنے سر در گریبان غرض کہ جتنے قواعد نویس حال و ماضی ہین گویا ارشد
تلامذہ حضرت رضی ہین خوبی اس کتاب کی ملاحظہ کتاب سے معلوم ہوگی نہ زبان
وصاف سے اگرچہ یادگار رضی مؤلف کے تخلص پر اس کتاب کا نام ہی مگر
شروع سے دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ تمام صرف کا اسی کتاب مین قصہ تمام ہی خداوند
تعالی اس کتاب کو ایسا زمانہ مین معروف کرے کہ ہر مجہول اس سے فائدہ اٹھائے
اور ہر ناقص اسکے مطالعہ سے کامل نظر آئے

آمین ثم آمین ۵

تقریظ جلد اول یادگار رضی از طرف مطبع مفید عام آگرہ

فاعل حقیقی کا شکر کس زبان سے ادا کیا جاوے کہ کوئی فعل اوس کا ناقص نہین رباعی عناصر اوس کے حکم سے صحیح و سالم رہکر مثل لفیف مقرون ایک دوسرے سے لازم و ملزوم اور بمجرد اس ترکیب کے اوس کے امر و نہی پر پابند رہنا ہر ایک مجہول کو معلوم ہی بندہ جب تک ہمت صرف نکرے ترقی المضاعف کا مصدر نہین ہو تا اور جبتک اوس کا قلب مثل اجوف خودی سے خالی نہو ظرف مزید فیہ سے کیفیت نہین پاتا **اما بعد** حرف مطلب بلا رد و بدل ارباب معانی کے سامنے زبان ناقص البیان پر آتا ہی کہ اگرچہ علم صرف مین چھوٹے چھوٹے سیکڑون رسالے اور بڑی بڑی بیسیون کتابین ہین مگر کسی کتاب کو مکمل اور کسی رسالہ کو ماقل و دل نہ پایا بناءً علیہ ماہر علوم عربیہ جامع صفات مرضیہ واقف رموز پنہانی فارس مضمار نکتہ رانی رمز شناس حال و ماضی جناب **دیوان جانی بہاری لال صاحب** متخلص بہ **راضی** وکیل و نخچیر دار راج بھرتپور سلمہ اللہ الغفور نے بیان صرف مین اپنی ہمت عالی صرف کرکے ایک کتاب ایسی مطول و مبسوط لکھی ہی کہ شروع سے خاتمہ تک تمام قواعد کمال شرح و بسط کے ساتھ مع مثالون کے اوس مین موجود ہین طالب علمان صرف کو اس کتاب کے سامنے اب کسی اور کتاب کی ضرورت نہوگی جو بیان ہی مدلل اور جس قدر قواعد ہین مکمل جہان تعلیلات کا بیان ہی وہان مثالین مع تبدیلات کے موجود جہان حذف و مضاعف کا ذکر ہی وہان کمی و

متروک ہین لیکن چونکہ مین نے متاخرین کی پیروی کی ہی اسلئے جو متروک ہین اُن کی مثالین بہی اس کتاب مین مل سکین گی اب صرف اتنا تبلانا باقی ہی کہ مین نے اس مین کوئی ایسا قاعدہ گردان عربی کا نہین چھوڑا جو مبتدی کے واسطے مفید ہی اور دوسری جلد مین بہی اس کتاب کی جس مین نحو کا بیان ہی یہی لحاظ مدنظر رہے گا فقط

قطعہ تاریخ خاتمہ کتاب از طرف جناب دیوان جانکی پرشاد صاحب رئیس لال کوٹھی پپر ضلع پہریوہ

سجدۂ شکر ذوالمنن واجب	چشمۂ فیض المستان صاحب
نسبتہً یادگار راضی ہی	قسمتہً یادگار راضی ہی
حال نسبت ہی کام سے ظاہر	سال ہجرت ہی نام سے باہر
سیر سے فائدہ سراسر ہی	خیر سے عائدہ برابر ہی
یہی راضی سے یادگار رہی ایک	یہی راضی سے یادگار ہی نیک

تمام شد جلد اول یادگار راضی

تاریخ خاتمہ الطبع جلد اول یادگار رضی از طرف مطبع مفید عام آگرہ

کتاب صرف راضی بے بہا ہی	کہ جس کا پر فوائد ہی ہر اک حرف
ہوا سرمست جام صرف سے جو	کہا ہاتف نے ہی خمخانۂ صرف

۱۲۹۶ھ

لکھنے میں فعل حَبَّ کے ساتھ ادغام پاتا ہی جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ (زید اچھا ہی) اور لفظ مِائَۃٌ سوا اکثر اپنے پہلے آنے والے عدد کے ساتھ ادغام پاتا ہی جیسے ثَلٰثُمِائَۃٍ (تین سو) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

اختصارات ذیل عموماً مستعمل ہیں اَللّٰہُ تع بجای اَللّٰہُ تَعَالیٰ (اللہ برتر) ع۔ م بجای عَلَیْہِ السَّلَامُ (اُسپر سلام ہو) رَہٗ بجای رَحِمَہُ اللّٰہُ یا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (خدا اُسپر رحم کرے) رَضْ بجای رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (خدا اُس سے راضی ہو) صَلْعَمْ بجای صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ (سلام و درود خدا کا اس پر) مَطْ بجای مَطْلُوبٌ (چاہی ہوئی چیز) مَمْ بجای مَمْنُوعٌ (ناجائز) یا کبھی بجای مُسَلَّمٌ (تسلیم کیا ہوا) ظْ بجای ظَاہِرٌ (آشکار) حْ بجای حِیْنَئِذٍ (اس حالت میں) بَطْ بجای بَاطِلٌ (جھوٹ) لَانُمْ بجای لَانُسَلِّمُ (ہم نہیں تسلیم کرتے) مُصْ بجای مُصَنِّفٌ (تصنیف کرنے والا) ھَفْ بجای ھٰذَا خُلْفٌ یا بجای ھٰذَا خِلَافُ الْمَفْرُوضِ یہ خلاف ہی یا خلاف ہی اُس سے جو سمجھا ہی کَکْ بجای کَذَالِکَ (مانند اس کے) اَلْخ یا آلخ بجای اِلیٰ اٰخِرِہٖ (اسکے آخر تک) وغیرہ۔

خاتمہ

۱۰۰ ۔۔۔ جو اچھے قواعد نویسوں نے لکھے ہیں لیکن ان میں سے بعض بعض

تَحْزَنُوا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ (کہ تم نہ افسوس کرو اُس پر جو تم سے کھویا) وغیرہ

دوسرا قاعدہ

حرف مَا بطور زائد آتا ہی تب بعض حرفون سے اور لفظون سے ادغام پاتا ہی جیسے اِنَّ (یا) اِنَّمَا (البتہ) اَنَّ (یا) اَنَّمَا (البتہ) کَاَنَّ یا کَاَنَّمَا (مانند) لَیْتَ یا لَیْتَمَا (چاہیئے کہ) لَعَلَّ یا لَعَلَّمَا (شاید) لٰکِنَّ یا لٰکِنَّمَا (لیکن) رُبَّ یا رُبَّمَا (چند) مِنْ یا مِمَّا (سے) عَنْ یا عَمَّا (دور) اَیْنَ یا اَیْنَمَا (جہان) حَیْثُ یا حَیْثُمَا (جہان کہین) قَلَّ یا قَلَّمَا (یہ شاذ و نادر ہی) طَالَ یا طَالَمَا (یہ طول ہی) وغیرہ حرف مَا جو مصدریہ کہلاتا ہی کیونکہ وہ جس جملہ مین آتا ہی اُس جملہ کو معنی مصدری پر لاتا ہی اسواسطے جو لفظ اسکے پہلے آتا ہی اُس سے لکھنے مین ملتا نہین ہی جیسے اِنَّمَا قُمْتَ عَجَبٌ درستی سے اِنَّ مَا قُمْتَ عَجَبٌ بجای اِنَّ قِیَامَكَ عَجَبٌ (البتہ تیرا کھڑا ہونا عجیب ہی) وغیرہ لفظ مَا جب حرف صلہ ہوتا ہی تب نِعْمَ اور بِئْسَ کے ساتھہ ادغام پاتا ہی جیسے نِعِمَّا فَعَلْتَ (خوب ہی جو تو نے کیا) بِئْسَمَا فَعَلْتَ (خراب ہی جو تو نے کیا) وغیرہ لیکن اکثر اور لفظون کے ساتھہ وہ ادغام نہین پاتا ہی جیسے کُلُّ مَا عِنْدَہٗ حَسَنٌ (ہر ایک چیز جو اُسکے پاس ہی اچھی ہی) برخلاف کُلَّمَا جِئْتَنِی اَکْرَمْتُكَ (جب کبھی تو میرے پاس آئے گا مین تیری تعظیم کرونگا) کے یہان مَا ایک حرف ہی نہ حرف صلہ لفظ ذَا ہمیشہ

نہیں جاتا لفظ اُولَاءِ یا اُولَائِکَ (وہی) اور اُولُوْ یا اُولِیْ (قبضہ رکھنے والے) جو پڑھے جاتے ہیں اُلَاءِ یا اُلَائِکَ اور اُلُوْ یا اُلِیْ۔

وَصْلُ الْكَلِمَةِ مَعَ اَصَالَةِ الْفَصْلِ

لکھنے میں لفظوں کا ملنا

ہر ایک لفظ جدا جدا لکھنا چاہیئے سوا اُن لفظوں کے جنکا بیان قواعد ذیل میں آتا ہے۔

پہلا قاعدہ

لاءِ نافیہ جب حرف اَنْ کے پیچھے آتا ہے تو اس سے ادغام پاتا ہے اور دونوں ملکر اَلَّا ہوجاتا ہے بشرطیکہ حرف اَنْ جس فعل کے مضارع کے پہلے آتا ہے اس کے پچھلے حرف کو نصب یعنی حرکت فتحہ دیتا ہے جیسے اَحْبَبْتُ اَلَّا تُفَارِقَنِیْ (میں نے چاہا کہ تو مجھ سے جدا نہووے) برخلاف اَحْبَبْتُ اَنْ لَا تُفَارِقُنِیْ کے یہاں اَنْ اور لَا جدا جدا لکھے جاتے ہیں کیونکہ فعل مضارع اپنا ضمہ قائم رکھتا ہے اسی طرح حرف اِنْ (اگر) جب لَا کے پہلے آتا ہے اس سے ملکر اِلَّا ہوجاتا ہے جیسے اِلَّا تَفْعَلُوْا (اگر تو نہیں کرے) لیکن جو اِنْ بجائے اِنَّ (البتہ) آتا ہے سو اس حرف سے ادغام نہیں پاتا ہے جیسے قُلْتُ اِنْ لَا يَفْعَلُ (میں نے کہا البتہ وہ نہیں کرے گا) لفظ لَا کَیْ کے ساتھ بھی ادغام پاتا ہے جیسے کَیْلَا

قواعد نویس اس الف ساکت کو بضرورت سمجھتے ہین اور اسلئے خواہ صرف مضارع مین خواہ سب صیغون مین اور سب فعلون مین چھوڑ دیتے ہین اور بعض قواعد نویس مذکر اسمار جمع سالم مین بہی جب نون اضافت سے چھوڑ دیا جاتا ہی اسکو قائم رکھتے ہین جیسے شَارِبُوْنَ (پینے والے) شَارِبُوا الْمَاءِ اکثر شَارِبُو الْمَاءِ (پانی کے پینے والے) وغیرہ

دوسرا قاعدہ

حرف الف صرف لکھا جاتا ہی لیکن پڑہا نہین جاتا لفظ مِائَۃٌ (سو) مین پڑہا جاتا ہی مِئَۃٌ اور تثنیہ مِائَتَانِ یا مِائَتَیْنِ مین جو پڑہے جاتے ہین مِئَتَانِ یا مِئَتَیْنِ لیکن جمع مین یعنی مِئَاتٌ مِئُوْنَ مِئِیْنَ مین یہ الف نہ لکھا جاتا ہی نہ پڑہا جاتا ہی لفظ عَمْرٌو (ایک مرد کا نام) اپنے پیچھے ایک واو ساکت چاہتا ہی تاکہ عُمَرُ سے کہ یہ بہی ایک مرد کا نام ہی پہچانا جاوے اسواسطے لکھتے ہین ھٰذَا عَمْرٌو (یہ عمرو ہی) مَرَرْتُ بِعَمْرٍو (مین عمرو کے ساتھہ گذرا) وغیرہ لیکن یہ واو چھوڑ دیا جاتا ہی اول حالت مفعولی مین جیسے رَاَیْتُ عَمْرًا (مین نے عمر کو دیکہا) دوم جب ضمیر متصلہ کے پہلے آتا ہی جیسے عَمْرُہٗ (اُس کا عمر) سیوم جب کسی دوسرے لفظ کا قافیہ ہوتا ہی کیونکہ عَمْرٌ اور عُمَرُ ایک دوسریکا قافیہ نہین ہو سکتے اور نہ اپنے ہم قافیہ کے قافیہ ہو سکتے ہین مگر مصغران دونون کا عُمَیْرٌ ہوتا ہی اسکے ساتھہ واو ساکت کبہی نہین آتا اگرچہ اُسکے ساتھہ نہ آنے سے معنی مین شبہہ پیدا ہوتا ہی حرف واو لکھا جاتا ہی مگر پڑہا

لٰکِنَّ (لیکن) اِبْرٰهِیْمُ اِسْمٰعِیْلُ اِسْحٰقُ هٰرُوْنُ یہ سب اسمای معرفہ وغیرہ لیکن بہت سے اسمای معرفہ ایسے ہین جن مین الف اگرچہ کبھی کبھی چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے عُثْمٰنُ حٰرِثُ سُلَیْمٰنُ مٰلِكٌ مُعٰوِیَةُ اکثر لکھے جاتے ہین عُثْمَانُ حَارِثُ سُلَیْمَانُ مَالِكٌ مُعَاوِیَةُ وغیرہ۔

زِیَادَۃُ الْحَرْفِ مَعَ عَدَمِ التَّلَفُّظِ

بیان ان حرفون کا جو لکھے جاتے ہین اور پڑھے نہین جاتے

پہلا قاعدہ

حرف واو اخیرہ صیغہ جمع مین ہر ایک فعل کے ایک ساکت الف اپنے پیچھے رکھتا ہی یہ الف واو جمع کو واو عطف سے امتیاز کرنے کے واسطے لکھا جاتا ہی پڑھنے مین نہین آتا جیسے نَصَرُوْا لَنْ یَنْصُرُوْا اُنْصُرُوْا وغیرہ لیکن اگر یہ واو کسی انتہا کے شامل ہونے سے درمیانی حرف ہو جاتا ہی تو وہ الف چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے یَنْصُرُوْنَ (وے دو مرد مدد کرتے ہین یا کرین گے) یَنْصُرُوْنِیْ (وے مجھکو مدد دیتے ہین) نَصَرُوْهُ (اُن مردون نے اس مرد کو مدد دی) نَصَرُوْهُمْ (اُن مردون نے ان مردون کو مدد دی) وغیرہ یہ پچھلی مثال نَصَرُوْا هُمْ (اُن مردون نے خود کو مدد دی) کے برخلاف ہی یہان الف کی قائمی ضمیر هُمْ کی علیحدگی ظاہر کرتی ہی کیونکہ یہان ضمیر هُمْ اس فعل کے فَاعِلْ سے متعلق ہی نہ مفعول سے بعض

تیسرا قاعدہ

لفظ اِسْمٌ کی ہمزہ گر جاتی ہی صرف اس عبارت مین یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بہت رحمان اور رحیم ہی) باقی ہر جگہہ پر وہ قائم رہتی ہی جیسے بِاسْمِ اللّٰہِ (اللہ کے نام سے) بِاسْمِ رَبِّكَ (تیرے رب کے نام سے) وغیرہ لفظ اِبْنٌ کی ہمزہ دو اسم معرفہ کے درمیان آنے سے چھوٹ جاتی ہی جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو (زید عمرو کا بیٹا میرے پاس آیا) وغیرہ اور دوسری ہر جگہہ پر یہ ہمزہ بحال رہتی ہی جیسے رَاَیْتُ زَیْدًا ابْنَ خَالِكَ (مین نے زید تیرے ماموں کا بیٹا دیکھا) وغیرہ جو ہمزہ اصلی ہمزہ سوالیہ کے بعد آتی ہی سو اکثر بولنے اور لکھنے مین چھوڑ دی جاتی ہی جیسے اَبْنُكَ هٰذَا (یہ تیرا لڑکا ہی) یہ اصل مین اَابْنُكَ هٰذَا تھا وغیرہ لیکن اَلْ کی ہمزہ ایسے موقع پر درستی کے ساتھ چھوڑ دی جاتی ہی اور بحال بھی رہتی ہی جیسے اَلرَّجُلُ قَائِمٌ یا آالرَّجُلُ قَائِمٌ (کیا وہ مرد کھڑا ہی) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

الف لفظ هاء (ای) کا اکثر اسمای اشارہ کے پہلے آنے سے چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے هٰذَا هٰذِهٖ هٰذَانِ هٰؤُلَاءِ وغیرہ اسی طرح لکھتے ہین ذٰلِكَ بجای ذَالِكَ اُولٰئِكَ بجای اُولَائِكَ اسمین اور ایسی ہی دوسری مثالون مین الف کو چھوڑ دیتے ہین جیسے ثَلٰثٌ (تین) ثَلٰثِیْنَ (تیس) لٰكِنْ

ہی کیونکہ دونون ملنے والے حرف اس مثال مین حقیقةً ہم جنس نہین ہین اور برخلاف اِجْبَهْهُ (اُسکی پیشانی پر مار) کے ہی یہان دوسری بار حالت مفعولی مین ہی حالت فاعلی مین نہین ہی۔

دوسرا قاعدہ

اَلْ کا لام اکثر لکھا جاتا ہی اگرچہ اپنے پیچھے آنے والے حرف سے ادغام پاتا ہی جیسے اَللَّحْمُ (وہ گوشت) اَلرَّجُلُ (وہ مرد) وغیرہ لیکن لفظ اَلَّذِيْ جو اصلاً اَللَّذِيْ (وہ مرد جو) ہی اور اَلَّتِيْ (وہ زن جو) اَلَّذِيْنَ (وہی مرد جو) مین چھوڑ دیا جاتا ہی اگرچہ انہین لفظون کی دوسری گردانون مین وہ بحال رہتا ہی جیسے اَللَّذَانِ اَللَّتَانِ اَللَّذَيْنِ اَللَّتَيْنِ اَللَّاؤُنَ اَللَّاتِيْ اَللَّاءِ اَللَّائِيْ اَللَّوَاءِ اَللَّوَائِيْ اَل کی ہمزہ چھوڑ دی جاتی ہی بعد لَامُ الْجَرِّ کے جیسے لِلْفَرَسِ (اُس گھوڑے کے لیئے) اور لَامُ الْاِبْتِدَا کے جیسے لَلْفَرَسُ (وہ گھوڑا) وغیرہ اس حالت مین اگر پیچھے آنے والا لفظ لام کے ساتھ شروع ہوتا ہی تو یہ تعریفی اَل لکھنے مین بالکل چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے لِلَّبَنِ (اس دودھ کے واسطے) لِلَّذِيْ (اس شخص کے لیئے جو) وغیرہ لفظ اَللّٰهُ (خدا) اختصار ہی اَلْاِلٰهُ (وہ خدا یا وہ سچا خدا) کا کیونکہ اِلٰهٌ (ایک خدا) ہوتا ہی اِلٰهٌ پھر ہمزہ چھوڑ دی جاتی ہی اور تب اَل تعریفی شامل ہو جاتا ہی اسی طرح اَلرَّحْمٰنُ (وہ نہایت رحیم) مین وہ الف چھوڑ دیا جاتا ہی جس کو میم کے بعد آنا چاہیئے لیکن اکثر اوپر سطر مین لکھ دیا جاتا ہی۔

سے جیسے یَغْزُوْ (وہ لڑتا ہی) یَرْمِیْ (وہ تیر پھینکتا ہی) وغیرہ ششتم واو کے پہلے اور پچھلے حرف کی جگھہ آنے سے کیونکہ اس صورت مین پہلا حرف واو کم ہوتا ہی جیسے وَقٰی (اُس مرد نے بچایا) شَوٰی (اُس مرد نے پکایا) جو اصلاً وَقَیَ اور شَوَیَ ہین وغیرہ ہفتم قواعد امالہ کے دخل یا عدم دخل سے کیونکہ الف نامعلوم امالہ قبول کرنے سے اصلاً یار ہوتا ہی ورنہ واو جیسے مَتٰی (جب) اَنّٰی (جہان سے) وغیرہ مگر جاننا چاہیئے کہ لَدٰی (نزدیک) یار کے ساتھہ لکھا جاتا ہی اگرچہ امالہ قبول نہین کرتا ہی اور اسی طرح حالت اضافی مین ضمیر متصلہ کے پہلے آنے سے جیسے لَدَیْكَ (تیرے نزدیک) لَدَیْهِ (اُسکے پاس) وغیرہ۔

حَذْفُ الْحَرْفِ مَعَ تَلَفُّظِهِ

بیان اُن حرفون کا جو بولے جاتے ہین اور لکھے نہین جاتے

پہلا قاعدہ

دو ہم جنس حرفون سے جو مشدد ہو کر ایک لفظ مین آتے ہین ایک لکھنے مین چھوڑ دیا جاتا ہی اگرچہ بولنے مین آتا ہی جیسے فَرَّ اصلاً فَرَرَ (وہ بھاگا) وغیرہ اسی طرح اگر دوسرا حرف ضمیری تا ہوتا ہی اور دوسری تار کے پیچھے آتا ہی جیسے بِتُّ نادراً بِتْتُ اصلاً بَیَتْتُ (مین نے رات گذرانی) وغیرہ برخلاف عَدَدْتُ (مین نے شمار کیا) کے جو ملفوظ ہوتا ہی عَدُّتُ لیکن مکتوب ہوتا ہی جیسا اوپر بتلایا

تثنیہ مین جیسے صَلَاتَانِ زَکَاتَانِ وغیرہ اور دوم اضافی ضمیر متصلہ کے پہلے جیسے صَلَاتِي (میری نماز) زَکَاتِي (میری خیرات) وغیرہ اب آتنا اور بتلاتا ہون کہ جو الف صورت یا اختیار کرتا ہی سو تینون حالت مین اپنی صورت بحال لکھتا ہی جیسے هٰذِہٖ رَحًی مَرَرْتُ بِرَحًی رَأَیْتُ رَحًی برخلاف رائی قواعد نویس مازونی کے جو تینون حالت مین رَحًا لکھتا ہی اور قواعد نویس سیبویہ بھی حالت مفعولی مین اسکو ایسے ہی یعنی رَحًا لکھتا ہی۔

مَا یُعْرَفُ بِہٖ اَصْلُ الْاَلِفِ

طریق الف کی اصلی صورت پہچاننے کا

الف کی اصلی صورت پہچانی جاتی ہی اول تثنیہ پر رجوع کرنے سے جیسے عَصًا (چوبدستی) عَصَوَانِ رَحًی (چکی کا پاٹ) رَحَیَانِ غَزَا (وہ مذہب کے واسطے لڑا) غَزَوَا رَمٰی (اُس مرد نے تیر پھینکا) رَمَیَا وغیرہ دوم علامت جمع مؤنث یعنی الف تا کے پہلے آنے سے جیسے قَنَاۃٌ (برچھی) جمع قَنَوَاتٌ فَتَاۃٌ (لڑکی) جمع فَتَیَاتٌ وغیرہ سیوم الْغَزْوُ وَالْمَرَّۃُ کے مصدر کی صورت سے جیسے غَزْوَۃٌ (لڑنا) رَمْیَۃٌ (تیر چلانا) وغیرہ چہارم کسی حرف متحرک کے اتصال سے جو فعل کے ساتھہ بطور ضمیر فاعلی کے شامل ہوتا ہی جیسے غَزَوْتُ (مین لڑا) یہان تا ضمیر فاعلی ہی رَمَیْنَ (اُن عورتون نے تیر پھینکے) یہان نون ضمیر فاعلی ہی وغیرہ پنجم مضارع کی صورت

دوسرا قاعدہ

تیسرا الف بدلی ہوئی یا رہتا ہی تو یا کی صورت اختیار کرتا ہی جیسے فَتًی (جوان) رَحًی (چکی کا پاٹ) رَحٰی (اُس مردنے گرایا) وغیرہ لیکن وہ اپنی صورت رکھتا ہی اول تاءُ التانیث کے پہلے جیسے فَتَاۃٌ (لڑکی) اور دوم ضمیر اضافی یا مفعولی کے پہلے جیسے رَحَاہُ (اُس مرد کی چکی کا پاٹ) رَمَاہُ (اُس مردنے اُس مرد کو گرایا) وغیرہ جو تیسرا الف بدلا ہوا واو ہوتا ہی سو اپنی صورت پہ لکھا جاتا ہی جیسے عَصًا (چوبدستی) عَصَاہُ (اُس مرد کی چوبدستی) دَعَا (اُس مردنے پکارا) دَعَاہُ (اُس مردنے پکارا اُس مرد کو) وغیرہ اور اسیطرح جب اسکی اصل نامعلوم ہوتی ہی جیسے دَدًا (کھیل) دَدَاہُ (اُس مرد کا کھیل) وغیرہ لیکن جب کوئی لفظ فُعَلٌ یا فِعَلٌ پر آتا ہی تب اصلی واو الف سے بدلا ہوا کوفہ والوں کی رای کے مطابق صورت یا را اختیار کرتا ہی اور یہ قاعدہ اکثر غالب پایا جاتا ہی جیسے اَلْعُلٰی نہ اَلْعُلَا (بلندی) اَلرِّضٰی نہ اَلرِّضَا (رضامندی) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

چند الفاظ ہین جن مین بدلا ہوا الف واو کی سی آواز دیتا ہی اور اسواسطے اُس کی صورت اختیار کرتا ہی جیسے صَلٰوۃٌ (نماز) حَیٰوۃٌ (زندگی) زَکٰوۃٌ (خیرات) رِبٰوا (فائدہ) وغیرہ لیکن وہ اپنی صورت بھی اختیار کرتا ہی اول

لکھی جاتی ہی جیسے بِرَاءَۃٌ یہان پر ہمزہ صورت پچلی یا ناکمل یاء کی اختیار کرتی ہی نہ پچیلی یاء کی جو اسکے پیچھے آتی ہی۔

کِتَابَۃُ الْاَلِف

الف کا لکھنا

پہلا قاعدہ

حرف الف خواہ بدلا ہوا ہو خواہ نہ بدلا ہوا ہو جب دو یا زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہی تب یاء کی صورت پر لکھا جاتا ہی جیسے اَعْطٰی اصلًا اَعْطَوَ (اُس مرد نے بخشا) اَغْنٰی اصلًا اَغْنَیَ (اُس مرد نے بے پرواہ کیا) حُبْلٰی (حاملہ) اِرْتَضٰی (اُس مرد نے پسند کیا) اَلْمُصْطَفٰی (برگزیدہ) قَبَعْثَرٰی (نام ایک شاعر کا) وغیرہ لیکن وہ اپنی صورت صحیح اختیار کرتا ہی اول جب تاءُ التانیث کے پہلے آتا ہی جیسے مُصْطَفَاۃٌ وغیرہ دوم جب اضافی یا مفعولی ضمیر کے پہلے آتا ہی جیسے حُبْلَاہُ اَعْطَاہُ اِرْتَضَاکَ وغیرہ سیوم جب اسم معرفہ کے سوا کسی اسم مین یاء اسکے پیچھے آتا ہی جیسے یَحْیَا (وہ جیتا ہی) برخلاف یَحْیٰی کے جو ایک شخص کا خاص نام ہی لفظ اِحْدَاھُمَا اور اِحْدَاھُنَّ (ایک دو مردون سے یا ایک بہت عورتون سے) مین الف صورت یاء اختیار کرتا ہی اگرچہ ضمیر اضافی کے پہلے آتا ہی سو مستثنات نادرہ مین داخل ہی۔

یا یَقْرَؤُلَکَ ہوجاتا ہی اور یُقْرِئُ یُقْرِؤُہٗ یا یُقْرِؤُلَکَ ہوجاتا ہی اور کبھی اگرچہ کم یُقْرِئُہٗ یا یُقْرِئُلَکَ لیکن پچھلی ہمزہ جب کسی اتصالی شل تاء التانیث وغیرہ کے پہلے آتی ہی تو چھوڑدی جاتی ہی یا اپنی صورت مین سطر کے اوپر اُن لفظون مین جو دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے دوسرے قاعدہ کے تابع ہین لکھی جاتی ہی جیسے مَقْرُوَّۃٌ یا مَقْرُوءَۃٌ یا مَقْرُوْءَۃٌ (پڑھا ہوا) وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

جو ہمزہ مدہ کے پہلے آتی ہی عموماً چھوڑدی جاتی ہی یا اپنی صورت مین یا سطر پر لکھی جاتی ہی بشرطیکہ اسکی صورت متعلقہ پیچھے آنے والے مدہ کی سی ہوتی ہی جیسے قُرَّاؤُوْنَ (پڑھنے والے) اکثر قُرَّاءُوْنَ یا قُرَّاُوْنَ یا قُرَّاوُوْنَ رُؤُوْسٌ (جمع سر) رُءُوْسٌ یا رُؤُسٌ یا رُوُسٌ مَؤُوْنَۃٌ (توشہ) اکثر مَئُوْنَۃٌ عَلِمْتُ خَطَأً (مین نے ایک غلطی جانی) اکثر خَطَاً الف کے ساتھ لکھا جاتا ہی مُسْتَہْزِؤُوْنَ (جمع ظریف) اکثر مُسْتَہْزِءُوْنَ یا مُسْتَہْزِئُوْنَ یا مُسْتَہْزُوْنَ وغیرہ اسی طرح اگر یاء مدہ ہوتی ہی تو ہمزہ عموماً لکھی جاتی ہی یا چھوڑدیجاتی ہی جیسے مُسْتَہْزِئِیْنَ مُسْتَہْزِیْنَ (جمع ظریف) لَئِیْمٌ لَیْمٌ (خراب) وغیرہ لیکن اگر ہمزہ کے چھوڑنے سے کچھ شبہہ پیدا ہوتا ہی تو لکھنے مین نہین چھوڑی جاتی جیسے قَرَأَا (اُن دو مردون نے پڑھا) اگر اسطرح الف زائد نہ لکھا جاوے تو قَرَأَ (اُس مرد نے پڑھا) سمجھا جاوے اور بھی حالتین ہین جن مین ہمزہ نہین چھوڑی جاتی اور پیچھے آنے والے مدہ کی صورت پر

(وہ پڑھاتا ہی یا پڑھائے گا) تَرَدَّؤَ (وہ فوت ہوا) یا لَمْ یَقْرَأْ لَمْ یُقْرِئْ لَمْ یَرْدُؤْ وغیرہ لیکن اگر پہلا حرف ساکن ہوتا ہی تو ہمزہ علمای قدیم کی رای کے مطابق چھوڑ دی جاتی ہی اور علمای حال کی رای کے مطابق اپنی صورت پر لکھی جاتی ہی جیسے خَبْءٌ (پوشیدہ) اب خَبْءٌ لکھا جاتا ہی دِفْءٌ (گرمی) اب دِفْءٌ لکھا جاتا ہی جُزْءٌ (ٹکڑہ) اب جُزْءٌ لکھا جاتا ہی مگر اس حالت مین کبھی جُزْءٌ مضموم الاول کے بدلے جُزْؤٌ دیکھنے مین آتا ہی اور دِفْءٌ مکسور الاول کے بدلے دِفْئٌ سوا اسکے اور بھی اختلاف ہین قلیل الوقوع اور اسلئے تبلانے کے قابل نہین ہین یہ اسما حالت مفعولی مین ہمزہ کے ساتھ صورت الف اختیار کرتے ہین جیسے خَبْأً دِفْأً جُزْءًا وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

اگر یہ ہمزہ جسکا ذکر اوپر کے قاعدہ مین کیا ہی کسی ضمیر یا کسی انتہای شاملہ کے پہلے آتی ہی ہمزہ درمیانی سمجھی جاتی ہی اور اسکی صورت اُسی کی حرکت سے تجویز کی جاتی ہی جیسے هٰذَا جُزْؤُكَ (یہ تیرا ٹکڑا ہی) رَأَيْتُ جُزْأَكَ (مین نے تیرا ٹکڑہ دیکھا) مَرَرْتُ بِجُزْئِكَ (مین تیرے ٹکڑے کے ساتھ گذرا) اسیطرح هٰذَا رِدَاؤُكَ رَأَيْتُ رِدَاأَكَ مَرَرْتُ بِرِدَائِكَ لیکن حالت مفعولی مین رِدَاءَكَ رِدَاأَكَ کے نسبت کثیر الوقوع ہی پچھلی ہمزہ جو کسی حرکت کے پیچھے آتی ہی اور کسی ضمیری یا کسی دوسری انتہا کے پہلے تو بھی درمیانی سمجھی جاتی ہی اور اُسکی صورت اسی کی حرکت سے تجویز کی جاتی ہی جیسے یَقْرَأُ یَقْرَؤُهُ

ساکن درمیانی ہمزہ کی صورت اُسکے پہلے والی حرکت سے تجویز کی جاتی ہی جیسے رَأْسٌ (سر) بُؤْسٌ (سختی یا تکلیف) ذِئْبٌ (گرگ) وغیرہ لیکن اگر حرف ساکن کے بعد متحرک ہوتی ہی تو اُسکی صورت اسی کی حرکت سے تجویز ہوتی ہی جیسے یَسْأَلُ (وہ پوچھتا ہی) يَلْؤُمُ (وہ خراب ہی) يَسْئِمُ (وہ تھکتا ہی یا تھکتا ہی) تَسَاأَلَ تَسَاؤُلًا (اُس جماعت نے آپس مین پوچھا یا پوچھی کی) سَائِلٌ (پوچھنے والا) وغیرہ اور حرف متحرک کے بعد متحرک ہوتی ہی تو اُس حرف کی صورت اختیار کرتی ہی جسکے ساتھ وہ بدلنے اور چھوڑنے کے قاعدون سے بدل جاتی ہی اسواسطے دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے پانچوین قاعدہ کے مطابق لفظ مُؤَجِّلٌ (دیر کرنے والا) مین صورت واو اختیار کرتی ہی اور فِئَةٌ (قوم) مین صورت یا اختیار کرتی ہی اسیطرح فصل مذکورہ کے چھٹے قاعدہ کے موافق اسکی صورت اُسی کی حرکت سے تجویز کی جاتی ہی سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا) سَئِمَ (وہ تھکا) لَؤُمَ (وہ خراب یا حریص ہوا) رُؤُوسٌ جمع رَأْسٌ (سر) کا یا رَئِيسٌ (سردار) کا مین وغیرہ اور اسی قاعدہ کے مطابق اسکی صورت ہمیشہ اُسی کی حرکت سے تجویز کی جاتی ہی سُئِلَ (وہ پوچھا گیا) مین لیکن اَخفش قواعد نویس اس حالت مین اسکی صورت اُسکے پہلے والے حرف کی حرکت سے تجویز کرتا ہی جیسے سُؤِلَ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

پچھلی ہمزہ کی صورت خواہ ساکن ہو خواہ متحرک پہلے والے حرف کی حرکت سے تجویز ہوتی ہی بشرطیکہ پہلا حرف متحرک ہوتا ہی جیسے قَرَأَ (اُس مرد نے پڑھا) يُقْرِئُ

حالت وقف مین قَاضْ ہوجاتی ہی۔

کِتَابَةُ الْهَمْزَة

ہمزہ لکھنے کے قاعدے

پہلا قاعدہ

ہر ایک لفظ کے شروع مین حرف ہمزہ برابر الف کی صورت اختیار کرتا ہی جیسے اَلْحَمْدُ (تعریف) اُنْصُرْ (تو مدد کر) اِعْلَمْ (تو جان) اَکْرِمْ (تو مہربانی کر) اَحَدٌ (ایک) اِبِلٌ (شتر) وغیرہ اسیطرح اگرچہ ہمزہ پہلے رکھنے والا لفظ کسی حرف معنی دار کے یا کسی لفظ کے پیچھے بھی آتا ہی جیسے فَاعْلَمْ فَاَکْرِمْ بِاَحَدٍ وغیرہ لیکن اس حالت مین کچھ مستثنی بھی ہین لِئَلَّا (اسواسطے کہ نہین) جو اصل مین لِاَنْ لَا ہی لَئِنْ (البتہ اگر) جو اصل مین لَاِنْ ہی هٰؤُلَاءِ مرکب ہی هَا (ہی) اور اُولَاءِ (وہی) سے حِيْنَئِذٍ اس حالت مین مختصر ہی حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا کا (جب ایسا ہووے) يَوْمَئِذٍ جو مختصر ہی يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا کا سَاعَتَئِذٍ جو مختصر ہی سَاعَةَ اِذْ كَانَ كَذَا کا زَمَانَئِذٍ جو مختصر ہی زَمَانَ اِذْ كَانَ كَذَا کا معنی ان سب کے وہی ہین جو اوپر لکھے ہین وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ
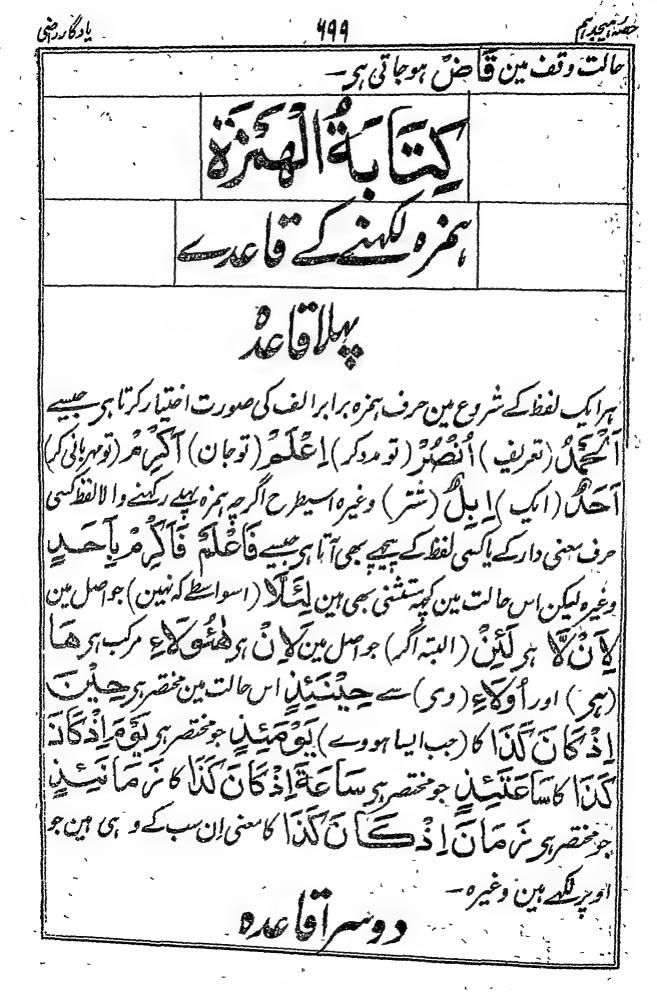
پورے لکھے جاتے ہین تب ان نقطون کے محتاج نہین ہوتے لیکن یہی حرف جب ادہورے
یعنی ناتمام لکھے جاتے ہین تب اپنے امتیاز کے واسطے یہ نقطے چاہتے ہین جیسے فَقۡرٌ
(محتاجی) برخلاف قَفۡرٌ (میدان بے نباتات) وغیرہ تعداد ان نقطون کی اس تعداد
مقررہ سے جو ہر ایک حرف کی شناخت کے واسطے ضرور رہی زیادہ نہین ہوتی اور اس
واسطے بعض اشخاص ش پر صرف ایک نقطہ لگاتے ہین ۔

تیسرا قاعدہ

نام اُن حرفون کے جب جدا گانہ لئیے جاتے ہین تب پورے لکھے جاتے ہین جیسے یا
سین طا ھا کبھی بلکہ ہمیشہ قرآن مین مختصر لکھے جاتے ہین جیسے یٰسٓ
یا سین طٰہٰ طا ھا وغیرہ اسی طرح علم منطق وغیرہ مین کہتے ہین کُلّ
ج ب ، کُلُّ جِیۡمٍ بَاءٌ (ہر ایک جا باہی یعنی ہر ایک آدمی جاندار ہی)
وغیرہ کیونکہ حرف جیم اور با ، ہر ایک مسئلہ سے انتہائی غایت ظاہر کرتے ہین ۔

چوتھا قاعدہ

عربی زبان کا یہ قاعدہ عام ہی کہ صرف انھین حرفون کو لکھتے ہین جو ملفوظ ہوتے ہین
حالت وقف مین جیسے اِذًا الف کے ساتھ بجای اِذَنْ نون کے ساتھ کیونکہ حالت
وقف مین یہ اِذَا ہو جاتا ہی رَاَیۡتُہٗ ملفوظ ہوتا ہی رَاَیۡتُھُوۡ (مین نے اُسکو
دیکھا) لیکن لکھنے مین اول صورت پر لکھا جاتا ہی کیونکہ حالت وقف مین وہ ہوتا ہی
رَاَیۡتُہٗ اسی طرح قَاضٍ بغیر یاء یا اَلۡقَاضِیۡ یا کے ساتھ کیونکہ پہلی صورت

قواعد املا

حروف عربی جو اب استعمال مین ہین مُرَامِرُ بْنُ مُرَّۃ یعنی مُرَّا کے بیٹے مُرَامُرْ نے جو قوم طائی سے تھا ایجاد کئے ہین اور انکا املا کا طریقہ جیسا اس کتاب کے اول حصہ مین بتایا ہی جنھون نے اس مین کمال حاصل کیا ہی انھون سے اپنی درستی کاملہ کی تعریف کا مستحق ہی اسکے لکھنے کا طریقہ ان قاعدون کے مطابق ہی۔

پہلا قاعدہ

حروف ء ا د ذ ر ز و کسی طرف ہون آپس مین نہین ملتے جیسے زَادٌ (توشہ) ذَوْدٌ (ہانکنا یا چلانا) وغیرہ دوسرے حروف تہجی کے ساتھ یہ پہلے آنے والے حرف سے ملتے ہین پیچھے آنے والے سے نہین ملتے جیسے قَالَ (وہ بولا) قَوْلٌ (بولنا) وغیرہ دوسرے حرف کسی طرف ہون ملتے ہین اور سوا پچھلے حرف کے اور سب حرف ایکصورت ناتمام اختیار کرتے ہین جیسے فَصْلٌ (جدا ہونا) بَطَلٌ (بہادر) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

نقطے جو حروف ہمصورت ہوتے ہین انکو ایک دوسرے سے امتیاز کرنے کے واسطے لگائے جاتے ہین جیسے ب ت ث وغیرہ اور اسواسطے جہان پر انکے بغیر اُن حرفون کا امتیاز ہو سکتا ہی وہان پر انکو چھوڑ سکتے ہین جیسے ف ق ن ی جب

کے ساتوین قاعدہ کے موافق اُوْ وُہُمْ اور پھر گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے چوبیسوین قاعدہ کے موافق اُوْ وٍ ہوتی ہی نہ اُوِقٌ بارہوین حصہ کی دوسری فصل کے ساتوین شرط کے موافق وزن اِجْرِدٌ پر آنے سے اِءْ وِہُمْ پھر دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے ساتوین قاعدہ کے موافق اِیْعِیُمْ اور آخر کو گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے تیئیسوین قاعدہ کے مطابق اِیْعٍ ہوتی ہی نہ اِیٌّ کیونکہ یاء ہمزہ کے بدلے مین آتی ہی اسواسطے گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے اکیسوین قاعدہ کے تابع نہین ہی وزن اِوَرَّۃٌ پر آنے سے ہوتی ہی اِءْ وَیَۃٌ پھر اِیْوَاۃٌ اور کم اِیَّاۃٌ یاء کے الف ہوجانے سے اور ہمزہ کے یاء ہوجانے سے اور اِطْرَخْمٌ پر آنے سے ہوتی ہی اِءْ وَیَیٌ پھر طریق ظاہر کے موافق اِیْوَیَّا۔

خاتمہ

ایسے ایسے سوالات کے ازدیاد سے اس فصل کو طول دے سکتے ہین لیکن عرب کا اس قسم کا امتحان لینے کا یہ مختصر نمونہ کافی ہی اسلیئے مین ایک اور مضمون جو اس کتاب مین لکھنا باقی رہا ہی لکھتا ہون اگرچہ ڈرتا ہون کہ کتاب اسقدر طول ہوگئی ہی کہ بہت سے پڑہنے والے مشکل سے متحمل ہوسکین گے۔

متعلقات

رسم الخط

چودھوین قاعدہ کے بیان کی تیسری شرط جواب دیتی ہی۔

سؤال

اصل وَأْيٌ (اقرار کرنا) اور اصل أَوْيٌ (پناہ لینا) کو اصل أُبْلُمٌ (موٹے ہونٹ والا) اور إِجْرِدٌ (نام ایک نبات کا) اور اصل إِوَزَّةٌ (بط مادہ) اور اِطْرَخْمٌ (وہ رات اندھیری ہوئی) مین لاؤ۔

جواب

اصل وَأْيٌ صورت أُبْلُمٌ وزن أُفْعُلٌ پر آنے سے أُوْؤُيٌ ہوتی ہی اور گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے چوبیسوین قاعدہ کے مطابق أُوْءٍ ہوجاتی ہی اور صورت إِجْرِدٌ وزن إِفْعِلٌ پر آنے سے إِوْءِيٌ اور پھر فصل مذکورہ کے تیسرے قاعدہ کے مطابق إِيْئِيٌ اور پھر فصل مذکورہ کے تیئیسوین قاعدہ کے موافق إِيْءٍ ہوجاتی ہی اور صورت إِوَزَّةٌ اصلاً إِوْزَزَةٌ پر آنے سے إِوْأَيَةٌ پھر فصل مذکورہ کے تیسرے قاعدہ کے مطابق إِيْأَيَةٌ اور پھر فصل مذکورہ کے دسوین قاعدہ کے موافق إِيْآةٌ ہوتی ہی اور اِطْرَخْمٌ اصلاً اِطْرَخْمَمٌ پر آنے سے ہوتی ہی اِوْآيَيٌ اور پھر اِيْآيًا اول اسواسطے کہ پچھلی یا الف سے بدل جاتی ہی دوم اسواسطے کہ دونون پہلی یا ادغام باقی ہین اور سیوم اس واسطے کہ واو یا سے بدل جاتا ہی۔

اصل أَوْيٌ أُبْلُمٌ پر آنے سے ہوتی ہی أُوْوُيٌ پھر دسوین حصہ کی چوتھی فصل

ان سے اِکْسَنْرَرَ اِجْعَنْلَلَ کُسَنْرِرَ جُعَنْلِلَ بنتے ہین لیکن نون ساکن ہی اسلئے اسکو بارہوین حصہ کی پانچوین فصل کے دوسرے قاعدہ کے موافق اپنے پیچھے آنے والے حرف سے ادغام پانا چاہیئے اس صورت مین اِکْسَرَّرَ اِجْعَلَّلَ کُسَرِّرَ جُعَلِّلَ ہوتے ہین نون کا پچھلے حرف کے ساتھ ادغام پانا غیر فصیح ہی اور اسواسطے وہی اصلی صورتین چھوڑ دی جاتی ہین اور نون کے ادغام سے شبہہ پیدا ہوتا ہی اسلئے یہ ادغام والی صورتین بہی چھوڑ دی جاتی ہین کیونکہ انکے وزن اِفْعَلَّلَ اور فُعَلِّلَ معلوم ہوتے ہین نہ اِفْعَنْلَلَ اور فُعَنْلِلَ اسواسطے ایسا ہوتا ہی کہ یہ اصلین گردانون کی کسی صورت مجوزہ مین نہین آسکتی ہین۔

سوال

اصل کَرُمَ اور بَاعَ کو اِقْشَعَرَّ (اُس مرد کے بال کھڑے ہوئے) کی صورت پر گردانو۔

جواب

اصلی صورت اِقْشَعْرَرَ پر بنتی ہین اِکْرَمْمَمَ اور اِبْیَعْعَعَ پھر سب کی راہی کے مطابق اِکْرَمَّمَ اور اِبْیَعَّعَ ہوتی ہین کیونکہ پہلے اور دوسرے ہم جنس حرفون مین ادغام نہونے کی کوئی وجہہ نہین پائی جاتی مگر اخفش دوسرے اور تیسرے ہمجنس حرفون مین ادغام کرکے اِکْرَمَمَّ اور اِبْیَعَعَّ وزن اِقْشَعَرَّ پر بناتا ہی اور اِبْیَعَعَّ مین یا کو الف سے نہ بدلنے کے واسطے گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے

قاعدہ کے موافق آدہیٌّ ہوجاتا ہے یہی اس سوال کا جواب ہے۔

سوال

ضَرَبَ کو مُحَوِیٌّ کی صورت مین لاؤ۔

جواب

لفظ مُحَوِیٌّ اسم منسوب ہے نکلا ہوا اسم فاعل مُحَیٍّ سے جو اصل مین مُحَیِّیٌ ہے وزن مُفَعِّلٌ پر لیکن یہ پہلی یا گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے تیئیسوین قاعدہ کے موافق ساکن ہوجاتی ہے اور تب دو ساکنون کا یعنی اپنا اور نون تنوین کا اجتماع روکنے کے لئے گرجاتی ہے یون مُحَیٍّ بنتا ہے اور اس سے اسم منسوب مُحَوِیٌّ بنتا ہے جیسے مَرْمِیٌّ سے سولھوین حصہ کے دوسرے قاعدہ کے موافق مَرْمَوِیٌّ بنتا ہے ان تبدیلات سے کوئی اصل صورت ضَرَبَ کی گردانا ہمارے موافق سے متعلق نہین ہے اسلئے اُس سے یہ صورت سب کی رای کے موافق مُضَرِّیٌّ ہوتی ہے اگرچہ بوعلی ان تبدیلون کو اس مثال سے متعلق کرتا ہے اور اسواسطے مُضَرِّیٌّ ہوتی ہے۔

سوال

اصل کَسَرَ اور جَعَلَ کو اِحْرَنْجَمَ (وہ گروہ جمع ہوا) اور جَحَنْفَلٌ (موٹے ہونٹ والا) کی صورت مین گردانو۔

جواب

اور اسواسطے یہ اس سوال کا جواب ہی مگر ابو علی تاء کو چھوڑ دیتا ہی اس حالت مین
جواب مُسَاءٌ ہوتا ہی۔

سُوال

اِبْنُ جِنّیؔ نے ابن خالویہ سے کہا کہ وَأْیٌ (اقرار) کو کَوْکَبٌ کی صورت
مین لاکے جمع مذکر سالم بناؤ اور اس مین ضمیر انتہا یاءُ المُتَکَلِّمْ لگاؤ پھر ابن خالویہ
حیران ہوا اور نہین بنا سکا اسواسطے تم اسکو مذکر سکتے ہو۔

جواب

وَأْیٌ وزن کَوْکَبٌ پر آنے سے وَوْأَیٌ ہوتا ہی لیکن یاء الف ہو جانے
سے دو ساکنون کا یعنی اپنا اور نون تنوین کا اجتماع روکنے کے واسطے تلفظ مین گرجاتی
ہی اور اس طرح پر وہ لفظ وَوْأًی ہو جاتا ہی لیکن ہمزہ اپنی حرکت اپنے پہلے حرف
کو دیکر دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے تیسرے قاعدہ کے موافق دور ہو جاتی ہی اور تب
اسکی صورت وَوًی ہو جاتی ہی پھر گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے دوسرے قاعدہ
کے مطابق أوًی ہو جاتی ہی اور جمع مذکر سالم کا انتہا الف مقصورہ کا چھوڑنا چاہتا
ہی اور اسواسطے تیرہوین حصہ کی دوسری فصل کے دسوین قاعدہ کے موافق اسکی
صورت جمع أَوَوْنَ ہو جاتی ہی لیکن نحو مین معلوم ہوگا کہ حرف نون جمع مذکر کا حالت
اضافی مین اسماء اور ضمائر کے پہلے چھوڑ دیا جاتا ہی اسواسطے أَوَوْنَ اپنے پیچھے ضمیر
انتہا یعنی یاء المتکلم کے آنے سے أَوَوْيَ پھر گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے بیسوین

أَوْلَقٌ (دیوانگی) سے اِخْشَوْشَنَ النَّاسُ بناؤ۔

جواب

یہ صورت اِيْلَوْلَقَ الأَلَاقُ ہوتی ہے کیونکہ نَاسٌ اصل مین أُنَاسٌ ہے اور چھوڑنا ہمزہ کا خلاف قاعدہ ہے اسلئے الأَلَاقُ مین نہین چھوڑی جاتی ہے لفظ اِءْلَوْلَقَ وزن اِفْعَوْعَلَ پر دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے ساتوین قاعدہ کے مطابق اِيْلَوْلَقَ ہو جاتا ہے۔

سؤال

ابو علی نے ابن خالوہ سے کہا کہ آءَةٌ کو جو اصل مین أَوَءَةٌ (نام ایک درخت کا) ہے مُسْطَارٌ کی صورت مین لاؤ اور وہ اسکا وزن مُفْعَالٌ سمجھکر اس سوال کا جواب نہین دیسکا تم اسکا جواب دے سکتے ہو۔

جواب

اسکا فعل ہے اِسْتَطَارَ الْفَجْرُ (صبح چمکی) اور اسم مفعول ہے مُسْتَطَيَرٌ وزن مُسْتَفْعَلٌ پر سو مُسْتَطَارٌ ہو کر پھر اسکا حرف تاء حرف طاء کے پہلے آنے سے اٹھارہوین حصہ کی چھٹی فصل کے خاتمہ مین جیسا لکھا ہے چھوڑ دیا جاتا ہے مُسْطَارٌ ہو جاتا ہے اب أَوَءَةٌ وزن مُسْتَفْعَلٌ پر مُسْتَأْوَءٌ ہو کر گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے چودہوین قاعدہ کے موافق مُسْتَاءٌ ہو جاتا ہے

موافق دَعْوٌ ہوتا ہی یا واو چھوڑ دینے سے دَعٌ ہوتا ہی۔

سؤال

عَلِمَ کو قِسِیٌّ کی صورت مین لاؤ۔

جواب

لفظ قَوسٌ (کمان) کا جمع ہوتا ہی قُوُوسٌ پھر بچلے اور پچھلے اصلی حرفون کو پلٹنے سے قُسُوٌّ پھر گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے پچیسوین قاعدہ کے مطابق قُسِیٌّ اور آخر کو اسی فصل کے چھبیسوین قاعدہ کے بیان کے مطابق قِسِیٌّ ہوجاتا ہی اسی طرح عَلِمَ عُلُومٌ ہوتا ہی پھر بچلے اور پچھلے حرفون کو پلٹنے سے عُمُولٌ ہوتا ہی نہ عِمِیلٌ اور یہی جوابِ سؤال ہی کیونکہ عُمُولٌ مین اجتماع ایسے حرفون کا ہی جو چھوڑنے کے قواعد کے تابع نہین ہین۔

سؤال

مُسْتَغْفِرٌ کو جِزْعٌ (تنۂ درخت) کی صورت مین لاؤ۔

جواب

اس صورت مین وہ غِفْرٌ ہی کیونکہ سب زوائد چھوڑ دیے جاتے ہین۔

سؤال

اصل غزا کو جمع صحائف کی صورت مین گردانو

جواب

اصل غزا اصل مین غزو ہی سو وزن فعیلۃ پر آنے سے غزیوۃ ہوتی ہی پھر اس کتاب کے گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے اکیسوین قاعدہ کے مطابق غزیّۃ ہوجاتی ہی اسکا جمع اصل مین غزایو ہی سو فصل مذکورہ کے اٹھارہوین قاعدہ کے موافق غزائو ہوتا ہی پھر فصل مذکورہ کے اٹھائیسوین قاعدہ کے موافق غزائی اور آخر کو دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے گیارہوین قاعدہ کے موافق غزایا ہوجاتا ہی یہی جواب ہی سوال کا۔

سوال

اصل دعا کو اسم (نام) اور غد (فردا) کی ہر ایک صورت مین گردانو۔

جواب

لفظ اسم اصل مین سمو تھا اور جن تبدیلات کا یہ تابع ہوتا ہی سو خود مختار ہین کسی قاعدہ کے پابند نہین ہین اسلئے یہ تبدیلات کسی دوسرے لفظ سے متعلق نہین ہوسکتے ہین اسواسطے دعا اس حالت مین ہوتا ہی دعو نہ ادع مگر بعض قواعد نویس اس پچھلی صورت کو پسند کرتے ہین یہی بیانات غد اصل مین غدو (فردا) سے متعلق ہین کیونکہ چھوڑنا واو کا صرف خود مختار ہی اسواسطے دعا سب کی رای کے

(زید منصف) وغیرہ۔

دسوین فصل

التمرین

یعنی امتحان

لفظ تمرین کے لفظی معنی ہین نرم کرنا یا کسی چیز کے ساتھ آشنا ہونا لیکن اصطلاح صرف مین اسکے معنی ہین پڑہنے والے کی لیاقت کا آزمانا ہرایک طرح کے مشکل سوالات سے نسبت اُسصورت کے جو کوئی لفظ مفروضہ گردان کے وزن مفروضہ پر آنے سے اختیار کرتا ہی لیکن وہ صورت سہ حرفی ہوتی ہی تو جو قاعدے فصل بالا مین تبلائے ہین اُنکے مطابق صورت چہار حرفی یا صورت پنج حرفی قبول کرسکتی ہی اسواسطے ایسا ہوتا ہی کہ پڑہنے والا سہ حرفی صورتون کو اچھی طرح اُن صورتون مین لیجاتا ہی لیکن اُن صورتون کو سہ حرفی مین نہین لاسکتا کیونکہ اصلی حرفونکا چھوڑنا بالکل ناجائز ہی اس سے ایسا ہوتا ہی کہ کوئی ایسی اصل کسی ایسی دوسری اصل کی صورتین اختیار نہین کرسکتی جسکے اصلی حرف اس کے اصلی حرفون سے کم ہوتے ہین۔ باتین تبلاکر اب مین پڑہنے والے کے واسطے یہ سوال وجواب لکھتا ہون جو استاد وشاگرد کے درمیان ہین۔

سؤال

(چہرہ) وغیرہ دوم مصادر ثلاثی مجرد سے جیسے قِیَامٌ (کھڑا ہونا) فعل قَامَ وغیرہ سے سیوم تیسرے باب کے مصادر ثلاثی مزید فیہ سے جیسے قِتَالٌ بجای مُقَاتَلَۃٌ (قتل باہم) وغیرہ چہارم اسمای صفتی یعنی صفۃ المشبہہ سے جیسے حِصَانٌ (زن پارسا یا اسپ عمدہ) وغیرہ پنجم جمع اسمای ذاتی یا صفتی سے جو مختلف اوزان مذکورہ سابق پر بنائے جاتے ہین جیسے عِبَادٌ (غلامان) جِمَالٌ (شتران) رِمَاحٌ (تیزہا) کِرَامٌ (مردان یازنان فیاض) وغیرہ ششم اسمای آلہ سے جیسے رِکَابٌ (وسیلہ چڑہنے کا) وغیرہ ہفتم اُن اسمون سے جو اسم مفعول کے معنی مین آتے ہین جیسے اِمَامٌ (پیشوا یعنی جماعت کا پیش کیا ہوا) وغیرہ ہشتم اُن اسمون سے جنکا مذکور اس کتاب کے ساتوین حصہ کی ساتوین فصل کے خاتمہ مین کیا گیا ہی جیسے قِطَافٌ (انگور چننے کا وقت) عِلَاطٌ (ایک چوڑا داغ یا نشان اونٹ کی گردن پر) وغیرہ ۔

اس قسم کے سب وزنون کا بیان جو آگے ہو چکا ہی پھر کرنا تکلیف سے بھرا ہی اور فائدہ سے خالی اسواسطے مین اس بیان کو بالکل ترک کرتا ہون اور پڑہنے والے پر چھوڑتا ہون جسکو اسطرح کی مشق سے فائدہ متصور ہی چاہیے کہ اسطرح کے وزنون کو اپنے واسطے جمع کر لے مگر ایک ذکر آگے کر چکا ہون اسکا اس جگہہ دوہرانا مناسب سمجھتا ہون وہ یہ ہی کہ وہ بہت سے وزن جو ثلاثی مجرد کے مصدرون کی ترکیب سے متعلق ہین سو کبھی کبھی اسماے فاعل یا مفعول یا اسمای صفتی کے معنی بھی رکھتے ہین جیسے زَیْدٌ صَوْمٌ بجای زَیْدٌ صَائِمٌ (زید روزہ دار) بَابٌ غَلْقٌ بجای بَابٌ مَغْلُوقٌ (دروازہ بند) زَیْدٌ عَدْلٌ بجای زَیْدٌ عَادِلٌ

ہین پس وپیش کرتا ہی) وزن فَعَوْعَلٌ ملحق ہی سَفَرْجَلٌ کے ساتھ حَلَکْلَکٌ (سیاہی سخت) وزن فُعَلْعِلٌ ملحق ہی خُزَعْبِلٌ کے ساتھ مگر وہی کسی قسم کے خماسی مزید فیہ کے ساتھ ملحق بہت کم ہوتے ہین اگرچہ چند مثالین اس قسم کی پائی جاتی ہین جیسے مَرْمَرِیْسٌ (آفت یا مصیبت) وزن فَعْفَعِیْلٌ ملحق ہی بَرْقَعِیْدٌ کے ساتھ وغیرہ۔

رباعی ملحق ہو سکتے ہین کسی قسم کے خماسی کے ساتھ جیسے فَدَوْکَسٌ (شیر) ملحق ہی سَفَرْجَلٌ کا قَنْدَوِیْلٌ (شتر کلان سر) ملحق ہی بَرْقَعِیْدٌ کا وغیرہ اس قسم کی مثالین لکھنی آسان ہین مگر بفائدہ اس واسطے فصل آئندہ کا بیان کرتا ہون۔

نوین فصل

الابنیۃ المشترکۃ

بیان اُن وزنون کا جو ایک سے زیادہ حصص اللسان کے ساتھ متعلق ہوتے ہین

پڑہنے والا واقف ہی کہ ایک ہی وزن زبان کے ایک حصہ سے زیادہ حصون کے ساتھ متعلق ہوتا ہی اور اس طرح فِعَالٌ علاقہ رکھتا ہی اول اسمای جامد سے جیسے عِذَارٌ

صورت سے ضرورۃً کچھہ علاقہ نہین رکھتی اور اسطرح جَوْهَرٌ (سنگ قیمتی یا خاص مادہ کسی چیز کا) اصل جَهْرٌ (مشہور کرنا یا پکارنا) سے ظاہراً معنًیا کچھہ تعلق نہین رکھتا ہی وغیرہ مگر اس سے نکلا ہوا بتلاتے ہین اسواسطے صحت رجوع اس حالت مین اور ایسی ہی حالتون مین صرف استعمال عام پر لحاظ کرنے سے تجویز ہو سکتی ہی جسکے مطابق حرف واو لفظ جَوْهَرٌ مین زائد متصور ہوتا ہی کیونکہ اوپر والی فصل مین بتایا گیا ہی کہ ایسی حالت مین زائد ہوتا ہی۔

ثلاثی رباعی مجرد کے وزنون مین سے کسی کے ساتھہ ملحق ہو سکتے ہین اول بُرْثُنٌ (پنجہ مرغ) وزن فُعْلُلٌ کے ساتھہ جسپر آتے ہین دُخْلُلٌ (دوسرے کے کام مین دخل کرنے والا) وزن فُعْلُلٌ زُرْقُمٌ (ارزق چشم) وزن فُعْلُمٌ وغیرہ دوم زِبْرِجٌ (ابر سرخ) وزن فِعْلِلٌ کے ساتھہ جس پر بنتے ہین دِرْدِمٌ (شتر پیر) وزن فِعْلِمٌ فِرْسِنٌ (سم اسپ یا شتر) وزن فِعْلِنٌ وغیرہ سیوم دِرْهَمٌ (سکہ سیم) وزن فِعْلَلٌ کے ساتھہ جس پر بنتے ہین خِرْوَعٌ (نام ایک جھاڑی یا درخت کا) وزن فِعْوَلٌ عِثْيَرٌ (غبار) وزن فِعْيَلٌ وغیرہ چہارم قِمَطْرٌ (جزدان) وزن فِعَلٌّ کے ساتھہ جسپر بنتے ہین زِمَحْنٌ (حریص یا کمینہ) وزن فِعَلْنٌ زِيَفْنٌ (توانا) وزن فِيَعْلٌ وغیرہ۔

اسی طرح ثلاثی کسی قسم کے رباعی مزید فیہ کے ساتھہ ملحق ہو سکتی ہین جیسے فَدَوْكَسٌ (شیر) وزن فَعَوْلَلٌ جسپر بنتا ہی سَلَوْدَدٌ (توانا) یا عُصْفُورٌ (گنجشک) وزن فُعْلُولٌ جسپر بنتا ہی حُلْكُوكٌ (سیاہی سخت) وغیرہ یا ویسی ملحق ہو سکتے ہین اسما ہی خماسی مجرد کے ساتھہ چاہے جس وزن پر آتے ہون جیسے عَشَنْقَلٌ (وہ جو بولنے

اُسْطُوَانَۃٌ (فارسی ستون کی خرابی ہی) وزن اُفْعُوَالَۃٌ یا فُعْلُوَانَۃٌ پر
یہ دونون وزن کم آتے ہین اور سَطَنَ اور اَسَطَ برابر نامعلوم ہین ۔

آٹھوین فصل

بَیَانُ الْاِلْحَاق

الحاق کا بیان

الحاق کی خاصیت پانچوین حصہ کی تیسری فصل مین تبلائی ہی اسلئے پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہان دیکھہ لے یہ اسما اور افعال سے برابر متعلق ہی جیسے جَوْهَرٌ وزن فَوْعَلٌ ملحق ہی جَعْفَرٌ کا یا هَوْذَلَ وزن فَوْعَلَ ملحق ہی بَعْثَرَ کا وغیرہ بعض قواعد نویس مثل مَازُوْنِي یقین کرتے ہین کہ تمام ثلاثی پچھلے اصلی حرف کے دوچند ہونے سے درستی کے ساتھہ صورت خماسی اختیار کرسکتے ہین جیسے سِيَادَۃٌ (سرداری) برخلاف سُوْدَدٌ جو ملحق ہی جُنْدَبٌ کا رَمَادٌ (خاکستر) برخلاف رِمْدِدٌ جو ملحق ہی زِبْرِجٌ کا لیکن مین سوچتا ہون کہ پچھلا اصلی حرف بلا اجازت استعمال دوچند نہین ہوسکتا اور یہ بات تحقیق ہی کہ دوسرے وسیلے جن سے الحاق حاصل ہوتا ہی مطلقًا اجازت استعمال کے تابع ہین جیسے هَوْذَلَ وزن فَوْعَلَ یا بَيْطَرَ وزن فَيْعَلَ وغیرہ ۔

پڑھنے والا واقف ہی کہ چہار حرفی صورت کسی اصل کی معنیًا اُسی اصل کی سہ حرفی

یادگار رجنی

غالب سمجھا جاتا ہی یعنی وہ وزن ہی جو اکثر میوہ جات سے متعلق ہوتا ہی جیسے تُفَّاحٌ (سیب) وغیرہ سبب یہ ہی کہ فُعَّالٌ سے اصل تر مَن پائی جاتی ہی سو زبان عربی مین نہین ہی اور فُعْلَانٌ سے اصل ترمُّ ظاہر ہوتی ہی سو ہی جیسے ترمَّشِيٌّ (اس مرد نے وہ چیز درست کی) لیکن حَوْمَانٌ (قسم نبات) بنتا ہی وزن فَعْلَانٌ پر اسکی اصل ہی حَوْمٌ (جماعت شتران توانا) نہ وزن فَوْعَالٌ پر جس سے اصل نکلتی ہی حَمَنٌ (جون کا بچہ) یہ دونون اصل زبان مین آتی ہین باعث یہ ہی کہ یہ مسئلہ وزن غَالِبٌ فَعْلَانٌ سے تجویز کیا جاتا ہی نہ فَوْعَالٌ سے جو شاذ ہی کیونکہ اسمین شبہۃ الاشتقاق دونون طرف موجود ہی۔

نوان قاعدہ

اگر شبہۃ الاشتقاق دونون طرف ہوتا ہی اور وزن غالب نہین ہوتا تو ان مین سے کوئی وزن تجویز ہو سکتا ہی جیسے اُرْجُوَانٌ (فارسی ارغوان کی خرابی ہی جو ایک پھول کا نام ہی) وزن اُفْعُلَانٌ پر ترجا (اُس مرد نے امید کی) سے یا وزن فُعْلُوَانٌ پر اصل اَرِجَ الطِّيبُ (خوشبو پھیلی) سے وغیرہ اگر شبہۃ الاشتقاق دونون طرف نہین ہوتا ہی تو یہ مسئلہ وزن غالب سے تجویز ہوتا ہی جیسے اِمَّعَةٌ (ایک مرد جو اپنی رای نہین رکھتا ہی) مثل قِنَّبَةٌ (قسم پارچہ باریک) وزن فِعَّلَةٌ پر جو وزن اِفْعَلَةٌ پر غالب ہی اگرچہ دونون اصل اَمَعَ یا مَمَعَ بولنے مین نہین آتی جہان اَلْوَزْنُ الْغَالِبُ اور شبہۃ الاشتقاق دونون نہین ہوتے وہان اس مسئلہ کے واسطے کوئی صورت تجویز نہین ہی اور دونون مین سے کوئی وزن پسند کر سکتے ہین جیسے

کو دوسرے وزن پر ترجیح دیتے ہین اول شُبْهَةُ الاِشْتِقَاق سے دوم اس حرف سے جو اکثر زائد آتا ہی۔

ساتوان قاعدہ

لیکن ایک اور قاعدہ ہی جسکو فَكُّ الاِدْغَام کہتے ہین اس سے اس قسم کے مسئلے حل کئے جاتے ہین اور وہ شبہۃ الاشتقاق کے برابر سمجھا جاتا ہی جب وہ اور یہ مقابل معلوم ہوتے ہین اس طرح پر مَأْجَجُ (نام ایک جگہہ کا) شبہۃ الاشتقاق سے وزن مَفْعَلٌ پر بن سکتا ہی کیونکہ اَجَّتِ النَّارُ (وہ آگ جلی) بولنے مین آتا ہی لیکن فک الادغام یعنی ہم جنس حرفون کے نہ مل جانے سے بھی وزن فَعْلَلٌ بن سکتا ہی کیونکہ اس حالت مین اس لفظ کو جَعْفَرٌ کا لمحق کرنے کے واسطے اسکا پچھلا اصلی حرف دوچند کر سکتے ہین لیکن مَهْدَدُ (ایک عورت کا نام) وزن فَعْلَلُ پر آتا ہی نہ مَفْعَلُ پر کیونکہ اگرچہ دونون مین شبہۃ الاشتقاق عائد ہوتا ہی جیسے مَهْدٌ (گھوارہ) یا هَدٌّ (توڑنا) دو اصل ظاہر ہوتی ہین ایسے ہی فَكُّ الاِدْغَام بھی عائد ہوتا ہی لیکن اگر اس لفظ کی اصل مَهْدٌ سمجھین تو اس سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہی۔

آٹھوان قاعدہ

اگر فک الادغام نہین ہوتا ہی تو یہ مسئلہ شبہۃ الاشتقاق سے حل کیا جاتا ہی اگرچہ اَلْوَزْنُ الاَغْلَبُ یعنی وزن غالب تر سے مخالف بھی ہوتا ہی اس طرح رُمَّانٌ (انار) بنایا جاتا ہی وزن فُعْلَانٌ پر نہ فُعَّالٌ پر اگرچہ یہ پچھلا وزن

پانچوان قاعدہ

اگر وزن مستعمل نہ مل سکے جیسا تَیَفَّانٌ (کسی چیز کا پہلا حصہ) کہ اس لفظ کو خواہ وزن تَفْعِلَانٌ پر بنائین خواہ وزن فَعِّلَانٌ پر مگر دونون وزن برابر اجنب ہین اس صورت مین یہ مسئلہ صرف شُبْهَةُ الْاِشْتِقَاق سے تجویز ہوتا ہے اسطرح وزن تَفْعِلَانٌ سے اصل اُفٌّ اور فَعِّلَانٌ سے تَأَفٌ نکلتی ہے لیکن تَأَفٌ زبان عربی مین بالکل نہین ہے اور اُفٌّ کلمہ شرم جیسے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ وغیرہ بولنے مین آتا ہے اگرچہ معنیاً تَیَفَّانٌ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا اسواسطے شبہۃ الاشتقاق کے وسیلہ سے اسکے اصل لفظ اُفٌّ تجویز ہو سکتا ہے اور مطابق اس کے وزن تَفْعِلَانٌ ہے نہ فَعِّلَانٌ وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

لفظ کَوَأْلَلٌ (کوتاہ) شبہۃ الاشتقاق سے دو اصل مین سے ایک ظاہر کرتا ہے کیونکہ فَوَعْلَلٌ سے اصل کَأْلٌ (بیچنا یا ایک قرض سے دوسرے قرض کو بدلنا) جیسے وزن فَعَأْلَلٌ سے اصل کُوَلٌ (ملک پارس کے ایک گانون کا نام) ظاہر ہوتی ہے اور یہ دونون اصل بولنے مین آتی ہین اس صورت مین وہ حرف زائد سمجھا جاتا ہے جو اسی موقع پر اکثر زائد آتا ہے اسلئے اسکا وزن فَوَعْلَلٌ ہے نہ فَعَأْلَلٌ وغیرہ اسی بنا پر جو اس قاعدہ مین اور اوپر والے قاعدہ مین تبلائی ہے اہل عرب کہتے ہین اَلتَّرْجِيحُ بِالشُّبْهَةِ ثُمَّ بِالْاَزْيَدِ (شبہہ سے ترجیح پس زائد تر کو ہے) یعنی ایک وزن

(بچۂ روباہ) بنا ہی وزن تَفْعُلٌ پر نہ فَعْلُلٌ پر کیونکہ اگرچہ فَعْلَلٌ زبان عربی مین ہی مگر فَعْلُلٌ نہین ہی لیکن اگر دونون وزن نہین ہوتے تو حرف مشتبہ کو زائد سمجھتے ہین جیسے نَرْجِسٌ (نرگس) وزن نَفْعِلٌ پر نہ فَعْلِلٌ پر اگرچہ یہ دونون وزن نظیر نہین رکھتے لیکن اگر وہ عموماً اصلی حرف کے موقع پر ہووے تو اسکو اصلی سمجھنا چاہیے جیسے مَرْزَنْجُوشٌ (قسم مصالحہ) وزن فَعْلَنْلُولٌ پر نہ مَفْعَنْلُولٌ پر کیونکہ میم قسم رباعی اور خماسی کے پہلے اکثر اصلی ہوتا ہی سوا اسم فاعل وغیرہ اسمای مشتقہ کے جو فعلون سے علاقہ رکھتے ہین۔

چوتھا قاعدہ

اشتقاق نہ ملنے پر ایسا ہو سکتا ہی کہ ایک لفظ کے دو یا زیادہ وزن معلوم ہووین تو غَلَبَةُ الزِّيَادَةِ پر رجوع کرنا چاہیے اور جو حرف اکثر ایسے موقع پر زائد ہوتا ہی اسکو زائد سمجھنا چاہیے جیسے شَرَنْبَثٌ (وہ جو موٹے بازو اور ساق رکھتا ہی) وزن فَعَنْلَلٌ پر نہ فَعَلَّلٌ پر اگرچہ دونون وزن بولنے مین آتے ہین علی ہذا القیاس کثرت حروف تَعَدُّدُ الْغَالِبِ کہلاتی ہی کیونکہ سب حرف زائد سمجھے جاتے ہین اگر زائد کے موقع پر آتے ہین بشرطیکہ اصلی حرف باقی رہتے ہون جیسے صَلَنْقَىً (زیادہ گو) وزن فَعَنْلَى پر اَخْطَبَانٌ (نام ایک مرغ کا) وزن اَفْعَلَانٌ پر وغیرہ لیکن تین اصلی حرف باقی نہ رہین تو جو وزن زبان مین نہ آتے ہون یا کم آتے ہون اُن مین سے اُس وزن کو جو زیادہ مستعمل ہو پسند کر کے حروف اصلی سے حروف زائد کو چنتے ہین جیسے مَرْيَمٌ (نام ایک عورت کا) وزن مَفْعَلٌ پر نہ فَعْيَلٌ پر وغیرہ۔

جیسا ثبوت غَلَبَۃ سے ہوتا ہی کیونکہ الف نون لفظ کے آخر مین اکثر زائد ہوتے ہین یہی ثبوت
فَوْعَلُ سے متعلق ہی جو صحیح وزن ہی اَوَّلُ (پہلا) کا لیکن اس کا مؤنث اُوْلٰی ہوتا ہی
اسلئے وہ وزن اَفْعَلُ پر بنتا ہی جسکا مؤنث فُعْلٰی ہی نہ فَوْعَلُ پر جسکا مؤنث
فَوْعَلَۃٌ ہی اصل ہی وَوْلٌ یا وَاْلٌ (پناہ لینا) ان لوگون کی رای کے موافق جو اس
باب مین رای منافق رکھتے ہین۔

دوسرا قاعدہ

جو دو اشتقاق برابر واقع ہوتے ہین ان مین حق تقدیم کسی کو حاصل نہین ہی اس طرح
ثابت کرسکتے ہین اَرْطٰی (ایک درخت کا نام) وزن فَعْلٰی پر آتا ہی کیونکہ چھال
اسکے مشتق بَعِیْرٌ آرِطٌ (ارط چرنے والا اونٹ) سے ظاہر ہی اَدِیْمٌ مَارُوْطٌ
(چمڑہ جو درخت ارط کی چھال سے رنگا جاتا ہی) لیکن اس معنی مین بَعِیْرٌ رَاطٍ اور
اَدِیْمٌ مَرْطِیٌّ بھی آتے ہین اور اسواسطے ان مشتقون سے اَرْطٰی وزن اَفْعَلُ
یا فَعْلٰی پر بنایا جاسکتا ہی لیکن اگر سب اشتقاق برابر ظاہر نہین ہوتے تو جو سب سے زیادہ
ظاہر ہوتا ہی سو پسند کیا جاتا ہی جیسے مَلَاکٌ (فرشتہ) وزن مَفْعَلُ پر آتا ہی نہ
مَعْفَلُ یا فَعْاَلٌ پر باعث اسکا پڑہنے والے کو معلوم ہو چکا ہی۔

تیسرا قاعدہ

اشتقاق نہ مل سکے تو عَلَمُ النَّظِیْرِ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جیسے کُنْتَالٌ
وزن فُنْعَلُ نہ فُعْلَالٌ کیونکہ اس پچھلے وزن کی نظیر نہین ہی اسی طرح تَتْفُلُ

وزن فَعْلُولٌ سُلَحْفِيَةٌ (سنگ پشت) وزن فُعَلِيَةٌ لیکن یا اگر مضارع کی علامت نہین ہوتی تو خماسی اور رباعی کے پہلے اکثر اصلی ہوتی ہی اگرچہ بعض قواعد نویس زائد تبلاتے ہین جیسے يَسْتَعُورٌ (ایک جگہہ کا نام) وزن فَعَلُّولٌ یا شاید يَفْتَعُولٌ وغیرہ حرف لام اور ہا بہت کم زائد ہوتے ہین لیکن بعض مثالین پائی جاتی ہین جیسے زَيْدَلٌ بجای زَيْدٌ (ایک مرد کا نام) اِهْرَاقَةٌ يُهْرِيقُ آهْرَاقَ بجای اِرَاقَةٌ يُرِيقُ آرَاقَ (پانی گرانا) وغیرہ حرف تا اگر لفظ کے آخر مین واو یا یا کے پیچھے آتا ہی تو برابر زائد ہوتا ہی جیسے رَغَبُوتٌ (بہت خواہش کرنا) وزن فَعَلُوتٌ عِفْرِيتٌ (دیو) وزن فِعْلِيتٌ وغیرہ یہ تبلانا بے ضرورت سمجھتا ہون کہ الف وزن فَاعِلٌ مین اور میم اور واو وزن مَفْعُولٌ مین اور تا اور یا وزن تَفْعِيلٌ وغیرہ مین برابر زائد ہوتے ہین اسواسطے قواعد ذیل تبلاتا ہون ۔

پہلا قاعدہ

ہر ایک لفظ کے اشتقاق سے اگر معلوم ہوتا ہی تو اُسکا وزن دریافت ہوسکتا ہی برخلاف ثبوت کے جسکو عَدَمُ النَّظِيرِ کہتے ہین جیسے عَنْسَلٌ (شتر تیز رو) وزن فَنْعَلٌ اور رَعْشَنٌ (کانپنا) وزن فَعْلَنٌ وغیرہ یہ دونون وزن کم آتے ہین اور عَدَمُ النَّظِيرِ کی رو سے انکے بدلے فَعْلَلٌ آسکتا ہی مگر یہ مسئلہ بالعکس تجویز ہوتا ہی کیونکہ وہ پہلا لفظ عَسَلَانٌ (جلدی کرنا) سے نکلا ہوا ہی اور وہ پچھلا رَعْشٌ (کانپنا) سے وغیرہ اسی طرح اشتقاق اس ثبوت کا جاگیر ہوتا ہی جسکو غَلَبَةُ الزِّيَادَةِ کہتے ہین جیسے فَيْنَانٌ (درخت شاخدار) اصل فَنَنٌ (شاخ) وزن فَيْعَالٌ نہ فَعْلَانٌ

مخلوق کے اسلیئے وہ لفظ اصل لَاكَ یا اُلُوكَةٌ سے علاقہ رکھتا ہی لیکن اَلُوكَةٌ لَاكَ کی اطاعت کرتا ہی اسواسطے کہ مَفْعَلٌ مَعْفَلٌ سے زیادہ آتا ہی اور اسطرح جو ثبوت عَدَمُ النَّظِيرِ سے مطلوب ہی سو کسی لفظ کے تمام آسکنے والے وزنون کو باہم مقابلہ کرنے اور کم مستعملون مین سے زیادہ مستعمل کو چُننے سے حاصل ہوتا ہی خواہ وہی وزن زبان عربی مین بالکل نامعلوم ہون خواہ کم آتے معلوم ہوتے ہون -

لیکن یہ بھی ظاہر ہی کہ یہ دس حرف زائد جب بعض جگہون مین آتے ہین تب اکثر زائد ہوتے ہین اور اس سے وہ ثبوت حاصل ہوتا ہی جو غَلَبَةُ الزِّيَادَةِ سے مطلوب ہی پس اُن جگہون کا بتلانا ضروری ہی جنکی طرف مین نے اشارہ کیا ہی حرف ہمزہ اور میم جب تین اصلی حرف کے پہلے آتے ہین تب اکثر لفظ کے شروع مین زائد ہوتے ہین جیسے اِصْبَعٌ (انگلی) وزن اِفْعَلٌ اِجْفِيلٌ (کم ہمت) وزن اِفْعِيلٌ مَنْبِجٌ (نام ایک جگہہ کا) وزن مَفْعِلٌ وغیرہ حرف نون جب لفظ کے آخر مین الف کے پیچھے آتا ہی تب اکثر زائد ہوتا ہی جیسے زَعْفَرَانٌ (کیسر) وزن فَعْلَلَانٌ اور اسی طرح نون ساکن جب تیسرا حرف ہوتا ہی جیسے شَرَنْبَثٌ (وہ جو بازو اور ساق فربہ رکھتا ہی) وزن فَعَنْلَلٌ حرف واو اگر پہلا نہین ہوتا ہی اور تین یا زیادہ اصلی حرفون کے ساتھ آتا ہی تو اکثر زائد ہوتا ہی جیسے جَدْوَلٌ (نہر یا دہار) وزن فَعْوَلٌ قَبُولٌ (منظوری) وزن فَعُولٌ وغیرہ اور اسی طرح الف اکثر یا برابر انھین حالتون مین زائد ہوتا ہی جیسے حِمَارٌ (خر) وزن فِعَالٌ قَبَعْثَرَى (ایک مرد کا نام) وزن فَعَلَّلَى وغیرہ حرف یا رجب تین یا زیادہ اصلی حرفون کے ساتھ آتا ہی تب اکثر زائد ہوتا ہی جیسے يَلْمَكٌ (جوان توانا) وزن يَفْعَلٌ خَيْتَعُورٌ (بدطبیعت

معنی ہین نکالنا عَدَمُ النَّظِیْر کے لفظی معنی ہین نظیر کا نہونا غَلَبَۃُ الزِّیَادَۃ
کے معنی ہین کسی حرف کی خاصیت زائدی کا غالب ہونا بلحاظ اُس موقع کے جس مین
وہ واقع ہوتا ہی مثلاً لفظ عَالِمٌ (دانا) الف زائد رکھتا ہی کیونکہ وہ عِلْمٌ (دانائی)
سے نکلا ہوا ہی جس مین الف نہین آتا ہی اور اسیطرح لفظ غَفْلَۃٌ (غافلی) تا ز
زائد رکھتا ہی کیونکہ یہ حرف مشتق غَافِلٌ (غفلت کرنے والا) مین نہین آتا ہی وغیرہ
پس یہ ثبوت ہی لفظ اشتقاق کا سوان دوسرے دو کی نسبت زیادہ خاطر خواہ ہی
لیکن بہت سے لفظ ایسے ہین جن سے یہ ثبوت تعلق نہین رکھتا ہی مثلاً کُنْتَأْلٌ
(کوتاہ قد یا بونا) یہ لفظ زبان عربی مین ایسا گول ہی کہ ظاہرا درستی کے ساتھ وزن
فُنْعَلْلٌ یا فُعْلَلْلٌ مین سے کسی پر آسکتا ہی لیکن وزن فُعْلَلْلٌ زبان عربی مین
بالکل نامعلوم ہی یعنی اپنا نظیر نہین رکھتا ہی اسواسطے وزن فُنْعَلْلٌ سے متعلق ہوتا ہی
جس پر کچھ لفظ آتے معلوم ہوتے ہین جیسے قُنْفَخْرٌ یا قُفَاخِرِیٌّ (مرد توانا و جسیم)
وغیرہ اسی طرح مَلْأَکٌ (فرشتہ) تین اصل سے نکلا ہوا ہی یعنی لَاکَ (اُس
مرد نے بھیجا) سے اس حالت مین پہلا اصلی حرف ہمزہ ہی یا اَلُوکَۃٌ (بھیجنا) سے
اس حالت مین پہلا اصلی حرف ہمزہ ہی یا مِلْکٌ (مالک ہونا) سے اس حالت مین حرف
ہمزہ زائد ہی اسواسطے یہ وزن یا مَفْعَلٌ ہی لَاکَ سے یا مَعْفَلٌ ہی اَلُوکَۃ
سے یعنی مَأْلَکٌ وزن مَفْعَلٌ اور پھر پہلے اور پچھلے حرف کی جگہہ بدلنے کے باعث
مَلْأَکٌ وزن مَعْفَلٌ سے یا فَعْأَلٌ پر مِلْکٌ سے لیکن فَعْأَلٌ
اگرچہ زبان عربی مین بالکل نامعلوم نہین ہی مگر بہت کم آتا معلوم ہوتا ہی اور اسواسطے
لِعَدَمِ النَّظِیْر کرکے چھوڑ دیا جاتا ہی اور فرشتہ کا کام پیغامبری ہی درمیان خالق او

(وہ دور کرتا ہی) اصلاً یَتَّسِعُ یَتَّقِیْ نَاسٌ بجای اُنَاسٌ (آدمی افراد) اس مین پہلا حرف چھوڑ دیا جاتا ہی سَہٌ بجای سَنَۃٌ (کون) اسمین پہلا حرف چھوڑ دیا جاتا ہی اور فَمٌ بجای فَوْہٌ (منھ) اس مین پہلا حرف چھوڑ دیا جاتا ہی اور پچھلا بدل دیا جاتا ہی ـ

ساتوین فصل

طُرُقُ مَعْرِفَۃِ زِیَادَۃِ اَحْرُفٍ وَاَصَالَتِہٖ

اصلی اور زائد حروف کے پہچاننے کے طریق

تمام حروف تہجی کبھی زائد ہوتے ہین جیسے کَرَّمَ وزن فَعَّلَ پر اسمین دوسری را زائد ہی جو ادغام کے واسطے مشدد ہو گئی ہی یا قِرْدَدٌ (زمین بلند) جو بزنِ بَعْثَرٌ کے ساتھہ ملحق ہی اس مین دوسری دال زائد ہی جو الحاق کے واسطے مشدد ہو گئی ہی سوا اصلی حرفون کے جو اسطرح پر مشدد ہو جاتے ہین حروف زائد ہین اور وہی شمار مین دس ہین سو یہ ہین هَمزہ مِیم اَلِف نُون وَاو تَاء سِین هَاء یَاء لَام اور ان لفظون مین شامل ہین هَوِیتُ السِّمَانَ (مین نے زنان فربہ کو چاہا) اور ایسے لفظون مین جیسے اَمَانٌ وَتَسْهِیلٌ وغیرہ حروف زائد کو حروف اصلی سے پہچاننے کے لئے تین طریق ہین پہلا طریق اشتقاق ہی دوسرا طریق عَدَمُ النَّظِیْرِ تیسرا طریق غَلَبَۃُ الزِّیَادَۃِ اِشْتِقَاقٌ کے

دوہم جنس حرفون مین سپلا چھوڑ دیا جاتا ہی جب دوسرا ساکن ہوتا ہی اور متصل ضمیری انتہا کے پہلے جو اس فعل کی فاعل ہی آتا ہی اسصورت مین جو حرکت پہلے ساکن کو لگ سکتی ہی سو اسکے پہلے حرف کو لگ جاتی ہی اگر ساکن ہوتا ہی جیسے اَحَسْتُ اصلاً اَحْسَسْتُ (مین نے دریافت کیا) وغیرہ ورنہ اختیاراً چھوڑ دیا جاتا ہی یا پلٹ دیا جاتا ہی جیسے ظَلْتُ اصلاً ظَلِلْتُ (مین نے دن بسر کیا) لَبُتُّ اصلا لَبُبْتُ (مین اپنے مطلب کو پہنچا) وغیرہ ۔

تیسرا قاعدہ

حرف یاء لفظ عَلیٰ کا اور حرف نون لفظ بَنِیْ اور مِنْ کا تعریفی ال کے پہلے اختیاراً چھوڑ دئے جاتے ہین جیسے عَلْمَاءِ بجای عَلَی الْمَاءِ (پانی پر) مِلْمَاءِ بجای مِنَ الْمَاءِ (پانی سے) بَلْعَنْبَرِ بجای بَنِی الْعَنْبَرِ (اطفال عنبر) وغیرہ اسیطرح حرف ہمزہ لفظ آبٌ کا لارنافیہ یا یار ندائیہ کے پہلے چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے لَا بَالَہٗ بجای لَا اَبَالَہٗ (اسکا باپ نہین ہی) یَا بَازَیْدِ بجای یَا اَبَا زَیْدٍ (ای ابوزید) وغیرہ ۔

خاتمہ

ایسے حروف کے خلاف قاعدہ چھوڑنے کی مثالین بآسانی دے سکتے ہین مگر بفایدہ ہین جیسے اِسْطَاعَ یا اِسْتَاعَ (اُس مرد نے سہا) مضارع یَسْطِیْعُ یا یَسْتِیْعُ اصلاً اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ یَتَسِعُ (وہ وسیع ہی) یَتَقِیْ

ہی اور بعض مین حرفون نے کچھ تبدیل مقام سہی ہی -

چھٹی فصل

اَلْکَلَامُ فِی الْحَذْفِ

بعض حرفون کے چھوڑے جانیکا بیان

بعض حروف حسب موقع ان قاعدون کے موافق چھوڑ دیئے جاتے ہین -

پہلا قاعدہ

حرف تا جو کسی فعل کے مضارع معروف مین جو وزن تَفَعُّلُ یا تَفَاعُلُ یا تَفَعْلُلُ پر آتا ہی حرف تا کے پہلے قیاساً چھوڑ دیا جاتا ہی اور اسیطرح انکے ملحقات مین جیسے تَقَبَّلُ بجای تَتَقَبَّلُ (وہ قبول کرتی ہی یا تو قبول کرتا ہی) تَضَارَبُ بجای تَتَضَارَبُ (وہ لڑتی ہی یا تو لڑتا ہی) تَدَحْرَجُ بجای تَتَدَحْرَجُ (وہ گھومتی ہی یا تو گھومتا ہی) تَجَوْرَبُ بجای تَتَجَوْرَبُ (وہ جُرّاب پہنتی ہی یا تو جرّاب پہنتا ہی) وغیرہ اس تا کا چھوڑنا مضارع مجہول مین ناجائز ہی جیسے تُتَقَبَّلُ کیونکہ اس صورت مین اسکا عمل تُقَبَّلُ پر نہین ہو گا جو صورت مضارع معروف ہی یا تُقَبَّلُ پر جو تَفْعِیلُ کے مضارع مجہول کی صورت سے مشتبہ ہو گا -

دوسرا قاعدہ

چھبیسوین قاعدہ کا بیان) وَاحِدٌ (ایک) وزن فَاعِلٌ پر آتا ہی پھر اَلْحَادِيْ وزن عَالِفٌ پر آتا ہی جیسے اَلْحَادِيْ عَشَرَ (گیارہ) وغیرہ پر اُسْحُمٌ (آہوی سفید) جمع اَرْآمٌ وزن اَفْعَالٌ پر پھر آرَامٌ وزن اَعْفَالٌ پر آتا ہی دَارٌ (گھر) جمع اَدْؤُرٌ وزن اَفْعُلٌ پر پھر آدُرٌ وزن اَعْفُلٌ پر آتا ہی اِضْمَحَلَّ (وہ ابر منتشر ہوا) وزن اِفْعَلَلَّ پر پھر اِمْضَحَلَّ وزن اِعْفَلَلَّ پر آتا ہی لَعَمْرِيْ (مین اپنی عمر کی قسم کھاتا ہون) پھر رَعَمْلِيْ لام اور را کے پلٹنے سے ہوتا ہی يَئِسَ (وہ نا امید ہوا) وزن فَعِلَ پر پھر اَيِسَ نہ وزن عَفِلَ پر آتا ہی شَيْءٌ (چیز) جمع شَيْآءُ وزن فَعْلَاءُ پر پھر اَشْيَاءُ وزن لَفْعَاءُ پر آتا ہی وغیرہ۔

بہت سی اوپر والی مثالون مین پلٹی ہوئی صورت ایک لفظ کی کسی گردان پر جس مین حروف نہین پلٹے گئے رجوع کرنے سے باسانی تجویز ہو سکتی ہی اور اسطرح لفظ اصلی بِئْرٌ (کنوان) اپنے حرفونکا پلٹنا اپنی صورت آبَارٌ مین ظاہر کرتا ہی اور مشتق وَجِيْهٌ (صاحب مرتبہ) حرفون کا پلٹنا اپنی اصل جَاهٌ (مرتبہ) مین ظاہر کرتا ہی لیکن اس طرح تجویز نہو سکے تو دوسرے طریق بھی تجویز کیے ہین اول پلٹی ہوئی صورت کا کم واقع ہونا جیسے اِمْضَحَلَّ کی نسبت اِضْمَحَلَّ (ابر بکھر گیا) اکثر واقع ہوتا ہی دوم قواعد تبدیل کا متعلق نہونا جیسے اَيِسَ (وہ نا امید ہوا) جسکو اگر حرف نہین پلٹے جاتے تو قاعدہ کی رو سے آسَ ہونا چاہیئے تھا اور سیوم مَنْعُ الصَّرْفِ یعنی گردان ناتمام کسی لفظ کی جبکہ اس خیال سے کہ اسکے حرفون نے کچھ اُلٹا پلٹی نہین سہی ہی گردانا جا سکتا ہو جیسے اَشْيَاءُ (جمع شی) جو گردان مین ناتمام ہی یعنی اَشْيَاءُ وزن اَفْعَالٌ پر نہین بنا ہی جسکی گردان کامل ہی لیکن وزن فَعْلَاءُ پر اَشْيَاءُ بنا ہی جسکی گردان ناکامل

گوشت شام کو) اور تبدیلات جو نقشہ مین درج ہین اُنکی مثالین نظم مین تبلانا آسان ہی
مگر بیفائدہ جیسے پندرہوین تبدیل اس بیت سے ظاہر ہی قَدْ مَرَّ یَوْمَانِ وَهٰذَا
الثَّالِي وَاَنْتَ بِالْهِجْرَانِ لَا تُبَالِي (تحقیق دو دن گذرے اور یہ تیسرا ہی اور تو
جدائی مین باز نہین آتا) لفظ اُصَيْلَانٌ مصغر ہی بنا ہوا اُصْلَانٌ جمع
اَصِيْلٌ (شام) سے۔

پانچوین فصل

اَلْكَلَامُ فِي الْقَلْبِ

یعنی حرفونکی اُلٹا پلٹی کا بیان

اصلی حرفون کی اُلٹا پلٹی زبان عربی مین بہت واقع ہوتی ہی لیکن کسی قاعدہ کے عمل کے
تابع نہین ہی جیسے بِئْرٌ (کنوان) جمع اَبْآرٌ وزن اَفْعَالٌ پر اور پھر آبَارٌ
وزن اَعْفَالٌ پر نَاْيٌ (دوری) نَأَى يَنْأَى وزن فَعَلَ يَفْعَلُ
پر آتے ہین اور پھر نَاءَ يَنَاءُ وزن فَلَعَ يَفْلَعُ پر آجاتے ہین وَجْهٌ (چہرہ)
وزن فَعْلٌ پر آتا ہی اور پھر جَوْهٌ اور پھر خلاف قاعدہ جَاهٌ (مرتبہ) وزن عَفْلٌ
پر آتا ہی کیونکہ اسکا مشتق وَجِيْهٌ (مرد صاحب رتبہ) ہوتا ہی قَوْسٌ (کمان)
جمع قُوُوْسٌ وزن فُعُوْلٌ پر آتا ہی پھر قُسُوٌّ وزن فُلُوْعٌ پر آکے آخر کو دِلِيٌّ
اصلاً دُلُوٌّ کے قاعدہ سے قِسِيٌّ ہوجاتا ہی (دیکھو گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے

خاتمہ

اتنا بتلانا باقی ہی کہ ایک حرف کا دوسرے حرف مین بدل جانا کئی طرح سے دریافت ہوتا ہی اول اصل یا اصلی لفظ کی طرف رجوع کرنے سے اور اسطرح قَالَ (وہ بولا) کا پچھلا اصلی حرف واو ہی نہ الف کیونکہ قَوْلٌ بولنا مین واو آتا ہی دوم اسکے ایک یا دوسرے مشتق کی صورت کی طرف رجوع کرنے سے جیسے فَمٌ (منھ) اصل مین فَوْہٌ کا ہی کیونکہ یہ صورت جمع اَفْوَاہٌ مین پائی جاتی ہی مَاءٌ (پانی) اصل مین مَاہٌ ہی کیونکہ اسکا مصغر مُوَیْہٌ بنتا ہی سیوم ایک مشتق کا دوسرے مشتق کے ساتھہ مقابلہ کرنے سے اگر وہ دونون ایک ہی اصل سے نکلے ہووین جیسے تُرَاثٌ (میراث) اصل مین وُرَاثٌ ہی کیونکہ اسکا ماضی وَرِثَ ہی نہ تَرِثَ چہارم استعمال عام کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو حرف کم مستعمل ہی سو دوسرے کے بدلے مین آیا ہی جیسے اَلثَّعَالِيْ (لومڑیان) اصل مین اَلثَّعَالِبُ ہی کیونکہ یہ پچھلی صورت اکثر استعمال مین آتی ہی پنجم اُس لفظ کے وزن کی طرف رجوع کرنے سے وہ حرف اصلی معلوم ہوتا ہی جو زبان مین قیاس سے زیادہ مستعمل ہوتا ہی جیسے هَرَاقَ (اُس مرد نے گرایا پانی) وغیرہ اصل مین اَرَاقَ وزن اَفْعَلَ پر کیونکہ اگر ہا کو حرف اصلی سمجھتے ہین تو وزن هَفْعَلَ ہوتا ہی نہ اَفْعَلَ اور یہ پہلا وزن زبان عربی مین بالکل نہین آیا ہی اتنا اور جاننا چاہیے کہ اس نقشہ کی انتیسوین[۲۹] اور تیسوین[۳۰] صورت کا بدلنا صرف حالت وقف مین جائز ہی جیسے خَالِيْ عُوَيْفٌ وَاَبُوْ عَلِجْ (میرے خالو عویف اور ابو علی ہین) اَلْمُطْعِمَانِ اللَّحْمَ بِالْعَشِجْ (جو کھلانے والے ہین

نمبر	صورت اصلی	صورت مبدلہ	معنی
۳۷	بَنَانٌ	بَنَامٌ	انگلیان
۳۸	بَنَاتُ بَخْرٍ	بَنَاتُ مَخْرٍ	شروع گرما مین سفید بادل
۳۹	فُوهٌ	فَمٌ	منھ
۴۰	صَنْعَاوِيٌّ	صَنْعَانِيٌّ	منسوب بہ صنعا
۴۱	لَعَلَّ	لَعَنَّ	شاید
۴۲	اَرَقْتُ	هَرَقْتُ	مین نے گرایا پانی وغیرہ
۴۳	اِيَّاكَ	هِيَّاكَ	تجھکو
۴۴	لَاِنَّكَ قَائِمٌ	لَهِنَّكَ قَائِمٌ	فی الحقیقت تو کھڑا ہی
۴۵	آزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ	هَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ	کیا زید جاتا ہی
۴۶	اِنْ فَعَلْتَ فَعَلْتُ	هِنْ فَعَلْتَ فَعَلْتُ	اگر تو کریگا تو مین کرونگا
+	+	+	+

نمبر	صورت اصلی	صورت مبدلہ	معنی
۲۶	ذَعَالِبُ	ذَعَالِتُ	کپڑے کا کنارہ
۲۷	لِصٌّ	لِصْتٌ	چور
۲۸	طَسٌّ	طَسْتٌ	ظرف
۲۹	عَلِيٌّ	عَلِجٌ	نام مرد
۳۰	عَشِيٌّ	عَشِجٌ	شام
۳۱	اِجْتَمَعَ	اِجْدَمَعَ	وہ قوم جمع ہوئی
۳۲	مُرَيْطَاءُ	مُرَيْدَاءُ	پتلی جھلی درمیان ناف و عضو مخصوص
۳۳	اِبْعَادٌ	اِبْعَاطٌ	ہٹانا
۳۴	اِضْطَجَعَ	اِلْطَجَعَ	وہ پہلو کے بل سویا
۳۵	أُصَيْلَانٌ	أُصَيْلَالٌ	جمع شام خورد
۳۶	شَرْخٌ	شَلْخٌ	اصل کسی چیز کی یا بہا جانے

نمبر	صورت اصلی	صورت مبدلہ	معنی
۱۵	اَلثَّالِثُ	اَلثَّالِيْ	تیسرا
۱۶	اَلْخَامِسُ	اَلْخَامِيْ	پانچوان
۱۷	اَلسَّادِسُ	اَلسَّادِيْ	چھٹا
۱۸	اَلضَّفَادِعُ	اَلضَّفَادِيْ	غوکان
۱۹	شَجَرَةٌ	شَيَرَةٌ	درخت
۲۰	شُجَيْرَةٌ	شُيَيْرَةٌ	درخت خورد
۲۱	نَهِيٌّ	نَهُوٌّ	منع کرنے والا
۲۲	وَوْلَجٌ	تَوْلَجٌ	جنگلی جانور کا بھٹا
۲۳	وُجَاهٌ	تُجَاهٌ	مقابل
۲۴	وَقْوٰی	تَقْوٰی	پارسائی
۲۵	اَسْنٰی	اَسْنَتَ	اُس مرد نے قحط سے تکلیف پائی

نمبر	صورت اصلی	صورت متبدلہ	معنی
۴	شِيمَةٌ	شِئْمَةٌ	عادت
۵	عُبَابٌ	أُبَابٌ	لہر یا طغیانی دریا
۶	هَلْ رَأَيْتَ	آلْ رَأَيْتَ	کیا تو نے دیکھا ہی
۷	يَوْجَلُ	يَاجَلُ	وہ ڈرتا ہی یا ڈرے گا
۸	يَيْأَسُ	يَاآسُ	وہ نا امید ہوتا ہی یا ہوویگا
۹	قَرَأْتُ	قَرَيْتُ	مین نے پڑہا
۱۰	تَوَضَّأْتُ	تَوَضَّيْتُ	مین نے وضو کیا
۱۱	إِنْسَانٌ	إِيْسَانٌ	آدمی
۱۲	أَنَاسِيْنُ	أَيَاسِيْنُ	مردم
۱۳	الْأَرَانِبُ	الْأَرَانِي	خرگوشان
۱۴	اَلثَّعَالِبُ	اَلثَّعَالِي	لومڑیان

آتا ہی تو بھی یہ تبدیل واقع ہوتی معلوم ہوتی ہی جیسے صَلَخَ الشَّاةَ بجای سَلَخَ الشَّاةَ (اُس مرد نے بکری کا چمڑہ اُدھیڑا) صِرَاطٌ بجای سِرَاطٌ (راستہ) وغیرہ ۔

پانچوان قاعدہ

نون ساکن جو با کے پہلے آتا ہی ضرورۃً اگرچہ لکھنے مین نہین تو بولنے مین میم سے بدلجاتا ہی جیسے عَنْبَرٌ ملفوظ ہوتا ہی عَمْبَرٌ (عنبر) یَنْبُوعٌ ملفوظ ہوتا ہی یَمْبُوعٌ (چشمہ) وغیرہ اور لام تعریفی آل کا بھی بَنُو طَی کی زبان مین یہی تبدیل ہوتا ہی جیسے لَیْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِیَامُ فِی امْسَفَرِ اصل مین لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ (سفر مین روزہ رکھنا پاکی نہین ہی اسلئے کہ رمضان کا روزہ رکھنا مسافرون پر فرض نہین ہی ۔

نقشہ مظہر تبدیلات خلاف قاعدہ متعلق بعض حروف تہجی

نمبر	صورت اصلی	صورت متبدلہ	معنی
۱	وَحَدٌ	اَحَدٌ	ایک
۲	وَسْمَاءُ	اَسْمَاءُ	ایک عورت کا نام
۳	نَارٌ	نَأرٌ	آگ

الاظفار (مین نے ناخن تراشے) تَقَضَّى البَازِي بجای تَقَضَّضَ البَازِي (باز ہوا سے اُترا) وغیرہ جو اسماء ذاتی ہوتے ہین مصدر نہین ہوتے ہین اور وزن فِعَّالٌ پر آتے ہین تو دو ہمجنسون مین سے پہلا اکثر یاء سے بدل جاتا ہی جیسے دِينَارٌ (سکۂ زر) قِيرَاطٌ (گز) اصل مین دِنَّارٌ جمع دَنَانِيرُ قِرَّاطٌ جمع قَرَارِيطُ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

ساکن سین یا صاد جو دال کے پہلے آتا ہی قیاساً زاء سے بدل جاتا ہی جیسے یَزْدُلُ بجای یَسْدُلُ (وہ اپنا جامہ چھوڑتا ہی یعنی لٹکنے دیتا ہی) یَزْدُقُ بجای یَصْدُقُ (وہ سچ بولتا ہی) وغیرہ یہی تبدیل قیاساً سین سے متعلق ہی جب جیم کے پیچھے آتا ہی یا را کے پہلے آتا ہی جیسے جُزْتُ بجای جُسْتُ (مین کسی چیز کی تلاش مین پھرا) مصدر جَوْسٌ (تلاش کرنا) زِرَاطٌ بجای سِرَاطٌ (راستہ) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جب سین خا یا غین یا تا یا قاف کے پہلے آتا ہی تب قیاساً صاد سے بدل جاتا ہی جیسے صَخِرَ مِنْهُ بجای سَخِرَ مِنْهُ (اُس مرد نے اُس مرد سے ٹھٹھا کیا) صَغَبٌ بجای سَغَبٌ (بھوکھ) بَصْطَةٌ بجای بَسْطَةٌ (کشادگی) صَقَرُ بجای سَقَرُ (دوزخ) وغیرہ اور اگرچہ کوئی دوسرا حرف اُنکے درمیان

جیم دال زاء صاد طاء لام میم نون ھاء سب اس عبارت میں آتے ہیں اَنْجَدْتُہٗ یَوْمَ صَالَ زُطٌّ (میں نے اُسکو مدد دی جس روز قوم زُطّ اُس پر چڑھ آئی) (زُطّ عربی تخریب ہی لفظ جٹ کی جو ہندستان کی ایک قوم ہی) جن لوگوں نے بدلنے لانے اور چھوڑنے کے قاعدے سیکھ لئے ہیں سو ضروری تبدیلات سے حرفوں کی کہ زبان عربی میں واقع ہوتی ہیں بخوبی واقف ہیں مگر بعض تبدیلات ایسے ہیں کہ اُن سے وہی قواعد متعلق نہیں ہیں اسلئے میں اُن کو آگے تفصیل بیان کرتا ہوں۔

پہلا قاعدہ

جب دو متواتر ہم جنس آتے ہیں تب دوسرا ساکن ہونے سے اکثر یا سے بدل جاتا ہی نہ قیاسًا بلکہ سماعۃً جیسے اِیْتَمَیْتُ بجای اِیْتَمَمْتُ (میں نے اطاعت کی یعنی امام مانا) اَمْلَیْتُ الْکِتَابَ بجای اَمْلَلْتُ الْکِتَابَ (میں نے کتاب یا خط لکھا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ لفظ اِمْلَاءٌ اگرچہ اِمْلَالٌ (لکھنا) کا ہم معنی ہی مگر سب قواعد نویسوں کی رای کے مطابق لفظًا اُس سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

دوسرا قاعدہ

جب تین ہم جنس متواتر آتے ہیں تب تیسرا اکثر یا سے بدل جاتا ہی بشرطیکہ پہلا اور دوسرا ملکر مشدد ہو جاتا ہی جیسے قَصَّیْتُ الْاَظْفَارَ بجای قَصَصْتُ

حرف مُستَعلِیَہ مین سے کوئی حرف پہلے بھی آتا ہی امالہ کو قبول کرتا ہی جیسے
خِیرِجٌ بجای خَارِجٌ (نکلنے والا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

حروف بَلیٰ (ہان) یَا (یا) لَا (نہین) حَتّٰی (تک) لٰکِنَّ (لیکن) امالہ
قبول کرتے ہین جیسے بَلِيْ یِيْ لِيْ حَتِّيْ لِیکِنَّ اور اسیطرح ذِيْ بجای
ذَا (وہ) مَتِيْ بجای مَتیٰ (جب) اَنِّيْ بجای اَنّٰی (جہان سے) ضَرَبَنِيْ
بجای ضَرَبَنَا (اُس مرد نے ہمکو مارا) ضَرَبَهِيْ بجای ضَرَبَهَا (اُس مرد نے
اُس عورت کو مارا) وغیرہ اور بِيْ تِيْ ثِيْ وغیرہ بجای بَا تَا ثَا وغیرہ سب
جو الف آخر رکھتے ہین سوا چند حرفون کے جو امالہ کے مانع ہین جیسے طَا یا طِيْ
ظَا یا ظِيْ وغیرہ۔

چوتھی فصل

اَلْکَلَامُ فِی الْاِبْدَالِ

بعض حرفون کی بدلا بدلی

بعض حروف حُرُوْفُ الْاِبْدَال کہلاتے ہین اسلئے کہ وہ اتفاقی بدلا بدلی
کے تابع ہین اور شمار مین چودہ ہین سو یہ ہین ھمزہ[۱] الف[۲] واو[۳] یاء[۴] تاء[۵]

سوا امالہ کو نہین روک سکتی اول اگر الف اصل مین واو مکسور ہوتا ہی جیسے رَاحَ
بجای رَاحَ اصلاً رَوِحَ (وہ خوش ہوا) دوم اگر وہ الف یا ر ہوتا ہی جیسے
رَانَ بجای رَانَا اصلاً رَیَنَ (وہ غالب ہوا) اور سیوم اگر وہ الف اسی
لفظ کے کسی دوسری گردان مین یا ر ہوتا ہی جیسے سَرِيْ بجای سَرىٰ
(وہ رات کو چلا) اسلئے کہ حالت مجہولی مین سَرىٰ سُرِیَ ہوتا ہی وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

جو حروف مُسْتَعْلِيَہ کہلاتے یعنی خا غین صاد ضاد
طا ظا قاف سوا امالہ کے تابع نہین ہوتے اول اگر وہی الف کے کسی طرف
واقع ہوتے ہین جیسے خَالِدٌ (ایک مرد کا نام) نہ خِيلِدٌ غَالِبٌ (غالب)
نہ غِيلِبٌ بَاخِلٌ (بخیل) نہ بِيخِلٌ شَاغِلٌ (شغل کرنے والا) نہ
شِيغِلٌ وغیرہ دوم اگر وہی الف کے پیچھے ایک یا دو حرف کے فاصلہ سے بھی
آتے ہین جیسے سَاخِطٌ (قسم مار) مَنَافِخُ جمع مِنْفَاخٌ (دھونکنی) وغیرہ
سیوم اگر وہی متحرک ہو کر الف کے پہلے آتے ہین اور صرف ایک حرف درمیان مین
رکھتے ہین جیسے صَلَاحٌ (نیکی) غُلَامٌ (بندہ) وغیرہ مگر یہ حرف امالہ کے تابع
نہین ہوسکتے خَافَ (وہ ڈرا) مین جو اصلاً خَوِفَ ہی طَابَ (وہ خوش
ہوا) مین جو اصلاً طَيِبَ ہی صَفَا (وہ صاف ہوا) مین اور صُفِيَ (وہ
صاف کیا گیا) مین بعینہ جیسے رَاحَ وغیرہ مین امالہ کے تابع نہین ہوسکتے جیسا
ابھی اوپر والے قاعدہ مین تبلایا ہی اسی طرح جو الف رار مکسور کے برابر آتا ہی اگرچہ

اماله اختیار اگر متعلق ہی الف سے جو ایک گردان مین آتا ہی اور اُسی لفظ کی دوسری گردان مین یا مفتوح سے بدل جاتا ہی جیسے دَعِیْ بجای دَعَا (اس مردنے دعوی کیا) کیونکہ دَعَا حالت مجہولی مین دُعِیَ ہوجاتا ہی جیسے حُبْلِیٰ بجای حُبْلیٰ (حاملہ) کیونکہ حُبلیٰ حالت جمع مین حُبلَیَاتٌ ہوجاتا ہی۔ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

ایک اماله قاعدہ کے موافق واقع ہوکر اُسی لفظ مین دوسرے اماله کے وقوع کا باعث ہوتا ہی جیسے دوسرے قاعدہ مین کِتَابٌ ہوجاتا ہی کِتِیبٌ اور کِتَابًا بحالت وقف حالت مفعولی مین کِتَابَا ہونے سے کِتِیبِیْ ہوجاتا ہی یعنی پہلا اماله دوسرے اماله کا باعث ہوجاتا ہی۔

مَوَانِعُ الْاِمَالَۃِ

یعنی قواعد اماله کے موانع

پہلا قاعدہ

جو الف کسرہ سے متحرک ہونے والی راء کے کسی طرف آتا ہی سو قواعد اماله کا تابع نہین ہوتا جیسے رَاحِمٌ (رحم کرنے والا) نہ رِیحِمٌ کَرَامٌ (فیاض) نہ کِرِیمٌ حِمَارٌ (خر) نہ حِمِیرٌ وغیرہ مگر راء جو الف کے پہلے آتی ہی

دوسرا قاعدہ

امالہ اکثر اختیاری ہوتا ہی سب لفظون مین جو الف کے پہلے نہ برابر بلکہ ایک حرف کے فاصلہ سے کسرہ رکھتے ہین جیسے کِتِیبٌ بجای کِتَابٌ (نسخہ) وغیرہ یا دو حرف کے فاصلہ سے بشرطیکہ اُن مین سے پہلا ساکن ہو جیسے وِجْدِیْنٌ بجاے وِجْدَانٌ (دریافت کرنا) وغیرہ اسیطرح اس الف کے درمیان آنے سے جو یاء کے بدلے آتا ہی جیسے سِیْل بجای سَال اصلاً سَیَل (وہ بہا) وغیرہ یا جو واو مکسور کے بدلے آتا ہی جیسے کِیدَ بجای کَادَ اصلاً کَوِدَ (وہ نزدیک ہوا چان وچنین کرتا ہوا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

امالہ اختیاراً متعلق ہوتا ہی اس الف سے جو برابر یاء کے پیچھے آتا ہی جیسے سَیِیلٌ بجای سَیَالٌ (نام ایک جگہہ کا) وغیرہ اور اسی طرح اگرچہ ایک حرف اُن کے درمیان آتا ہو جیسے شَیْبِینُ بجای شَیْبَانُ (نام دو قوم مین سے کسی کا) حَیَوِینٌ بجای حَیَوَانٌ (جاندار) وغیرہ یا دو حرف کے درمیان آنے سے مگر دوسرا حرف ہا رہو اور فتحہ کے پیچھے آتا ہو جیسے بَیْنَهِي بجای بَیْنَهَا (درمیان اُن دو عورتون کے) رَأیتُ یَدَهِي بجای رَأیتُ یَدَهَا (مین نے اُس عورت کا ہاتھہ دیکھا) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جیسے مُدَّ (تو دراز کر) وغیرہ۔

تیسری فصل

الامالۃ

قواعد امالہ

لفظ امالہ کے لفظی معنی ہیں ایک شئ کو دوسری کی طرف مائل کرنا اور اسکے اصطلاحی معنی ہیں حرکت فتحہ کو حرکت کسرہ کی آواز دینا اس سبب سے الف آئندہ یا کی آواز اختیار کرتا ہی جیسے کِتَابٌ (نسخہ) کو جب چاہتے ہیں تب بولتے اور کہتے ہیں کِتِیبٌ وغیرہ۔

پہلا قاعدہ

امالہ اکثر لفظوں میں جو کسرہ لازم یعنی ذاتی کے پہلے الف رکھتے ہیں اختیاری ہوتا ہی جیسے عِیلِمٌ بجای عَالِمٌ (دانا) نَزِیلِ بجای نَزَالِ (تواتر) وغیرہ لیکن اگر کسرہ عارض یعنی اتفاقی ہوتا ہی تو وہ حرف را سے متعلق ہوتا ہی ورنہ ناتمام رہتا ہی جیسے مِنْ دِیرِ بجای مِنْ دَارِ (گھر سے) یہاں کسرہ عارض ہی کہ اتفاقاً حرف را سے متعلق ہوا ہی یعنی علامت اضافی ہی یعنی حرف مِنْ کا عمل ہی۔

آجاتا ہی جیسے قَالَتِ ارْمُوْا (اُس عورت نے کہا تم پھینکو) مین اِرْمُوْا
اصل مین اِرْمِیُوْا ہی اسلئے ضمہ میم کا اتفاقی ہی نہ اصلی کہ پہلے یا ر کے ساتھ تھا
اسی طرح کہتے ہین اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (نہین ہی حکم مگر اللہ کے واسطے یعنے حکم
صرف اللہ کے واسطے ہی) یہان اِنُ الْحُکْمُ نہین پڑھتے اسلئے کہ لام اَلْ کا جو
دوسرا ساکن ہی ضمہ کے پہلے آتا ہی نہ اسی لفظ مین بلکہ دوسرے لفظ مین یعنی لفظ
حکم مین آتا ہی پہلا ساکن حرف نون ہی لفظ اِنْ نافیہ کا اسلئے ضمہ کسرہ پر غالب
رہتا ہی اگرچہ اِخْشَوُا اللّٰهَ مین دونون درست ہین اسلئے کہ واو علامت جمع کی
طرح فتحہ کے پیچھے آتا ہی۔

چھٹا قاعدہ

لفظ مِنْ کا حرف نون جب اَلْ تعریفی کے پہلے آتا ہی تب ضرورةً حرکت فتحہ
قبول کرتا ہی جیسے مِنَ الْقَوْمِ (اس قوم سے) مِنَ الْاٰنِ (اس وقت سے)
کبھی کبھی پڑھی جاتی ہین مِلْقَوْمِ مِلْاٰنِ وغیرہ اسی طرح قسم مضاعف کے
افعال ہین جو ضمیر مؤنث ہا کے پہلے آتے ہین جیسے رُدَّهَا (نکال اس عورت کو)
وغیرہ لیکن یہی افعال جب ہٗ کے پہلے آتے ہین تب ضمہ قبول کرتے ہین جیسے رُدُّهٗ
(نکال اس مرد کو) اور اگر کسی دوسرے حرف ساکن کے پہلے آتے ہین تو حرکت کسرہ
چاہتے ہین جیسے رُدِّ الْقَوْمَ (نکال اس قوم کو) باقی ہر ایک حالت مین فتحہ
اور کسرہ ایسے افعال سے تعلق اختیاری رکھتے ہین جیسے فِرَّ یَا زَیْدُ (بھاگ
اے زید) اور اگر مضارع کا بچلا حرف مضموم رہتا ہی تو یہ افعال ضمہ بھی چاہتے ہین

چوتھا قاعدہ

پہلا ساکن اگر حرف میم ہوتا ہی اور علامت جمع کی طرح خواہ ضمائر منفصلہ مین خواہ ضمیری انتہاؤن مین جو افعال سے متعلق ہین حرکت ضمہ قبول کرتا ہی جیسے اَنْتُمْ (تم) اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (تم فقیر ہو) هُمْ (وہ) هُمُ الصَّالِحُوْنَ (وہ نیک ہین) جِئْتُمْ (تم آؤ) جِئْتُمُ الْيَوْمَ (تم آج آؤ) ضَرَبْتُكُمْ (مین نے تمکو مارا) ضَرَبْتُكُمُ الْاَمْسِ (مین نے تمکو کل مارا) وغیرہ۔

شرح

ان ضمیرون مین واو اگرچہ ظاہر نہین مقدر ہی جیسے اَنْتَ (تو) تثنیہ اَنْتُمَا جمع اَنْتُمْ جو اصل مین اَنْتُمُوْا ہی اور اسی طرح پر دوسرے۔

پانچوان قاعدہ

پہلا ساکن اختیاراً ضمہ یا کسرہ قبول کرتا ہی اگر دوسرا ساکن اسی لفظ مین اپنے پیچھے اصلی ضمہ رکھتا ہی نہ اتفاقی جیسے قَالَتُ اُخْرُجْ (اس عورت نے کہا نکل) کیونکہ اگرچہ یہ دو ساکن یعنی تاء اور خاء جدا جدا لفظون مین ہین تاہم یہ دوسرا ساکن یعنی خا ضمہ کے پہلے اسی لفظ مین آتا ہی اسی طرح کہتے ہین قَالَتِ اغْزِيْ (اس عورت نے کہا تو لڑ) اُغْزِيْ اصل مین اُغْزُوِيْ ہی واحد مؤنث کیونکہ ضمہ غین کے پیچھے اگرچہ ظاہر نہین ہی مقدر ہی لیکن کسرہ ضرورۃً ضمہ کے بدلے

پہلا حرف اگر مدہ ہوتا ہے اور غیر مشدد حرف کے پہلے آتا ہے تو اکثر چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے
خَفْ (تو ڈر) بِعْ (تو بیچ) کُنْ (تو ہو) جو اصل میں اِخْوَفْ اِبْیَعْ
اُکْوُنْ ہیں وغیرہ لیکن اگر وہ دوسرا حرف دوسرے لفظ سے متعلق ہوتا ہے تو صرف
بولنے میں چھوڑ دیا جاتا ہے نہ لکھنے میں جیسے تَخْشَی الْقَوْمَ (تو قوم سے ڈرتا ہے)
تَغْزُوا الْجَیْشَ (تم لشکر سے لڑتے ہو) تَرْمِی الْهَدَفَ (تم نشانہ پر تیر
لگاتے ہو) ملفوظ ہوتے ہیں جیسے تَخْشَلْقَوْمَ تَرْمِلْهَدَفَ تَغْزُلْجَیْشَ
وغیرہ تاکیدی نون خفیفہ بھی جب کسی دوسرے ساکن کے پہلے آتا ہے چھوڑ دیا جاتا ہے
جیسے لَاتُهِیْنَ الْفَقِیْرَ (غریب کی اہانت نکر) لَاتُهِیْنَ اصل میں
لَاتُهِیْنَنْ ہے وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

اگر پہلا ساکن نہ مدہ ہوتا ہے نہ نون تاکیدی تو وہ ایک حرکت قبول کرتا ہے جیسے
اِخْشَوُا اللّٰهَ (ڈر خدا سے) اصل میں اِخْشَوْا جمع مذکر ہے اِخْشَیِ اللّٰهَ (ڈر
خدا سے) اصل میں اِخْشَیْ واحد مؤنث ہے وغیرہ لیکن کبھی یہ حرکت دوسرے
ساکن کو بھی دیدی جاتی ہے جیسے اِنْطَلَقَ بجای اِنْطَلْقْ اصل میں اِنْطَلِقْ
(توجا) وغیرہ یہ سوال کہ دو حرفوں میں سے جو پہلے سے ساکن ہوتے ہیں حرکت کسکو
دی جاتی ہے اس قول سے حل کیا جاتا ہے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ
بِالْكَسْرِ (جس ساکن کو حرکت دی جاتی تو حرکت کسرہ دی جاتی ہے) اگرچہ یہ بات
عموماً صحیح ہے تو بھی بہت سے مستثنی ہیں جنکا بیان اگلے قاعدون مین کیا جاتا ہے۔

مُقَارِنْ بِاِشْمَامِ کا بیان بھی چھوڑ دیتا ہون اس مین اگرچہ حرکت ضمہ ملفوظ نہین ہوتی لیکن ہونٹھ ایسے بند ہوتے ہین جیسے اسکے بولنے مین ہوتے ہین ۔

دوسری فصل

اِلْتِقَاءُ السَّاکِنَیْنِ

یعنی دو ساکنون کے ملنے کا بیان

پہلا قاعدہ

دو پیچھے آنے والے ساکن درستی کے ساتھ حالت وقف مین آسکتے ہین جیسے قَالْ زَیْدْ بجای قَالَ زَیْدٌ (زید نے کہا) وغیرہ اسی طرح حرف لین جو حرف مشدد کے پہلے آتا ہے جیسے دَوَابٌّ (مویشی) تُمُوْدَّ (وہ پھیلا یا گیا) خُوَیْصَّۃٌ مصغر خَاصَّۃٌ (خاص) کا وغیرہ لفظ دَوَابٌّ وغیرہ حالت وقف مین دَوَابّْ وغیرہ ہوتے ہین اور یہی طرح تین پیچھے آنے والے ساکنون کا اجتماع پیدا کرتے ہین یعنی ایک الف اور دو بار کا دو پیچھے آنے والے ساکنونکا وقوع جو باتین اس قاعدہ مین نہین آئی ہین اُنکے اظہار کا محتاج ہی سو آگے لکھے جائین گے ۔

دوسرا قاعدہ

کیا جاتا ہی جیسے مِثْلُ مَہْ اَنْتَ (تو کسطرحکا ہی) وغیرہ برخلاف اسکے حرف ما
جب کسی حرف ربط کے پیچھے آتا ہی تو اسکا لکھنا اختیاری ہی نہ ضروری جیسے عَلَامَہْ
یا عَلٰی مَہ (کس پر) بِمَہْ یا بِمَ (کس سے) وغیرہ اسی طرح جب بعد کسی ضمیر متصل
یا منفصل کے آتا ہی جیسے هُوَهْ بجای هُوَ (وہ واسطے مذکر کے) هِيَهْ بجای
هِيَ (وہ واسطے مؤنث کے) غُلَامِيَهْ بجای غُلَامِيَ (میرا غلام) نَصَرَنِيَهْ
بجای نَصَرَنِيَ (اس مرد نے مجھکو مدد دی) وغیرہ۔

خاتمہ

صرف اتنا اور بتلاتا ہی کہ ضمیر مؤنث حاضر ک کبھی ش سے بدل جاتا ہی خواہ حالت
وقف مین ہو خواہ نہو جیسے مَاحَالُشِ بجای مَاحَالُكِ (تیرا کیا حال ہی)
اور اسطرح مجنون نے ایک غزال سے مخاطب ہوکر ان سطرون مین اپنی معشوقہ کا ذکر
کیا ہی عَيْنَاشِ عَيْنَاهَا وَجِيدُشِ جِيدُهَا ٭ سِوٰی اَنَّ
عَظْمَ السَّاقِ مِنْشِ رَقِيقُ (تیری آنکھین اسکی آنکھین اور تیری
گردن اسکی گردن یکسان ہین مگر ہڈی اسکی ساق کی تیری سے نازک ہی) شاید
حالت وقف مین الفاظ ایسی تبدیلات نہین قبول کرتے جیسے حالت وصل مین
قبول کرتے ہین یعنی بحالت وصل جملہ مین بالکل ٹھہر نہین سکتے جو بیضروری باتین
مین نے چھوڑ دی ہین ان مین اِسْكَانْ مُقَارَنْ بِرُوْمِ کا بیان بھی
چھوڑ دیتا ہون اس مین جو حرف ساکن کیا جاتا ہی اس سے جو حرکت متعلق ہوتی ہی
سو غیر صفائی سے ملفوظ ہوتی ہی بالکل نا ملفوظ نہین ہوتی اور اسی طرح اِسْكَانْ

ہوجاتا ہی جیسے اِضْرِبِیْ بجای اِضْرِبِنَّ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو حرکت حرف ہمزہ پر آتی ہی سو درستی کے ساتھ اُسکے پہلے حرف پہ آجاتی ہی جیسے هٰذَا الْخَبُوْءُ (یہ چھپائی ہوئی چیز ہی) رَاَیْتُ الْخَبَأَ مَرَرْتُ بِالْخَبِیْءِ وغیرہ یہ لفظ اصل مین خَبْءٌ تھا اور اسی طرح اگر کوئی دوسرا حرف ہوتا ہی اول بشرطیکہ وہ بدلی ہوئی حرکت فتحہ نہووے دوم بشرطیکہ وہ پہلا حرف ساکن اور قسم صحیح سے ہووے سیوم بشرطیکہ وہ مدغم نہووے اور چہارم بشرطیکہ اس عمل سے کوئی وزن بدنما نہ پیدا ہووے جیسے فِعُلٌ جو زبان عربی مین بالکل نہین آتا اس طرح کہتے ہین هٰذَا بَکُرٌ جو اصل مین بَکْرٌ ہی یا مَرَرْتُ بِبَکِرٍ جو اصل مین بَکْرٍ ہی وغیرہ مگر نہین کہہ سکتے ہین رَاَیْتُ بَکَرً بجای رَاَیْتُ بَکْرًا یا هٰذَا حِبُرٌ بجای هٰذَا حِبْرٌ (یہ سیاہی ہی) کیونکہ حِبُرٌ وزن فِعُلٌ پر آتا ہی سو ناجائز ہی۔

پانچوان قاعدہ

حالت وقف مین ہویا نہو حرف ہا جو سکتہ یعنی خاموش کہلاتا ہی ان لفظون مین آتا ہی جو اور حرفون کو چھوڑکر صرف ایک حرف رکھتے ہین جیسے رَہْ بجای رَ (تو دیکھہ) قِہْ بجای قِ (تو بچا) وغیرہ اسی طرح حرف الف نہونے پر وہ سوالیہ مَا (کیا) کے ساتھہ جب کسی اسم کے پیچھے حالت اضافی مین آتا ہی شامل

علامت نہین سمجھا جاتا ہی اسلئیے یہ لفظ حالت وقف مین اُخْتٌ یا بِنْتٌ کے بدلے
اُخْتْ یا بِنْتْ اور اُخْتًا یا بِنْتًا کے بدلے بلا تنوین الف کے ساتھ
اُخْتَا یا بِنْتَا ہوتے ہین۔

دوسرا قاعدہ

جو اسما مؤنث کی علامت تا انتہائیہ نہین رکھتے سو پچھلی حرکت چھوڑ دیتے ہین خواہ
دوہری ہو خواہ اکہری حالت مفعولی کے سوا کہ اس حالت مین تنوین الف سے بدل
جاتی ہی جیسے زَيْدٌ ہوجاتا ہی زَيْدْ مثلاً هٰذَا زَيْدْ مَرَرْتُ بِزَيْدْ
وغیرہ اور زَيْدًا ہوجاتا ہی زَيْدَا جیسے رَأَيْتُ زَيْدَا وغیرہ اسی طرح
کہتے ہین طَلَعَ الْقَمَرْ (چاند نکلا) رَأَيْتُ الْقَمَرْ (مین نے چاند دیکھا)
اُقْسِمُ بِالْقَمَرْ (مین چاند کی قسم کھاتا ہون) اسلئیے یہان تنوین نہین آتی
ہی اور اس سے یہ بات پائی جاتی ہی کہ الف حالت مفعولی مین بحال نہین کیا جاتا۔

تیسرا قاعدہ

حالت وقف مین جو افعال حرکت اپنے آخر رکھتے ہین سو اس حرکت کو چھوڑ دیتے ہین
جیسے زَيْدٌ ضَرَبْ (زید نے مارا) وغیرہ لیکن نون خفیفہ جو فتحہ کے پیچھے آتا ہی
سو الف کو اپنی جگہہ دیکر آپ دور ہوجاتا ہی جیسے اِضْرِبَا بجای اِضْرِبَنْ
(حقیقت مین تو مارتا ہی) اور ضمہ کے بعد اپنی جگہہ واو کو دیکر آپ دور ہوجاتا ہی
جیسے اِضْرِبُوا بجای اِضْرِبُنْ اور کسرہ کے بعد اپنی جگہہ یاء کو دیکر آپ دور

وغیرہ اگرچہ وَبٰلَكْ کے بدلے وَبٰلَكَ لانا اور اٰمٰلَكْ کے بدلے اٰمٰلَكَ غلط نہین ہی تاہم وَبٰلَكْ اور اٰمٰلَكْ بیشک زیادہ پسندیدہ ہی اور زبان عربی اپنی افزونی مناسبت اور بوقلمونی حال کے واسطے قواعد وقف کے استعمال عاقلانہ کے نہایت ممنون اور مرہون ہی یہ قواعد اچھے اور فصیح پڑہنے والے کی مرضی کے موافق کبھی عمل کرتے ہین اور کبھی نہین کرتے بلکہ وقت گفتگو بھی اکثر اہل عرب ان قواعد پر نظر رکھتے ہین اور قواعد اختصار کی تحصیل کے واسطے ایسی انتہاؤن کو چھوڑ دیتے ہین جنکے چھوڑنے سے مطلب خبط نہین ہوتا اہل عرب نے قواعد وقف بڑی طوالت کے ساتھہ بیان کئے ہین مگر انکے بہت سے بیانات ظاہرا بضرورت اور بفائدہ معلوم ہوتے ہین اسلئے مین نے اپنی اس کتاب کے پڑہنے والے کے واسطے قواعد آگے لکھے ہین سو ہی مفید وضرور سمجھتا ہون۔

پہلا قاعدہ

جو اسما تاء انتہائیہ بطور علامت مؤنث اپنے پیچھے رکھتے ہین سو انکو عام حالتون مین ہاء ساکن سے بدل دیتے ہین جیسے طَلْحَهْ بجای طَلْحَةُ (ایک مرد کا نام) قَائِمَهْ بجای قَائِمَةٌ (ایستادہ) وغیرہ مثلاً کہتے ہین هٰذِهِ اِمْرَأَةٌ قَائِمَهْ (یہ عورت ایستادہ ہی) رَأَيْتُ امْرَأَةً قَائِمَهْ (مین نے عورت ایستادہ دیکھی) مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ قَائِمَهْ (مین عورت ایستادہ کے پاس گذرا) مگر جاننا چاہیے کہ اُخْتٌ (بہن) اور بِنْتٌ (دختر) وغیرہ کا حرف تاء پچھلے چھوڑے ہوئے حرف کی جگہہ لیتا ہی اس لئے

یعنی وقف کا بیان

وقف لازم اور متعدی دونون ہی اسکے معنی ہین ٹھہرنا یا ٹھہرانا لیکن قواعددان اس
ٹھہرنے کو وقف کہتے ہین جو جملہ مین واقع ہوتا ہی اور بعض تبدیلات خاص سے
پہچانا جاتا ہی جو اُس لفظ سے متعلق ہوتی ہین جسپر ٹھہرتے ہین اور جو مَوْقُوْف
عَلَیْہِ کہلاتا ہی جیسا کہتے ہین جَاءَنِیْ زَیْدٌ (زید میرے پاس آیا) یہ پورا
جملہ ہی اسکے پیچھے بولنے مین کچھ ٹھہرنا چاہیے لیکن یہان کچھ وقف نہین ہی یعنی ہم نہین
سکتے کہ لفظ زَیْدٌ نے کچھ تبدیل نہین سہی ہی جس سے وقف تجویز کیا جاوے لیکن
جَاءَنِیْ زَیْدٌ کے بدلے جَاءَنِیْ زَیْدْ بول سکتے ہین یعنی وقف دکھلانے
کے واسطے اسم زید کو بے تنوین کرسکتے ہین اس بیان سے وقف کے معنی بخوبی دریافت
ہوسکتے ہین اور وقف کسی کو نہین دیا جاتا ہی جب تک ایسی تبدیلات کا مظہر نہین
ہوتا جنکی طبیعت آگے بتلائی جاتی ہی۔

نظم مین قواعد وقف کا استعمال بہت ضروری ہی جیسے وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَیَّبْ
وَالدَّھْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ (وقوع مصائب نے سفید مو کردیا حقیقت
مین زمانہ بڑا قُلَّب ہی یعنی انقلاب دکھلانے والا ہی) وغیرہ یہان پر اگر شَیَّبْ
کو شَیَّبَ پڑہین اور قُلَّبْ کو قُلَّبٌ تو اس شعر کی بحر بالکل بگڑ جاتی ہی

اسی طرح پر قواعد وقف بہت عموماً اور فصاحۃً نثر موزون سے بھی متعلق ہوتے
ہین جیسے قُلْتُ لَہٗ مَا اَغْزَرَہٗ وَیْلَکْ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَکْ
(مین نے اسکو کہا کیا تیز ہی تیرا ذہن پس اُس نے کہا شرط پوری کرنی چاہیے)

نمبر	مثال	معنی	نمبر	مثال	معنی
۳۷	قِدْرٌ	دیگ	۴۱	لَیْلٌ	رات
۳۸	قَفًا	پشت گردن	۴۲	مِسْکٌ	مشک
۳۹	کُرَاعٌ	پای میش وغیرہ	۴۳	مِعًی	انتڑیان
۴۰	لِسَانٌ	زبان	۴۴	نَحْلٌ	شہد کی مکھی
۴۵	نَخْلٌ	درخت خرما			

اٹھارہوان حصہ

پہلی فصل

اَلْکَلَامُ فِی الْوَقْفِ

نمبر	مثال	معنی	نمبر	مثال	معنی
۵۷	فَخِذ	ران	۶۸	کَفّ	ہتیلی
۵۸	فِردَوس*	بہشت	۶۹	لَظیٰ	دوزخ
۵۹	فُلْک*	کشتی	۷۰	مِلْح*	نمک
۶۰	قَبُول	ہوای مغرب	۷۱	مَنجَنُون	دولاب
۶۱	قَدَم	گام	۷۲	مَنجَنِیق*	گوپھن
۶۲	قَلِیب*	کنوان	۷۳	مُوسیٰ*	اُسترہ
۶۳	قَوس*	کمان	۷۴	نَار*	آگ
۶۴	کَأس	پیالہ کلان	۷۵	نَسِیم	ہوای صبح
۶۵	کَبِد*	جگر	۷۶	نَعل	نعل
۶۶	کَتِف	شانہ	۷۷	نَفَس	روح یا دم
۶۷	کَرِش	شکم میش	۷۸	وَرِک	استخوان سرین

نمبر	مثال	معنی
٣٥	سَتَہٌ	کون
٣٦	سَرَاوِیْلُ*	ازار
٣٧	سَعِیْرٌ	دوزخ
٣٨	سَقَرُ	دوزخ
٣٩	سَمُوْمٌ	ہوای گرم روز
٤٠	سِنٌّ	دندان
٤١	سَاقٌ	پنڈلی
٤٢	شَعُوْبُ	موت
٤٣	شَمَالٌ	ہوای شمال
٤٤	شَمْسٌ	آفتاب
٤٥	صَبَا	ہوای صبح

نمبر	مثال	معنی
٤٦	ضَبُعٌ	کفتار
٤٧	ضَرَبٌ*	شہد سفید
٤٨	ضِلَعٌ	پسلی
٤٩	طَاغُوْتٌ	بت
٥٠	عَرُوْضٌ	علم شاعری
٥١	عَصًا	چوبدستی
٥٢	عَضُدٌ	بازو
٥٣	عَنْكَبُوْتٌ*	مکڑی
٥٤	عَیْنٌ	آنکھ
٥٥	غُوْلٌ	دیو
٥٦	فَأْسٌ	بسولہ

نمبر	مثال	معنی	نمبر	مثال	معنی
۱۳	جَنُوبٌ	ہوای جنوب	۲۴	ذِرَاعٌ*	زره
۱۴	جَهَنَّمُ	دوزخ	۲۵	ذُكَاءُ	آفتاب
۱۵	حَرْبٌ*	جنگ	۲۶	ذَنُوبٌ	ڈول
۱۶	حَرُورٌ	ہوای گرم جو رات کو چلتی ہی	۲۷	ذَوْدٌ	تعداد شتر تین سے دس تک
۱۷	حَضَاجِرُ	کفتار	۲۸	ذَهَبٌ*	طلا
۱۸	خَمْرٌ*	شراب	۲۹	رِجْلٌ	پانون
۱۹	خِنْصِرٌ	چھنگلی اونگلی	۳۰	رَحىً	چکی کا پاٹ
۲۰	دَارٌ*	گھر	۳۱	رَكِيٌّ	کنوان
۲۱	دَبُورٌ	ہوای مغرب	۳۲	رُوحٌ*	روح
۲۲	دِرْعٌ*	زره	۳۳	رِيحٌ	ہوا
۲۳	دَلْوٌ*	ڈول	۳۴	زَنْدٌ	بندہاے ساعد

مؤنث ہوتے ہین اور بہت سے ایسے ہین جو خلاف قاعدہ مذکر و مؤنث دونون ہوتے ہین ایسے اسما جتنے مجھکو دریافت ہوسکے ہین پڑہنے والے کے دیکھنے کے واسطے اس نقشہ مین درج کرتا ہون لیکن کتب لغات مین شاید اور بہت سے دریافت ہوسکین گے ۔

حروف تہجی کی ترتیب سے نقشہ اُن اسموںکا جو خلاف قاعدہ مؤنث ہوتے ہین

اس نقشہ مین جن اسمون کے ساتھہ نشان پھول (✣) کا بنا ہوا ہی اُنکو اگرچہ سب قواعد نویس مؤنث سمجھتے ہین لیکن کوفہ والے اُن کو مذکر و مؤنث دونون سمجھتے ہین

نمبر	مثال	معنی	نمبر	مثال	معنی
۱	اَجَأُ ✣	نام ایک پہاڑ کا	۷	آلٌ ✣	بخار
۲	اُذُنٌ	گوش	۸	بِئْرٌ	کنوان
۳	اَرْضٌ	زمین	۹	بِنْصِرٌ	چھنگلی انگلی
۴	اَرْنَبٌ	خرگوش	۱۰	ثُعْبَانٌ	اژدہا
۵	اِسْتٌ	کون	۱۱	ثَعْلَبٌ	لومڑی
۶	اَفْعَیٌ	سانپ	۱۲	جَحِیْمٌ	دوزخ

جیسے دُرٌّ (موتی) دُرَّۃٌ (ایک موتی) ضَرْبٌ (مار) ضَرْبَۃٌ (ایک مار) وغیرہ دوم مفرد کو اس کی قسم کا مظہر کرتا ہی اگرچہ کم جیسے کَمْءٌ (ایک چتر مار) کَمْأۃٌ (چتر مار) وغیرہ سیوم واحد کو جمع کرتا ہی جیسے بَغَّالٌ (خچر والا) بَغَّالَۃٌ (خچر والے) وغیرہ جیسا اس عبارت مین رِجَالٌ بِصْرِیَّۃٌ (بصرہ والے) برخلاف رَجُلٌ بِصْرِیٌّ (بصرہ والا) کے وغیرہ چہارم اسم ذاتی غائب کی موجودگی دکھلاتا ہی جیسے ذَبِیْحَۃٌ بجائے شَاۃٌ ذَبِیْحٌ (ذبح کی ہوئی بکری) وغیرہ پنجم کسی اسم کے معنی مبالغہ زیادہ کرتا ہی اور مذکر سے متعلق رہتا ہے جیسے عَلَّامٌ (بڑا دانا) عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا دانا) وغیرہ دونون مقصورہ اور ممدودہ الف کی نسبت مجھے کچھ زیادہ بیان نہین کرنا ہی سوای اسکے کہ زائد ہو یا اصلی الف ممدودہ الف مقصورہ سے بدل جاتا ہی جب نظم مین ضرورت ہوتی ہی جیسے مِرَا بجای مِرَاءٌ (جھگڑا) وغیرہ اور برخلاف اسکے الف مقصورہ کا الف ممدودہ سے بدل جانا کوفہ والون کے نزدیک جائز ہی مگر بصرہ والے نامنظور کرتے ہین۔

خاتمہ

بہت سے اسمای صفتی علامت مؤنث رکھتے ہین مگر درستی کے ساتھہ مذکرون سے متعلق ہوتے ہین جیسے لُوَمَۃٌ (بڑا ملامت کرنے والا) وغیرہ اور اسی طرح بہت سے اسمای صفتی علامت مؤنث نہین رکھتے ہین لیکن درستی کے ساتھہ مؤنثون سے متعلق ہوتے ہین جیسے اِمْرَأَۃٌ مُحِبٌّ وَعَاشِقٌ لِزَوْجِهَا (اپنے شوہر کی چاہنے والی اور پیار کرنے والی عورت) وغیرہ بہت سے اسمای ذاتی ایسے ہین جو خلاف قاعدہ

آٹھوان قاعدہ

نام مقام اور ملک اور شہر وغیرہ کے عموماً مذکر و مؤنث دونون ہوتے ہین لیکن جو تار انتہائیہ یا اپنے آخر الف زائد مقصورہ یا ممدودہ رکھتے ہین اُنکو مذکر کی نسبت مؤنث سمجھنا بہتر ہی جیسے اَلْبَصْرَۃُ (بصرہ) اَلصِّیْنُ (چین) وغیرہ یہ بتلانا ضرور نہین ہی کہ جاندارون کے مذکر و مؤنث بلالحاظ انتہا طبیعت سے تجویز ہوتے ہین جیسے طَلْحَۃُ (ایک مرد کا نام) مذکر ہی اور زَیْنَبُ (ایک عورت کا نام) مؤنث ہی۔

نوان قاعدہ

عربی کے حروف تہجی عموماً مذکر و مؤنث دونون ہین اور اسی طرح اسمار حروف مثل فِیْ (درمیان) وغیرہ مذکر و مؤنث دونون ہین اور اسمار جمع جنس بھی جو واحد سے صرف حرف تا کی موجودی یا غیر موجودی سے پہچانے جاتے ہین عموماً مذکر و مؤنث دونون ہین جیسے بَنَانٌ مُخَضَّبٌ یا بَنَانٌ مُخَضَّبَۃٌ (ایک قسم کے سرخ رنگ سے رنگی ہوئی اُنگلیان) وغیرہ۔

بیان

حرف تار مؤنث کی علامت ہونے کے سوا اور بہت سے کامون کے واسطے بھی آتا ہی اُن مین سے چند مثالین بیان پر بیان کرتا ہون اول وہ اسم جنس کو وحدت پر منحصر کرتا ہی

وزن فَعْلَانٌ کا مؤنث درستی کے ساتھ وزن فَعْلَانَةٌ پر آتا ہے جیسے نَدْمَانٌ (پشیمان) نَدْمَانَةٌ لیکن فَعْلَانُ بلاتنوین کا مؤنث وزن فَعْلیٰ پر آتا ہے جیسے سَکْرَانُ (مست) سَکْریٰ یا فَعْلَاءُ پر جیسے حَیْرَانُ (سراسیمہ) حَیْرَاءُ وغیرہ ایک ہی اسم صفتی یعنی صفۃ المشبہہ کبھی دونون وزن پر آتا ہے جیسے عَطْشَانٌ (پیاسا) عَطْشَانَةٌ عَطْشَانُ (پیاسا) عَطْشیٰ وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

اسمای غیر ذی روح جو کسی قسم کا الف آخر مین رکھتے ہین یعنی مقصورہ یا ممدودہ بشرطیکہ اصلی نہو مؤنث سمجھے جاتے ہین جیسے بُشْریٰ (خوشخبری) وزن فُعْلیٰ پر صَحْرَاءُ (کھیت) وزن فَعْلَاءُ پر برخلاف مَرْمًی (گرانا) وزن مَفْعَلٌ پر عُوَاءٌ (آواز سگ یا گرگ) وزن فُعَالٌ پر اس لیے کہ ہر ایک اسم مین پچھلا حرف اصلی ہی۔

ساتوان قاعدہ

تمام جمع سوا جمع مذکر سالم کے مؤنث سمجھے جاتے ہین جیسے اَقْوَالٌ صَحِیْحَةٌ (کلام درست) وغیرہ برخلاف دوسرے اسمون کے اسماء عدد کا تین سے نو تک مذکر آخر مین تاء لگانے سے بنتا ہی اور مؤنث اس تاء کے ترک کرنے سے جیسے اَرْبَعَةُ رِجَالٍ (چار مرد) اَرْبَعُ نِسَاءٍ (چار زن) وغیرہ۔

رَجُلٌ (مرد) رَجُلَۃٌ (زن) غُلَامٌ (بندہ) غُلَامَۃٌ (کنیزک) اَسَدٌ (شیر نر) اَسَدَۃٌ (شیر مادہ) وغیرہ مگر جاننا چاہیئے کہ مذکر و مؤنث اسمائے ذاتی ہین جو عموماً دونون جنس سے متعلق نہین ہوتے ہین مختلف نامون سے پہچانے جاتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

جو اسمائے غیر ذی روح انتہا مین تا رکھتے ہین سو سب مؤنث ہوتے ہین جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) حِکْمَۃٌ (دانائی) وغیرہ یہ تاء انتہائیہ جہان ظاہر نہین ہوتی وہان مقدر سمجھی جاتی ہی جیسے دَارٌ (گھر) یہ لفظ تاء انتہائیہ مقدر ہونے سے مؤنث سمجھا جاتا ہی اسلئے کہ وہ تاء اسم تصغیر دُوَیْرَۃٌ مین اپنی جگھہ آجاتی ہی وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

اسم التفضیل جو وزن اَفْعَلُ پر آتا ہی اپنا مؤنث وزن فُعْلیٰ پر بناتا ہی جیسے اَکْبَرُ (بزرگ تر یا بزرگترین) کُبْریٰ اَدْنیٰ (نزدیک تر یا نزدیک ترین) دُنْیَا وغیرہ مفرد اسمائے صفتی یعنی صفۃ المشبہہ جو وزن اَفْعَلُ پر آتے ہین سو اپنا مؤنث وزن فَعْلَاءُ پر بناتے ہین جیسے اَبْیَضُ (سفید) بَیْضَاءُ اَسْوَدُ (سیاہ) سَوْدَاءُ اَحْوَرُ (خوش چشم) حَوْرَاءُ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

(حاملہ) دُنْیٰ (نزدیک تر) وغیرہ اور مَمْدُوْدَہ جو اپنے پیچھے ایک ہمزہ رکھتا ہی جیسے صَحْرَاءُ (کھیت) نُفَسَاءُ (وہ عورت جسنے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہی یعنی زچہ) وغیرہ یہ دو الف تفاوت پذیر نہین ہین اور جن اسمای لقبی مین یہ آتے ہین سوا اپنا مذکر دوسرے وزنون پر بناتے ہین جیسے اَکْبَرُ (بزرگ تر یا بزرگترین) مؤنث کُبْرٰی عَطْشَانُ (پیاسا) مؤنث عَطْشٰی ا حَیْرَانُ (سراسیمہ) مؤنث حَیْرَاءُ وغیرہ۔

پہلا قاعدہ

حرف تا قیاسًا متعلق ہی اول تمام اسمای فاعل و مفعول سے ہر ایک باب کے مؤنث کے واسطے جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) ضَارِبَۃٌ مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) مَضْرُوْبَۃٌ مُکْرِمٌ (مہربانی کرنے والا یا مہربانی کیا ہوا) مُکْرِمَۃٌ وغیرہ دوم فاعل و مفعول کے اسمای مبالغہ سے جیسے ضَرَّابٌ (بڑا مارنے والا) ضَرَّابَۃٌ وغیرہ سیوم تمام مفرد اسمای لقبی یعنی صفۃ المشبہہ سے سوا انکے جو علامت تنوین نہین قبول کرتے ہین جیسے کَرِیْمٌ (فیاض) کَرِیْمَۃٌ حَسَنٌ (خوبصورت) حَسَنَۃٌ وغیرہ چہارم تمام اسمای منسوب سے جیسے بِصْرِیٌّ (بصرہ والا) بِصْرِیَّۃٌ۔

دوسرا قاعدہ

یہ سماعۃً نہ قیاسًا جیسا کوفہ والے کہتے ہین متعلق ہی مؤنث کے ساتھ مگر کم بعض اسمار ذاتی سے جو مظہر ہین نر کے جانورون مین جیسے اِمْرَءٌ (مرد) اِمْرَأَۃٌ (زن)

(خوبصورت) حَسَنِيَّةٌ (خوبصورتی) وغیرہ یہ اسما بت سے اسمای ذاتی سے اور دوسرے الفاظ سے سماعۃً بھی بنائے جاتے ہین جیسے رَجُلٌ (مرد) رُجُولِيَّةٌ (مردی) طِفْلٌ (بچہ) طُفُولِيَّةٌ (بچپن) هُوَ (وہ) هُوِيَّةٌ (ہستی یا حالت ہو) وغیرہ اور اگرچہ یہ اسما ایک قسم کے منسوب خیال کئے جاتے ہین مگر برابر ایک طرح کی صفت کے مظہر معلوم ہوتے ہین اس لئے میرے نزدیک انکو مصدرون کی قسم مین داخل کرنا مناسب متصور ہوتا ہی پڑھنے والا جانتا ہی کہ اسم فاعل کے ملحقون کو بعض قواعد نویسون نے قسم اسم منسوب مین داخل کیا ہی۔

سترہوان حصہ

اَلْكَلَامُ فِي الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ

مذکر اور مؤنث کا بیان

تمام اسمای عربی مذکر ہین یا مؤنث اکثر مذکر وہی ہین جو مؤنث کے امتیاز کی کوئی علامت یا انتہا نہین رکھتے مؤنث کے لئے تین علامت یعنی انتہا ہین ایک تا جو انتہای تفاوت پذیر ہی جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) ضَارِبَةٌ (مارنے والی) اور دو الف جو مقصورہ اور ممدودہ کہلاتے ہین مَقْصُورَہ جیسے حُبْلَى

پہلا جزو ترکیبی کُنْیَۃٌ ہوتا ہی تو چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے عُمَرِیٌّ (ابن عمر کا یا ابن عمر سے متعلق) وغیرہ اور اسیطرح اگر وہ بہت سے اسمای معرفہ کے ساتھ عام ہوتا ہی جیسے رَسُوْلِیٌّ (عبدالرسول کا یا عبدالرسول سے متعلق) وغیرہ کبھی اسم منسوب ہر کب اسم معرفہ کے ہر ایک جزو ترکیبی مین سے دو حرف اختیار کرنے سے وزن فَعْلَلِیٌّ پر آتا ہی جیسے عَبْشَمِیٌّ (عبدالشمس سے) عَبْقَسِیٌّ (عبدالقیس سے) وغیرہ یا پہلا جزو تین حرف دیتا ہی اور دوسرا صرف ایک جیسے عَبْدَرِیٌّ (عبدالدار سے) وغیرہ۔

خاتمہ

منسوب کی ترکیب خلاف قاعدہ کی بہت سی مثالین مثل دَهْرٌ (وقت) منسوب دُهْرِيٌّ (مرد پیر) رَيٌّ (نام ایک شہر کا) منسوب رَازِيٌّ بتلانی بہت کچھ مشکل نہین ہین لیکن اختصار کے واسطے نہین بتلاتا اور اسی سبب سے اور بیانات بھی جو ہر ایک قاعدہ مذکورہ بالا سے شامل ہو سکتے تھے قلم انداز ہین اب صرف اسقدر بتلانا اور باقی ہی کہ ایک قسم کا اسم ذاتی اجل کے ساتھ مفرد مع تا، لگانے سے بنایا جاتا ہی جیسے اِنْسَانٌ (آدمی) اِنْسَانِيَّةٌ (انسان پن) وغیرہ ایسے اسما قیاساً بن سکتے ہین اول تمام اسمای فاعل اور مفعول جیسے خَادِمٌ (نوکر) خَادِمِيَّةٌ (خادمی) مَخْدُوْمٌ (خدمت لینی صاحب) مَخْدُوْمِيَّةٌ (مخدومی) وغیرہ اور دوم ہر ایک قسم کے اسمای لقبی سے جیسے اَحْمَرُ (سرخ) اَحْمَرِيَّةٌ (سرخی) حَسَنٌ

مَحَاسِنِيٌّ اور کبھی حُسَنِيٌّ ہوتا ہی اسی طرح کِلَابٌ جمع کَلْبٌ (کتا)
منسوب کبھی کِلَابِيٌّ ہوتا ہی اول اسواسطے کہ وزن فِعَالٌ واحد اور جمع دونون
سے متعلق ہی اور دوم اسواسطے کہ اس سے جمع بنایا جاتا ہی جیسے حِمَارٌ (خر) جمع
اَحْمِرَةٌ کِلَابٌ جمع اَکْلِبَةٌ وغیرہ —

بیسوان قاعدہ

مرکب اسمای معرفہ جو حالت اضافی مین نہین ہوتے دوسرے جزو ترکیبی کے چھوڑنے
سے اپنا منسوب بناتے ہین جیسے بَعْلَبَكُّ (نام ایک شہر کا) بَعْلِيٌّ تَأَبَّطَ
شَرًّا تَأَبَّطِيٌّ خَمْسَةَ عَشَرَ خَمْسِيٌّ وغیرہ سب کی رای یہ
ہی مگر بعض قواعد نویس دونون سے کسی جزو ترکیبی کو اختیاراً چھوڑ دیتے ہین جیسے
بَعْلِيٌّ یا بَكِّيٌّ وغیرہ اور بعض قواعد نویس دونون بحال رکھتے ہین جیسے بَعْلَبَكِّيٌّ
اور کبھی دونون جزو کو یا شدد دیتے ہین مگر کم جیسے بَعْلِيٌّ بَكِّيٌّ لفظ کُنْتُ
(مین تھا یا ہوا) منسوب کُنْتِيٌّ ہوتا ہی اور کبھی کُنْتِنِيٌّ (وہ جو لفظ کُنْتُ
کا استعمال رکھتا ہی یعنی اپنا ذکر کیا کرتا ہی) —

اکیسوان قاعدہ

مرکب اسمای معرفہ جو حالت اضافی سے مرکب ہوتے ہین اکثر اپنے دوسرے جزو
ترکیبی کو چھوڑ دیتے ہین بلکہ دونون مین سے کسی جزو کو چھوڑ دیتے ہین سب جیسے
اِمْرِئِيٌّ یا قَیْسِيٌّ (امرأ القیس کا یا امرأ القیس سے متعلق) تو بھی اگر

وغیرہ سب کی یہ رای ہی لیکن اخفش قواعد نویس ان سب حالتون مین سکون قائم رکھتا ہی جیسے حِرٌ حِرحِیٌّ وغیرہ لفظ اُخْتٌ اصلاً اَخَوَۃٌ (بہن) منسوب اَخَوِیٌّ ہوتا ہی جیسے بِنْتٌ اصلاً بَنَوَۃٌ (بیٹی) منسوب بَنَوِیٌّ ہوتا ہی سولھوین قاعدہ کے مطابق لیکن یونس قواعد نویس تاء مؤنث کو جو ایک اصلی حرف کے بدلے مین آتی ہی بحال رکھتا ہی اور اسواسطے ان کا منسوب اُخْتِیٌّ اور بِنْتِیٌّ وغیرہ بنتا ہی اسی طرح کَیْتَ اور ذَیْتَ (ایسا اور ایسا) اصلاً کَیَّۃٌ اور ذَیَّۃٌ سے یونس قواعد نویس کی رای کے مطابق کَیْتِیٌّ اور ذَیْتِیٌّ بنائے جاتے ہین اور دوسرے سب قواعد نویسون کی رائے کے مطابق کَیَوِیٌّ اور ذَیَوِیٌّ بنائے جاتے ہین لفظ کِلْتَا اصلاً کِلْوَی (دونون) کا منسوب اختیاراً کِلْتِیٌّ یا کِلْتَوِیٌّ ہوتا ہی اور کبھی کِلْتَاوِیٌّ یا کِلَوِیٌّ وغیرہ—

انیسوان قاعدہ

جو جمع شکل اسم معرفہ نہین آتا ہی سو اکثر حالت منسوبی مین اپنی واحد کی صورت پر آجاتا ہی جیسے کِتَابِیٌّ نہ کُتُبِیٌّ (کتابون سے علاقہ رکھنے والا) وغیرہ لیکن جو اسمای معرفہ صورت جمع رکھتے ہین سو حالت منسوبی مین اپنی صورت بحال رکھتے ہین جیسے مَدَائِنُ (نام ایک شہر کا) منسوب مَدَائِنِیٌّ برخلاف مَدَائِنُ جمع مَدِیْنَۃٌ (شہر) کے جسکا منسوب مَدَنِیٌّ ہوتا ہی وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ سماعی صورت جمع صورت واحد پر نہین آتی ہی اور اسواسطے مَحَاسِنُ جمع حُسْنٌ (خوبصورتی) منسوب

اور پہلا اصلی حرف گم ہو جاتا ہی جیسے شِیَۃٌ اصل مین وِشْیَۃٌ (جامہ چھاپنا) منسوب وِشَوِیٌّ کیونکہ بچلا حرف فتحہ اختیار کرتا ہی اور پچھلی یاء واو ہو جاتی ہی لیکن وہ چھوڑا ہوا حرف بحال نہین ہوتا ہی اگر پچھلا اصلی حرف بحال رہتا ہی اور قسم صحیح سے تعلق رکھتا ہی جیسے عِدَۃٌ اصل مین وَعْدٌ (اقرار) عِدِیٌّ سَنَۃٌ اصل مین سَنَۃٌ (کون) سَنِہِیٌّ وغیرہ۔

سترہوان قاعدہ

سوای ان حالتون کے جنکا ذکر اوپر کے قاعدہ مین ہوا ہی چھوڑے ہوئے حرف کا بحال کرنا ہمیشہ اختیاری ہی نہ ضروری جیسے دَمٌ (خون) اصل مین دَمَوٌ منسوب دَمِیٌّ یا دَمَوِیٌّ کیونکہ یہ لفظ قسم ناقص سے ہی اور اسکا پچھلا اصلی گم ہوا ہی نہ پہلا اصلی یا اِبْنٌ (بیٹا) اصل مین بَنَوٌ منسوب اِبْنِیٌّ یا بَنَوِیٌّ کیونکہ اِبْنٌ پچھلا حرف کھوکے ہمزۃ الوصل اختیار کرتا ہی وغیرہ اسی طرح اِسْمٌ (نام) اِسْمِیٌّ یا سِمَوِیٌّ اِسْتٌ (کون) اِسْتِیٌّ یا سَتَہِیٌّ فَمٌ (منھ) اصل مین فَوَہٌ فَمِیٌّ یا فَمَوِیٌّ یا فَوَہِیٌّ وغیرہ۔

اٹھارہوان قاعدہ

جس منسوب مین حرف چھوڑے ہوئے بحال کئے جاتے ہین اسکا بچلا حرف ضرورۃً حرکت فتحہ اختیار کرتا ہی جیسے حِرٌ اصل مین حِرْحٌ (کیر) حِرَحِیٌّ وغیرہ سوا اُن لفظون کے جو قسم مضاعف سے ہین جیسے رُبٌ اصل مین رُبَبٌ (چند) رُبِّیٌّ

مَا اَیِّیَّۃٌ (کبھی) مَاھِیَّۃٌ (طبیعت کسی چیز کی) ہو جاتا ہی لفظ لَاتٌ (نام ایک بت کا) سے لَاتِیٌّ کبھی لَاوِیٌّ اور لَاتٌ کو لَاھَۃٌ سمجھتے ہین سو لَاھِیٌّ بناتے ہین۔

پندرہوان قاعدہ

جو لفظ دو حرف رکھتے ہین اور اُن مین سے پچھلا حرف قسم صحیح سے ہوتا ہی تو پچھلے حرف کو مشدد کر دیتے ہین بشرطیکہ اسماء معرفہ کی طرح نہین آتے جیسے کَمْ (کتنا) کَمِّیٌّ اس سے کَمِّیَّۃٌ (تعداد یا قیمت کسی چیز کی) بنتا ہی لِمَ (کس واسطے) لِمِّیٌّ لِمِّیَّۃٌ جیسے دَلِیْلٌ لِمِّیٌّ (دلیل جسکے وسیلہ سے سبب سے نتیجہ نکالتے ہین) برخلاف دَلِیْلٌ اِنِّیٌّ (دلیل جسکے وسیلہ سے نتیجہ سے سبب کی طرف رجوع کرتے ہین) لفظ اِنِّیٌّ بنایا جاتا ہی اِنَّ (تحقیق) سے اسماء معرفہ مین دوسرا حرف مشدد نہین ہوتا ہی جیسے کَمْ کَمِّیٌّ وغیرہ۔

سولھوان قاعدہ

جو لفظ بعد چھوڑنے کے دو حرف رکھتے ہین سو اسم منسوب مین چھوڑا ہوا حرف بحال کر لیتے ہین اول بشرطیکہ پچھلا حرف اصل مین متحرک ہوتا ہی دوم بشرطیکہ چھوڑا ہوا حرف پچھلا حرف ہوتا ہی سیوم بشرطیکہ چھوڑنے کے بعد وہ لفظ ہمزۃ الوصل نہین رکھتا ہی جیسے اَخٌ اصل مین اَخَوٌ (بھائی) اَخَوِیٌّ سَتٌ اصل مین سَتَۃٌ (کون) سَتَہِیٌّ وغیرہ اسیطرح وہ چھوڑا ہوا حرف بحال ہو جاتا ہی بشرطیکہ قسم ناقص سے ہوتا ہی

تیرھوان قاعدہ

واو یا یار حرف ساکن کے بعد لفظ کے آخر آنے سے اسم منسوب مین مؤنث کی علامت تار کو اگر واقع ہوتی ہی تو چھوڑنے کے سوا اور کچھ تبدیل نہین چاہتی ہی جیسے ظَبْيٌ یا ظَبْيَةٌ (ہرن) ظَبْيِيٌّ سَاوَةٌ (نام ایک شہر کا) سَاوِيٌّ وغیرہ اسکے مستثنی سماعی ہین جیسے بَدْوٌ (میدان) بَدَوِيٌّ اس مین پچلا حرف فتحہ اختیار کرتا ہی اور یہ قاعدہ کچھ عمل نہین کرتا ہی اول ان لفظون پر جو یار مدغم رکھتے ہین جیسے حَيٌّ (دیکھو دسوان قاعدہ) دوم اس الف پر جو یار کے پہلے آتا ہی جیسے سِقَايَةٌ (دیکھو اوپر والا قاعدہ) مگر جاننا چاہیے کہ بعض قواعد نویس قیاساً ظَبْيَةٌ سے ظَبَوِيٌّ یا شَوَةٌ سے یا شَوِيٌّ بناتے ہین وغیرہ برخلاف بَدَوِيٌّ کے جو بَدْوٌ بغیر تار سے بنا ہی اور جسکو سب قواعد نویس سماعی سمجھتے ہین۔

چودھوان قاعدہ

جو الفاظ دو حرف رکھتے اور ان مین ایک لین ہوتا ہی تو وہ حرف اسم منسوب مین مشدد ہو جاتا ہی جیسے لَوٌ (اگر) لَوِّيٌّ وغیرہ لیکن اگر حرف لین یار ہوتا ہی تو وہ مفتوح ہو جاتا ہی اور وہ دوسری یار واو ہو جاتی ہی جیسے فِي (درمیان) فِيَوِيٌّ كَيْ (کب) كَيَوِيٌّ وغیرہ اور اگر وہ لین الف ہوتا ہی تو دوسرا الف ہمزہ ہو جاتا ہی جیسے لَا (نہین) لَائِيٌّ مَا (کیا) مَائِيٌّ اس سے

وغیرہ یا اگر وہ چار یا زیادہ حرف کے پیچھے آتا ہی جیسے مُرَامِیٌ (بے معنی) مُرَامِيٌّ
حُبَارٰى (کودن) حُبَارِيٌّ مُصْطَفىً (ایک مرد کا نام) مُصْطَفِيٌّ
وغیرہ۔

نوان قاعدہ

اصلی ہمزہ الف زائد کے پیچھے آنے سے اکثر بحال رہتی ہی اور کبھی واو سے بدل جاتی
ہی جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِيٌّ اور کبھی قُرَّاوِيٌّ وغیرہ لیکن مؤنث کی علامت ہوتی
ہی تو ہمزہ واو ہو جاتی ہی جیسے حَمْرَاءُ (سرخ) حَمْرَاوِيٌّ لیکن کبھی
ابو حاتم کی رای کے مطابق حَمْرَائِيٌّ ہوتا ہی چھوڑنا اس ہمزہ کا سماعی ہی
جیسے جَلُولَاءُ (ایک جگہہ کا نام) جَلُولِيٌّ وغیرہ بدلی ہوئی ہمزہ بحال رہتی
ہی یا واو سے بدل جاتی ہی جیسے كِسَاءٌ (کمل) كِسَائِيٌّ یا كِسَاوِيٌّ وغیرہ اسی
اسی طرح وہ ہمزہ جو الحاق کے واسطے آتی ہی جیسے عِلْبَاءٌ (رگ گردن)
عِلْبَائِيٌّ یا عِلْبَاوِيٌّ وغیرہ ہمزہ اصلی یا بدلی ہوئی بدلے ہوئے الف کے
پیچھے آنے سے اکثر بحال رہتی ہی جیسے دَاءٌ (درد) دَائِيٌّ وغیرہ اسکے مستثنی
سماعی ہین جیسے مَاءٌ (پانی) مَاوِيٌّ درستی سے مَائِيٌّ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

پچھلی یا ر تیسرا حرف ہونے سے اور کسرہ کے بعد آنے سے واو سے بدل جاتی ہی اور
وہ کسرہ فتحہ ہو جاتا ہی جیسے عَمٍ اصل مین عَمِيٌ (اندہا) عَمَوِيٌّ وغیرہ

وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

جو لفظ تین حرف رکھتے ہین سو بیچلے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیتے ہین جیسے نَمِرٌ (چیتا) نَمَرِيٌّ اِبِلٌ (اونٹ) اِبَلِيٌّ لیکن اکثر اِبِلِيٌّ بھی ہوتا ہی دُئِلُ (نام ایک مرد کا) دُؤَلِيٌّ وغیرہ جو بیچا چار حرف رکھتے ہین سو سب قواعد نویسونکی راے کے موافق کسرہ بحال رکھتے ہین لیکن بعض قواعد نویسونکی راے کے مطابق اُسکو فتحہ سے بدل دیتے ہین جیسے تَغْلِبُ (نام ایک قوم کا) تَغْلِبِيٌّ وغیرہ جو لفظ چار سے زیادہ حرف رکھتے ہین سو کسرہ کو بحال رکھتے ہین جیسے عُلَابِطٌ (شتر کلان) عُلَابِطِيٌّ وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

پچھلا الف تیسرا حرف ہوتا ہی تو واو ہو جاتا ہی جیسے رَحًى (چکی کا پاٹ) رَحَوِيٌّ عَصًا (چوب دستی) عَصَوِيٌّ وغیرہ اور اسی طرح اگر پچھلا الف چوتھا حرف ہوتا ہی بشرطیکہ اصلی ہوتا ہی جیسے حَتّٰى (تک) حَتَوِيٌّ کبھی حَتَّاوِيٌّ یا حَتِّيٌّ یا بدلا ہوا اصلی ہوتا ہی جیسے مَلْهًى (کھیل) مَلْهَوِيٌّ مَرْمًى (گرایا ہوا) مَرْمَوِيٌّ یا زائد جو الحاق کے واسطے آتا ہی جیسے اَرْطًى (ایک درخت کا نام) اَرْطَوِيٌّ وغیرہ لیکن جو الف مؤنث کی علامت ہوتا ہی سو اکثر اس موقع پر چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے حُبْلٰى (حاملہ) حُبْلِيٌّ کبھی حُبْلَوِيٌّ اور اسی طرح اگر وہ تین متحرکون کے پیچھے آتا ہی جیسے جَمَزٰى (اچھا چلنے والا اونٹ) جَمَزِيٌّ

بعد یہ لفظ فَعِيلَةٌ کی سی صورت اختیار کر لیتا ہی۔

پانچوان قاعدہ

جو اسما وزن فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ پر آتے ہین سو واو اور یار کو چھوڑ دیتے ہین اول اگر بچلا حرف علت نہین ہوتا ہی دوم اسمار قسم مضاعف سے نہین ہوتے ہین جیسے حَنِيفَةٌ (نام ایک مرد کا) حَنَفِيٌّ شَنُوءَةٌ (نام ایک مرد کا) شَنَئِيٌّ وغیرہ برخلاف طَوِيلَةٌ (دراز) طَوِيلِيٌّ حَرُورَةٌ (پیاس کی گرمی) حَرُورِيٌّ وغیرہ اور وزن فَعِيلٌ اور فَعُولٌ مین واو اور یار بحال رہتے ہین جیسے سَعِيدٌ سَعِيدِيٌّ قَبُولٌ قَبُولِيٌّ وغیرہ لیکن بعض مستثنی بھی ہین سو سماعی کہلاتے ہین جیسے خَرِيفٌ (موسم خریف) خَرَفِيٌّ وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

حرف یار وزن فُعَيْلَةٌ مین چھوڑ دیا جاتا ہی اگر بچلے اور پچلے حرف ہمجنس نہین ہوتے ہین جیسے جُهَيْنَةٌ (نام ایک قوم کا) جُهَنِيٌّ سُوَيْقَةٌ (چھوٹا بازار) سُوَقِيٌّ عُيَيْنَةٌ (نام ایک قوم کا) عُيَنِيٌّ وغیرہ برخلاف مُدَيْدَةٌ (بے معنی) منسوب مُدَيْدِيٌّ کے وغیرہ وزن فُعَيْلٌ مین بلا شرط یار بحال رہتی ہی جیسے فُقَيْمٌ (نام ایک قوم کا) فُقَيْمِيٌّ وغیرہ اس مین بعض مستثنی ہین جیسے قُرَيْشٌ قُرَشِيٌّ هُذَيْلٌ هُذَلِيٌّ

یار مشدد جو تین یا زیادہ حرفوں کے پیچھے کسی اسم کے آخر آتی ہی سو منسوب کی یار مشدد کو جگہہ دینے کے واسطے دور ہو جاتی ہی اس صورت مین دونون صورتین یکسان ہوتی ہین جیسے کُرْسِيٌّ (چوکی) منسوب کُرْسِيٌّ وغیرہ لیکن جب یار زائد کے پیچھے یار اصلی آتی ہی تب ان مین سے ایک کو چھوڑنے اور دوسری کو واو سے بدلنے کا اختیار ہی جیسے مَرْمِيٌّ (گرایا ہوا) منسوب مَرْمِيٌّ یا مَرْمَوِيٌّ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

دو یار مین سے دوسری یار جو مکسور ہوتی ہی اور آخر مین کوئی حرف غیر علت آتا ہی تو چھوڑ دی جاتی ہی جیسے سَيِّدٌ (سردار) سَيْدِيٌّ مُهَيِّمٌ (فریفتہ کرنے والا) مُهَيْمِيٌّ جو بنا ہوا ہی هَيَّمَهُ الْعِشْقُ (وہ عشق سے فریفتہ ہوا) سے وغیرہ لیکن هَوَّمَ (وہ سویا) کا اسم فاعل مُهَوِّمٌ ہوتا ہی اور مصغر مُهَيْوِمٌ اور کبھی مُهَيِّمٌ ہوتا ہی اور اس سے منسوب مُهَيِّمِيٌّ۔

چوتھا قاعدہ

قسم ناقص کے اسما جو وزن فَعِيلٌ فُعَيْلٌ فَعِيلَةٌ فُعَيْلَةٌ پر آتے ہین سو یار کو منسوب مین چھوڑ دیتے ہین اور پہلا اصلی واو ہو کر پیچھے اصلی کو فتحہ دیتا ہی جیسے غَنِيٌّ (دولتمند) غَنَوِيٌّ قُصَيٌّ (نام ایک قوم کا) قُصَوِيٌّ طَوِيَّةٌ (ارادہ) طَوَوِيٌّ أُمَيَّةُ (نام ایک قوم کا) أُمَوِيٌّ وغیرہ اسی طرح تَحِيَّةٌ کا منسوب تَحَوِيٌّ کیونکہ دونون یار کے ادغام پانے کے

جسکے ساتھ اصلی لفظ کچھ بھی علاقہ رکھتا ہی متعلق ہو سکتا ہی مگر انتہا دیا مشدد جس کے ملانے سے یہ بنایا جاتا ہی سو دوسرے کاموں کے واسطے ہی جیسے أَحْمَرِيٌّ (بہت سرخ) یہان یہ یاء زیادتی کے معنی دیتی ہی رُومِيٌّ (روم سے علاقہ رکھنے والا) برخلاف رُومِيٌّ (جمع رومی) کے یہان یہ اصلی لفظ کو معنی واحد پر مقید کرتا ہی اس اسم کے بنانے کے بہت ضروری قاعدہ یہ ہین ۔

پہلا قاعدہ

جب یہ تاء انتہائیہ رکھنے والے مؤنث اسمون سے بنایا جاتا ہی تب تاء انتہائیہ چھوڑ دی جاتی ہی جیسے كُوفِيٌّ نہ كُوفَتِيٌّ (کوفہ سے علاقہ رکھنے والا) وغیرہ اسی طرح تثنیہ اور جمع کے انتہا چھوڑ دیے جاتے ہین جیسے اِثْنَانِ (دو) اِثْنِيٌّ عِشْرُونَ (بیس) عِشْرِيٌّ وغیرہ اسمای معرفہ سے بھی جو الف تاء آخر مین آتے ہین چھوڑ دئے جاتے ہین جیسے عَرَفَاتٌ (نام ایک کوہ کا جو مکہ مین ہی) عَرَفِيٌّ برخلاف بَحْرَانُ (نام ایک جگہ کا) کے جسکا منسوب بَحْرَانِيٌّ ہوتا ہی اور بہت کم بَحْرِيٌّ کیونکہ اسمای معرفہ مین جو الف تاء آخر مین نہین رکھتے ہین یہ انتہائین قائم رہتی ہین جمع تَمَرَاتٌ (چھہارے) کا منسوب بجلا فتحہ چھوڑنے سے تَمْرِيٌّ ہوتا ہی کیونکہ فتحہ واحد مین نہین آتا ہی لیکن تَمَرَاتٌ معرفہ ہوتا ہی تو وہ فتحہ دور نہین ہوتا جیسے تَمَرِيٌّ وغیرہ ۔

دوسرا قاعدہ

اسم تصغیر نہین بنایا جاتا ہی اول مہینون یا دنون یا ہفتون کے نام سے دوم الفاظ کُلٌّ (تمام) بَعْضٌ (کوئی) بَارِحَةٌ (دی شب) غَيْرٌ (دوسرا) سَوَاءٌ (برابر) وغیرہ سے سیوم کمی و بیشی ظاہر کرنے والے اسمون سے جیسے قَلِيلٌ (تھوڑا) كَثِيرٌ (بہت) وغیرہ چہارم خدا اور رسول کے نامون سے کیونکہ گستاخی و بے ادبی ہی کہنا اَلْمُهَيْمِنُ (حافظ) جو خدای تعالی کا ایک وصف ہی مصغر بنا یا ہوا اَلْمُؤْمِنُ (حافظ) سے اگرچہ ہا کا ہمزہ سے تبدیل پانا زبان عربی مین کثیر الوقوع ہی ۔

سولھوان حصہ

اَلْكَلَامُ فِي النِّسْبَةِ

یعنی اسمار نسبتی کا بنانا

لفظ نسبت کے معنی ہین تعلق اور تعلقدار اسم منسوب کہلاتا ہی یہ اسم اکثر شخصون مکانون اور شہرون اور قومون سے بنایا جاتا ہی اگرچہ درستی کے ساتھ کسی قسم کے نامون سے بھی بن سکتا ہی اور یاء مشدد انتہا مین بڑھانے سے بنتا ہی اور یہی انتہا اسکی شناخت ہی جیسے بَصْرِيٌّ (بصرہ سے علاقہ رکھنے والا) وغیرہ یہ اصلی لفظ کے ساتھ نسبت عام و نامعین ظاہر کرتا ہی اور اسواسطے اسمای وصفی کی طرح ہر ایک اسم

سمجھتا ہی اور دوسرے قواعد نویس سماعی قرار دیتے ہین دونون حالت مین ارتشاف یعنی استفہام کی روسے اسم تصغیر اپنے متعجب الیہ کی جوانی ظاہر کرتا ہی اور اسی طرح تعجب کے معنی کو دوچند کردیتا ہی۔

پانچوان قاعدہ

سوا اُن مستثناؤن کے جو اوپر والے قاعدہ مین بتلائے ہین اسما ہی تصغیر بنتے ہین نہ أَفْعَالْ سے نہ اِسْمِ فَاعِلْ واِسْمِ مَفْعُولْ سے نہ دوسرے اسما سے جو فعلون کا سا عمل رکھتے ہین جب ضرور ہوتا ہی سوا اسم مصدر کے اسلئے نہین کہہ سکتے زَيْدٌ ضُوَيْرِبٌ عَمْرًا اگرچہ درستی کے ساتھ کہہ سکتے ہین زَيْدٌ ضَارِبٌ عَمْرًا لیکن زَيْدٌ ضُوَيْرِبُ عَمْرٍو کہنے مین کچھ غلطی نہین ہی اسلئے کہ یہان اسم تصغیر حالت اضافی مین آتا ہی اور اسلئے فعل کا سا عمل نہین رکھتا ہی یہ عبارت زَيْدٌ سُوَيِّرٌ فَرْسَخًا جو نکالا ہوا ہی زَيْدٌ سَائِرٌ فَرْسَخًا (زید ایک فرسخ چلنے والا ہی) سے خلاف قاعدہ کہلاتا ہی لیکن أَعْجَبَنِي ضُرَيْبُهُ زَيْدًا مین جو نکالا ہوا ہی أَعْجَبَنِي ضَرْبُهُ زَيْدًا (مین اُس کے مارنے سے زید کو متعجب ہوا) سے کوئی بات خلاف قاعدہ نہین ہی کیونکہ مصدر مصغر ہو سکتا ہی اگر اپنے فاعل یا مفعول کے پہلے آوے جو اسما فعل کے معنی رکھتے ہین جیسے حَسْبُ (وہ کافی ہوتا ہی یا ہوویگا) صورت مصغر کبھی اختیار نہین کرتے ہین۔

چھٹا قاعدہ

کرتے ہین اور اسی طرح غُلَیِّمَۃٌ (چھوٹا بندہ) بنایا جاتا ہی غِلْمَۃٌ سے جو جمع القلۃ ہی نہ غِلْمَانٌ سے جو جمع الکثرت ہی واحد غُلَامٌ (بندہ) کا لیکن اسم تصغیر جمع سالم سے بنایا جاتا ہی جیسے غُلَیِّمُوْنَ اصلی غُلَامُوْنَ سے اُرَیْضَاتٌ اصلی اَرَضُوْنَ جمع اَرْضٌ (زمین) سے اس پہلی مثال کا جمع مذکر خلاف قاعدہ ہی اسلئے اسکے بدلے تصغیر کا جمع مؤنث آتا ہی لفظ اَصِیْلٌ (شام) کا جمع الکثرت اُصْلَانٌ ہوتا ہی اور اس سے اُصَیْلَانٌ اسم تصغیر بنایا جاتا ہی سو عوام کی رای مین غلط ہی مگر بعض قواعد نویس اسم تصغیر کا بنانا اُصْلَانٌ کی طرح کے جمع الکثرت سے جو واحد کے جمع کے سے وزن رکھتے ہین درست سمجھتے ہین اور اگر اسم معرفہ ہوتا ہی تو اُصْلَانٌ وغیرہ جمع الکثرت سے بھی عام قواعد نویسون کی رائے کے مطابق اسم تصغیر کا بنانا درست ہی۔

چوتھا قاعدہ

جو افعال صیغۃ التعجب کہلاتے ہین اُنکی دو صورت ہین کیونکہ دونون سے تعجب ظاہر ہوتا ہی پہلی صورت مَا اَفْعَلَہٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کیا خوبصورت ہی) اور اس سے اسم مصغر اکثر بنایا جاتا ہی سیبویہ کی رائے کے مطابق قیاسًا اور دوسرے سب قواعد نویسون کی رائے کے موافق سماعًۃ جیسے مَا اُحَیْسِنَ زَیْدًا (زید کیا جوان حسین ہی) مَا اُمَیْلِحَ عَمْرًا (عمر کیا جوان ملیح ہی) وغیرہ دوسری صورت اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیا حسین ہی) اسکا اسم مصغر ہی اُحَیْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیا جوان حسین ہی) اسکو ابن کیسان قیاسی

جو اسما وزن اسم تصغیر پر آتے ہیں اُن سے اسم تصغیر نہیں بنائے جاتے ہیں جیسے جُمَیلٌ (کنجشک کی مانند ایک چھوٹی چڑیا) کُعَیتٌ (بلبل) کُمَیتٌ (اسپ کمیت) وغیرہ حروف اور اعداد سے بھی جب تک مثل اسمای معرفہ کے نہیں آتے ہیں نہیں بنائے جاتے ہیں اور جب اسمای معرفہ کے طور پر آنے سے بنائے جاتے ہیں تو قواعد مذکورہ بالا کے مطابق بنائے جاتے ہیں جیسے مِنْ مُنَيٌّ مُذْ مُنَيذٌ خَمسَةَ عَشَرَ خُمَيسَةَ عَشَرَ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

وہ لَازِمُ الْبِنَاءِ یعنی حالت نہ قبول کرنے والے ضمائر اور اسما سے نہیں بنائے جاتے ہیں مگر اس قاعدہ میں چند مستثنیٰ بھی ہیں سو یہ ہیں ذَا (وہ) مصغر ذَيَّا تَا (وہ) مصغر تَيَّا هٰذَا (وہ) مصغر هٰذَيَّا ذَاكَ (وہ) مصغر ذَيَّاكَ تَاكَ (وہ) مصغر تَيَّاكَ ذَانِ (وہ دو) مصغر ذَيَّانِ تَانِ (وہ دو) مصغر تَيَّانِ اُولٰى (وہ) مصغر اُولَيَّا اُولَاءِ (وہ) مصغر اُولَيَّاءِ اَلَّذِيْ (وہ جو) مصغر اَللَّذَيَّا تثنیہ اَللَّذَيَّانِ جمع اَللَّذَيُّوْنَ یا اَللَّذَيِّيْنَ جو حالت اضافی میں آتا ہے اَلَّتِيْ (وہ زن جو) اَللَّتَيَّا تثنیہ اَللَّتَيَّانِ جمع اَللَّتَيَّاتُ اسکا مصغر جمع اَللَّاتِيْ ہوتا ہے۔

تیسرا قاعدہ

اسم تصغیر کی ترکیب کے واسطے جمع الکثرت کی نسبت جمع القلۃ کو زیادہ پسند

اور پھر قِسِيٌّ اسکا مصغر ہی قُسَيٌّ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

جو مصغر قواعد مذکورہ بالا کی روسے نہین بنائے جاتے سو سماعی ہوتے ہین جیسے رَجُلٌ (مرد) مصغر رُجَيْلٌ خلاف قاعدہ رُوَيْجِلٌ مَغْرِبٌ (پچھم) مصغر مُغَيْرِبٌ خلاف قاعدہ مُغَيْرِبَانٌ عَشِيَّةٌ (آخر روز) مصغر عُشَيَّةٌ خلاف قاعدہ عُشَيْشِيَةٌ عَشِيٌّ (رات شام سے آدھی تک) مصغر عُشَيٌّ خلاف قاعدہ عُشَيَّانٌ یا عُشَيْشِيَانٌ غِلْمَةٌ (بندگان) مصغر غُلَيْمَةٌ خلاف قاعدہ أُغَيْلِمَةٌ صِبْيَةٌ (اطفال) مصغر صُبَيَّةٌ خلاف قاعدہ أُصَيْبِيَةٌ وغیرہ جیسے کہتے ہین أَتَيْتُكَ مُغَيْرِبَانَاتِ الشَّمْسِ (مین تیرے پاس دن چھپے آیا) اس عبارت مین مُغَيْرِبَانِ مصغر ہی مَغْرِبٌ کا جسکے معنی ہین آفتاب کے غروب ہونے کا مکان یا زمان۔

چوتھی فصل

اسم تصغیر کی ترکیب کے مراسم

پہلا قاعدہ

تَرْقُوَةٌ (استخوان گلو یعنی ہنسلی) مصغر تُرَيْقِيَةٌ وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

تصغیری یاء کے بعد جو دو یاء آتی ہین اُن مین سے ایک چھوڑ دی جاتی ہی جیسے صَبِيٌّ اصل مین صَبِيْوٌ (بچہ) مصغر صُبَيٌّ اصل مین صُبَيْيِوٌ یہ واو یاء ہو جاتا ہی اسلئے کہ لفظ کے آخر مین کسرہ کے پیچھے آتا ہی اور پھر اس قاعدہ کے موافق چھوڑ دیا جاتا ہی اسی طرح یاء مشدد جو اسم منسوب کی علامت نہین ہوتی ہی تو جب مصغر کے پیچھے یاء مشدد کے پیچھے آتی ہی چھوڑ دی جاتی ہی جیسے مَرْوِيٌّ منسوب مصغر مُرَيْوِيٌّ پھر مُرَيِّيٌّ پھر مُرَيٌّ ہوتا ہی لیکن جب اسم منسوب کی علامت ہوتی ہی تب بحال رہتی ہی جیسے غَزْوِيٌّ (جنگ جو) مصغر غُزَيِّيٌّ وغیرہ۔

نوان قاعدہ

جو ہمزۃ الوصل اصلی لفظ مین آتی ہی سو مصغر مین چھوڑ دی جاتی ہی کیونکہ جو حرف اسکے پیچھے آتا ہی سو متحرک رہتا ہی جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) مصغر مُرَيْئَةٌ اِبْنٌ (بیٹا) مصغر بُنَيٌّ وغیرہ برخلاف اسکے ہمزۃ الوصل قائم رہتی ہی جیسے أَكْبَرُ (بزرگ تر یا بزرگترین) مصغر أُكَيْبِرُ أَصْغَرُ (خورد تر یا خوردترین) مصغر أُصَيْغِرُ وغیرہ جو دو اصلی مکبر مین اپنی جگہہ بدلتے ہین سو مصغر مین اپنی جگہہ بحال نہین کر سکتے جیسے قَوْسٌ (کمان) جمع قُوُوسٌ پھر قُسُوٌّ

جو الف زائد مکبر مین دوسرا حرف ہوتا ہی سو مصغر مین واو ہو جاتا ہی جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مصغر ضُوَيْرِبٌ وغیرہ اور اسی طرح الف متبدل کا حال ہی اگر اصلی صورت نہین معلوم ہوتی ہی جیسے صَابَةٌ (ایک درخت کا نام) مصغر صُوَيْبَةٌ وغیرہ ساکن یار زائدہ بھی ایسی حالت مین واو ہو جاتی ہی جیسے قِيتَالٌ (قتل باہم) مصغر قُوَيْتِيلٌ وغیرہ لفظ بَيْضَةٌ (انڈہ) کا مصغر بُوَيْضَةٌ ہوتا ہی حالانکہ بُيَيْضَةٌ ہونا چاہئے تھا تاہم کوفہ کے مدرسہ والے دوسری جگہہ والی یار کو جب چاہتے ہین تب واو سے بدل دیتے ہین جیسے شَيْخٌ (مرد پیر) مصغر شُوَيْخٌ یا شُيَيْخٌ وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

تیسرا الف اگر تصغیر الترخیم سے نہین چھوڑا جاتا ہی تو یار ہو جاتا ہی جیسے حِمَارٌ (خر) مصغر حُمَيِّرٌ اور بہت کم حُمَيْرٌ وغیرہ اور اسی طرح اگر واو تیسرا ہوتا ہی تو یار ہو جاتا ہی اولاً جب پچھلے اصلی حرف کی جگہہ پر ہوتا ہی جیسے دَلْوٌ (ڈول) مصغر دُلَيٌّ اور ثانیاً جب وہ مکبر مین ساکن ہوتا ہی خواہ اصلی ہو خواہ نہو جیسے مَعُونَةٌ (مدد) مصغر مُعَيِّنَةٌ یہان اصلی ہی اور عَجُوزٌ (زن پیر) مصغر عُجَيِّزٌ یہان زائد ہی وغیرہ ہر ایک واو متحرک جو تیسرے حرف کی جگہہ پہ آتا ہی یار ہو جاتا ہی جیسے أَسْوَدُ (سیاہ) مصغر أُسَيِّدُ جَدْوَلٌ (نہر) مصغر جُدَيِّلٌ وغیرہ لیکن اس موقع پر یہ بھی بحال رہتا ہی جیسے جُدَيْوِلٌ أُسَيْوِدُ وغیرہ مصغر مین کسرہ کے بعد ہر ایک حرف علت یار سے بدل جاتا ہی جیسے

ہین اس علامت کو بدستور بحال کر لیتے ہین جیسے هِنْدٌ (زن) مصغر هُنَيْدَةٌ (زن) وغیرہ اور اسیطرح جو اسما تین حرف سے زائد رکھتے ہین اور اُنکا مصغر تمام حروف زائد چھوڑنے سے بنتا ہی اور طرح نہین بن سکتا تو اُن مین بھی تنوین چھوڑنے سے یہ علامت بحال ہو جاتی ہی جیسے سُعَادُ (ایک عورت کا نام) مصغر سُعَيْدُ یا سُعَيْدَةٌ لیکن باوجود اسکے کہ حروف زائد چھوڑ دیتے ہین تاہم اس مصغر مین تاء انتہائیہ نہین بڑہائی جاتی ہی جو اصلی لفظ مذکر سے بنایا جاتا ہی یا عموماً مذکر و مؤنث دونون معنی مین آتا ہی یا بالخصوص مؤنث ہوتا ہی جیسے عَاشِقٌ (چاہنے والا) مصغر عُشَيْقٌ اور اکثر عُوَيْشِقٌ حَائِضٌ (حیض دار) مصغر حُيَيْضٌ اور اکثر حُوَيْضٌ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

جو حرف مکبّر مین تبدیل اُٹھاتا ہی سو مصغر مین بحال ہو جاتا ہی بشرطیکہ باعث تبدیل رفع ہو جاوے جیسے بَابٌ اصل مین بَوَبٌ (دروازہ) مصغر بُوَيْبٌ نَابٌ اصل مین نَيَبٌ (دندان پیشین) مصغر نُيَيْبٌ دِينَارٌ اصل مین دِنَّارٌ (سکۂ زر) مصغر دُنَيْنِيرٌ وغیرہ برخلاف تُخَيْمَةٌ و وُخَيْمَةٌ کے جو مصغر ہی تُخَمَةٌ (بدہضمی) کا جو اصل مین وُخَمَةٌ تھا کیونکہ اس مین باعث تبدیل جیسا آگے معلوم ہوگا نہین رہتا ہی۔

چھٹا قاعدہ

مصغر اُخَيَّةٌ اِسْمٌ اصل مین سِمْوٌ (نام) مصغر سُمَيٌّ مُذْ اصل مین مُنْذُ (سے یا جب سے) مصغر مُنَيْذٌ الفاظ اصلی ان سب مثالون مین دو سے زیادہ حرف نہین رکھتے کیونکہ علامت مؤنث تا اور ہمزۃ الوصل حساب مین نہین آتے لیکن لفظ اصلی تین حرف یا تین سے زیادہ حرف رکھتا ہی تو حروف اصلی متروکہ بحال نہین ہوتے جیسے نَاسٌ اصل مین اُنَاسٌ (آدمزاد) مصغر نُوَيْسٌ هَارٌ اصل مین هَائِرٌ (شک کرنے والا) مصغر هُوَيْرٌ اور بہت کم هُوَيْئِرٌ یا هُوَيْرٌ اصلاً هُوَيِّرٌ تھا وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ یونس قواعد نویس وغیرہ حروف اصلی متروکہ کا بحال کرنا ہر ایک حالت مین درست سمجھتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

جو لفظ اصل مین دو حرف رکھتے ہین سو مصغر مین حرف یا اختیار کرتے ہین جیسے مَنْ (جو) یا مِنْ (سے) مصغر مُنَيٌّ اِنْ (اگر) یا اَنْ (کہ) مصغر اُنَيٌّ وغیرہ اور اسی طرح جو لفظ تین حرف رکھتے ہین بشرطیکہ آخر کی اصلی صورت معلوم نہووے جیسے دَدًا (کھیل) مصغر دُدَيٌّ وغیرہ لیکن مَنْ اور اِنْ اور اسی طرح کی دوسری مثالین بعض قواعد نویسون کی رای کے مطابق پچھلے حرف کو دوچند کر لیتے ہین جیسے مُنَيْنٌ اُنَيْنٌ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو اسما تین حرف رکھتے ہین اور علامت مؤنث تا آخر مین مقدر رکھتے ہین سو مصغر

پہلا قاعدہ

جو مؤنث کا الف مقصورہ چار یا زیادہ حرف کے پیچھے آتا ہی سو مصغر مین چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے جَحْجَبٰی (ایک قوم کا نام) جُحَیْجِبٌ حَوْلَایَا (ایک دیہ کا نام) حُوَیْلِیٌ وغیرہ برخلاف مؤنث کے الف ممدودہ کے جیسے طِرْمِسَاءُ (اندھیرا) طُرَیْمِسَاءُ وغیرہ ان دونون الف مین سے کوئی الف جو مؤنث کی علامت نہین ہوتا ہی اور لفظ اصلی مین چوتے حرف کی جگہہ پر آتا ہی تو مصغر مین یاء سے بدل جاتا ہی جیسے مَرْمَی (پھینکنا) مصغر مُرَیْمٍ اصلاً مُرَیْمِیٌ أَرْطَی (ایک درخت کا نام) مصغر أُرَیْطٍ اصلاً أُرَیْطِیٌ عِلْبَاءٌ (رگ گردن) مصغر عُلَیْبِیٌّ وغیرہ لیکن پانچوین کی یا اُس سے کسی آگے کے حرف کی جگہہ پر آتا ہی تو چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے حَبَرْکًی شل سَفَرْجَلٌ (ایک موٹی گردن والا مرد) مصغر حُبَیْرِكٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

جو اصلی حروف لفظ مین چھوڑ دیے جاتے ہین سو مصغر مین بحال ہو جاتے ہین بشرطیکہ تعداد حروف باقیہ اس پہلے یعنی اصلی مین تین سے کم ہوتی ہی جیسے مُہٌ اصل مین مَاهٌ ہر پھر مَاءٌ (پانی) ہوتا ہی مصغر مُوَیْهٌ فُلٌ اصل مین فُلَانٌ (فلان) مصغر فُلَیْنٌ لُغَةٌ اصل مین لُغْوَةٌ (لفظ) مصغر لُغَیَّةٌ اور بہت کم لُغَیْبَةٌ اِبْنٌ اصل مین بَنَوٌ (بٹیا) مصغر بُنَیٌّ اُخْتٌ اصل مین أَخَوَةٌ (بہن)

ترخیم کے معنی ہین دم کاٹنا لیکن جس مصغر کو یہ نام دیا جاتا ہی سو اسمای مزید فیہ سے یا اسمای رباعی سے تمام زوائد کے چھوڑنے سے بنایا جاتا ہی جیسے حُمَیْدٌ اَحْمَدُ سے یا مُحَمَّدٌ سے وغیرہ اسی طرح حروف اصلی بھی کبھی اس اسم کے بنانے مین چھوڑ دیئے جاتے ہین جیسے اِبْرَاهِيمُ (نام ایک مرد کا) مصغر بُرَيْهٌ اِسْمَاعِيلُ (ایک مرد کا نام) مصغر سُمَيْعٌ وغیرہ قواعد نویس فراء اور شاید کوفہ کے مدرسہ والے اس اسم کا بنانا صرف اسمای معرفہ سے جائز سمجھتے ہین لیکن دوسرے سب قواعد نویس کہتے ہین کہ اسکا بنانا اسمای معرفہ سے ہی مخصوص نہین ہی اور مُصَرِّفٌ یا مَصْرُوفٌ وغیرہ سے صُرَيْفٌ وغیرہ بناتے ہین۔

جو اسمای مؤنث علامت تا مقدر رکھتے ہین ان سے جب اسم مصغر بنایا جاتا ہی تب وہ تا ظاہر ہو جاتی ہی جیسے سُعَادُ (ایک عورت کا نام) مصغر سُعَيْدَةٌ لیکن اگر یہ اسم معرفہ ہوتا ہی تو سُعَيْدٌ ہو جاتا ہی اس اسم تصغیر کی نسبت کچھ زیادہ بیان نہین کرتا ہی کہ یہ زبان عربی مین کم آتا ہی کیونکہ اسکے بدلے اسکی دوسری صورت استعمال مین آتی ہی جیسے اِبْرَاهِيمُ سے اُبَيْرِهٌ اور اکثر بُرَيْهِيمٌ اور اِسْمَاعِيلُ سے اُسَيْمِعٌ اور اکثر سُمَيْعِيلُ وغیرہ۔

تیسری فصل

حرفون کا بدلنا اور چھوڑنا

قُعَیْسِسٌ وغیرہ جب کوئی زائد چھوڑ دیا جاتا ہی تب مصغر بنانے کے واسطے پچھلے حرف کے پہلے یا زیادہ کردی جاتی ہی جیسے مُطَیْلِیقٌ بجای مُطَیْلِقٌ قُشَیْعِیرٌ بجای قُشَیْعِرٌ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

خماسی مزید فیہ کے اسمای مصغر پچھلا اصلی اور تمام زائد حرف چھوڑنے سے بنائے جاتے ہین جیسے قَرَعْبَلَانَۃٌ (نام ایک چھوٹے جانور کا) قُرَیْعِبٌ وغیرہ اور اکثر لفظ اصلی مین حرف مذکورہ چھوڑنے کے بعد مدہ زائدہ چوتھے حرف کی جگہہ پر واقع ہوتا ہی تو وہ مصغر مین بحال رہتا ہی جیسے خَنْدَرِیْسٌ (شراب کہنہ) مصغرہ خُنَیْدِیْسٌ لیکن اکثر خُنَیْدِرٌ وغیرہ ہوتا ہی مگر جاننا چاہیے کہ کسی قسم کے خماسی سے اسم مصغر کا بنانا فصیح نہین سمجھتے ہین کیونکہ حروف اصلی کا چھوڑنا ہمیشہ فصاحت سے بعید ہوتا ہی اسلئے اسکے بنانے مین پچھلے حرف کے پہلے ایک یاء بڑھا دیجاتی ہی جیسے سَفَرْجَلٌ (میوہ بہی) سُفَیْرِیْجٌ یہ ایسا غیر فصیح نہین ہی جیسا سُفَیْرِجٌ ہی وغیرہ۔

دوسری فصل

تصغیر الترخیم

یعنی مصغر مختصر

نہین ہوتا ثانیاً بشرطیکہ وہ دونون برابر کام آتے ہین جیسے قَلَنْسُوَۃٌ (ٹوپی) قُلَيْنِسَۃٌ یا قُلَيْسِيَۃٌ حَبَنْطیً (مرد کوتاہ و دراز شکم) حُبَيْنِطٌ یا حُبَيْطٌ اصل مین حُبَيْطِیٌ وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

لیکن اگر ایک زائد دوسرے زائد سے زیادہ کام کا ہوتا ہی تو وہ بحال رکھا جاتا ہی اور کام کے زوائد وہی ہوتے ہین جن سے حصص اللسان کا امتیاز ہوتا ہی جیسے میم سے ہوتا ہی جو شروع مین اسم فاعل یا اسم مفعول کے آتا ہی جیسے مُنْطَلِقٌ (جانے والا) مُطَيْلِقٌ مُغْتَسِلٌ (نہانے والا) مُغَيْسِلٌ مُضَارِبٌ (مارنے والا) مُضَيْرِبٌ وغیرہ اسیطرح مَدَّۃٌ زَائِدَۃٌ جب مصغر کی حرکت کسرہ کے پیچے آتا ہی بحال رکھا جاتا ہی جیسے سُلْطَانٌ (بادشاہ) سُلَيْطِيْنٌ وغیرہ۔

نوان قاعدہ

دو سے زیادہ جو زوائد آتے ہین سو چھوڑ دیئے جاتے ہین اگر انکی بحالی مصغر کے بنانے مین موافق نہین ہوتی جیسے مُغْتَنِسٌ مُغَيْسٌ اِقْعَنْسَاسٌ قُعَيْسٌ اِحْمِيرَارٌ حُمَيْرٌ وغیرہ اور زوائد کیسے ہی ضروری ہون چھوڑ دیئے جاتے ہین مگر اصلی نہین چھوڑے جاتے ہین جیسے مُقْشَعِرٌ قُشَيْعِرٌ نہ مُقَيْشِعٌ کیونکہ را اصلی ہی زائد نہین ہی اور مُغْتَنِسٌ مین سین زائد ہی نہ اصلی اسلئے مُغَيْنِسٌ ہوتا ہی نہ

جب منتہی الجموع وزن اَفْعَالٌ پر آتا ہی تب مصغر مین الف نون بحال رہتا ہی
اگرچہ اسماء معرفہ کے معنی مین لیا جاوے جیسے اَجْمَالٌ (جمع شتر) اُجَیْمَالٌ
نہ اُجَیْمِیلٌ وغیرہ برخلاف اسماء واحد کے جو اپنے وزن پر بنائے جاتے ہین کیونکہ
اس حالت مین الف یا رے سے بدل جاتا ہی جیسے اَقْصَادٌ (ٹوٹی برچھی) اُقَیْصِیدٌ
اَمْشَاجٌ (منی) اُمَیْشِیجٌ وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

جو اسما وزن فِعْلًی باتنوین پر آتے ہین سو اپنا مصغر وزن فُعَیْلٍ پر بناتے
ہین جو اصل مین فُعَیْلِیٌ ہی جیسے ذِفْرًی (کان کے پیچھے کی ہڈی)
ذُفَیْرٍ جو اصل مین ذُفَیْرِیٌ ہی یہ ملحق ہی دِرْهَمٌ کا وغیرہ لیکن اگر
وہی وزن فِعْلٰی بے تنوین پر آتے ہین تو اس حالت مین اُنکا مصغر فُعَیْلٰی پر
بنایا جاتا ہی جیسے ذِفْرٰی ذُفَیْرٰی وغیرہ اسی طرح جو اسما وزن فَعْلَاءٌ
پر آتے ہین سو اپنا مصغر وزن فُعَیْلِیٌ پر بناتے ہین جیسے غَوْغَاءٌ
(شور) غُوَیْغِیٌّ برخلاف انکے جو وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہین اُنکا مصغر وزن
فُعَیْلَاءُ پر بنایا جاتا ہی جیسے غَوْغَاءُ غُوَیْغَاءُ وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

جو اسما مزید فیہ ہوتے ہین اور دو حرف زائد رکھتے ہین تو اُن مین سے کوئی
چھوڑ دیا جاتا ہی اولا بشرطیکہ اُن دونون کا قائم رکھنا مصغر بنانے مین موافق

لیکن اگر وہ چوتھا حرف لین زائد ہوتا ہی تو مصغر وزن فُعَيْلِيْلٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے مِفْتَاحٌ (کلید) مُفَيْتِيْحٌ قِرْطَاسٌ (کاغذ) قُرَيْطِيْسٌ جُلَّوْزٌ (قسم فوفل) جُلَيْلِيْزٌ وغیرہ اور اسی طرح جو حرف مصغر مین چھوڑ دیئے جاتے ہین انکے چھوڑ دیئے جانے کے بعد حرف لین زائد چوتھا حرف ہوجاتا ہی جیسے خَنْدَرِيْسٌ (شراب کہنہ) خُدَيْرِيْسٌ کیونکہ حرف نون کو چھوڑنے کے بعد جو خُنَيْدِرِيْسٌ مین چھوڑ دیا جاتا ہی حرف لین زائد چوتھا حرف ہوجاتا ہی اکثر حُنَيْبِلٌ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

جو الف نون انتہائیہ مکبر مین آتے ہین سو مصغر مین بھی بجال رہتے ہین کیونکہ انکے بجال رہنے سے مصغر کے وزنون مین کچہ قباحت نہین پڑتی ہی جیسے سَكْرَانُ (مست) سُكَيْرَانُ زَعْفَرَانٌ (کیسر) زُعَيْفِرَانٌ اُفْعُوَانٌ (مار نر) اُفَيْعِيَانٌ وغیرہ جب مصغر اسامی ذاتی نکرہ سے بنایا جاتا ہی تب الف نون یاء نون سے بدل جاتا ہی بشرطیکہ منتہی الجموع مین بھی انکے ساتھ بدلتا ہووے جیسے سِرْحَانٌ (گرگ) مصغر سُرَيْحِيْنٌ ہی نہ سُرَيْحَانٌ کیونکہ منتہی الجموع سَرَاحِيْنُ ہوتا ہی برخلاف ظَرِبَانٌ (قسم گربہ) کے جس کا مصغر ظُرَيْبَانٌ ہی نہ ظُرَيْبِيْنٌ کیونکہ منتہی الجموع ظَرَابِيْنُ ہوتا ہی

بیان

تمام اسما جو چار حرف رکھتے ہیں خواہ زائد خواہ اصلی اپنا مُصَغَّر وزن فُعَیْلِلٌ پر بناتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ (ایک مرد کا نام) جُعَیْفِرٌ بُرْثُنٌ (پنجہ مرغ) بُرَیْثِنٌ زِبْرِجٌ (سرخ بادل) زُبَیْرِجٌ جَمَالٌ (خوبصورتی) جُمَیِّلٌ مُکْرِمٌ (مہربانی کرنے والا مہربانی کیا ہوا) مُکَیْرِمٌ مَعْمَرٌ (ایک مرد کا نام) مُعَیْمِرٌ وغیرہ اسی طرح اُن اسما سے جو پانچ اصلی حرف رکھتے ہیں لیکن اُن میں سے پچھلا حرف چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے سَفَرْجَلٌ (میوۂ ہی) سُفَیْرِجٌ فَرَزْدَقٌ (گردۂ نان) فُرَیْزِدٌ وغیرہ جُعَیْفِیْرٌ بجای جُعَیْفِرٌ سماعی ہی اور شاذ اور علی ہذا القیاس اسمای خماسی میں پچھلے اصلی حرف کا بحال رکھنا ہی جیسے سُفَیْرِجَلٌ وزن فُعَیْلِلَلٌ پر وغیرہ یا پچھلے اصلی حرف کے سوا اور کسی حرف کا چھوڑنا ہی جیسے قُذَیْعِلٌ درستی کے ساتھ قُذَیْعِمٌ اصل میں قُذَعْمِلٌ (شتر کلان) سے وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو اسما چار سے زیادہ حرف رکھتے ہیں خواہ اصلی خواہ زائد اپنا مصغر وزن فُعَیْلِلٌ پر بناتے ہیں بشرطیکہ اس مصغر کے بنائے جانے کے پہلے یا پیچھے جو حرف باقی رہیں اُنکا چوتھا حرف لین زائد ہو وے جیسے جَحْجَبیٰ (ایک قوم) جُحَیْجِبٌ الف مقصورہ چھوڑنے سے بنتا ہی قَرْفُصَاءُ (ایک طرح کی نشست) قُرَیْفِصٌ الف ممدودہ چھوڑنے سے بنتا ہی وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

تمام اسماے متصرفہ جو تین حرف رکھتے ہین اپنے مصغر وزن فُعَیْلٌ پر بناتے ہین لیکن جب بچلا حرف یا ر ہوتا ہی تب ضمہ اختیاراً کسرہ سے بدل جاتا ہی جیسے رَجُلٌ (مرد) رُجَیْلٌ قَوْسٌ (کمان) قُوَیْسٌ نَابٌ (دندان پیشین) نُیَیْبٌ شَیْخٌ (مرد پیر) شُیَیْخٌ دَلْوٌ (ڈول) دُلَیٌّ ظَبْیٌ (ہرن) ظُبَیٌّ وغیرہ اسی طرح اسماے مرکب معرفہ کے پہلے جزو سے مصغر بنایا جاتا ہی جیسے بَعْلَبَكُّ بُعَیْلَبَكُّ اَبُوْ عَمْرٍو اُبَیُّ عَمْرٍو خَمْسَةَ عَشَرَ خُمَیْسَةَ عَشَرَ اِثْنَا عَشَرَ جو اصلاً ثْنَیَانِ ہی ثُنَیَّا عَشَرَ وغیرہ ــ

بیان

اس قاعدہ مین علامت مؤنث یعنی تا رانتہائیہ سے کچھہ اثر نہین ہوتا ہی اگرچہ وہ خود بھی مصغر مین اکثر قائم رہتی ہی جیسے طَلْحَةُ (ایک مرد کا نام) طُلَیْحَةُ وغیرہ اسی طرح پر الف ممدودہ یا مقصورہ سے جو علامت مؤنث ہی جیسے حُبْلٰی (حاملہ) حُبَیْلٰی حَمْرَاءُ (سرخ) حُمَیْرَاءُ وغیرہ یا علامت انتہائیہ تثنیہ یا جمع سے جیسے رَجُلَانِ رُجَیْلُوْنَ هِنْدَانِ هُنَیْدَاتٌ وغیرہ یا علامت نسبت یعنی یار مشددسے جیسے بِصْرِیٌّ (بصرہ والا) بُصَیْرِیٌّ وغیرہ ــ

دوسرا قاعدہ

تصغیر کے معنی ہین گھٹانا اور گھٹا یا ہوا اسم مصغر کہلاتا ہی برخلاف مُکَبَّر (نہین گھٹا یا ہوا) کے یہ اسم تصغیر بنایا جاتا ہی اول کسی کے قد کی کمی ظاہر کرنے کے واسطے جیسے رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد) کُلَیْبٌ (چھوٹا کتا) وغیرہ دوم کسی کی عزت کی کمی ظاہر کرنے کے واسطے جو تحقیر کہلاتی ہی جیسے زُبَیْدٌ یا عُمَیْرٌ (ایک حقیر آدمی جسکا نام زید یا عمر ہی) وغیرہ سیوم شمار کی کمی ظاہر کرنے کے واسطے جیسے دُرَیْهِمَاتٌ (تھوڑے درہم) دُنَیْنِیْرَاتٌ (تھوڑے دینار) وغیرہ چہارم کسی صفت کے اثر یا زور کی کمی ظاہر کرنے کے واسطے جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) ضُوَیْرِبٌ (تھوڑا مارنے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) عُوَیْلِمٌ (تھوڑا جاننے والا) وغیرہ پنجم زمان یا مکان کے کسی حصہ کی کمی ظاہر کرنے کے واسطے جیسے قُبَیْلَ هٰذَا (اُس سے کچھ پہلے) بُعَیْدَ ذَاكَ (اس سے کچھ پیچھے) فُوَیْقَ هٰذَا (اس سے کچھ اوپر) تُحَیْتَ ذَالِكَ (اس سے کچھ نیچے) وغیرہ ششم محبت اور الفت ظاہر کرنے کے واسطے جیسے یَا بُنَیَّ (اے پیارے بیٹے) یَا اُخَیَّ (اے پیارے بھائی) وغیرہ ہفتم اگرچہ کم عزت یا دہشت ظاہر کرنے کے واسطے جو کسی سے معلوم ہوتی ہی جیسے دَاهِیَةٌ (بلا) دُوَیْهِیَّةٌ (بلای خوفناک) جو اس لبید کے شعر مین واقع ہی وَكُلُّ اُنَاسٍ سَوْفَ تَدْخُلُ بَیْنَهُمْ دُوَیْهِیَةٌ تَصْفَرُّ مِنْهَا الْاَنَامِلُ (بلای خوفناک یعنی موت جلد سب لوگون کے گھر مین آوے گی اور اُس سے اونگلیون کی پور پیلی ہوجائینگی) اس کی ترکیب کے قواعد یہ ہین ۔

پہلا قاعدہ

ہین ہر ایک بیگانہ سے جو میرے روبرو آتے ہین بلا غلطی متعلق کرسکتا ہون مگر کسی بیگانہ کے خاص نام مثل زید یا عمر کو اس طرح پر کسی سے متعلق نہین کرسکتا ہون کیونکہ خاص نام یعنی اسمای معرفہ خیال عام نہین ظاہر کرتے ہین اسواسطے اسم معرفہ صرف ایک مفرد شی کا مظہر ہوتا ہی اور افعال اجماع مثل بعیت اسقدر ہین جسقدر اشیار مفرد جن سے وی متعلق ہوتی ہین ۔

برخلاف اسم جنس کے جو شی مفرد کا مظہر نہین ہوتا لیکن ایسے خواص کا مظہر ہوتا ہی جو ایک یا زیادہ شی سے متعلق ہوتے ہین اگرچہ حقیقت مین متعلق ہون خواہ نہون اسلئے ظاہر ہی کہ تعلق اسم جنس کا اشیار مفرد کے کسی شمار کے ساتھ نئے افعال کا اجماع نہین چاہتا کیونکہ جو خواص ایسے اسما سے ظاہر ہوتے ہین سو ضرورۃً اور تسویۃً سب سے متعلق ہوتے ہین اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ اسکا تعلق سب کے ساتھ اسی فعل اجماع سے تجویز ہوتا ہی جس سے اسکا تعلق ہر ایک مفرد شی سے تجویز ہوتا ہی ۔

پندرہوان حصہ

پہلی فصل

اَلْکَلَامُ فِی تَصْغِیْر

یعنی اسم تصغیر کا بیان

استعمال عام کے اختیار کا تابع ہی۔
اسمای جنس واحدی پر محدود ہو جاتے ہین اول یا رشند دبڑہانے سے جیسے رُومٌ (باشندگان روم) اور رُومِیٌّ (باشندۂ روم) عَرَبٌ (باشندگان عرب) اور عَرَبِیٌّ (باشندۂ عرب) وغیرہ دوم حرف تَاءُ الْوحْدَت بڑہانیسے جیسے عِنَبٌ یا عُنَّابٌ (دانہای انگور) عِنَبَةٌ یا عُنَّابَةٌ (دانۂ انگور) رُطَبٌ (خرمہ ہای تر) رُطَبَةٌ (خرمای تر) وغیرہ سیوم حرف تاء چھوڑ دینے سے اگرچہ اسطرح کی شالین بہت نہین ہین جیسے كَمْأَةٌ (چترہا رمار) كَمْأٌ (چترمار) بَغَّالَةٌ (خچروالے) بَغَّالٌ (خچروالا) جَمَّالَةٌ (شتربانان) جَمَّالٌ (شتربان) وغیرہ اسمای جنس خواہ مظہر معنی واحد ہون خواہ مظہر معنی جمع قواعد نحو کی رو سے اسمای واحد کا عمل رکھتے ہین۔
ایسے اسما کا بیان جو اس حصہ مین جمع کے بیان کے ساتھہ لکھا ہی اسکا باعث یہ ہی کہ یہ عموماً معنی جمع کے مظہر معلوم ہوتے ہین۔
اب مین صرف اتنا اور بتلاتا ہون کہ اسمای جنس اسمای معرفہ سے بآسانی پہچانے جاتے ہین کیونکہ یہ خیالات عام ظاہر کرتے ہین جیسے لفظ آفتاب اگرچہ صرف ایک شی سے متعلق ہی مگر درستی کے ساتھہ اسم جنس سمجھا جاتا ہی کیونکہ یہ خیال عام ظاہر کرتا ہی یعنی ایسا ایک خیال جو ایک شی سے زیادہ مین عائد ہو سکتا ہی اگر آسمان مین قوت اعجاز سے ایک سو آفتاب نمایان ہو جاوین تو لفظ آفتاب سب سے برابر متعلق ہو سکے گا اور تمام آدمی اسی طرح اسکو ان سے متعلق کرینگے یہ ایک صاف دلیل ہی اسبات کی کہ جو معنی یہ لفظ دیتا ہی سوا ایک شی سے اتفاقاً متعلق ہوتے ہین نہ ضرورۃً اس صورت مین یہ لفظ مثل لفظ مرد کے ہی جسکو

جو تمام آدمیون کے واسطے عام اور ضروری ہی یعنی وہ ایک ایسا خیال ظاہر کرتا ہی جو بہت
سا موافق ہی اس خیال سے جو انسانی طبیعت سے ظاہر ہوتا ہی کیونکہ جو کچھہ اس مین ہی سو
انسانی طبیعت ہی سو سب آدمیون مین ہی جب مین کسی بیگانہ کو دیکھتا ہون تو جان لیتا ہون
کہ وہ آدمی ہی کیونکہ مین اسمین انسانی طبیعت کی خاصیت عام پاتا ہون اور اسلیئے اُس کو
آدمی کہتا ہون بے شک ایک شخص ہونے سے وہ بہت سے ایسے خواص رکھتا ہی جن کے
سبب سے وہ دوسرے شخصون سے پہچانا جاتا ہی لیکن صاف ظاہر ہی کہ وہی خواص لفظ آدمی
کے معنی مین نہین ہوتے ہین اسلیئے کہ ایسا ہو تو وہ نام صرف بعض اشخاص سے متعلق ہو سکے
سب سے متعلق نہو سکے۔

اسواسطے مین کہتا ہون کہ اسمای جنس اپنی طبیعت سے کسی قسم کے ایک شخص کے یا زیادہ
شخصون کے مظہر نہین ہوتے ہین مگر صرف اُن خواص عامہ کے مظہر ہوتے ہین جو اس قسم
کے ہر ایک فرد سے عموماً متعلق ہوتے ہین اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ اسمای جنس
بالطبیعت بلالحاظ شمار ایک شخص سے یا بہت سے شخصون سے متعلق ہوتے ہین مگر ہر ایک
زبان کے محاورہ کے موافق ہر ایک شمار پر محدود اور محصور ہو سکتے ہین۔

اپنی زبان مین مفرد صورت ایسے اسمون کی شمار واحد کی صورت کے موافق ہوتی
ہی اور اسواسطے عموماً دونون شمار سے علاقہ رکھتے ہین جیسا ابھی ظاہر کر چکا ہون لیکن
بہت مثالین ایسی ہین جن مین اس سے معنی جمع حاصل کر لیتے ہین مثلاً کَلِمٌ مظہر ہی
باتون کا برخلاف کَلِمَةٌ کے جو مظہر ہی بات کا اور اسلیئے وہ اپنے جمع کَلِمَاتٌ
کا ہم معنی ہی لفظ کَلِمٌ اپنی طبیعت سے اسم جنس کی صورت مفرد ہونے سے ایک بات
یا زیادہ باتون کا مظہر عام ہو سکتا تھا لیکن اسکا جمع کے معنی پر محدود ہو جانا اسلیئے

اسمای جنس کو اہل عرب طبیعتہً متعلق سمجھتے ہین اول اُنکی ذات کے کسی اندازے سے جیسے مَاءٌ (آب خواہ قطرۂ آب ہو خواہ دریای آب) دوم انکی قسم کے کسی شمار سے جیسے رَجُلٌ (مرد خواہ ایک ہو خواہ کئی) فَرَسٌ (گھوڑا خواہ ایک ہو خواہ کئی) وغیرہ۔

اب پانی اپنی زبان مین پانی کے کسی اندازہ سے متعلق ہوسکتا ہی اسی طرح قیاساً کہہ سکتے ہین کہ لفظ مرد قسم مرد کے کسی شمار سے عقلاً متعلق ہوسکتا ہی زبان عربی مین یہی حال ہی جہان پر صورت مفرد اسم جنس کی بالکل شمار کیطرف رجوع نہین کرتی ہی اگرچہ کسی شمار پر محدود ہووے جیسے تَمْرٌ (خرما) صورت مفرد ہی ایک خرما سے بھی متعلق ہی اور بہت سے خرما سے بھی اسی طرح تَمْرَةٌ (خرما) صورت واحد تَمَرَاتٌ (خرما) صورت جمع۔

لیکن اس بات کے اثبات کے واسطے قیاس کیطرف رجوع کرنا کچھہ ضرور نہین ہی کہ صورت مفرد اسم جنس مثلاً مرد شمار سے کچھہ علاقہ نہین رکھتی ہی کیونکہ اس لفظ کے مجمل معنی پر غور کرتے ہین تو وہ صاف ایک خیال کا مظہر معلوم ہوتا ہی جس سے شمار کچھہ تعلق نہین رکھتا جب مین کسی شخص کو کہتا ہون کہ وہ آدمی ہی تب مین اُس مین کوئی بات ایسی ثابت نہین کرتا ہون جو اُس قسم کے ہر ایک شخص سے عموماً متعلق نہین ہوتی کیونکہ لفظ آدمی سب سے متعلق ہی اور اس لفظ کے معنی جیسے اس قسم کے تمام شخصون مین موجود ہین ویسے ہی ہر ایک شخص مین موجود ہین۔

اسواسطے اس سے اوّلاً یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ لفظ آدمی کوئی ایسی بات ظاہر نہین کرتا ہی جس سے ایک شخص کو دوسرے شخص سے پہچان سکین ثانیاً یہ بات کہ وہ وہ بات ظاہر کرتا ہی

حِمَارٌ (خر) حَمِیْرٌ صَمِیْمٌ (پاک) صُمِیْمٌ وغیرہ دسوین وزن کی یہ مثال ہین قِنْوٌ یا قِنْوَۃٌ یا قَنًا (خوشہ خرما) قُنْوَانٌ اَمَۃٌ (کنیزک) اُمْوَانٌ نَدْمَانٌ (پشیمان) نُدْمَانٌ وغیرہ گیارھوین وزن کی یہ مثال ہین مَالِكٌ (قابض) اُمْلُوكٌ بَقَرَۃٌ (گای) اُبْقُوْرٌ وغیرہ بارھوین وزن کی یہ مثال ہین شَیْئٌ (چیز) شَیْآءُ پھر اَشْیَاءُ ہوجاتا ہی اسکا حال آگے معلوم ہوگا قَصَبَۃٌ (نی) قَصْبَاءُ طَرَفَۃٌ (نام ایک درخت کا) طَرْفَاءُ وغیرہ تیرھوین وزن کی یہ مثال ہین حَظٌّ (حصہ) حِظَّاءُ ظَرِبَانٌ (قسم گربہ) ظِرْبَاءُ وغیرہ چودھوین وزن کی یہ مثال ہین بَغْلٌ (خچر) مَبْغُوْلَاءُ عِلْجٌ (گبر) مَعْلُوْجَاءُ کَبِیْرٌ (بزرگ) مَکْبُوْرَاءُ آتَانٌ (مادہ خر) مَأْتُوْنَاءُ حِمَارٌ (خر) مَحْمُوْرَاءُ وغیرہ باقی وزن کم آتے ہین اسلئے صرف پچیسوین وزن کی مثال اور دیتا ہون عَبْدٌ (بندہ) مَعْبَدَۃٌ سَیْفٌ (تلوار) مَسْیَفَۃٌ وغیرہ۔

چھٹی فصل

اَلْکَلَامُ فِی اِسْمِ الْجِنْسِ

اسمای جنس کا بیان

(حلقہ) حَلَق غَائِب (غیر حاضر) غَیَب نَاشِیَۃ (بڑھنا)
نَشَأ شَرِیف (بزرگ) شَرَف بَعِید (دور) بَعَد اَدِیم
(چرم خوشبو) اَدَم عَمُود (ستون) عَمَد اِھَاب (چرم)
اَھَب خَشَب (چوب) خَشَب وغیرہ چوتھے وزن کی یہ مثال ہین
رَجُل (مرد) رَجلَۃ رَاجِل (سپاہی پیادہ) رَجلَۃ شُجَاع
(دلیر) شَجعَۃ وغیرہ پانچوین وزن کی یہ مثال ہین سَہم (حصہ) سُہمَۃ
ظِئر (دائی) ظُؤرَۃ اَخ (بھائی) اُخوَۃ فَارِہ (ذہین)
فُرھَۃ شُجَاع (دلیر) شُجعَۃ رَفِیق (ہمراہ) رُفقَۃ وغیرہ
چھٹے وزن کی یہ مثال ہین جَمَل (اونٹ) جَامِل بَقَرَۃ (گاؤ)
بَاقِر صَائِم (روزہ دار) صَائِم وغیرہ ساتوین وزن کی یہ مثال ہین
شِبل (بچہ شیر) شِبَال جُول (محافظ اسپان یا شتران) جَوَال
ثَمَرَۃ (میوہ) ثِمَار کَہَام (ویرینہ) کُہَام وغیرہ آٹھوین وزن
کی یہ مثال ہین عَرق (استخوان چیدہ) عُرَاق ظِئر (دائی) ظُؤَار
رَخِل (بھیڑی) رُخَال رَاعٍ (چرپان) رُعَاء حَدِید (تیز)
حُدَاد تَوأَم (جوڑا) تُؤَام نُفَسَاء (عورت جنے چالیس دن کے
اندر بچہ دیا ہی) نُفَاس رُبّٰی (حلوان نوزاد) رُبَاب عَرق
(استخوان چیدہ) عُرَاق وغیرہ نوین وزن کی یہ مثال ہین مَعز (بکری)
مَعِیز رَحًی (چکی کا پاٹ) رَحِیّ ضِرس (دندان) ضَرِیس
بَقَرَۃ (گای) بَقِیر حَاجّ (حاجی) حَجِیج غَازٍ (غازی) غَزِیّ

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۲۸	فِعَلَاءُ	عِبِدَّاءُ	عَبْدٌ	بندہ
۲۹	فِعَلَاءُ	بِيَعَاءُ	بَيِّعٌ	فروشندہ
۳۰	مَفْعُلَاءُ	مَشْيُخَاءُ	شَيْخٌ	مرد پیر

بیان

اس نقشہ کے پہلے وزن کی یہ مثال ہین وَلَدٌ (بیٹا) وُلْدٌ رَدَغَةٌ
(مٹی) رُدْغٌ سَاحَةٌ (میدان) سُوحٌ قَاحَةٌ (میدان)
قُوحٌ صَاحِبٌ (رفیق) صُحْبٌ رَاكِبٌ (سوار) رُكْبٌ
خَوَّانٌ (نام ماہ ربیع الاول کا) خُوْنٌ شَحْصٌ (بے دودہ کی بکری)
شُحْصٌ وغیرہ دوسرے وزن کی یہ مثال ہین وَلَدٌ (بیٹا) وِلْدٌ شَاةٌ
اصلاً شَوَهَةٌ (بکری) شِيَةٌ لَبُونٌ یا لَبُونَةٌ (دودھیل اونٹنی)
لِبْنٌ وغیرہ تیسرے وزن کی یہ مثال ہین خَيْمَةٌ (ڈیرہ) خِيَمٌ حَلْقَةٌ

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۲۱	فَاعُولٌ	بَاقُورٌ	بَقَرَۃٌ	نرگاؤ یا مادہ گاؤ
۲۲	فَاعُولَۃٌ	بَاقُورَۃٌ	بَقَرَۃٌ	نرگاؤ یا مادہ گاؤ
۲۳	فَیْعُولٌ	بَیْقُورٌ	بَقَرَۃٌ	بیل یا گائی
۲۴	مَفْعَلٌ	مَرْجَلٌ	رَجُلٌ	مرد
۲۵	مَفْعَلَۃٌ	مَشْیَخَۃٌ	شَیْخٌ	مرد پیر
۲۶	فِعِلَّانٌ	عِبِدَّانٌ	عَبْدٌ	بندہ
۲۷	فِعِلّٰی	عِبِدّٰی	عَبْدٌ	بندہ

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱۴	مَفْعُولَاءُ	مَبْغُولَاءُ	بَغْلٌ	خچر
۱۵	فِعَلٌ	ظِرَبٌ	ظَرِبَانٌ	قسم گربہ
۱۶	فُعُلٌ	عُبُدٌ	عَبْدٌ	بندہ
۱۷	فَعِيلٌ	شَوِيهٌ	شَاةٌ	بکری
۱۸	فِعَلَةٌ	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر
۱۹	فُعَالَةٌ	جُمَالَةٌ	جَمَلٌ	شتر
۲۰	فَعَالَةٌ	صَحَابَةٌ	صَاحِبٌ	رفیق

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۷	فَعَالٌ	شَبَالٌ	شِبْلٌ	بچۂ شیر
۸	فُعَالٌ	عُرَاقٌ	عَرْقٌ	استخوان چیدہ
۹	فَعِيلٌ	عَبِيدٌ	عَبْدٌ	بندہ
۱۰	فُعْلَانٌ	اُمْوَانٌ	اَمَةٌ	کنیزک
۱۱	اَفْعُلٌ	اَبْقُرٌ	بَقَرَةٌ	بیل یا گای
۱۲	فُعَلَاءُ	قُصَبَاءُ	قَصَبَةٌ	نی
۱۳	فِعَلَاءُ	حِظَاءُ	حَظٌّ	حصہ

ابنیہ اسم الجمع کے اوزان

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱	فَعْلٌ	جَوْمٌ	جَامٌ	پیالہ
۲	فِعْلٌ	وِلْدٌ	وَلَدٌ	بیٹا
۳	فَعَلٌ	خَدَمٌ	خَادِمٌ	بندہ
۴	فَعْلَةٌ	رَجْلَةٌ	رَجُلٌ	مرد
۵	فُعْلَةٌ	سُهْمَةٌ	سَهْمٌ	حصہ
۶	فَاعِلٌ	جَامِلٌ	جَمَلٌ	شتر

مِفعَالٌ کا مَفَاعِیلُ فَعلَالٌ کا فَعَالِیلُ وغیرہ تاہم اختیار سماعی مقدم ہی اختیار قیاسی پر نہ صرف ترکیب جمع مین بلکہ ہر ایک حالت مین جہان وہ اختیار ممکن ہوتا ہی اور چونکہ جمع کے اوزان سماعی عموماً ہر ایک فرہنگ مین درج ہوتے ہین اسلیئے پڑہنے والے کو چاہیئے کہ جب تک ضرورت اشد نہو تب تک قواعد قیاسی پر اعتبار نکرے اور فرہنگون پر رجوع کرے۔

پانچوین فصل

فِي بَيَانِ اَبنِيَةِ اِسمِ الجَمعِ

یعنی اسمای جمع کے اوزان

اسمای جمع ایسے اسمای جماعت سے جیسے قَومٌ (خاندان) عَسکَرٌ (لشکر) وغیرہ ہین صرف اسطرح امتیاز کئے جاتے ہین کہ اسمای جمع لفظاً ان واحدون سے مشتق ہوتے ہین جنکے مظہر ہوتے ہین اور زبان عربی مین یہ اسما وہی عمل رکھتے ہین جو اسمای واحد رکھتے ہین جیسے جَوَمٌ (بہت سے جام) جمع جَامٌ جو اصل مین جَوَمٌ تھا اور خَدَمٌ (بہت سے خادم یا سواری) جمع خَادِمٌ وغیرہ جن وزنون پر یہ جمع آتا ہی سو اس نقشہ مین درج کئے جاتے ہین لیکن یہ وزن قیاسی نہین ہین سماعی ہین اس سے ظاہر ہی کہ کوئی مثال اسم الجمع کی زبان عربی مین بلا اجازت اختیار سماعت بولنے مین نہین آسکتی۔

أَشْعَرِيٌّ جمع أَشَاعِرَةٌ حَنْبَلٌ (ایک مرد کا نام) منسوب حَنْبَلِيٌّ
جمع حَنَابِلَةٌ إِرْمِنِيٌّ (ایک باشندہ ارمنی کا) جمع أَرَامِنَةٌ وغیرہ اختیار
سماعت کی اجازت پر یہ جمع اور بہت سے اسمون سے بھی جو منتہی الجموع کے وزنون پر
آتے ہین بنایا جاتا ہی جیسے صَيْقَلٌ (صاف کرنے والا) جمع صَيَاقِلُ
یا صَيَاقِلَةٌ مَلَكٌ اصلا مَلْأَكٌ (فرشتہ) جمع مَلَائِكُ
مَلَائِكَةٌ صَيْرَفٌ (دغا) جمع صَيَارِفُ یا صَيَارِفَةٌ وغیرہ۔

الجمع من غير لفظه

یعنی جمع سماعی

بعض جمع اپنی ترکیب مین بالکل خلاف قاعدہ ہین جیسے جُلْذٌ (خال) جمع
مَنَاجِذُ خُلْدٌ (خال) جمع مَنَاجِذُ وغیرہ اور بعض جمع ایسے حروف
کا اجتماع رکھتے ہین جو واحد مین نہین ہوتے جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) جمع
نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ذُو (قابض) جمع أُلُو وغیرہ۔

خاتمہ

منتہی الجموع کی نسبت میرا کہنا یہ ہی کہ اسکے بنانے کے جو قواعد قیاسی تبلائے ہین سو
اکثر حقیقت مین قیاسی ہین جیسے بلالحاظ اجازت استعمال فَوْعَلٌ کا جمع فَوَاعِلُ
ہوتا ہی اور اسی طرح مَفْعِلٌ کا مَفَاعِلُ فَعْلَلٌ کا فَعَالِلُ

اگرچہ یہ جمع سماعی جماعت سے بلا اجازت استعمال نہین بن سکتا ہی اور مین سیبویہ کی رائے سے اتفاق کرتا ہون کہ اسکے بنانے مین استعمال عام کی اجازت ضرور ہی خواہ جمع القلۃ ہی سے بنا دین۔

منتہی الجموع مین حرف تار انتہائیہ کا بڑہانا

جب پچھلے حرف کا پہلا حرف حرف یاء نہین ہوتا ہی تب منتہی الجموع کی اکثر صورتون مین حرف تار بڑہا دیا جاتا ہی اور اس طرح نئے وزن کر لیئے جاتے ہین جیسے آفَاعِلَۃٌ فَیَاعِلَۃٌ فَعَالِلَۃٌ وغیرہ یہ وزن تنوین قبول کرتے ہین اسلئے بہت سے قواعدنویس ان کو منتہی الجموع نہین سمجھتے ہین کیونکہ منتہی الجموع کی ایک علامت یہ ہی کہ وہ تنوین نہین قبول کرتے ہین۔

تار انتہائیہ رکھنے والے جمع ان اسمون سے بنائے جاتے ہین جو حالت واحدی مین ایسے حرف رکھتے ہین کہ منتہی الجموع کی صورت اختیار کر سکتے ہین اور اس شرط پر اسکا تعلق اس قاعدہ سے ٹھہرایا جاتا ہی۔

قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام غیر ملکی الفاظ سے جیسے فِرْعَوْنٌ (فرعون) جمع فَرَاعِنَۃٌ فِرْزِیْنٌ (مہرہ شطرنج) جمع فَرَازِنَۃٌ دِھْقَانٌ (گانؤن) جمع دَھَاقِنَۃٌ وغیرہ دوم تمام اسماے نسبتی یعنی منسوب سے جو اصل مین یار مشدد بڑہانے سے بنائے جاتے ہین جیسے أَشْعَرُ (ایک مرد کا نام) منسوب

کے بدلے آتے ہین خواہ نظم ہو خواہ نثر جیسے دِرْهَمٌ (سکہ سیم) کا جمع
دَرَاهِيمُ بجاے دَرَاهِمُ آتا ہی اور عُصْفُورٌ (کنجشک) کا جمع
عَصَافِيرُ بجای عَصَافِرُ آتا ہی وغیرہ اور ثانیا یہ کہ واحد مین ایک سے زیادہ
حرفون کے چھوڑنے سے جمع مین یا کا لانا یا نہ لانا امر اختیاری ہی جیسے مَحَارِيمُ
بجای مَحَارِمُ اور دَحَارِيجُ بجای دَحَارِجُ وغیرہ
جو جمع آخر مین کوئی حرف علت رکھتے ہین لیکن اصلی نہین رکھتے سو ابن مالک کی
رای کے مطابق اپنے پچھلے حرف کے پہلے حرف کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیتے ہین مگر اس
حالت مین وہ حرف علت الف سے بدل جاتا ہی جیسے حَبَاطَى بجای حَبَاطِي جمع
حَبَنْطَى (مرد کوتاہ دراز شکم) کا وغیرہ برخلاف مَسَاجِدُ کے جو بالکل حرف علت
نہین رکھتا ہی یا جَوَارٍ کے جو اصل مین جَوَارِيُ ہی جس مین پچھلا اصلی حرف
حرف علت ہی

جَمْعُ الْجَمْع یعنی جمع کا جمع

پڑہنے والا جانتا ہی کہ بعض اسما کے جمع متواتر بنائے جاتے ہین جیسے کَلْبٌ (کتا)
جمع أَكْلُبٌ جمع أَكَالِبُ نَعَمٌ (چارپایہ) جمع أَنْعَامٌ جمع أَنَاعِيمُ
جَمَلٌ (شتر) جمع جِمَالٌ جمع جَمَائِلُ صَبُورٌ (صبر کرنے والا)
جمع صُبُرٌ جمع صُبُرُونَ فِرْقَةٌ (گروہ) جمع فِرَقٌ جمع أَفْرَاقٌ
جمع أَفَارِيقُ وغیرہ اسکی دوسری صورت یا اسکے بعد والی کوئی صورت نو سے کم
شمار کے ساتھ نہین آتی اور اکثر قواعد نویس اسکو جمع القلۃ سے بنانے کا اختیار دیتے ہین

عُزْهُوْلٌ (چرنے کو چھوڑا ہوا اونٹ) جمع عَزَاهِيلُ خِنْزِيرٌ (خوک) جمع خَنَازِيرُ قِنْدِيلٌ (قندیل) جمع قَنَادِيلُ عَيْسَجُورٌ بروزن فَيْعَلُولٌ (شتر توانا) جمع عَسَاجِيرُ وغیرہ دوم اسمای ثلاثی سے جو اسمای رباعی مذکورہ کے ملحق ہین جیسے جِلْبَابٌ (چادر اوڑھنا) جمع جَلَابِيبُ وغیرہ۔

حروف جو منتہی الجموع مین چھوڑ دیئے جاتے ہین

منتہی الجموع کے بنانے مین حروف کے چھوڑنے سے جو اصول علاقہ رکھتے ہین سوا بھی تبلا چکا ہون اسی فصل کے شروع مین انکے مطابق مُحْرَنْجِمٌ کا جمع مَحَارِمُ ہوتا ہی حرف را کو چھوڑنے سے جو واحد مین شدّ در ہتا ہی اسی طرح ہوتے ہین مُدَحْرِجٌ جمع دَهَارِجُ اِحْرَنْجَامٌ جمع حَرَاجِيمُ اِسْتِخْرَاجٌ جمع سَخَارِيجُ یا تَخَارِيجُ وغیرہ اسی طرح کی زیادہ مثالون کا تبانا آسان ہی مگر بیفائدہ ہی کیونکہ ایسے جمع زبان عربی مین بہت کم آتے ہین اگرچہ ان کی ترکیب کی جمیع قواعد نویسون سے اجازت عام حاصل ہی۔

یاء جو پچھلے حرف کے پہلے آتی ہی اور منتہی الجموع کی علامت کہلاتی ہی

جو یا منتہی الجموع کی علامت کہلاتی ہی اسکی بحالی یا برطرفی ان قاعدون سے جو ابھی تبلائے ہین تجویز کی جاتی ہی کیونکہ جیسے فَعْلَلٌ کا جمع فَعَالِلُ ہوتا ہی ویسے ہی فَعْلَالٌ کا جمع فَعَالِيلُ ہوتا ہی مگر جاننا چاہیئے اولًا یہ کہ کبھی یہ دونون وزن ایک دوسرے

قسم نان) جمع فَرَازِدُ یا فَرَازِقُ وغیرہ کوئی اصلی حرف جو چوتھے حرف کے پہلے آتا ہی قواعدنویس اخفش کی اور کوفہ کے مدرسہ والون کی رائے کے برخلاف چھوڑا نہین جاتا ہی۔

تیسرا قاعدہ

جو اسما وزن فَعَالِلُ پر آتے ہین سو حالت وحدت مین اگر کوئی اصلی یا زائد حرف چھوڑ دیا جاتا ہی تو صورت جمع فَعَالِيلُ اختیار کرتے ہین جیسے عُلَابِطٌ (گلۂ گوسپندان) جمع عَلَابِطُ یا عَلَابِيطُ سَفَرْجَلٌ (میوۂ بہی) جمع سَفَارِجُ یا سَفَارِيجُ زَعْفَرَانٌ (کیسر) جمع زَعَافِرُ یا زَعَافِيرُ خُنْفُسَاءُ (کھٹمل) جمع خَنَافِسُ یا خَنَافِيسُ جَحْمَرِشٌ (زن پیر) جمع جَحَامِرُ یا جَحَامِيرُ وغیرہ۔

پچیسوان وزن فَعَالِيلُ

قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی اول تمام اسمای رباعی سے جو اپنے تیسرے اصلی حرف کے پیچھے ایک مدہ رکھتے ہین جیسے وَطْوَاطٌ (چمگادڑ) جمع وَطَاوِيطُ قِرْطَاسٌ (کاغذ) جمع قَرَاطِيسُ دِينَارٌ اصل دِنَّارٌ (سکۂ زر) جمع دَنَانِيرُ عُصْفُورٌ (گنجشک) جمع عَصَافِيرُ زُنْبُورٌ (بھڑ) جمع زَنَابِيرُ

اسمای رباعی مذکورہ بالا کے ملحق ہو جاتے ہین جیسے مَهْدَدٌ (ایک عورت کا نام) جمع مَهَادِدُ قِرْدَدٌ (زمین بلند و ناصاف) جمع قَرَادِدُ وغیرہ برخلاف کَوْکَبٌ (ستارہ) جمع کَوَاکِبُ کے جو وزن فَوَاعِلُ پر آتا ہی نہ فَعَالِلُ پر کیونکہ اگرچہ اسمای رباعی کا ملحق ہی مگر اسمین پہلا اصلی حرف دوہرایا نہین گیا سیوم ہر ایک قسم کے اسمای ثلاثی مزید فیہ سے اور انکے ملحقات سے سوا اُنکے جو اپنا چوتھا حرف مدہ رکھتے ہین جیسے عُلَابِطٌ (گلہ گوسپندان) جمع عَلَابِطُ عَنْكَبُوتٌ (مکڑی) جمع عَنَاكِبُ زَعْفَرَانٌ (کیسر) جمع زَعَافِرُ غَضَنْفَرٌ (شیر) جمع غَضَافِرُ خُنْفُسَاءُ (کھٹمل) جمع خَنَافِسُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی بہت سے اسمای خماسی سے مجرد ہون خواہ مزید فیہ مگر اس حالت مین اُنکا پہلا اصلی حرف چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) جمع سَفَارِجُ جَحْمَرِشٌ (بڑھیا) جمع جَحَامِرُ عَنْدَلِيبٌ (بلبل) جمع عَنَادِلُ خَنْدَرِيسٌ (شراب کہنہ) جمع خَنَادِرُ وغیرہ یہ سب قواعد نویسون کی رای ہی مگر قواعد نویس **ابن مالک** وغیرہ کہتے ہین کہ چوتھے اصلی حرف کا چھوڑنا اختیاری ہی اول جب ان حرفون مین سے کوئی حرف ہوتا ہی جو عموماً بطور زائد آتے ہین مثل میم دوم جب وہ حرف ایسے مخرج سے نکلتا ہی جو حروف زوائد عام کا مقارن ہوتا ہی جس طرح دال کا مخرج تا کے مخرج کا مقارن ہی مثال قُذَعْمِلٌ (شتر فربہ) جمع قَذَاعِمُ یا قَذَاعِلُ فَرَزْدَقٌ (نام مرد یا

(مردِ دراز یا شتر) جمع قَرَاوِیحُ وغیرہ۔

بائیسواں وزن یَفَاعِلُ اور تیئیسواں وزن یَفَاعِیلُ

بائیسواں وزن قیاساً جمع ہے وزن یَفْعَلٌ کا بلا مدہ جیسے یَلْمَقٌ (قسم جامہ) جمع یَلَامِقُ وغیرہ تیئیسواں وزن جمع ہے وزن یَفْعُولٌ کا مدہ کے ساتھ جیسے یَرْبُوعٌ (موش صحرائی) جمع یَرَابِیعُ یَنْبُوعٌ (چشمہ) جمع یَنَابِیعُ وغیرہ۔

چوبیسواں وزن فَعَالِلُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہے اول تمام اسمای رباعی مجرد سے جیسے جَعْفَرٌ (چھوٹی نہر) جمع جَعَافِرُ عَبْهَرٌ (ایک پھول کا نام) جمع عَبَاهِرُ عَسْكَرٌ (لشکر) جمع عَسَاكِرُ عَقْرَبٌ (بچھو) جمع عَقَارِبُ عُنْصُرٌ (عنصر) جمع عَنَاصِرُ بُلْبُلٌ (عندلیب) جمع بَلَابِلُ لُؤْلُؤٌ (موتی) جمع لَآلِئُ دِرْهَمٌ (سکہ سیم) جمع دَرَاهِمُ قِمَطْرٌ (جزدان) جمع قَمَاطِرُ سِجَحْلٌ (شتر فربہ) جمع سَبَاحِلُ قَنْطَرَةٌ (پل) جمع قَنَاطِرُ تَرْجَمَةٌ (ترجمہ) جمع تَرَاجِمُ سِلْسِلَةٌ (زنجیر) جمع سَلَاسِلُ وغیرہ دوم تمام اسمای ثلاثی سے جو پہلے اصلی حرف کو دوہرانے سے

خُفَّاشٌ (چمگادڑ) جمع خَفَافِيشُ وغیرہ۔

سولھواں وزن فَعَالِنُ اور سترہواں وزن فَعَالِيْنُ

سولھواں وزن قیاساً جمع ہی فِعْلِنٌ کا جیسے فِرْسِنٌ (سم شتر) جمع فَرَاسِنُ بِلَغْنٌ (فصیح) جمع بَلَاغِنُ وغیرہ سترہواں وزن جمع ہی وزن فُعْلَانٌ کا جیسے مَيْدَانٌ (کھیت) جمع مَيَادِيْنُ رَيْحَانٌ (سنبل) جمع رَيَاحِيْنُ ضِبْعَانٌ (کفتار) جمع ضَبَاعِيْنُ شِرْيَانٌ (نبض یا رگ باریک) جمع شَرَايِيْنُ سُلْطَانٌ (بادشاہ) جمع سَلَاطِيْنُ دُكَّانٌ (دکان) جمع دَكَاكِيْنُ وغیرہ۔

اٹھارہواں وزن فَعَانِلُ اور انیسواں وزن فَعَانِيْلُ

اٹھارہواں وزن قیاساً جمع ہی وزن فِعْنَلٌ کا بلالحاظ حرکات جیسے فِرِنْدٌ (تلوار کا چمکتا ہوا حصہ) جمع فَرَانِدُ وغیرہ انیسواں وزن جمع ہی وزن فِعْنَالٌ کا یہ پہلے وزن سے برخلاف ہی صرف اس بات مین کہ پچھلے حرف کے پہلے مَدّہ ائدہ رکھتا ہی جیسے فِرْنَاسٌ (موٹی گردن والا شیر) جمع فَرَانِيْسُ وغیرہ۔

بیسواں وزن فَعَاوِلُ اور اکیسواں وزن فَعَاوِيْلُ

بیسواں وزن قیاساً جمع ہی وزن فَعْوَلٌ کا بلا مدہ جیسے جَدْوَلٌ (دبار) جمع جَدَاوِلُ وغیرہ اکیسواں وزن جمع ہی فِعْوَالٌ کا مدہ کے ساتھ جیسے قِرْوَاحٌ

دسواں وزن قیاسًا متعلق ہے تمام اسماسے جو وزن تَفْعُلٌ یا تَفْعِلَةٌ پر آتے ہیں بلالحاظ حرکات جیسے تَنْضُبٌ (نام درخت) جمع تَنَاضِبُ تُرْتُبٌ (ٹھوس) جمع تَرَاتِبُ تَجْرِبَةٌ (آزمائش) جمع تَجَارِبُ تَكْرِمَةٌ (تعظیم) جمع تَكَارِمُ وغیرہ گیارہواں وزن قیاسًا متعلق ہے ان اسماسے جو پہلا حرف تار زائد او پیچھے سے پہلا مدہ زائد رکھتے ہیں جیسے تِفْعَالٌ یا تَفْعِيلٌ ہیں مثلًا تِمْثَالٌ (صورت) جمع تَمَاثِيلُ تَصْوِيرٌ (تصویر) جمع تَصَاوِيرُ تَصْرِيفٌ (گردان) جمع تَصَارِيفُ تَفْصِيلٌ (بیان واضح) جمع تَفَاصِيلُ تَكْلِيفٌ (محنت) جمع تَكَالِيفُ وغیرہ اسکا تعلق تَرْغِيفٌ (روٹی) جمع تَرَاغِيفُ سے سماعی ہے۔

بارہواں وزن فَيَاعِلُ اور تیرہواں وزن فَيَاعِيلُ

بارہواں وزن قیاسًا جمع ہے وزن فَيْعَلٌ کا جیسے صَيْقَلٌ (صاف کرنے والا) جمع صَيَاقِلُ جَيِّدٌ (بزرگ) جمع جَيَائِدُ وغیرہ تیرہواں وزن جمع ہے وزن فَيْعَالٌ کا جیسے شَيْطَانٌ (دیو) جمع شَيَاطِينُ ضِيرَابٌ (مارا ماری) جمع ضَيَارِيبُ وغیرہ۔

چودہواں وزن فَعَاعِلُ اور پندرہواں وزن فَعَاعِيلُ

چودہواں وزن جمع ہے قیاسًا فُعَّلٌ کا بلالحاظ حرکات جیسے خُرَّقٌ (نام پرند) جمع خَرَارِقُ وغیرہ پندرہواں وزن جمع ہے فُعَّالٌ کا بلالحاظ حرکات جیسے

جمع مَسَاكِيْنُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعیہ متعلق ہے بہت سے اسمائے مفعول سے جو وزن مَفْعُوْلٌ پر آتے ہیں جیسے مَلْعُوْنٌ (لعنت کیا ہوا) جمع مَلَاعِيْنُ مَيْمُوْنٌ (برکت دیا ہوا) جمع مَيَامِيْنُ مَكْسُوْرٌ (توڑا ہوا) جمع مَكَاسِيْرُ مَشْهُوْرٌ (شہرت دیا ہوا) جمع مَشَاهِيْرُ مَمْلُوْكٌ (فیصلہ کیا ہوا) جمع مَمَالِيْكُ مَنْهِيٌّ (منع کیا ہوا) جمع مَنَاهِيُّ وغیرہ اس کا تعلق مُفْعِلٌ سے کم ہی جیسے مُطْفِلٌ (زن صاحب اطفال) جمع مَطَافِيْلُ مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی) جمع مَرَاضِيْعُ مُفْطِرٌ (وہ جو بہت روزہ رکھنے کے بعد کھانا کھاتا ہی) جمع مَفَاطِيْرُ مُوْسِرٌ (دولتمند) جمع مَيَاسِيْرُ مُسْنَدٌ (مبتدا یا مقدم) جمع مَسَانِيْدُ مُنْكَرٌ (بد) جمع مَنَاكِيْرُ اسی طرح مُفْعِلَةٌ سے جیسے مُوْمِسَةٌ (چھوڑی ہوئی عورت) جمع مَوَامِيْسُ یا فَعِيْلٌ سے جیسے هَجِيْنٌ (اولاد مرد آزاد کی کنیزک سے) جمع مَهَاجِيْنُ یا فَاعِلَةٌ سے جیسے دَاعِرَةٌ (بدیا درخت کھجور یا دہ جو کھجور نر کے پھول اوپر سے ڈالنے سے بارور نہین ہوتا) جمع مَدَاعِيْرُ یا فَعَلٌ سے جیسے ذَكَرٌ (آلت) جمع مَذَاكِيْرُ وغیرہ۔

دسوان وزن تَفَاعِلُ اور گیارہوان وزن تَفَاعِيْلُ

کی راے کے مطابق سماعۃً وزن مُفْعِلٌ سے جب مؤنث کی صفات ظاہر کرتا ہو
جیسے مُطْفِلٌ (زن صاحب اطفال) جمع مَطَافِلُ مُرْضِعٌ (دودھ پلانے
والی) جمع مَرَاضِعُ مُشْدِنٌ (بچہ بڑے کرنے والی ہرنی) جمع مَشَادِنُ
وغیرہ اور جب اس طرح کی صفات ظاہر نہین کرتا ہی تب اس کا تعلق مُفْعِلٌ سے
خلاف قاعدہ وسماعی ہوتا ہی اور ہمکا تعلق مُفْعَلٌ سے سب قواعد نویسون کے
نزدیک اختیار سماعت کا تابع ہی جیسے مُسْنَدٌ (مبتدا یا مقدم) جمع مَسَانِدُ
مُكْرَمٌ (بزرگی کیا ہوا) جمع مَكَارِمُ وغیرہ وزن فِعْلٌ اور فَعْلَةٌ سے
بہت کم علاقہ رکھتا ہی جیسے عَبْدٌ (بندہ) جمع مَعَابِدُ شِبْهٌ (شبیہ) جمع
مَشَابِهُ حُسْنٌ (خوبصورت) جمع مَحَاسِنُ لَمْحَةٌ (نظر) جمع
مَلَامِحُ وغیرہ۔

ذوان وزن مَفَاعِيلُ

پہلا قاعدہ

بصورت جمع قیاساً متعلق ہی اول تمام اسماے جو وزن مِفْعَالٌ پر آتے ہین
جیسے مِفْتَاحٌ (کلید) جمع مَفَاتِيحُ مِزْمَارٌ (بانسلی) جمع مَزَامِيرُ
مِيعَادٌ (وعدہ) جمع مَوَاعِيدُ مِيرَاثٌ (ورثہ) جمع مَوَارِيثُ
مِعْرَاجٌ (سیڑھی) جمع مَعَارِيجُ مِقْرَاضٌ (قینچی) جمع مَقَارِيضُ
وغیرہ دوم ان اسماے جو وزن مِفْعِيلٌ پر آتے ہین جیسے مِسْكِينٌ (غریب)

(خواہش) جمع مَطَالِبُ مَقْصَدٌ (نشانہ) جمع مَقَاصِدُ مَعْنیٰ (مطلب) جمع مَعَانِیْ مَوْعِدٌ (وعدہ) جمع مَوَاعِدُ مَیْسِرٌ (حاصل کرنا) جمع مَیَاسِرُ مَسْغَبَۃٌ (بھوکھ) جمع مَسَاغِبُ مَسْأَلَۃٌ (سوال) جمع مَسَائِلُ مَعْرِفَۃٌ (جاننا) جمع مَعَارِفُ مَعِیْشَۃٌ (زندگی) جمع مَعَائِشُ مَرْثِیَۃٌ (رونا) جمع مَرَاثِیْ مَکْرُمَۃٌ (بخشش) جمع مَکَارِمُ مَعُوْنَۃٌ (مدد) جمع مَعَاوِنُ وغیرہ دوم اسمای ظرف سے جو وزن مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ پر بنائے جاتے ہین (دیکھو اسم الظرف کا بیان) جیسے مَرْکَبٌ (سواری) جمع مَرَاکِبُ مَصْدَرٌ (نکلنے کی جگہہ) جمع مَصَادِرُ مَنْزِلٌ (اُترنے کی جگہہ) جمع مَنَازِلُ مَوْجِلٌ (زبان یا مکان ڈرنے کا) جمع مَوَاجِلُ مَضِیْقٌ (جای تنگی) جمع مَضَایِقُ وغیرہ سیوم اسمای آلہ سے جو وزن مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مُفْعُلٌ یا مُفْعُلَۃٌ پر بنائے جاتے ہین (دیکھو اسم الآلہ کا بیان) جیسے مِسْطَرٌ (سطر کھینچنے کا آلہ) جمع مَسَاطِرُ مِنْبَرٌ (منبر) جمع مَنَابِرُ مِخْلَبٌ (پنجہ مرغان) جمع مَخَالِبُ مِطْہَرَۃٌ (آوند) جمع مَطَاہِرُ مِصْقَلَۃٌ (صیقل کرنے کا آلہ) جمع مَصَاقِلُ مِسَرَّۃٌ (کان مین بات کرنے کی نلی) جمع مَسَارُّ مُنْخُلٌ (چلنی) جمع مَنَاخِلُ مُکْحُلَۃٌ (سرمہ) جمع مَکَاحِلُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع متعلق ہی بعض قواعد نویسون کی رای کے مطابق قیاسی اور اکثر قواعد نویسون

اسی طرح پر اگر جمع کم وزن فِعَلٌ فَعَلٌ یا فَاعِلٌ سے جیسے ظَنٌّ (گمان)
جمع اَظَانِیْنُ رَهْطٌ (قوم) جمع اَرَاهِیْطُ تِیْهٌ اصلاً تِیَهٌ
(حیران) جمع اَتَاوِیْهُ نَابٌ اصلاً نَیَبٌ (وہ دانت جسکو کھونٹا کہتے ہین)
جمع اَنَایِیْبُ رَاجِلٌ (سپاہی پیادہ) جمع اَرَاجِیْلُ بَاطِلٌ (جھوٹا)
جمع اَبَاطِیْلُ وغیرہ۔

خاتمہ

اکثر قواعد نویسون کی راے کے مطابق لفظ تِیْهٌ (میدان) اور نَابٌ
(وہ دانت جسکو ہندی مین کھونٹا کہتے ہین) کے جمع اَتْوَاهٌ اور اَنْیَابٌ ہوتے
ہین اور انکے جمع اَتَاوِیْهُ اور اَنَایِیْبُ بنتے ہین اسی طرح بنتے ہین نَعَمٌ
(چارپایہ) جمع اَنْعَامٌ اَنَاعِیْمُ قَوْلٌ (گفتار) جمع اَقْوَالٌ اَقَاوِیْلُ
رُکْنٌ (ستون) جمع اَرْکَانٌ اَرَاکِیْنُ زَهْرَةٌ (کلی) جمع اَزْهَارٌ
اَزَاهِیْرُ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ جمع اَفْرَاقٌ اَفَارِیْقُ وغیرہ۔

آٹھوان وزن مَفَاعِلُ

پہلا قاعدہ

صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول ثلاثی مجرد کے ہر ایک مصدر سے جو اپنے پہلے اصلی
حرف کے پہلے ایک زائد میم رکھتا ہی (دیکھو مصدر میمی کا بیان) جیسے مَطْلَبٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی تمام اسمائے جو اپنے پہلے اصلی حرف کے پہلے زائد ہمزہ اور بچلے اصلی حرف کے پیچھے ایک زائد حرف علت رکھتے ہیں ایسے اسما بنائے جاتے ہیں وزن اِفْعَالٌ پر جیسے اِسْكَافٌ (کفش ساز) جمع اَسَاكِيفُ وغیرہ یا وزن اِفْعِيلٌ پر جیسے اِقْلِيمٌ (ولایت) جمع اَقَالِيمُ اِكْلِيلٌ (تاج) جمع اَكَالِيلُ اِبْرِيقٌ (لوٹا) جمع اَبَارِيقُ وغیرہ یا وزن اُفْعِيلَةٌ پر جیسے اُثْفِيَّةٌ (ایک پتھر جس پر برتن گرم کرتے ہیں) جمع اَثَافِيُّ اُغْنِيَّةٌ (راگ) جمع اَغَانِيُّ اُمْنِيَّةٌ (خواہش) جمع اَمَانِيُّ اُضْحِيَّةٌ (شتر یا گوسپند قربانی) جمع اَضَاحِيُّ وغیرہ یا وزن اُفْعُولٌ یا اُفْعُولَةٌ پر جیسے اُسْلُوبٌ (طریق) جمع اَسَالِيبُ اُسْطُورَةٌ (کہانی) جمع اَسَاطِيرُ اُضْحُوكَةٌ (ٹھٹھا یا ہنسی کی بات) جمع اَضَاحِيكُ وغیرہ یا وزن اُفْعُوَالَةٌ پر جیسے اُسْطُوَانَةٌ (ستون) جمع اَسَاطِينُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی وزن فِعَالٌ سے جیسے هِلَالٌ (ماہ نو) جمع اَهَالِيلُ یا وزن فَعِيلٌ سے جیسے حَدِيثٌ (قول) جمع اَحَادِيثُ یا وزن فَعُولٌ سے جیسے عَرُوضٌ (علم نظم) جمع اَعَارِيضُ وغیرہ

اَرَاهِطُ صِرْمٌ (ایبان) جمع اَصَارِمُ بَجْرٌ (بد) جمع اَبَاجِرُ
دوم وزن فَعُلٌ سے جیسے جَمَلٌ (شتر) جمع اَجَامِلُ رَجُلٌ (مرد)
جمع اَرَاجِلُ وغیرہ سیوم وزن فَعلَۃٌ یا فَاعِلٌ سے جیسے شَاۃٌ اصلاً
شَوْهَۃٌ (بکری) جمع اَشَاوِہُ رَاجِلٌ (سپاہی پیادہ) جمع اَرَاجِلُ
وغیرہ یہ صورت جمع کم متعلق ہے اول وزن فُعَالٌ سے جیسے جُمَادٌ (فیاض) جمع
اَجَاوِدُ کُرَاعٌ (مویشی یا میش کے پاؤں) جمع اَکَارِعُ وغیرہ دوم وزن
فَعِیلٌ سے جیسے یَمِیْنٌ (قسم) جمع اَیَامِنُ یا اِفْعَالٌ سے جیسے اِبْهَامٌ
(انگشت نر) جمع اَبَاهِمُ وغیرہ۔

خاتمہ

بعض قواعد نویس خیال کرتے ہیں کہ اَرَاهِطُ اَرْهُطٌ کا جمع ہے جو خود رَهْطٌ
(قوم) کا جمع ہے اور یقین ہے کہ صورت جمع اَفَاعِلُ اکثر صورت جمع اَفْعُلٌ یا
اَفْعِلَۃٌ دونوں سے برآمد ہوتی ہے جیسے کَلْبٌ (کتا) جمع اَکْلُبٌ اَکَالِبُ
نِعْمَۃٌ (دولت) جمع اَنْعُمٌ اَنَاعِمُ یَدٌ (ہاتھ) جمع اَیْدٍ
اَیَادٍ مَکَانٌ (جگہ) جمع اَمْکِنَۃٌ اَمَاکِنُ سِوَارٌ (پہنچی) جمع
اَسْوِرَۃٌ اَسَاوِرُ اِنَاءٌ (رکابی) جمع اٰنِیَۃٌ اَوَانٍ
وغیرہ۔

ساتواں وزن اَفَاعِیلُ

جمع دَوَاقِیْنُ ضِرَابٌ (مارا ماری) جمع ضَوَارِیْبُ وغیرہ یا فُوْعَالٌ پر جیسے طُوْمَارٌ (کتاب) جمع طَوَامِیْرُ وغیرہ یعنی یہ صورت جمع درستی کے ساتھہ تمام اسماسے متعلق ہی جو دوسرے اور چوتھے حرف کی جگہہ پر مَدَّۃٌ زَائِدَۃٌ یعنی مدہ زائدہ رکھتے ہیں اسکا تعلق دَوَاخِیْنُ سے جو جمع ہی دُخَانٌ (دہوان) کا سماعی ہی۔

چھٹا وزن اَفَاعِلُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول ہر ایک اسم ذاتی سے جو وزن اُفْعُلٌ پر آتا ہی بلالحاظ حرکات جیسے اُصْبُعٌ (انگلی) جمع اَصَابِعُ اَرْنَبٌ (خرگوش) جمع اَرَانِبُ اَنْمُلَۃٌ (پور) جمع اَنَامِلُ اَفْعًی (قسم مار) جمع اَفَاعٍ وغیرہ دوم اسم التفضیل مذکر سے جیسے اَکْبَرُ (بزرگتر یا بزرگترین) جمع اَکَابِرُ اَصْغَرُ (خوردتر یا خوردترین) جمع اَصَاغِرُ اَوَّلُ (پہلا) جمع اَوَائِلُ اَعْلٰی (بلندتر یا بلندترین) جمع اَعَالٍ اَقْصٰی (دورتر یا دورترین) جمع اَقَاصٍ اَدْنٰی (نزدیکتر یا نزدیکترین) جمع اَدَانٍ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعًۃ متعلق ہی اول وزن فِعْلٌ سے جیسے رَھْطٌ (قوم) جمع

بعض قواعد نویس کہتے ہین کہ نظم مین یا نثر مقفا مین جب کبھی ضرورت ہوتی ہی وزن فَوَاعِلُ وزن فَوَاعِیلُ سے بدل جاتا ہی لیکن یہ بات صرف ان فَوَاعِل کو حاصل ہی جو فَاعَلٌ کے واسطے آتا ہی جیسے قَوَالِیبُ بجای قَوَالِبُ جمع قَالَبٌ (سانچہ) کا دَوَانِیقُ بجای دَوَانِقُ جمع دَانَقٌ (سکۂ خورد) کا وغیرہ اسلئے اگر اس بات کو قبول کرتے ہین تو جَوَاهِیرُ بجای جَوَاهِرُ جمع جَوْهَرٌ (سنگ قیمتی) نظم مین یا نثر مقفا مین بھی نہین آسکتا کیونکہ اسم واحد جَوْهَرٌ وزن فَوْعَلٌ پر بنا ہی نہ وزن فَاعَلٌ پر۔

پانچوان وزن فَوَاعِیلُ

قَاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی تمام اسما سے جو وزن فَاعَالٌ پر آتے ہین جیسے خَاتَامٌ (حلقہ مہر) جمع خَوَاتِیمُ سَابَاطٌ (دو گھرون کے درمیان ڈھکا ہوا راستہ) جمع سَوَابِیطُ خَاقَانٌ (شہنشاہ) جمع خَوَاقِینُ وغیرہ یا فَاعُولٌ پر جیسے قَانُونٌ (آئین) جمع قَوَانِینُ خَاتُونٌ (بی بی) جمع خَوَاتِینُ نَاطُورٌ (باغبان) جمع نَوَاطِیرُ بَاسُورٌ (قسم بیماری) جمع بَوَاسِیرُ وغیرہ یا فَاعُولَۃٌ پر جیسے قَارُورَۃٌ (شیشہ) جمع قَوَارِیرُ وغیرہ یا فَاعُولَاءُ پر جیسے عَاشُورَاءُ (ماہ محرم کا دسوان روز) جمع عَوَاشِیرُ وغیرہ یا فِیعَالٌ پر جیسے خِیتَامٌ (حلقہ مہر) جمع خَوَاتِیمُ دِیوَانٌ (کچہری)

یا فَوْعَلَۃٌ سے جیسے جَوْھَرٌ (سنگ قیمتی) جمع جَوَاھِرُ کَوْکَبٌ (ستارہ) جمع کَوَاکِبُ کَوْثَرٌ (چشمہ بہشت) جمع کَوَاثِرُ جَوْرَبٌ (جراب) جمع جَوَارِبُ حَوْصَلَۃٌ (حوصلہ) جمع حَوَاصِلُ صَوْمَعَۃٌ (پرستش گاہ) جمع صَوَامِعُ وغیرہ سیوم وزن فَاعِلَاءُ سے جیسے قَاصِعَاءُ (چوہے کا بِل) جمع قَوَاصِعُ نَافِقَاءُ (چوہے کا بل) جمع نَوَافِقُ دَامَّاءُ اصلاً دَامِمَاءُ (چوہے کا بل جو پہلے دو نوں سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ یہ جانور اپنے متعاقبون سے بچنے کے لئے بہت سے سوراخ رکھتا ہے) جمع دَوَامُّ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہے اول اسماے صفتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین اور صفات انسانی کے مظہر ہوتے ہین جیسے فَارِسٌ (اسپ سوار) جمع فَوَارِسُ شَاھِدٌ (گواہ) جمع شَوَاھِدُ ھَالِکٌ (ہلاک ہونے والا) جمع ھَوَالِکُ غَائِبٌ (غیر حاضر) جمع غَوَائِبُ وغیرہ اسکا تعلق اُن اسما سے کم ہوتا ہے جو پہلے اصلی حرف کے پیچھے الف یا واو زائد نہین رکھتے ہین جیسے بَقَرَۃٌ (گاو) جمع بَوَاقِرُ دُخَانٌ (دہوان) جمع دَوَاخِنُ نُفَسَاءُ (وہ عورت جسنے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہے) جمع نَوَافِسُ وغیرہ اسی طرح طَوَاحِنُ ہے اس کو درستی کے ساتھ طَوَاحِیْنُ ہونا چاہئیے تھا جمع طَاحُوْنَۃٌ (چکی) کا وغیرہ۔

خاتمہ

جیسے طَالِقٌ (طلاق دی ہوئی عورت) جمع طَوَالِقُ حَامِلٌ (زن حاملہ) جمع حَوَامِلُ حَائِضٌ (حیض والی عورت) جمع حَوَائِضُ ثانیاً اُن صفات کے جو ذوالعقل سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں جیسے نَاهِقٌ (رینکتا ہوا جانور یعنی گدہا) جمع نَوَاهِقُ صَاهِلٌ (ہنہناتا ہوا جانور یعنی گھوڑا) جمع صَوَاهِلُ نَاعِقٌ (زاغ) جمع نَوَاعِقُ بَازِلٌ (اونٹ جو اپنے آگے کے نشتر نما دانت گرا دیتا ہی) جمع بَوَازِلُ وغیرہ سیوم تمام اسمای ذاتی یا اسمای صفتی سے جو وزن فَاعِلَةٌ پر آتے ہیں جیسے فَاكِهَةٌ (میوہ) جمع فَوَاكِهُ قَاعِدَةٌ (قاعدہ) جمع قَوَاعِدُ فَائِدَةٌ (نفع) جمع فَوَائِدُ دَاهِيَةٌ (بدبختی) جمع دَوَاهٍ دَاعِيَةٌ (دعویٰ) جمع دَوَاعٍ زَاوِيَةٌ (گوشہ) جمع زَوَايَا یہ جمع سماعی ہی کیونکہ درستی کے ساتھ زَوَاءٍ ہونا چاہیئے تھا اسلئے کہ حرف واو یہان اصلی ہی نہ زائد جیسا خَطَايَا کے قاعدہ سے ضرور ہی ضَارِبَةٌ (مارنے والی) جمع ضَوَارِبُ قَاتِلَةٌ (قتل کرنے والی) جمع قَوَاتِلُ عَامَّةٌ اصلاً عَامِمَةٌ (عام) جمع عَوَامُّ خَاصَّةٌ اصلاً خَاصِصَةٌ (مقرر) جمع خَوَاصُّ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی اول وزن فَاعَلٌ سے جیسے خَاتَمٌ (انگوٹھی) جمع خَوَاتِمُ قَالَبٌ (ڈھانچہ یا سانچہ) جمع قَوَالِبُ طَابَعٌ (حلقۂ مہر) جمع طَوَابِعُ عَالَمٌ (دنیا) جمع عَوَالِمُ وغیرہ دوم وزن فَوْعَلٌ

خاتمہ

جمع کی اس صورت کی نسبت صرف اسقدر اور ظاہر کرنا ہی کہ جس بدلا بدلی کی یہ متحمل ہوتی ہی سو فقط لفظ خَطَایَا مین ہی اس کتاب کے دسوین حصہ کی چوتھی فصل کے گیارہوین قاعدہ کے مطابق جیسے مَطِیَّةٌ اصلاً مَطِیوَةٌ (اسپ) کا جمع مَطَایِوُ ہوتا ہی لیکن یا رجب واحد مین مدہ زائدہ ہوتی ہی تب جمع مین اس کتاب کے گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے اٹھارہوین قاعدہ کے مطابق ہمزہ سے بدل جاتی ہی اور اسی طرح فصل مذکورہ کے اٹھائیسوین قاعدہ کے مطابق پہلا واو بدل کر یا ہوجاتا ہی یعنے مَطَایِوُ مَطَائِیُ پھر مَطَائِیُ مَطَایَا ہوجاتا ہی جیسے خَطَائِیُ خَطَایَا ہوجاتا ہی۔

چوتھا وزن فَوَاعِلُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین جیسے خَالِدٌ (ایک مرد کا نام) جمع خَوَالِدُ کَاهِلٌ (جگہہ کاندہون کے درمیان) جمع کَوَاهِلُ سَاحِلٌ (کنارہ) جمع سَوَاحِلُ حَافِرٌ (سم) جمع حَوَافِرُ جَانِبٌ (طرف) جمع جَوَانِبُ خَاتَمٌ (انگوٹھی) جمع خَوَاتِمُ وغیرہ دوم اسمای صفتی سے جو اسی وزن پر آتے ہین اور مظہر ہین اولاً صفات مؤنث کے

یا دست چپ) جمع شَمَائِلُ دِعَامٌ (ستون) جمع دَعَائِمُ رِکَابٌ (غول شتران سواری) جمع رَکَائِبُ هِجَانٌ (شتر سفید) جمع هَجَائِنُ شَمَالٌ (باد شمال وشرق) جمع شَمَائِلُ عُقَابٌ (نام پرند شکاری) جمع عَقَائِبُ وغیرہ سیوم فَعِیلٌ سے جیسے نَسِیمٌ (ہوائی ملائم) جمع نَسَائِمُ وَصِیدٌ (آستانہ) جمع وَصَائِدُ دَلِیلٌ (راہ یا راہنما) جمع دَلَائِلُ اَفِیلٌ (شتر خورد) جمع اَفَائِلُ وغیرہ چہارم فَعِیلٌ یا فَعِیلَةٌ سے بشرطیکہ معنی اسم مفعول کے دیوے جیسے ضَمِیرٌ (پوشیدہ) جمع ضَمَائِرُ طَرِیفٌ (نیا کما یا ہوا مال) جمع طَرَائِفُ رَهِینٌ (گرو) جمع رَهَائِنُ دَفِینَةٌ (گاڑا ہوا) جمع دَفَائِنُ رَقِیمَةٌ (لکھا ہوا) جمع رَقَائِمُ ذَبِیحَةٌ (ذبح کیا ہوا) جمع ذَبَائِحُ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ صورت جمع کم متعلق ہے وزن فَعْلٌ سے جیسے لَیْلٌ (رات) جمع لَیَائِلُ حِقْدٌ (دشمنی) جمع حَقَائِدُ یا وزن فَعَلٌ سے جیسے جَمَلٌ (شتر) جمع جَمَائِلُ یا فُعْلَةٌ سے جیسے ضَرَّةٌ (سوت) جمع ضَرَائِرُ حُرَّةٌ (زن آزاد) جمع حَرَائِرُ یا فَعِلَةٌ سے جیسے حَاجَةٌ اصلاً حَوِجَةٌ (ضرورت) جمع حَوَائِجُ خَرِبَةٌ (خراب) جمع خَرَائِبُ یا فَعَلَاءُ سے جیسے شَجَعَاءُ (زن بہادر) جمع شَجَائِعُ وغیرہ

عَلَاقَۃٌ (نسبت) جمع عَلَائِقُ رِسَالَۃٌ (کتاب) جمع رَسَائِلُ قِلَادَۃٌ (پٹہ) جمع قَلَائِدُ حِمَالَۃٌ (پرتلہ) جمع حَمَائِلُ ذُؤَابَۃٌ (موی پیشانی) جمع ذَوَآئِبُ صُؤَابَۃٌ (جوں کا انڈا) جمع صَآئِبُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہے اول وزن فُعَائِلُ سے جیسے جُرَائِضٌ (مرد دراز قد و دراز شکم) جمع جَرَائِضُ یا فَعَالِیَۃٌ سے جیسے حَزَابِیَۃٌ (مرد توانا و کوتاہ) جمع حَزَائِبُ یا فَعَأْلٌ سے جیسے شَمْأَلٌ (ہوای شمال و شرق) جمع شَمَائِلُ یا فُعَالَی سے جیسے حُبَارٰی (کودن) جمع حَبَائِرُ یا فَعَالَاءُ سے جیسے بَرَاکَاءُ (مضبوطی لڑائی میں) جمع بَرَائِکُ یا فَعُولَاءُ سے جیسے جَلُولَاءُ (ایک عورت کا نام) جمع جَلَائِلُ یا فَعِیْلَاءُ سے جیسے قَرِیْثَاءُ (ایک قسم کا چھوہارا) جمع قَرَائِثُ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعًۃ متعلق ہے اول وزن فَعُولٌ سے جیسے قَدُومٌ (بسولہ) جمع قَدَائِمُ جَزُورٌ (شتر قربانی) جمع جَزَائِرُ عَجُوزٌ (زن پیر) جمع عَجَائِزُ عَرُوسٌ (دلھن) جمع عَرَائِسُ ذَنُوبٌ (پانی سے بھرا ہوا ڈول) جمع ذَنَائِبُ وغیرہ دوم فِعَالٌ سے جیسے شِمَالٌ (طبیعت

(دختر نامنکوحہ) جمع عَذَارِیُّ وغیرہ سے سماعی ہی علیٰ ہذا القیاس وزن فِعْلَانٌ اور فُعْلَانٌ بھی سب کی رائے کے مطابق سماعی ہی جیسے اِنْسَانٌ (آدمی) جمع اَنَاسِیُّ ظَرِبَانٌ (گربہ دشتی) جمع ظَرَابِیُّ وغیرہ

تیسرا وزن فَعَائِلُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَعِیْلَةٌ پر آتے ہین جیسے سَفِیْنَةٌ (کشتی) جمع سَفَائِنُ صَحِیْفَةٌ (کتاب) جمع صَحَائِفُ کَتِیْبَةٌ (فوج) جمع کَتَائِبُ حَقِیْقَةٌ (راستی) جمع حَقَائِقُ فَضِیْلَةٌ (بزرگی) جمع فَضَائِلُ خَطِیَّةٌ (غلطی) جمع خَطَایَا مَطِیَّةٌ (اسپ سواری) جمع مَطَایَا بَلِیَّةٌ (بلا) جمع بَلَایَا وغیرہ دوم تمام اسمای صفتی سے جو اسی وزن پر آتے ہین بشرطیکہ اسم مفعول کے معنی نہین دیتے جیسے کَرِیْمَةٌ (عمدہ) جمع کَرَائِمُ عَظِیْمَةٌ (بزرگی) جمع عَظَائِمُ شَرِیْفَةٌ (عمدہ) جمع شَرَائِفُ بَقِیَّةٌ (باقی) جمع بَقَایَا وغیرہ سیوم وزن فَعُوْلَةٌ سے جیسے حَلُوْبَةٌ (دودھیل اونٹنی) جمع حَلَائِبُ رَکُوْبَةٌ (شتر سواری) جمع رَکَائِبُ حَمُوْلَةٌ (شتر باربرداری) جمع حَمَائِلُ وغیرہ چہارم وزن فِعَالَةٌ سے جیسے دَجَاجَةٌ (ماکیان) جمع دَجَائِجُ سَحَابَةٌ (ابر) جمع سَحَائِبُ

فَعْلٌ سے جیسے اَرْضٌ (زمین) جمع آرَاضٍ آهْلٌ (لوگ) جمع آهَالٍ وغیرہ اسکا تعلق فَعْلَةٌ سے بہت کم ہی جیسے کَیْکَةٌ (انڈا) جمع کَیَاكٍ وغیرہ۔

دوسرا وزن فَعَالِيُّ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اسمای نسبتی کے سوا تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعْلِيٌّ پر آتے ہین جیسے کُرْسِيٌّ (چوکی) جمع کَرَاسِيُّ کُرْکِيٌّ (کلنگ) جمع کَرَاکِيُّ اسکا تعلق مَهْرِيٌّ یا مَهْرِيَّةٌ (قسم شتر) جمع مَهَارِيُّ سے سماعی ہی کیونکہ یہ اسمای نسبتی ہین اور اسی طرح عَارِيَةٌ (قرض) اصل مین عَوْرِيَّةٌ کا جمع عَوَارِيُّ ہوتا ہی کیونکہ اسکا پچلا اصلی حرف متحرک ہی۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول وزن فِعْلَاءُ سے جیسے عِلْبَاءُ (رگ گردن) جمع عَلَابِيُّ خِرْبَاءُ (زمین ناہموار) جمع خَرَابِيُّ وغیرہ دوم فُعْلَاءُ سے جیسے قُوبَاءُ (مرض داد) جمع قَوَابِيُّ وغیرہ سیوم وزن فَعْلَايَا سے جیسے حَوْلَايَا (نام دہیہ) جمع حَوَالِيُّ وغیرہ اکثر قواعد نویسون کی راے کے مطابق اسکا تعلق وزن فَعْلَاءُ سے جیسے صَحْرَاءُ (کھیت) جمع صَحَارِيُّ عَذْرَاءُ

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہو اُن اسماء سے جو مختلف وزنوں پر بنائے جاتے ہیں اور دو حرف زائد رکھتے ہیں جن میں سے کوئی ایک چھوڑ دیا جاتا ہی اور وہ وزن یہ ہیں اول فَعَنْلُوَةٌ جیسے قَلَنْسُوَةٌ (ٹوپی) جمع قَلَاسٍ یا قَلَانِسُ دوم فُعَلْنِيَةٌ سے جیسے بُلَهْنِيَةٌ (زندگی عیاشانہ) جمع بَلَاهٍ یا بَلَاهِنُ سیوم وزن فَعَوْلَى سے جیسے عَدَوْلَى (درخت کہنہ و بلند) جمع عَدَالٍ یا عَدَاوِلُ اور کبھی عَدَائِلُ چہارم وزن فَعَوْلَاةٌ سے جیسے قَهَوْبَاةٌ (تیر پیکان سہ گوشہ) جمع قَهَابٍ یا قَهَاوِبُ اور کبھی قَهَايِبُ پنجم وزن فَعَلْنَى سے جیسے عَفَرْنَى (شیر توانا) جمع عَفَارٍ یا عَفَارِنُ ششم وزن فَعَنْلَى سے جیسے حَبَنْطَى (بڑے پیٹ والا چھوٹا آدمی) جمع حَبَاطٍ یا حَبَانِطُ ہفتم وزن فُعَالَى سے جیسے حُبَارَى (کودن) جمع حَبَارٍ یا حَبَائِرُ پڑھنے والا بآسانی معلوم کر سکتا ہی کہ دوسرا حرف زائد چھوڑنے سے جمع وزن فَعَالٍ پر نہیں آتا ہی لیکن فَعَائِلُ پر جیسے قَلَانِسُ یا فَعَاوِلُ پر جیسے عَدَاوِلُ اور اسی طرح پر دوسرے ۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعتًہ متعلق ہی اول وزن فَعْلَانٌ سے جیسے كَسْلَانٌ (سست یا کمزور) جمع كَسَالٍ عَجْلَانٌ (جلدی) جمع عَجَالٍ دوم

وزن فَعَالِ پر آتا ہی سو ان قاعدون کے موافق بنایا جاتا ہی۔

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہین جیسے صَحْرَاءُ (کھیت) جمع صَحَارِیا فَیْفَاءُ (کھیت) جمع فَیَافِ عَذْرَاءُ (دختر نانکوحہ) جمع عَذَارِ وغیرہ دوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فِعْلَی پر آتے ہین اور اسمای صفتی سے جو وزن فُعْلَے پر آتے ہین جیسے عَلْقَی (نام سبزہ) جمع عَلَاقِ دَعْوی (دعوی) جمع دَعَاوِ ذِفْرَی (کان کے پیچھے کی ہڈی) جمع ذَفَارِ اِشْفَی (ستاری یعنی موچی کا سوا) جمع آشَافِ سُعْدی (ایک عورت کا نام) جمع سَعَادِ حُبْلَی (حاملہ) جمع حَبَالِ خُنْثَی (نہ مذکر نہ مؤنث) جمع خَنَاثِ وغیرہ سیوم اسمای نسبتی وغیرہ سے جو وزن فُعْلِیٌّ یا فُعْلِیَّةٌ پر آتے ہین جیسے مَهْرِیٌّ یا مَهْرِیَّةٌ (ایک طرح کا اونٹ) جمع مَهَارِیا دُرِّیٌّ (ستارۂ روشن) جمع دَرَارِیا ذُرِّیَّةٌ (ایک مرد کی اولاد) جمع ذَرَارِیا سُرِّیَّةٌ (زن مدخولہ) جمع سَرَارِیا وغیرہ چہارم وزن فِعْلِیَةٌ سے جیسے حِذْرِیَةٌ (زمین ناصاف) جمع حَذَارِ یا فَعْلُوَةٌ سے جیسے تَرْقُوَةٌ (استخوان گلو) جمع تَرَاقِ عَرْقُوَةٌ (لکڑی یا سیخ جو ڈول مین آڑی لگتی ہی) جمع عَرَاقِ وغیرہ پنجم فِعْلَاةٌ سے جیسے لَیْلَاةٌ (رات) جمع لَیَالِ سِعْلَاةٌ (قسم دیو) جمع سَعَالِ وغیرہ۔

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱۴	فَعَاعِلُ	خَرَانِقُ	خُرَّقٌ	قسم پرند
۱۵	فَعَاعِيلُ	خَفَافِيشُ	خُفَّاشٌ	چمگادڑ
۱۶	فَعَالِنُ	فَرَاسِنُ	فِرْسِنٌ	سم شتر
۱۷	فَعَالِيْنُ	سَلَاطِيْنُ	سُلْطَانٌ	بادشاہ
۱۸	فَعَانِلُ	فَرَانِدُ	فِرِنْدٌ	جوہر شمشیر
۱۹	فَعَانِيلُ	فَرَانِيسُ	فِرْنَاسٌ	شیر فربہ گردن
۲۰	فَعَاوِلُ	جَدَاوِلُ	جَدْوَلٌ	نہر
۲۱	فَعَاوِيلُ	قَرَاوِيحُ	قِرْوَاحٌ	دراز ساق

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۶	اَفَاعِلُ	اَکَابِرُ	اَکْبَرُ	بزرگ
۷	اَفَاعِیلُ	اَقَالِیمُ	اِقْلِیمٌ	سرزمین
۸	مَفَاعِلُ	مَطَالِبُ	مَطْلَبٌ	مطلب
۹	مَفَاعِیلُ	مَفَاتِیحُ	مِفْتَاحٌ	کنجی
۱۰	تَفَاعِلُ	تَجَارِبُ	تَجْرِبَةٌ	واقف کاری
۱۱	تَفَاعِیلُ	تَمَاثِیلُ	تِمْثَالٌ	تصویر
۱۲	فَیَاعِلُ	صَیَاقِلُ	صَیْقَلٌ	صیقل گر
۱۳	فَیَاعِیلُ	شَیَاطِیْنُ	شَیْطَانٌ	دیو

اس نقشہ مین منتہی الجموع کے ایسے وزن درج کیے ہین جو زبان عربی مین مستعمل معلوم ہوتے ہین

نقشہ اوزان منتہی الجموع

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱	فَعَالٍ	صَحَارٍ	صَحْرَاءُ	کھیت
۲	فَعَالِيُّ	كَرَاسِيُّ	كُرْسِيٌّ	چوکی
۳	فَعَائِلُ	سَفَائِنُ	سَفِينَةٌ	کشتی
۴	فَوَاعِلُ	جَوَاهِرُ	جَوْهَرٌ	سنگ قیمتی
۵	فَوَاعِيلُ	قَوَانِينُ	قَانُونٌ	آئین

فَعْلَالٌ جمع فَعَالِيلُ وغیرہ مطابق اسکے ہر ایک قسم منتہی الجموع کے بہتیرے وزن رکھتی ہی لیکن اس قسم کے جمعون کے بنانے کا قاعدہ وزنون کے ساتھہ اختلاف نہین رکھتا ہی کیونکہ مَفْعَلٌ سے مَفَاعِلُ اور فَوْعَلٌ سے فَوَاعِلُ وغیرہ ایک ہی قاعدہ سے بنائے جاتے ہین اسلیئے جس قسم سے وہ علاقہ رکھتا ہی اُسکے وزنون مین سے کسی وزن کو اس قسم کے باقی وزنون کا قائم مقام کرسکتے ہین پس اس بیان کے مطابق کہتے ہین کہ پہلی قسم کے جمع عموماً وزن مَفَاعِلُ پر اور دوسری قسم کے جمع عموماً وزن مَفَاعِيلُ پر بنائے جاتے ہین پہلا وزن مَفَاعِلُ وزن فَعَائِلُ فَوَاعِلُ فَعَالِلُ وغیرہ کا قائم مقام ہی اور دوسرا وزن مَفَاعِيلُ وزن آفَاعِيلُ فَعَالِيلُ وغیرہ کا جو قسم اول سے صرف پچھلے حرف کے پہلے حرف یا واقع ہونے سے پہچانا جاتا ہی قائم مقام ہی اسی طرح وزن مَفَاعِلَةٌ تیسری قسم کے وزنون کا قائم مقام ہوسکتا ہی لیکن اس قسم کے جمع زبان عربی مین کم آتے ہین اور چونکہ آخر مین علامت تنوین قبول کرتے ہین اسواسطے بعض قواعدنویس انکو قسم منتہی الجموع سے خارج کرتے ہین۔

جو حالت وحدت مین زیادہ حرف رکھتے ہین ایسے جو حالت مکسر مین آسکتے ہین جیسے فَرَزْدَقٌ (ایک قسم کی روٹی) مُدَحْرِجٌ (گھمانے والا) مُنْطَلِقٌ (جانے والا) اِسْتِخْرَاجٌ (چُننا) وغیرہ مگر اس حالت مین قواعد نویسون نے ترکیب جمع کے وقت قاعدہ کی رو سے حروف کا چھوڑ دینا تجویز کیا ہی یعنی وہی کہتے ہین اول یہ کہ حروف زائد کی نسبت حروف اصلی کو بجال رکھنا لازم ہی جیسے مُدَحْرِجٌ جمع دَحَارِجُ دوم یہ کہ دو یا زیادہ حروف زائد سے اس حرف کو بحال رکھنا واجب ہی جس سے خصص اللسان کا تعلق ہی اور زیادہ تر امتیاز ہوسکتا ہی جیسے مُنْطَلِقٌ جمع مَطَالِقُ اور سیوم یہ کہ دو اصلی یا دو زائد حرفون مین اکثر دونون ضروری معلوم ہوتے ہین تو کوئی ایک بجال رکھہ لینا مناسب ہی جیسے فَرَزْدَقٌ جمع فَرَازِدُ یا فَرَازِقُ اِسْتِخْرَاجٌ جمع سَخَارِجُ یا تَخَارِجُ وغیرہ اسی طرح پر چھوڑ دینے کی صورتین بہت نامناسب معلوم ہوتی ہین اور اگر مین اپنی تھوڑی سی واقفیت پر اعتبار کرتا ہون تو معلوم ہوتا ہی کہ منتہی الجموع صرف ان اسمون سے بنایا جاتا ہی جو علی الترتیب صورت جمع مین واحد کے سب حرفون کی یا کم سے کم ضروری حرفون کی بحالی رکھہ سکتے ہین اور یہ حروف تعداد مین نہ کم ہوتے ہین نہ زیادہ ۔

لیکن اگر سب حروف جو واحد مین آتے ہین علی الترتیب منتہی الجموع مین رکھہ لئے جاوینگے تو بآسانی معلوم ہوگا کہ منتہی الجموع کے وزن واحد کے وزن سے عموماً مختلف رہین گے جیسے فُعْلُلٌ جمع فَعَالِلُ مُفْعِلٌ جمع مَفَاعِلُ فَوْعَلٌ جمع فَوَاعِلُ مِفْعَالٌ جمع مَفَاعِيلُ فِعْلَانٌ جمع فَعَالِينُ

نسبت بیانات ذیل پر خیال فرما دیں گے۔
منتہی الجموع پانچ یا چھ حرف رکھتا ہی اگر پانچ حرف رکھتا ہی تو اُن میں سے پہلے دو مفتوح ہوتے ہیں اور تیسرا الف زائد ساکن ہوتا ہی اور چوتھا مکسور ہوتا ہی جیسے مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ (سجدہ گاہ) کا اور اگر چھ حرف رکھتا ہی تو اُن میں سے پانچواں حرف یار زائد ساکن ہوتا ہی جیسے اَقَالِيمُ جمع اِقْلِيمٌ (ولایت) کا یا چھٹا حرف تار زائدہ ہوتا ہی جیسے اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ (استاد) کا سوا سطے ہونا یا نہونا حرف یار کا یا حرف تار کا اور تنوین قبول کرنا حرف تار کا صرف وہی وسائل ہیں جن سے دوسری یا تیسری قسم کے اسمائی جمع پہلی قسم کے اسمائی جمع سے پہچانے جاتے ہیں۔
منتہی الجموع اکثر اُن اسمار سے بنائے جاتے ہیں جو حالت وحدت میں تین حرف رکھتے ہیں جیسے اَقَاوِيلُ جمع ہی اَقْوَالٌ کا جو جمع ہی قَوْلٌ (گفتار) کا لیکن یہ ایسے اسموں کے واحد سے بہت کم بنایا جاتا ہی کیونکہ اسم واحد حرفوں کی تعداد ضروری نہیں رکھتا اگرچہ لفظ اَرْضٌ (زمین) حقیقت میں خلاف قیاس اپنا جمع اَرَاضِی بناتا ہی جو اصل میں اَرَاضِيُ ہی (اس کتاب کے گیارہویں حصے کی پہلی فصل کے تیئیسویں قاعدہ کے مطابق) جیسے حُسْنٌ (خوبصورتی) بنا ہی اپنا جمع مَحَاسِنُ لیکن ایسی مثالیں حالت جمع میں ایسے حروف جو حالت واحد میں نہیں ہوتے ہیں خود مختاری سے اختیار کر لیتے ہیں اور اسواسطے قلیل الوقوع ہوتے ہیں اور بالکل علم قواعد کے تابع نہیں ہوتے۔
منتہی الجموع برابر ناسمتعلق ہی اور میری دانست میں بہت کم متعلق ہی اُن اسموں سے

دوسری قسم جمع مکسر کی

مین بتلا چکا ہون کہ جمع مکسر کی دوسری قسم کہے جاتے ہین اقصی الجموع یا منتہی الجموع (یعنی اخیر یا جمع الجموع یعنی جمعون کا اخیر یا جمعون کا جمع)

اسکو یہ نام اسواسطے دیئے ہین کہ اسکے وزن جمع مکسر کے دوسرے وزن قبول نہین کرتے ہین مثلاً مَسَاجِدُ منتہی الجموع ہی مَسْجِدٌ (سجدہ گاہ) کا اسکا مؤنث جمع سالم مَسَاجِدَاتٌ ہوتا ہی لیکن سوا اُس ایک صورت کے جو بیان تبلائی ہی دوسری کوئی صورت جمع مکسر کی نہین قبول کرتا ہی اسی طرح آفَارِیْقُ (اقوام) منتہی الجموع ہونے سے جمع مکسر کی کوئی دوسری صورت نہین اختیار کرتا ہی اور نہ ایسی کوئی دوسری صورت اختیار کرنے کی ضرورت رکھتا ہی کیونکہ یہ خود آفْرَاقٌ کا جمع ہی جو فِرَاقٌ کا جمع ہی جو فِرْقَۃٌ (قوم) کا جمع ہی۔

بلکہ جو نام حالت وحدت مین منتہی الجموع کی صورت اختیار کرتے ہین سو سوا الف اور تاء کے جو علامت جمع مؤنث ہی اور کوئی صورت نہین اختیار کرتے ہین جیسے سَرَاوِیْلُ (پائجامہ) جمع سَرَاوِیْلَاتٌ وغیرہ کیونکہ اگرچہ بعض قواعد نویس سَرَاوِیْلُ کو سِرْوَالَۃٌ کا جمع سمجھتے ہین مگر دوسرے سب اس کو واحد خیال کرتے ہین سو ظاہرا درست معلوم ہوتا ہی کیونکہ سِرْوَالَۃٌ ایک لفظ جعلی ہی زبان عربی مین کسی جا پر مستعمل نہین پایا جاتا ہی یہ بات کہ سَرَاوِیْلُ منتہی الجموع کی صورت رکھتا ہی ان لوگون کو ظاہر ہوگی جو اس طرح کے جمع کی

کے جنکو سماعی کہتے ہین اسواسطے قواعد قیاسی سے جو غالب بھی کہلاتے ہین قواعد
نویسون کی یہ رای نہین ہی کہ استعمال عام سے اجازت نہ لین جہان مل سکتی ہو لیکن
زبان عربی مین ایسے بھی اسم ہین جنکے جمع اتبک نہ ضرور ہوئے ہین نہ استعمال مین آئے
ہین پس اگر ایسے اسمون کے جمع کی کبھی اتفاقاً ضرورت ہو تو بعض قواعد نویس اختیار
دیتے ہین کہ انکو قیاس سے قواعد مذکورہ کے مطابق بنا سکتے ہین

اور سیبویہ وغیرہ دوسرے قواعد نویس قواعد قیاسی کے مطابق جمع بنانے کی اجازت
عام دیتے ہین اولاً شاعرونکو ثانیاً مقفا عبارت لکھنے والون کو جب کبھی انکو قافیہ
کی ضرورت واقع ہووے لیکن میری اس کتاب کے پڑہنے والون کو یہ اجازت بیفائدہ
ہی اسلئے کہ شاید انکو ایسی ضرورت نہ پڑے اسواسطے جو صورتین جمع مکسر کی بتلائی ہین
ان مین سے کون سی درستی کے ساتھہ بولنے مین آسکتی ہین اور کون سی نہین آسکتی ہین
اس بابت کی تجویز کے لیئے اختیار قیاس پر اختیار سماعت مقدم ہی سو صرف فرہنگہای نامی
کے ملاحظہ سے دریافت ہو سکتا ہی یہ زبان عربی مین ایک بڑا نقص ہی اور ان فرہنگون کو
دیکھے بغیر رفع نہین ہو سکتا اسواسطے پڑہنے والا انکو دیکھے ۔

چوتھی فصل

فی بیانِ ابنیۃِ منتہی الجموع

یعنی منتہی الجموع کی ابنیہ کے بیان مین

کے بازو کے لقب پر) جمع فَدَاعی یا فَعَلان کے ساتھ جیسے دُسْفَان (جاسوس) جمع دَسَافی یا فَعَالی کے ساتھ جیسے حُلاونی (ایک چھوٹے درخت کا نام) جمع حَلاونی وغیرہ۔

خاتمہ

اب بیان چند بیانات ظاہر کرتا ہون نسبت اُن قواعد کے جو متعلق ہین اوّلاً جمع القلت کی ترکیب سے اور ثانیاً جمع الکثرت کی ترکیب سے جسکا مذکور ابھی ہو چکا ہی اور قسم اول مین داخل کیا گیا ہی۔

قواعد نویسون کے اتفاق عام کی رو سے یہ قواعد اوّل قیاسی کہلاتے ہین اسلیئے کہ انکا استعمال مطلقاً اختیار سماعت کا پابند نہین ہی دوم سماعی ہین اسلیئے کہ انکا استعمال اس اختیار کا مطیع ہی سیوم نادر اسلیئے کہ ان کے استعمال کی مثالین زیادہ نہین اور اسواسطے خلاف القیاس کہے جاتے ہین کیونکہ جن قواعد عام کے مطابق انکو آنا چاہیئے اُنکے مطابق نہین آتے ہین۔

لیکن قواعد قیاسی قیاساً قیاسی کہلاتے ہین نہ استعمالاً کیونکہ جمع آعیاش عَیْش (جینا) سے نہین بنا سکتے اسلیئے کہ یہ استعمال عام کے مطابق نہین ہی پس یہ بات ظاہر ہی کہ سَیْف (تلوار) کا جمع اَسْیَاف بنا سکتے ہین نہ اختیار قیاس سے جیسا قواعد نویس کہتے ہین مگر صرف اجازت استعمال عام سے اور مطابق اسکے تمام قواعد نویس قبول کرتے ہین کہ قواعد قیاسی حقیقت مین بالطبیعت سماعی ہین اگرچہ یہ بات صحیح ہی کہ انکے وقوع کی مثالین بہت زیادہ ہین بہ نسبت ان کی مثالو

وغیرہ ششم وزن فِعْلِیَۃٌ سے جیسے حِذْرِیَۃٌ (بڑی اونچی زمین) جمع
حَذَارِی عِفْرِیَۃٌ (خروس کی گردن کے پر) جمع عَفَارِی یا وزن
فُعَالِی سے جیسے عُجَاسِی (بڑی قطار اونٹوں کی) جمع عَجَاسِی
حُلَاوِی حَلَاوَاءُ وزن فَعَالَاءُ پر بھی آتا ہے (گردن کا پیچ پیچھے
سے) جمع حَلَاوِی وغیرہ یہ صورت جمع بعض اسمای نسبتی یعنی اسمای منسوب سے
بھی متعلق ہے جیسے مَهْرِیٌّ (قسم شتران موسوم مَهْرَۃُ بن حَیْدَان) سے
جمع مَهَارِی وغیرہ

انیسوان وزن فُعَالَی

قاعدہ

یہ صورت جمع سماعی ہے نہ قیاسی اختیار سماعت سے متعلق ہے اُن اسمای صفتی کے ساتھ
جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہیں جیسے فَرْدٌ (واحد) جمع فُرَادَی یا اَفْعَلُ کے ساتھ
جیسے اَحْمَقُ (بیوقوف) جمع حُمَاقَی یا فَعِیلٌ کے ساتھ خواہ معنی اسم مفعول
رکھے خواہ نہ رکھے جیسے کَسِیرٌ (ٹوٹا ہوا) جمع کُسَارَی اَسِیرٌ (قید کیا ہوا)
جمع اُسَارَی قَدِیمٌ (پرانا) جمع قُدَامَی یا فَعْلَانُ اور فَعْلَی کے ساتھ
جیسے سَکْرَانُ اور سَکْرَی (مست) جمع سُکَارَی یا فَعْلَانُ کے ساتھ
جسکا مونث فَعْلَانَۃٌ یا فَعْلَاءُ ہو جیسے نَدْمَانُ (پشیمان) جمع نُدَامَی
حَیْرَانُ (دق) جمع حُیَارَی یا فَاعِلَۃٌ کے ساتھ جیسے قَادِمَۃٌ (کسی غ

(پشیمان) جمع نَدَامی کَسْلَانُ یا کَسْلَانَۃٌ (سست) جمع کَسَالیٰ وغیرہ ہفتم صرف مذکر اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلَانُ یا فَعْلَاءُ پر آتے ہین جیسے حَیْرَانٌ (دق) جمع حَیَارٰی وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول اسمای صفتی سے جو وزن فَعِلٌ پر آتے ہین جیسے حَذِرٌ (محترز) جمع حَذَارٰی صَلِفٌ (شیخی باز) جمع صَلَافٰی حَبِطٌ (پھولے ہوئے پیٹ والا) جمع حَبَاطٰی وَجِعٌ (دردناک) جمع وَجَاعٰی وغیرہ دوم وزن فُعُوْلٌ فَعَلٌ فُعَلٌ سے جیسے فُلُوٌّ (بچہ خر وغیرہ) جمع فَلَاوٰی قَزَمٌ (مرد کمینہ) جمع قَزَامٰی شُقَذٌ (چھوٹا گرگٹ) جمع شَقَاذٰی وغیرہ سیوم وزن فَعِلَۃٌ سے جیسے اَلْیَۃٌ (چوتڑ) جمع اَلَایَا شَاۃٌ (بکری) جو اصل مین شَوْھَۃٌ ہی جمع شَوَاھیٰ ضَبِعَۃٌ (گرمائی ہوئی اونٹنی) جمع ضَبَاعیٰ ھَدِمَۃٌ (گرمائی ہوئی اونٹنی) جمع ھَدَامیٰ وغیرہ چہارم وزن اَفْعَلُ فَاعِلٌ فَعِیْلٌ فَیْعِلٌ سے جیسے اَحْمَقُ (بیوقوف) جمع حَمَاقٰی طَاھِرٌ (پاک) جمع طَھَارٰی یَتِیْمٌ (بے پدر) جمع یَتَامٰی حَزِیْنٌ (غمگین) جمع حَزَانٰی ضَرِیْسٌ (چاہ سنگین) جمع ضَرَاسٰی اَیِّمٌ (نامنکوح) جمع اَیَامٰی وغیرہ پنجم وزن فُعَالَۃٌ سے جیسے حُلَاوَۃٌ (گردن کا بیچ پیچھے سے) جمع حَلَاوٰی هِرَاوَۃٌ (چوبدستی) جمع هَرَاوٰی نُقَایَۃٌ (چنا ہوا) جمع نَقَایَا

یہ صورت جمع تیا سًا متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعلیٰ وغیرہ پر
آتے ہین اور اسواسطے چوتھے او ریا پنچوین حرف کی جا پر الف مقصورہ رکھتے ہین جیسے
دَعْوٰی (خواہش) جمع دَعَاوٰی فَتْوٰی (حکم شرعی) جمع فَتَاوٰی
عَلْقٰی (قسم سبزہ) جمع عَلَاقٰی ذِفْرٰی (کان کے پیچھے کی اٹھی ہوئی
ہڈی) جمع ذَفَارٰی سُعْدٰی (ایک عورت کا نام) جمع سَعَادٰی
وغیرہ دوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہین جیسے صَحْرَاءُ
(جنگل) جمع صَحَارٰی فَیْفَاءُ (میدان) جمع فَیَافٰی وغیرہ سیوم
اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلٰی پر آتے ہین اور صفت مذکر نہین رکھتے ہین جیسے
کَلْبَۃٌ حَرْمٰی (گرم کتیا) جمع حَرَامٰی وغیرہ چہارم اسمای صفتی سے جو وزن
فُعْلٰی پر آتے ہین اور اسم التفضیل کا مؤنث نہین ہوتے ہین جیسے اُنْثٰی (مادہ)
جمع اَنَاثٰی خُنْثٰی (نہ مذکر نہ مؤنث) جمع خَنَاثٰی حُبْلٰی (حاملہ) جمع
حَبَالٰی وغیرہ پنجم اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہین جنکے مذکر نہ وزن
اَفْعَلُ پر آتے ہین مثلا اَحْمَرُ حَمْرَاءُ (سرخ) نہ وزن فَعْلَانُ
پر آتے ہین مثلاً حَیْرَانُ حَیْرَاءُ (دق) جیسے عَذْرَاءُ (دوشیزہ)
جمع عَذَارٰی وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ ابن مالک اس تعلق کو سماعی
خیال کرتا ہی ششم دونون جنس کے اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلَانُ یا
فَعْلٰی پر آتے ہین جیسے سَکْرَانُ یا سَکْرٰی (مست) جمع سَکَارٰی
غَیْرَانُ یا غَیْرٰی (غیرت دار) جمع غَیَارٰی وغیرہ یا وزن
فَعْلَانٌ یا فَعْلَانَۃٌ پر آتے ہین جیسے نَدْمَانٌ یا نَدْمَانَۃٌ

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعیّہ متعلق ہے اول بعض اسمای ذاتی سے جو وزن فَعِیْلٌ پر آتے ہین جیسے نَصِیْبٌ (قسمت) جمع اَنْصِبَاءُ طَرِیْقٌ (راہ) جمع اَطْرِقَاءُ طَنِیْنٌ (بھنبھناہٹ) جمع اَطِنَّاءُ وغیرہ دوم بعض اسمای صفتی سے جو اسی وزن پر آتے ہین اور نہ قسم مضاعف سے ہین نہ قسم معتل اللام سے جیسے کَرِیْمٌ (فیاض) جمع اَکْرِمَاءُ قَرِیْبٌ (رشتہ دار) جمع اَقْرِبَاءُ نَبِیٌّ (پیمبر) جمع اَنْبِیَاءُ (بَرِیْءٌ (پاک) جمع اَبْرِیَاءُ وغیرہ سیوم وزن فَعْلٌ یا فَیْعِلٌ سے جیسے نَہِمٌ (چٹخور) جمع اَنِمَّاءُ قَزٌّ (بیداغ) جمع اَقِزَّاءُ بَیِّنٌ (ظاہر) جمع اَبْیِنَاءُ بَیِّعٌ (بیچنے والا) جمع اَبْیِعَاءُ هَیِّنٌ (آسان) جمع اَهْیِنَاءُ وغیرہ اسکا تعلق فَعَالٌ سے جیسے ثَغَامٌ (سبزہ کوہی) جمع اَثْغِمَاءُ قلیل الوقوع ہے اسی طرح اَصْدِقَاءُ قلیل الوقوع ہے جو جمع ہے صَدِیْقَةٌ (ایماندار) جو مؤنث ہے شاید صَدِیْقٌ کا کیونکہ صَدِیْقٌ مذکر ہے اور مؤنث بھی جیسے هُوَ صَدِیْقٌ (وہ مرد ایماندار ہے) هِیَ صَدِیْقٌ (وہ زن ایماندار ہے) وغیرہ۔

اٹھارہوان وزن فَعَالِیْ

پہلا قاعدہ

قَتِیلٌ (قتل کیا ہوا) جمع قُتَلَاءُ اَسِیرٌ (قید کیا ہوا) جمع اُسَرَاءُ وغیرہ چہارم اُن سے جو وزن فَعِیلَۃٌ پر آتے ہیں جیسے خَلِیفَۃٌ (جانشین) جمع خُلَفَاءُ فَقِیرَۃٌ (زن فقیر) جمع فُقَرَاءُ وغیرہ مگر جانا چاہیئے کہ سیبویہ کہتا ہے کہ خَلِیفَۃٌ کا جمع خَلَائِفُ ہے اور خُلَفَاءُ جمع ہے خَلِیفٌ کا لیکن فَقِیرَۃٌ کا جمع فَقَائِرُ نہین آتا ہے اور سوا فُقَرَاءُ کے دوسرا جمع نہین رکھتا ہے۔

ستر ہوان وزن اَفْعِلَاءُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً تمام مذکر اسمای صفتی سے متعلق ہے جو وزن فَعِیلٌ پر آتے ہین اور ذیعقل کی صفات ظاہر کرتے ہین خواہ مضاعف ہون خواہ معتل اللام جیسے شَدِیدٌ (توانا) جمع اَشِدَّاءُ صَحِیحٌ (تندرست) جمع اَصِحَّاءُ حَبِیبٌ (دوست) جمع اَحِبَّاءُ طَبِیبٌ (بید) جمع اَطِبَّاءُ خَلِیلٌ (دوست) جمع اَخِلَّاءُ شَرِیرٌ (خراب) جمع اَشِرَّاءُ عَزِیزٌ (پیارا) جمع اَعِزَّاءُ شَحِیحٌ (لالچی) جمع اَشِحَّاءُ غَنِيٌّ (بے پرواہ) جمع اَغْنِيَاءُ ذَكِيٌّ (تیز) جمع اَذْكِيَاءُ صَفِيٌّ (پاک) جمع اَصْفِيَاءُ شَقِيٌّ (بد) جمع اَشْقِيَاءُ سَخِيٌّ (فیاض) جمع اَسْخِيَاءُ قَوِيٌّ (قوت ور) جمع اَقْوِيَاءُ وغیرہ۔

بَخِیلٌ (کنجوس) جمع بُخَلَاءُ حَکِیمٌ (دانا) جمع حُکَمَاءُ شَرِیفٌ (بزرگ) جمع شُرَفَاءُ نَجِیبٌ (بزرگ) جمع نُجَبَاءُ وغیرہ اسکا تعلق تَقِیٌّ (پاک) جمع تُقَوَاءُ اور نَقِیٌّ (پاک) جمع نُقَوَاءُ سَرِیٌّ (بزرگ و فیاض) جمع سُرَوَاءُ وغیرہ سے خلاف قاعدہ ہی اور اسلئے سماعی ہی۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع اکثر قواعد نویسون کی رای مین سماعۃً اور بعض قواعد نویسون کی رائے مین قیاساً اُن اسمای صفتی سے متعلق ہی جو وزن فُعَالٌ پر بنتے ہین اور مذکر ذیعقل کے صفات ظاہر کرتے ہین جیسے جَبَانٌ (کم ہمت) جمع جُبَنَاءُ جَوَادٌ (فیاض) جمع جُوَدَاءُ شُجَاعٌ (بہادر) جمع شُجَعَاءُ بُعَادٌ (دور) جمع بُعَدَاءُ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول بعض اسمای صفتی سے جو وزن فَعُلٌ یا فَعِلٌ پر آتے ہین جیسے سَمِحٌ (فیاض) جمع سُمَحَاءُ خِلَبٌ (شائق زنان) جمع خُلَبَاءُ صَلِفٌ (شیخی باز) جمع صُلَفَاءُ وغیرہ دوم اُن سے جو وزن فَیْعِلٌ یا فَعُولٌ پر آتے ہین جیسے بَیِّنٌ (واضح) جمع بُیَنَاءُ رَسُولٌ (بھیجا ہوا) جمع رُسَلَاءُ وَدُودٌ (دوست) جمع وُدَدَاءُ وغیرہ سیوم ان سے جو وزن فَعِیلٌ پر آتے ہین اور اسم مفعول کے معنی دیتے ہین جیسے

یہ صورت جمع صرف ان دو لفظون سے متعلق سمجھی جاتی ہی حَجَلٌ (تیتر) سے جیسے حِجْلیٰ اور ظَرِبَانٌ (قسم گربہ یعنی چوزہ خوار) سے جیسے ظِرْبیٰ ابن السراج اسکو اسم الجمع سمجھتا ہی اور دوسری قواعد نولیسون کی رائے مختلف ہی مگر اسقدر بےضرورت ہی کہ قابل اندراج نہین ہی۔

سولھوان وزن فُعَلَاءُ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام مذکر اسمای صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین اور ذوالعقل کی صفات ظاہر کرتے ہین جیسے عَالِمٌ (دانا) جمع عُلَمَاءُ جَاهِلٌ (نادان) جمع جُهَلَاءُ صَالِحٌ (نیک) جمع صُلَحَاءُ فَاجِرٌ (بدکار) جمع فُجَرَاءُ عَاقِلٌ (جاننے والا) جمع عُقَلَاءُ عَارِفٌ (پہچاننے والا) جمع عُرَفَاءُ شَاعِرٌ (شعرگو) جمع شُعَرَاءُ فَاضِلٌ (فضیلت رکھنے والا) جمع فُضَلَاءُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام مذکر اسمای صفتی سے جو ذی عقل سے علاقہ رکھتے ہین اور وزن فَعِيلٌ پر بنائے جاتے ہین مگر قسم ناقص یا اجوف یا مضاعف سے نہین ہوتے جیسے ظَرِيفٌ (خوش طبع) جمع ظُرَفَاءُ كَرِيمٌ (فیاض) جمع كُرَمَاءُ

جمع حَمْقَى غَرِيقٌ (ڈوبا ہوا) جمع غَرْقَى وغیرہ اور حَمِيدٌ (سراہا ہوا)
یہ صورت نہیں اختیار کرتا ہے کیونکہ یہاں موصوف کچھ مضرت یا مصیبت نہیں
سہتا ہے۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہے اول اسمای صفتی سے جو وزن فَعِلٌ یا فَعِلَةٌ پر
آتے ہیں جیسے هَرِمٌ یا هَرِمَةٌ (عمر رسیدہ) جمع هَرْمَى زَمِنٌ یا زَمِنَةٌ
(زبان دیدہ یعنی دیرینہ) جمع زَمْنَى وَجِعٌ یا وَجِعَةٌ (دردناک) جمع
وَجْعَى وغیرہ دوم اُن سے جو وزن فَيْعِلٌ فَاعِلٌ أَفْعَلُ یا فَعْلَانُ
پر آتے ہیں جیسے مَيِّتٌ (مردہ) جمع مَوْتَى هَالِكٌ (مرنے والا) جمع
هَلْكَى أَحْمَقُ (بیوقوف) جمع حَمْقَى أَنْوَكُ (بیوقوف) جمع
نَوْكَى سَكْرَانُ (مست) جمع سَكْرَى كَسْلَانُ (سست یا کمزور) جمع
كَسْلَى وغیرہ اس کا تعلق كَيِّسٌ (ذہین) اور جَلْدٌ (چالاک) سے جیسے
كَيْسَى اور جَلْدَى سماعی ہے کیونکہ ان میں سے کوئی موصوف کی مضرت یا
مصیبت کا مظہر نہیں ہے۔

پندرھواں وزن فَعْلَى

قاعدہ

شِغْدَانٌ وَرَشَانٌ (قسم کبوتر) جمع وِرْشَانٌ وغیرہ بضم وزن فُعَالٌ سے بشرطیکہ اسم صفتی ہو جیسے شُجَاعٌ (بہادر) جمع شِجْعَانٌ اور شاذ ونادر فِعَلٌ سے جیسے ضِفَنٌّ (مرد کوتاہ وجسیم یا ایک بیوقوف) جمع ضِفْنَانٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو جمع وزن فِعْلَانٌ پر آتا ہے اس میں بجائے اصلی حرف کو اختیاراً کسرہ لگا دیتے ہیں کیونکہ پہلے اصلی حرف کو کسرہ لگتا ہے جیسے فِقْرَانٌ یا فِقِرَانٌ (استخوان پشت) ظِلْمَانٌ یا ظِلِمَانٌ (شتر مرغ) وغیرہ۔

چودھواں وزن فَعْلیٰ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام اسمای صفتی سے متعلق ہے جو وزن فَعِیلٌ پر آتے ہیں اور معنی اسم مفعول رکھنے سے کچھ مضرت یا مصیبت ظاہر کرتے ہیں جو اسکے موصوف پر پڑتی ہے جیسے قَتِیلٌ (قتل کیا ہوا) جمع قَتْلیٰ جَرِیحٌ (مجروح) جمع جَرْحیٰ اَسِیرٌ (قید کیا ہوا) جمع اَسْریٰ کَسِیرٌ (ٹوٹا ہوا) جمع کَسْریٰ وغیرہ اور جب اسم مفعول کے معنی نہیں رکھتا ہے تب اس صورت جمع کا اختیار کرنا سماعی ہے جیسے مَرِیضٌ (بیمار) جمع مَرْضیٰ حَرِیقٌ (سوزان)

یا قِنْیَانٌ حِبٌّ (دوست) جمع حِبَّانٌ وَعِلٌ (ماہ شعبان) جمع وِعْلَانٌ وغیرہ دوم وزن فِعْلَةٌ سے جیسے رَوْضَةٌ (باغ) جمع رِیْضَانٌ نِسْوَةٌ (عورت) جمع نِسْوَانٌ سِلْقَةٌ (زن غوغائی) جمع سِلْقَانٌ فِقْرَةٌ (استخوان پشت) جمع فِقْرَانٌ بُرْكَةٌ (قسم بط صحرائی سفید) جمع بِرْكَانٌ قُذَّةٌ (پسو) جمع قِذَّانٌ وغیرہ سیوم وزن فِعَلَةٌ سے جیسے قَضْفَةٌ (کوہ خورد) جمع قِضْفَانٌ قَارَةٌ (بلندی) جمع قِیْرَانٌ اَمَةٌ (کنیزک) جمع اِمْوَانٌ حِدَأَةٌ (چیل) جمع حِدْآنٌ وغیرہ چہارم وزن اَفْعَلُ یا فَاعِلٌ سے جیسے اَعْوَرُ (یک چشم) جمع عِیْرَانٌ حَائِطٌ (دیوار) جمع حِیْطَانٌ جَانٌّ (بزرگ جنات) جمع جِنَّانٌ وغیرہ پنجم وزن فِعَالٌ سے غَزَالٌ (ہرن) جمع غِزْلَانٌ رَبَاعٍ (اونٹ جسنے آگے کے دانت گرا دئے ہیں) جمع رِبْعَانٌ شِهَابٌ (ٹوٹنا ستارہ) جمع شِهْبَانٌ صِوَارٌ (گاو مادہ) جمع صِیْرَانٌ وغیرہ ششم وزن فَعِیْلٌ یا فَعِیْلَةٌ سے جیسے ظَلِیْمٌ (شتر مرغ) جمع ظِلْمَانٌ قَضِیْبٌ (شاخ) جمع قِضْبَانٌ صَبِیٌّ (طفل) جمع صِبْوَانٌ یا صِبْیَانٌ غَدِیْرَةٌ (اندازہ سبزہ) جمع غِدْرَانٌ وغیرہ ہفتم وزن فَعُوْلٌ فُعَیْلٌ فُعَیْلَةٌ سے جیسے قَعُوْدٌ (گلہ بان کی سواری کا اونٹ) جمع قِعْدَانٌ کُعَیْتٌ (بلبل) جمع کِعْتَانٌ نُمَیْلَةٌ (جانور شل گربہ) جمع نِمْلَانٌ وغیرہ ہشتم وزن فُعَالَةٌ سے جیسے صُؤَابَةٌ (لیکھ یعنی جوں کا بیضہ) جمع صِئْبَانٌ یا فَعَلَانٌ سے جیسے کَرَوَانٌ (قسم مرغ) جمع کِرْوَانٌ شَقَذَانٌ (گرگٹ) جمع

آتے ہیں جیسے صُرَدٌ (قسم پرند) جمع صِرْدَانٌ طُغَرٌ (قسم مرغ) جمع طِغْرَانٌ نُغَرٌ (قسم بوم) جمع نِغْرَانٌ ضُوَعٌ (قسم مرغ) جمع ضِيعَانٌ قُذَذٌ (پسو) جمع قِذَّانٌ خَرَبٌ (قسم مرغ آبی) جمع خِرْبَانٌ بَذَجٌ (گلہ میشان) جمع بِذْجَانٌ وَرَلٌ (ایک قسم کی چھپکلی) جمع وِرْلَانٌ نَارٌ (آتش) جمع نِيرَانٌ دَارٌ (خانہ) جمع دِيرَانٌ خَالٌ (تل) جمع خِيلَانٌ جَارٌ (ہمسایہ) جمع جِيرَانٌ تَاجٌ (افسر) جمع تِيجَانٌ أَخٌ (بھائی) جمع إِخْوَانٌ فَتًى (جوان) جمع فِتْيَانٌ وغیرہ دوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعَالٌ پر آتے ہیں جیسے غُلَامٌ (بندہ) جمع غِلْمَانٌ غُرَابٌ (زاغ صحرائی) جمع غِرْبَانٌ عُقَابٌ (قسم مرغ شکاری) جمع عِقْبَانٌ ذُبَابٌ (مکھی) جمع ذِبَّانٌ وغیرہ سیوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعْلٌ پر آتے ہیں اور اپنا پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہیں جیسے دُودٌ (قسم کرم) جمع دِيدَانٌ نُورٌ (روشنی) جمع نِيرَانٌ حُوتٌ (بڑی مچھلی) جمع حِيتَانٌ عُودٌ (ایلوہ کی لکڑی) جمع عِيدَانٌ ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہے اول فَعْلٌ یا فِعْلٌ سے جیسے عَبْدٌ (بندہ) جمع عِبْدَانٌ فَأْرٌ (موش) جمع فِئْرَانٌ ضَيْفٌ (مہمان) جمع ضِيفَانٌ ضَبٌّ (چھپکلی) جمع ضِبَّانٌ شَيْخٌ (مرد پیر) جمع شِيخَانٌ نِيرٌ (جالا) جمع نِيرَانٌ قِنْوٌ (خوشۂ خرما) جمع قِنْوَانٌ

خَلَقٌ (پارچۂ کہنہ) جمع خُلقَانٌ وغیرہ دوم وزن فُعَلٌ یا فَعِلٌ سے جیسے خُرَءٌ (غلاظت) جمع خُرآنٌ رَخِلٌ (مادہ حلوان) جمع رُخلَانٌ وغیرہ سیوم وزن فِعلَۃٌ سے جیسے سَخلَۃٌ (برہ یا حلوان) جمع سُخلَانٌ سِلقَۃٌ (زن بدزبان وبدکار) جمع سُلقَانٌ بُرَکَۃٌ (قسم بط صحرائی وسفید) جمع بُرگَانٌ وغیرہ چہارم ان اسماء ذاتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین جیسے جَائِزٌ (کڑی جو گھر کی چھت مین لگاتے ہین) جمع جُوزَانٌ وغیرہ پنجم وزن فِعَالٌ پر جیسے ذِرَاعٌ (گز) جمع ذُرعَانٌ حِمَارٌ (خر) جمع حُمرَانٌ شِہَابٌ (ٹوٹنا ستارہ) جمع شُہبَانٌ رُفَاقٌ (مددگار یا رفیق) جمع رُفقَانٌ حُوَارٌ (بچۂ شتر جس کا دودہ ابتک نہین چھڑایا) جمع حُورَانٌ وغیرہ ششم وزن فَعِیلَۃٌ یا فُعَیلَۃٌ سے جیسے غَدِیرَۃٌ (گھاس وغیرہ سبزہ) جمع غُدرَانٌ تُمَیلَۃٌ (ایک جانور ہی قسم گربہ سے) جمع تُملَانٌ وغیرہ ہفتم وزن فَعلَانٌ سے جیسے صَخبَانٌ (سخت آواز والا) جمع صُخبَانٌ یا وزن فِعَّالٌ سے جیسے حِنَّاءٌ (مہندی) جمع حُنَّانٌ وغیرہ۔

تیرہواں وزن فُعلَانٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعلٌ یا فَعَلٌ پر

جمع قِنْوَانٌ یا قِنْیَانٌ زِقٌّ (بوتل شراب) جمع زُقَّانٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سب قواعد نویسون کی رائے مین سماعۃً اور بعض قواعد نویسون کی رائے مین قیاساً اول مذکر صفتی وزن اَفْعَلُ سے جب مؤنث فَعْلَاءُ ہوتا ہی متعلق ہوتی ہی جیسے اَحْمَرُ (سرخ) جمع حُمْرَانٌ اَعْوَرُ (یک چشم) جمع عُوْرَانٌ اَسْوَدُ (سیاہ) جمع سُوْدَانٌ اَبْیَضُ (سفید) جمع بِیْضَانٌ اَعْمیٰ (اندہا) جمع عُمْیَانٌ وغیرہ دوم تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَعِیْلٌ فَاعِلٌ فُعَالٌ پر آتے ہین جیسے ظَرِیْفٌ (خوش طبع) جمع ظُرْفَانٌ صَدِیْقٌ (دوست) جمع صُدْقَانٌ خَلِیْلٌ (دوست) جمع خُلَّانٌ رَاکِبٌ (سوار) جمع رُکْبَانٌ صَاحِبٌ (رفیق) جمع صُحْبَانٌ رَاعٍ (چوپان) جمع رُعْیَانٌ شَابٌّ (جوان) جمع شُبَّانٌ فُرَاتٌ (آب نفیس) جمع فُرْتَانٌ شُجَاعٌ (بہادر) جمع شُجْعَانٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلٌ یا فَعَلٌ پر آتے ہین جیسے وَغْدٌ (نالائق) جمع وُغْدَانٌ جَذَعٌ (جوان) جمع جُذْعَانٌ

جُحُوَرَۃٌ (جمع مادیان) خُؤُولَۃٌ (جمع خالو) وغیرہ اگر حرف یا پہلا اصلی حرف ہوتا ہے تو پہلا اصلی حرف کبھی کبھی کسرہ اختیار کرتا ہے جیسے نُیُوبٌ (بوڑھی اونٹنیاں) جیسے شُیُوخٌ (پیر مردان) وغیرہ

بارھوان وزن فُعلَانٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہوتی ہے اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَعِیلٌ پر آتے ہین جیسے رَغِیفٌ (روٹی) جمع رُغفَانٌ بَعِیرٌ (اونٹ) جمع بُعرَانٌ ظَلِیمٌ (شترمرغ) جمع ظُلمَانٌ قَضِیبٌ (شاخ) جمع قُضبَانٌ صَبِیٌّ (طفل) جمع صُبوَانٌ یا صُبیَانٌ وغیرہ دوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَعَلٌ پر آتے ہین اور اپنا پہلا اصلی حرف حرف علت نہین رکھتے ہین جیسے حَمَلٌ (بھیڑ) جمع حُملَانٌ بَلَدٌ (شہر) جمع بُلدَانٌ ذَکَرٌ (نر) جمع ذُکرَانٌ اَسَدٌ (شیر) جمع اُسدَانٌ اَحَدٌ (ایک) جمع وُحدَانٌ اَخٌ (بھائی) جمع اُخوَانٌ وغیرہ سیوم تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فَعلٌ یا فِعلٌ پر آتے ہین جیسے ظَهرٌ (پشت) جمع ظُهرَانٌ بَطنٌ (پیٹ) جمع بُطنَانٌ عَبدٌ (بندہ) جمع عُبدَانٌ تَمرٌ (چھوہارا) جمع تُمرَانٌ حَبٌّ (تخم) جمع حُبَّانٌ شَطٌّ (طرف) جمع شُطَّانٌ ذِئبٌ (گرگ) جمع ذُؤبَانٌ قِنوٌ (خوشۂ خرما)

(کیسہ) جمع بُدُوْر صَخْرَۃٌ (چٹان) جمع صُخُوْر حَبَّۃٌ (تخم) جمع حُبُوْب حِقْبَۃٌ (برسون کا عرصہ) جمع حُقُوْب خُرْبَۃٌ (سوراخ مدور) جمع خُرُوْب حُجْزَۃٌ (ازار بند) جمع حُجُوْز حُقَّۃٌ (ڈبہ) جمع حُقُوْق شَعَفَۃٌ (قلہ کوہ) جمع شُعُوْف دَوَاۃٌ (سیاہی دان) جمع دُوِيٌّ وغیرہ سیوم وزن فَيْعِلٌ سے جیسے جَيِّدٌ (بزرگ) جمع جُيُوْدٌ اَيِّمٌ (ناکتخدا) جمع اُيُوْمٌ وغیرہ چہارم وزن فِعَالٌ یا فِعَالَۃٌ سے جیسے عَنَاقٌ (حلوان مادہ) جمع عُنُوْق سَمَاءٌ (آسمان) جمع سُمِيٌّ صَلَايَۃٌ (دستہ ہاون) جمع صُلِيٌّ حِمَارٌ (گدہا) جمع حُمُوْرٌ هِرَاوَۃٌ (عصا) جمع هُرِيٌّ جو اصل مین هُرُوْوٌ ہی سُوَادٌ (دل) جمع سُوُوْدٌ عُجَايَۃٌ (ایک گرہ جو چارپایون کے پانون مین ہوتی ہی) جمع عُجِيٌّ وغیرہ پنجم وزن فَعِيْلٌ یا فَعِيْلَۃٌ سے جیسے خَبِيْثٌ (بد) جمع خُبُوْث اَسِيْنَۃٌ (چلہ کمان) جمع اُسُوْنٌ وغیرہ ششم وزن فَعُوْلٌ یا فَعُوْلٌ سے جیسے هَجُوْدٌ (وہ جو رات کو جاگتا ہی اور دعا مانگتا ہی) جمع هُجُوْدٌ تَخُوْمٌ (حد) جمع تُخُوْمٌ نَيُوْبٌ (بڈہی اونٹنی) جمع نُيُوْبٌ وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

اس قسم کے جمع کے ساتھہ کبھی کبھی اثبات اور تاکید کے واسطے اختیار مناسب سے آخر مین حرف تا بڑہا دیا جاتا ہی جیسے اُسْوَدٌ جمع (شیر) ذُكُوْرَۃٌ جمع (نر)

خلاف قاعدہ ہی اور اسلئے سماعی ہی۔

چھٹا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول وزن فَاعِلَةٌ سے جیسے جَارِیَةٌ آنِسَةٌ (کنیز خوش طینت) جمع اُنُسٌ وغیرہ دوم اسمای صفتی سے جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہین خواہ انکا بچلا اصلی حرف حرف علت ہو خواہ نہو جیسے کَهْلٌ (ادہیڑ) جمع کُهُولٌ شَيْخٌ (مرد پیر) جمع شُيُوخٌ وغیرہ سیوم اسمای ذاتی سے جو اپنا بچلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین اور وزن فَعْلٌ پر آتے ہین جیسے فَوْجٌ (لشکر) جمع فُوُوجٌ حَوْلٌ (سال) جمع حُوُولٌ قَوْسٌ (کمان) جمع قُوُوسٌ جو قُسُوٌّ ہوکر پہر قِسِيٌّ ہوجاتا ہی اور یہ پچھلی صورت زبان عربی مین بہت مستعمل ہی چہارم اسمای صفتی سے جو وزن فِعْلٌ یا فَعْلٌ پر آتے ہین جیسے حِبٌّ (دوست) جمع حُبُوبٌ حِبْرٌ (ذہین) جمع حُبُورٌ نَابٌ (بڈہی اونٹنی) جمع نُيُوبٌ وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

یہ صورت جمع بہت کم متعلق ہی وزن فِعَلٌ اور فُعُلٌ سے جیسے ضِلَعٌ (پسلی) جمع ضُلُوعٌ اِرَمٌ (سنگ میل) جمع اُرُومٌ نُؤْیٌ (نالی جو خیمہ کے گرد مینہ کا پانی روکنے کے لئے کھودتے ہین) جمع نُئِيٌّ اُطُمٌ (پتھر کی گڑہی) جمع اُطُومٌ وغیرہ دوم فِعْلَةٌ یا فَعْلَةٌ سے جیسے بَدْرَةٌ

جو خیمہ کے آس پاس مینھہ کا پانی روکنے کے لئے کھود تے ہین) جو اصل مین نُؤْیٌ تھی جمع نُؤِیٌّ ہی وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ صورت جمع سب قواعد نویسون کی رای مین قیاسًا اور بعض قواعد نویسون کی رای مین سماعۃً تمام اسمای ذاتی سے متعلق ہی جو وزن فَعَلٌ یا فِعِلٌ پر آتے ہین جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) جمع فُرُوسٌ ذَکَرٌ (نر) جمع ذُکُورٌ اَسَدٌ (شیر) جمع اُسُودٌ اَثَرٌ (نشان) جمع اُثُورٌ نَابٌ (دندان پیشین) جمع نُیُوبٌ طَلَلٌ (خانۂ ویران) جمع طُلُولٌ نَمِرٌ (چیتا) جمع نُمُورٌ کَبِدٌ (جگر) جمع کُبُودٌ وَعِلٌ (بز کوہی) جمع وُعُولٌ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

یہ صورت جمع اکثر قواعد نویسون کی راے مین قیاسًا اور بعض قواعد نویسون کی رای مین سماعۃً ہر ایک اسم صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَاعِلٌ پر آتا ہی اور قسم مضاعف سے نہین ہوتا ہی اور اپنا پچھلا اصلی حرف حرف علت نہین رکھتا ہی جیسے رَاکِبٌ (سوار) جمع رُکُوبٌ جَالِسٌ (بیٹھنے والا) جمع جُلُوسٌ شَاهِدٌ (گواہ) جمع شُهُودٌ قَاعِدٌ (بیٹھنے والا) جمع قُعُودٌ وَافِدٌ (ایلچی) جمع وُفُودٌ بَاکٍ (رونے والا) جمع بُکِیٌّ عَاتٍ (حد سے گذرنے والا) جمع عُتِیٌّ وغیرہ اسکا تعلق قُوُولٌ سے جو جمع ہی قَائِلٌ (بولنے والا) کا

وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فِعْلٌ پر آتے ہین بشرطیکہ اُنکا بچلا اصلی حرف واو یا ر کے ساتھ بدلا ہوا نہین ہوتا ہی اور بچلا اصلی حرف یا ر ہوتا ہی تو اختلاف نہین ہوتا ہی جیسے جِسْمٌ (بدن) جمع جُسُومٌ عِرْقٌ (رگ) جمع عُرُوقٌ جِلْدٌ (چمڑا) جمع جُلُودٌ عِلْمٌ (علم) جمع عُلُومٌ جِیْدٌ (گردن) جمع جُیُودٌ فِیلٌ (ہاتھی) جمع فُیُولٌ شِقٌّ (آدھا کسی چیز کا) جمع شُقُوقٌ لِصٌّ (چور) جمع لُصُوصٌ وغیرہ برخلاف رِیحٌ (ہوا) کے جو اصل مین رِوْحٌ ہی اسکا بچلا اصلی حرف واو ہی سو یار سے بدل گیا ہی اسلئے یہ صورت جمع اختیار نہین کرتا ہی۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعْلٌ پر آتے ہین اول بشرطیکہ انکے بچلے اور پچھلے اصلی حرف ہم جنس نہین ہوتے ہین دوم بشرطیکہ انکے پچھلے اصلی حرف یا نہین ہوتے ہین جیسے بُرْجٌ (برج) جمع بُرُوجٌ بُرْدٌ (جامۂ منقش) جمع بُرُودٌ غُصْنٌ (شاخ) جمع غُصُونٌ جُنْدٌ (فوج) جمع جُنُودٌ قُرْءٌ (جریان حیض) جمع قُرُوءٌ وغیرہ اس کا تعلق خُصُوصٌ کے ساتھ نہین ہی جو جمع ہی خُصٌّ (برگ و شاخ کا پردہ جسکے نیچے بیٹھکر شکاری اپنا شکار کرتا ہی) کا اسلئے خلاف قاعدہ ہی اور سماعی ہی اسی طرح نِسْیٌ (نالی

گیارہوان قاعدہ

جو اسما وزن فِعَالٌ پر آتے ہین اُنکے آخر کبھی کبھی اثبات و تاکید کے واسطے اختیاراً حرف تا بڑہا دیا جاتا ہی لیکن اسکی درستی ہر ایک تمثیل ہین اختیار سماعت سے تجویز ہوتی ہی جیسے حِجَارَۃٌ (جمع سنگ) نِمَارَۃٌ (چیتے) جِمَالَۃٌ (جمع شتر) دِیَارَۃٌ (خانہ ہا) وغیرہ۔

گیارہوان وزن فُعُولٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً تمام اسمای ذاتی سے متعلق ہی جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہین سوا اُنکے جو اپنا بچلا اصلی حرف واو رکھتے ہین جیسے فَلْسٌ (پیسہ) جمع فُلُوسٌ حَرْفٌ (حرف) جمع حُرُوفٌ ذَنْبٌ (قصور) جمع ذُنُوبٌ ظَرْفٌ (برتن) جمع ظُرُوفٌ عَقْلٌ (دانش) جمع عُقُولٌ اَصْلٌ (بیخ) جمع اُصُولٌ اَمْرٌ (کام) جمع اُمُورٌ رَأْسٌ (سر) جمع رُؤُوسٌ شَأْنٌ (حالت) جمع شُئُونٌ کَسْءٌ (حصہ شب) جمع کُسُوءٌ وَجْہٌ (چہرہ) جمع وُجُوہٌ سَیْفٌ (تلوار) جمع سُیُوفٌ بَیْتٌ (گھر) جمع بُیُوتٌ دَلْوٌ (ڈول) جمع دُلِیٌّ ظَبْیٌ (ہرن) جمع ظُبِیٌّ

یہ صورت جمع سماعتہً بہت کم متعلق ہی اول وزن فِعَالٌ سے جیسے شِمَالٌ (دست چپ) جمع شِمَالٌ یہان دونون شمار کی صورت یکسان ہوجاتی ہی عُرَاقٌ (ایک چھیی ہوئی ہڈی) جمع عِرَاقٌ شُعَاعٌ (روشنی) جمع شِعَاعٌ وغیرہ دوم وزن فَعَالَۃٌ سے جیسے عَبَاءَۃٌ (قسم پارچۂ وبیر) جمع عِبَاءٌ وغیرہ سیوم وزن فَعِیلٌ یا فَعِیلَۃٌ سے جیسے اَفِیلٌ (شتر جوان) جمع اِفَالٌ فَصِیلٌ (اونٹ کا بچہ جسکا دودھ چھوڑا دیا ہو) جمع فِصَالٌ قَطِیعٌ (گلۂ میش یا مویشی) جمع قِطَاعٌ عَقِیصَۃٌ (جمے ہوئے بال) جمع عِقَاصٌ وغیرہ چہارم وزن فَعُولٌ سے جیسے ذَنُوبٌ (پانی سے بھرا ہوا ڈول) جمع ذِنَابٌ لَبُونٌ (دودھ والی اونٹنی) جمع لِبَانٌ وغیرہ پنجم وزن فِعْلَانٌ سے جیسے سِرْحَانٌ (گرگ) جمع سِرَاحٌ ضِبْعَانٌ (کفتار) جمع ضِبَاعٌ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

یہ صورت جمع اور بھی کمتر متعلق ہی فِعْلَۃٌ سے جیسے حِدَأَۃٌ (چیل) جمع حِدَاءٌ یا فِعِّیلَۃٌ سے جیسے قِنِّینَۃٌ (بوتل) جمع قِنَانٌ وغیرہ اور اسکا یہ تعلق خلاف قاعدہ ہی اور اسلیئے سماعی ہی اُن اسمون سے جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہین اور اپنا پہلا یا بچلا اصلی حرف حرف یا رکھتے ہین جیسے یَعْرٌ (بکرا جال سے بندھا ہوا گرگ وغیرہ شکاری جانور کو پھنسانے کے لئے) جمع یِعَارٌ قَیْنٌ (غلام) جمع قِیَانٌ ضَیْفٌ (مہمان) جمع ضِیَافٌ وغیرہ۔

سے جیسے نَمِرٌ یا نَمِرَۃٌ (چیتا یا چیتی) جمع نِمَارٌ جَحِدٌ یا جَحِدَۃٌ (مضبوط یا چھوٹا گھوڑا یا گھوڑی) جمع جِحَادٌ وغیرہ سیوم اُن اسمار ذاتی سے جو وزن فَعُلٌ پر آتے ہیں جیسے سَبُعٌ (درندہ) جمع سِبَاعٌ ضَبُعٌ (کفتار) جمع ضِبَاعٌ رَجُلٌ (مرد) جمع رِجَالٌ وغیرہ چہارم اُن سے جو وزن فُعْلٌ پر آتے ہیں اور خصوصاً اگر انکے پچلے یا پچھلے اصلی حرف ہم جنس ہوتے ہیں جیسے قُرْطٌ (حلقہ گوش) جمع قِرَاطٌ حُرٌّ (آزاد) جمع حِرَارٌ عُشٌّ (آشیانہ مرغ) جمع عِشَاشٌ وغیرہ پنجم اُن سے جو وزن فُعُلٌ پر آتے ہیں جیسے جُمُدٌ (پشتہ یا زمین بلند) جمع جِمَادٌ کُفُوٌ (برابری) جمع کِفَاءٌ وغیرہ ششم اُن سے جو وزن فَعَلٌ پر آتے ہیں اور قسم مضاعف سے یا قسم ناقص سے یا قسم اجوف سے ہوتے ہیں جیسے طَلَلٌ (کھنڈر یا خانہ ویران) جمع طِلَالٌ قَطَطٌ (پیچ دینا جیسے بال کو) جمع قِطَاطٌ رَحًی (چکی کا پاٹ) جمع رِحَاءٌ دَارٌ (خانہ) جمع دِیَارٌ وغیرہ ہفتم اُن سے جو وزن فِعْلَۃٌ پر آتے ہیں جیسے لِیطَۃٌ (کمان یا برچھی یا پوست نی) جمع لِیَاطٌ لِقْحَۃٌ (دودھ والی اونٹنی) جمع لِقَاحٌ حِقَّۃٌ (شتر چہار سالہ) جمع حِقَاقٌ وغیرہ ہشتم اُن سے جو وزن فُعَلٌ یا فُعَلَۃٌ پر آتے ہیں جیسے رُطَبٌ (خرما ی تر) جمع رِطَابٌ رُبَعٌ یا رُبَعَۃٌ (حیوانات کا موسم بہار کا پہلا بچہ) جمع رِبَاعٌ وغیرہ نہم اُن سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہیں جیسے حَائِطٌ (دیوار) جمع حِیَاطٌ وغیرہ۔

نواں قاعدہ

یا فعلٰی پر آتے ہین جیسے عَطْشَانُ عَطْشیٰ (تشنہ) جمع عِطَاشٌ غَضْبَانُ یا غَضْبیٰ (غصہ ور) جمع غِضَابٌ غَرْثَانُ یا غَرْثیٰ (گرسنہ) جمع غِرَاثٌ وغیرہ یا فَعْلَانٌ اور فَعْلَانَۃٌ پر جیسے عَطْشَانٌ یا عَطْشَانَۃٌ (تشنہ) جمع عِطَاشٌ نَدْمَانٌ نَدْمَانَۃٌ (پشیمان) جمع نِدَامٌ وغیرہ یا وزن فُعْلَانٌ اور فُعْلَانَۃٌ پر جیسے خُمْصَانٌ خُمْصَانَۃٌ (تیلے پیٹ والا) جمع خِمَاصٌ وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

یہ صورت جمع کل قواعد نویسون کی راے کے مطابق سماعۃً اور بعض قواعد نویسون کی راے کے موافق قیاسًا اسماے صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَاعِلٌ یا فَعَالٌ پر آتے ہین جیسے تَاجِرٌ (سوداگر) جمع تِجَارٌ صَائِمٌ (روزہ دار) جمع صِیَامٌ قَائِمٌ (کھڑا یا پائدار) جمع قِیَامٌ رَاعٍ (چوپان) جمع رِعَاءٌ جَوَادٌ (فیاض) جمع جِوَادٌ رَبَاعٍ (وہ اونٹ جسنے اپنے چار دانت گرا دئے ہین) جمع رِبَاعٌ وغیرہ اسکا استعمال مؤنث فَاعِلَۃٌ سے سب قواعد نویسون کی رای کے مطابق سماعی ہی جیسے صَائِمَۃٌ (روزہ رکہنے والی) جمع صِیَامٌ وغیرہ۔

اٹھوان قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول وزن اَفْعَلُ سے جیسے اَحْمَقُ (بیوقوف) جمع حِمَاقٌ اَلَدُّ (دشمن سخت) جمع لِدَادٌ وغیرہ دوم وزن فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ

یہ صورت جمع قیاسًا ہر ایک اسم صفتی کے مذکر و مؤنث سے جو وزن فَعِیْلٌ اور فَعِیْلَۃٌ پر آتا ہی متعلق ہوتی ہی بشرطیکہ وہ اسم صفتی اسم مفعول کے معنی نہ دیتا ہو اور اپنا پہلا اصلی حرف حرف علت نہ رکھتا ہو جیسے کَرِیْمٌ یا کَرِیْمَۃٌ (کرم رکھنے والا یا کرم رکھنے والی) جمع کِرَامٌ کَبِیْرٌ یا کَبِیْرَۃٌ (بزرگی رکھنے والا یا بزرگی رکھنے والی) جمع کِبَارٌ طَوِیْلٌ یا طَوِیْلَۃٌ (لنبا یا لنبی) جمع طِوَالٌ لَئِیْمٌ یا لَئِیْمَۃٌ (نالائق یا نالائقہ) جمع لِئَامٌ وغیرہ لیکن اگر پہلا اصلی حرف حرف علت ہوتا ہی تو اسکا استعمال سماعی ہوتا ہی نہ قیاسی جیسے نَقِیٌّ یا نَقِیَّۃٌ (پاک) جمع نِقَاءٌ اور اسیطرح اسم مفعول کے معنی رکھنے والے اسمای صفتی سے اسکا استعمال سماعی ہوتا ہی نہ قیاسی جیسے جَرِیْحٌ (مجروح) ذَبِیْحَۃٌ (مذبوحہ) وغیرہ کہ ان مین سے کوئی یہ صورت جمع اختیار نہین کرتا ہی کیونکہ استعمال عام سے اجازت نہین پاتا ہی۔

چھٹا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَعَلٌ فَیْعِلٌ فَعَالٌ فَعْلَاءُ فُعَلَاءُ پر آتے ہین جیسے حَذِرٌ (پرہیزگار) جمع حِذَارٌ وَجِعٌ (دردناک) جمع وِجَاعٌ خَیِّرٌ (نیک) جمع خِیَارٌ جَیِّدٌ (بزرگی رکھنے والا) جمع جِیَادٌ عَیِّلٌ (قبیلہ) جمع عِیَالٌ کِنَازٌ (شتر فربہ) جمع کِنَازٌ ھِجَانٌ (شتر سفید) جمع ھِجَانٌ بَطْحَاءُ (ندی کا کنکریلا میدان) جمع بِطَاحٌ عُشَرَاءُ (دس مہینے کا حمل رکھنے والی اونٹنی) جمع عِشَارٌ وغیرہ دوم اسمای صفتی سے خواہ مذکر ہون خواہ مؤنث جو وزن فَعْلَانُ

شِعْبٌ (پہاڑی راستہ) جمع شِعَابٌ اِثْبٌ (انگیا یا سینہ بند زنان) جمع اِثَابٌ ذِئْبٌ (بھیڑیا) جمع ذِیَابٌ رِیْحٌ (ہوا) جمع رِیَاحٌ ظِلٌّ (سایہ) جمع ظِلَالٌ کِمٌّ (سرپوش غنچہ) جمع کِمَامٌ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق ہی اول ہر ایک اسم ذاتی سے جو وزن فُعْلٌ یا فُعْلَةٌ پر آتا ہی اور انپا پچھلا اصلی حرف واو اور پچھلا اصلی حرف یا نہین رکھتا ہی جیسے رُمْحٌ (برچھی) جمع رِمَاحٌ خُفٌّ (موزہ) جمع خِفَافٌ جُرْوٌ (کتّے کا یا چیتے کا بچہ) جمع جِرَاءٌ نُکْتَةٌ (باریکی) جمع نِکَاتٌ نُقْطَةٌ (نقطہ) جمع نِقَاطٌ بُقْعَةٌ (مکان) جمع بِقَاعٌ قُبَّةٌ (گنبد) جمع قِبَابٌ قُلَّةٌ (پہاڑ کی چوٹی) جمع قِلَالٌ وغیرہ دوم مؤنث اسمارسے جو وزن فُعْلیٰ پر آتے ہین سوا انکے جنکے مذکر وزن اَفْعَلُ پر آتے ہین اور اِسْمُ التَّفْضِیلِ کہلاتے ہین جیسے اُنْثیٰ (مؤنث) جمع اِنَاثٌ خُنْثیٰ (مخنث) جمع خِنَاثٌ حُبْلیٰ (حاملہ) جمع حِبَالٌ وغیرہ برخلاف کُبْریٰ کے جو اَکْبَرُ (مرد بزرگتر) مذکر اسم تفضیل کا مؤنث ہی اور اسواسطے جمع کی یہ صورت اختیار نہین کرتا ہی۔

پانچوان قاعدہ

پر آتے ہین اول بشرطیکہ قسم مضاعف سے نہین ہوتے اور دوم بشرطیکہ اپنا پچھلا یا پچھلا اصلی حرف حرف علت نہین رکھتے جیسے جَمَلٌ (شتر) جمع جِمَالٌ جَبَلٌ (پہاڑ) جمع جِبَالٌ حَجَرٌ (پتھر) جمع حِجَارٌ قَلَمٌ (خامہ) جمع قِلَامٌ حَسَنٌ (خوبصورت) جمع حِسَانٌ فَرْدٌ (واحد) جمع فِرَادٌ وغیرہ مگر جانا چاہیئے کہ اسکا استعمال اس قسم کے اسماے صفتی سے بعض قواعد نویسون کی راے مین سماعی ہے۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہے اول تمام اسماے ذاتی اور اسماے صفتی سے جو خواہ وزن فَعْلَةٌ پر آتے ہین خواہ فَعَلَةٌ پر جیسے قَصْعَةٌ (پیالہ کلان) جمع قِصَاعٌ خَصْلَةٌ (طبیعت) جمع خِصَالٌ وَرْطَةٌ (گرداب) جمع وِرَاطٌ رَوْضَةٌ (باغ) جمع رِیَاضٌ خَیْمَةٌ (ڈیرہ) جمع خِیَامٌ رَکْوَةٌ (سبوچہ) جمع رِکَاءٌ ظَبْیَةٌ (ہرن) جمع ظِبَاءٌ مَرَّةٌ (دفعہ) جمع مِرَارٌ جَنَّةٌ (بہشت) جمع جِنَانٌ ضَخْمَةٌ (موٹی) جمع ضِخَامٌ ثَرَّةٌ (بہت دودھ دینے والی اونٹنی) جمع ثِرَارٌ وغیرہ یا رَقَبَةٌ (گردن) جمع رِقَابٌ ثَمَرَةٌ (پھل) جمع ثِمَارٌ نَاقَةٌ (اونٹنی) جمع نِیَاقٌ شَاةٌ (بکری) اصل مین شَوْهَةٌ جمع شِیَاهٌ اَمَةٌ (خادمہ) اصل مین اَمَوَةٌ جمع اِمَاءٌ شَفَةٌ اصل مین شَفَهَةٌ (ہونٹ) جمع شِفَاهٌ فَرْدَةٌ (واحد) جمع فِرَادٌ حَسَنَةٌ (خوبصورت) جمع حِسَانٌ وغیرہ دوم تمام اسماے ذاتی سے جو وزن فِعْلٌ پر آتے ہین جیسے

یعنی زچہ) جمع نُفَاسٌ وغیرہ لفظ حُکَّامٌ اور حُفَّاظٌ کو بعض قواعد نویس حَکِیْمٌ (دانا) اور حَفِیْظٌ (نگہبان) کے جمع سمجھتے ہین مگر شاید حَاکِمٌ (حکم کرنے والا) اور حَافِظٌ (حفاظت کرنے والا) کے جمع ہین کہ ان سے فُعَّالٌ قیاسًا بن سکتا ہی۔

دسوان وزن فِعَالٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہین اور اپنا پہلا اور پچھلا اصلی حرف یا نہین رکھتے ہین جیسے کَلْبٌ (کتا) جمع کِلَابٌ سَهْمٌ (تیر) جمع سِهَامٌ عَظْمٌ (ہڈی) جمع عِظَامٌ حَبْلٌ (رسّا) جمع حِبَالٌ بَحْرٌ (دریا) جمع بِحَارٌ عَبْدٌ (بندہ) جمع عِبَادٌ ثَوْبٌ (جامہ) جمع ثِيَابٌ حَوْضٌ (تالاب) جمع حِيَاضٌ دَلْوٌ (ڈول) جمع دِلَاءٌ ظَبْيٌ (ہرن) جمع ظِبَاءٌ صَعْبٌ (سخت) جمع صِعَابٌ وَغْبٌ (سست یا بیوقوف یا شتر کلان) جمع وِغَابٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَعَلٌ

نواں وزن فُعَّالٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً تمام مذکر اسمائے صفتی سے متعلق ہے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہیں اور پہلا اصلی حرف نہ واو رکھتے ہیں نہ یار جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) جمع ضُرَّابٌ جَاهِلٌ (نادان) جمع جُهَّالٌ کَافِرٌ (بیدین) جمع کُفَّارٌ فَاجِرٌ (بدکار) جمع فُجَّارٌ صَائِمٌ (روزہ رکھنے والا) جمع صُوَّامٌ نَائِبٌ (گماشتہ) جمع نُوَّابٌ قَارِئٌ (پڑھنے والا) جمع قُرَّاءٌ شَانِئٌ (دشمن) جمع شُنَّاءٌ وغیرہ اسکا استعمال غَازٍ (غازی) سے غُزَّاءٌ سَارٍ (رات کو چلنے والا) سے سُرَّاءٌ جَانٍ (گنہگار یا میوہ چننے والا) سے جُنَّاءٌ سماعی اور شاذ ہے کیونکہ ان کا پہلا اصلی حرف علت ہے۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعاً متعلق ہے فَعَلٌ فَعَلَةٌ فَاعِلَةٌ فُعَلَاءُ سے جیسے سَخْلٌ (کمزور) جمع سُخَّالٌ عَرَبٌ (ایک عربی) جمع عُرَّابٌ بَقَرَةٌ (بیل) جمع بُقَّارٌ صَادَّةٌ اصل میں صَادِدَةٌ (روگردان) جمع صُدَّادٌ نُفَسَاءُ (وہ عورت جس نے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہے

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول فَعِلٌ سے جیسے کَہِلٌ (اڈھیڑ) جمع کُہَّلٌ سَخِلٌ (کمزور) جمع سُخَّلٌ ھَطِلٌ (مینھ کی جھڑی) جمع ھُطَّلٌ وغیرہ دوم اَفْعَلُ سے جیسے اَعْزَلُ (بے ہتھیار) جمع عُزَّلٌ یا اس وزن کے مونث فُعْلیٰ سے جیسے اَوَّلُ (پہلا) اُولیٰ (پہلی) جمع اُوَّلٌ وغیرہ سیوم فَعِیْلٌ فَعِیْلَۃٌ فَعُوْلٌ فِعَالٌ فُعَلَاءُ سے جیسے خَرِیْدٌ خَرِیْدَۃٌ (مرد وزن حیادار) جمع خُرَّدٌ ھُجُوْدٌ (وہ جو رات کو جاگتا ہی اور دعا مانگتا ہی) جمع ھُجَّدٌ اَبُوْقٌ (بھگوڑا غلام) جمع اُبَّقٌ غِلَافٌ (نیام) جمع غُلَّفٌ نُفَسَاءُ (وہ عورت جسنے چالیس دن کے اندر بچہ جنا ہی یعنی زچہ) جمع نُفَّسٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو جمع وزن فُعَّلٌ پر آتے ہین اور پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین تو پہلا اصلی کبھی کبھی کسرہ قبول کرتا ہی اور اس صورت مین دونون واو یا سے بدل جاتے ہین جیسے خَائِفٌ (ڈرنے والا) جمع خُوَّفٌ یا خِیَّفٌ نَائِمٌ (سونے والا) جمع نُوَّمٌ یا نِیَّمٌ صَائِمٌ (روزہ رکھنے والا) جمع صُوَّمٌ یا صِیَّمٌ وغیرہ۔

جیسے نَاسٌ (آتش) جمع نِیرَۃٌ جَاسٌ (ہمسایہ) جمع جِیرَۃٌ لِیقٌ (کاندھا) جمع کِتفَۃٌ رَاجُلٌ (مرد) جمع رِجلَۃٌ طُنُبٌ (طناب) جمع طِنَبَۃٌ وغیرہ سیوم اس سے جو وزن فَاعِلٌ آفعَلُ یا فَعِلَۃٌ پر آتا ہے جیسے رَاکِبٌ (سوار) جمع رِکبَۃٌ ھَادِرٌ (گرنے والا) جمع ھِدَرَۃٌ اَمرَطُ (مرد باریک ریش) جمع مِرطَۃٌ سَخلَۃٌ (حلوان) جمع سِخَلَۃٌ ھَدِمَۃٌ (گرمائی ہوئی اونٹنی) جمع ھِدَمَۃٌ وغیرہ۔

اٹھوان وزن فُعَّلٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا اسمای صفتی کے مذکر و مؤنث دونوں سے جو وزن فَاعِلٌ یا فَاعِلَۃٌ پر آتے ہین اور قسم ناقص سے نہین ہوتے متعلق ہوتی ہی جیسے کَامِلٌ یا کَامِلَۃٌ (پورا یا پوری) جمع کُمَّلٌ ضَارِبٌ یا ضَارِبَۃٌ (مارنیوالا یا مارنے والی) جمع ضُرَّبٌ سَاجِدٌ یا سَاجِدَۃٌ (جھکنے والا یا جھکنے والی) جمع سُجَّدٌ نَائِمٌ یا نَائِمَۃٌ (سونے والا یا سونے والی) جمع نُوَّمٌ حَائِضٌ (حیض والی) جمع حُيَّضٌ وغیرہ اسکا استعمال ناقص اسمای صفتی سے سماعی اور شاذ ہی اگرچہ چند مثالین اس قسم کی پائی جاتی ہین جیسے سَاقٍ (ساقی) جمع سُقًّى غَازٍ (غازی) جمع غُزًّى عَافٍ (پرانا اور نکما) جمع عُفًّى وغیرہ۔

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی وزن فُعْلٌ فَاعِلٌ فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ فَعَالٌ فَعُولٌ فُعْلَانٌ سے جیسے كُوخٌ (خانۂ نی بست) جمع كُوخَةٌ هَادِرٌ (گراو) جمع هُدَرَةٌ كَمِيٌّ (دلیر) جمع كُمَاةٌ رَذِيَّةٌ (دبلی اونٹنی چلنے سے تھکی ہوئی) جمع رُذَاةٌ جَوَادٌ (فیاض) جمع جُودَةٌ عَدُوٌّ (دشمن) جمع عُدَاةٌ عُرْيَانٌ (برہنہ) جمع عُرَاةٌ وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ عُدَاةٌ اور عُرَاةٌ درستی کے ساتھ عَادٍ (دشمن) اور عَارٍ (برہنہ) کے جمع ہین جو وزن فَاعِلٌ پر بنے ہین۔

ساتوان وزن فِعَلَةٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاساً متعلق نہین ہوسکتی ہی عربی کے کسی اسم سے مگر صرف سماعۃً متعلق ہوتی ہی اول اُس سے جو وزن فِعْلٌ پر آتا ہی جیسے رِطْلٌ (ایک تول) جمع رِطَلَةٌ زَوْجٌ (جفت) جمع زِوَجَةٌ شَيْخٌ (مرد پیر) جمع شِيَخَةٌ قِرْدٌ (بندر) جمع قِرَدَةٌ دِيكٌ (ڈاٹ) جمع دِيَكَةٌ فِيلٌ (ہاتھی) جمع فِيَلَةٌ هِرٌّ (بلی) جمع هِرَرَةٌ قِطٌّ (بلاو) جمع قِطَطَةٌ قُرْطٌ (حلقہ گوش) جمع قِرَطَةٌ كُوزٌ (گھڑا) جمع كِوَزَةٌ كُوخٌ (خانۂ نی بست) جمع كِوَخَةٌ حُبٌّ (سبوچہ) جمع حِبَبَةٌ جُبٌّ (چاہ عمیق) جمع جِبَبَةٌ وغیرہ دوم اُس سے جو فُعْلٌ یا فُعُلٌ پر آتے ہین

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین اور اپنا پہلا اصلی حرف حرف واو یا حرف یار رکہتے ہین اور وہ صفات ظاہر کرتے ہین جو مذکر ذیعقل سے علاقہ رکہتے ہین جیسے غَازٍ (غازی) جمع غُزَاةٌ قَاضٍ (قاضی) جمع قُضَاةٌ بَاغٍ (باغی) جمع بُغَاةٌ عَاصٍ (عاصی) جمع عُصَاةٌ نَاحٍ (نحوی) جمع نُحَاةٌ حَاكٍ (حاکی یعنی حکایت کرنے والا) جمع حُكَاةٌ وغیرہ اسکا استعمال بَازٍ اصل ہین بَازِوٌ (باز مرغ شکاری) جمع بُزَاةٌ سے سماعی ہی کیونکہ یہ اسم وہ صفت ظاہر نہین کرتا ہی جو مذکر ذی عقل سے علاقہ رکھتی ہین۔

بیان

دور ہو جانا واو کا اور یاء کا غَازٍ اور قَاضٍ وغیرہ سے جو اصل ہین غَازِوٌ اور قَاضِیٌ وغیرہ ہین ایسا ہی جیسا واو کا اور یاء کا دور ہو جانا ہی دَاعٍ اور رَاضٍ سے جو اصل ہین دَاعِوٌ اور رَاضِیٌ تہے انکے جمع غُزَوَةٌ اور قُضَيَةٌ بالضرورۃ غُزَاةٌ اور قُضَاةٌ ہو جاتے ہین اُس قاعدہ سے جس کی رو سے قَوَلَ قَالَ ہو جاتا ہی۔

دوسرا قاعدہ

(بھیجنے والا) جمع بَاعَةٌ بَارٌّ (نیک) جمع بَرَرَةٌ وغیرہ جو اسمای صفتی اس
وزن پر بنتے ہیں اور ایسے صفات ظاہر کرتے ہیں جو ذی عقل سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں سو
خلاف قاعدہ اور نادر الوقوع ہوتے ہیں جیسے نَاعِقٌ (زاغ .. لفظی .. قان قان
کرنے والا) بناہی نَعِیقٌ (قان قان) سے جمع نَعَقَةٌ وغیرہ ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع اختیار سماعت سے متعلق ہے اول وزن فِعْلٌ یا فُعُلٌ سے جیسے
بَرٌّ (نیک) جمع بَرَرَةٌ هَكٌّ (سست یا بیوقوف) جمع هَكَكَةٌ
حِبٌّ (دوست) جمع حَبَبَةٌ صُلْبٌ (ناصاف یا شوخ) جمع صَلَبَةٌ
طُنُبٌ (ڈیرہ کارسّا) جمع طَنَبَةٌ وغیرہ دوم فَعْلٌ یا فَعْلَةٌ سے جیسے
رَامِزٌ (معمار) جمع رَامِزَةٌ مَالٌ یا مَالَةٌ (مرد مالدار یا زن مالدار) جمع
ہر دو مَالَةٌ وغیرہ سیوم وزن فَعِیلٌ فُعَالٌ فَیْعِلٌ فَعَّالٌ أَفْعَلُ
سے جیسے خَبِیثٌ (بد) جمع خَبَثَةٌ سَرِيٌّ (بزرگ) جمع سَرَاةٌ
شُجَاعٌ (دلیر) جمع شَجَعَةٌ خَیِّرٌ (نیک) جمع خَارَةٌ سَیِّدٌ (سردار)
جمع سَادَةٌ عَیِّلٌ (قبیلہ) جمع عَالَةٌ أَكَّارٌ (کسان) جمع أَكَرَةٌ
أَحْوَقُ (مرد کج رو) جمع حَوَقَةٌ سو خلاف قاعدہ ہی قاعدہ کے مطابق
جَاقَةٌ ہونا چاہیے تھا ۔

چھٹا وزن فُعَلَةٌ

ہوا ہو وے خواہ نہوا ہووے جیسے لِقْحَۃٌ (دودہ والی اونٹنی) جمع لِقَحٌ لِثَۃٌ (گوند) جو اصل مین لِثْیَۃٌ ہی جمع لِثًی عِزَۃٌ اصل مین عِزْوَۃٌ (جماعت مردم) جمع عِزًی وغیرہ سیوم وزن فِعَلَۃٌ یا فُعَلَۃٌ سے جیسے قَامَۃٌ (قد) جمع قِیَمٌ عَادَۃٌ (خو) جمع عِیَدٌ مَعِدَۃٌ (اوجہہ) جمع مِعَدٌ قُوَّۃٌ (طاقت) جمع قُوًی وغیرہ چہارم فَعَالٌ فَعُولٌ یا فَعِیلَۃٌ سے جیسے خَرَابٌ (نکما) جمع خِرَبٌ عَدُوٌّ (دشمن) جمع عِدًی مگر ابن مالک کہتا ہی کہ عِدًی کو جو عَدُوٌّ کا جمع ہی کوفہ والے واحد سمجھتے ہین اور ابوحیان کی رای کے مطابق نَبِیقَۃٌ (شاخ انگور) کا جمع نِبَقٌ ہوتا ہی اگرچہ جو فرہنگ میرے پاس ہین اُن مین کہین نظر نہین آتا جو اسم اپنا پہلا اصلی حرف یاء رکھتا ہی اُسکا جمع فِعَلٌ پر نہین آتا ہی۔

پانچوان وزن فَعَلَۃٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہین اور اپنا پہلا اصلی حرف حرف واو یا حرف یاء نہین رکھتے ہین اور وہ صفات ظاہر کرتے ہین جو مذکر ذی عقل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے طَالِبٌ (ڈھونڈہنے والا) جمع طَلَبَۃٌ عَامِلٌ (کارکن) جمع عَمَلَۃٌ فَاعِلٌ (کرنے والا) جمع فَعَلَۃٌ کَافِرٌ (بیدین) جمع کَفَرَۃٌ خَائِنٌ (خیانت کرنے والا) جمع خَانَۃٌ بَائِعٌ

عِدَّۃٌ (چند) جمع عِدَدٌ قِصَّۃٌ (کہانی) جمع قِصَصٌ وغیرہ برخلاف لفظ صِفَۃٌ کے جو اصل مین وِصْفَۃٌ ہی (طبیعت) اور یہ صورت جمع نہین قبول کرتا ہی کیونکہ اس کا حرف واو دور ہو گیا ہی۔

دوسرا قاعدہ

کل کی راے کے مطابق یہ صورت جمع سماعۃً اور فرار کی راے کے مطابق قیاساً متعلق ہی اول کل اسمای ذاتی سے جو وزن فِعْلَی پر آتے ہین جیسے ذِکْرَی (سمجھانا) جمع ذِکَرٌ دوم اُن سے جو وزن فَعْلَۃٌ پر آتے ہین اور اپنا پچھلا اصلی حرف یاء رکھتے ہین جیسے ضَیْعَۃٌ (ملکیت زمینی) جمع ضِیَعٌ خَیْمَۃٌ (ڈیرا) جمع خِیَمٌ وغیرہ مبرد قواعد نویس اسکا استعمال قیاساً اسمای ذاتی مؤنث سے جو وزن فِعْلٌ پر آتے ہین متعلق کرتا ہی جیسے ہِنْدٌ (ایک عورت کا نام) جمع ہِنَدٌ وغیرہ لیکن اور قواعد نویس اسکو سماعی سمجھتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع سماعۃً متعلق ہی اول وزن فَعْلٌ یا فَعَلٌ یا فَعْلَۃٌ سے جیسے حَرْفٌ (طرف یا گوشہ) جمع حِرَفٌ طَلٌّ (ہلکی بارش) جمع طِلَلٌ ہِدْمٌ (جامہ کہنہ) جمع ہِدَمٌ رِیْحٌ (ہوا) جمع رِیَحٌ نَابٌ (بڈھی اونٹنی) جمع نِیَبٌ بَدْرَۃٌ (تھیلی) جمع بِدَرٌ قَصْعَۃٌ (پیالۂ کلان) جمع قِصَعٌ وغیرہ دوم اسمای صفتی سے جو وزن فِعْلَۃٌ پر آتے ہین خواہ اُنکا کوئی اصلی حرف دور

یہ صورت جمع اختیار سماعت سے متعلق ہی اول اسمای صفتی سے جو وزن فُعْلَةٌ پر بنائے جاتے ہیں جیسے بُهْمَةٌ (ایک دلیر سوار) جمع بُهَمٌ دوم اُن سے جو وزن فِعْلَةٌ یا فُعْلَةٌ پر آتے ہیں جیسے قَرْيَةٌ (گانون) جمع قُرًى لِحْيَةٌ (ریش) جمع لُحًى حِلْيَةٌ (زیور) جمع حُلًى تُخَمَةٌ (بدہضمی) جمع تُخَمٌ سیوم وزن فُعْلٌ فَعَالٌ فُعَالَةٌ فَعِيلٌ فَعُولٌ یا فُعَلَاءُ پر آتے ہیں جیسے وُكْرٌ (آشیانہ) جمع وُكَرٌ نُقْرٌ (گوشہ) جمع نُقَرٌ رَبَاعٍ (اونٹ جو اپنے اگلے چار دانت گرا دیتا ہی) جمع رُبَعٌ بُوَانٌ (چوب خیمہ) جمع بُوَنٌ حُجَابَةٌ (رگین جو چار پایون کے پانون مین نیچے کے جوڑون کے پاس ہوتی ہین) جمع حُجًى غَدِيرٌ (کھائی) جمع غُدَرٌ سَرِيرٌ (تخت) جمع سُرَرٌ عَدُوٌّ (دشمن) جمع عُدًى نُفَسَاءُ (وہ عورت جس نے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہی) جمع نُفَسٌ وغیرہ۔

چوتھا وزن فِعَلٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فِعْلَةٌ پر آتے اور اپنا کوئی اصلی حرف محذوف نہین رکھتے ہین جیسے نِعْمَةٌ (مالداری) جمع نِعَمٌ حِرْفَةٌ (پیشہ) جمع حِرَفٌ قِيمَةٌ (قیمت) جمع قِيَمٌ سِيرَةٌ (طبیعت) جمع سِيَرٌ رِشْوَةٌ (رشوت) جمع رِشًى لِحْيَةٌ (ریش) جمع لِحًى

اُکْلَۃٌ (لقمہ) جمع اُکَلٌ صُوْرَۃٌ (صورت) جمع صُوَرٌ عُرْوَۃٌ (دستہ) جمع عُرًی کُلْبَۃٌ (گروہ) جمع کُلًی ظُلَّۃٌ (سایہ) جمع ظُلَلٌ اُمَّۃٌ (قوم) جمع اُمَمٌ جُمُعَۃٌ (آدینہ) جمع جُمَعٌ وغیرہ دوم ہر ایک مؤنث اسم تفضیل سے جو وزن فُعْلٰی پر آتا ہو اور مذکر اَفْعَلُ سے بنتا ہو جیسے کُبْرٰی (بزرگتر یا بزرگترین مؤنث) جمع کُبَرٌ صُغْرٰی (کمتر یا کمترین مؤنث) جمع صُغَرٌ اُولٰی (اول مؤنث) جمع اُوَلٌ اُخْرٰی (آخر مؤنث) جمع اُخَرٌ قُصْوٰی (دورتر یا دورترین مؤنث) جمع قُصًی دُنْیَا (نزدیکتر یا نزدیکترین مؤنث) جمع دُنًی جُلّٰی (جلیل تر یا جلیل ترین مؤنث) جمع جُلَلٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع کل کی رائے مطابق اختیار سماعت سے قواعد نویس فرا کی رائے کے موفق اختیار قیاس سے متعلق ہے اول اسمای ذاتی سے جو وزن فُعْلٰی پر آتے ہیں جیسے رُجْعٰی (واپسی) جمع رُجَعٌ رُؤْیَا (خواب) جمع رُؤًی وغیرہ دوم اسمای ذاتی سے جو وزن فَعْلَۃٌ پر آتے ہیں اور بجاےٴ اصلی حرف واو رکھتے ہیں جیسے نَوْبَۃٌ (باری) جمع نُوَبٌ دَوْلَۃٌ (بخت) جمع دُوَلٌ وغیرہ قواعد نویس مُبَرِّد اسکا تعلق قیاساً اسمای ذاتی مؤنث سے جو وزن فُعْلٌ پر آتے ہیں قائم کرتا ہے جیسے جُمْلٌ (ایک عورت کا نام) جمع جُمَلٌ مگر دوسرے قواعد نویس اسکو سماعی سمجھتے ہیں

تیسرا قاعدہ

سُبُلٌ اکثر سَبِیلٌ عِیَانٌ (پارہ آہن جو تیر کے نشانہ پر لگایا جاتا ہی) جمع عُیُنٌ اکثر عِیَنٌ وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

جو جمع وزن فُعُلٌ پر آتا ہی اُسکا بچلا اصلی حرف اختیاراً ساکن کردیا جاتا ہی بشرطیکہ وہ لفظ قسم مضاعف سے نہین ہوتا جیسے حُمْرٌ بجای حُمُرٌ (جمع خر) اور رُهْنٌ بجای رُهُنٌ (گروی ہا) وغیرہ لیکن اگر وہ قسم مضاعف سے ہوتا ہی تو قواعد نویس سیبویہ وغیرہ کی رای کے مطابق ضمہ بجال رہتا ہی جیسے سَرِیْرٌ (تخت) جمع سُرُرٌ اور ابو عبیدہ وغیرہ کی راے کے مطابق ضمہ درستی کے ساتھہ اختیاراً فتحہ ہوجاتا ہی جیسے سُرُرٌ یا سُرَرٌ (جمع تخت) ذُلُلٌ یا ذُلَلٌ جمع ذَلِیلٌ (خراب) کا وغیرہ اور ابو حیان وغیرہ اس فتحہ کی درستی صرف قسم مضاعف کے اسمای صفتی مین جو اسم مفعول کے معنی نہین دیتے ہین قبول کرتے ہین جیسے حَدِیدٌ (تیز) جمع حُدُدٌ ذَلِیلٌ (خراب) جمع ذُلُلٌ وغیرہ۔

تیسرا وزن فُعَلٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو وزن فُعْلَةٌ یا فُعُلَةٌ پر آتے ہین جیسے رُکْبَةٌ (زانو) جمع رُکَبٌ ظُلْمَةٌ (تاریکی) جمع ظُلَمٌ

فُعَالٌ فَعَّالٌ فُعَلَاءُ سے جیسے تُخُومٌ (حد یا مینارہ) جمع تُخُمٌ قُرَادٌ (جون کا بچہ) جمع قُرُدٌ عَدَّامٌ (کہی) جمع عُدُمٌ شُجَاعٌ (زن دلیر) جمع شُجُعٌ نُفَسَاءُ (زن جس نے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہی یعنی زچہ) جمع نُفُسٌ وغیرہ اسقدر جاننا مناسب ہی کہ بعض قواعد نویس رُهُنٌ اور ثُمُرٌ کو رِهَانٌ اور ثِمَارٌ کا جمع خیال کرتے ہین جو خود جمع ہین اور رَهْنٌ اور ثَمَرَةٌ کے اسی طرح تُخُومٌ کو جمع تُخُمٌ کا جو جمع تُخُمٌ (حد) کا ہی۔

چوتھا قاعدہ

جو جمع وزن فُعُلٌ پر آتا ہی اور اس مین بچلا اصلی حرف واو ہوتا ہی سو ساکن ہوجاتا ہی جیسے عَوَانٌ (ادھیڑ) جمع عُوْنٌ جو اصل مین عُوُنٌ ہی خِوَانٌ (کھانا کھانے کی میز) جمع خُوْنٌ جو اصل مین خُوُنٌ ہی وغیرہ اسکے مستثنیٰ سماعی ہین جیسے سِوَاكٌ (داتون یعنی مسواک) جمع سُوُكٌ سِوَارٌ (پہنچی) جمع سُوُرٌ عَانَةٌ (جنگلی گدہون کا غول) جمع عُوُنٌ وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

جو جمع وزن فُعُلٌ پر آتا ہی اور اُس مین بچلا اصلی حرف یاء ہوتا ہی سو ضرورةً نہین اختیاراً ساکن ہوجاتا ہی اگرچہ اُسکو عموماً ساکن کردیا کرتے ہین اور اِس حالت مین پہلے حرف کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہی جیسے سَيَالٌ (ایک خاردار درخت) جمع

صَبُوْرٌ (صبر کرنے والا) جمع صُبُرٌ غَیُوْرٌ (غیرت دار) جمع غُیُرٌ یا غُیْرٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

یہ صورت جمع اختیار سماعت سے متعلق ہی اول اسمائے صفتی سے جو وزن فَاعِلٌ پر آتے ہیں جیسے عَادِلٌ (منصف) جمع عُدُلٌ تَاجِرٌ (سوداگر) جمع تُجُرٌ بَازِلٌ (اونٹ جو آٹھ یا نو برس کی عمر میں دانت گراتا ہی) جمع بُزُلٌ وغیرہ دوم وزن فِعْلٌ سے جیسے رِهْنٌ (گروی) جمع رُهُنٌ عَبْدٌ (بندہ) جمع عُبُدٌ سَقْفٌ (چھت) جمع سُقُفٌ بِدْعٌ (کوئی شی نئی یا نادر و مرد امیر دل) جمع بُدُعٌ وغیرہ سیوم وزن فَعَلٌ سے جیسے فَلَكٌ (کرہ ستارہ) جمع فُلُكٌ نَصَفٌ (اڈھیڑ) جمع نُصُفٌ نَمِرٌ (چیتا) جمع نُمُرٌ خَشِنٌ (ناصاف) جمع خُشُنٌ وغیرہ چہارم وزن فُعُلٌ سے جیسے ضَبُعٌ (کفتار) جمع ضُبُعٌ اُذُنٌ (گوش) جمع اُذُنٌ اس پچھلے اسم میں صورت دونوں شمار کی یکساں ہی پنجم فَعِلَةٌ فُعْلَةٌ اَفْعَلُ سے جیسے خَشَبَةٌ (جنگل) جمع خُشُبٌ ثَمَرَةٌ (میوہ) جمع ثُمُرٌ نَمِرَةٌ (پلنگ) جمع نُمُرٌ عُرْضَةٌ (اونٹ کا چستنگ) جمع عُرُضٌ اَحْمَقُ (بیوقوف) جمع حُمُقٌ وغیرہ ششم وزن فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ سے جیسے صَحِيفَةٌ (کتاب) جمع صُحُفٌ مَدِينَةٌ (شہر) جمع مُدُنٌ عَلُوفَةٌ (چارہ چار پایوں کے لیے) جمع عُلُفٌ وغیرہ ہفتم وزن فَعُولٌ

کسی وزن پر وہ لفظ کیون نہ آتا ہو وے جیسے سَنِیٌّ (اونٹ جو چھٹے برس مین اپنے دانت گراتا ہی) جمع سُنُیٌ ہوتا ہی پھر سُنِیٌّ ہوتا ہی پھر سُنٌ ہوتا ہی گیارہوین حصہ کی پہلی فصل کے چوبیسوین قاعدہ کے مطابق اسلیئے جاننا چاہیئے کہ لفظون کا پچھلا اصلی حرف حرف علت ہوتا ہی تو سب نیچے لکھے ہوئے قاعدون کے عمل سے بری ہوتے ہین۔

دوسرا قاعدہ

یہ وزن جمع یعنی فُعُلٌ قیاساً متعلق ہی اول تمام اسمای ذاتی سے جو خواہ وزن فَعَالٌ پر آتے ہین خواہ وزن فِعَالٌ پر بشرطیکہ انکے بچلے اور پچھلے اصلی حرف ہمجنس نہین ہوتے جیسے آتَانٌ (مادہ خر) جمع أُتُنٌ قَذَالٌ (پشت سر) جمع قُذُلٌ حِمَارٌ (خر) جمع حُمُرٌ کِتَابٌ (نسخہ) جمع کُتُبٌ وغیرہ دوم کل کی راے کے مطابق تمام اسمای صفتی سے بشرط مذکور و اگرچہ اس حالت مین بعض قواعدنویسون کی رای کے مطابق یہ قاعدہ سماعی ہوگا نہ قیاسی جیسے صَنَاعٌ (زن ریسباز) جمع صُنُعٌ نَوَارٌ (زن جو صحبت مرد سے نافر ہوتی ہی) جمع نُوُرٌ جو اصل مین نُوَرٌ ہی کِنَازٌ (شتر دراز و فربہ) جمع کُنُزٌ وغیرہ سیوم تمام اسمای ذاتی و اسمای صفتی سے جو خواہ وزن فَعِیلٌ پر بنتے ہین خواہ وزن فَعُولٌ پر بشرطیکہ معنی اسم مفعول نرکھتے ہون اگرچہ بعض قواعدنویسون کی رای مین وزن فَعِیلٌ کے ساتھ اس قاعدہ کا استعمال سماعی ہی نہ قیاسی جیسے رَغِیفٌ (روٹی) جمع رُغُفٌ سَرِیرٌ (تخت) جمع سُرُرٌ نَذِیرٌ (سمجھانے والا) جمع نُذُرٌ جَدِیدٌ (نیا) جمع جُدُدٌ عَمُودٌ (ستون) جمع عُمُدٌ

(شنبہ) جمع شِیْرٌ ذُبَابٌ (مکھی) جمع ذُبٌّ اُوَارٌ (بخار یا گرمی آفتاب یا آتش) جمع اُوْرٌ چہارم وزن فُعَلَاءُ سے جیسے نُفَسَاءُ (عورت جس نے چالیس دن کے اندر بچہ دیا ہو یعنی زچہ) جمع نُفُسٌ بہ وزن فُعُولٌ سے جیسے نَیُوبٌ (بڈھی اونٹنی) جمع نِیبٌ وغیرہ مگر شاید یہ بات ممکن ہو کہ اسکا استعمال قلیل الوقوع ہو لفظ زُعْبُوبٌ (ایک کمینہ چھوٹا آدمی) عُصْفُورٌ کا ملحق ہو اپنا جمع زُعُبٌ بناتا ہو سو اگرچہ قیاسی ہو مگر نادرست ہو کیونکہ کسی لغت کی کتاب مین نظر نہین آتا۔

چوتھا قاعدہ

نظم مین یا تقفی عبارت مین یہ صورت جمع یعنی وزن فُعُلٌ اگر ضرورت ہوتی ہو تو وزن فُعْلٌ سے بدل جاتی ہو جیسے حُمْرٌ بجای حُمُرٌ مگر زبان عام مین یہ بات فصیح نہین ہو اگرچہ ناجائز نہین ہو بلکہ نظم مین بھی فصیح نہین سمجھی جاتی اول اگر بچلا یا پچھلا اصلی حرف حرف علت ہوتا ہو جیسے خُوْرٌ مُنْيٌ دوم اگر وہ اسم قسم مضاعف ہوتا ہو جیسے غُرٌّ جمع غَرَّاءُ کا وغیرہ۔

دوسرا وزن فُعُلٌ

پہلا قاعدہ

تعلق اس صورت جمع کا قسم ناقص کے کسی لفظ سے بہت کم ہو اور ہمیشہ سماعی ہوتا ہو

(اونٹ یا بیل جو مکہ شریف مین قربانی کیا جاتا ہی) جمع بُدْنٌ نہم وزن اَفْعَلُ سے جیسے اَظَلُّ (اونٹ کے سم کا اندرونی حصہ) جمع ظُلٌّ دہم وزن فَاعِلٌ سے جیسے بَازِلٌ (وہ اونٹ جسکے اگلے دانت گرجاتے ہین) جمع بُزْلٌ عَائِطٌ (وہ عورت یا اونٹنی جو کچھہ برسون تک بچہ نہین دیتی ہی) جمع عُوْطٌ یا عِيْطٌ عَائِذٌ (نیا شتر بچہ یا حلوان) جمع عُوْذٌ یازدہم وزن فَعُوْلٌ سے جیسے فَلُوْعٌ (شمشیر تیز) جمع فُلْعٌ عَفُوٌّ (بہت بخشنے والا) جمع عُفُوٌّ دوازدہم وزن فَعِيْلٌ سے اگر پہلا اصلی حرف حرف علت ہوتا ہی جیسے ثَنِيٌّ (اونٹ جو چھٹے برس مین دانت گراتا ہی) جمع ثُنْيٌ سیزدہم وزن فَعِيْلَةٌ سے جیسے عَمِيْمَةٌ (زن دراز قد) جمع عُمٌّ ظَعِيْنَةٌ (گاڑی عورتون کی سواری کی) جمع ظُعْنٌ چہاردہم وزن فَعَّالٌ سے جیسے خَوَّارٌ (ملائم یا کمزور) جمع خُوْرٌ پانزدہم وزن فَعَّالَةٌ سے جیسے نَاقَةٌ خَوَّارَةٌ (دودہ والی اونٹنی) جمع خُوْرٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

بعض قواعد نویسون کی رائے کے مطابق یہ صورت جمع اختیار سماعت سے عموماً متعلق ہوتی ہی اول وزن فَعِيْلٌ سے اگر پہلا اصلی حرف صحیح ہوتا ہی جیسے قَلِيْبٌ (چاہ) جمع قُلْبٌ لَذِيْذٌ (مزہ دار) جمع لُذٌّ دوم وزن فَعَالٍ سے جیسے رَبَاعٍ جو اصل مین رَبَاعِيٌّ تھا (اونٹ جو اپنے اگلے دانت گرادیتا ہی) جمع رُبْعٌ سیوم وزن فِعَالٌ سے جیسے جِرَابٌ (پٹارا) جمع جُرْبٌ شِيَارٌ

نہیں ہوا) جمع قُلُفٌ رَتْقَاءُ (وہ زن جس کا بچہ دان بند ہی) جمع رُتُقٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ جمع کثرت سماعت کی اجازت سے متعلق ہی اول بہت سے اسمای ذاتی سے جو وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہین جیسے غَمْرَاءُ (ایک قسم کی سفید سر والی چڑیا جو مذکر و مونث دونون ہوتی ہی) جمع غُمُرٌ بَیْدَاءُ (میدان) جمع بِیدٌ جو اصل مین بُیُدٌ تھا دوم تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَعِلٌ پر آتے ہین جیسے لَدِنٌ (نرم) جمع لُدُنٌ برخلاف اسمای ذاتی کے جو اسی وزن پر بنائے جاتے ہین جیسے سَقْفٌ (چھت) جمع سُقُفٌ جو ابوحیان کی رای کے مطابق شاید اصل مین سُقُفٌ تھا سیوم اسمای ذاتی و اسمای صفتی سے جو وزن فَعَلٌ پر بنائے جاتے ہین جیسے اَسَدٌ (شیر) جمع اُسُدٌ نَارٌ (آتش) جمع نُوُرٌ دَارٌ (خانہ) جمع دُوُرٌ نَابٌ (بڈھی اونٹنی) جمع نِیبٌ چہارم اسمای واحد سے جو وزن فُعُلٌ پر بنائے جاتے ہین اور اس حالت مین دونون شمار ایک ہی صورت رکھتے ہین جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد و جمع دونون ہی مثل قُفْلٌ واحد کے واسطے یا مثل اُسُدٌ جمع کے واسطے پنجم وزن فُعُلٌ سے جیسے عُزُلٌ (بے ہتیار) جمع عُزُلٌ ششم وزن فَعِلٌ سے جیسے ذَرِبٌ (تیز) جمع ذُرُبٌ ضَیِحٌ (گفتار) جمع ضُیُحٌ ہفتم وزن فَعَلَةٌ سے جیسے مَنِیَةٌ (منی) جمع مُنِیٌ ہشتم وزن فَعَلَةٌ سے جیسے نَاقَةٌ (اونٹنی) جمع نُوُقٌ بَدَانَةٌ

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱۷	اَفْعِلَاءُ	اَغْنِیَاءُ	غَنِیٌّ	بے پرواہ
۱۸	فَعَالٰی	فَتَاوٰی	فَتْوٰی	فیصلہ
۱۹	فُعَالٰی	سُکَارٰی	سَکْرَانُ	مست

جو اسما ان وزنوں پر آتے ہیں انکی طبیعت اور صورت ان قاعدوں سے دریافت ہوتی ہے—

پہلا وزن فُعْلٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسیہ تمام اسمای صفتی سے جو مذکر وزن اَفْعَلُ پر آتے ہیں یا مؤنث وزن فَعْلَاءُ پر آتے ہیں متعلق ہے جیسے اَحْمَرُ یا حَمْرَاءُ (سرخ) جمع حُمْرٌ اَسْوَدُ یا سَوْدَاءُ (سیاہ) جمع سُوْدٌ اَخْضَرُ یا خَضْرَاءُ (سبز) جمع خُضْرٌ اَصَمُّ یا صَمَّاءُ (کر) جمع صُمٌّ اَبْکَمُ یا بَکْمَاءُ (گنگ) جمع بُکْمٌ اَقْلَفُ (وہ مرد جسکا ختنہ

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۸	فُعَّلٌ	کُمَّلٌ	کَامِلٌ	پورا
۹	فُعَّالٌ	جُهَّالٌ	جَاهِلٌ	نادان
۱۰	فِعَالٌ	عِظَامٌ	عَظِيمٌ	بزرگ
۱۱	فُعُولٌ	عُلُومٌ	عِلْمٌ	جاننا
۱۲	فُعْلَانٌ	سُوْدَانٌ	اَسْوَدُ	سیاہ
۱۳	فِعْلَانٌ	غِلْمَانٌ	غُلَامٌ	بندہ
۱۴	فَعْلٰی	قَتْلٰی	قَتِيلٌ	کشتہ
۱۵	فِعْلٰی	حِجْلٰی	حَجَلٌ	تیستر
۱۶	فُعَلَاءُ	شُرَفَاءُ	شَرِيفٌ	بزرگ

یعنی جمع کثرت کی قسم اول

جمع کثرت کی دو قسم ہین دوسری قسم کو اَقْصَی الْجُمُوع کہتے ہین یا مُنْتَہِی الْجُمُوع یعنی جمع کا انتہا باعث اسکا ابھی آگے بیان کیا جائیگا جو جمع الکثرت دوسری قسم مین داخل نہین ہین سو بالضرورت پہلی قسم سے متعلق ہین اور اِن اُنئیس وزنون مین سے جو اس نقشہ مین لکھے ہین کسی وزن پر بنائے جاتے ہین۔

نمبر	وزن	جمع	واحد	معنی
۱	فُعْلٌ	حُوْرٌ	حَوْرَاءُ	خوبصورت سیاہ چشم
۲	فُعُلٌ	كُتُبٌ	كِتَابٌ	نسخہ
۳	فُعَلٌ	نُقَطٌ	نُقْطَةٌ	نقطہ
۴	فِعَلٌ	صِبَغٌ	صِبْغَةٌ	صورت
۵	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	ڈھونڈھنے والا
۶	فُعَلَةٌ	قُضَاةٌ	قَاضٍ	منصف
۷	فِعَلَةٌ	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر

اَکَمِ ہِضَبَۃٌ وغیرہ۔

چوتھا وزن فِعْلَۃٌ

یہ صورت جمع قیاساً عربی کے کسی اسم ذاتی یا صفتی سے متعلق نہیں ہوتی اور اسلیئے قواعدنویس ابن السراج نے اسکو قسم اسم الجمع میں داخل کیا ہی اسکا بیان آگے آویگا اور دوسرے قواعدنویس اسکو جمع القلۃ کہتے ہیں اور اختیار سماعت سے ان وزنوں کے ساتھ متعلق سمجھتے ہیں اول وزن فَعِیْلٌ کے ساتھ جیسے صَبِیٌّ (طفل) جمع صِبْیَۃٌ جَلِیْلٌ (بزرگ) جمع جِلَّۃٌ دوم وزن فَعَلٌ کے ساتھ جیسے وَلَدٌ (پسر) جمع وِلْدَۃٌ فَتًی (جوان) جمع فِتْیَۃٌ سیوم وزن فَعْلٌ کے ساتھ جیسے شَیْخٌ (مرد پیر) جمع شِیْخَۃٌ ثَوْرٌ (نرگاو) جمع ثِیَرَۃٌ چہارم وزن فِعْلٌ کے ساتھ جیسے مِلْحٌ (نمک) جمع مِلْحَۃٌ عِلْجٌ (موٹا جنگلی گدہا) جمع عِلْجَۃٌ پنجم وزن فِعَلٌ کے ساتھ جیسے ثِنًی (سردار) جمع ثِنْیَۃٌ ششم وزن فُعَالٌ کے ساتھ جیسے غَزَالٌ (ہرنوٹا) جمع غِزْلَۃٌ غُلَامٌ (بندہ) جمع غِلْمَۃٌ شُجَاعٌ (بہادر) جمع شِجْعَۃٌ ہفتم وزن فَیْعِلٌ کے ساتھ جیسے بَیِّنٌ (ظاہر) جمع بِیْنَۃٌ وغیرہ۔

تیسری فصل

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ مِنْ جَمْعِ الْکَثْرَتِ

جمع اَخْوِلَۃٌ قَفا (پشت گردن) جمع اَقْفِیَۃٌ پنجم وزن فِعْلٌ سے جیسے لِحًی (ہتوڑا) جمع اَلْحِیَۃٌ خَزَز (خرگوش) جمع اَخِزَّۃٌ ششم وزن فَعْلَۃٌ سے جیسے شَتْوَۃٌ (جاڑا) جمع اَشْتِیَۃٌ مگر جاننا چاہیے کہ مبرد قواعد نویس شِتَاءٌ کو شَتْوَۃٌ اور اَشْتِیَۃٌ کا جمع سمجھتا ہی لیکن بہت سے دوسرے قواعد نویس شِتَاءٌ کو شَتْوَۃٌ کا ہم معنی اور واحد سمجھتے ہین ہفتم وزن فِعْلَۃٌ سے جیسے جِرَّۃٌ (وہ کھانا جو اونٹ پیٹ سے نکال کر چباتا ہی) جمع اَجِرَّۃٌ حُسْوَۃٌ (گھونٹ) جمع اَحْسِیَۃٌ ہشتم وزن فَعَلَۃٌ سے جیسے سَحَاۃٌ (کسی کا چمڑہ یا چھلکا) جمع اَسْحِیَۃٌ نہم وزن فَاعِلٌ سے یا فَاعِلَۃٌ یا فَعِیلَۃٌ سے جیسے بَاطِنٌ (پیٹ یا کسی چیز کا اندر) جمع اَبْطِنَۃٌ وَادٍ (درۂ کوہ) جمع اَوْدِیَۃٌ نَاحِیَۃٌ (ضلع یا طرف) جمع اَنْحِیَۃٌ نَضِیفَۃٌ (بارش کم) جمع اَنْضِفَۃٌ دہم وزن فَیْعِلٌ سے جیسے عَیِّلٌ (کسی مرد کے متعلق) جمع اَعْوِلَۃٌ یا اَعْیِلَۃٌ مگر جاننا چاہیے کہ عَیِّلٌ کا جمع عِیَالٌ ہی اسلیئے بعض قواعد نویسون کی رای کے مطابق اَعْوِلَۃٌ یا اَعْیِلَۃٌ ہوتے ہین یازدہم وزن فَعَالٌ سے جیسے جَنَاحٌ (بازو) جمع اَجْنِحَۃٌ عُقَابٌ (نام طائر) جمع اَعْقِبَۃٌ دوازدہم وزن اُفْعُولٌ سے جیسے اُدْحِیٌّ (وہ جگہ جہان شتر مرغ انڈے رکھتی ہی) جمع اَدْحِیَۃٌ مگر جاننا چاہیے کہ اَدْحِیٌّ آتا ہی معنی مین اُدْحِیٌّ کے جو اصل مین اُدْحُوٌّ ہی اور اسلیئے بعض قواعد نویس کہتے ہین کہ اسکا جمع اَدْحِیَۃٌ ہوتا ہی اس صورت جمع کا تعلق وزن فُعَّالٌ یا فَعَلَانٌ سے کم ہوتا ہی جیسے جُمَادٰی (نام ماہ ربیع الاول کا) جمع اَخْوِنَۃٌ رَمَضَانٌ (ماہ رمضان) جمع

کِتَابٌ (نسخہ) کا جمع کُتُبٌ سماعی ہی کیونکہ اسکا جمع قلت اَکْتِبَۃٌ ہوتا ہی اور صرف کُتُبٌ استعمال مین ہی جو تین سے یا زیادہ سے متعلق ہی ابوحیان کی راے کے مطابق صرف وزن اَفْعِلَۃٌ ہی جو جمع کے لئے تمام مذکر اسمای ذاتی سے متعلق ہی جو وزن فَعَالٌ یا فِعَالٌ پر بنائے جاتے ہین اور مضاعف یا مُعْتَلُّ اللاّم ہوتے ہین اس صورت مین عِنَانٌ (لگام) جمع عُنُنٌ حِجَاجٌ (اونٹ کا پٹھہ) جمع حُجُجٌ سَمَاءٌ (آسمان) جمع سُمِيٌّ سماعی ہین انکے درست جمع قلت وکثرت بنائے جاتے ہین وزن اَفْعِلَۃٌ پر جیسے اَعِنَّۃٌ اَحِجَّۃٌ اَسْمِیَۃٌ یہ سب وزن عموماً بولنے مین آتے ہین۔

دوسرا قاعدہ

یہ صورت جمع اختیار سماعت سے متعلق ہی اول تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَعِیلٌ پر آتے ہین اور بیچلا اور پچھلا اصلی حرف ہم جنس رکھتے ہین جیسے عَزِیزٌ (قیمتی یا پیارا) جمع اَعِزَّۃٌ جَلِیلٌ (بزرگ) جمع اَجِلَّۃٌ شَحِیحٌ (لالچی) جمع اَشِحَّۃٌ دوم بہت سے اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے جو اسی وزن پر آتے ہین اور پچھلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین جیسے صَبِيٌّ (طفل) جمع اَصْبِیَۃٌ نَجِيٌّ (معتمد) جمع اَنْجِیَۃٌ عَيِيٌّ (ہکلا) جمع اَعِیَّۃٌ سیوم فِعْلٌ سے جیسے فَرْخٌ (چوزہ) جمع اَفْرِخَۃٌ قِدْحٌ (تیر جو پر دار یا نوکدار نہین ہوا) جمع اَقْدِحَۃٌ قُرْطٌ (حلقہ گوش) جمع اَقْرِطَۃٌ چہارم فَعَلٌ سے جیسے طَبَقٌ (سرپوش) جمع اَطْبِقَۃٌ دَارٌ (خانہ) جمع اَدْوِرَۃٌ خَالٌ (خالو)

نَجِرَۃٌ (پلنگ مادہ) جمع اَنْمَارٌ یا فَاعِلَۃٌ کے ساتھ جیسے کَاتِبَۃٌ (لکھنے والی) جمع اَکْتَابٌ یا فِعَالٌ کے ساتھ جیسے اِدَامٌ (لگاون یعنی کوئی چیز جسکے ساتھ روٹی کھاتے ہین) جمع آدَامٌ یا فُعَالٌ کے ساتھ جیسے غُثَاءٌ (جو شی دہار سے بہتے بہتے رہ جاتی ہی) جمع اَغْثَاءٌ یا فَعِيلَۃٌ کے ساتھ جیسے خَرِيدَۃٌ (حیادار زن یا دوشیزہ) جمع اَخْرَادٌ یا فَيْعِلَۃٌ کے ساتھ جیسے مَيِّتَۃٌ (زن مردہ) جمع اَمْوَاتٌ یا اَفْعَلُ کے ساتھ جیسے اَعْزَلُ (بے ہتھیار) جمع اَعْزَالٌ یا فَاعُولٌ کے ساتھ جیسے طَاؤُوسٌ (مور) جمع اَطْوَاسٌ یا فَيْعُولٌ کے ساتھ جیسے نَيُّوبٌ (بوڑہی اونٹنی) جمع اَنْيَابٌ وغیرہ۔

تیسرا وزن اَفْعِلَۃٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع متعلق ہی قیاساً تمام مذکر اسماء ذاتی سے جو چار حرف رکھتے ہین اور جن مین تیسرا حرف مدہ ہی جیسے طَعَامٌ (کھانا) جمع اَطْعِمَۃٌ حِمَارٌ (خر) جمع اَحْمِرَۃٌ غُرَابٌ (زاغ صحرائی) جمع اَغْرِبَۃٌ رَغِيفٌ (قسم روٹی) جمع اَرْغِفَۃٌ عَمُودٌ (ستون) جمع اَعْمِدَۃٌ وغیرہ۔

	بیان	

آنْهَارٌ نَهرٌ (نہر) جمع آنْهَارٌ اَلْفٌ (ہزار) جمع آلَافٌ وَهْمٌ (وہم) جمع اَوْهَامٌ فَرْدٌ (تنہا) جمع اَفْرَادٌ بَرٌّ (نیک) جمع اَبْرَارٌ وغیرہ یہ قاعدہ کل کی رای کے مطابق ہی مگر فرار کہتا ہی کہ اسکا استعمال ان سب اسمون سے جو وزن فَعْلٌ پر بنتے ہین اور پہلا اصلی حرف حرف واو یا حرف ہمزہ رکھتے ہین قیاسًا علاقہ رکھتا ہی۔

پانچوان قاعدہ

یہ اعتبار سماعت سے ان وزنون کے ساتھ متعلق ہی یعنی فُعَلٌ کے ساتھ جیسے رُطَبٌ (پکا ہوا چھوہارا) جمع اَرْطَابٌ رُبَعٌ (شتر جوان موسم بہار سے ستی مین آیا ہوا) جمع اَرْبَاعٌ یا فَاعِلٌ کے ساتھ جیسے جَاهِلٌ (نادان) جمع اَجْهَالٌ طَاهِرٌ (پاک) جمع اَطْهَارٌ صَاحِبٌ (رفیق) جمع اَصْحَابٌ یا فَعَالٌ کے ساتھ جیسے جَنَانٌ (دل) جمع اَجْنَانٌ جَبَانٌ (بزدلہ) جمع اَجْبَانٌ یا فَعِيلٌ کے ساتھ بشرطیکہ اسم ذاتی ہو جیسے يَمِينٌ (سوگند) جمع اَيْمَانٌ یا فَعَلَةٌ کے ساتھ جیسے نَدَبَةٌ (زخم صحت یافتہ کا کھرنڈ) جمع اَنْدَابٌ زَهَرَةٌ (شگوفہ) جمع اَزْهَارٌ یا فُعْلَةٌ کے ساتھ جیسے خُرْبَةٌ (سوراخ مدور) جمع اَخْرَابٌ یا فِعْلَةٌ کے ساتھ جیسے فِلْذَةٌ (پارہ گوشت) جمع اَفْلَاذٌ نِضْوَةٌ (دُبلی اونٹنی) جمع اَنْضَاءٌ یا فَعَلَةٌ کے ساتھ جیسے شَعَفَةٌ (قلہ کوہ) جمع اَشْعَافٌ حَدَقَةٌ (آنکھ کی پتلی) جمع اَحْدَاقٌ نَاقَةٌ (اونٹنی) جمع اَنْوَاقٌ یا فَعِلَةٌ کے ساتھ جیسے

جمع اَوْجَالٌ وغیرہ یا فُعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو) جمع اَعْضَادٌ یَقُظٌ (خبردار) جمع اَیْقَاظٌ وغیرہ یا فُعُلٌ جیسے اُذُنٌ (گوش) جمع آذَانٌ عُزُلٌ (بے ہتھیار) جمع اَعْزَالٌ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

یہ قیاسًا تمام اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے جو وزن فَعُوْلٌ پر آتے ہین اور پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین متعلق ہی جیسے فَلُوٌّ (بچہ اسپ یا بچہ خر جس نے اپنی ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہو) جمع اَفْلَاءٌ عَدُوٌّ (دشمن) جمع اَعْدَاءٌ وغیرہ اور تمام اسمای ذاتی سے نہ اسمای صفتی سے جو وزن فِعَلٌ یا فِعِلٌ پر آتے ہین جیسے عِنَبٌ (انگور) جمع اَعْنَابٌ اِبِلٌ (شتر) جمع آبَالٌ وغیرہ اور تمام اسمای صفتی سے جو وزن فَعِیْلٌ یا وزن فَیْعِلٌ پر بنائے جاتے ہین بشرطیکہ وزن اول معنی اسم مفعول نہ رکھتا ہووے جیسے شَرِیْفٌ (بزرگ) جمع اَشْرَافٌ جَیِّدٌ (بزرگ) جمع اَجْوَادٌ وغیرہ برخلاف جَرِیْحٌ (مجروح) کے جو معنی اسم مفعول رکھتا ہی اسلیے یہ صورت جمع اختیار نہین کرتا ہی مگر جاننا چاہیے کہ اس جمع کا تعلق ان دونون مین سے کسی وزن کے ساتھ بعض قواعد نویسون کی رای مین سماعی ہی۔

چوتھا قاعدہ

یہ اختیار سماعت سے بہت سے اسمای ذاتی اور اسمای صفتی سے متعلق ہی جو وزن فَعْلٌ پر بنائے جاتے ہین اور جنکا پچھلا اصلی حرف علت نہین ہوتا ہی جیسے نَهْرٌ (نہر) جمع

دوسرا وزن اَفْعَالٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع قیاسًا تمام اسماء ذاتی اور اسماء صفتی سے جو وزن فَعْلٌ پر بنتے ہیں اور بجگہ اصلی حرف حرف علت رکھتے ہیں متعلق ہے جیسے ثَوْبٌ (جامہ) جمع اَثْوَابٌ سَیْفٌ (تلوار) جمع اَسْیَافٌ عَوْنٌ (مددگار) جمع اَعْوَانٌ حَیٌّ (زندہ) جمع اَحْیَاءٌ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

یہ قیاسًا متعلق ہے تمام اسماء ذاتی اور اسماء صفتی سے جو آگے لکھے ہوئے وزنوں میں سے کسی وزن پر بنائے جاتے ہیں خواہ بجگہ اصلی حرف حرف علت ہووے خواہ ہووے اور کسی طرح کی شرط نہیں رکھتے فُعْلٌ جیسے حُکْمٌ (حکم) جمع اَحْکَامٌ نُوْرٌ (روشنی) جمع اَنْوَارٌ حُرٌّ (آزاد) جمع اَحْرَارٌ حُلْوٌ (شیرین) جمع اَحْلَاءٌ وغیرہ یا فِعْلٌ جیسے حِمْلٌ (برہ) جمع اَحْمَالٌ عِیْدٌ (تیوہار) جمع اَعْیَادٌ بِکْرٌ (دوشیزہ) جمع اَبْکَارٌ حِبٌّ (دوست) جمع اَحْبَابٌ وغیرہ یا فَعَلٌ جیسے جَمَلٌ (شتر) جمع اَجْمَالٌ نَابٌ (دندان پیشین) جمع اَنْیَابٌ خَلَقٌ (کہنہ) جمع اَخْلَاقٌ تَبَعٌ (پیرو) جمع اَتْبَاعٌ وغیرہ یا فَعِلٌ جیسے فَخِذٌ (ران) جمع اَفْخَاذٌ وَجِلٌ (ترسناک)

اور تیسرا حرف مدّہ رکھتے ہین اور تاء علامت مؤنث نہین رکھتے ہین جیسے رَسُوْلٌ (فرستادہ) جمع اَرْسُلٌ جَنِیْنٌ (بچہ رحم) جمع اَجُنٌ وغیرہ سیوم اسی طرح کے اسماے ذاتی مذکر سے جیسے نَھَارٌ (دن) جمع اَنْھُرٌ طِحَالٌ (تلی) جمع اَطْحُلٌ غُرَابٌ (زاغ) جمع اَغْرُبٌ رَغِیْفٌ (قسم روٹی) جمع اَرْغُفٌ صَبِیٌّ (طفل) جمع اَصْبٍ وغیرہ چہارم اسماے ذاتی مؤنث سے جو تا علامت مؤنث مقدر رکھتے ہین ظاہر نہین رکھتے ہین جیسے سَحَابَۃٌ (ابر) جمع اَسْحُبٌ وغیرہ پنجم اسماے ذاتی یا اسماے وصفی سے جو وزن فَاعِلٌ پر بنتے ہین جیسے جَائِزٌ (کڑی) جمع اَجْوُزٌ رَاکِبٌ (سوار) جمع اَرْکُبٌ وغیرہ ششم ان اسماے جو وزن فَعْلَانُ پر بناے جاتے ہین جیسے رَمَضَانُ (نام ماہ) جمع اَرْمُضٌ وغیرہ۔

خاتمہ

ان قاعدون کو سب قواعد نویس منظور کرتے ہین مگر فرا قواعد نویس اس وزن مؤنث کو قیاسًا تمام اسماے مؤنث سے جو وزن فَعَلٌ پر بنتے ہین متعلق سمجھتا ہی جیسے قَدَمٌ جمع اَقْدُمٌ یا جو وزن فِعَلٌ پر بنتے ہین جیسے قِدْرٌ جمع اَقْدُرٌ یا جو وزن فُعُلٌ پر بنتے ہین جیسے غُوْلٌ جمع اَغْوُلٌ یا جو وزن فَعُلٌ پر بنتے ہین جیسے عَجُزٌ جمع اَعْجُزٌ یا جو وزن فُعُلٌ پر بنتے ہین جیسے عُنُقٌ جمع اَعْنُقٌ وغیرہ قواعد نویس لِبْس کی بھی یہی راے ہی بشرطیکہ وہ اسم وزن فَعَلٌ پر ہو جیسے قَدَمٌ

قاعدہ ہی وغیرہ سیوم فُعُل سے جیسے عُنُق (گردن) جمع اَعْنَاق حُقُب (عرصہ ہشت سال) جمع اَحْقَاب فُرُط (کار طول کشیدہ) جمع اَفْرَاط وغیرہ چہارم فَعَل سے جیسے قَدَم (گام) جمع اَقْدَام جَبَل (پہاڑ) جمع اَجْبَال زَمَن (وقت) جمع اَزْمَان عَصًا (چوبدستی) جمع اَعْصَاء وغیرہ پنجم فَعِل سے جیسے نَمِر (چیتا) جمع اَنْمَار کَبِد (جگر) جمع اَکْبَاد وغیرہ ششم فِعَل سے جیسے ضِلَع (پسلی) جمع اَضْلَاع عِنَب (تخم انگور) جمع اَعْنَاب وغیرہ ہفتم فَعُل سے جیسے سَبُع (جانور شکاری) جمع اَسْبَاع ضَبُع (کفتار) جمع اَضْبَاع عَجُز (چوتڑ) جمع اَعْجَاز وغیرہ ہشتم فِعْلَة سے اگرچہ بہت کم جیسے نِعْمَة (نعمت) جمع اَنْعَام وغیرہ نہم فُعْلَة سے جیسے ظُبَة جو اصل مین ظُبْوَة ہی (تلوار کی دہار) جمع اَظْبَاء وغیرہ دہم فَعَلَة سے جیسے رَقَبَة (گردن) جمع اَرْقَاب اَکَمَة (پہاڑی) جمع آکَام اَمَة جو اصل مین اَمَوَة ہی (خادمہ) جمع آمَاء وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ خلاف قیاس سماعت کے اختیار سے متعلق ہی اول بعض اسمون سے جو بیچلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین اور وزن فَعْل یا فِعْل پر بنتے ہین جیسے ثَوْب (جامہ) جمع اَثْوَاب قَوْس (کمان) جمع اَقْوَاس سَیْف (تلوار) جمع اَسْیَاف عَیْن (چشم) جمع اَعْیَان دَار (خانہ) جمع اَدْوَار نَار (آتش) جمع اَنْوَار نَاب (دندان پیشین) جمع اَنْیَاب وغیرہ دوم اسمای صفتی سے جو چہار حرفی ہوتے ہین

اپنا پچلا اصلی حرف حرف علت نہین رکھتے متعلق ہی جیسے فَلْسٌ (ایک چھوٹا سکہ یا مچھلی کا داغ یعنی چھلکا) جمع اَفْلُسٌ وَجْهٌ (چہرہ) جمع اَوْجُهٌ یَدٌ (ہاتھ) جمع اَیْدٍ دَلْوٌ (ڈول) جمع اَدْلٍ ظَبْیٌ (ہرن) جمع اَظْبٍ ضَبٌّ (چھپکلی) جمع اَضُبٌّ وغیرہ لیکن جو اسما قسم مضاعف سے ہین یا اپنا پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اُن سے اس وزن کا تعلق بعض قواعد نویسون کی رائے کے مطابق سماعی ہی قیاسی نہین ہی۔

دوسرا قاعدہ

یہ وزن اُن سب اسمون سے جو چہار حرفی ہین اور اپنا تیسرا حرف مَدَّہ رکھتے ہین اور تاءِ مخفی کے ذریعہ سے مؤنث ہوتے ہین علاقہ رکھتا ہی جیسے عَنَاقٌ (حلوان مادہ) جمع اَعْنُقٌ ذِرَاعٌ (گز) جمع اَذْرُعٌ عُقَابٌ (نام طائر) جمع اَعْقُبٌ یَمِیْنٌ (قسم) جمع اَیْمُنٌ وغیرہ دوسری مثالون پر لحاظ کرنے سے حرف تاء ان اسمون ہین مقدر معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسم مصغر ہین اسکو ظاہر ہونا پڑتا ہی۔

تیسرا قاعدہ

سماعت کی اجازت سے یہ صورت متعلق ہی اول وزن فِعْلٌ سے جیسے ذِئْبٌ (گرگ) جمع اَذْؤُبٌ قِدْرٌ (دیگ) جمع اَقْدُرٌ جِلْفٌ (خالی) جمع اَجْلُفٌ وغیرہ دوم فُعْلٌ سے جیسے قُفْلٌ (تالا) جمع اَقْفُلٌ غُوْلٌ (دیو) جمع اَغْوُلٌ لُبٌّ (سمجھ) جمع اَلُبٌّ اور کبھی اَلْبُبٌ سو خلاف

روسے جائز ہی یا نہین اس کا جواب ہین نہین دیا چاہتا مگر جاننا چاہیے کہ یہ بات حقیقت مین ہے اصل نہین ہی کیونکہ قواعدنویس اسکی تصدیق کرتے ہین تب بھی مین یقین کرتا ہون کہ بلالحاظ انحصار قلت وکثرت صورت واحد سے صورت جمع تجویز ہوسکتی ہی اور بہت سے اسما ایسے ہین کہ ان سے دونون قسم کی جمع نہین بن سکتے۔

دوسری فصل

اَوزانُ جمعُ القِلَّۃِ

یعنی جمع قلت کے وزن

اس جمع کے یہ چار وزن ہین اَفعُلٌ اَفعَالٌ اَفعِلَۃٌ فِعلَۃٌ کیونکہ اگرچہ فرا نے یہ تین وزن اور شامل کئے ہین فُعَلٌ فِعَلٌ فِعَلَۃٌ لیکن دوسرے قواعدنویس انکو جمع کثرت کے وزن سمجھتے ہین جن اسمون سے جمع قلت کے یہ وزن متعلق ہوتے ہین انکی طبیعت اور صورت ان قاعدون سے تجویز کی جاتی ہی۔

اول وزن اَفعُلٌ

پہلا قاعدہ

یہ صورت جمع اسما ہی صفتی کے سوا دوسرے سب اسمون سے جو وزن فَعْلٌ پر آتے ہین او

چودھوان حصہ

پہلی فصل

اَلْکَلَامُ فِیْ جَمْعِ التَّکْسِیْرِ

جمع تکسیر کے بیان مین

جمع تکسیر کو عموماً مکسر یعنی شکستہ کہتے ہین کیونکہ یہ جمع جمع سالم کی طرح واحد کے آخر مین کچھہ اخیر بڑہانے سے نہین بنتا ہی لیکن بعض خاص وزن اختیار کرنے سے بنایا جاتا ہی جیسے اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ (بات) کا اسکی دو قسم ہین قسم اول جَمْعُ الْقِلَّةِ یعنی جمع کمی قسم دوم جَمْعُ الْکَثْرَةِ یعنی جمع کی زیادتی۔

جَمْعُ الْکَثْرَةِ کا بیان آگے کیا جائے گا لیکن جَمْعُ الْقِلَّةِ کا بیان کیا جاتا ہی اسکو یہ نام اسواسطے دیا ہی کہ قواعد نویس کہتے ہین کہ یہ دس سے زیادہ کے واسطے نہین آتا ہی مگر یہ بات صحیح نہین معلوم ہوتی کیونکہ یہ کبھی کبھی زیادہ کے واسطے بھی مستعمل ہی یعنی گیارہ یا زیادہ سے بھی متعلق ہوتا ہی دو کے واسطے تثنیہ آتا ہی اسلئے دونون قسم کے جمع تین سے کم کے واسطے نہین آتے لیکن بہت سی ایسی مثالین ہین جن مین دو کے واسطے آتے ہین۔

یہ بات قابل استفسار ہی کہ جَمْعُ الْقِلَّةِ کا دس سے زیادہ کے واسطے آنا استعمال عام کی

نہ دُوُلات جمع دُوْلَۃٌ (قسمت) کا دوم بشرطیکہ پہلا اصلی حرف حرف یا ء نہین ہوتا ہی جیسے کُلْیَۃٌ (گروہ) جمع کُلَیات نہ کُلُیات وغیرہ جاننا چاہیے کہ فتحہ کی جا پر ضمہ کا آجانا سیبویہ کی رای کے موافق قیاسی ہی لیکن فراء کی رای کے مطابق سماعی ہی –

چودہوان قاعدہ

قسم مضاعف کے چھ وزن مذکورہ بالا پر جو اسمای ذاتی آتے ہین اُنکے اس جمع مین علامت سکون قائم رہتی ہی جیسے ذَرَّۃٌ (چھوٹی چیونٹی یا ذرہ) جمع ذَرَّاتٌ عِدَّۃٌ (چند) جمع عِدَّاتٌ مُدَّۃٌ (جمع وقت کا) جمع مُدَّاتٌ وغیرہ اور اسیطرح تمام اسمای صفتی ان چھ وزنون مین سے کسی وزن پر کیون نہ آوین بلا لحاظ کسی شرط کے اسی قاعدہ کے تابع ہین جیسے صَعْبَۃٌ (سخت) جمع صَعْبَاتٌ عِلْجَۃٌ (موٹی گدہی) جمع عِلْجَاتٌ حُلْوَۃٌ (شیرین) جمع حُلْوَاتٌ وغیرہ مگر اس مین کچھ اختلاف بھی ہین جیسے رَبْعَۃٌ (زن میانہ قد) جمع رَبَعَاتٌ لیکن یہ اختلاف زیادہ نہین ہین باوجودیکہ قطرب قواعد نویس کہتا ہی کہ وزن فَعْلَۃٌ اسم وصفی ہونے سے اس جمع مین قیاساً فتحہ اختیار کرتا ہی یہ نظائر دینے کے بعد اس بات کے ظاہر کرنے کی چندان ضرورت نہین ہی کہ تا جو واحد کے آخر مین آتی ہی جمع مؤنث مین چھوڑ دی جاتی ہی –

جمع سِدَرَاۃٌ وغیرہ لیکن چونکہ پہلا اصلی حرف کسرہ رکھتا ہی اسلئے کسرہ بھی اختیاری ہی اول اگر قسم اجوف سے نہین ہوتا دوم اگر پچھلا اصلی حرف واو ہوتا ہی جیسے ھِنِدَاتٌ سِیِدَرَاتٌ لِیِیَاتٌ وغیرہ سیبویہ کی رائی ہی لیکن فرا کی رائی کے مطابق کسرہ کی درستی صرف اجازت سماعت پر موقوف ہی مگر اگر اسم قسم اجوف سے ہوتا ہی تو اس جمع مین علامت سکون عموگا قائم رہتی ہی کیونکہ کسرہ نادرست ہی اور فتحہ کم آتا ہی جیسے دِیمَاتٌ بہت کم دِیَمَاتٌ جمع دِیمَۃٌ (جھڑی) کا بِیعَاتٌ بہت کم بِیَعَاتٌ جمع بِیعَۃٌ (گرجا) کا وغیرہ اسی طرح اگر واو پچھلا اصلی حرف ہوتا ہی جیسے رِشْوَاتٌ بہت کم رِشَوَاتٌ جمع رِشْوَۃٌ لِحْیَاتٌ بہت کم لِحِیَاتٌ اور اکثر لِحِیَاتٌ جمع لِحْیَۃٌ (ڈاڑھی) کا وغیرہ لفظ جِرِوَاتٌ جمع جِرْوَۃٌ (بچہ گرگ) کا بھی سماعی ہی کیونکہ پچھلا حرف واو رکھتا ہی۔

تیرھوان قاعدہ

جو اسمای ذاتی مؤنث وزن فُعْلٌ یا فُعْلَۃٌ پر آتے ہین اور قسم مضاعف سے نہین ہوتے اس جمع مین انکے پچھلے اصلی حرف پر فتحہ لگتا ہی جیسے عُرْسٌ (عروسی ضیافت) جمع عُرَسَاتٌ خُطْوَۃٌ (ایک زینہ) جمع خُطَوَاتٌ لیکن سکون بھی بحال رہتا ہی جیسے عُرْسَاتٌ خُطْوَاتٌ اور بنو تمیم وغیرہ کی زبان مین اس فتحہ کی جا پر ضمہ بھی آجاتا ہی جیسے عُرُسَاتٌ خُطُوَاتٌ اول بشرطیکہ پچھلا اصلی حرف علت نہین ہوتا ہی جیسے دُوَلَاتٌ یا دُوْلَاتٌ

سماعی ہی۔

گیارہوان قاعدہ

جو اسمای ذاتی مونث وزن فَعْلٌ یا فَعْلَۃٌ پر بنتے ہین سو اس جمع مونث مین مفتوح العین ہو جاتے ہین یعنی انکا بچلا اصلی حرف جو ساکن ہی فتحہ اختیار کرتا ہی ان دو شرطون پر کہ بچلا اصلی حرف حرف علت نہووے اور وہ اسم قسم مضاعف سے نہووے جیسے اَرْضٌ (زمین) جمع اَرَضَاتٌ تَمْرَۃٌ (چھوہارا) جمع تَمَرَاتٌ ظَبْیَۃٌ (ہرن) جمع ظَبَیَاتٌ رَکْوَۃٌ (آفتابہ) جمع رَکَوَاتٌ وغیرہ برخلاف رَوْضَۃٌ (باغ) جمع رَوْضَاتٌ بَیْضَۃٌ (انڈا) جمع بَیْضَاتٌ وغیرہ کے مگر قوم ھُذَیْلٌ اس نا مستثنی کو نامنظور کرتے ہین اور رَوَضَاتٌ اور بَیَضَاتٌ وغیرہ کہتے ہین باوجودیکہ بچلا اصلی حرف حرف علت ہی اور بعض اہل عرب اس استثنا کو اسمای قسم ناقص سے بھی متعلق کرتے ہین جیسے رَکْوَاتٌ بجای رَکَوَاتٌ اور ظَبْیَاتٌ بجای ظَبَیَاتٌ وغیرہ۔

بارہوان قاعدہ

جو اسمای ذاتی مونث وزن فِعْلٌ اور فِعْلَۃٌ پر آتے ہین اُنکے بچلے اصلی حرف کو مفتوح کرنا اختیاری ہی نہ ضروری بشرطیکہ وہی اسما قسم مضاعف سے نہین ہوتے جیسے هِنْدٌ (ایک عورت کا نام) جمع هِنَدَاتٌ سِدْرَۃٌ (ایک درخت کا نام)

ثَاءَاتٌ ثَاءَاتٌ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

جو الف ممدودہ اصلی ہوتا ہی اور بدلا نہین جاتا ہی سو اس جمع مین بحال رہتا ہی جیسے قُرَّاءٌ (پڑہنے والا) جمع قُرَّاآتٌ اور ابو علی کی رای کے مطابق کبھی قُرَّاوَاتٌ ہوتا ہی اور جو یہ الف مؤنث کی علامت ہوتا ہی تو واو سے بدل جاتا ہی جیسے حَمْرَاوَاتٌ اور کبھی حَمْرَاآتٌ اور مازنی قواعد نویس کی رای کے مطابق حَمْرَایَاتٌ ہوتا ہی مگر بہت کم لیکن بدلا ہوا ہوتا ہی تو خواہ بحال رہتا ہی خواہ واو سے بدل جاتا ہی جیسے کِسَاوَاتٌ یا کِسَاءَاتٌ رِدَاوَاتٌ یا رِدَاءَاتٌ وغیرہ اور اسی طرح اگر زائد اور الحاق کے واسطے آتا ہی جیسے عِلْبَاءٌ مثل قِرْطَاسٌ (رگ گردن) جمع عِلْبَاوَاتٌ یا عِلْبَاءَاتٌ وغیرہ۔

بیان

جو الف ممدودہ مؤنث چار یا زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہی سو کوفہ مین چھوڑ دیا جاتا ہی لیکن بصرہ والے اس قاعدہ کو سماعی سمجھتے ہین جیسے قَاصِعَاءُ (چوہے کا بل) جمع قَاصِعَاتٌ خُنْفُسَاءُ (کھٹمل) جمع خُنْفُسَاتٌ وغیرہ اور کسائی قواعد نویس اس الف ممدودہ کو قیاسًا یا سے بدلنا جائز رکھتا ہی لفظ کِسَاءٌ مین جیسے کِسَایَاتٌ اگرچہ یہ جمع استعمال مین ہی مگر اور سبھون کی رائے مین

نوان قاعدہ

جو الف مقصورہ واحد مین تیسرا حرف ہوتا ہی سوا پنی جمع مؤنث مین واو سے بدل جاتا ہی اول بشرطیکہ وہ اصلی واو کے بدلے مین آیا ہوتا ہی جیسے عصًا (چوبدستی) جمع عصَوَاتٌ وغیرہ دوم بشرطیکہ وہ خود اصلی ہوتا ہی تو قاعدہ امالہ کے تابع نہین ہوتا ہی جیسے اِلی (تک) جمع اِلْوَاتٌ وغیرہ سیوم بشرطیکہ اسکی اصلی صورت تحقیق نہین ہوسکتی جیسے دَدًا (کھیل) جمع دَدَوَاتٌ وغیرہ دوسری ہرایک حالت مین یہ الف مقصورہ یا سے بدل جاتا ہی جیسے اَرْطی (نام درخت) جمع اَرْطَیَاتٌ مُصْطَفَاةٌ (زن برگزیدہ) جمع مُصْطَفَیَاتٌ وغیرہ ان مثالون مین الف مقصورہ تیسرا حرف نہین ہی یا بَلٰی (ہان) جمع بَلَیَاتٌ اور مَتٰی (جب) جمع مَتَیَاتٌ وغیرہ کیونکہ الف اصلی ہی اسلئے قاعدہ امالہ کا تابع ہی یا رَحًی (چکی کا پاٹ) جمع رَحَیَاتٌ وغیرہ کیونکہ یہان الف یا کے بدلے مین آیا ہی۔

بیان

یہ الف مقصورہ جب زائد ہوتا ہی اور چار یا زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہی تب کوفہ مین چھوڑ دیا جاتا ہی لیکن بصرہ والے اس قاعدہ کو سماعی سمجھتے ہین جیسے زِبَعْرٰی (مادہ بہنگ) جمع زِبَعْرَاتٌ یا قَبَعْثَرٰی (شتر مضبوط) جمع قَبَعْثَرَاتٌ وغیرہ حروف با تا ثا وغیرہ بلا ہمزہ کا جمع ہوتا ہی بَیَاتٌ تَیَاتٌ ثَیَاتٌ وغیرہ اور برخلاف اسکے بَاءٌ تَاءٌ ثَاءٌ وغیرہ ہمزہ دار کا جمع ہوتا ہی بَاءَاتٌ

یہ جمع اختیار کرنے پر بحال کر لیتے ہین بشرطیکہ پہلا اصلی حرف مفتوح ہو وسے جیسے ضَعَۃٌ جو اصل ہین ضَعَوَۃٌ ہی (قسم درخت) جمع ضَعَوَاتٌ اور کبھی ضَعَاتٌ هَنَۃٌ جو اصل ہین هَنَوَۃٌ (آلات پیدائش مرد و زن) ہی جمع هَنَوَاتٌ اور کبھی هَنَاتٌ وغیرہ مگر بعض ان اسمون سے اس جمع کو بالکل چھوڑ دیتے ہین اور صرف جمع تکسیر اختیار کرتے ہین جیسے شَاۃٌ جو اصل ہین شَوَهَۃٌ ہی (بز) جمع شِیَاہٌ شَفَۃٌ جو اصل ہین شَفَهَۃٌ یا شَفَوَۃٌ ہی (لب) جمع شِفَاہٌ وغیرہ اور بعض دونون صورت قبول کرتے ہین جیسے اَمَۃٌ (خادمہ) جو اصل ہین اَمَوَۃٌ ہی جمع اِمَاءٌ اور کبھی اَمَوَاتٌ وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

لیکن اگر پہلا اصلی حرف مکسور ہوتا ہی تو چھوڑا ہوا اصلی حرف اس جمع مؤنث مین بحال ہو جاتا ہی مگر عموماً نہین جیسے مِئَۃٌ (سو) جو اصل ہین مِئْیَۃٌ ہی جمع مِئَاتٌ رِئَۃٌ (پھیپڑا) جو اصل ہین رِئْیَۃٌ ہی جمع رِئَاتٌ بِنْتٌ (دختر) یا اِبْنَۃٌ جو اصل ہین بَنَوَۃٌ ہی جمع بَنَاتٌ عِضَۃٌ (نام درخت خاردار) جو اصل ہین عِضَوَۃٌ ہی جمع عِضَوَاتٌ وغیرہ اور اگر پہلا اصلی حرف مضموم ہوتا ہی تو وہ چھوڑا ہوا پہلا اصلی حرف بحال نہین ہوتا ہی جیسے کُرَۃٌ (گیند) جو اصل ہین کُرَوَۃٌ ہی جمع کُرَاتٌ ظُبَۃٌ (تلوار کی دھار) جو اصل ہین ظُبَوَۃٌ ہی جمع ظُبَاتٌ مگر جاننا چاہیے کہ لفظ اُخْتٌ (بہن) جو اصل ہین اَخَوَۃٌ ہی اپنا جمع اَخَوَاتٌ قبول کرتا ہی۔

بِوَانَاتٌ خِوَانٌ (کھانا کھانے کی میز) جمع خُوْنٌ یا خِوَانَاتٌ وغیرہ
یہ جمع قسم خماسی کے اسمای ذاتی سے بھی متعلق ہی جیسے سَفَرْجَلٌ (میوہ بہی) جمع
سَفَرْجَلَاتٌ وغیرہ اور اسمای جمع تکسیر سے بھی متعلق ہی بشرطیکہ دوسری صورت جمع
تکسیر کی نہین قبول کرتے ہین جیسے بُیُوتَاتٌ جمع بُیُوتٌ جمع بَيْتٌ (خانہ)
رِجَالَاتٌ جمع رِجَالٌ جمع رَجُلٌ (مرد) صَوَاحِبَاتٌ جمع صَوَاحِبُ
جمع صَاحِبَةٌ (مصاحبہ) وغیرہ برخلاف اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ (گفتار) اَكْلُبٌ
جمع كَلْبٌ (سگ) اَنْعَامٌ جمع نَعَمٌ (چارپایہ) وغیرہ کے کیونکہ یہ اسما دوسری
صورت جمع تکسیر کی رکھتے ہین جیسے اَقَاوِيْلُ اَكَالِبُ اَنَاعِيْمُ وغیرہ

چھٹا قاعدہ

جو اسما جانوران مادہ کے مظہر نہین مگر علامت مؤنث تا ظاہر یا مخفی رکھتے ہین سونہ قیاساً
مگر صرف سماعۃً کبھی یہ جمع مؤنث قبول کرتے ہین جیسے اَرْضٌ (زمین) جمع اَرَضَاتٌ
سَمَاءٌ (آسمان) جمع سَمَاوَاتٌ كَائِنٌ (موجود) جمع كَائِنَاتٌ شِمَالٌ
(دست چپ) جمع شِمَالَاتٌ وغیرہ ان مثالون مین تاء علامت مؤنث مخفی متصور
ہوتی ہی کیونکہ وہ انکے اسمای تصغیر مین ظاہر ہوسکتی ہی جیسے اُرَيْضَةٌ سُمَيَّةٌ
كُوَيْنَةٌ شُمَيْلَةٌ وغیرہ جیسا مفصل آگے معلوم ہوگا)۔

ساتوان قاعدہ

جو اسما اپنے واحد مین علامت مؤنث تاء رکھنے سے پچھلا اصلی حرف چھوڑ دیتے ہین سوانکو

وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ جمع قیاساً تمام اسمای صفتی سے جو ذی عقل سے متعلق نہین ہوتے متعلق ہوتا ہی جیسے صَافِنٌ (جو اسپ تین پانون پر کھڑا رہتا ہی) جمع صَافِنَاتٌ سِبَحْلٌ (شتر مضبوط) جمع سِبَحْلَاتٌ خَالٍ (خالی) جمع خَالِیَاتٌ مَاضٍ (گذشتہ) جمع مَاضِیَاتٌ وغیرہ اسی طرح اسمای تصغیر جو ذی عقل نہین ہوتے کیونکہ ایسے اسما اسمای صفتی نہین ہوتے جیسے جُمَیْلٌ (شتر خورد) جمع جُمَیْلَاتٌ کُتَیِّبٌ (کتاب خورد) جمع کُتَیِّبَاتٌ وغیرہ اسی طرح ایسے مرکبات سے بھی جیسے اِبْنُ کَذَا جمع بَنَاتُ کَذَا ذُو کَذَا جمع ذَوَاتُ کَذَا وغیرہ بشرطیکہ دونون ملنے والے جزو مذکر و بعقل کے نام نہین ہوتے ہین جیسا تیسری فصل مین بتا چکے ہین۔

پانچوان قاعدہ

یہ جمع مذکر اسمای ذاتی یا اسمای صفتی سے متعلق ہوتا ہی بشرطیکہ اُن سے جمع تکسیر کبھی مشتق نہین ہوا ہی جیسے سُرَادِقٌ (پردہ) جمع سُرَادِقَاتٌ سِبَطْرٌ (شتر طویل) جمع سِبَطْرَاتٌ رِبَحْلٌ (شتر خوبصورت ونفیس) جمع رِبَحْلَاتٌ وغیرہ حقیقت مین فرار قواعد نویس اسکو قیاساً ایسے اسمون سے متعلق کرتا ہی لیکن اگر یہ آخر علامت مؤنث نرکھنے سے جمع تکسیر کی صورت قبول کر لیتے ہین تو یہ جمع مؤنث کمتر اختیار کرتے ہین جیسے بُوَانٌ (چوب خیمہ) جمع بُوْنٌ یا

یہ جمع قیاساً سب اسمای ذاتی سے متعلق ہی جو مذکر و مؤنث دونون ہوتے ہین اور جو نہ مذکر جمع سالم رکھتے ہین اور نہ کوئی جمع تکسیر اختیار کرتے ہین جیسے اَلِفٌ (حرف الف) جمع اَلِفَاتٌ اسی طرح پر اور حروف بھی جیسے بَاءٌ بَاءَاتٌ تَاءٌ تَاءَاتٌ ثَاءٌ ثَاءَاتٌ وغیرہ اور عموماً تمام اسمای صفتی سے اگرچہ وہ ذیعقل مذکرون سے علاقہ رکھتے ہون بشرطیکہ وہی اسمای صفتی علامت مؤنث تا یا الف آخرمین رکھتے ہون جیسے عَلَّامَةٌ (بہت دانا) جمع عَلَّامَاتٌ مِجْزَامَةٌ (بہت تیز) جمع مِجْزَامَاتٌ ضَارِبَةٌ (مارنے والی) جمع ضَارِبَاتٌ حُبْلیٰ (حاملہ) جمع حُبْلَيَاتٌ نُفَسَاءُ (زچہ) جمع نُفَسَاوَاتٌ وغیرہ مگر مذکر وزن فَعْلیٰ اور فَعْلَاءُ یہ جمع نہین قبول کرتے اگر اس پہلے کا مذکر فَعْلَانُ ہوتا ہی جیسے سَكْرَانُ سَكْرَىٰ (مست) اور اگر اس دوسرے کا مذکر اَفْعَلُ ہوتا ہی جیسے اَحْمَرُ حَمْرَاءُ (سرخ) وغیرہ وجہ یہ ہی کہ ان اسمای صفتی کے مذکر جمع سالم مذکر نہین قبول کرتے ہین لیکن ابن کیسان ان مؤنث صورتون کو مؤنث جمع سالم مین لانے کی اجازت دیتا ہی جیسے سَكْرَيَاتٌ حَمْرَاوَاتٌ وغیرہ اور یہ جمع تمام قواعد نویسون کی رای مین تب جائز ہی جب اسم صفتی اسم ذاتی ہوجاتا ہی جیسے خَضْرَاءُ جو درستی کے ساتھ اَخْضَرُ (سبز) کا جمع ہی لیکن اکثر اسم ذاتی سا سبز کے معنی مین آتا ہی اسلئے اسکا جمع ہوتا ہی خَضْرَاوَاتٌ اسی طرح یہ صورت جمع کی تمام اسمای معرفہ سے جو ذیعقل مذکر نہین ہوتے اور وزن فَعْلیٰ یا فَعْلَاءُ پر آتے ہین متعلق ہوتی ہی اور قسم خماسی کے اسمای صفتی سے بھی جیسے صَهْصَلِقٌ (زن غوغائی) جمع صَهْصَلِقَاتٌ جَحْمَرِشٌ (بڑھیا) جمع جَحْمَرِشَاتٌ

اسکا استعمال ان قاعدون کے مطابق ہی۔

پہلا قاعدہ

یہ جمع قیاسًا تمام عورتون کے نام سے خواہ حرف تار علامت مؤنث آخرین رکھتے ہون خواہ نرکھتے ہون جیسے هِنْدٌ جمع هِنْدَاتٌ عَزَّةٌ جمع عَزَّاتٌ سَلْمٰی جمع سَلْمَيَاتٌ سَوْدَاءُ جمع سَوْدَاوَاتٌ وغیرہ آخر یعنی علامت مؤنث اول حرف تا ہی خواہ ظاہر ہو خواہ نہو دوم حرف الف ہی خواہ مقصورہ ہو خواہ ممدودہ جیسا امثلۂ بالا سے ظاہر ہی۔

دوسرا قاعدہ

یہ جمع قیاسًا ہر ایک مؤنث اسم ذاتی سے جو الف مقصورہ یا ممدودہ مین آخر ہوتا ہی متعلق ہی بشرطیکہ وہ اسم ذیعقل مذکر کا نام نہووے جیسے بُشْرٰی (خوشخبری) جمع بُشْرَيَاتٌ ضَرَّاءُ (تکلیف یا قحط) جمع ضَرَّاوَاتٌ وغیرہ اسی طرح اُن اسماے ذاتی سے جو آخرین تا رکھتے ہین اگرچہ وے مردون کے اسماے معرفہ بھی ہووین جیسے تَكْرِيمَةٌ جمع تَكْرِيمَاتٌ اِخْرَاجَةٌ جمع اِخْرَاجَاتٌ اسی طرح حَمْزَةٌ جمع حَمْزَاتٌ طَلْحَةٌ جمع طَلْحَاتٌ اگرچہ یہ دونون اسم معرفہ مذکر ہین لفظ تَكْرِيمٌ اور اِخْرَاجٌ بغیر تار کے اپنا جمع تَكَارِيمُ اور اَخَارِيجُ بناتے ہین جیسا آگے معلوم ہوگا۔

تیسرا قاعدہ

جمع پر دَاؤُونَ یا رِدَاوُونَ اور کِسَایُوْنَ بھی مگر یہ سب کی راہی
مین سماعی ہی اور اگر وہ الف زائد ہوتا ہی اور الحاق کے واسطے آتا ہی تو بحال بھی رہتا ہی
اور واو سے بدل بھی جاتا ہی جیسے عِلْبَاءٌ (رگ گردن) یہ ملحق ہی قِرْطَاسٌ کا
جمع عِلْبَاؤُوْنَ یا عِلْبَاوُوْنَ وغیرہ اور اگر وہ جنس مؤنث کی علامت ہوتا
ہی جیسے حَمْرَاءُ (سرخ) تو جمع مذکر سالم نہین قبول کرتا ہی جب تک وہ اسم علاقہ
داران مذکر سے متعلق نہین ہوتا ہی کہ ایسا ہونے سے وہ الف واو سے بدل دیا جاتا ہی جیسے
حَمْرَاوُوْنَ اور کبھی بلا فصاحت حَمْرَاؤُوْنَ یا حَمْرَایُوْنَ ہوتا ہی
وغیرہ اور چار حرفون کے یا زیادہ حرفون کے پیچھے کوفہ والون کی راے کے مطابق وہ
قیاسًا چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے قَاصِعَاءُ (سوراخ موش) جمع قَاصِعُوْنَ
خُنْفُسَاءُ (کھٹمل) جمع خُنْفُسُوْنَ (وغیرہ لیکن بصرہ والون کی راہی مین
یہ قاعدہ سماعی ہی

تیسری فصل

اَلْکَلَامُ فِیْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ

یعنی مؤنث کے جمع سالم کا بیان

یہ جمع مؤنث واحد مین الف اور تا بڑھانے سے بنایا جاتا ہی جیسے مُسْلِمَةٌ (زن مسلمان)
جمع مُسْلِمَاتٌ حالت فاعلی مین اور مُسْلِمَاتٍ حالت مفعولی وحالت اضافی مین

اس بات کو منظور نہین کرتے

دسوان قاعدہ

اسم واحد کے آخر سے علامت لگانے کے وقت الف مقصورہ چھوڑ دیا جاتا ہی مگر فتحہ اس چھوڑے ہوئے الف کی پہچان کے واسطے قائم رہتا ہی جیسے اَعْلیٰ (بلند تر یا بلند ترین) جمع اَعْلَوْنَ یا اَعْلَیْنَ مُوْسٰی (نام پیمبر) جمع مُوْسَوْنَ یا مُوْسَیْنَ عِیْسٰی (مسیح) جمع عِیْسَوْنَ یا عِیْسَیْنَ مُصْطَفٰی (ایک مرد کا نام) مُصْطَفَوْنَ یا مُصْطَفَیْنَ یہ بصرہ والون کا دستور ہی لیکن کوفہ والے حالت فاعلی مین علامت جمع کے واو کے پہلے ضمہ لاتے ہین اور حالت مفعولی یا اضافی مین علامت جمع کے یاء کے پہلے کسرہ لاتے ہین اور کہتے ہین مُوْسُوْنَ یا مُوْسِیْنَ اور عِیْسُوْنَ یا عِیْسِیْنَ وغیرہ اگرچہ دستور عام سے خلاف ہی اور سیبویہ بھی غلط بتلاتا ہی۔

گیارہوان قاعدہ

اگر اصلی حرف الف ممدودہ بدلا نہین جاتا ہی تو اس جمع مین قائم رہتا ہی جیسے قُرَّاءٌ (پڑہنے والا) جمع قُرَّاؤُوْنَ اور قواعد نویس ابو علی کہتا ہی کہ کبھی بفصاحت قُرَّاوُوْنَ بھی ہوتا ہی اور اگر وہ کسی اصلی حرف کے بدلے مین آتا ہی تو درستی کے ساتھہ بحال رہتا ہی اور واو سے بدل بھی جاتا ہی جیسے کِسَاءٌ جو اصل مین کِسَاوٌ ہی جمع کِسَاؤُوْنَ یا کِسَاوُوْنَ رِدَاءٌ جو اصل مین رِدَایٌ ہی

جیسے عَبْدُ مَنَافٍ (ایک مرد کا نام) جمع عَبْدُو مَنَافٍ وغیرہ لیکن اگر کنیت ہوتا ہے تو پہلا ملنے والا جزو صورت جمع مکسر اختیار کرتا ہے اور وہ دوسرا اختیار صورت واحد رکھتا ہے یا صورت جمع سالم اختیار کرتا ہے جیسے آبَاءُ زَيْدٍ یا آبَاءُ الزَّيْدِيْنَ جو جمع ہے اَبُوْ زَيْدٍ کا اَبْنَاءُ زَيْدٍ یا اَبْنَاءُ الزَّيْدِيْنَ جو جمع ہے اِبْنُ زَيْدٍ کا وغیرہ۔

نواں قاعدہ

لیکن اگر لفظ اِبْنٌ یا اَخٌ یا ذُوْ کسی اسم نکرہ کے ساتھ مضاف ہوتا ہے اور یہ دونوں جزو یعنی مضاف اور مضاف الیہ مل کر کسی مذکر ذی عقل کا اسم معرفہ ہو جاتے ہیں تو وہ پہلا ملنے والا صورت جمع اختیار کرتا ہے خواہ وہ صورت جمع سالم کی ہو خواہ جمع مکسر کی جیسے بَنُوْ كَذَا یا اَبْنَاءُ كَذَا اَخُوْ كَذَا یا اِخْوَةُ كَذَا ذُوُو كَذَا یا اَذْوَاءُ كَذَا وغیرہ اگر دونوں جزو مل کر کسی مذکر ذی عقل کا اسم معرفہ نہیں ہوتے ہیں تو جمع الف اور تا سے ہوتا ہے جیسے بَنَاتُ لَبُوْنٍ جو جمع ہے اِبْنُ لَبُوْنٍ کا نہ بِنْتُ لَبُوْنٍ کا (سہ سالہ شتر جوان) بَنَاتُ عِرْسٍ جمع اِبْنُ عِرْسٍ (ایک راسو) کا بَنَاتُ نَعْشٍ جمع اِبْنُ نَعْشٍ (ایک اُن تین ستاروں میں سے جو سپاہی فلک کے سات ستاروں میں سے نیچے کی طرف ہوتے ہیں) کا ذَوَاتُ الْقَعْدَةِ جمع ذُوا الْقَعْدَةِ (نام ماہ) کا وغیرہ اخفش قواعد نویس کہتا ہے کہ اس حالت میں جمع سالم کی صورت مذکر بَنُوْ عِرْسٍ ہو سکتی ہے لیکن دوسرے قواعد نویس

گذرے) فَإِنَّ لَنَا آبَا حَسَنٍ عَلِيًّا اَبٌ بَرٌّ وَنَحْنُ لَهُ بَنِيْنَ (اور فی الحقیقت ابوحسن علی ہمارے واسطے بزرگ پاک ہی اور ہم اُن کی اولاد ہین) وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

مردون کے مرکب اسمای معرفہ یہ جمع قبول کرتے ہین ان دو شرطون پر کہ ان کے ملنے والے حرفون مین نسبت حالت اضافت کی ہووے اور اُنکا پہلا ملنے والا جزو صیغی (یعنی غیر مصروف ہووے دوسرا نہووے) جیسے بَعْلَبَكُّ (نام ایک شہر کا مگر یہان پر نام ایک مرد کا ہی) جمع بَعْلَبَكُّوْنَ وغیرہ لیکن اگر دونون غیر مصروف ہوتے ہین تو جمع لفظ ذو کی مدد سے بنایا جاتا ہی جیسے ذَوُوْ سِيْبَوَيْهِ (بہت سے آدمی سیبویہ نام کے) ذَوُوْ خَمْسَةَ عَشَرَ (بہت سے آدمی خمسۃ عشر نام کے) عورتون کے نام ہوتے ہین تو ذات کی مدد سے بنائے جاتے ہین جیسے ذَوَاتُ سِيْبَوَيْهِ (سیبویہ نام والی بہت سی عورتین) وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

لیکن اگر حالت اضافی کی نسبت ہوتی ہی تو صرف وہ پہلا ملنے والا جزو اس جمع کی صورت اختیار کرتا ہی بشرطیکہ وہ مرکب اسم کنیت یعنی خاندانی نام نہین ہوتا ہی جو مذکر کیواسطے اَبٌ یا اِبْنٌ کے ساتھہ اور مؤنث کے واسطے اُمٌّ یا بِنْتٌ کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی

پانچوان قاعدہ

یہ جمع کبھی کبھی اُن اسمون سے متعلق ہی جو بدلا ہوا الف آخر رکھتے ہین اور وہ چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے اَضَاۃٌ جو اصل مین اَضَوَۃٌ ہی (نیچی زمین جس مین پانی اکھٹا ہوجاتا ہی) جمع اَضُوْنَ قَنَاۃٌ (برچھی) جو اصل مین قَنَوَۃٌ ہی جمع قَنُوْنَ وغیرہ اسی طرح اُن اسمون سے جو مضاعف کہلاتے ہین جیسے اِوَزَّۃٌ (بط) جمع اِوَزُّوْنَ حَرَّۃٌ (کالی پتھرون کی زمین) جمع حَرُّوْنَ اور کبھی یونس قواعد نویس کی رای مطابق اِحَرُّوْنَ ۔

چھٹا قاعدہ

یہ جمع خلاف قاعدہ ان لفظون سے بھی متعلق ہی اَرْضٌ زمین جمع اَرَضُوْنَ هَنٌ (کوئی شی یا مردوزن کے آلات پیدائش) جو اصل مین هَنَوٌ ہی جمع هَنُوْنَ عَالَمٌ (دنیا) جمع عَالَمُوْنَ اَهْلٌ (قبیلہ) جمع اَهْلُوْنَ اَخٌ (بھائی) جمع اَخُوْنَ اَبٌ (باپ) جمع اَبُوْنَ اِبْنٌ (بیٹا) جو اصل مین بَنَوٌ ہی جمع بَنُوْنَ دُهَيْدِہٌ جو مصغر ہی دَهْدَاہٌ (شترجوان) کا جمع دُهَيْدِهُوْنَ بَكْرٌ (شترجوان) جمع مکسر اَبْكُرٌ جس کا مصغر ہی اُبَيْكِرٌ جمع اُبَيْكِرُوْنَ وغیرہ جاننا چاہیے کہ بعض جمع جو خلاف قاعدہ یا اور نون سے ہوتے ہین کبھی ان حرفون کو خود مین شامل کرلیتے ہین مگر اس حالت مین مثل واحد گردانے جاتے ہین جیسے مَضَتْ عَلَيْهِ سِنِيْنٌ كَثِيْرَۃٌ (اس پر بہت برس

یہ جمع قیاساً متعلق ہی اولاً تمام اسمای تصغیر سے اور ثانیاً تمام اسمای نسبتی سے بشرطیکہ دونون حالت مین وہ مذکر ذی عقل سے علاقہ رکھتے ہووین جیسے رُجَیلٌ (مردک) جمع رُجَیلُونَ اُحَیمِرُ (تھوڑا سرخ) جمع اُحَیمِرُونَ سُکَیرَانُ (تھوڑا مست) سُکَیرَانُونَ جُرَیحٌ (تھوڑا زخمی) جُرَیحُونَ بِصرِیٌّ (بصرہ والا) جمع بِصرِیُّونَ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

یہ جمع استعمال کی اجازت سے بہت سے اسمون سے متعلق ہی جو آخر مین حرکت فتحہ کے پیچھے تاءُ التانیث رکھتے ہین بشرطیکہ پچھلا اصلی حرف چھوڑ دیا گیا ہووے جیسے سَنَۃٌ (سال) جو اصل مین سَنَوَۃٌ یا سَنَہَۃٌ تھا جمع سِنُونَ اور کبھی سَنُونَ قُلَۃٌ (چھوٹی اُن دو لکڑیون مین سے جو عربون کے لڑکے کھیل مین رکھتے ہین اور بڑی کو مِقلَاءٌ کہتے ہین) جو اصل مین قُلَوَۃٌ ہی جمع قِلُونَ مِائَۃٌ (سو) جو اصل مین مِئیَۃٌ ہی جمع مِئُونَ اور کبھی مُئُونَ فِئَۃٌ (ایک قوم) جو اصل مین فِئیَۃٌ ہی جمع فِئُونَ وغیرہ سیبویہ کی راے مین جب لفظ کا پہلا اصلی حرف چھوٹ جاتا ہی اور جسکے آخر مین علامت مؤنث تاءٌ فتحہ کے پیچھے آتی ہی سو یہ جمع قبول کرتا ہی جیسے عِدَۃٌ (اقرار) جمع عِدُونَ رِقَۃٌ (چاندی) جو اصل مین وَرِقٌ ہی جمع رِقُونَ وغیرہ مگر قواعد نویس مبرد ان دونون شالون کو نامنظور کرتا ہی اور انکا جمع عِدَاتٌ اور رِقَاتٌ بناتا ہی۔

ہین جیسے جَرِیحٌ (زخمی) قَتِیلٌ (کشتہ) صَبُورٌ (شکیبا) وغیرہ اسم تفضیل کے وزن اَفْعَلُ کے سوا جسکا جمع اَفْعَلُونَ ہوتا ہی جیسے رِجَالٌ اَفْضَلُونَ اگرچہ وزن اَفْعَلُ مذکر و مونث دونون ہوتا ہی جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے داناتر ہی) ھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ زَیْنَبَ (ہند زینب سے داناتر ہی) اسی طرح کہتے ہین رِجَالٌ صَھْصَلِقُوْنَ (مردان غوغائی) کیونکہ صَھْصَلِقٌ اگرچہ مذکر و مونث دونون ہی مگر رباعی ہی۔

بیان

اِبْنُ کَیْسَانَ اور کوفہ کے قواعد نویس جمع کی اس صورت کو وزن اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کے واسطے قبول کرتے ہین جیسے اَحْمَرُ (سرخ) جمع اَحْمَرُوْنَ اور فَعْلَانُ اور فَعْلٰی کے واسطے بھی جیسے سَکْرَانُ (مست) جمع سَکْرَانُوْنَ وغیرہ جب یہ صورت فَعْلَانٌ سے متعلق ہوتی ہی تب جمع مونث وزن فَعْلَانَۃٌ پر آتا ہی سو اکثرون کی راے مین درست ہی اور بعض کی راے مین نادرست جیسے نَدْمَانٌ (پشیمان) جمع مونث نَدْمَانَۃٌ جمع مذکر نَدْمَانُوْنَ وغیرہ قواعد نویسون نے جو اختلاف قاعدہ بالا مین بتلایا ہی اسکی وجہ بتلانے مین کوشش کی ہی مگر انکے دلائل خیالی ہین اور قابل اطمینان نہین اسلئے انکو لکھکر پڑھنے والے کو تکلیف نہین دیتا ہون۔

تیسرا قاعدہ

یہ جمع قیاساً کل اسمای معرفہ سے علاقہ رکھتا ہی مگر اُن سے نہین جو آخر مین تَاءُ التَّانِیْثِ رکھتے ہین جیسے زَیْدٌ جمع زَیْدُوْنَ (وغیرہ برخلاف طَلْحَۃُ) کے جو ایک مرد کا نام ہی جمع طَلْحَاتٌ کیونکہ یہ تَاءُ التَّانِیْثِ مین آخر ہوتا ہی یہ بصرہ والونکا دستور ہی لیکن کوفہ والے مذکر جمع سالم بلا استثنا تمام اسمای معرفہ سے بناتے ہین جیسے طَلْحَۃٌ جمع طَلْحُوْنَ یا اِبْنُ کَیْسَانْ کی راے کے مطابق لام کو مفتوح کرکے جیسے طَلَحُوْنَ اور اگر کسی عورت کا نام تا آخر مین نہین رکھتا ہی تو صورت مذکر جمع سالم کی اختیار کرتا ہی بشرطیکہ کسی مرد کا نام ہوجاتا ہی جیسے ھِنْدٌ جمع ھِنْدُوْنَ وغیرہ اور اسی طرح اگر تا ظاہر ہوتی ہی تو وہ کسی دوسرے حرف کے بدلے مین آتی ہی جیسے عِدَۃٌ اصل مین وِعْدَۃٌ ہی تا کو چھوڑکر اسکا جمع عِدُوْنَ کرتے ہین بشرطیکہ وہ کسی مرد کا نام ہوجاتا ہی۔

دوسرا قاعدہ

یہی صورت جمع کی عموماً سب مذکر اسمای صفتی سے جو صفات کا فیہ ظاہر کرتے ہین متعلق ہوتی ہی جیسے عَالِمٌ (دانا) جمع عَالِمُوْنَ وغیرہ لیکن یہ ان اختلافات کا تابع ہی اول اگر کوئی اسم صفتی آخر مین تَاءُ التَّانِیْثِ رکھتا ہی جیسے عَلَّامَۃٌ (بہت دانا) وغیرہ تو اس سے متعلق نہین ہوتا دوم وزن اَفْعَلُ سے جسکا مؤنث فَعْلَاءُ ہوتا ہی جیسے اَحْمَرُ حَمْرَاءُ (سرخ) وغیرہ سیوم وزن فَعْلَانُ سے جس کا مؤنث فَعْلٰی ہوتا ہی جیسے سَکْرَانُ سَکْرٰی (مست) وغیرہ چہارم ہر ایک اسم صفتی سے سوا اسم التفضیل کے یا رباعی کے جو مذکر و مؤنث دونون ہوتے

مذکر جمع سالم واحد سے حالت فاعلی مین واو اور نون اور حالت اضافی اور مفعولی مین یا اور نون بڑہانے سے بنایا جاتا ہے واو اور یا اس صورت مین خود ساکن ہوکر اپنی اپنی ہم جنس حرکت کے ساتھ آتے ہین اور نون مفتوح رہتا ہے جیسے جَاءَ الزَّيْدُوْنَ (زید آئے) رَاَيْتُ الزَّيْدِيْنَ (مین نے زیدون کو دیکہا) مَرَرْتُ بِالزَّيْدِيْنَ (مین زیدون کے ساتھہ گذرا) وغیرہ یہ نون جو اسم اضافی حالت مین آتا ہے اُسکے پہلے چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے مُسْلِمِيَّ جو اصل مین مُسْلِمُوْيَ ہے (میرے سلمان) اور چند نادر شالین ہین جن مین وہ خود یا اُس کے متعلقات یعنی وہ اخیر جو اعداد عِشْرُوْنَ (بیس) اور ثَلٰثُوْنَ (تیس) وغیرہ سے علاقہ رکھتے ہین حرکت کسرہ اختیار کرتے ہین وَقَدْ جَاوَزْتَ حَدَّ الْاَرْبَعِيْنِ (اور حقیقت مین تم چالیس کی حد سے گذر گئے) یہان دوسرے مصرعہ مین قافیہ برخلاف ہے حرکت فتحہ کے ساتھہ۔

جو الفاظ معنیون کے مجموعے رکھتے ہین اُنکی نسبت بعض قواعد نویس معنیون کا مجموعہ دکھانے کے لیئے شمار جمع کا بنانا اختیار کرتے ہین جیسے آگے تثنیہ کے بیان مین ظاہر کیا ہے لیکن دوسرے قواعد نویس اس بات کو منظور نہین کرتے اور بعض قواعد نویس جمع سالم کو جمع قلت سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ تین سے کم کے اور دس سے زیادہ کے ساتھہ متعلق نہین ہے لیکن بہترین رای یہ ہے کہ یہ شمار یعنی جمع سالم جمع مفرد سے متعلق ہے یعنی تین یا تین سے زیادہ کے ساتھہ کوئی عدد ہو برابر علاقہ رکھتا ہے صورت جمع مذکر کو سالم یا صحیح کہتے ہین سوا ان قانون عدد کے تابع ہے

پہلا قاعدہ

جاتا مَبنِیّ نہین یعنی ایسا نہین ہو کہ بالکل ہی نکر دانا جاوے لیکن اگر دونون جزو غَیر مَصرُوف ہوتے ہین تو تثنیہ مذکر ذُو اور مؤنث ذَات کو اُن دونون کے پہلے ملانے سے بناتے ہین جیسے ذَوَا سِیبَوَیہ (سیبویہ نام والے دو مرد) ذَوَاتَا سِیبَوَیہ (سیبویہ نام والی دو زن) یہ لفظ فارسی لفظ سیب (نام میوہ معروف) سے اور وَیہ (واہ) سے مرکب سمجھا جاتا ہی اسی طرح کہتے ہین ذَوَا خَمسَۃَ عَشَرَ (خمسۃ عشر نام والے دو مرد) خَمسَۃَ عَشَرَ کے لفظی معنی ہین (پندرہ) ذَوَاتَا خَمسَۃَ عَشَرَ (خمسۃ عشر نام والی دو زن) اور جب کوئی جملہ نام اسم معرفہ کے طور پر آتا ہی تب بھی لفظ ذُو اور ذَات استعمال ہین آتے ہین جیسے ذَوَا تَأَبَّطَ شَرًّا (تابط شرًّا نام والے دو مرد) تَأَبَّطَ شَرًّا کے معنی ہین (وہ بدی سے ہم بغل ہوا) وغیرہ لیکن اگر دونون ملنے والے جزو کسی ایسے نام کی حالت اضافت سے ارتباط پاتے ہین تو تثنیہ مین پہلا جزو آتا ہی جیسے عَبدَا مَنَافٍ (عبدمناف نام والے دو مرد) اور اگر کنیت یعنی خاندانی اسم ہوتا ہی تو اختیارًا دونون جز تثنیہ مین آتے ہین جیسے اَبَوَا زَیدٍ یا اَبَوَا زَیدَینِ (ابوزید نام والے دو مرد) وغیرہ۔

دوسری فصل

اَلکَلَامُ فِی جَمعِ المُذَکَّرِ السَّالِم

مذکر کے جمع سالم کا بیان

یعنی خلاف قاعدہ۔

ساتوان قاعدہ

لفظ مِائَۃٌ (سو) تثنیہ مِائَتَانِ اور اَلْفٌ (ہزار) تثنیہ اَلْفَانِ یہ دو ہی عدد ہین جو ترکیب تثنیہ قبول کرتے ہین مگر یہ عدد یعنی تثنیہ پہلے اِسْمُ الْجَمْع یعنی جماعت ظاہر کرنے والے اسمای عام سے برابر بنتا ہی جیسے رَاکِبٌ (چڑہنے والا) رَکْبٌ (چڑہنے والون کی جماعت) تثنیہ رَکْبَانِ (چڑہنے والون کی دو جماعت) وغیرہ دوسرے کسی جمع مکسر سے جو مُنْتَہَی الْجُمُوْع کی صورت نہین رکھتا ہی اور اس حالت مین جمع مکسر اسم الجمع کے معنی دیتا ہی جیسے جِمَالٌ جمع جَمَلٌ (اونٹ) کا تثنیہ ہی جِمَالَانِ (اونٹون کی دو جماعت) وغیرہ تیسرے اسمای جنس سے خواہ مصدر ہون خواہ نہ ہون دفعہ یا طرح کے اظہار کے واسطے جیسے لَنَا تَمْرَانِ (ہمارے لیے دو چھوہارے یا دو قسم کے چھوہارے) جَلَسْتُ جَلْسَتَيْنِ (مین دو بار بیٹھا) جَلَسْتُ جِلْسَتَيْنِ (مین دو طرح بیٹھا) وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

مرکب اسمای معرفہ تثنیہ قبول کرتے ہین بشرطیکہ پہلے ملنے والا جزو مَبْنِيٌّ ہوتا ہی یعنی قابل الاشتقاق نہین ہوتا اور دوسرا اُسکے برخلاف ہوتا ہی جیسے بَعْلَبَكُّ (بعلبک) تثنیہ بَعْلَبَكَّانِ یہ لفظ مرکب ہی بَعْلٌ (بت) سے جو مَبْنِيٌّ ہی اور بَكٌّ (پرستندہ) سے جو غَيْرُ مَصْرُوْفٍ ہی یعنی اچھی طرح گردانا نہیں

رہ جاتا ہی جیسے فُوْہٗ (اُن مرد کا منھ) اور اس صورت مین یہ تینون حالت مین
یون گردانا جاتا ہی فُوْہٗ فَاہٗ فِیْہِ قواعد نویس سیبویہ کی رای کے مطابق
لفظ دَمٌ اصل مین دَمْوٌ یا دَمْیٌ تھا اور اپنا پچھلا اصلی حرف ساکن رکھتا تھا
کیونکہ حالت جمع مین یہ دِمَاءٌ یا دُمِیٌّ ہوتا ہی جیسے ظَبْیٌ (غزال) کا جمع
ہی ظِبَاءٌ یا ظُبِیٌّ اسی طرح اسکی رای مین یَدٌ اصل مین یَدْیٌ تھا مثل
دَمْیٌ کے لیکن دوسرے قواعد نویسون کی راے اس باب مین ایسی ہی کہ دَمٌ اصل
مین دَمَوٌ یا دَمَیٌ تھا وغیرہ ذُوْ (قابض) اصل مین ذَوَیٌ یا ذَوَوٌ
تھا اس کا تثنیہ ہی ذَوَانِ لیکن کسی اسم ذاتی کے مضاف الیہ ہوکر پیچھے آنے سے ضرور
اپنے نون کو گرا دیتا ہی جیسے ذَوَا مَالٍ (دو قابض مال) وغیرہ اسی طرح اس کا
مؤنث یعنی ذَاتٌ (قابضہ) جو اصل مین ذَوَیَۃٌ یا ذَوَوَۃٌ ہی اپنا تثنیہ
ذَوَاتَانِ بناتا ہی لیکن اس حالت مین یہ نون کو بھی چھوڑ دیتا ہی جیسے ذَوَاتَا مَالٍ
(دو قابضہ مال) وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

حرف یا جو کسی اسم کے آخر مین آتا ہی خواہ واحد مین ظاہر ہو خواہ چھوڑ دیا جاوے تثنیہ مین
ظاہر رہتا ہی جیسے قَاضٍ (منصف) تثنیہ قَاضِیَانِ اَلْقَاضِیْ (منصف)
تثنیہ اَلْقَاضِیَانِ وغیرہ اسی طرح حرف تا جو واحد کے آخر آتا ہی تثنیہ مین بحال
رہتا ہی جیسے خُصْیَۃٌ (خایہ) خُصْیَتَانِ اَلْیَۃٌ (سرین) اَلْیَتَانِ
وغیرہ جاننا چاہیے کہ خُصْیَانِ اور اَلْیَانِ بغیر تا کے بھی آتے ہین مگر سماعی ہین

پڑ واحد مین چھوڑ دیا جاتا ہی سو تثنیہ مین بحال ہوجاتا ہی بشرطیکہ کسی اسم ذاتی مضاف الیہ کے پہلے واحد مین بحال ہوتا ہی جیسے اَبٌ (باپ) اَبُوْهُ (اُسکا باپ) اَبَوَانِ (دو باپ یا باپ اور ماں) اَخٌ (بھائی) اَخُوْهُ (اُسکا بھائی) اَخَوَانِ (دو بھائی) حَمٌ (شوہر کی طرف سے کسی زن کا رشتہ دار) حَمُوْهَا (اُس زن کا رشتہ دار) حَمَوَانِ (دو رشتہ دار) وغیرہ مگر اَبَانِ اَخَانِ حَمَانِ اور حَمُهَا بھی ہوتے ہین اگرچہ شاذ و نادر۔

پانچوان قاعدہ

اگر چھوڑا ہوا حرف اسم ذاتی مضاف الیہ کے پہلے بحال نہین کیا جاتا تو تثنیہ مین بھی بحال نہین ہوتا جیسے یَدٌ (ہاتھ) یَدُهُ (اُس مرد کا ہاتھ) یَدَانِ (دو ہاتھ) دَمٌ (خون) دَمُهُ (اُس مرد کا خون) دَمَانِ (دو خون) فَمٌ (منھ) فَمُهُ یا فُوْهُ (اُس مرد کا منھ) فَمَانِ (دو منھ) وغیرہ لیکن فَمَوَانِ بھی آتا ہی مگر شاذ و نادر اور فَمَيَانِ بھی مگر زیادہ شاذ و نادر اور اسی طرح دَمَيَانِ اور دَمَوَانِ آتے ہین۔

بیان

فَمٌ اصل مین فَوْهٌ تھا اور حرف ھا محذوف منسیًّا یعنی چھوڑی ہوئی بھولی ہوئی ہوجانے سے واو میم سے بدل جاتا ہی سو تینون حالت کی علامت قبول کرتا ہی جیسے فَمٌ فَمًا فَمٍ تو بھی اسم ذاتی مضاف الیہ کے پہلے واو بحال

کے ساتھ بدل جاتی ہی جیسے حَمرَاءُ (سرخ) تثنیہ حَمرَاوَانِ لیکن بعض قواعد نویسون کی اجازت سے حَمرَاآنِ یا حَمرَایَانِ بھی درست ہی مگر سیبویہ کی دانست مین واو کے بعد ہمزہ کا قائم رکھنا ضروریات سے ہی جیسے لَاوَاءُ (مشکل) تثنیہ لَاوَاآنِ نہ لَاوَاوَانِ عَشوَاءُ (شب کور) تثنیہ عَشوَاآنِ نہ عَشوَاوَانِ وغیرہ۔

بیان

کسائی قواعد نویس کہتا ہی جو اصلی یاء ہمزہ ہو جاوے اسکو تثنیہ مین بحال ہو جانا چاہیے اور اسلئے رِدَاءٌ (چادر) کا تثنیہ درستی سے رِدَایَانِ ہوتا ہی نہ رِدَاوَانِ اگرچہ رِدَاوَانِ بولنے مین آتا ہی مگر سماعی سمجھا جاتا ہی کوفہ والے کہتے ہین کہ چار یا زیادہ حرفون کے پیچھے جو الف ممدودہ مؤنث کی علامت ہو کرتا ہی سو تثنیہ مین چھوڑ دیا جاتا ہی لیکن بصرہ والے کہتے ہین کہ یہ قاعدہ سماعی ہی نہ قیاسی جیسے قَاصِعَاءُ (سوراخ موش) تثنیہ قَاصِعَانِ خُنفُسَاءُ (کھٹمل) تثنیہ خُنفُسَانِ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

بعض اسماہی ذاتی کا پچھلا اصلی حرف مَحذُوفٌ مَنسِیًّا یعنی چھوڑا ہوا بھولا ہوا کہلاتا ہی اور یہ تب ہوتا ہی جب چھوڑنے کے بعد پچھلا اصلی حرف علامت حالت اختیار کرتا ہی جیسے اَبٌ ہو جاتا ہی اَبًا یا اَبٍ جو اصل مین اَبَوٌ ہی وغیرہ ہو حرف اسطرح

جس لفظ مین وہ الف ہی سو امالہ کے قاعدہ کے تابع ہو جیسے بَلٰی (ہان) تثنیہ بَلَیَانِ مَتٰی (جب) تثنیہ مَتَیَانِ وغیرہ اور اسی طرح با، تا، ثا، وغیرہ کا تثنیہ بَیَانِ تَیَانِ ثَیَانِ وغیرہ ہوتا ہی کیونکہ یہ امالہ کے قاعدہ کے تابع ہین خلاف اسکے بار تا، ثا، وغیرہ تثنیہ مین ہمزہ برقرار رکھتے ہین جیسے بَاءَانِ تَاءَانِ ثَاءَانِ وغیرہ کیونکہ یہ امالہ کے قاعدہ کے تابع نہین ہین۔

بیان

جو الف زائد چار یا زیادہ حرف کے پیچھے آتا ہی سو اکثر تثنیہ مین چھوڑ دیا جاتا ہی اس قاعدہ کو بصرہ والے سماعی سمجھتے ہین اور کوفہ والے قیاسی کہتے ہین مثال زَبَعْرٰی (نام ایک درخت کا) زَبَعْرَانِ یا زَبَعْرَیَانِ قَبَعْثَرٰی (شتر مضبوط) قَبَعْثَرَانِ یا قَبَعْثَرَیَانِ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو اصلی ہمزہ کسی لفظ کے پیچھے آتی ہی سو تثنیہ مین بحال رہتی ہی جیسے قُرَّاءٌ (ہوشیار پڑھنے والا) تثنیہ قُرَّاآنِ لیکن ابو علی قواعد نویس کہتا ہی کہ بعض عرب قُرَّاوَانِ بھی کہتے ہین لیکن جو ہمزہ اصلی واو یا یاء کے بدلے مین آتی ہی سو اختیار رہی ہی کہ تثنیہ مین چھوڑ دی جاوے یا واو سے بدل دی جاوے جیسے کِسَاءٌ جو اصل مین کِسَاوٌ (کمل) ہی تثنیہ کِسَاوَانِ یا کِسَاآنِ اور کبھی کبھی اگرچہ شاذ و نادر کِسَایَانِ بھی ہوتا ہی رِدَاءٌ اصلا رِدَایٌ (چادر) تثنیہ رِدَاوَانِ یا رِدَاآنِ وغیرہ اور ہمزہ مؤنث کی علامت ہونے سے عموماً واو

مذکر سمجھتے ہین اور شمس کو مونث اگر امتیاز جنس کے لئیے کوئی وجہ نہین پاتے تو تثنیہ دونو
اسمون سے بناتے ہین جیسے مَغْرِبَانِ یا مَغْرِبَیْنِ یا مَشْرِقَانِ مَشْرِقَیْنِ
(مشرق اور مغرب) وغیرہ تثنیہ کا بنانا ان قاعدون کے تابع ہے۔

پہلا قاعدہ

جو واو واحد مین الف سے بدل جاتا ہے سو تثنیہ مین بحال ہوجاتا ہے جیسے عَصَا
(چوب دستی) تثنیہ عَصَوَانِ لیکن اگر تین یا زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہے تو یاء سے
بدل جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی (ایک مرد کا نام) تثنیہ مُصْطَفَیَانِ وغیرہ اسی
طرح اصلی الف جو واحد مین تیسرے حرف کی جگہہ آتا ہے سو تثنیہ مین واو سے بدل جاتا ہے
بشرطیکہ جس لفظ مین آتا ہے سو امالہ کے قاعدہ کے تابع نہین ہوتا جیسے اِلیٰ (تک) ایک
حرف کا نام ہے تثنیہ اِلَوَانِ وغیرہ اور یہی قاعدہ اسی شرط پر الف مجہول الاصل سے
یعنی الف سے بھی علاقہ رکھتا ہے جسکی اصل نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس حالت مین نہین
معلوم ہوتا ہے کہ وہ الف اصل مین واو ہے یا یاء جیسے دَدَا (کھیل) تثنیہ
دَدَوَانِ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

جو یا واحد مین الف سے بدل جاتی ہے سو خواہ تیسرے حرف کی جگہہ ہووے خواہ نہووے
تثنیہ مین بحال ہوجاتی ہے جیسے رَحیٰ (چکّی کا پاٹ) تثنیہ رَحَیَانِ فَتیٰ
(جوان) فَتَیَانِ وغیرہ اسی طرح اصلی الف تثنیہ مین یاء سے بدل جاتا ہے بشرطیکہ

جیسے جُمَادَیَیْنَ بجای جُمَادَیَیْنِ (ہر دو ماہ جمادی یعنی جمادا لاول وجمادالثانی) وغیرہ اسی طرح کبھی کبھی یعنی شاذ و نادر آتَعِدَانِنِیْ فتحہ کے ساتھ بجای آتَعِدَانِنِیْ (کیا تم وہ مجھکو دہمکاتے ہو) آتا ہی جو کسرہ کے ساتھ ہی اور هُمَاخَلِیْلَانُ ضمہ کے ساتھ بھی آتا ہی بجای هُمَاخَلِیْلَانِ (وہی دو دوست ہین) جو کسرہ کے ساتھ ہی وغیرہ اس عبارت مین أُحِبُّ مِنْهَا الأَنْفَ وَالعَيْنَانَا (مین اُس عورت کی ناک اور دو آنکہہ کو چاہتا ہون) لفظ عَيْنَانَا بجای عَيْنَيْنِ کے آیا ہی اس مین دو باتین خلاف قاعدہ ہین اول فتحہ کا نون تثنیہ کے ساتھ متعلق ہونا دوم الف کا حالت مجہولی مین بعد یا کے آنا یہ الف اشباع کے واسطے آتا ہی جسکا بیان آگے کیا جائے گا۔

جو لفظ بہت سے معنی رکہتے ہین جیسے لفظ عین کہ مظہر ہی سورج آنکہہ سونا اور ترازو کا وغیرہ بعض قواعد نویس انکا تثنیہ دو معنی کے اظہار کے واسطے بناتے ہین جیسے عَيْنَانِ (زر و ترازو) وغیرہ لیکن یہ بات اتفاق عام کے خلاف ہی مگر جب دو اسم عموماً رفیق ہو جاتے ہین جیسے سورج اور چاند تو ان دونون کے اظہار کے واسطے ان مین سے ایک کا تثنیہ بناتے ہین اور جس اسم سے ایسا تثنیہ بنایا جاتا ہی سو اُس دوسرے پر غالب رہتا ہی اور اس غلبہ کو تغلیب کہتے ہین اور جب دو اسم ایک جنس کے ہوتے ہین تو اُن مین سے چھوٹے کو بڑے پر فوق دیتے ہین جیسے حَسَنَانِ یا حَسَنَیْنِ (دو حسن یعنی حسن اور حسین) لیکن اگر دونون اسم مختلف جنس کے ہوتے ہین تو مذکر کو مؤنث پر مقدم رکہتے ہین جیسے أَبَوَانِ یا أَبَوَیْنِ نہ أُمَّانِ یا أُمَّیْنِ (باپ اور مان) قَمَرَانِ یا قَمَرَیْنِ (چاند اور سورج) نہ شَمْسَانِ یا شَمْسَیْنِ (سورج اور چاند) کیونکہ اہل عرب قمر کو

تثنیہ حالت فاعلی کے واسطے واحد مین الف اور نون شامل کرنے سے بنایا جاتا ہی جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ (دو مرد آئے) اور حالت اضافی اور مفعولی کے واسطے حرف یا اور نون شامل کرنے سے جیسے مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ (مین دو مرد کے ساتھ گیا) رَاَیْتُ الرَّجُلَیْنِ (مین نے دو مرد دیکھے) وغیرہ۔

تثنیہ مین الف اور یار ہمیشہ ساکن رہتے ہین اور دو نون حرکت فتحہ کے پیچھے آتے ہین اور جب کوئی اسم حالت اضافی مین انکے پیچھے آتا ہی تب نون دور ہو جاتا ہی جیسے عَیْنَانِ یا عَیْنَیْنِ (دو آنکھ) عَیْنَاہُ (یا عَیْنَیْہِ (اُسکی دو آنکھ) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ بعض عرب مثل بَنُو کِنَانَہ اور بَنُو الْحَارِث وغیرہ الف کو تثنیہ کی سب حالتون مین قائم رکھتے ہین جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ مَرَرْتُ بِالرَّجُلَانِ رَاَیْتُ الرَّجُلَانِ وغیرہ اسی زبان مین یہ عبارت قرآن شریف مین آئی بتلاتے ہین اِنَّ ھٰذَانِ لَسَاحِرَانِ بجای اِنَّ ھٰذَیْنِ لَسَاحِرَانِ (فی الحقیقت یہ جادوگر ہین) اور اسطرح کی اور بھی مثالین ہین جیسے کَرِیْمَتَاہُ بجای کَرِیْمَتَیْہِ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ اَحَبَّ کَرِیْمَتَاہُ لَمْ یَکْتُبْ بَیْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ (وہ جو اپنی دو آنکھون کو پیار کرتا ہی عصر اور مغرب کے درمیان نہین لکھتا ہی) لیکن ایسی مثالون کو گیارہوین حصہ کے دسوین قاعدہ کے بیان کے مطابق سمجھنا چاہیے جس کے روسے تَابَۃٌ (پچپانا) ہو جاتا ہی جو اصل مین تَوَبَۃٌ ہی۔

یہ نون تثنیہ کا اکثر مکسور رہتا ہی تاہم کسائی اور فرار قواعد نویس کہتے ہین کہ وہ کبھی کبھی مفتوح بھی آتا ہی بعد یار کے جیسے جُمَادَیْنَہ یا بغیر ھاء الوقف کے

أَبَّ (اُس مرد نے اپنی تلوار پر ہاتھہ رکھا) مضارع یَئِبُّ دوم وزن ضَرَبَ پر جیسے اَنَّ (اُس مرد نے فریاد کی) مضارع یَئِنُّ سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے اَمَّتْ (وہ ماں ہوئی) مضارع تَاْمُّ وغیرہ نہ ادغام پانا حرفون کا سماعی ہی اس فعل أَلِلَ السِّقَاءُ (مشک آب بودار ہوئی) مین جو اسی قسم سے متعلق ہی اور کبھی کبھی اُنکا پہلا اصلی حرف واو ہوتا ہی اس حالت مین وہی گردانے جاتے ہین وزن سَمِعَ پر جیسے وَدَّ جو اصل مین وَدِدَ ہی (اُس مرد نے چاہا یا محبت کی) مضارع یَوَدُّ وغیرہ لفظ یُمَّ (وہ دریا مین گرایا گیا) صرف حالت مجہولی مین آتا ہی اور اکثر خیال کیا جاتا ہی کہ سَمِعَ کی طرح گردانا جاتا ہی اور شاید یہی ایک فعل ہی جو قسم مضاعف مین داخل ہی اور پہلا اصلی حرف یا رکھتا ہی ان افعال کی گردان کی زیادہ تفصیل کرنی بیضرورت سمجھتا ہون اور اسلئے اگلے حصہ کا بیان کرتا ہون -

تیرہوان حصہ

پہلی فصل

اَلْكَلَامُ فِي التَّثْنِيَةِ

یعنی تثنیہ کا بیان

تثنیہ کے معنی ہین دو کرنا اور جو لفظ اس شمار مین آتا ہی سو مُثَنًّى یعنی دوہرا کہلاتا ہی
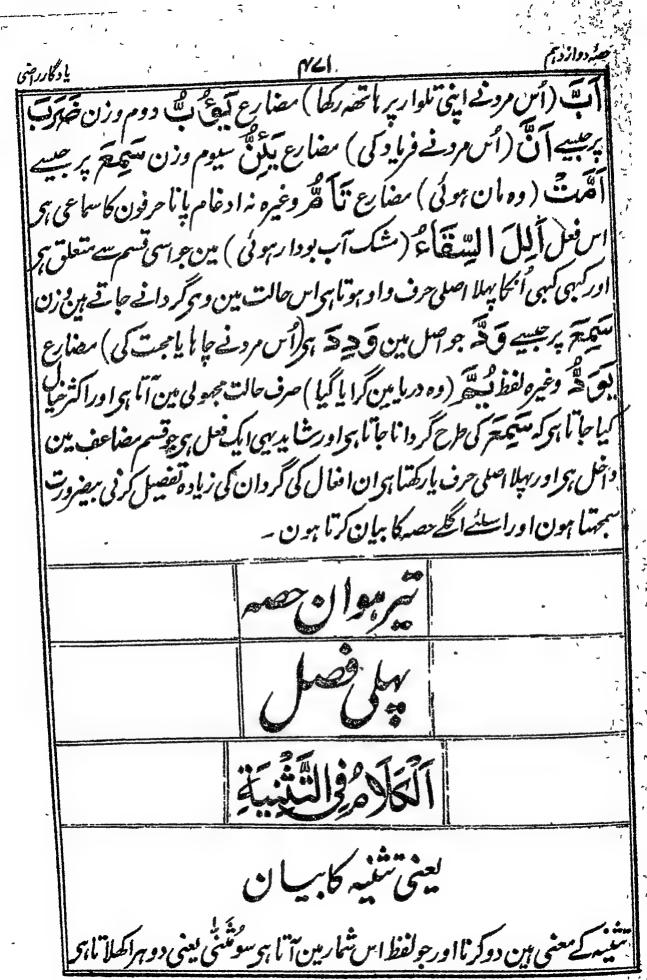
اصلی اِطْبَبْ اِفْرِرْ اور اُمْدُدْ مین دو ہمجنسون مین سے دوسرا ہم جنس حرف طبیعتہً ساکن ہی نہ ضرورۃً کیونکہ وہ اتفاقی حرکت قبول کر سکتا ہی جیسے اُمْدُدِ الْقَوْمَ (قوم کو مدد دے) وغیرہ اس لئے اس پہلی فصل کے تیسرے قاعدہ کے مطابق یہ ادغام اختیاری ہی نہ ضروری حالت ادغام مین ھَمْزَۃُ الْوَصْل بضرورت ہونے سے چھوڑ دی جاتی ہی کیونکہ اسکا پچھلا حرف متحرک ہوجاتا ہی اور ادغام پانے والے حرفون مین سے دوسرا حرف درستی کے ساتھہ فتحہ یا کسرہ قبول کرتا ہی اور اگر پچھلا حرف مضموم ہوتا ہی توضمہ بھی قبول کرتا ہی جیسا اس تیسرے قاعدہ مین تبلایا ہی اسم فاعل فَارِرٌ ضرورۃً فَارٌّ فَارَّانِ فَارُّوْنَ فَارَّةٌ فَارَّتَانِ فَارَّاتٌ ہوجاتا ہی کیونکہ اگرچہ یہان دوساکن کا اتصال ہوتا ہی تاہم پہلا مَدَّہ ہی اور دوسرا مُدْغَمْ یہ ایک حالت ہی جس مین دو ساکن زبان عربی مین برابر آسکتے ہین سو آگے تبلایا جائے گا۔

افعال مزید فیہ کے مضاعف کی گردانین بھی انھین قاعدون کے تابع ہین جو افعال مجرد سے علاقہ رکھتے ہین جیسے اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَابٌ مُحِبٌّ وزن اَفْعَلَ پر یاحَابَّ يُحَابُّ مُحَابَّةٌ مُحَابٌّ وزن فَاعَلَ پر وغیرہ یہ تبلانا کچھہ ضرور نہین ہی کہ مُحَابٌّ جو اصل مین مُحَابِبٌ یا مُحَابَبٌ ہی اسم فاعل اور اسم مفعول دونون ہوسکتا ہی۔

خاتمہ

قسم مضاعف کے افعال مَهْمُوْزُ الْفَاءِ بھی ہوتے ہین یعنی اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ بھی رکھتے ہین اوراس حالت مین وہی گردانے جاتے ہین اول وزن نَصَرَ پر جیسے

اس حصہ کی پہلی فصل کے چوتھے قاعدہ کے مطابق اصلی صورتیں يَطْبُبُ يَفْرِرُ يَمْدُدُ اور يُلْبَبُ کی پچھلے اصلی حرف کی حرکت ادغام پانے سے پیشتر پہلے اصلی حرف پر آجانے سے يَطُبُّ يَفِرُّ يَمُدُّ اور يُلَبُّ ہو جاتے ہیں۔

معروف	امر مذکر			امر مؤنث			معروف
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
حاضر	طَبِّ	طَبَّا	طُبُّوا	طَبِّي	طَبَّا	اِطْبُبْنَ	حاضر
حاضر	فِرِّ	فِرَّا	فِرُّوا	فِرِّي	فِرَّا	اِفْرِرْنَ	حاضر
حاضر	مُدِّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدِّي	مُدَّا	اُمْدُدْنَ	حاضر
حاضر مجہول	لِتُطَبَّ	لِتُطَبَّا	لِتُطَبُّوا	لِتُطَبِّي	لِتُطَبَّا	لِتُطْبَبْنَ	حاضر مجہول

اس حصہ کی پہلی فصل کے دوسرے[2] قاعدہ کے مطابق اصلی صورتین فَرَرَ اور طَبِبَ اور لَبُبَ کی ہو جاتی ہین فَرَّ اور طَبَّ اور لَبَّ اور تیسرے[3] قاعدہ کے موافق فَرَرْنَ طَبِبْنَ اور لَبُبْنَ وغیرہ مین ادغام نہین ہوتا ہی۔

معروف	مضارع مذکر			مضارع مؤنث			معروف
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَطِبُّ	یَطِبَّانِ	یَطِبُّوْنَ	تَطِبُّ	تَطِبَّانِ	یَطْبِبْنَ	غائب
حاضر	تَفِرُّ	تَفِرَّانِ	تَفِرُّوْنَ	تَفِرِّیْنَ	تَفِرَّانِ	تَفْرِرْنَ	حاضر
متکلم	اَمُدُّ	نَمُدُّ	نَمُدُّ	اَمُدُّ	نَمُدُّ	نَمُدُّ	متکلم
غائب مجہول	یُلَبُّ	یُلَبَّانِ	یُلَبُّوْنَ	تُلَبُّ	تُلَبَّانِ	یُلْبَبْنَ	غائب مجہول

یہ افعال گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے فَرَّ (وہ بھاگا) دوم وزن نَصَرَ پر جیسے مَدَّ (اُس مرد نے دراز کیا) سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے طَبَّ (وہ طبیب ہوا) چہارم وزن کَرُمَ پر جیسے لَبَّ (وہ عقیل ہوا) وغیرہ ان افعال سے جو اظہار کے قابل ہین انکی گردان ان نقشون سے ظاہر ہی۔

	ماضی مذکر			ماضی مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	فَرَّ	فَرَّا	فَرُّوا	فَرَّتْ	فَرَّتَا	فَرَرْنَ	غائب
حاضر	طَبِبْتَ	طَبِبْتُمَا	طَبِبْتُمْ	طَبِبْتِ	طَبِبْتُمَا	طَبِبْتُنَّ	حاضر
متکلم	لَبُبْتُ	لَبُبْنَا	لَبُبْنَا	لَبُبْتُ	لَبُبْنَا	لَبُبْنَا	متکلم
مجہول	فُرَّ	فُرَّا	فُرُّوا	فُرَّتْ	فُرَّتَا	فُرِرْنَا	مجہول

مِشْفَرٌ سے خصوصیت رکھتے ہین اس واسطے کہ اگر اُن خاصیتون کی محفوظیت معلوم ہوتی ہی تو ادغام جائز سمجھتے ہین اور اگر برخلاف مفہوم ہوتی ہی تو ناجائز وہ خاصیت یہ ہین خاصیت اِسْتِطَالَۃ ضاد مین ہی اور خاصیت لین واو اور یا مین اور خاصیت غُنَّہ میم مین اور خاصیت تَفَشِّیْ شین مین اور خاصیت تَاَفِیْف فا مین اور خاصیت تَکْرِیْر را مین اسواسطے ضَاد لَام کے ساتھہ ادغام نہین پاتا ہی کیونکہ ضاد مین جو خاصیت استطالت ہی جاتی رہتی ہی لیکن واو اور یا باہم ادغام پاسکتے ہین جیسے سَیِّدٌ جو اصل مین سَیْوِدٌ ہی کیونکہ خاصیت لین دونون مین ہی سو انکے ادغام مین بھی قائم رہتی ہی۔

چوتھا قاعدہ

حروف صَفِیْرِیّہ یعنی زا اور سین اور صاد کسی حرف کے ساتھہ جو خاصیت صفیر نہین رکھتا ہی ادغام نہین پاتے ہین نہ وزن اِسْتِفْعَال کی تاء دوسری تاء کے ساتھہ یا کسی قریب المخرج کے ساتھہ ادغام پاتے ہین اسواسطے یہ عبارت فَمَا اسْطَّاعُوْا جو اصل مین فَمَا اسْتَطَاعُوْا (وہ ناقابل ہوئے) سماعی ہی اور بہ نسبت اصل کے کم فصیح ہی کیونکہ دو ساکن کا ادغام واقع ہوتا ہی یعنی سین اور ادغام پانے والے دو حرفون سے ایک حرف کا۔

آٹھوین فصل

افعال مضاعف کی گردان

ایک حلقی حرف دوسرے حلقی حرف کے ساتھ جو اس سے عمیق تر ہوتا ہی ادغام نہین پاتا ہی لیکن حرف حا جب عین یا ھا کے پیچھے آتا ہی تب یہ دونون حرف حا مین بدل جاتے ہین کہ اسکا مخرج منھ مین اور حلقی حرف کی نسبت اونچا ہی اور اسواسطے ان دونون سے ہلکا ہی مثلاً اِذْبَحْحُتُوْدًا بجای اِذْبَحْعَتُوْدًا (ایک حلوان ذبح کر) اِذْبَحَّاذِہٖ بجای اِذْبَحْ هٰذِہٖ (یہ ذبح کر) وغیرہ اور کبھی کبھی شاذو نادر حَاء کو عین مین اور خَاء کو غین مین بھی بعض قواعد نویسون کی راے کے مطابق بدل دیتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

حروف مشمولہ ضَوِیَ مِشْفَرٌ حروف قریب المخرج کے ساتھ ادغام نہین پاتے ہین یعنی ضا دلام کے ساتھ اور واو بار کے ساتھ اور یا جیم کے ساتھ اور میم بار کے ساتھ اور شین یار کے ساتھ اور فا بار کے ساتھ اور را لام کے ساتھ ان حرفون کو متقارب یا قریب المخرج اسواسطے کہتے ہین کہ انکے مخرج قریب قریب ہین لیکن یہ قاعدہ اور حرفون سے علاقہ رکھتا ہی جو قریب المخرج کہلاتے ہین اسواسطے کہ وہی حروف ضَوِیَ مِشْفَرٌ یعنی جو حروف ضَوِیَ مِشْفَرٌ مین شامل ہین ان کی ایک یا زیادہ خاصیت رکھتے ہین۔

بیان

بنیاد قاعدہ مذکورہ بالا کی مطلقاً بعض خواص مخصوص پر موقوف ہی جو حروف ضَوِیَ

لفظ وَدَّ ہوجائینگے اور ایک دوسرے سے مشتبہ ہونگے بلکہ وَدَّ (اُس مرد نے محبت کی) سے بھی جو اصل مین وَدِدَ صیغہ ماضی ہی وغیرہ اسواسطے ادغام نہین کیا گیا لیکن اگر پہلا حرف ساکن ہوتا ہی اور دونون حرف بہت ہی قریب المخرج ہوتے ہین تو مخرج کے قرب کے سبب ادغام اختیاری ہوتا ہی ضروری نہین ہوتا اگر کچھہ اشتباہ پیدا کرتا ہی جیسے عِتْدَانٌ یا عِدَّانٌ جو جمع ہی عَتُوْدٌ (حلوان) کا اگرچہ عِدَّانٌ مشکوک ہی کیونکہ وہ وقت کے معنی بھی دیتا ہی جیسے کَانَ ذٰلِکَ فِیْ عِدَّانِ فُلَانٍ (یہ فلانے کے وقت مین ہوا) وغیرہ ـ

بیان

قوم تمیم کہتے ہین کہ وَتْدٌ (میخ گاڑنا) بہت مستعمل ہی اسواسطے بجلیے ساکن حرف کا ادغام ضروری ہی یعنی اُسکو وَدٌّ بولتے ہین اگرچہ اس مین وَدٌّ (دوستی) کے ساتھ ابہام بھی پیدا ہوتا ہی فقط لیکن وہی کہتے ہین کہ عِتْدَانٌ جمع (حلوان) یا وَطْدٌ (مضبوط) مین ادغام جائز نہین اسواسطے کہ عِتْدَانٌ قلیل الاستعمال ہی اور وَطْدٌ مین خاصیت اِطْبَاق کا لحاظ کرنا پڑتا ہی اور لفظ اِدَّکَرَ یا اِذَّکَرَ بجای اِذْدَکَرَ (اُس مرد نے یاد کیا) مین ادغام جائز ہی علی ہذا القیاس اِمَّحیٰ بجای اِنْمَحیٰ (وہ محو ہوا) اور اِطَّهَّرَ بجای تَطَهَّرَ (وہ پاک ہوا) اور اِزَّاوَرَ بجای تَزَاوَرَ (وہ ملا) وغیرہ مین کیونکہ ان مین کچھہ ابہام نہین پیدا ہوتا ہی ـ

دوسرا قاعدہ

نے بچایا) وغیرہ کے جہان ہر ایک فعل تاء ثاء دال وغیرہ کے پہلے جداگانہ آتا ہو
دہم حُرُوفُ الصَّفِيرِ یعنی زا سین صاد جو آپس مین ادغام
پاتے ہین جیسے خَلَصَ زَّائِرٌ (ایک زیارت کرنے والا خلاص ہوا) خَلَصَ
سَّائِرٌ (ایک مسافر نے خلاص پائی) وغیرہ یازدہم تاء ثاء دال ذال
طاء ظاء ہین جو حروف الصفیر کے ساتھہ یا شین اور ضاد کے ساتھہ ادغام
پاتے ہین جیسے سَكَتَ شَّهْرًا (وہ ایک مہینے تک خاموش ہوا) وغیرہ
دوازدہم حروف مُطْبَقَة یعنی ص ض ط ظ ہین جو دوسرے حرفون کے
ساتھہ مُطْبَقَة نہین ہین ادغام پاتے ہین لیکن خاصیت اطباق کا کچھہ محفوظ رکھنا
فصیح سمجھتے ہین جیسے لِبَعْضِ شَّأْنِهِمْ وغیرہ —

ساتوین فصل

مَوَانِعُ الْإِدْغَامِ بَيْنَ الْمُتَقَارِبَيْنِ

یعنی قریب المخرج حرفون کے ادغام کے روکنے والے

پہلا قاعدہ

جب دو حرف قریب المخرج ایک ساتھہ کسی لفظ مین آتے ہین اور انکے ادغام سے ابہام
پیدا ہوتا ہی تو آپس مین ادغام نہین پاتے ہین جیسے وَطَدَ الْأَمْرَ (اُس مرد نے
کام مضبوط کیا) وَتَدَ (اُس مرد نے میخ ٹھونکی) وغیرہ بیان ادغام کرنے سے دونون

اِجْبَہ حَرَامِیًّا (چور کی پیشانی پر مارو) اِرْفَع حَّاتِمًا (حاتم کو بلند کرو) وغیرہ دوم حاء ہے جو عین یا ہا کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے اِذْبَح عَّتُودًا (ایک برے کا حلوان ذبح کرو) اِذْبَح هّٰذِہٖ (یہ ذبح کرو) وغیرہ سیوم عین ہے جو غین یا خاء کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے رَفَع غّلامًا (اُس مرد نے غلام کو بلند کیا) سَمِع خّلَفُ (خلف نے سنا) وغیرہ چہارم حاء ہے جو غین یا خاء کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے ذَبَح غّنَمًا (اُس مرد نے بکری ذبح کی) فَرِح خّالِدُ (خالد خوش ہوا) وغیرہ پنجم غین ہے جو خاء کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے اِدْمَغ خّصْمًا (دشمن کا دماغ نکالو) ششم جیم ہے جو شین کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے خَرَج شّاۃٌ (بکرا نکلا) برخلاف اسکے بموجب بعض قواعد نویسوں کے شین ہے جو جیم سے ادغام پاتا ہے جیسے عَطِش جّعْفَرُ (جعفر پیاسا ہوا) لیکن اسطرح کا ادغام شاذ ہے ہفتم حرف باء ہے جو میم یا فا کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے شَرِب مّاءًا (اُس مرد نے پانی پیا) ذَهَب فّرِحًا (وہ خوش گیا) ہشتم قاف ہے جو کاف کے ساتھ ادغام پاتا ہے جیسے خَلَقكُّم (اُس نے تمکو پیدا کیا) برخلاف اسکے کاف قاف سے ادغام پاتا ہے لیکن شاذ و نادر جیسے لَكْ قّالَ (اُس مرد نے تجھکو کہا) نہم تاء ثاء دال ذال طاء ظاء ہین جو باہم ادغام پاتے ہین جیسے سَكَت ثّابِتُ (ثابت چپ ہوا) علیٰ هذا القیاس لفظ سَكَتَ (چپ) دَارِمُ ذَابِلُ طَرِيدُ ظَالِمُ کے پہلے آتا ہے تب ادغام پاتا ہے علیٰ ہذا القیاس حَرَد تّاجِرُ (سوداگر نے قصد کیا) یا نَبَذ تّاجِرُ (سوداگر نے ہاتھ سے گرایا) یا فَرَط تّاجِرُ (سوداگر نے جلدی کی) یا حَفِظ تّاجِرُ (سوداگر

(عنبر) مِنۢ بَعۡدُ (بعد اسکے) وغیرہ لیکن نون متحرک نہین بدلتا ہی جیسے سَمِنَ بَكۡرٌ (بکر موٹا ہوا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

پندرہ حروف حُرُوفُ الاِخۡفَاءِ یعنی اخفا کے حروف کہلاتے ہین کیونکہ ان مین سے ہر ایک کے پہلے جب نون ساکن آتا ہی تو اُسکی آواز چھپی رہتی ہی یعنی کم ظاہر ہوتی ہی وہ حروف یہ ہین تاء ثاء جیم دال ذال زاء سین شین صاد ضاد طاء ظاء فاء قاف کاف اور جس حرف کا مخرج جسقدر نون کے مخرج سے قریب ہوتا ہی اسی قدر اُسکی آواز ناصاف رہتی ہی برخلاف اسکے جب نون ساکن حیہ حلقی حرفون مین سے کسی کے پہلے آتا ہی تو صاف ملفوظ ہوتا ہی اسواسطے کہ ان حرفون کے مخرج نون کے مخرج سے بہت دور ہین مین اس قاعدہ کی مثالین تبلانا بضرورت سمجھتا ہون اس لئے کہ اُنکا سمجھ مین آنا غیر ملکیون کو دشوار ہی۔

چھٹی فصل

تَفۡصِیۡلُ مَوَاقِعِ الاِدۡغَامِ بَیۡنَ الۡمُتَقَارِبَیۡنِ

یعنی قریب المخرج حرفونکے ادغام کے موقعونکی تفصیل

ان حرفون مین اول ہا یا عین ہین جو پیچھے آنے والے حا سے ادغام پاتے ہین جیسے

اُس کے حرف یار کے ساتھہ ادغام پانے کی یہ مثال ہو آتقنَ یَّافِعٌ (یافع مضبوط ہوا)۔

دوسرا قاعدہ

جب نون ساکن یرملون کے کسی حرف کے پہلے آتا ہو تو اسکے ساتھہ ادغام پاتا ہو مِن مَّاءٍ مَّھِینٍ (ہیلے پانی سے) مَن یَّشَاءُ (جسکو وہ چاہتا ہو) مِن مَّالٍ (مالک سے) اَخَذتُ مِن لَّدُنہُ (مین نے اُس مرد سے لیا) مِن رَّبِّہٖ (اُس مرد کے خدا سے) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ لام اور را کے پہلے تو نہین لیکن واو اور یار کے پہلے نون کی غُنّیت فصاحۃً پائی جاتی ہو اور اسواسطے صرف مشابہت ادغام کا مانع ہوتا ہو جیسے قِنوَانٌ (چھوہارے کے گچھے) بُنیَانٌ (دیوار مدور) وزن فِعلَانٌ یا فُعلَانٌ پر نہ وزن فِعَّالٌ یا فُعَّالٌ پر جیسا ادغام ہونے سے معلوم ہوتا ہو۔

بیان

سمجھتے ہین کہ نون ساکن بہت سی غُنّیت رکھتا ہو اسی واسطے لام اور را سے ادغام پاتا ہو جیسے لِئَلَّا یَکُونَ جو اصل مین لِاَن لَّا یَکُونَ (کہ وہ نہووے) ہو وغیرہ میم ساکن غُنَّۃ بدرجہ اوسط رکھتا ہو اسواسطے ان حرفون کے ساتھہ ادغام نہین پا سکتا ہو حرف بار کے پہلے نون ساکن میم کے ساتھہ تلفظ مین بدل جاتا ہو لیکن تحریر مین نہین بدلتا ہو یہ قاعدہ مین سمجھتا ہون کہ ہر زبان مین جاری ہو جیسے عَنبَرٌ

پانچوین فصل

اِدْغَامُ النُّوْنِ فِیْ حُرُوْفِ يَرْمُوْلَ وَغَيْرِهَا

یعنی نون کا ادغام حروف یرمول وغیرہ کے ساتھ

یرمول کے معنی ہین چھوہارہ کا پتّا دھول سے بھرا ہوا لیکن یہان اس سے مراد اُن حرفون سے ہی جن سے وہ بنا ہی اُن حرفون کے ساتھ نون کا ادغام بموجب قواعد ذیل کے ہوتا ہی —

پہلا قاعدہ

جب نون متحرک یرمول کے کسی حرف کے پہلے آتا ہی تب اس سے ادغام پاکر اُسکو مشدد کر دیتا ہی لیکن یہ ادغام اختیاری ہی ضروری نہین ہی اور اسکا ادغام لام اور را کے ساتھ مخرج کے تقارب سے تجویز کیا جاتا ہی جیسے وَهَنَ الرَّاسُهٗ (اس مرد کا سر کمزور ہوا) زُيِّنَ لِلنَّاسِ (وہ لوگون کی آنکھہ مین خوش معلوم ہوا) وغیرہ اسکا ادغام میم کے ساتھ اسطرح ہوتا ہی کہ دو نون مل کر غُنَّہ کی سی خاصیت پیدا کرتے ہین جیسے فَطَنَ مَّالِكٌ (مالک ذہین ہوا) وغیرہ اور چونکہ واو میم کا قریب المخرج ہی نون اُسکے ساتھ بھی ادغام پاتا ہی جیسے حَزِنَ وَّنِيْلٌ (وثیل غمگین ہوا)

نہین چلتے لیکن کسائی قواعد نویس اور حرفون کے ساتھہ مین اس قاعدہ کے برخلاف عمل کرنا کبھی جائز سمجھتا ہی لیکن مین مبتدی کو صلاح دیتا ہون کہ اس قاعدہ پر ہمیشہ لحاظ رکھے۔

بیان

سب کی رای یہ ہی کہ ہر ایک لام ساکن جب را کے پہلے آتا ہی تو اسکے ساتھہ ادغام پاتا ہی جیسے کَلَّا بَلْ رَّانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (ایسا نہین بلکہ جو گناہ وہ کرتے ہین اُنکے دلون پر ظاہر ہوا۔ یعنی جو لوگ قرآن مجید کو پُرانی کہانیون کا مجموعہ سمجھتے تہے انکو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معقول کیا) دوسرے بارہ حرفون کے ساتھہ لام ساکن کا ادغام اگر اَلْ کا لام نہین ہوتا ہی تو صرف اختیاری ہی ضروری نہین ہی جیسے هَلْ تَعْلَمُ یا هَلْ تَّعْلَمُ (تم جانتی ہو) وغیرہ حجاز مین جہان زبان بہت صفائی سے بولی جاتی ہی قواعد نویس سیبویہ لکھتا ہی کہ لام ساکن اگر اَلْ کا لام نہین ہوتا ہی تو بالضرورت ادغام نہین پاتا ہی خواہ اسکے پیچھے حرف را بھی آوے اس باب مین اور بہی باتین لکھی ہین لیکن مین ان کا بیان درج کرنا ضرور نہین سمجھتا ہون نہ مین وہ باتین لکھنا چاہتا ہون جو عربی قواعد نویسون نے نسبت ادغام مندرجہ قواعد مذکورۂ بالا درج کی ہین اول مخرج کے تقارب پر جو دو ادغام پانے والے حرفون مین واقع ہوتا ہی دوم ہم جنسی اور ہم نسبتی پر خواص کے جو دونون حرفون مین عام ہوتے ہین یا دونون مین سے کسی کے ساتھہ خاص ہوتے ہین۔

حروف ص ض ط ظ کے پیچھے ضمیری انتھا تا جو عربی فعل مین صیغہ ماضی کے آخر واقع ہوتا ہی کبھی اگرچہ شاذونادر حرف طاء سے بدل جاتا ہی بعد اسکے دونون حرف بہت ہی شاذونادر ادغام پاکر مشدد ہو جاتے ہین جیسے حَصَطُ کبھی حُصُّ جو اصلاً اور عموماً حُصْتُ (مین نے پیا) ہی خُضَطُ نادراً خُضُّ جو اصلاً و عموماً خُضْتُ (مین پانی مین گھسا) ہی خَبَطُّ اصلاً اور عموماً خَبَطْتُ جیسے خَبَطْتُ الشَّجَرَۃَ (مین نے پتے یا پھل جھاڑنے کے لیے درخت کو لاٹھی سے مارا) حَفِظْطُ نادراً حَفِظُّ یا حَفِطُّ اصلاً اور عموماً حَفِظْتُ (مین نے بچایا) وغیرہ یہی ضمیری انتھا جب دال ذال یا زا کے پیچھے آتا ہی تو کبھی شاذونادر دال سے بدل جاتا ہی اور پھر بہت ہی شاذونادر ادغام پاتا ہی جیسے عُدُّ اصلاً اور عموماً عُدْتُ (مین پھرا) عُذْدُ اصلاً اور عموماً عُذْتُ (مین نے پناہ ڈھونڈھی) فُزْدُ نادراً فُزُّ اصلاً اور عموماً فُزْتُ (مین کامیاب ہوا) وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

تعریفی اَلْ کا حرف لام جب لام کے پہلے آتا ہی تب اُسکے ساتھ ادغام پاکر مشدد ہو جاتا ہی جیسے اَللَّامُ وغیرہ علیٰ ہذا القیاس جب اَلْ کا لام اپنے پیچھے آنے والے حرفون سے بدلتا ہی اور وہ حرف ان تیرہ حرفون مین سے کوئی ہوتا ہی ادغام ضرور ہی بولنے مین نہ لکھنے مین جیسے اَلتَّاءُ اَلثَّاءُ اَلدَّالُ اَلذَّالُ اَلرَّاءُ اَلزَّاءُ اَلسِّیْنُ اَلشِّیْنُ اَلصَّادُ اَلضَّادُ اَلطَّاءُ اَلظَّاءُ اَلنُّوْنُ اہل عرب اس قاعدہ کے خلاف بہت کم چلتے ہین اور اگر اَلْ کے پیچھے لام یا نون یا را آتا ہی تو کبھی خلاف

(وہ جماعت ہر طرف سے اکھٹی ہوئی) تَجَامَعَ یا اِجَّامَعَ (وہ جماعت فراہم ہوئی) تَدَثَّرَ یا اِدَّثَّرَ (وہ جامہ مین لپٹا) تَدَارَكَ یا اِدَّارَكَ (اس مرد نے دریافت کیا یا پکڑ لیا) تَذَكَّرَ یا اِذَّكَّرَ (اُس مرد نے یاد کیا) تَذَاكَرَ یا اِذَّاكَرَ (اُس جماعت نے باہم یاد کیا) تَزَيَّنَ یا اِزَّيَّنَ (وہ آراستہ ہوا) تَزَاجَرَ یا اِزَّاجَرَ (اُس جماعت نے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا) تَسَمَّعَ یا اِسَّمَّعَ (اُس مرد نے سنا) تَسَاقَطَ یا اِسَّاقَطَ (وہ گرا) تَشَجَّعَ یا اِشَّجَّعَ (اُس مرد نے شجاعت دکھلانے مین کوشش کی) تَشَاجَرَ یا اِشَّاجَرَ (وہ مختلف رای ہوا) تَصَبَّرَ یا اِصَّبَّرَ (اُس مرد نے صبر دکھلایا) تَصَابَرَ یا اِصَّابَرَ (اُس مرد نے باہم صبر کیا) تَضَرَّعَ یا اِضَّرَّعَ (وہ رویا) تَضَارَعَ یا اِضَّارَعَ یہ لفظ شاید بے معنی ہی مجھکو کسی لغت مین نہین ملا تَطَيَّرَ یا اِطَّيَّرَ (اُس مرد نے بدشگون لیا) تَطَايَرَ یا اِطَّايَرَ (وہ پریشان ہوا) تَظَلَّمَ یا اِظَّلَّمَ (اُس مرد نے فریاد ظلم کی) تَظَالَمَ یا اِظَّالَمَ (اُس مرد نے ظلم کیا) وغیرہ ان سب فعلون کی گردان بعد ادغام کے اسطرح پر ہی ماضی اِتَّرَّسَ مضارع يَتَّرَّسُ امر اِتَّرَّسْ مصدر اِتِّرُّسٌ اسم فاعل و اسم مفعول مُتَّرِّسٌ وغیرہ علیٰ ہذا القیاس اِثَّارَكَ يَثَّارَكُ اِثَّارَكْ اِثَّارُكٌ مُثَّارِكٌ وغیرہ جاننا چاہیے کہ مضارع تَتَفَعَّلُ تَتَفَاعَلُ تَفَعَّلُ یا تَفَاعَلُ بھی ہوجاتے ہین جیسے آگے معلوم ہوگا اور اس حالت مین ادغام مذکورہ عمل نہین کرتا ہی

بیان

نے قصاص چاہا) اِحْتَسٰی یا حَسّٰی (اُس مرد نے پیا) اِحْتَشَمَ یا حَشَّمَ (وہ محتشم ہوا) اِخْتَصَمَ یا خَصَّمَ (اُس مرد نے باہم دشمنی کی) اِهْتَضَمَ یا هَضَّمَ (اُس مرد نے کھانے کا حق ہضم کیا) اِخْتَطَفَ یا خَطَّفَ (اُس مرد نے چھینا) اِحْتَظٰی یا حَظّٰی (وہ محفوظ ہوا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ یہ سب افعال بعد تبدیل کے وزن فَعَّلَ کی صورت اختیار کرنے سے باب تَفْعِیل سے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین اس شک کو رفع کرنیکے واسطے ہر ایک کو مثلاً رَاتَّدَ کو ماضی کی حالت مین رِاتَّدَ رِتَّدَ رَاتَّدَ اور حالت مضارع مین یَرَاتَّدُ یَرِتِّدُ یَرَتَّدُ یَرِتِّدُ اور حالت امر مین رَاتِّدْ یا رِاتِّدْ اور حالت مصدری مین رِاتَّادٌ اور حالت اسم فاعل مین مُرَاتِّدٌ مُرِتِّدٌ مُرُتِّدٌ اور حالت اسم مفعولی مین مُرُتَّدٌ پڑھ سکتے ہین وغیرہ بعض اہل عرب یَهْتَدِیْ کو کبھی کبھی یَهَدِّیْ پڑھتے ہین باوجود اجتماع دو ساکن کے لیکن یہ فصیح نہین ہی گو ناجائز نہو۔

پانچوان قاعدہ

یہ اوپر والا قاعدہ وزن تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کے حرف تا سے بھی اختیاراً علاقہ رکھتا ہی جب اُن بارہ حرفون مین سے کوئی حرف اُسکے پیچھے آتا ہی اور بروقت تعمیل اس قاعدہ کے اگر ضرورت ہوتی ہی تو لفظ کے شروع مین حرف مشدد کا وقوع روکنے کے لئے ہمزۃ الوصل بھی زیادہ کر دیتے ہین جیسے تَتَرَّسَ یا اِتَّرَّسَ (اُس مرد نے ڈھال آڑ سے لی) تَتَارَكَ یا اِتَّارَكَ (اُس مرد نے ترک کیا) تَثَرَّدَ یا اِثَّرَّدَ (وہ روٹی تنور مین ٹوٹی) تَثَاقَلَ یا اِثَّاقَلَ (وہ بھاری ہوا) تَجَمَّعَ یا اِجَّمَّعَ

اذتخر ہی وغیرہ۔

بیان

وزن اِفتِعَال کا حرف تا حرف ثا سے بدل سکتا ہی یا حرف ثا اُس تا سے سیبویہ قواعد نویس کی رای کے موافق جب وہ اسکے پیچھے آتا ہی جیسے اِثّأَرَ یا اِتّأَرَ یا اِثتَأَرَ (اُس مرد نے قصاص چاہا) اِثَّرَدَ یا اِتَّرَدَ یا اِثتَرَدَ (اُس مرد نے روٹی توڑی) وغیرہ یہ قاعدہ شاید عموماً ملحوظ نہین ہی اگرچہ اسکا استعمال قواعد نویس زمخشری کی رائے کے مطابق ضروری ہی اختیاری نہین ہی بعد سین یا شین کے یہ تا کبھی کبھی ان حرفون سے بدل جاتی ہی لیکن شاذ و نادر جیسے اِسَّمَعَ عموماً اِستَمَعَ (اُس مرد نے سنا) اِشَّبَہَ عموماً اِشتَبَہَ (اس مرد نے شک کیا) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جب وزن اِفتِعَال کے حرف تا کے پیچھے تا ثا جیم دال ذال را سین شین صاد ضاد طاء ظاء مین سے کوئی واقع ہوتا ہی تو یہ اُس سے بدل جاتا ہی اور بعد اسکے دونون ایک ہوکر مشدد ہو جاتے ہین جیسے اِقتَتَلَ یا قَتَّلَ (اس جماعت نے آپس مین قتل کیا) اِرتَثَدَ یا رَثَّدَ (اُس مرد نے تجارتی اسباب چنا) اِحتَجَزَ یا حَجَّزَ (اُس مرد نے حُجزَہ یعنے جامہ پیٹین کمر پر باندھا) اِھتَدَیٰ یا ھَدَّیٰ (اس مرد نے سیدھا راستہ پایا) اِغتَذَیٰ یا غَذَّیٰ (اس مرد نے غذا پائی) اِعتَزَیٰ یا عَزَّیٰ (اس مرد

لفظ صضطظ مین موجود ہین کسی کے پیچھے یعنی ہر ایک کے پیچھے طاء سے بدل جاتا ہی جب یہ تبدیل عمل مین آتی ہی تو حرف طا کے بعد ادغام ضرور ہوتا ہی جیسے اِطَّلَبَ (اُس مرد نے طلب کیا) جو اصل مین اِطْتَلَبَ ہی اور حرف ظاء کے بعد صرف اختیاری ہی ایک حرف کو دوسرے مین بدلنے سے جیسے اِطَّلَمَ عموماً اِظَّلَمَ اور زیادہ تر فصاحت سے اِظْطَلَمَ (وہ مظلوم ہوا) جو اصل مین اِظْتَلَمَ ہی وغیرہ اسی طرح ادغام صاد وضاد کے بعد اختیاری ہی لیکن حرف طاء انکے ساتھ تبدیل پاتا ہی اور یہ حرف طا کے ساتھ تبدیل نہین پاتے جیسے اِصَّبَرَ یا اِصْطَبَرَ (وہ صابر ہوا) جو اصل مین اِصْتَبَرَ ہی اِضَّرَبَ یا اِضْطَرَبَ (وہ مضطرب ہوا) جو اصل مین اِضْتَرَبَ ہی وغیرہ لیکن سیبویہ قواعد نویس کی اسی کے موافق اِطَّجَعَ آیا ہی بجای اِضْطَجَعَ یا اِضَّجَعَ (وہ کروٹ سے سویا)۔

تیسرا قاعدہ

حرف دال وذال وزا کے پیچھے حرف تا وزن اِفْتِعَال کا دال سے بدل جاتا ہی اور تب دونون دال مل کر مشدد ہو جاتے ہین جیسے اِدَّانَ (اُس مرد نے قرض لیا) جو اصل مین اِدْتَانَ تھا اصل دَيْنٌ (قرض) سے وغیرہ زا کے بعد یہ ادغام صرف اختیاری ہی ضروری نہین ہی اور دال زا سے بدلتی ہی زا دال سے نہین بدلتا ہی جیسے اِزَّانَ یا اِزْدَانَ (اُس مرد نے زینت دی) جو اصل مین اِزْتَانَ ہی علی ہذا القیاس بعد ذال کے دونون حرفون کو باہم بدلنے سے جیسے اِدَّخَرَ یا اِذَّخَرَ (اُس مرد نے ذخیرہ کیا)۔ جو اصل مین

اور اسی واسطے اس ادغام کو مطلقاً متروک کر کے مَعَ ھُمْ اور مَعَ ھٰؤُلَاءِ پڑھتے
ہیں لفظ سِتٌّ (چھہ) خلاف قیاس ہی اسکی اصل صورت سِدْسٌ ہی اسلیئے کہ اس کا
اسم تصغیر سُدَیْسٌ بنتا ہی مطابق قاعدۂ عام کے اسکو سِسٌّ ہونا چاہیئے تھا یا موافق
تاثیر عارض کے سِدٌّ ہونا چاہیئے تھا بیان عارض یہ ہی کہ دال کا مخرج سین کے مخرج سے
آسان تر ہی لیکن یہ دونوں غیر فصیح معلوم ہوتے ہیں اسواسطے سِتٌّ ہوجاتا ہی کیونکہ
تاء دال کے قریب المخرج ہی اور سین کے مانند خاصیت ھمس رکھتی ہی آگے حروف متقارب
کے قواعد بہت مفید لکھتا ہوں۔

پہلا قاعدہ

فعلوں میں دو حرف قریب المخرج اگر ان میں پہلا ساکن ہوتا ہی اور دوسرا فعل کا ضمیری فاعل
متصل ہوتا ہی تو تلفظ میں ادغام پاتے ہیں جیسے وَعَدتُّ (میں نے وعدہ کیا) عُدتُّ
(میں واپس ہوا) زِدتُّ (میں نے زیادہ کیا) وغیرہ لیکن جب دوسرا حرف فعل کا متصل
ضمیری فاعل نہیں ہوتا ہی تو انکا ادغام اکثروں کی رای کے موافق اختیاری ہوتا ہی
لیکن کافی قواعد نویس کی رای کے مطابق ضروری ہی جیسے اُصْعُدْ ثَبِیْتًا یا
اُصْعُثَّبِیْتًا (ثبیت پر کہ نام پہاڑ کا ہی چڑھ) قَالَتْ طَائِفَةٌ یا قَالَطَّائِفَةٌ
(طائفہ نے کہا) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

وزن اِفْتِعَال کا حرف تا اُن حرفوں میں سے جو مُطْبَقَة کہلاتے ہیں اور بے معنی

بدل دیتے ہین اور اس طرح خَرَجَ شَاتُهٗ اِخَّرَجَ شَاتُّهٗ (بکری نکلی) ایسا بولنے مین آتا ہی کہ گویا جیم شین ساکن ہووے اور جو شین اُسکے پیچھے آتا ہی اُس مین مل جاوے لیکن جب کوئی عارض واقع ہوتا ہی ایسا کہ اس قاعدہ کی خواہش کرے تو برعکس ظہور مین آتا ہی جیسے سَبْعُدُہٗ ہوتا ہی سَبِّدٗ نہ سَوِّدٗ اسلیے کہ حرف یا اخف ہی یعنی واو سے اُسکا تلفظ آسان تر ہی اسی طرح اِزْنَانَ ہوتا ہی اِزّان نہ اِثّانَ اسلیے کہ اہل عرب خاصیت صفیر کے شائق ہین جو صرف زا مین ہی تا مین نہین ہی اور اسواسطے اگر زا کو تا سے بدلتے ہین تو وہ خاصیت جاتی رہتی ہی پس یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ یہ عارض جن کا مین مذکور کرتا ہون دو قسم کے ہین اول تلفظ کے نسبتی آسانی جس سے ایک حرف کی دوسرے سے تمیز ہوتی ہی دوم ایک مرغوب خاصیت کا ایک حرف مین موجود ہونا جو دوسرے حرف مین نہین ہوتی ہی اس صورت مین مرغوب حرف کا محفوظ رکھنا ضرور پڑتا ہی۔

مگر بعض اوقات ادغام دو حرفون کو تیسرے حرف مین بدلنے سے حاصل ہوتا ہی چنانچہ قوم بنو تمیم اکثر مَحُّمْ اور مَحَّاؤُلَاءِ بولتے ہین بجای مَعَ هُمْ (اُنکے ساتھ) اور مَعَ هٰؤُلَاءِ (اُنکے ساتھ) وغیرہ وہی بتلاتے ہین کہ اس حالت مین صحیح تلفظ مَهُّمْ اور مَهَّاؤُلَاءِ ہی لیکن عین ہا کی نسبت منھ کے نزدیک تر رہتا ہی اسواسطے اخف یعنی خفیف تر ہی یہی ایک عارض ہی جس سے مَهُّمْ کا مَعُّمْ ہونا چاہتا ہی اور مَهَّاؤُلَاءِ کا مَعَّاؤُلَاءِ لیکن مَهُّمْ اور مَعُّمْ دونون سب اہل عرب کے نزدیک سخت معلوم ہوتے ہین اسواسطے سب بنو تمیم اُن دونون کو حاء مین بدل دیتے ہین کہ وہ عین کا قریب المخرج ہی اور ھاء کا ہم خاصیت ہی یعنی خاصیت ہمس دونون مین موجود ہی لیکن اور اہل عرب اس تبدیل کو غیر فصیح سمجھتے ہین اگرچہ ناجائز نہین کہتے

کرنا چاہ کے یعنی اس ادغام کی صحت قبول کرکے اُسکو اِدْغَامُ صَحِیْحٌ نہین کہا لیکن اِخْفَاءُ الْحَرْفِ الْاَوَّلِ (یعنی پہلے حرف کا چھپانا) کہا ہی مگر جاننا چاہیے کہ اس قسم کے ادغام کو کوفہ کے مدرسہ والون نے کبھی اول حرکت کو پہلے ساکن کو دیکر منظور کیا ہی جیسے قُرْمْ مَّالِكٌ اور کبھی اول حرکت کو مطلقاً دور کرکے باوجود اجتماع دو ساکن کے قبول کیا ہی جیسے قُرْمْ مَّالِكٌ وغیرہ۔

چوتھی فصل

اِدْغَامُ الْمُتَقَارِبَيْنِ

یعنی متقارب حرفون کے ادغام

دو یا زیادہ حروف متقارب کہلاتے ہین اول جب وہ قریب المخرج ہوتے ہین یعنی جب اُنکا مخرج قریب قریب ہوتا ہی جیسے جیم اور شین دوم جب وہ ایک ہی خاصیت عام رکھتے ہین جیسے واو اور یا رکہ دونون مَجْهُورَةٌ اور لِيِّنَةٌ وغیرہ بھی ہین دونون حالت مین وہ اکثر قواعد ادغام کے تابع ہوتے ہین اور اُنکا ادغام ایک کو دوسرے کے ساتھہ تبدیل کرنے سے ہوتا ہی خاصةً صرف تلفظ مین اور لکھنے مین نہین جیسے وَعَدتُّ جس کو وَعَتُّ (مین نے وعدہ کیا) بولتے ہین خواہ لکھنے مین اور بولنے مین بھی جیسے اِدِّخَارٌ (ذخیرہ کرنا) جو اصل مین اِذْتِخَارٌ وزن اِفْتِعَالٌ پر ہی وغیرہ۔

ایسی سب حالتون مین یہ اس زبان کا قاعدہ عام ہی کہ پہلے حرف کو دوسرے حرف کے ساتھہ

جب دوسرا حرف ساکن ہوتا ہی تب ادغام ان مین نہین ہوسکتا ہی جیسے اُرْسِلِ الْعَبْدَ (غلام کو بھیج) وغیرہ علی ہذا القیاس جب پہلا حرف مد ہ ہوتا ہی جیسے فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا (اس ہمارے وقت مین) یا جب وہ ہار سکتہ ہوتا ہی جیسے مَالَنَا وَعَدُوِّيَهْ هَلَكَ (ہمکو کیا ہمارا دشمن مرگیا) اس مثال مین ہای سکتہ عَدُوِّيْ (میرا دشمن) مین شامل کی گئی ہی۔

تیسرا قاعدہ

جب دونون حرف متحرک ہوتے ہین تب ادغام اختیاری ہی ضروری نہین ہی اگر پہلا حرف متحرک ہوتا ہی جیسے مَكَّنَا یا مَكَنَنَا (اُس مرد نے ہمکو مقرر کیا) عَلَلَّرْضِ یا عَلَى الْاَرْضِ (زمین پر) وغیرہ علی ہذا القیاس اگر پہلا حرف ساکن اور حرف علت ہوتا ہی جیسا قَالَ لَبِيْدُ یا قَالَّبِيْدُ (لبید نے کہا) ثَوْبُ بَكْرٍ یا ثَوْبَّكْرٍ (بکر کا جامہ) وغیرہ لیکن جب پہلا حرف ساکن اور قسم صحیح سے ہوتا ہی تو اُن مین ادغام ناجائز ہی جیسے قَرْمُ مَالِكٍ نہ قَرْمَّالِكٍ (مالک کا مالک) حَرْبُ بَدْرٍ نہ حَرْبَّدْرٍ (بدر کی لڑائی) وغیرہ۔

بیان

بعض قُرَّاءِ یعنی قرآن شریف کے پڑھنے والے جنکی رای تلفظ کے باب مین قابل اعتراض نہین سمجھتے شَهْرُ رَمَضَانَ (رمضان کا مہینا) کو شَهْرَّمَضَانَ پڑھتے ہین اوپر والے قاعدہ کے پچھلے مذکور کے خلاف اور قواعد نویسون نے انکی رای پر اعتراض

بشرطیکہ دو درست وزنون کو باہم مختلط نکرے اس صورت مین اُوْوِيْ (مین جائے پناہ مین لے جاتا ہون) ضرورۃً اُوِّيْ ہوجاتا ہی لیکن اُوْوِيَ وزن اُفْعِلَ اُوِّيَ نہین ہوسکتا ہی کیونکہ تب وزن فُعِّلَ معلوم ہوتا ہی ہشتم دو الف یا دو ہمزہ کبھی ادغام نہین پاتے مگر بعضی وزنون مین جو طبعیتاً شدہ ہین جیسے سَأَّلَ جو بے معنی ہی وزن فَعَّلَ پر لآلٌ (موتی والا) وزن فَعَّالٌ پر وغیرہ۔

تیسری فصل

اِدْغَامُ الْمُتَجَانِسَیْنِ فِيْ کَلِمَتَیْنِ

یعنی ادغام دو متواتر ہم جنس حرفون کا جو دو لفظون مین پہلے کے پیچھے اور پچھلے کے پہلے واقع ہوتے ہین

پہلا قاعدہ

جب پہلا حرف ساکن ہوتا ہی اور دوسرا متحرک تو ادغام انکے درمیان ضرور ہوتا ہی لفظاً گو تحریراً نہو بشرطیکہ پہلا حرف نہ مَدَّہ ہو اور نہ ہای مخفی ہو جسکو سَکْتَہ کہتے ہین اُسکا بیان آگے تلایا جائے گا جیسے اِسْمَع عَلِمْنَا (علم کو سن) رَمَوْا وَاصِلًا (انھون نے واصل کی طرف تیر پھینکے) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

برخلاف حِظَبٌّ (زود رنج) کے جو اصل مین حِظَبٌ وزن قِمَطْرٌ پر ہی جس مین پہلا حرف ساکن ہی اور اسواسطے ادغام کا مانع نہین ہوتا چہارم اگر دو ہمجنس حرفون سے پہلا حرف خود مُدْغَمٌ فِیہِ ہوتا ہی جیسے بَدَّدَ (اُس مرد نے پھیلایا) وغیرہ پنجم اگر وہ کسی لفظ کے شروع مین واقع ہوتا ہی جیسے دَدَنٌ (کھیل) وغیرہ تو بھی ادغام ایسے فعلون مین جائز ہی جیسے تَتَرَّسَ (اُس مرد نے آپ کو ڈھال سے ڈھکا) یا تَتَارَكَ (اُس مرد نے ترک کیا) وغیرہ کیونکہ یہ اِتَّرَّسَ اور اِتَّارَكَ ہمزۃ الوصل کے داخل ہونے سے ہوسکتی ہین اسی طرح پر مضارع تَتَنَزَّلُ (وہ آہستہ آہستہ اترتی ہی یا ہوگی) تَتَبَاعَدُ (وہ دور ہوتی ہی یا ہوگی) ادغام قبول کرتی ہین اول حرف متحرک کے بعد جیسے فَتَّنَزَّلُ یا فَتَّبَاعَدُ دوم مَدَّہ کے بعد جیسے قَالُوا تَّنَزَّلُ یا قَالُوا تَّبَاعَدُ وغیرہ ششم ادغام کے قواعد عمل نہین کرسکتے ہین اگر دو ہم جنس حرفون مین سے پہلا حرف حرف لین کے بدلے کسی اور کام کے واسطے آتا ہی ادغام کے واسطے نہین آتا ہی جیسے قُووِلَ قَاوَلَ کا مجہول ہی جس مین واو بدلے مین الف کے داخل ہوا ہی سو ادغام کے واسطے نہین بلکہ ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب کی علامت ہی ہفتم ادغام نہین ہوتا ہی اگر پہلا حرف ہمزہ کے عوض آتا ہی خواہ ضرورۃً جیسے اُووِيَ (وہ جای پناہ مین پہنچایا گیا) جو اصل مین اُءْوِيَ ہی خواہ اختیاراً جیسے يُووِي جو اصل مین يُؤْوِي (وہ کسی کو جای پناہ مین پہنچاتا ہی) تو بھی دوسری حالت مین یعنی اگر وہ تبدیل اختیاری ہوتی ہی ضروری نہین ہوتی ہی تو بعضی قواعد نویس ادغام کو جائز رکھتے ہین جیسے يُوِّي بجای يُووِي وغیرہ اور اگر وہ تبدیل ضروری ہوتی ہی اختیاری نہین ہوتی تو بھی ادغام بعض قواعد نویسون کی راے کے مطابق ضروری ہوتا ہی

تو اسکی حرکت دور کر دیتے ہین جیسے مَدَّ جو اصل مین مَدَدَ ہی اور مَادٌّ جو اصل مین مَادِدٌ ہی وزن فَاعِلٌ پر اور تُمُوْدَّ جو اصل مین تُمُوْدِدَ ہی وزن تُفُوْعِلَ پر اور دُوَیْبَّۃٌ جو اصل مین دُوَیْبِبَۃٌ ہی اسم تصغیر بنا ہوا دَابَّۃٌ (مویشی سے وغیرہ اسواسطے لفظ رَدَّ سماعی ہی جو بہت صحیح اور رعام رُدَّ ہی جو اصل مین رُدِدَ (وہ نکالا گیا) تھا اگر پہلا حرف نہ متحرک ہوتا ہی نہ لین زائد تو وہ حرکت اُسکو دیدیجاتی ہی جیسے یَمُدُّ اصل مین یَمْدُدُ اور یَقِرُّ اصل مین یَقْرِرُ اور یَوَدُّ اصل مین یَوْدَدُ وغیرہ۔

دوسری فصل

شَرَائِطُ الْاِدْغَامِ وَمَوَانِعُہٗ

یعنی قواعد ادغام کی شرطین اور قباحتین

ادغام کے قواعد عمل نہین کرتے ہین اول اگر اعلال کے قواعد کے برخلاف ہوتے ہین جیسے اِرْعَوَیٰ نہ اِرْعَوَّ جو اصل مین اِرْعَوَوَ (وہ گناہ سے محفوظ ہوا) ہی دوم اسماءی ذاتی مین اگر انکی عمل سے ایک اسم دوسرے اسم مختلف کی صورت اختیار کرتا ہو جیسے سَبَبٌ (ہیٹی یا بند) نہ سَبٌّ کیونکہ اسکے معنی گالی ہین سُرُرٌ (جمع تخت) نہ سُرٌّ کیونکہ اس لفظ کے معنی ہین (نئے بچہ کی ناف کٹی ہوئی) وغیرہ سیوم اگر دوسرا حرف بشرطیکہ پہلا حرف متحرک ہو اِلحاق کے واسطے داخل کیا جاوے جیسے قَرْدَدٌ (ناصاف اور بلند زمین) جَلْبَبَ (اُس مرد نے چادر اوڑہی)

ہین دونون حرف ساکن رہتے ہین جیسے مُدٌّ ۔

بیان

یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی مُحِبَّۃٌ پر اسلیئے کہ بچلا اور پچھلا اصلی حرف دونون حرف علت ہین اور حجاز مین بھی اگر دوسرا حرف بالطبع ساکن ہوتا ہی تو یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جیسے اُمْدُدْ مین گو ضرورۃً ساکن ہو یا نہو برخلاف اسکے قوم بَنُو بَکْرِ بْن وَائِل مین اسکا عمل اختیاری ہی اُن حرفون پر بھی جو خواہ بالضرورت ساکن سمجھے جاتے ہین خواہ بالطبیعت جیسے مَدَدْتُ مَدَدْنَ یَمْدُدْنَ جنکو وے کبھی مَدِّتُ مَدَّنَ یَمُدِّنَ بھی کہتے ہین اور دوسرے ہمجنس کو خواہ فتحہ لگاتے ہین خواہ کسرہ بلالحاظ اُس حرکت کے جو اصلاً پہلے ہم جنس کو لگ سکتی ہی اور کبھی وہ حرکت دوسرے حرف کو دے دی جاتی ہی جیسے لَبُّنَ بجای لَبُبْنَ (وے عاقل ہوئین) قِرَّنَ (وے ٹھہرین) بجای قَرِرْنَ وغیرہ اسی طرح وے لوگ کبھی دوسرے ہم جنس حرف کے پیچھے الف زیادہ کردیتے ہین جیسے مَدَّاتُ بجای مَدَدْتُ یا جمع مؤنث مین حرف نون کو مشدد کردیتے ہین جیسے مَدَّنَّ بجای مَدَدْنَ اور یَمُدَّنَّ بجای یَمْدُدْنَ وغیرہ ۔

چوتھا قاعدہ

جب کسی متحرک حرف کو مدغم کرتے ہین تب پہلے اُسکو ساکن کرنا پڑتا ہی اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ اگر اُسکا پہلا حرف متحرک ہوتا ہی یا لین زائد ہوتا ہی اصلی نہین ہوتا ہی

اگر دو ہم جنس حرف حرکت اتفاقی سے متحرک ہوتے ہین حرکت ذاتی سے نہین متحرک ہوتے تو انکا ادغام اختیاری ہوتا ہی ضروری نہین ہوتا جیسے اُمْدُدِ الْقَوْمَ (تو اپنی قوم کو مدد دے) یا بموجب اس قاعدہ کے تینون مُدِّ الْقَوْمَ یہ قاعدہ اور لفظون پر عمل کرتا ہی اگر دوسرا حرف طبیعتًا ساکن ہوتا ہی لیکن ضرورۃً نہین اور سُکُوْنُ الْوَقْف سے بھی ساکن نہین ہوتا لیکن یہ ادغام اختیاری ہی ضروری نہین ہی جیسے اُمْدُدْ (تو مدد کر) لَاتَمْدُدْ (تو مدد مت کر) یا بموجب اس قاعدہ کے مُدِّ لَاتَمُدِّ جاننا چاہیے کہ دوسری دال اُمْدُدْ کی طبیعتًہ ساکن ہی سُکُوْنُ الْوَقْف سے ساکن نہین ہوئی تو بھی وہ ضرورۃً ساکن نہین ہوتی ہی اسواسطے کہ اُمْدُدِ الْقَوْمَ مین حرکت قبول کرتی ہی لیکن دوسری دال مَدَدْتُ (مین نے مدد دی) مَدَدْنَا (اُن عورتون نے مدد دی) یَمْدُدْنَ (وہ عورتین مدد دیتی ہین یا دین گی) وغیرہ مین ضرورۃً ساکن ہی اور طبیعتًہ بھی یعنی وُہ حرکت کبھی قبول نہین کرتی اور اس حالت مین ادغام دو ہم جنس حرفون کا مطلقًا ناجائز ہی بعد ادغام کے دوسرا ہم جنس کسرہ اختیار کر سکتا ہی جیسے مُدِّ بموجب اس قول کے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ یعنی جب ساکن حرف حرکت دیا جاتا ہی تو زیر سے حرکت دیا جاتا ہی یا فتحہ سے جیسے مُدَّ بموجب اس قول کے اَلْفَتْحَۃُ اَخَفُّ الْحَرَکَاتِ (فتحہ سب حرکتون مین خفیف ترین حرکت ہی) لیکن وہ حرکت ضمہ نہین قبول کرتا سوا اُس حالت کے کہ اسکا پہلا حرف مضموم ہو جیسے مُدُّ کہ صرف اسی سبب سے درست ہی اس سے یہ بات پائی جاتی ہی فِرِّ اصلًا اِفْرِرْ (تو بھاگ) مین ضمہ لگانا نادرست ہی کیونکہ اس کا پہلا حرف مضموم نہین ہی حالت وقف

لیکن یہ ملنا فقط اختیاری ہی ضروری نہین ہی اسواسطے کہ فعل ناقص کا پچھلا اصلی حرف تبدیل نہین سہتا ہی یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی مُحَيِّيَةٌ (جلانے والا) پر یا رَاَيتُ مُحَيِّيًا (مین نے ایک جلانے والا دیکھا) پر یا حَيِيَانِ پر جو تثنیہ ہی حَيِيَا (مثنیہ) کا کیونکہ ان سب حالتون مین دوسری یا حرکت اتفاقی سے جو مُحَيِّيَةٌ مین آخر علامت تانیث کے آنے سے آتی ہی متحرک ہی اور مُحَيِّيًا مین فعل متعدی رَاَيتُ کے عمل سے متحرک ہی اور حَيِيَانِ مین علامت تثنیہ یعنی الف نون سے متحرک ہی یہ فعل جو ان عبارتون مین آتے ہین یعنی ضَبِبَ البَلَدُ (وہ شہر چھپکلیون سے پُر ہوا) لَحِحَتْ عَينُهُ (اُس مرد کی آنکھین بند ہو کر چوندھی ہوگئین) قَطِطَ شَعرُهُ (اُس مرد نے اپنے بال پیچدار کیئے) اَلِلَ السِّقَاءُ (وہ پانی کی بوتل بودار ہوئی) خلاف قیاس اس قاعدہ کے عمل سے باہر ہین۔

جاننا چاہیئے کہ فعل اِقْتَتَلَ اس قاعدہ کے عمل سے قَتَّلَ ہو کر صیغہ ماضی سمجھا جا سکتا ہی اُس فعل کا جو وزن فَعَّلَ پر بنتا ہی اور اس واسطے اس مصدر سے جو تَفعِيل پر آتا ہی نکلا ہوا معلوم ہو سکتا ہی یہ اشتباہ رفع کرنے کے لئے اجازت ہی اختیارًا نہ ضرورۃً کہ اس قسم کے صیغون مین پہلے اصلی حرف کو بجاے فتحہ کے کسرہ دے دیوین جیسے قِتَّلَ یا حِيَّيَ یا بجاے اصلی حرف کو جیسے قَتِّلَ یا حَيِّيَ یا دونون کو جیسے قِتِّلَ یا حِيِّيَ وغیرہ علی ہذا القیاس حُيِّيَ کبھی کبھی اگرچہ شاذ حِيَّ ہو جاتا ہی اگرچہ کچھ اس مین اشتباہ نہین پیدا ہوتا ہی۔

تیسرا قاعدہ

دور نہین ہوسکتا ہی جیسے فَرٌّ اصلاً فَرَرٌ دَوَابٌّ اصلاً دَوَابِبٌ وغیرہ۔

بیان

یہ قاعدہ اختیاراً نہ ضرورۃً متعلق ہی اول اُس حرف تا سے جو اس فعل کا بچلا اصلی حرف ہوتا ہی جو وزن اِفْتِعَالٌ پر بنتا ہی جیسے اِقْتَتَلَ (اُس جماعت نے باہم قتل کیا) یا اس قاعدہ کے موافق لفظ قَتَّلَ ہوسکتا ہی دوم اُن فعلون سے جو وزن اِفْعِلَالٌ پر آتے ہین اور اپنا بچلا اور پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین جیسے اِحْوَوَيَ یا حَوَّيَ (وہ سبزہ سبز رنگ ہوا) جو اصل مین اِحْوَوَوَ تھا وغیرہ سیوم اُن معروف ومجہول فعلون سے جو وزن فَعِلَ یا فُعِلَ پر بنتے ہین اور بچلا اور پچھلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین جیسے حَيِيَ (وہ جیا) اور حُيِيَ (وہ جلایا گیا) جو اس قاعدہ کے موافق حَيَّ اور حُيَّ ہوسکتے ہین چہارم اسی قسم کے اُن مجہول فعلون سے جو وزن اُفْعِلَ یا اُسْتُفْعِلَ یا فُوعِلَ پر بنتے ہین جیسے اُحْيِيَ یا اُحِيَّ (وہ جلایا گیا) اُسْتُحْيِيَ یا اُسْتُحِيَّ (وہ شرمایا گیا) مجہول اِسْتَحْيَى کا حُوْيِيَ یا حُوْيَّ جو باوجود اجتماع دو ساکنون کے اسی اصل سے موضوع ہی مگر بے معنی ہی پنجم اُن لفظون سے جو اپنا بچلا اور پچھلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین اور وزن تَفْعِلَةٌ پر آتے ہین جیسے تَحْيِيَةٌ یا تَحِيَّةٌ (سلام) یا وزن اَفْعِلَةٌ پر آتے ہین جیسے اَحْيِيَةٌ یا اَحِيَّةٌ جمع حَيَا (میٖنھ) کا یا وزن اَفْعِلَاءُ پر آتے ہین جیسے اَحْيِيَاءُ یا اَحِيَّاءُ جمع حَيِيٌّ (جینا) کا جو وزن فَعِيلٌ پر ہی کیونکہ ان سب حالتون مین دوسری یا، حرکت ذاتی سے متحرک ہی اور اس واسطے دونون یا، باہم مل جاتی ہین

کوفہ والے لفظ ادغام کو وزن اِفْعَال پر مصدر سمجھتے ہین لیکن بصرہ والے اس کو اِدِّغَام پڑہتے ہین اس صورت مین وہ مصدر وزن اِفْتِعَال پر بنا ہی اس کے لفظی معنی ہین ایک چیز کا دوسری چیز مین درج کرنا جیسے اَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِي فَمِ الْفَرَسِ (مین نے گھوڑے کے منھ مین لجام دی) لیکن علم صرف مین اس کے معنی ہین دو ہم جنس حرفون کو ایک ساتھ بولنا پہلے لفظ کو مدغم یعنی ملا ہوا کہتے ہین اور دوسرے کو مُدْغَمٌ فِيهِ یعنی وہ جس مین ملا ہوا ہو اسکا عمل بوسیلۂ اِبْدَال و اِسْكَان و تَحْرِيك کے جنکا مذکور آگے ہو چکا ہی ہوتا ہی اور وہ اس کے قاعدے اس طرح تبلاتے ہین۔

پہلا قاعدہ

دو برابر آنے والے یعنی متواتر ہم جنس حرف جب ایک ہی لفظ مین واقع ہوتے ہین تو بوسیلۂ تشدید کے ایک ہو جاتے ہین یعنی مل جاتے ہین جیسے مَدٌّ (دراز ہونا) اصل مین مَدْدٌ تھا حَقٌّ (سچ) اصل مین حَقْقٌ تھا وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

اگر دونون حرف اصلاً نہ اتفاقاً متحرک ہونگے تو اُن مین ادغام ضرورةً ہوگا جیسے فَرَّ (وہ بھاگا) کہ اصل مین فَرَرَ تھا دَوَابُّ (مویشی) اصل مین دَوَابِبُ تھا وغیرہ اگر دوسرا حرف سُكُونُ الْوَقْفِ یعنی سکون کے اُس نشان سے ساکن نبے جو اصلی متحرک حرف کو جملہ مین اُس کی حرکت ظاہر نہونے کے واسطے دیا جاتا ہی تو ادغام

اصل صورت آوِیٌ ہوتی ہی آئِیٌ شل جائِیٌ کے اور تب ہو جاتی ہی
آءٍ شل جاءٍ کے اسیطرح قاءٍ اصل مین قائِیٌ تھا فقط اصل صورت قاوِوْیٌ
ہوتی ہی ماءِوِیٌ جیسے اکیسوین قاعدہ کے موافق صَوْءٌ وْءِیٌ ہو جاتی ہی
صَوْئِیٌ ۔

خاتمہ

بہت سے افعال مزید فیہ سے جنکو اختصار کے واسطے مذکور نہین کیا ہی اعلال کے قواعد
کا تعلق تبلانا بہت آسان ہی لیکن حقیقت مین جو پڑہنے والا ان قاعدون کو معہ گردانہاے
افعال مذکورہ بالا بخوبی یاد کرلے گا سو انھین قاعدون کو اور فعلون مین لگانا چندان
دشوار نہین سمجھے گا گو کہ وہ فعل کسی وزن پر آوین اور کسی حرف سے بنے ہون اس واسطے
اب مین ادغام کے قواعد بیان کرتا ہون ۔

بارہوان حصہ

پہلی فصل

الادغام

یعنی حرفون کا ملنا

مجہول	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	مجہول
حاضر	لِتُوأَ	لِتُوأَیَا	لِتُوأَوا	لِتُوأَیْ	لِتُوأَیَا	لِتُوأَیْنَ	حاضر
اسم مذکر				اسم مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
فاعل	آءٍ	آئِیَانِ	آؤُونَ	آئِیَةٌ	آئِیَتَانِ	آئِیَاتٌ	فاعل
مفعول	مَأْوِیٌّ	مَأْوِیَّانِ	مَأْوِیُّونَ	مَأْوِیَّةٌ	مَأْوِیَّتَانِ	مَأْوِیَّاتٌ	مفعول
فاعل	وَاءٍ	وَائِیَانِ	وَاؤُونَ	وَائِیَةٌ	وَائِیَتَانِ	وَائِیَاتٌ	فاعل
مفعول	مُوءًى	مُوءَیَّانِ	مُوءَیُّونَ	مُوءَیَّةٌ	مُوءَیَّتَانِ	مُوءَیَّاتٌ	مفعول

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
متکلم	آوِيْ	نَأْوِيْ	نَأْوِيْ	آوِيْ	نَأْوِيْ	نَأْوِيْ	متکلم
مجہول غائب	يُؤْوٰى	يُؤْوَيَانِ	يُؤْوَوْنَ	تُؤْوٰى	تُؤْوَيَانِ	يُؤْوَيْنَ	مجہول غائب

امر مذکر				امر مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	اِيْوِ	اِيْوِيَا	اِيْوُوْا	اِيْوِيْ	اِيْوِيَا	اِيْوِيْنَ	حاضر
حاضر	اِ	اِيَا	اُوْا	اِيْ	اِيَا	اِيْنَ	حاضر
حاضر	لِتُؤْوَ	لِتُؤْوَيَا	لِتُؤْوَوْا	لِتُؤْوَيْ	لِتُؤْوَيَا	لِتُؤْوَيْنَ	حاضر

	ماضی مذکر			ماضی مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	آوَی	آوَیَا	آوَوْا	آوَتْ	آوَتَا	آوَیْنَ	غائب
غائب	وَأَی	وَأَیَا	وَأَوْا	وَأَتْ	وَأَتَا	وَأَیْنَ	غائب
غائب مجہول	أُوِیَ	أُوِیَا	أُوُوْا	أُوِیَتْ	أُوِیَتَا	أُوِیْنَ	غائب مجہول

	مضارع مذکر			مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَأْوِی	یَأْوِیَانِ	یَأْوُوْنَ	تَأْوِی	تَأْوِیَانِ	یَأْوِیْنَ	غائب
حاضر	تَئِیْ	تَئِیَانِ	تَؤُوْنَ	تَئِیْنَ	تَئِیَانِ	تَئِیْنَ	حاضر

اسم فاعل بنتا ہی مثل بَاءٍ یا جَاءٍ کے جو اصل مین بَاوِءٌ یا جَایِءٌ تھی جو قَائِلٌ کے قاعدہ کے مطابق یعنی اعلال کے سترہوین قاعدہ کے موافق بَاءِءٌ یا جَاءِءٌ ہوکر آٹھوین قاعدہ کے بموجب بَائِیٌ اور جَائِیٌ ہوئی بعدازان اعلال کے تیئیسوین قاعدہ کی روسے پچھلی اصلی یا ساکن ہوکر بَاءٍ یا جَاءٍ بنی تب وہ یا دو ساکنونکا اجتماع دفع کرنے کو خود مع نون تنوین دور ہوگئی ہی اسم مفعول اگر بچلا اصلی حرف واو ہوتا ہی تو مَفْعُوْلٌ کے قاعدہ کے موافق مَبُوْءٌ ہوتا ہی جو اصل مین مَبْوُوْءٌ ہی جو مَبِیْعٌ کے قاعدہ کے موافق اگر بچلا اصلی حرف یا ہوتا ہی تو ایسا بنتا ہی جیسا مَجِیْءٌ جو اصل مین مَجْیُوْءٌ ہی وغیرہ۔

قسم بارہوین اور تیرہوین

بارہوین قسم مین وہی سب فعل شامل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور بچلا اور پچھلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین جیسے اِوَیَ (جا ہی پناہ رکھنا)
تیرہوین قسم مین وہی سب فعل داخل ہین جو اپنا بچلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور پہلا اور پچھلا اصلی حرف حرف علت رکھتے ہین جیسے وَأَیٌ (اقرار کرنا) دونون برابر وزن ضَرَبَ پر گردانے جاتے ہین۔

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
متکلم	أَدَاءُ	نَدَاءُ	نَدَاءُ	أَدَاءُ	نَدَاءُ	نَدَاءُ	متکلم
مجہول غائب	يُهَاءُ	يُهَاأَانِ	يُهَاؤُونَ	تُهَاءُ	تُهَاأَانِ	يُهَأْنَ	مجہول غائب

امر مذکر				امر مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	دَأْ	دَاأَا	دَاؤُوا	دَائِي	دَاأَا	دَأْنَ	حاضر
حاضر	جِئْ	جِيَآ	جِيؤُوا	جِيئِي	جِيَآ	جِئْنَ	حاضر
حاضر	هُؤْ	هُوَأَا	هُوؤُوا	هُوئِي	هُوأَا	هُؤْنَ	حاضر
حاضر مجہول	لِتُجَأْ	لِتُجَاأَا	لِتُجَاؤُوا	لِتُجَائِي	لِتُجَاأَا	لِتُجَأْنَ	حاضر مجہول

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	جَاءَ	جَاءَا	جَاؤُوْا	جَاءَتْ	جَاءَتَا	جِئْنَ	غائب
غائب	كَاءَ	كَاءَا	كَاؤُوْا	كَاءَتْ	كَاءَتَا	كِئْنَ	غائب
غائب	هَيُؤَ	هَيُؤَا	هَيُؤُوْا	هَيُؤَتْ	هَيُؤَتَا	هَيُؤْنَ	غائب
مجہول غائب	بِيْءَ	بِيْئَا	بِيْئُوْا	بِيْئَتْ	بِيْئَتَا	بُؤْنَ	مجہول غائب

مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	يَبُوْءُ	يَبُوْآنِ	يَبُوْؤُوْنَ	تَبُوْءُ	تَبُوْآنِ	يَبُؤْنَ	غائب
حاضر	تَجِيْءُ	تَجِيْآنِ	تَجِيْؤُوْنَ	تَجِيْئِيْنَ	تَجِيْآنِ	تَجِئْنَ	حاضر

وَاذِئٌ اسم فاعل ہی جس مین کچھ تعلیل نہین ہوئی مَوْذُوْءٌ اسم مفعول ہی جو دوسرے قاعدہ متعلقہ حرف ہمزہ کے موافق اختیاراً مَوْذُوٌّ ہوجاتا ہی ـ

قسم دسوین گیارہوین

دسوین قسم مین وہی سب فعل شامل ہین جو اپنا پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف ہمزہ یہ سب فعل گردانے جاتے ہین اول وزن نَصَرَ پر جیسے بَوْءٌ (تقصیر قبول کرنا) دوم وزن سَمِعَ پر جیسے دَاءٌ اصل مین دَوْءٌ (تکلیف سہنا) گیارہوین قسم مین وہی سب فعل شامل ہین جو اپنا پچھلا اصلی حرف یا رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف ہمزہ یہ سب فعل گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے جَيْأَةٌ (آنا) دوم وزن سَمِعَ پر جیسے کَيْءٌ (بزدل ہونا) سوم وزن کَرُمَ پر جیسے هَيُؤَ (عبارت) هَيُؤَ الرَّجُلُ (وہ مرد خوب صورت بنا) یہان اس کو بالتصحیح ہونا چاہئے تھا ـ

ماضی مؤنث				ماضی مذکر			
معروف	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	معروف
غائب	بُؤْنَ	بَاءَتَا	بَاءَتْ	بَاؤُوا	بَاءَا	بَاءَ	غائب
غائب	دِئْنَ	دَاءَتَا	دَاءَتْ	دَاؤُوا	دَاءَا	دَاءَ	غائب

	امر مذکر			امر مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	اِیْذَأْ	اِیْذَأَا	اِیْذَأُوا	اِیْذَائِیْ	اِیْذَأَا	اِیْذَأْنَ	حاضر
حاضر	أُوْضُؤْ	أُوْضُؤَا	أُوْضُؤُوا	أُوْضُؤِیْ	أُوْضُؤَا	أُوْضُؤْنَ	حاضر
حاضر مجہول	لِتُؤْذَأْ	لِتُؤْذَأَا	لِتُؤْذَأُوا	لِتُؤْذَأِیْ	لِتُؤْذَأَا	لِتُؤْذَأْنَ	حاضر مجہول

مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَوْذَأُ	یَوْذَأَانِ	یَوْذَأُوْنَ	تَوْذَأُ	تَوْذَأَانِ	یَوْذَأْنَ	غائب
حاضر	تَوْضُؤُ	تَوْضُؤَانِ	تَوْضُؤُوْنَ	تَوْضُؤِیْنَ	تَوْضُؤَانِ	تَوْضُؤْنَ	حاضر
متکلم	اَوْثَأُ	نَوْثَأُ	نَوْثَأُ	اَوْثَأُ	نَوْثَأُ	نَوْثَأُ	متکلم
غائب مجہول	یُوْضَأُ	یُوْضَأَانِ	یُوْضَأُوْنَ	تُوْضَأُ	تُوْضَأَانِ	یُوْضَأْنَ	غائب مجہول

ماضی مذکر				ماضی مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	وَذَأَ	وَذَأَا	وَذَؤُوْا	وَذَأَتْ	وَذَأَتَا	وَذَأْنَ	غائب
غائب	وَضُؤَ	وَضُؤَا	وَضُؤُوْا	وَضُؤَتْ	وَضُؤَتَا	وَضُؤْنَ	غائب
غائب	وَثِئَ	وَثِئَا	وَثِئُوْا	وَثِئَتْ	وَثِئَتَا	وَثِئْنَ	غائب
غائب مجہول	وُذِئَ	وُذِئَا	وُذِئُوْا	وُذِئَتْ	وُذِئَتَا	وُذِئْنَ	غائب مجہول

امر مؤنث			امر مذکر			
	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد
حاضر معروف	رَیْنَ	رَیَا	رَیْ	رَوْا	رَیَا	رَ
حاضر مجہول	لِتُرَیْنَ	لِتُرَیَا	لِتُرَیْ	لِتُرَوْا	لِتُرَیَا	لِتُرَ

رَاءٍ اور مَرْئِیٌّ اسم فاعل اور مفعول ہین امر رَ جو اصل مین اِرْءَ ہی دونون ہمزہ کو چھوڑ کر جو حرکت پچھلی ہمزہ کو لگتی ہی سو حرف ماقبل کو دیتا ہی۔

نوین قسم

نوین قسم مین وہی سب فعل شامل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف ہمزہ اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن فَتَحَ پر جیسے وَذَءَ (عیب جوئی کرنا) دوم وزن کَرُمَ پر جیسے وَضَاءَۃً (خوبصورت ہونا) اور سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے وَثَاءً (ہاتھ مین ایسی ضرب دینا کہ ہڈی نہ ٹوٹے) وغیرہ۔

ضروری ہی اسواسطے مین ان فعلون کو بہ تفصیل تبلاتا ہون۔

ماضی مذکر				ماضی مؤنث		
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	رَأَى	رَأَيَا	رَأَوْا	رَأَتْ	رَأَتَا	رَأَيْنَ	غائب
مجہول غائب	رُئِيَ	رُئِيَا	رُؤُوْا	رُئِيَتْ	رُئِيَتَا	رُئِيْنَ	مجہول غائب

مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
معروف غائب	يَرَى	يَرَيَانِ	يَرَوْنَ	تَرَى	تَرَيَانِ	يَرَيْنَ	معروف غائب
مجہول غائب	يُرَى	يُرَيَانِ	يُرَوْنَ	تُرَى	تُرَيَانِ	يُرَيْنَ	مجہول غائب

امر مذکر				امر مونث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	اِدْأَ	اِدْأَيَا	اِدْأَوْا	اِدْأَيْ	اِدْأَيَا	اِدْأَيْنَ	حاضر
حاضر	اِصْئِيْ	اِصْئِيَا	اِصْئُوْا	اِصْئِيْ	اِصْئِيَا	اِصْئِيْنَ	حاضر
حاضر	اُذْؤُ	اُذْؤُوَا	اُذْؤُوْا	اُذْئِيْ	اُذْؤُوَا	اُذْؤُوْنَ	حاضر
مجہول حاضر	لِتُدْأَ	لِتُدْأَيَا	لِتُدْأَوْا	لِتُدْأَيْ	لِتُدْأَيَا	لِتُدْأَيْنَ	مجہول حاضر

جب پہلا اصلی حرف واو ہوتا ہی تب اس قسم کے فعلون کے اسم فاعل اور مفعول مثل دَاءٍ اور مَدْؤُوٌّ ہوتے ہین اور جب پہلا اصلی حرف یا ہوتا ہی تب صَاءٍ اور مَصْئِيٌّ ہوتے ہین۔

جو پڑھنے والا تعلیل ہمزہ کے تیسرے قاعدہ پر غور کریگا اُسکو دریافت ہوگا کہ اس کا تعلق افعال مذکورہ بالا کی بہت سی گردانون مین اختیاری ہی لیکن فعل رَأَى اور رُؤْيَةٌ (جاننا یا دیکھنا) کی گردانون کے واسطے جو وزن فتح پر آتی ہین

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	صَأَی	صَأَیَا	صَأَوْا	صَأَتْ	صَأَتَا	صَأَیْنَ	غائب
مجہول غائب	دُئِیَ	دُئِیَا	دُؤُوْا	دُئِیَتْ	دُئِیَتَا	دُئِیْنَ	مجہول غائب
مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَدْأَی	یَدْأَیَانِ	یَدْأَوْنَ	تَدْأَی	تَدْأَیَانِ	یَدْأَیْنَ	غائب
حاضر	تَصْئِیْ	تَصْئِیَانِ	تَصْؤُوْنَ	تَصْئِیْنَ	تَصْئِیَانِ	تَصْئِیْنَ	حاضر
متکلم	اَذْؤُوْ	نَذْؤُوْ	نَذْؤُوْ	آذْؤُوْ	نَذْؤُوْ	نَذْؤُوْ	متکلم
مجہول غائب	یُدْأَی	یُدْأَیَانِ	یُدْأَوْنَ	تُدْأَی	تُدْأَیَانِ	یُدْأَیْنَ	مجہول غائب

اسم فاعل اور اسم مفعول حسب دستور قواعد مَئِقٌ وَوْدٌ اور یائِسٌ مَیْؤُوسٌ ہوتے ہین لیکن ان پچھلے دونون لفظون مین پہلا اور دوسرا اصلی حرف اکثر اپنی جگہہ بدلتے ہین اور اسطرح آیِسٌ اور مَایُوسٌ ہو جاتے ہین اور مَایُوسٌ مَیْؤُوسٌ پر ترجیح رکھتا ہے اسی طرح صیغہ ماضی مین اس فعل کے آیِسَ اور یَئِسَ دونون آتے ہین لیکن حروف کی بدلا بدلی کا حال آگے لکھونگا۔

قسم ساتوین اور آٹھوین

ساتوین قسم مین وہ سب فعل شامل ہین جو اپنا بچلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور پہلا اصلی حرف واو اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن فَتَحَ پر جیسے دَأَقَ (فریب دینا) اور دوم وزن نَصَرَ پر جیسے ذَأَقَ (ہانکنا یا کملانا) وغیرہ آٹھوین قسم مین وہ سب فعل داخل ہین جو اپنا بچلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور پہلا اصلی حرف یا اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن فَتَحَ پر جیسے نَأَیَ (ہانکہ لوٹنا) دوم وزن ضَرَبَ پر جیسے ضَأَیَ (مینڈک کا ٹرانا یا چوہے کے بچہ کا چلانا) وغیرہ۔

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
	ماضی مذکر			ماضی مؤنث			
غائب	دَأَا	دَأَوَا	دَأَوْا	دَأَتْ	دَأَتَا	دَأَوْنَ	غائب

یہ بتلانا چندان ضرور نہیں ہے کہ مضارع یَیْأَسُ حالت مجہولی میں یُیْأَسُ ہو جاتا ہے۔

	حاضر مجہول	حاضر	حاضر	حاضر	معروف
امر مذکر	لِتُؤْأَدْ	اِیْئِسْ	اِیْأَسْ	اِدْ	واحد
	لِتُؤْأَدَا	اِیْئِسَا	اِیْأَسَا	اِدَا	تثنیہ
	لِتُؤْأَدُوا	اِیْئِسُوا	اِیْأَسُوا	اِدُوا	جمع
امر مؤنث	لِتُؤْأَدِیْ	اِیْئِسِیْ	اِیْأَسِیْ	اِدِیْ	واحد
	لِتُؤْأَدَا	اِیْئِسَا	اِیْأَسَا	اِدَا	تثنیہ
	لِتُؤْأَدْنَ	اِیْئِسْنَ	اِیْأَسْنَ	اِدْنَ	جمع
	نمونہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جیسا کہ

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
مجہول غائب	وُعِدَ	وُعِدَا	وُعِدُوْا	وُعِدَتْ	وُعِدَتَا	وُعِدْنَ	مجہول غائب
مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَعِدُ	یَعِدَانِ	یَعِدُوْنَ	تَعِدُ	تَعِدَانِ	یَعِدْنَ	غائب
حاضر	تَیْأَسُ	تَیْأَسَانِ	تَیْأَسُوْنَ	تَیْأَسِیْنَ	تَیْأَسَانِ	تَیْأَسْنَ	حاضر
متکلم	اَعِدُ	نَعِدُ	نَعِدُ	اَعِدُ	نَعِدُ	نَعِدُ	متکلم
مجہول غائب	یُوْعَدُ	یُوْعَدَانِ	یُوْعَدُوْنَ	تُوْعَدُ	تُوْعَدَانِ	یُوْعَدْنَ	مجہول غائب

آتٍ اور مَاْتُوٌّ اسم فاعل اور اسم مفعول ہین اُس حالت مین کہ جب پچھلا اصلی حرف واو ہوتا ہی لیکن اگر پچھلا اصلی حرف یا ہوتا ہی تو اسم مفعول مَاْتِیٌّ بنتا ہی مثل مَرْمِیٌّ کے۔

قسم پانچوین اور چھٹی

پانچوین قسم مین شامل ہین وہ سب فعل جو اپنا پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف ہمزہ اور یہ گردانے جاتے ہین وزن ضَرَبَ پر جیسے وَأَدَ (زندہ گاڑنا) وغیرہ چھٹی قسم مین وہ سب فعل داخل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف یا رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف ہمزہ اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن سَمِعَ پر اور دوم وزن حَسِبَ پر جیسے یَئِسَ (وہ ناامید ہوا) مضارع یَیْأَسُ یا یَیْئِسُ وغیرہ۔

ماضی مؤنث				ماضی مذکر			
معروف	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	معروف
غائب	وَأَدْنَ	وَأَدَتَا	وَأَدَتْ	وَأَدُوا	وَأَدَا	وَأَدَ	غائب
غائب	یَئِسْنَ	یَئِسَتَا	یَئِسَتْ	یَئِسُوا	یَئِسَا	یَئِسَ	غائب

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	تأتی	تأتیانِ	تأتون	تأتین	تأتیانِ	تأتین	حاضر
متکلم	آتی	نأتی	نأتی	آتی	نأتی	نأتی	متکلم
مجہول غائب	یؤتی	یؤتیانِ	یؤتون	تؤتی	تؤتیانِ	یؤتین	مجہول غائب

امر مذکر	امر مؤنث

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	اُوتِ	اُوتِیَا	اُوتُوا	اُوتِی	اُوتِیَا	اُوتِینَ	حاضر
حاضر	اِیتِ	اِیتِیَا	اِیتُوا	اِیتِی	اِیتِیَا	اِیتِینَ	حاضر
حاضر	اِیرَ	اِیرِیَا	اِیرُوا	اِیرِی	اِیرِیَا	اِیرِینَ	حاضر
مجہول حاضر	لِتُؤتَ	لِتُؤتَیَا	لِتُؤتَوا	لِتُؤتَی	لِتُؤتَیَا	لِتُؤتَینَ	مجہول حاضر

اور دوم اگرچہ شاذ وزن سَمِعَ پر جیسے اَتِیَ (دشمنی سے جلنا) وغیرہ

ماضی مؤنث				ماضی مذکر			
معروف	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	معروف
غائب	اَتَوْنَ	اَتَتَا	اَتَتْ	اَتَوْا	اَتَوَا	اَتَا	غائب
غائب	اَتَیْنَ	اَتَتَا	اَتَتْ	اَتَوْا	اَتَیَا	اَتٰی	غائب
غائب	اَرِیْنَ	اَرِیَتَا	اَرِیَتْ	اَرُوْا	اَرِیَا	اَرِیَ	غائب
مجہول غائب	اُتِیْنَ	اُتِیَتَا	اُتِیَتْ	اُتُوْا	اُتِیَا	اُتِیَ	مجہول غائب

مضارع مؤنث				مضارع مذکر			
معروف	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	معروف
غائب	یَأْتُوْنَ	تَأْتُوَانِ	تَأْتُوْ	یَأْتُوْنَ	یَأْتُوَانِ	یَأْتُوْ	غائب

معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	اِضْ	اِیْضَا	اِیْضُوْا	اِیْضِیْ	اِیْضَا	اِضْنَ	حاضر
حاضر	آدْ	آدَا	آدُوْا	آدِیْ	آدَا	آدْنَ	حاضر
مجہول حاضر	لِتُآبْ	لِتُآبَا	لِتُآبُوْا	لِتُآبِیْ	لِتُآبَا	لِتُآبْنَ	مجہول حاضر

اگر بیچلا اصلی حرف واو ہوتا ہی تو قَائِلٌ اور مَقُوْلٌ کے سترہوین اور چودہوین قاعدون کے موافق اسم فاعل اور اسم مفعول آئِبٌ اور مَؤُوْبٌ ہوتے ہین جو اصل مین آوِبٌ اور مَأْوُوْبٌ تہے اگر بیچلا اصلی حرف یا ہوتا ہی تو اسم فاعل اور اسم مفعول آئِضٌ اور مَأْیُوْضٌ ہوتے ہین کیونکہ اس حالت مین اسم مفعول مطلق تعلیل کے تابع نہین ہی۔

قسم تیسری اور چوتھی

تیسری قسم مین وہی سب فعل داخل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور پچھلا حرف واو اور یہ برابر گردانے جاتے ہین وزن نَصَرَ پر جیسے اَتْوٌ (آنا) وغیرہ

چوتھی قسم مین وہی سب فعل شامل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور پچھلا اصلی حرف یا اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے اَتْیٌ یا اِتْیَانٌ (آنا)

جمع مؤنث مجہول آدَ اور آضَ بموجب تیرہوین قاعدہ کے إِدْنَ اور إِضْنَ ہوجاتے ہین۔

	مضارع مذکر			مضارع مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	یَؤُوْبُ	یَؤُوبَانِ	یَؤُوبُوْنَ	تَؤُوْبُ	تَؤُوبَانِ	یَؤُبْنَ	غائب
حاضر	تَبِیْضُ	تَبِیضَانِ	تَبِیضُوْنَ	تَبِیضِیْنَ	تَبِیضَانِ	تَبِضْنَ	حاضر
متکلم	آآدُ	نَآدُ	نَآدُ	آآدُ	نَآدُ	نَآدُ	متکلم
مجہول غائب	یُآبُ	یُآبَانِ	یُآبُوْنَ	تُآبُ	تُآبَانِ	یُآبْنَ	مجہول غائب

	امر مذکر			امر مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
حاضر	أُبْ	أُوبَا	أُوبُوا	أُوبِي	أُوبَا	أُبْنَ	حاضر

قسم پہلی اور دوسری

اول قسم مین وہ سب فعل شامل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور بچلا اصلی حرف واو اور یہ گردانے جاتے ہین اول وزن نَصَرَ پر جیسے آوْبٌ (پھرنا) دوم وزن سَمِعَ پر جیسے آوَدٌ (کج ہونا) وغیرہ دوم قسم مین وہ سب فعل داخل ہین جو اپنا پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اور بچلا اصلی حرف یا اور یہ برابر گردانے جاتے ہین وزن ضَرَبَ پر جیسے اَیْضٌ (پھرنا) وغیرہ نقشہ ہای ذیل مین ان فعلون کی وہ گردانین درج کی جاتی ہین جو مین ضرور سمجھتا ہون۔

	ماضی مذکر			ماضی مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	آبَ	آبَا	آبُوا	آبَتْ	آبَتَا	اُبْنَ	غائب
غائب	آدَ	آدَا	آدُوا	آدَتْ	آدَتَا	اُدْنَ	غائب
غائب	آضَ	آضَا	آضُوا	آضَتْ	آضَتَا	اُضْنَ	غائب
[illegible]	اِیبَ	اِیبَا	اِیبُوا	اِیبَتْ	اِیبَتَا	اُبْنَ	[illegible]

جو فعل مقرون کہلاتے ہین اسلیئے کہ وہ دو حرف علت متواتر رکھتے ہین سو گردانے جاتے ہین اول وزن سَمِعَ پر جیسے جَوِیَ (وہ دل سوز ہوا محبت سے) دوم وزن ضَرَبَ پر جیسے رَوٰی (اس مردنے بیان کیا) وغیرہ اس حالت مین پہلا اصلی حرف تعلیل کا بالکل تابع نہین ہی اس سے دو بات نکلتی ہین ایک یہہ کہ جَوِیَ بعینہ مثل خَشِیَ کے گردانا جاتا ہی دوسری یہ کہ رَوٰی بجنسہ مثل رَمٰی کے گردانا جاتا ہی علی ہذا القیاس صورت مزید فیہ مین اَغْوٰی (اُس مردنے بھکایا) گردانا جاتا ہی وزن اَھْدٰی پر اور اِنْتَوٰی (اُس مردنے ارادہ کیا) وزن اِھْتَدٰی پر اور اِسْتَھْوٰی (اُس مردنے گم کیا) وزن اِسْتَھْدٰی پر وغیرہ۔

آٹھوین فصل

ادغام ہمزہ اور حروف علت کا

گردان افعال مرکب

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ ایک ہی فعل مین اصلی جزو ہمزہ ہوتا ہی تو دوسرا اصلی جزو واو یا یا ر ہوتا ہی اس قسم کے افعال مرکب کی تیرہ قسمین ہین اور ان کی گردانین قواعد مذکورہ بالا کے موافق کی جاتی ہین لیکن وہی قواعد بہت پیچدار ہین اسواسطے چند مثالونکا لکھنا ضرور ہی۔

معروف

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم فاعل
اَوْجیٰ	یُوْجِیْ	اَوْجِ	اِیْجَاءٌ	مُوْجٍ
اِتَّقیٰ	یَتَّقِیْ	اِتَّقِ	اِتِّقَاءٌ	مُتَّقٍ
اِسْتَوْفیٰ	یَسْتَوْفِیْ	اِسْتَوْفِ	اِسْتِیْفَاءٌ	مُسْتَوْفٍ

مجہول

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم مفعول
اُوْجِیَ	یُوْجیٰ	لِتُوْجَ	اِیْجَاءٌ	مُوْجًی
اُتُّقِیَ	یُتَّقیٰ	لِتُتَّقَ	اِتِّقَاءٌ	مُتَّقًی
اُسْتُوْفِیَ	یُسْتَوْفیٰ	لِتُسْتَوْفَ	اِسْتِیْفَاءٌ	مُسْتَوْفًی

اِمرِلِ جو تمُوگا لِہٖ لکھا جاتا ہی اصل مین اِقْلِی تھا واو آٹھوین قاعدہ کے موافق گرجاتا ہی اور اس کے ساتھہ ہمزۃ الوصل بھی گرجاتی ہی اسواسطے کہ حرف لام یہان متحرک ہی پچھلی یا رہ تینتیسوین قاعدہ سے گرجاتی ہی۔

اسم فاعل و مفعول

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
اسم فاعل	وَالٍ	وَالِیَانِ	وَالُونَ	وَالِیَۃٌ	وَالِیَتَانِ	وَالِیَاتٌ	اسم فاعل
اسم مفعول	مَوْلِیٌّ	مَوْلِیَّانِ	مَوْلِیُّوْنَ	مَوْلِیَّۃٌ	مَوْلِیَّتَانِ	مَوْلِیَّاتٌ	اسم مفعول

نقشہ ہای ذیل مین فعل مزید فیہ اَوْجَی (اُس مرد نے گھوڑے کا سم چھانٹا) وزن اَفْعَلَ اور اِتَّقٰی (وہ پرہیزگار رہا) وزن اِفْتَعَلَ اور اِسْتَوْفٰی (اُس مرد نے کسی چیز کا کل چاہا) وزن اِسْتَفْعَلَ کے صیغہ ہای رہنما درج کئے جاتے ہین۔

	مذکر			مؤنث			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	لِيَلِ	لِيَلِيَا	لِيَلُوْا	لِتَلِ	لِتَلِيَا	لِيَلِيْنَ	غائب
حاضر	لِ	لِيَا	لُوْا	لِيْ	لِيَا	لِيْنَ	حاضر
متکلم	لِاَلِ	لِنَلِ	لِنَلِ	لِاَلِ	لِنَلِ	لِنَلِ	متکلم

	مذکر			مؤنث			
مجہول	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	مجہول
غائب	لِيُوْلَ	لِيُوْلَيَا	لِيُوْلَوْا	لِتُوْلَ	لِتُوْلَيَا	لِيُوْلَيْنَ	غائب
حاضر	لِتُوْلَ	لِتُوْلَيَا	لِتُوْلَوْا	لِتُوْلَيْ	لِتُوْلَيَا	لِتُوْلَيْنَ	حاضر
متکلم	لِاُوْلَ	لِنُوْلَ	لِنُوْلَ	لِاُوْلَ	لِنُوْلَ	لِنُوْلَ	متکلم

مضارع مجہول وزن یُفْعَلُ پر بنے سے حرف واو کو کبھی نہین چھوڑتا اور اسواسطے وزن یُدْعٰی پر گردانا جاتا ہی جیسے یُوْشٰی یُوْلٰی یُوْجٰی ۔

نقشہ ذیل مین فعل وَجِیَ اور وَلِیَ کے امر معروف اور مجہول درج کرتا ہون

صیغہ	مذکر واحد	مذکر تثنیہ	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث تثنیہ	مؤنث جمع	صیغہ
غائب	لِیَوْجَ	لِیَوْجَیَا	لِیَوْجَوْا	لِتَوْجَ	لِتَوْجَیَا	لِیَوْجَیْنَ	غائب
حاضر	اِیْجَ	اِیْجَیَا	اِیْجَوْا	اِیْجَیْ	اِیْجَیَا	اِیْجَیْنَ	حاضر
متکلم	لِاَوْجَ	لِنَوْجَ	لِنَوْجَ	لِاَوْجَ	لِنَوْجَ	لِنَوْجَ	متکلم

صیغہ	مذکر واحد	مذکر تثنیہ	مذکر جمع	مؤنث واحد	مؤنث تثنیہ	مؤنث جمع	صیغہ
غائب	لِیُوْجَ	لِیُوْجَیَا	لِیُوْجَوْا	لِتُوْجَ	لِتُوْجَیَا	لِیُوْجَیْنَ	غائب
حاضر	لِتُوْجَ	لِتُوْجَیَا	لِتُوْجَوْا	لِتُوْجَیْ	لِتُوْجَیَا	لِتُوْجَیْنَ	حاضر
متکلم	لِاُوْجَ	لِنُوْجَ	لِنُوْجَ	لِاُوْجَ	لِنُوْجَ	لِنُوْجَ	متکلم

مضارع معروف

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یَلِیْ	یَلِیَانِ	یَلُوْنَ	تَلِیْ	تَلِیَانِ	یَلِیْنَ	غائب
حاضر	تَلِیْ	تَلِیَانِ	تَلُوْنَ	تَلِیْنَ	تَلِیَانِ	تَلِیْنَ	حاضر
متکلم	اَلِیْ	نَلِیْ	نَلِیْ	اَلِیْ	نَلِیْ	نَلِیْ	متکلم

مضارع مجہول

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یُوْلٰی	یُوْلَیَانِ	یُوْلَوْنَ	تُوْلٰی	تُوْلَیَانِ	یُوْلَیْنَ	غائب
حاضر	تُوْلٰی	تُوْلَیَانِ	تُوْلَوْنَ	تُوْلَیْنَ	تُوْلَیَانِ	تُوْلَیْنَ	حاضر
متکلم	اُوْلٰی	نُوْلٰی	نُوْلٰی	اُوْلٰی	نُوْلٰی	نُوْلٰی	متکلم

ان فعلون کا مضارع مجہول ضرورۃً وزن یُفْعَلُ پر بنے سے مثل یُدْعیٰ کے گردانا
جاتا ہی اسم فاعل رَامٍ کا اسم مفعول بموجب اکیسوین قاعدہ کے مَرْمِیٌّ ہوتا ہی اور علی
ہذا القیاس دوسرے سب فعلون کا جو اپنا پچھلا اصلی حرف یار رکھتے ہین افعال مزید فیہ
اَهْدٰی (اس مرد نے ہدیہ بھیجا) اِهْتَدٰی (اس مرد نے سیدہی راہ پائی) اور
اِسْتَهْدٰی (اُس مرد نے سیدہی راہ پوچھی) گردانے جاتے ہین بعینہٖ مثل اَعْلٰی
اور اِعْتَلٰی اور اِسْتَعْلٰی کے جنکا ذکر ابھی ہو چکا ہی۔

ساتوین فصل

افعال قسم لفیف

یہ دو قسم کے ہین اول کو مَفْرُوق کہتے ہین جس مین حروف علت متواتر نہین آتے ہین
دوم کو مَقْرُون کہتے ہین جس مین حروف علت متواتر آتے ہین افعال قسم مَفْرُوق
گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے وَشٰی (اُس مرد نے جامہ چھپایا) دوم
اگرچہ شاذ وزن حَسِبَ پر جیسے وَلِیَ (وہ نزدیک ہوا) سیوم اگرچہ شاذ وزن
سَمِعَ پر جیسے وَجِیَ (اُس گھوڑے کا سم بگڑ گیا) وغیرہ صیغہ ماضی وَشٰی مثل
رَمٰی کے گردانا جاتا ہی اور وَلِیَ اور وَجِیَ مثل رَضِیَ کے گردانے جاتے ہین مضارع
یَوْجیٰ مثل یَخْشیٰ کے لیکن مضارع یَشِیْ یا یَلِیْ جو اصل مین یَوْشِیُ یا یَوْلِیُ
ہین حرف واو کو بموجب ساتوین قاعدہ کے چھوڑ دیتے ہین نقشہ ہای ذیل مین مضارع معروف اور
مجہول یَلِیْ کی گردانین لکھی جاتی ہین اُنپر پڑہنے والا یَشِیْ کو گردان لے گا۔

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یرمی	یرمیان	یرمون	ترمی	ترمیان	یرمین	غائب
حاضر	ترمی	ترمیان	ترمون	ترمین	ترمیان	ترمین	حاضر
متکلم	ارمی	نرمی	نرمی	ارمی	نرمی	نرمی	متکلم

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یعسو	یعسوان	یعسون	تعسو	تعسوان	یعسون	غائب
حاضر	تعسو	تعسوان	تعسون	تعسین	تعسوان	تعسون	حاضر
متکلم	اعسو	نعسو	نعسو	اعسو	نعسو	نعسو	متکلم

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	رَمٰی	رَمَیَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَیْنَ	غائب
غائب	خَشِيَ	خَشِیَا	خَشُوْا	خَشِیَتْ	خَشِیَتَا	خَشِیْنَ	غائب
غائب	قَضُوَ	قَضُوَا	قَضُوْا	قَضُوَتْ	قَضُوَتَا	قَضُوْنَ	غائب

قَضُوَ مین جو اصل مین قَضُیَ ہی حرف یاء اکتیسوین قاعدہ کے موافق واو سے بدل جاتا ہی اوران فعلون کے صیغہ ماضی مجہول ضرورۃ وزن فُعِلَ پر ہنے سے مثل دُعِیَ کے گردانے جاتے ہین۔

نقشہ اُن فعلون کا جنکے مضارع معروف وزن یَفْعَلُ یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ پر آتے ہین

	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یَخْشٰی	یَخْشَیَانِ	یَخْشَوْنَ	تَخْشٰی	تَخْشَیَانِ	یَخْشَیْنَ	غائب
حاضر	تَخْشٰی	تَخْشَیَانِ	تَخْشَوْنَ	تَخْشَیْنَ	تَخْشَیَانِ	تَخْشَیْنَ	حاضر
متکلم	اَخْشٰی	نَخْشٰی	نَخْشٰی	اَخْشٰی	نَخْشٰی	نَخْشٰی	متکلم

چھٹی فصل

افعال ناقص

یعنی ناتمام جو اپنا پہلا اصلی حرف یا رکھتے ہین

یہ افعال گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے رَمٰی (اُس مرد نے تیر چلایا) دوم وزن فَتَحَ پر جیسے رَعٰی (اُس مرد نے چرایا) سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے خَشِیَ (وہ ڈرا) اور چہارم اگرچہ شاذ وزن نَصَرَ پر جیسے عَسٰی (وہ بہت پیر ہوا) وغیرہ وزن کَرُمَ کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین کیونکہ حقیقت مین اس پر کوئی فعل نہین آتا دیکھا گیا سوا اِن دو عبارتون کے یعنے قَضُوَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید مرنے پر ہوا) رَمُوَتِ الْیَدُ یَدَاہٗ (اُس مرد کے ہاتھ نے خوب ہاتھ چلایا یعنی تیر مارا) اس نقشہ ذیل مین ان تین فعلون کے جو وزن فَعَلَ فَعِلَ اور فَعُلَ پر بنتے ہین صیغہ ہای غائب ماضی معروف درج کئے ہین دوسرے صیغۂ ماضی کے بےضرورت سمجھکر چھوڑ دیئے ہین۔

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم فاعل
اِعْتَلٰی	یَعْتَلِیْ	اِعْتَلِ	اِعْتِلَاءٌ	مُعْتَلٍ
اِسْتَعْلٰی	یَسْتَعْلِیْ	اِسْتَعْلِ	اِسْتِعْلَاءٌ	مُسْتَعْلٍ

مجہول

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم مفعول
اُعْلِیَ	یُعْلٰی	لِتُعْلَ	اِعْلَاءٌ	مُعْلًی
اُعْتُلِیَ	یُعْتَلٰی	لِتُعْتَلَ	اِعْتِلَاءٌ	مُعْتَلًی
اُسْتُعْلِیَ	یُسْتَعْلٰی	لِتُسْتَعْلَ	اِسْتِعْلَاءٌ	مُسْتَعْلًی

اصل صورت مین یَرْضَوُوْنَ اور تَرْضَوُوْنَ جمع مذکر کے اول واو کے تبدیل الف
مین چاہتی ہین اور تب دو ساکنون کا اجتماع روکنے کے لئے اسکو چھوڑ دیتے ہین اسی طرح
تَرْضَیْنَ اصل مین تَرْضَوِیْنَ واحد مؤنث تھا صورت مین یَرْضَوْنَ اور
تَرْضَوْنَ جمع مؤنث کی کچھہ تعلیل نہین باقی ہین اصل صورت یَجْزِوُ ستائیسوین
قاعدہ کے بموجب یَجْزِیُ ہوجاتی ہی اور تب تیئیسوین قاعدہ کی روسے یَجْزِیْ
یہی قاعدہ یَجْزُوْنَ تَجْزُوْنَ اور تَجْزِیْنَ سے علاقہ رکھتا ہی جو اصل مین
یَجْزِوُوْنَ تَجْزِوُوْنَ اور تَجْزِوِیْنَ تھے جمع مؤنث مین جو اصل مین
یَجْزِوْنَ اور تَجْزِوْنَ تھے واو یا ر ہوکر قائم رہتا ہی۔

افعال مذکورہ بالا کا صیغۂ مضارع ضرورۃً وزن یُفْعِلُ پر بننے سے مثل یُدْعِیْ کے
گردانا جاوے گا اسواسطے مین نقشۂ ذیل مین افعال مزید فیہ اَعْلٰی (اُس مرد نے بلند
کیا) وزن اَفْعَلَ پر اِعْتَلٰی (وہ بلند ہوا) وزن اِفْتَعَلَ پر اور اِسْتَعْلٰی
(وہ بلند ہوا) وزن اِسْتَفْعَلَ پر بتلاتا ہون حرف واو جو ان فعلون مین پچھلا
اصلی حرف ہی اول یا سے بدلتا ہی بعدہ الف ہوجاتا ہی اسواسطے کہ وہ سب مین تین یا
زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہی اور اصل صیغۂ ماضی عَلَا (وہ بلند ہوا) مین الف سے بدلتا ہی
اسواسطے کہ یہان تین حرفون کے پیچھے نہین آتا ہی۔

معروف

اسم فاعل	مصدر	امر حاضر	مضارع	ماضی
مُعْلٍ	اِعْلَاءٌ	اَعْلِ	یُعْلِیْ	اَعْلٰی

اصل صورت تَرَضِوَ اٹھائیسوین قاعدہ کے مطابق تَرَضِیَ ہوجاتی ہی اسی طرح تَرَضِوُوْا اور سَرُوُوْا تیئیسوین قاعدہ کے موافق تَرَضِوْا اور سَرُوْا ہو جاتی ہین ان سب فعلون کے صیغہ ماضی مجہول ضرورۃً وزن فُعِلَ پر بننے سے مثل دُعِیَ کے گردانے جاتے ہین صیغہ مضارع معروف جو وزن یَفْعُلُ پر بنتا ہی مثل یَدْعُوْا کے گردانا جاتا ہی جیسے یَسْرُوْ (وہ سردار ہوا) وغیرہ لیکن جب یہ صیغہ وزن یَفْعَلُ پر بنتا ہی جیسے یَرْضٰی یا وزن یَفْعِلُ پر جیسے یَجْزِیْ تب اس طرح گردانا جاتا ہی

مضارع مؤنث یَرْضٰی اور جَزَا				مضارع مذکر یَرْضٰی اور جَزَا			
معروف	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	معروف
غائب	یَرْضَوْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضٰی	یَرْضَوْنَ	یَرْضَیَانِ	یَرْضٰی	غائب
حاضر	تَرْضَوْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیْنَ	تَرْضَوْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضٰی	حاضر
متکلم	نَرْضٰی	نَرْضٰی	اَرْضٰی	نَرْضٰی	نَرْضٰی	اَرْضٰی	متکلم
غائب	یَجْزِیْنَ	تَجْزِیَانِ	تَجْزِیْ	یَجْزُوْنَ	یَجْزِیَانِ	یَجْزِیْ	غائب
حاضر	تَجْزِیْنَ	تَجْزِیَانِ	تَجْزِیْنَ	تَجْزُوْنَ	تَجْزِیَانِ	تَجْزِیْ	حاضر
متکلم	نَجْزِیْ	نَجْزِیْ	اَجْزِیْ	نَجْزِیْ	نَجْزِیْ	اَجْزِیْ	متکلم

اصل صیغہ دَاعِوٌ اٹھائیسوین قاعدہ کے بموجب دَاعِیٌ ہوجاتا ہی بعد اس کے تیئیسوین قاعدہ کے مطابق یا ساکن ہوکر دوساکنون کا یعنی اپنا اور نون تنوین کا اجتماع رفع کرنے کے لئے گرجاتی ہی صیغہ ماضی معروف ضَحَا (وہ دہوپ مین چلا) اور حَزَا (اُس مردنے قدر کی) اگر وزن فَعَلَ پر نبتے ہین تو ضرورۃً مثل دَعَا گردانے جاتے ہین یہی صیغہ رَضِیَ (وہ رضی ہوا) اور سَرُوَ (وہ سردار ہوا) کے نقشہ ذیل کے مطابق گردانے جاتے ہین ۔

فعل ماضی مذکر رَضِیَ وسَرُوَ				فعل ماضی مؤنث رَضِیَ وسَرُوَ			
معروف	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	معروف
غائب	رَضِیَ	رَضِیَا	رَضُوا	رَضِیَتْ	رَضِیَتَا	رَضِیْنَ	غائب
حاضر	رَضِیْتَ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُمْ	رَضِیْتِ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُنَّ	حاضر
متکلم	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا	رَضِیْنَا	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا	رَضِیْنَا	متکلم
غائب	سَرُوَ	سَرُوَا	سَرُوْا	سَرُوَتْ	سَرُوَتَا	سَرُوْنَ	غائب
حاضر	سَرُوْتَ	سَرُوْتُمَا	سَرُوْتُمْ	سَرُوْتِ	سَرُوْتُمَا	سَرُوْتُنَّ	حاضر
متکلم	سَرُوْتُ	سَرُوْنَا	سَرُوْنَا	سَرُوْتُ	سَرُوْنَا	سَرُوْنَا	متکلم

لفظ یَدْعُنَّ اصل مین یَدْعُوْنَّ تھا تئیسوین قاعدہ کے موافق واو کا ضمہ جاتا رہتا ہی اور واو دو ساکن کا اجتماع روکنے کے لیے دور ہو جاتا ہی اسی طرح اسی قاعدہ کے مطابق تَدْعُوِنَّ تَدْعِنَّ ہو جاتا ہی کیونکہ کسرہ ضمہ کے پیچھے آتا ہی اور اسکے پیچھے یا مقدر آتی ہی اگرچہ ظاہر نہین ہی کیونکہ اس صیغہ کی اصل صورت تَدْعُوِیْنَ ہی اگر نون ثقیلہ نہ لگایا جاوے تو لفظ یُدْعَوُنَّ مجہول یُدْعَوْنَ ہوگا جیسے تُدْعَیِنَّ تُدْعَیْنَ ہوتا ہی پڑہنے والا چوتھا قاعدہ دیکھنے سے دریافت کرے گا کہ نون ثقیلہ اس حالت مین واو کو ضمہ دیتا ہی اور یا کو کسرہ اسواسطے یُدْعَوُنَّ اور یُدْعَیِنَّ ہو جاتے ہین موافق تَخْشَوُنَّ اور تَخْشَیِنَّ کے۔

اسم فاعل و اسم مفعول

	مؤنث			مذکر		
	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد
فاعل	داعیات	داعیتان	داعیة	داعون	داعیان	داعٍ	اسم فاعل
مفعول	مدعوّات	مدعوّتان	مدعوّة	مدعوّون	مدعوّان	مدعوّ	اسم مفعول

اصل صیغہ معروف یَدْعُوُ تھا سو یَدْعُوْ ہوا اور تب پنتیسوین قاعدہ کے موافق لَمْ کے پیچھے آنے سے اُسکا پچھلا اصلی حرف گرا دیا گیا اسی قاعدہ سے تثنیہ کے صیغون مین واو اپنی جا پر قائم ہو جاتا ہی اور صیغہ جمع مذکر مین واو کی بجائی لَمْ کے آنے سے ممنوع نہین ہی لیکن بعضی دوسرے سببون سے ممنوع ہی کیونکہ لَمْ نہین ہوتا ہی تب بھی یَدْعُوُوْنَ یَدْعُوْنَ ہو جاتا ہی حالت جہولی مین ستائیسوین قاعدہ کے مطابق واو یا سے بدل جاتا ہی اور صیغہ ہای امر سوای تثنیہ معروف کے شکل مذکورہ بالا گروانے جاتے ہین اور لَمْ لَامُ الْاَمْرِ کے سبب سے برطرف ہو جاتا ہی صیغۂ حاضر امر معروف کے یہ ہین اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ۔

مضارع مذکر بانون ثقیلہ

معروف	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَیَدْعُوَنَّ	لَیَدْعُوَانِّ	لَیَدْعُنَّ
حاضر	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَدْعُنَّ
متکلم	لَاَدْعُوَنَّ	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَدْعُوَنَّ

مضارع مذکر لَمْ کے ساتھ				مضارع مؤنث لَمْ کے ساتھ		
مجہول	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَمْ یُدْعَ	لَمْ یُدْعَیَا	لَمْ یُدْعَوْا	لَمْ تُدْعَ	لَمْ تُدْعَیَا	لَمْ یُدْعَیْنَ
حاضر	لَمْ تُدْعَ	لَمْ تُدْعَیَا	لَمْ تُدْعَوْا	لَمْ تُدْعَیْ	لَمْ تُدْعَیَا	لَمْ تُدْعَیْنَ
متکلم	لَمْ اُدْعَ	لَمْ نُدْعَ	لَمْ نُدْعَ	لَمْ اُدْعَ	لَمْ نُدْعَ	لَمْ تُدْعَ

اصل صورت یُدْعَوُ اول ستائیسویں قاعدہ کے موافق یُدْعَیُ ہو جاتی ہے پھر یاء الف سے بدل جاتی ہے اور اسطرح پھر وہ لفظ یُدْعیٰ بن جاتا ہے یُدْعَوْنَ میں جو اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا حرف واو اول یا ہو جاتا ہے تب الف ہو کر دو ساکنوں کا اجتماع رفع کرنے کو دور ہو جاتا ہے صیغہ جمع مؤنث یُدْعَیْنَ میں جو اصل میں یُدْعَوْنَ تھا اور تُدْعَیْنَ میں جو اصل میں تُدْعَوْنَ تھا واو یا رہ کر قائم رہتا ہے صیغہ واحد مؤنث تُدْعَیْنَ میں جو اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا حرف واو اول یا ہوتا ہے اور تب الف سے بدل کر دو ساکنوں کا اجتماع دور کرنے کو دور ہو جاتا ہے۔

مضارع مذکر لَمْ کے ساتھ

معروف	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَمْ یُدْعَ	لَمْ یُدْعَوَا	لَمْ یُدْعَوْا
حاضر	لَمْ تُدْعَ	لَمْ تُدْعَوَا	لَمْ تُدْعَوْا
متکلم	لَمْ اُدْعَ	لَمْ نُدْعَ	لَمْ نُدْعَ

مضارع مؤنث لَمْ کے ساتھ

معروف	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَمْ تُدْعَ	لَمْ تُدْعَوَا	لَمْ یُدْعَوْنَ
حاضر	لَمْ تُدْعَیْ	لَمْ تُدْعَوَا	لَمْ تُدْعَوْنَ
متکلم	لَمْ اُدْعَ	لَمْ نُدْعَ	لَمْ نُدْعَ

اور تَدْعُوُوْنَ سے حرکت ضمہ دور کرنے کے بعد حرف واو دو ساکنوں کا اجتماع رفع کرنے کو دور ہو گیا ہی صیغہ جمع مؤنث یَدْعُوْنَ اور تَدْعُوْنَ نے بالکل تعلیل نہیں اٹھائی ہی ظاہرا وزن یَنْصُرْنَا اور تَنْصُرْنَا پر بنائے گئے ہیں اور صیغہ تثنیہ یَدْعُوَانِ اور تَدْعُوَانِ میں بھی جو وزن یَنْصُرَانِ اور تَنْصُرَانِ پر بنی ہیں کچھ تعلیل عمل میں نہیں آئی ہی صیغہ تَدْعِیْنَ جو اصل میں تَدْعُوِیْنَ ہی تئیسویں قاعدہ کے موافق بنا ہی یعنی جو کسرہ ضمہ کے پیچھے آتا ہی اور اپنے پیچھے یا رکھتا ہی سو پہلے حرف کو دے دیا جاتا ہی۔

مضارع مذکر

مجہول	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	یُدْعیٰ	یُدْعَیَانِ	یُدْعَوْنَ
حاضر	تُدْعیٰ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَوْنَ
متکلم	أُدْعیٰ	نُدْعیٰ	نُدْعےٰ

مضارع مؤنث

مجہول	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	تُدْعیٰ	تُدْعَیَانِ	یُدْعَیْنَ
حاضر	تُدْعَیْنَ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَیْنَ
متکلم	أُدْعیٰ	نُدْعےٰ	نُدْعیٰ

مضارع مذکر

معروف	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	یَدْعُوْ	یَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ
حاضر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلم	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	نَدْعُوْ

مضارع مؤنث

معروف	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ
حاضر	تَدْعِیْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلم	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	نَدْعُوْ

اصل صورت یَدْعُوُ کی تئیسوین قاعدہ کے موافق یَدْعُوْ ہو جاتی ہی یہی قاعدہ تَدْعُوْ اَدْعُوْ نَدْعُوْ اور جمع مذکر غائب و حاضر یَدْعُوْنَ و تَدْعُوْنَ سے علاقہ رکھتا ہی یہ پچھلے دونون صیغہ اصل مین یَدْعُوُوْنَ

ماضی مذکر				ماضی مؤنث			
صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	صیغہ
غائب	دُعِیَ	دُعِیَا	دُعُوْا	دُعِیَتْ	دُعِیَتَا	دُعِیْنَ	غائب
حاضر	دُعِیْتَ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُمْ	دُعِیْتِ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُنَّ	حاضر
متکلم	دُعِیْتُ	دُعِیْنَا	دُعِیْنَا	دُعِیْتُ	دُعِیْنَا	دُعِیْنَا	متکلم

اصل صورت دُعِوَ اٹھائیسوین قاعدہ کے موافق دُعِیَ ہوجاتی ہی وہ قاعدہ
اس صیغہ کی تمام گردانون مین عمل کرتا ہی جمع غائب مذکر اصل مین دُعِوُوْا ہی سو
دُعِیُوْا ہوکر تیسیسوین قاعدہ کے مطابق ضمہ اپنے بجلے اصلی حرف کو
دے دیتا ہی اور یاء دو ساکن کی نزدیکی رفع کرنے کو گر جاتی ہی اور اس طرح
دُعِیُوْا دُعُوْا ہوجاتا ہی۔

ماضی مذکر				ماضی مؤنث			
صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	صیغہ
غائب	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ	غائب
حاضر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ	حاضر
متکلم	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	دَعَوْنَا	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	دَعَوْنَا	متکلم

اصل صورت دَعَوَ دسوین قاعدہ کے مطابق دَعَا ہو جاتی ہی لیکن تثنیہ یعنی دَعَوَا مین وہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی آٹھوین شرط کے موافق جو اس قاعدہ کے بیانات مین درج کی گئی ہی صیغہ جمع دَعَوْا اصل مین دَعَوُوْا تھا واو دسوین قاعدہ کے مطابق الف سے بدل ہو کر اپنی حرکت پہلے حرف کو دئے بغیر جیسا تئیسوین قاعدہ مین لکھا ہی گر جاتا ہی یہی حال ہی دَعَتْ کا جو اصل مین دَعَوَتْ تھا اور دَعَتَا کا جو اصل مین دَعَوَتَا تھا اور گردانین اس صیغہ کی تعلیلات کی بالکل متحمل نہین ہوتی ہین ۔

جیسے خَلَّ بِعَ اور عُطَّ وغیرہ لیکن تثنیہ مین بجای خود آجاتی ہی جیسے خَالَا بِیْعَا عُوطَا وغیرہ اسم فاعل مین یا، سترہوین قاعدہ کے مطابق ہمزہ سے بدل جاتی ہی جیسے خَائِلٌ بَائِعٌ عَائِطٌ اور اسم مفعول چودہوین قاعدہ کے موافق مَخِیلٌ اور مَبِیعٌ اور مَعِیطٌ وغیرہ ہوجاتا ہی اس قسم کے افعال فریدفیہ جو تعلیل کے تابع ہین گردانے جاتے ہین اول اَفْعَلَ پر جیسے اَطَابَ (اُس مرد نے خوش کیا) جو گردانا جاتا ہی مثل اَقَامَ کے دوم اِسْتَفْعَلَ پر جیسے اِسْتَبَاعَ (اُس مرد نے بیچا) جو گردانا جاتا ہی مثل اِسْتَعَانَ کے سیوم اِفْتَعَلَ پر جیسے اِخْتَارَ (اُس مرد نے پسند کیا) جو گردانا جاتا ہی مثل اِرْتَاضَ کے وغیرہ۔

پانچوین فصل

افعال ناقص یعنی ناتمام جو پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین

یہ افعال گردانے جاتے ہین اول نَصَرَ پر جیسے دَعَا (اُس مرد نے دعوی کیا یا دعوت کی) دوم سَمِعَ پر جیسے رَضِیَ (وہ راضی ہوا) سیوم کَرُمَ پر جیسے سَرُوَ (وہ سردار ہوا) چہارم فَتَحَ پر جیسے ضَحَا (وہ دہوپ مین گیا) پنجم اگرچہ شاذ ہی حَسِبَ پر جیسے حَزَا (اُس مرد نے قدر کی) وغیرہ یہ افعال بہت سی تعلیلون کے تابع ہین اس واسطے فعل دَعَا کی گردانین بتلانا ضرور سمجھتا ہون۔

———•○✻○•———

پڑہنے والا آسانی سے سب تعلیلات جو ان فعلون مین واقع ہوتے ہین دریافت کریگا اسواسطے صرف اتنا ہی بتلاتا ہون کہ اِرْتِوَاضٌ پندرہوین قاعدہ کے موافق اِرْتِيَاضٌ ہوجاتا ہی اور اسم فاعل اور اسم مفعول جو اصل مین مُرْتَوِضٌ اور مُرْتَوَضٌ تہے ضرورۃً دسوین قاعدہ کے مطابق مُرْتَاضٌ ہوجاتے ہین یہی دسوان قاعدہ يَرْتَاضُ جو اصل مین يَرْتَوِضُ تھا اور يُرْتَاضُ جو اصل مین يُرْتَوَضُ تھا وغیرہ سے بھی علاقہ رکھتا ہی۔

چوتھی فصل

افعال اجوف یعنی خالی جو اپنا بچلا اصلی حرف یار رکھتے ہین

یہ فعل گردانے جاتے ہین اول وزن سَمِعَ پر جیسے خَالَ (اُس مردنے خیال کیا) جو اصل مین خَيِلَ تھا دوم وزن ضَرَبَ پر جیسے بَاعَ (اُس مردنے بیچا) جو اصل مین بَيَعَ تھا سیوم اگرچہ شاذ وزن نَصَرَ پر جیسے عَاطَ (وہ لمبی گردن رکھتا تھا) جو اصل مین عَيَطَ تھا وغیرہ ماضی معروف و مجہول مین جب بچلا اصلی حرف گرجاتا ہی تب پہلا اصلی حرف بلا اختلاف گیارہوین اور بارہوین قاعدہ کے موافق حرکت کسرہ اختیار کرتا ہی جیسے خَالَ یا خِيلَ خِلْنَ بَاعَ یا بِيعَ بِعْنَ اور عَاطَ یا عِيطَ عِطْنَ وغیرہ مضارع مین یار کسرہ کے بعد بحال رہتی ہی جیسے يَبِيعُ اور فتحہ یا ضمہ کے بعد الف یا واو سے بدل جاتی ہی جیسے يَخَالُ يَعُوطُ يُعَاطُ وغیرہ جب مضارع یا امر مین یار گرجاتی ہی تب اُسکی حرکت پہلے اصلی حرف کو دیجاتی ہی

معروف

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم فاعل
أَقَامَ	يُقِيمُ	أَقِمْ	إِقَامَةٌ	مُقِيمٌ
اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مُسْتَعِيْنٌ
اِرْتَاضَ	يَرْتَاضُ	اِرْتَضْ	اِرْتِيَاضٌ	مُرْتَاضٌ

مجہول

ماضی	مضارع	امر حاضر	مصدر	اسم مفعول
أُقِيمَ	يُقَامُ	لِيُقَمْ	إِقَامَةٌ	مُقَامٌ
اُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	لِيُسْتَعَنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مُسْتَعَانٌ
اُرْتِيضَ	يُرْتَاضُ	لِيُرْتَضْ	اِرْتِيَاضٌ	مُرْتَاضٌ

امر مذکر

مجہول	واحد	تثنیہ	جمع
حاضر	لِتُخَفْ	لِتُخَافَا	لِتُخَافُوا
حاضر	لِتُمَتْ	لِتُمَاتَا	لِتُمَاتُوا
حاضر	لِتُطَلْ	لِتُطَالَا	لِتُطَالُوا

امر مؤنث

مجہول	واحد	تثنیہ	جمع
حاضر	لِتُخَافِیْ	لِتُخَافَا	لِتُخَفْنَ
حاضر	لِتُمَاتِیْ	لِتُمَاتَا	لِتُمَتْنَ
حاضر	لِتُطَالِیْ	لِتُطَالَا	لِتُطَلْنَ

رہنما صورتین افعال مزید فیہ اَقَامَ (وہ قائم ہوا) اِسْتَعَانَ (اُس نے مدد مانگی) اور اِرْتَاضَ (وہ باغ ہوا) کی جو وزن اَفْعَلَ اِسْتَفْعَلَ اور اِفْتَعَلَ پر گردانی جاتی ہین اور پچھلا اصلی حرف واو رکھتی ہین۔

مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
مجهول	واحد	تثنیه	جمع	واحد	تثنیه	جمع	مجهول
غائب	یُخَافُ	یُخَافَانِ	یُخَافُوْنَ	تُخَافُ	تُخَافَانِ	یُخَفْنَ	غائب
غائب	یُمَاتُ	یُمَاتَانِ	یُمَاتُوْنَ	تُمَاتُ	تُمَاتَانِ	یُمَتْنَ	غائب
غائب	یُطَالُ	یُطَالَانِ	یُطَالُوْنَ	تُطَالُ	تُطَالَانِ	یُطَلْنَ	غائب

امر حاضر مذکر				امر حاضر مؤنث			
معروف	واحد	تثنیه	جمع	واحد	تثنیه	جمع	معروف
حاضر	خَفْ	خَافَا	خَافُوْا	خَافِیْ	خَافَا	خَفْنَ	حاضر
حاضر	مِتْ	مِیْتَا	مِیْتُوْا	مِیْتِیْ	مِیْتَا	مِتْنَ	حاضر
حاضر	طُلْ	طُوْلَا	طُوْلُوْا	طُوْلِیْ	طُوْلَا	طُلْنَ	حاضر

ماضی مجہول مذکر				ماضی مجہول مؤنث			
بحث	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	وزن
غائب	خِیْفَ	خِیْفَا	خِیْفُوْا	خِیْفَتْ	خِیْفَتَا	خِفْنَ	غائب
غائب	مِیْتَ	مِیْتَا	مِیْتُوْا	مِیْتَتْ	مِیْتَتَا	مِتْنَ	غائب
غائب	طِیْلَ	طِیْلَا	طِیْلُوْا	طِیْلَتْ	طِیْلَتَا	طُلْنَ	غائب

مضارع مذکر				مضارع مؤنث			
بحث	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	وزن
غائب	یُخَافُ	یُخَافَانِ	یُخَافُوْنَ	تُخَافُ	تُخَافَانِ	یُخَفْنَ	غائب
غائب	یُمَیْتُ	یُمَیْتَانِ	یُمَیْتُوْنَ	تُمَیْتُ	تُمَیْتَانِ	یُمَتْنَ	غائب
غائب	یُطُوْلُ	یُطُوْلَانِ	یُطُوْلُوْنَ	تُطُوْلُ	تُطُوْلَانِ	یُطُلْنَ	غائب

حرف گرجاتا ہی صیغہ امر حاضر و متکلم لَمْ کے ساتھ مضارع کے موافق آتا ہی جیسے
لِيَقُلْ يا لِيُقَلْ لَا أَقُلْ يا لَا أُقَلْ وغیرہ صیغہ حاضر حالت مجہولی ہین لِتُقَلْ
ہوتا ہی اور حالت معروفی ہین قُلْ قُولَا قُولُوا قُولِي قُولَا قُلْنَ جو اصل
ہین اُقْوُلْ تھا اور بعدازان بجلے حرف اور ھَمْزَۃُ الْوَصْلِ کو حذف کردینے
سے قُلْ ہوگیا ہی پڑھنے والا دریافت کرے گا کہ قُولْنَ اور قُولْنَ اور اُقُولْنَ
بعد تعلیل کے قُلْنَ ہوجاتے ہین اور سترہوین قاعدہ کے موافق اسم فاعل جو اصل ہین
قَاوِلٌ ہی قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُونَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ
ہوجاتے ہین اور چودھوین قاعدہ کے مطابق اسم مفعول جو اصل ہین مَقْوُولٌ
تھا مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ
ہوجاتا ہی نقشہ ہای ذیل ہین افعال معروف و مجہول خَافَ اور مَاتَ اور طَالَ
کے ماضی اور مضارع کے صیغہ ہای غائب واحد و تثنیہ و جمع درج کئے جاتے ہین وزن
سَمِعَ ضَرَبَ کَرُمَ پر او راشخاص بضرورت سمجھکر قلم انداز کئے ہین۔

صیغہ	ماضی مذکر			ماضی مؤنث			صیغہ
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	خَافَ	خَافَا	خَافُوا	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ	غائب
غائب	مَاتَ	مَاتَا	مَاتُوا	مَاتَتْ	مَاتَتَا	مِتْنَ	غائب
غائب	طَالَ	طَالَا	طَالُوا	طَالَتْ	طَالَتَا	طُلْنَ	غائب

یَقْوُلُ چودہوین قاعدہ کے مطابق یَقُوْلُ ہوجاتا ہی اور یَقُلْنَ اصل مین یَقْوُلْنَ تھا واو دوساکن برابر نہ آوین اسواسطے گرجاتا ہی مضارع مجہول یُقَالُ اصل مین یُقْوَلُ تھا بچلے اصلی حرف کا فتحہ پہلے اصلی حرف پر آجاتا ہی اور واو چودہوین قاعدہ کے موافق الف ہوجاتا ہی پڑہنے والا یُقَالُ اور یُقَلْنَ وغیرہ آپ گردان لیگا اسواسطے اسکا تفصیل وار بیان کرنا ضرور نہین ہین لَنْ یَقُوْلَ لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلُنَّ لَنْ یُقَالَ لَیُقَالَنَّ لَیُقَالُنَّ کو بھی چھوڑ دیتا ہون کیونکہ ان مین کچھہ تبدیلین نہین آتی ہین۔

مضارع معروف مع لَمْ مذکر			مضارع معروف مع لَمْ مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَقُوْلَا	لَمْ یَقُوْلُوْا	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ یَقُلْنَ
حاضر	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَقُوْلِیْ	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَقُلْنَ
متکلم	لَمْ اَقُلْ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَقُلْ

یہ تبلانا چندان ضرور نہین ہی کہ صیغہ معروف لَمْ یَقُلْ حالت مجہولی مین لَمْ یُقَلْ ہوجاتا ہی جیسے لَمْ یَقُوْلَا ہوجاتا ہی لَمْ یُقَالَا اور لَمْ یَقُلْنَ ہوجاتا ہی لَمْ یُقَلْنَ وغیرہ دونون حالت مین جہان دوحرف ساکن برابر آتے ہین وہان بچلا اصلی

	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
حاضر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ	حاضر
متکلم	قُلْتُ	قُلْنَا	قُلْنَا	قُلْتُ	قُلْنَا	قُلْنَا	متکلم

قِوْلَ بموجب بارہوین قاعدہ کے قِیْلَ ہوتا ہی بجای قُوْلَ کے جو صحیح ہی لیکن اکثر مستعمل نہین ہی اسی طرح قِوْلْنَ بموجب تیرہوین قاعدہ کے قُلْنَ بجای قِلْنَ کے جو صحیح ہی لیکن اکثر مستعمل نہین ہی یہی قاعدہ اس صیغہ کی سب گردانون مین جاری ہی اور یہ بات بتلانی چندان ضرور نہین ہی کہ جن صیغون مین بچلا اصلی حرف گر جاتا ہی اُن مین معروف اور مجہول کی صورتین یکسان ہو جاتی ہین۔

	مضارع معروف مذکر			مضارع معروف مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	یَقُوْلُ	یَقُوْلَانِ	یَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	یَقُلْنَ	غائب
حاضر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلِیْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ	حاضر
متکلم	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	نَقُوْلُ	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	نَقُوْلُ	متکلم

مؤنث

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلم	قُلْتُ	قُلْنَا	قُلْنَا

اصل صورت قَوَلَ کی بموجب دسوین قاعدہ کے قَالَ ہوجاتی ہی اور یہ قاعدہ اس صیغہ کی سب صورتون سے علاقہ رکھتا ہی لیکن جہان لام ساکن آتا ہی وہان دو ساکن کا اتصال نہونے پاوے اسواسطے الف گرجاتا ہی اور تب پہلا اصلی حرف ضمہ اختیار کرلیتا ہی جیسا گیارہوین قاعدہ مین تبلایا ہی جیسے قَوَلْنَ سے قَالْنَ ہوتا ہی پھر قَلْنَ تب قُلْنَ وغیرہ۔

	فعل ماضی مجہول مذکر			فعل ماضی مجہول مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	قِیلَ	قِیلَا	قِیلُوا	قِیلَتْ	قِیلَتَا	قُلْنَ	غائب

مثال کے ہر ایک فعل کو مطابق قاعدہ مذکورۂ بالا ہر ایک ممکن گردان مین کردان سکے گا۔

تیسری فصل

افعال اجوف یعنی خالی

اس قسم کے افعال جب انکا بچلا اصلی حرف واو ہوتا ہی تو چار طرح پر گردانے جاتے ہین اول وزن نَصَرَ پر جیسے قَالَ (وہ بولا) مضارع یَقُوْلُ دوم وزن سَمِعَ پر جیسے خَافَ (وہ ڈرا) مضارع یَخَافُ سیوم شاذونادر وزن ضَرَبَ پر جیسے مَاتَ (وہ موا) مضارع یَمِیْتُ اکثر یَمُوْتُ اورکبھی یَمَاتُ چہارم شاذونادر وزن کَرُمَ پر جیسے طَالَ (وہ درازہوا) مضارع یَطُوْلُ وغیرہ یہ افعال بہت تغیر و تبدیل کے تابع ہین اس واسطے مین فعل قَالَ کی گردان تبلانا مناسب جانتا ہون۔

نقشہ صیغہ فعل ماضی معروف مذکر

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
حاضر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
متکلم	قُلْتُ	قُلْنَا	قُلْنَا

ادب ہوا) مضارع یَوْقُحُ بہ نجم وزن حَسِبَ پر جیسے وَرِثَ (وہ وارث ہوا) مضارع یَرِثُ وغیرہ اور اگر انکا پہلا اصلی حرف یا ہوتا ہی تو بھی اسی طرح گردانے جاتے ہین جیسے یَسَرَ (وہ جوا کھیلا) مضارع یَیْسِرُ یَنَعَ (وہ میوہ پختہ ہوا) مضارع یَیْنَعُ یَقِظَ (وہ جاگا) مضارع یَیْقَظُ یَسُرَ (وہ چھوٹا ہوا) مضارع یَیْسُرُ یَبِسَ (وہ خشک ہوا) مضارع یَیْبِسُ وغیرہ۔

یہ افعال افعال صحیح کی طرح گردانے جاتے ہین اور چونکہ صرف بعض تبدیلات کے تابع ہین اسواسطے انکی گردانون کا بہ تفصیل بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہی اور جن تبدیلات کے یہ افعال تابع ہین سو یہ ہین اول وہی جنکا مذکور ساتوین اور آٹھوین اور نوین قاعدے مین ہوا ہی اور دوم وہی جنکا مذکور تیسرے قاعدہ مین ہوا ہی اسواسطے پڑہنے والا اُن قاعدون کو دیکھے سا توین قاعدہ کے مطابق مضارع معروف یَوْعِدُ بدل کر یَعِدُ یَعِدَانِ یَعِدُوْنَ تَعِدُ تَعِدَانِ یَعِدْنَ وغیرہ ہوجاتا ہی اور آٹھوین قاعدہ کے موافق امر معروف اِوْعِدْ بدل کر عِدْ عِدَا عِدُوْا عِدِیْ عِدَا عِدْنَ ہوجاتا ہی جیسے مصدر وِعْدَۃٌ بدل کر عِدَۃٌ ہوجاتا ہی وغیرہ اور نوین قاعدہ کی روسے صیغہ مزید فیہ اِوْتَعَدَ اور اِیْتَسَرَ بدل کر اِتَّعَدَ اور اِتَّسَرَ اور حالت مجہولی مین اُتُّعِدَ اور اُتُّسِرَ ہوجاتے ہین وغیرہ اور تیسرے قاعدہ کے بموجب امر اِوْجَلْ بدل کر اِیْجَلْ (تو ڈر) ہوجاتا ہی جیسے اُیْسُرْ بدل کر اُوْسُرْ (تو چھوٹا ہو) ہوجاتا ہی وغیرہ اور اسی طرح صیغہای مزید فیہ اَوْقَدَ یا اِسْتَوْقَدَ (اُس مرد نے روشن کیا) مین مصدر اِیْقَادٌ یا اِسْتِیْقَادٌ ہوتے ہین وغیرہ پس ان نظیرون سے ظاہر ہی کہ پڑہنے والا قسم

فعلون کے ضمائر فاعلی سمجھتے ہین جیسے قِ کو اکثر قِہْ (تو بچا) لکھتے ہین اگرچہ یہ کچھ ضمیر فاعلی نہین ہی اور تثنیہ مین قِیَا اور جمع مین قِیُوا اور آخر کو قُوا لکھتے ہین ان مین الف اور واو ضمیری فاعل یا انتہا مین قِیُوا کا قُوا اسواسطے ہوجاتا ہی کہ صرف یا بحال ہونے پر جمع مین گرجاتی ہی اگرچہ تثنیہ مین نہین گرتی مطابق قاعدہ خشوا کے جو اصل مین خَشِیُوا تھا وغیرہ ۔

خاتمہ

اِعلال کے یہی قاعدے ہین جو اوپر تبلائے ہین اسواسطے اب صرف ان فعلون کو بہ تمثیل تبانا باقی ہی جو ان قاعدون کے تابع ہین پڑہنے والا جانتا ہی کہ یہ فعل چار قسم کے ہین مِثَال اور آجوف اور نَاقِص اور لَفِیف سو اب بہ ترتیب بیان کرتا ہون ۔

دوسری فصل

افعال مثال یعنی موافق

یہ افعال جب انکا پہلا اصلی حرف واو ہوتا ہی گردانے جاتے ہین اول وزن ضَرَبَ پر جیسے وَثَبَ (وہ کودا) مضارع یَثِبُ دوم وزن مَنَعَ پر جیسے وَزَعَ (اُس مرد نے روکا) مضارع یَوْزَعُ سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے وَصِبَ (وہ ناساز ہوا) مضارع یَوْصَبُ چہارم وزن کَرُمَ پر جیسے وَقُحَ (وہ بے

چونتیسوان قاعدہ

پڑہنے والا جانتا ہی کہ جو صیغہ جمع وزن فَعَائِلُ پر بنتا ہی اُسکے آخر مین جو پچہلی اصلی یا ر آتی ہی سو الف ہو جاتی ہی جیسے خَطَایَا جمع خَطِیْئَۃٌ (بہول) وغیرہ اور جو صیغہ جمع وزن فَعَالِیُّ مَفَاعِیْلُ وغیرہ پر آتے ہین اُن مین دو یا مین سے ایک یا چھوٹ جاتی ہی اور اس دوسری یا کا ایسا حال ہوتا ہی جیسا جَوَارٍ کی یا کا جیسے هٰذِهٖ صَحَارٍ (یہ کہیت ہین) مَرَرْتُ بِصَحَارٍ (مین کہیتون کے پاس گذرا) رَاَیْتُ صَحَارِیَ (مین نے کہیتون کو دیکہا) وغیرہ لفظ صَحَارٍ اصل مین صَحَارِیُّ ہی جمع صَحْرَاءُ (کہیت یا میدان) کا۔

پینتیسوان قاعدہ

اگر کوئی ساکن حرف علت آخر مین کسی صیغہ امر کے یا اُس مضارع کے جسکے پہلے لَمْ یا کوئی دوسرا جَازِمْ واقع ہوتا ہی تو چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے قِ اصل مین اِوْقِیْ (تو بچا) اُدْعُ اصل مین اُدْعُوْ (تو دعوی کر) لَمْ یَقِ اصل مین یَوْقِیْ (اُس مرد نے نہین بچایا) لَمْ یَدْعُ اصل مین یَدْعُوْ (اُس مرد نے نہین دعوی کیا) وغیرہ لیکن یہ حرف علت پھر اپنی جگہہ پر آجاتا ہی اول تاکید ہی نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتہہ مین جیسے لَمْ یَدْعُوَنَّ یا لَمْ یَدْعُوَنْ (اُس مرد نے ہرگز نہین دعوی کیا) لَمْ یَقِیَنَّ یا لَمْ یَقِیَنْ (اس مرد نے ہرگز نہین بچایا) وغیرہ دوم ضَمِیْرُ الْفَاعِلْ یعنی ضمیری انتہاؤن کے ساتہہ مین اسواسطے کہ ان انتہاؤن کو

جو واو یا یار کسی لفظ کے آخر مین الف زائد کے پیچھے یا کسی تفاوت پذیر انتہا کے پہلے آتے ہین سو ہمزہ سے بدل جاتے ہین جیسے کِسَاءٌ اصل مین کِسَاوٌ (پوشاک) عَبَاءٌ عَبَاءَةٌ اصل مین عَبَایٌ عَبَایَةٌ (ایک قسم کا موٹا کپڑا) وغیرہ اسواسطے عَبَاءَةٌ کی جگہہ عَبَایَةٌ لانا خلاف قاعدہ ہی اور ایسا ہی نِهَایَةٌ (انتہا) ہی اسواسطے کہ نِهَاءٌ کے مستعمل ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ نِهَایَةٌ مین اخیر (ة) جدا ہو سکتی ہی اور نُقَاوَةٌ (چنا ہوا) اور دِرَایَةٌ (جاننا) مطابق قاعدہ کے ہین کیونکہ ان دونون مین اخیر (ة) جدا نہین ہو سکتی ہی اور ایسا ہی رَایٌ (سمجھنا) ہی اسواسطے کہ اس مین الف زائد نہین ہی بلکہ اصلی ہمزہ بدل کر الف ہو گئی ہی۔

تینتیسوان قاعدہ

وزن مَفَاعِلُ کے آخر مین جو یار آتی ہی سو حالت فاعلی اور حالت اضافی مین چھوٹ جاتی ہی اور اسکی جگہہ پر تنوین لگ جاتی ہی جیسے جَوَارٍ اصل مین جَوَارِیُ حالت فاعلی مین یا جَوَارِیْ حالت اضافی مین کیونکہ یہ لفظ غیر منصرف یعنی گردان مین ناتمام ہی اسواسطے کسرہ نہین قبول کرتا ہی برخلاف اسکے جَوَارِیَ حالت مفعولی ہی جس مین یا قائم رہتی ہی مثلاً بولتے ہین هٰذِهٖ جَوَارٍ (یہ کنیزکین ہین) مَرَرْتُ بِجَوَارٍ (مین کنیزکون کے ساتھ گذرا) رَاَیْتُ جَوَارِیَ (مین نے کنیزکین دیکھین) وغیرہ لیکن یہ یار کبھی کبھی نظم مین معہ تنوین قائم رہتی ہی جیسے مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا اَرٰی فِیْ مُدَّتِیْ کَجَوَارِیٍ یَلْعَبْنَ فِی الصَّحْرَاءِ (مین نے کبھی نہین دیکھا اور کبھی نہین دیکھونگا اپنی زندگی مین جیسی کنیزکین کھیلتی ہین صحرا مین)۔

بعض قواعد نویس کہتے ہین کہ یہ قاعدہ اسمای ذاتی مثل خُزْوٰی سے علاقہ نہین رکھتا ہی صرف اسمای لقبی سے متعلق ہی خواہ وہی اسمای ذاتی کی طرح آتے ہون خواہ نہ آتے ہون جیسے قُصْیَا اصل مین قُصْوٰی مونث اَقْصٰی (دور تر یا دور ترین) کا دُنْیَا اصل مین دُنْوٰی (زمین) جو دُنُوٌّ (نزدیکی) سے نکلا ہی وغیرہ اس صورت مین حُلْوٰی کو جو مونث ہی اَحْلٰی (شیرین تر یا شیرتر ین) کا سماعی سمجھنا چاہیئے کیونکہ قاعدہ کے موافق حُلْیَا ہوگا۔

تیسوان قاعدہ

جو اسمای ذاتی وزن فَعْلٰی پر بنتے ہین انکی پچھلی یا ر واو کے ساتھ تبدیل پاتی ہی جیسے بَقْوٰی (رحم) اصل مین بَقْیَا نَقْوٰی (پاکی) اصل مین نَقْیَا وغیرہ برخلاف اسمای لقبی کے جو اسی وزن پر بنتے ہین اور اپنی پچھلی یار کو بحال رکھتے ہین جیسے صَدْیَا (زن تشنہ) خَزْیَا (زن شرم وار) وغیرہ۔

اکتیسوان قاعدہ

جب یا کسی فعل کے آخر مین ضمہ کے پیچھے آتی ہی خواہ وہ ضمہ ظاہر ہو خواہ مقدر تب واو سے بدل جاتی ہی جیسے نَهُوَ اصل مین نَهُيَ (وہ واقف ہوا) رَمُوَ اصل مین رَمُیَ مثل کَرُمَ (اس مرد نے پھینکا) وغیرہ۔

بتیسوان قاعدہ

صَبِيٌّ (بچہ) وغیرہ اسی طرح برخلاف اس قاعدہ کے واو کا برقرار رکھنا بھی خلاف قیاس ہی جیسے آقْرِوَةٌ جمع قَرْوٌ (کتون کو کھلانے کا پیالہ چوبی) سَوَاسِوَةٌ جمع سَوَاءٌ (برابر) اس مین دوسرا مین بھی خلاف قیاس ہی مَقَاتِوَةٌ جمع مَقْتَوِيٌّ (نوکر) اصل مین مَقْتَى (نوکری) وغیرہ جو تبدیل اس قاعدہ سے رَضِيَ مین ہوئی ہی سو رَضِيَ مین کسرہ چھوڑ دینے پر بھی تلفظ کی آسانی کے واسطے بدستور قائم رہتی ہی اسواسطے کہ اس حالت مین کسرہ ظاہر نہین ہی مقدر رہی لیکن حالت جمع مین یا کو رکھنے یا چھوڑنے کی نسبت کبھی لحاظ سکون پر کرتے ہین جو ظاہر رہتا ہی جیسے رَضِيُوا اور کبھی کسرہ پر جو مقدر رہتا ہی جیسے رَضُوا جو حاصل ہوتا ہی پچھلا اصلی حرف چھوڑنے سے مطابق قاعدہ خَشُوا کے جو اصل مین خَشِيُوا تھا وغیرہ۔

انتیسوان قاعدہ

اسمای ذاتی یا اسمای لقبی جو اسمای ذاتی کی طرح آتے ہین اگر وزن فُعْلَى پر بنتے ہین تو انکا پچھلا واو یا کے ساتھ تبدیل پاتا ہی جیسے دُنْيَا (زمین) اصل مین دُنْوَى عُلْيَا (آسمان) اصل مین عُلْوَى اسواسطے لفظ حُزْوَى کہ ایک مقام کا نام ہی سماعی ہی ورنہ موافق قاعدہ کے حُزْيَا ہوتا برخلاف غُزْوَى جو مؤنث ہی آغْزَى (بہادر تر یا بہادر ترین) کا کیونکہ یہ اسم لقبی ہی لیکن اسم ذاتی کی طرح نہین استعمال پاتا ہی اسواسطے واو کا برقرار رکھنا خلاف قاعدہ نہین ہی۔

بیان

یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی حُبْلَوٌ پر جو اصل مین حُبْلَیٰ (حاملہ) تھا اسواسطے
کہ بیان واو بدل ہی الف کا بسبب وقف کے جسکا بیان آگے ہوگا اور نہ اِسْتَحْوَذَ
(وہ مغلوب ہوا) پر اسواسطے کہ بیان واو لفظ کے آخر مین نہین آتا ہی اور نہ دَعَا
(اُس مرد نے چاہا) پر اسواسطے کہ بیان واو تین حرفون کے پیچھے نہین آتا ہی اور نہ
یَدْعُوْ (وہ چاہتا ہی یا چاہے گا) پر اسواسطے کہ بیان واو کے پہلے ضمہ نہین آتا ہی
اور نہ عَدُوٌّ (دشمن) پر اسواسطے کہ بیان یہ واو واو ساکن کے پیچھے آتا ہی۔

اٹھائیسوان قاعدہ

جو واو کسی لفظ مین کسرہ کے پیچھے آتا ہی سو یا سے بدل جاتا ہی جیسے دُعِیَ اصل
مین دُعِوَ (وہ چاہا گیا) تھا رَضِیَ اصل مین رَضِوَ (وہ راضی ہوا) تھا
وغیرہ اسی طرح سے جب واو کے پیچھے کوئی انتہا مثل علامات مؤنث یا علامات جمع
یا الف و نون وزن فَعِلَانٌ کے آتے ہین تب بھی وہ یا ہو جاتا ہی جیسے دَاعِیَۃٌ
(دعوی) جمع دَاعِیَاتٌ دَعِیٌّ (دعوی کیا ہوا) جمع اَدْعِیَاءُ غَزِیَانٌ
اصل مین غَزِوَانٌ قَوِیَانٌ اصل مین قَوِوَانٌ وغیرہ۔

بیان

جب کسرہ اور واو کے بیچ مین کوئی حرف ساکن آتا ہی تب واو کا یا کے ساتھ تبدیل پانا
خلاف قیاس ہی جیسے قِنْیَۃٌ بجای قِنْوَۃٌ (سرمایہ) صِبْیَۃٌ یا صِبْیَانٌ
اصل مین صِبْوَۃٌ یا صِبْوَانٌ کہ عربی مین یہ دونون صورتین مستعمل نہین ہین جمع

یہ قاعدہ کم عمل کرتا ہے اول اسمای مفعول پر جو آخر مین واو رکھتے ہین اور جنکے فعل وزن عَلِمَ پر نہین گردانے جاتے جیسے مَغْزِیٌّ اکثر مَغْزُوٌّ اسلیئے کہ اِسکا فعل وزن نَصَرَ پر گردانا جاتا ہی نہ عَلِمَ پر دوم اُن مصدرون پر جو وزن فُعُولٌ پر بنتے ہین جیسے جُثِیٌّ (جھکنا) عُتِیٌّ (حد سے گذرنا) اکثر جُثُوٌّ اور عُتُوٌّ وغیرہ سیوم اُن اسمون پر جو وزن اُفْعُولٌ پر آتے ہین جیسے اُدْحِیٌّ اُدْحِیَّةٌ اکثر اُدْحُوٌّ اُدْحُوَّةٌ (وہ جگہہ جہان شتر مرغ اپنے انڈے رکھتی ہی) اُدْعِیَّةٌ اکثر اُدْعُوَّةٌ (معما یا پہیلی) وغیرہ ان دو پچھلے قاعدون کی تعمیل کے بعد بدلے ہوئے لفظ کا پہلا حرف کسرہ اختیار کرتا ہی بسبب اُس کسرہ کے جو پیچھے آتا ہی جیسے دِلِیٌّ بشتر دُلِیٌّ اصل مین دُلُوْوٌ جمع دَلْوٌ (ڈول) کا علی ہذا القیاس جِثِیٌّ عِتِیٌّ غِزِوِیٌّ اِدْحِیٌّ اِدْعِیَّةٌ وغیرہ جاننا چاہیئے کہ قواعد نویس سیبویہ دونون واو کا جنکا مذکور قاعدہ سابقہ مین ہی برقرار رکھنا بہتر سمجھتا ہی جیسے مَقْفُوٌّ غُزُوُوٌّ وغیرہ۔

ستائیسوان قاعدہ

جو اصل واو کسی لفظ کے آخر مین تین یا زیادہ حرفون کے پیچھے آتا ہی اور اسکے پہلے ضمہ یا واو ساکن نہین ہوتا ہی تو یا سے بدل جاتا ہی جیسے یُدْعیٰ (وہ چاہا جاتا ہی یا چاہا جاوے گا) اصل مین یُدْعَوُ تھا اِسْتَعْلَیْتُ (مین بلند کیا گیا) اصل مین اِسْتَعْلَوْتُ تھا وغیرہ۔

بیان

جو جمع وزن فُعُوْلٌ پر بنتا ہی اُسکے آخر مین دو واو کے پہلے جو ضمہ آتا ہی سو کسرہ ہوجاتا ہی اور دونون واو یا ہوجاتے ہین جیسے دُلِيٌّ اصلاً دُلُوْوٌ جمع دَلْوٌ (ڈول) سُمِيٌّ اصلاً سُمُوْوٌ جمع سَمَاءٌ اصلاً سَمَاوٌ (آسمان) وغیرہ پس لفظ اُخُوٌّ جمع اَخٌ (بھائی) اور اُبُوٌّ جمع اَبٌ (باپ) اور بُهُوٌّ جمع بَهْوٌ (خانہ مقابل خانہ) اور نُجُوٌّ جمع نَجْوٌ (ابر بعد بارش) اور نُحُوٌّ جمع نَحْوٌ (راہ) سب کی رائے مین سماعی ہین اور انکی قیاسی صورتین مثل اُخِيٌّ اور اُبِيٌّ وغیرہ بھی عربی زبان مین آتی نظر آتی ہین لیکن قواعد نویس فرّاء اس قاعدہ کی تعمیل قیاساً نہین سمجھتا اسلیئے اُس کے نزدیک لفظ اُخُوٌّ اور اُبُوٌّ وغیرہ قیاسی ہین۔

چھبیسوان قاعدہ

اسم مفرد یعنی واحد کے آخر مین جو ضمہ دو واو کے پہلے آتا ہی سو کسرہ ہوجاتا ہی اور دونون واو یا ہوجاتے ہین جیسے مَقْوِيٌّ اصلاً مَقْوُوْوٌ جو اسم مفعول ہی قَوِيَ (وہ توانا ہوا) کا اور غُزِيٌّ اصلاً غُزُوْوٌ ایک بمعنی لفظ ہی بنا ہوا غَزْوٌ (لڑنا دین کے لئے) سے یہ قاعدہ اسمای مفعول پر زیادہ عمل کرتا ہی جو وزن مَفْعُوْلٌ پر بنتے ہین اُن فعلون سے جو مثل عَلِمَ گردانے جاتے ہین اور پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین جیسے مَرْضِيٌّ کبھی مَرْضُوٌّ (پسند کیا ہوا) اور مَشْهِيٌّ کبھی مَشْهُوٌّ (چاہا ہوا) وغیرہ۔

بیان

کے پہلے آتے ہین پڑہنے والے کو دریافت ہوگا کہ لفظ آدْلٍ اور آظْبٍ دو ساکنون کا یعنی یا اور نون تنوین کا اجتماع نہونے دینے کے لیئے یا کو چھوڑ دیتے ہین پس اگر تنوین نرہے تو یا بدستور اپنی جگہہ پر آجاوے جیسے اَلْاَدْلِیْ اَلْاَظْبِیْ وغیرہ۔

بیان

یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی لُؤْلُؤٌ (موتی) اصلاً لُؤْلُؤٌ مین اسلیئے کہ واو یہان بدل ہی ہمزہ کا وقف کی تاثیر سے جسکا ذکر آگے ہوگا اور یَدْعُوْ (وہ دعوی کرتا ہی یا کریگا) مین اسلیئے کہ یہ فعل ہی اور ھُوَ (وہ) مین اسلیئے کہ یہ حالتدار نہین یعنی حالتون کے نشان اپنے آخر نہین رکھتا ہی اور خُطُوَاتٌ جمع خُطْوَۃٌ (سیڑہی) مین اسلیئے کہ بچلا ضمہ صرف اتفاقی ہی ذاتی یعنی اصلی نہین ہی چنانچہ اسکے حالت وحدت مین غیر موجود ہونے سے معلوم ہوتا ہی اور قُوُوْلٌ جمع قَائِلٌ (بولنے والا) مین اور سُیُوْلٌ جمع سَیْلٌ (دہارا) مین اسلیئے کہ حرف علت پچھلے حرف نہین ہین اور عُنْصُوَۃٌ (بکھرے ہوئے تپے یا بال) اور اُقْحُوَانٌ (قسم نبات) وغیرہ مین اسلیئے کہ انکے اخیر جدا نہین ہوسکتے جو واو کو بحال رکھتے ہین اور یا کو بہی واو نہین ہونے دیتے جیسے اُرْھُوَانٌ اصلاً اُرْھُیَانٌ بمعنی لفظ ہی رَھْیٌ سے بنا ہی لیکن اگر حرف علت واو مضموم کے پیچھے آتا ہی تو یا ہو جاتا ہی اور ضمہ کسرہ جیسے طِوِیَانٌ اصلاً طُوُیَانٌ جو بنا ہی طَوِیَ (اُس مرد نے لپیٹا) سے اور قِوِیَانٌ اصلاً قُوُوَانٌ جو بنا ہی قُوَّۃٌ (طاقت) سے وغیرہ۔

چوبیسوان قاعدہ

جو حرف علت کسی لفظ کا پہلا اصلی ہوتا ہی اُسکو جو ضمہ یا کسرہ لگنے لائق ہوتا ہی سو اگر وہ حرف مضموم یا مکسور ہوتا ہی تو چھوڑ دیا جاتا ہی یا اسکے پہلے حرف کو دیدیا جاتا ہی اور جو ضمہ کسرہ کے پیچھے واو کے پہلے آتا ہی سو تو دے ہی دیا جاتا ہی چھوڑ نہین دیا جاتا جیسے قَوُوْا (وہی توانا ہوئے) اصلاً قَوِوُوْا اور خَشُوْا (وہی ڈرے) اصلاً خَشِیُوْا اور ایسے ہی وہ کسرہ جو ضمہ کے پیچھے اور یار کے پہلے آتا ہی جیسے تَدْعِیْنَ (تو دعوی کرتی ہی یا کرے گی) اصلاً تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہِیْنَ (تو جانتی ہی یا جانے گی) اصلاً تَنْہُیِیْنَ فعل نَہُوَ سے جو اصلاً نَہُیَ تھا وزن کَرُمَ پر وغیرہ اور ہر ایک حالت مین ضمہ یا کسرہ چھوڑ دیا جاتا ہی پہلے حرف کو دے نہین دیا جاتا جیسے تَرْمِیْنَ (تو پھینکتی ہی یا پھینکے گی) اصلاً تَرْمِیِیْنَ اور یَدْعُوْنَ (وہی دعوی کرتے ہین یا کرینگے) اصلاً یَدْعُوُوْنَ اور یَدْعُوْ (وہ دعوی کرتا ہی یا کریگا) اصلاً یَدْعُوُ اور یَرْمِیْ (وہ پھینکتا ہی یا پھینکے گا) اصلاً یَرْمِیُ وغیرہ۔

چھبیسوان قاعدہ

ہر ایک غیر مبدل حرف علت جو اِسْمٌ مُتَمَکِّنٌ یعنی کسی حالتدار اسم کے آخر ہوتا ہی اپنے پہلے کے ذاتی ضمہ کو کسرہ سے بدلتا ہی اور واو ہوتا ہی تو یا ہو جاتا ہی جیسے اَدْلٍ اصلاً اَدْلُوٌ جمع دَلْوٌ (ڈول) کا اور اَظْبٍ اصلاً اَظْبُیٌ جمع ظَبْیٌ (غزال) کا وغیرہ اسی طرح تَغَازِیَۃٌ اصلاً تَغَازُوَۃٌ (ایک بار مذہب کے لئے لڑنا) اور تَلَقِّیَۃٌ (ایک بار ملنا) اصلاً تَلَقُّیَۃٌ وغیرہ ہین اسلئے کہ واو اور یا اگرچہ ظاہراً ان لفظون کے اخیر نہین ہین لیکن جدا ہو سکنے والے آخر

الف کا ہی جو حالت معروفی مین تھا لیکن اِحْيِوَيَّاءٌ یا اِحْوِيوَاءٌ (بھورا ہونا) مین ضرورۃً نہین مگر اختیاراً عمل کرتا ہی اسلئے کہ اِحْمِيرَارٌ کے حرف یار کو بعضے قواعد نویس غیر متبدل سمجھتے ہین اور بعضے اسکو صیغہ ماضی اِحْمَارَّ کے الف کا بدل خیال کرتے ہین لفظ عَوِيَّةٌ یا عَوَّةٌ (چلّانا) سماعی ہی اور ایسا ہی لفظ نَهُوٌّ (بہت منع کرنے والا) ہی جو اصلاً نَهُوِيٌ ہی صحیح صورتین ان لفظون کی موافق اوپر والے قاعدہ کے عَبِيَّةٌ اور نَهِيٌّ ہوتی ہین لفظ رِيَّا اور رِيَّةٌ عوض رُؤْيَا اور رُؤْيَةٌ ہمزہ دار کے آتے ہین وغیرہ لیکن اس تبدیل کو سماعی تبلاتے ہین جو جمع وزن فُعُلٌ پر بنتے ہین اور پہلا اور پچھلا اصلی حرف واو اور یار رکھتے ہین تو پہلا اصلی حرف کسرہ یا ضمہ قبول کرتا ہی جیسے لُيٌّ اصلاً لُوِيٌ جمع اَلْوَىٰ (دشمن سخت)۔

بائیسوان قاعدہ

اوپر والے قاعدہ کی تعمیل کے بعد اگر وزن اسم کا فَيْعِلٌ ہوتا ہی تو دوسری یاء کبھی کبھی اختیاراً گرادی جاتی ہی جیسے سَيْدٌ بجاے سَيِّدٌ (سردار) اور هَيْنٌ بجاے هَيِّنٌ (آسان) وغیرہ اور وزن اسم کا فَيْعَلُولَةٌ ہوتا ہی تو اُس یار کو گرادینا اختیاری نہین رہتا ضروری ہوجاتا ہی جیسے كَيْنُونَةٌ اصلاً كَيْوَنُونَةٌ (ہستی) اور حَيْلُولَةٌ اصلاً حَيْوَلُولَةٌ (حائل ہونا) وغیرہ مگر نظم مین اس یا کے رہنے آنے کی بھی مثالین ملتی ہین جیسے كَيَّنُونَةٌ بجاے كَيْنُونَةٌ (ہستی) وغیرہ۔

تئیسوان قاعدہ

وزن مَفَاعِلُ مین صرف اتنا فرق ہی کہ ان مین پچھلے حرف کے پہلے ایک یا زیادہ ہی۔

بیسوان قاعدہ

جو الف یا یار کسی اسم کی حالت وحدت مین مَدَّۃٌ زَائِدَۃٌ ہو کر آتا ہی سو حالت جمع مین وزن فَوَاعِلُ فَعَاعِیلُ مَفَاعِلُ مَفَاعِیلُ وغیرہ کے بعد آنے سے واو ہو جاتا ہی جیسے قَاعِدَۃٌ (اصل) جمع قَوَاعِدُ قِیتَالٌ (قتل باہم) جمع قَوَاتِیلُ وغیرہ۔

اکیسوان قاعدہ

اگر واو اور یار یا یار اور واو کسی لفظ مین برابر آتے ہین اور اُن مین پہلا ساکن اور غیر متبدل ہوتا ہی تو واو کو یار سے بدلنا پڑتا ہی اور پھر دونون ہم جنس حرف ملکر مشدد ہو جاتے ہین اور اُنکے پہلے والی حرکت اگر ضمہ ہوتی ہی تو کسرہ ہو جاتی ہی جیسے سَیِّدٌ (سردار) اصلاً سَیْوِدٌ مَیِّتٌ (مردہ) اصلاً مَیْوِتٌ مَرْمِیٌّ (پھینکا ہوا) اصلاً مَرْمُوْیٌ مُسْلِمِیَّ (میرے مسلمان) اصلاً مُسْلِمُوْیَ اس پچھلی مثال مین حرف یا شخص اول یعنی متکلم کی ضمیری انتہا ہی اس لیئے جدا لفظ نہین سمجھی جاتی۔

بیان

یہ قاعدہ تُسُوْیِرَ اور تُبُوْیِعَ پر جو تَسَایَرَ (اُس مرد نے سیر کی) اور تَبَایَعَ (اُس مرد نے بیچا) کے مجہول ہین عمل نہین کرتا ہی اسلئے کہ حرف واو دونون مین بدل

جو جمع وزن مَفَاعِلُ پر بنتا ہی اور اُس مین الف کے کسی طرف دو حرف علت آتے ہین تو دوسرا ہمزہ ہوجاتا ہی جیسے آوَائِلُ اصلاً آوَاوِلُ جمع اَوَّلُ (پہلا) خَیَائِرُ اصلاً خَیَایِرُ جمع خَیِّرٌ (نیک) بَوَائِعُ اصلاً بَوَایِعُ جمع بَوِیعَۃٌ جو بمعنی ہی سَیَائِدُ اصلاً سَیَاوِدُ جمع سَیِّدٌ (سردار) اصلاً سَیوِدٌ وغیرہ لفظ ضَیَاوِنُ جمع ضَیوَنٌ (ایک قسم کی بلی) سماعی ہی قیاساً ضَیَائِنُ ہونا چاہیئے برخلاف اسکے واو کو صحتہ قائم رکھتے ہین عَوَاوِرُ مین اسلئے کہ یہ مخفف ہی عَوَاوِیرُ جمع عُوَّارٌ (کم ہمت) کا اس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وزن اسکا مَفَاعِلُ نہین ہی مَفَاعِیلُ ہی جیسے طَاؤُوسٌ (مور) جمع طَوَاوِیسُ وغیرہ۔

بیان

قواعد نویس سیبویہ اس قاعدہ کو درست سمجھتا ہی اور قواعد نویس اخفش کہتا ہی کہ یہ قاعدہ صرف تب عمل کرتا ہی جب وزن مَفَاعِلُ کے اِدہر اُودہر دو واو ہوتے ہین اور دو یا ہوتی ہین یا واو اور یا رہوتے ہین تو عمل نہین کرتا ہی اس صورت مین ضَیَاوِنُ اسکی دانست مین قیاسی ہی۔

شرح

وزن مَفَاعِلُ سے میری مراد اُن جمیع جمع سے ہی جو پانچ حرف رکھتے ہین جن مین پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہین اور تیسرا الف ساکن اور چوتھا حرف مکسور ہو جیسے فَعَائِلُ فَعَالِلُ وغیرہ اسی طرح وزن مَفَاعِیلُ فَعَالِیلُ وغیرہ مقصود ہی ان مین او

جو لفظ وزن فَاعِلٌ پر بنتے ہین سوا اپنے بجپے اصلی واو یا یار کو ہمزہ سے بدلتے ہین اول اگر یہ واو اور یار متناسب فعلون کے صیغون مین تبدیل پاتے ہین جیسے قَائِلٌ (بولنے والا) اور بَائِعٌ (بیچنے والا) وغیرہ دوم اگر متناسب فعل نہین ہوتا ہی جیسے جَائِزَۃٌ (بخشش) اور سَائِفٌ (شمشیر گر) وغیرہ یہ قاعدہ عَاوِرٌ (کانا) اور صَائِدٌ (وہ جو گردن مین اکڑ رکھتا ہی یا غرور سے گردن اونچی رکھتا ہی) مین عمل نہین کرتا ہی اسلئے کہ فعل عَوِرَ اور صَيِدَ تبدیل کے متحمل نہین ہین۔

اٹھارہوان قاعدہ

جو جمع وزن مَفَاعِلُ پر آتا ہی اُس مین الف کے پیچھے ہر ایک مَدَّۃٌ زَائِدَۃٌ ہمزہ ہو جاتا ہی جیسے رَسَائِلُ جمع رِسَالَۃٌ (رسالہ) اور صَحَائِفُ جمع صَحِيفَۃٌ (کتاب) اور عَجَائِزُ جمع عَجُوزٌ (بڑہیا) وغیرہ یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جَدَاوِلُ جمع جَدْوَلٌ (دہارا) پر اسلئے کہ یہان واو مدہ نہین ہی اور مَعَاوِنُ جمع مَعُونَۃٌ (مدد) اور مَطَايِبُ جمع مَطِيبَۃٌ (چیز خوش) پر اسلئے کہ یہان مدہ اصلی ہی نہ زائد اس قاعدہ کا استعمال سماعی ہی مَعَائِشُ صحیح اور زیادہ مستعمل مَعَايِشُ جمع مَعِيشَۃٌ (جینا) اور مَصَائِبُ صحیح لیکن کم مستعمل مَصَاوِبُ جمع مُصِيبَۃٌ اصلاً مُصْوِبَۃٌ (آفت) مین وغیرہ اور جو جمع وزن مَفَاعِيلُ پر بنتا ہی اس مین یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی۔

انیسوان قاعدہ

اصل مین رِوَاضٌ جمع رَوْضٌ (باغ) کا اور حِیَاضٌ اصل مین حِوَاضٌ جمع حَوْضٌ (تالاب) کا وغیرہ اور اُس واو سے بھی جو حالت جمعیت مین متحرک ہوتا ہی الف کے بعد آوے خواہ نہ آوے اور حالت وحدت مین تبدیل پاتا ہی جیسے رِیَاحٌ اصل مین رِوَاحٌ جمع رِیحٌ اصل مین رِوحٌ (ہوا) کا اور دِیَارٌ اصل مین دِوَارٌ جمع دَارٌ اصل مین دَوَرٌ (گھر) کا اور دِیَمٌ اصل مین دِوَمٌ جمع دِیمَۃٌ (وہ مینھ جو برابر برستا ہی اور جس مین گرج اور بجلی ہوتی ہی) اصل مین دِوْمَۃٌ کا جو مشتق ہی دَوَامٌ (ہمیشگی) سے تِیَرٌ (بار بار) اصل مین تِوَرٌ جمع تَارَۃٌ اصل مین تَوَرَۃٌ (ایک بار) کا وغیرہ۔

بیان

باوجود موجودگی شرائط مذکورہ قاعدہ ہذا اس واو کا بدلنا سماعی ہی جیسے حِوَجٌ جمع حَاجَۃٌ (ضرورت) کا جسکو قیاساً حِیَجٌ ہونا چاہیے تھا اور اسی طرح عدم موجودگی شرائط مذکورہ مین اس واو کا بدلنا سماعی ہی جیسے ثِیَرَۃٌ جمع ثَوْرٌ (بیل) کا یہان حالت جمعیت مین واو کے پیچھے الف نہین آتا ہی اور طِیَالٌ جمع طَوِیْلٌ (لنبا) کا یہان واو حالت وحدت مین ساکن ہی مگر جانا چاہیے کہ صحیح صورتین ثِوَرَۃٌ اور طِوَالٌ بھی عموماً اس زبان مین مستعمل ہین اور یہ قاعدہ لفظ عِوَدَۃٌ جمع عَوْدٌ (بڈھا اونٹ) اور کِوَزَۃٌ جمع کُوزٌ (ظرف آب) وغیرہ مین عمل نہین کرتا ہی اسلئے کہ وہ حالت جمعیت مین الف کے پہلے نہین آتا ہی۔

سترہوان قاعدہ

پندرہوان قاعدہ

جو واو متحرک کسی مصدر کا اصلی بچلا حرف ہو کر کسرہ کے پیچھے آتا ہی اور فعل کے صیغون مین تبدیل کا متحمل ہوتا ہی سو یا سے بدل جاتا ہی جیسے قِیَمٌ یا قِیَامٌ (کھڑا ہونا) اصل مین قِوَمٌ یا قِوَامٌ ہی اور فعل اس کا قَامَ اصل مین قَوَمَ (وہ کھڑا ہوا) وغیرہ

بیان

یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی اول زَوَالٌ (گھٹنا جیسا آفتاب کا خط استوا سے) فعل زَالَ پر اور دُوَارٌ (چکر کھانا سر کا) فعل دَارَ پر اسلئے کہ ان مین واو کسرہ کے پیچھے نہین آتا ہی دوم عِوَضٌ (بدلہ) اور خِوَانٌ (خوان) پر اسلئے کہ یہ مصدر نہین ہین سیوم قِوَامٌ (مقابلہ) پر جو مصدر مزید فیہ ہی قَاوَمَ (اُس قوم نے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا) کا اسلئے کہ واو فعل کے صیغون مین تبدیل کا متحمل نہین ہی چہارم اِلْتِوَاءٌ (لپٹنا) اور اِسْتِوَاءٌ (برابر ہونا) پر اسلئے کہ یہ مصدر قسم ناقص کے ہین اور ناقص اس قاعدہ کے تابع نہین ہین اور حِوَلٌ (بدلنا) فعل حَالَ اور نِوَارٌ (ڈر سے بھاگنا) فعل نَارَ سماعی ہین قیاسًا حِیَلٌ اور نِیَارٌ ہوتے ہین۔

سولھوان قاعدہ

اوپر والے قاعدہ مین جو تبدیل بیان کی ہی سو اُس متحرک واو سے بھی علاقہ رکھتی ہی جو اسمون کی حالت جمعیت مین الف کے بعد آتا ہی اور حالت وحدت مین ساکن رہتا ہی جیسے رِیَاضٌ

اس قاعدہ کے مختلفات اول وہ لفظ ہین جن مین اس قاعدہ کا عمل باوجود موجودگی شرائط مذکورہ اختیاری ہی لیکن ضروری نہین ہی جیسے مَثُوبَۃٌ یا مَثْوَبَۃٌ (انعام) مَقْوَدَۃٌ یا مَقَادَۃٌ (ایک طرح کا رسا) اَجْوَدَ یا اَجَادَ (وہ اچھا ہوا) صَارَ جَیِّدًا (وہ تیز گھوڑا رکھتا تھا) جَوَادٌ اَغْیَمَتِ السَّمَاءُ یا اَغَامَتِ السَّمَاءُ (آسمان ابر دار ہوا) اِسْتَغْیَلَ الشَّجَرُ یا اِسْتَغَالَ الشَّجَرُ (وہ درخت ڈالیان باہم رکھتا تھا) وغیرہ دوم وہ لفظ ہین جن مین باوجود موجودگی شرائط مذکورہ یہ قاعدہ عمل نہین کرنے پاتا جیسے اَعْوَلَ نہ اَعَالَ (وہ عیال دار ہوا) اَسْیَسَتِ الشَّاۃُ (وہ بکری بہت پیر ہوئی) وغیرہ سیوم وہ لفظ ہین جن مین یہ قاعدہ خلاف شرائط مذکورہ عمل کرتا ہی جیسے اِسْتَحَی صحۃً وکثرۃً اِسْتَحْیَا (وہ شرمندہ ہوا) مطابق چوتھی شرط کے چہارم وہ لفظ ہین جن مین اس قاعدہ کی تعمیل مین کچھ اختلاف واقع ہوتا ہی جیسے مَلِیْمٌ صحۃً مَلُوْمٌ اصل مین مَلْوُوْمٌ (ملامت کیا ہوا) اور مَھُوْبٌ صحۃً مَھِیْبٌ اصل مین مَھْیُوْبٌ (ڈرا ہوا) وغیرہ یہ قاعدہ خلاف استعمال صحت کے ساتھ قیاساً عمل کرتا ہی یا نہین اس بات پر قواعد نویس مختلف الرای ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا عمل وزن اَفْعَلَ یا اِسْتَفْعَلَ پر فقط اختیاری ہی کبھی ضروری نہین ہی اور اتنا اور بھی جاننا چاہیئے کہ مشتق اور مزید فیہ کی صورتون کی بدلا بدلی ہمیشہ اصل کی بدلا بدلی پر منحصر ہی جیسے اَعْوَرُ نہ بدلے ہوئے عَوِرَ (وہ کانا ہوا) سے بنا ہی اور جو لوگ اصل عَوِرَ کو عَارَ سے بدلتے ہین سو مشتق اَعْوَرُ کو اَعَارُ سے بدلین گے لیکن اگر نہ بدلنا اصل کا سماعی ہوتا ہی جیسے قَوَدٌ (قصاص کی سزا دینا) تو مشتق بدلا بدلی کا متحمل ہوتا ہی جیسے اِقَادَۃٌ نہ اِقْوَادٌ ٹھیک اپنی اصل کے معنی مین آتا ہی۔

تو یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جیسے بُوْیِعَ مجہول بَایَعَ کا (اُس قوم نے بیچا بیچی کی) اُسَیِّدُ (سیاہی مائل) اصل مین اُسَیْوِدُ تھا اسم تصغیر اَسْوَدُ (سیاہ) کا سیوم یہ کہ قسم ملحق کے لفظون مین بھی یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جیسے اِجْوَنْدَدَ مثل اِحْرَنْجَمَ جُوْدٌ (بخشش) سے نکلا ہی یا جَوْدَۃٌ (تیزی فہم) سے وغیرہ چہارم یہ کہ قسم ناقص کے لفظون مین بھی یہ قاعدہ عمل نہین کرتا جیسے اَحْیَا (اُس مرد نے جلایا) اِسْتَحْیَا (وہ شرمندہ ہوا) وغیرہ پنجم یہ کہ رنگ اور نقص کے معنی رکھنے والے لفظون مین بھی عمل کرتا ہی جیسے اِسْوَدَّ (وہ سیاہ ہوا) اِبْیَضَّ (وہ سفید ہوا) اِعْوَرَّ (وہ کانا ہوا) وغیرہ ششم یہ کہ جو فعل حیرت اور تعجب کے معنی دیتا ہی اور صِیْغَۃُ التَّعَجُّب کہلاتا ہی جسکا بیان آگے آوے گا اُس مین بھی یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جیسے مَا اَطْوَلَ زَیْدًا یا اَطْوِلْ بِزَیْدٍ (زید کتنا لنبا ہی) مَا اَبْیَنَ الْاَمْرَ یا اَبْیِنْ بِالْاَمْرِ (یہ امر کیا صاف ہی) وغیرہ ہفتم یہ کہ جو اسم اسم آلہ کے وزن پر بنتا ہی اُس مین بھی عمل نہین کرتا ہی جیسے مِقْوَلٌ (آلہ بولنے کا) مِصْیَدَۃٌ (آلہ صید کرنے کا) مِکْیَالٌ (آلہ ماپنے کا) مِعْوَانٌ (زیادہ مدد دینے والا) وغیرہ ہشتم یہ کہ جو اسم کسی فعل کا سا وزن رکھتا ہی اُس مین بھی عمل نہین کرتا ہی جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) اَبْیَضُ (سفید) وغیرہ نہم یہ کہ جو اسم اِس قاعدہ کے عمل کرنے سے کسی فعل کی صورت اختیار کرلے اُسمین بھی یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی جیسے تَقْوَالٌ (زیادہ بولنا) تَسْیَارٌ (زیادہ چلنا) اَقْیِسَۃٌ جمع قِیَاسٌ (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے تولنا) تَصْوِیْرٌ (تصویر کھینچنا) تَصْیِیْرٌ (کسی چیز کو اپنے مطلب کے موافق کرنا) وغیرہ۔

تو دونون حرف اپنی پہلے کی حرکت کے ہم جنس حرف سے بدل جاتے ہین جیسے یَخَافُ (وہ ڈرتا ہی یا ڈرے گا) اصل مین یَخْوَفُ تھا مَخَابَۃٌ (ڈر) اصل مین مَخْوَبَۃٌ تھا یُقِیْمُ (وہ کھڑا ہوتا ہی یا ہوگا) اصل مین یُقْوِمُ تھا مَضُوْفَۃٌ (ڈرا ہوا) اصل مین مَضْیُفَۃٌ تھا وغیرہ اس قاعدہ کی تعمیل کے بعد دوساکن کا اتصال روکنے کو اگر ضرورت ہوتی ہی تو واو یا یاء کو دور کر دیتے ہین جیسے خَفْ (تو ڈر) اصل مین اِخْوَفْ تھا بِعْ تو بیچ اصل مین اِبْیِعْ تھا وغیرہ اور جو لفظ وزن مَفْعُوْلٌ پر بنتے ہین ان مین اگر واو یا یاء بجائے اصلی حرف ہوتے ہین تو ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہی جیسے مَقُوْلٌ (کھا ہوا) اصل مین مَقْوُوْلٌ تھا مَبِیْعٌ (بیچا ہوا) اصل مین مَبْیُوْعٌ تھا وغیرہ جو ایسے مصدر وزن اِفْعَالٌ یا اِسْتِفْعَالٌ پر بنتے ہین سو آخر مین ایک ۃ چاہتے ہین جیسے اِقَامَۃٌ اصل مین اِقْوَامٌ تھا اِسْتِقَامَۃٌ اصل مین اِسْتِقْوَامٌ تھا اِبَاعَۃٌ یا اِسْتِبَاعَۃٌ (بیچنا) اصل مین اِبْیَاعٌ یا اِسْتِبْیَاعٌ تھا وغیرہ لیکن اگر مصدر کے بعد کوئی اسم حالت اضافی مین آتا ہی تو اس تای آخیرہ کو اختیاراً چھوڑ بھی دیتے ہین جیسے اِقَامُ الصَّلٰوۃِ بجای اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ (قائم کرنا نماز کا) وغیرہ۔

بیان

اس قاعدہ کی تعمیل مین کئی شرطین ضرور ہین اول یہ کہ حرف واو اور یاء بجائے اصلی حرف ہو وین فعلون کے یا اُن اسمون کے جو فعلون سے متعلق ہین مثلاً اسمای مصدر اور انکے اسمای مشتق دوم یہ کہ اس واو اور یاء کا پہلا حرف اگر لین یا زاید ۃ ہوتا ہی

گرا دیا جاتا ہی تو انکا پہلا حرف تین باتین اختیار کرتا ہی اول یہ کہ وہ صاف کسرہ قبول کرتا ہی دوم یہ کہ وہ کسرہ کی آواز ضمہ کی سی قبول کرتا ہی سیوم یہ کہ وہ صاف ضمہ قبول کرتا ہی جیسے قِلْنَ بِعْنَ اُختِرْنَ اُنقِدْنَ یا قُلْنَ بُعْنَ اُختُرْنَ اُنقُدْنَ یہ رای صیرافی قواعد نویین کی ہی لیکن اس مین معروف اور مجہول کی صورت پہچانی نہین پڑتی کیونکہ اس حالت مین بِعْنَ کے معنی ہوتے ہین عورتون نے بیچا یا عورتین بیچی گئین اور قُلْنَ کے معنی ہوتے ہین عورتون نے کہا یا عورتین کہی گئین وغیرہ یہ قباحت رفع کرنے کے لئیے بعضے قواعد نویسون نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جہان قرینہ مقتضی ہوتا ہی وہان حالت مجہولی مین اجوف یائی کو صاف کسرہ لگاتے ہین جیسے بِعْتَ یا عَبْدُ (تو بیچا گیا ای غلام) اور فعل مکسورُ العین کو جیسے خِفْتَ یا ھَوْلُ (تو ڈرایا گیا ای ڈر) خِفْتَ اصل مین خُوِفْتَ تھا وغیرہ اور اور فعلون مین صاف ضمہ لگایا جاتا ہی جیسے قُلْتَ یا قَوْلُ (تو کہا گیا ای قول) وغیرہ اور جہان قرینہ مقتضی نہین ہوتا تو پہلے دونون کو خالص ضمہ دیتے ہین یا ضمہ کی آواز دینے والا کسرہ جیسے خُفْتَ بُعْتَ اور پچھلے تیسرے کو خالص کسرہ یا کسرہ کی آواز دینے والا ضمہ جیسے قِلْتَ وغیرہ۔

چودھوان قاعدہ

متحرک واو یا یاء جس ساکن حرف کے بعد آتے ہین اپنی حرکت اُسکو دیدیتے ہین جیسے یَقُولُ (وہ بولتا ہی یا بولے گا) اصل مین یَقْوُلُ تھا اور مَقِیلٌ (دوپہر کو سونے کی جگہہ) اصل مین مَقْیِلٌ تھا وغیرہ بعد اسکے ضرورت ہوتی ہی

صیغہ مضارع وزن یَفْعِلُ پر بنتا ہی ماضی کسی وزن پر ہو جیسے سِخْتُ (مین نگل گیا پانی وغیرہ آسانی سے) اصل مین سَوَغْتُ تھا وزن ضَرَبَ پر جسکا مضارع مکسور العین ہی اور سب حالتون مین پہلا حرف ضمہ قبول کرتا ہی جیسے قُلْتُ (مین بولا) اصل مین قَوَلْتُ تھا وزن نَصَرَ پر اور طُلْتُ (مین لنبا ہوا) اصل مین طَوُلْتُ تھا وزن کَرُمَ پر وغیرہ۔

بارہوان قاعدہ

بچلا واو یا یاء ماضی مجہول کا اگر حالت معروفی مین تبدیل پا چکا ہی تو ان کا کسرہ پہلے اصلی حرف پر آجاتا ہی اور واو یاء ہو جاتا ہی جیسے قِیلَ (وہ کہا گیا) بِیعَ (وہ بیچا گیا) اصل مین قُوِلَ اور بُیِعَ اور اسی طرح مزید فیہ مین جیسے اُخْتِیرَ اور اُنْقِیدَ وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ کبھی کسرہ پہلے اصلی حرف کو دیئے جانے کے عوض اختیاراً گرا دیتے ہین اور اس حالت مین یا واو ہو جاتی ہی جیسے قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوِرَ اُنْقُوْدَ وغیرہ اور اگر گراتے نہین اور اُس پہلے حرف کو دیتے ہین تو یا ر کی آواز ضمہ کی سی ہو جاتی ہی اور اشمام کہلاتی ہی جیسے قِیلَ بِیعَ اُخْتِیرَ وغیرہ ایسے ملفوظ ہوتے ہین گویا قُیْلَ بُیْعَ اُخْتُیْرَ وغیرہ لکھے ہووین۔

تیرہوان قاعدہ

جب صیغہ ماضی سے بچلا اصلی واو یا یاء دو ساکن کے پاس پاس آنے سے

(پانُون کی اونگلیون کا پھیرنا) قَوَدٌ (قصاص لینا) غَیَبٌ جمع غَائِبٌ (غیر حاضر) کا حَوَکَۃٌ جمع حَائِكٌ (جلاہا) کا خَوَنَۃٌ جمع خَائِنٌ (دغاباز) کا اُوَوٌ عوض اُوَیٌ جمع اُوَّۃٌ (آفت) کا حَوِلٌ (فریبی) یہ لفظ حِیلَۃ سے بنا ہی صَوِفَ الْکَبْشُ (بھیڑی اُون دار ہوئی) وغیرہ جاننا چاہیے کہ بعض اہل عرب ساکن واو اور یاء کو فتحہ کے بعد کبھی کبھی الف سے بدل دیتے ہین جیسے تَابَۃٌ بجای تَوْبَۃٌ (توبہ) اور صَامَۃٌ بجای صَوْمَۃٌ (روزہ یا گرجا گھر) رَأَیْتُ ضَارِبَانِ بجای رَأَیْتُ ضَارِبَیْنِ (مین نے دیکھے دو مارنے والے) وغیرہ اس تبدیل کو اکثر سماعی سمجھتے ہین مگر قوم بَنُو تَمِیم جو لفظ وزن اَفْعَالٌ پر بنتا ہی اور اسکا واو پہلا اصلی حرف ہوتا ہی تو اُسکا الف سے بدلنا اختیاری جانتے ہین جیسے آلَادٌ بجای اَوْلَادٌ (لڑکے) آثَانٌ بجای اَوْثَانٌ (بُت جمع) آهَامٌ بجای اَوْهَامٌ (خیالات) وغیرہ اور جو اصلی پچھلی یا اصلی فتحہ سے متحرک ہوتی ہی اور کسرہ کے پیچھے آتی ہی اُسکو قوم بَنُو طَیّ الف سے بدلتے ہین اور کسرہ کو فتحہ سے جیسے نَاصَاۃٌ بجای نَاصِیَۃٌ (پیشانی) اور دُعَا بجای دُعِيَ (وہ مانگا گیا) اصل مین دُعِوَ وغیرہ۔

گیارھوان قاعدہ

ثلاثی مجرد کے صیغۂ ماضی معروف مین پچھلے واو یا یاء کو دو ساکن پاس پاس آنے سے اکثر نکال دیتے ہین اس حالت مین پہلا حرف کسرہ قبول کرتا ہی اول اگر پچھلا اصلی حرف یا ہوتا ہی جیسے بِعْتُ (مین نے بیچا) اصل مین بَیَعْتُ تھا دوم اگر صیغۂ ماضی وزن فَعِلَ پر بنتا ہی جیسے خِفْتُ (مین ڈرا) اصل مین خَوِفْتُ تھا سیوم اگر

دَعَوُوْا (اُن مردون نے دعوی کیا) اَعْلَیْنَ اصل مین اَعْلَوِیْنَ جمع اَعْلیٰ (بلند تر یا بلند ترین) کا اسلئے کہ مَدَّةٌ جو ہر ایک مثال مین واو کے پیچھے آتا ہی سو علامت جمع ہی اسلئے تبدیل کا مانع ہی ہشتم کسی لفظ پر جس مین واو اور یا کے پیچھے تثنیہ کے نشان آتے ہین جیسے دَعَوَا (ان دو مردون نے دعوی کیا) رَمَیَا (اُن دو مردون نے پھینکا) عَصَوَیْنِ (دو عصا) حُبْلَیَیْنِ (دو حاملہ) وغیرہ نہم کسی لفظ پر جسمین واو اور یا رکے پیچھے یا رشدو جو منسوب کا نشان ہو آتی ہی جیسے عَصَوِیٌّ حُبْلَوِیٌّ وغیرہ دہم کسی لفظ پر جسمین واو اور یا سکے پیچھے نون تاکید آتا ہی جیسے یُدْعَیَنَّ یا یُدْعَیَنْ (وہ ضرور دعوی کیا جاتا ہی یا جائے گا) اِخْشَیَنَّ یا اِخْشَیَنْ (تو ضرور ڈرتا ہی یا ڈریگا) وغیرہ یازدہم جو لفظ وزن فَعَلَانٌ یا فَعَلیٰ پر آتے ہین انکے بچلے حرف پر جیسے جَوَلَانٌ (گھوڑے کا شق کرنا) حَیَوَانٌ (جاندار) صَوَرَیٰ (راغب) حَیَدیٰ (اپنے سایہ سے چمکنے والا گدہا) وغیرہ دوازدہم اس لفظ پر جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو کہ اس کی اصل سے نکلا ہوا اور ایسا اجتماع رکھتا ہو کہ اس قاعدہ کا تابع ہو جیسے عَوِرَ ہم معنی اِعْوَرَّ (وہ اندہا ہوا) کا صَیِدَ ہم معنی اِصْیَدَّ (اس مرد کی گردن مین پیچ آیا) اِجْتَوَرُوْا یا تَجَاوَرُوْا (وہ ہمسایہ ہوئے) اِعْتَوَنُوْا یا تَعَاوَنُوْا (انھون نے باہم مدد کی) وغیرہ سیزدہم اُس واو اور یا پر جو قسم صحیح کے کسی حرف کے بدلے آتے ہین جیسے شَیَرَةٌ بجای شَجَرَةٌ (درخت) وغیرہ۔

ان شرطون کے خلاف لفظون کی تبدیل قلیل الوقوع ہی اسلئے سماعی سمجھا چاہیئے جیسے عَارَ کبھی عَوِرَ کے بدلے آتا ہی جو ہم معنی ہی اِعْوَرَّ (وہ اندہا ہوا) کا وغیرہ اور اسی طرح باوجود شرائط مذکورہ اگر تبدیل نہووے تو اسکو بھی سماعی سمجھنا چاہیے جیسے زَوَجٌ

ہے جیسا صیغہ تثنیہ میں ہوتا ہے مثلاً دَعَتَا (ان دو عورتوں نے دعوی کیا) اصل میں دَعَوَتَا
رَمَتَا (اُن دو عورتوں نے پھینکا) اصل میں رَمَیَتَا وغیرہ۔

بیان

اس قاعدے کی تعمیل میں کئی شرائط ہیں سو اب میں تبلاتا ہوں یہ قاعدہ عمل نہیں کرتا ہے اول اگر واو اور یاء کی حرکت اتفاقی ہوتی ہے اصلی نہیں ہوتی جیسے حَوْبٌ اصل میں حَوْأَبٌ (نام ایک قطعہ آب کا جو بصرہ کی راہ میں ہے) جَیْلٌ اصل میں جَیْأَلٌ (کفتار) وغیرہ دوم اگر واو اور یاء کے پہلے اتفاقاً فتحہ آتا ہے اصلاً نہیں آتا جیسے فَوَعَدَ (پس اُس مرد نے وعدہ کیا) فَیَسَرَ (پس وہ جوا کھیلا) وغیرہ سیوم اگر لفظ ملحق ہوتا ہے یعنی دوسرے لفظ سے نسبت رکھتا ہے جیسے کَوْأَلٌ (چھوٹا) مثل سَفَرْجَلٌ کی اور بَیْعَوْعٌ مثل قَرْبُوسٌ کی بَاعَ (اُس مرد نے بیچا) سے وغیرہ چہارم اگر واو اور یا کسی اصل کے پہلے اصلی حرف ہوتے ہیں جیسے تَوَسَّطَ (وہ درمیان میں آیا) تَیَسَّرَ (وہ آسان ہوا) وغیرہ پنجم یہ قاعدہ عمل نہیں کرتا ہے قسم ناقص کے پچھلے اصلی حرف پر جیسے قَوِیَ (وہ زور آور ہوا) حَیِیَ (وہ جیا) وغیرہ ششم پچھلے اصلی حرف پر اگر وہ پچھلا اصلی حرف اپنے پیچھے کوئی حرف علت آنے سے ناقص کا سا بچلا ہوجاتا ہے جیسے اِرْعَوَی (وہ بدی سے باز آیا) اِحْوَوَی (وہ بہت بھورا ہوا) وغیرہ ہفتم اُس لفظ پر جس میں واو اور یا کے پیچھے مَدَّةٌ زَائِدَةٌ یعنی جو حالت جمعیت کا نشان نہیں ہوتا آتا ہے جیسے جَوَادٌ (اسپ تیزرو) سَیَالٌ (نام ایک جگہہ کا) طَوِیلٌ (لمبا) غَیُورٌ (غیرت والا) وغیرہ برخلاف دَعَوُا اصل میں

ہین ان فعلون کی یکسان ہی جیسے اِتَّعَدَ یَتَّعِدُ اِتِّعَادٌ مُتَّعِدٌ وغیرہ لیکن اگر اصل مین واو یا یاء یا ہمزہ ہوتے ہین تو یہ قاعدہ اکثر عمل نہین کرتا ہی جیسے اِیْتَمَنَ (وہ ایمان لایا) وغیرہ لیکن بغداد مین اس حالت مین بھی اُس تبدیل کو اختیاری سمجھتے ہین جیسے اِتَّمَنَ (وہ ایمان لایا) اور اِتَّزَرَ (اس مرد نے ازار پہنا) اور اِتَّخَذَ (اُس مرد نے جگہہ لی) وغیرہ۔

بیان

بعض اہل عرب واو اور یاء کو جنکا ذکر اوپر والے قاعدہ مین لکہا ہی اُن کے پیچہے والے حرکت کے ہم جنس حرف سے بدل دیتے ہین جیسے اِیْتَعَدَ یَاتَعِدُ مُوْتَعِدٌ اِیْتَسَرَ یَاتَسِرُ مُوْتَسِرٌ وغیرہ لیکن یہ بات مخصوص حجاز مین ہی بلکہ وہان بھی کم ہی۔

دسوان قاعدہ

حرف واو اور یاء کسی حرکت سے متحرک ہووین جب فتحہ کے پیچہے آتے ہین تو الف سے بدل جاتے ہین مثلاً قَالَ (وہ بولا) اصل مین قَوَلَ بَاعَ (اُس مرد نے بیچا) اصل مین بَیَعَ دَعَا (اُس مرد نے دعوی کیا) اصل مین دَعَوَ رَمٰی (اس مرد نے پہینکا) اصل مین رَمَیَ وغیرہ اور اگر اس قاعدہ کی تعمیل مین دو ساکن متواتر آجاتے ہین تو بدلا ہوا الف چہوڑ دیا جاتا ہی جیسے دَعَوَتْ اول دَعَاتْ ہوتا ہی اور پہر دَعَتْ (اُس عورت نے دعوی کیا) رَمَتْ اصل مین رَمَیَتْ (اُس عورت نے پہینکا) وغیرہ اگرچہ دوسرا حرف جو اصل مین ساکن ہوتا ہی اتفاق سے کوئی حرکت بھی قبول کرلے تو بھی یہ بحال نہین ہوسکتا

بیان

جو مصدر فِعْلَۃٌ پر بنتے ہین سو کبھی واو کو برقرار بھی رکھتے ہین جیسے وِضْعَۃٌ اکثر ضِعَۃٌ (رکھنا) وغیرہ دوسرے وزنون پر جو مصدر بنتے ہین سو وہ واو برقرار رکھتے ہین جیسے وَزْنٌ وَصْفٌ وَعْدٌ وَعْلَۃٌ وغیرہ اسما علاوہ مصادر واو کو ہمیشہ بحال رکھتے ہین کسی وزن پر کیون نہ آوین جیسے وُجْہَۃٌ (وہ جگہہ جس طرف رخ کرین) وِلْدَۃٌ جمع وَلِیْدٌ (طفل یا غلام) کا وغیرہ پڑہنے والا دیکھے گا کہ واو گر جانے کے بعد پہلا اصلی حرف کسرہ قبول کرتا ہی لیکن اگر مضارع وزن یَفْعَلُ پر بنتا ہی تو کبھی فتحہ بھی لگا سکتے ہین جیسے ضَعَۃٌ یَضَعُ سے اور سَعَۃٌ یَسَعُ سے اور ہَبَۃٌ نہ ھِبَۃٌ وَھَبَ (اُس مرد نے بخشا) سے جسکا مضارع ہی یَھَبُ وغیرہ لیکن ضمہ بہت کم لگتا ہی جیسے صُلَۃٌ اکثر صِلَۃٌ (ملنا) وغیرہ اور جس مصدر کی گردان کَرُمَ کے موافق ہوتی ہی اُسمین بھی واو کم چھوٹتا ہی جیسے دَعَۃٌ (آرام) اس کا ماضی ہی وَدُعَ اور قِحَۃٌ (بے ادبی کرنا) اسکا ماضی ہی وَقُحَ وغیرہ۔

نوان قاعدہ

جو فعل وزن اِفْتَعَلَ پر بنتا ہی اُسکا پہلا اصلی حرف خواہ واو ہو خواہ یا رتا ہو جاتا ہی اور پھر دونون ہم جنس حرف ملکر ایک مشدد بن جاتے ہین جیسے اِتَّعَدَ (ایک دوسرے کو اُس جماعت نے دہمکایا) اصل مین اِوْتَعَدَ تھا اور اِتَّسَرَ (اُس مرد نے جوئے مین جیتا ہوا اونٹ کا گوشت تقسیم کیا) اصل مین اِیْتَسَرَ تھا وغیرہ یہ تبدیل ہر گردان

اور صرف یَفْعِلُ پر ہی جہان پہلا اصلی حرف فتحہ اور کسرہ کے درمیان آتا ہی۔

بیان

باوصف اسکے کبھی یَفْعَلُ اور یُفْعَلُ مین بھی وہ واو چھوٹ جاتا ہی جیسے یَذَرُ اصل مین یَوْذَرُ (وہ چھوڑتا ہی یا چھوڑے گا) یُدَعُ اصل مین یُوْدَعُ (وہ وداع کیا جاتا ہی یا کیا جائے گا) وغیرہ اسی طرح کبھی یا بھی چھوٹ جاتی ہی گو کہ مضارع وزن یَفْعِلُ پر کیون نہ بنا ہو جیسے یَئِسُ صحیح یَیْئِسُ (وہ نا امید ہوتا ہی یا ہوگا) اور یَسِرُ صحیح یَیْسِرُ (وہ جوا کھیلتا ہی یا کھیلے گا) وغیرہ جاننا چاہیے کہ بعض اہل عرب جو مضارع وزن یَفْعَلُ پر بنتا ہی اُس مین یا کو الف سے بدلتے ہین جیسے یَاقَظُ اصل مین یَیْقَظُ (وہ جاگتا ہی یا جاگے گا) لیکن سب نہین بدلتے اوپر والے قاعدہ کا عمل ان مین پر نہین چلتا جیسے یَوْعِیْدُ پر کہ اصلی واو درمیان یا مفتوح اور پچھلے اصلی حرف مکسور کے واقع ہی۔

آٹھوان قاعدہ

جب اوپر والے قاعدہ کے موافق مضارع مین واو گر جاتا ہی تو امر مین بھی گر جاتا ہی اور اُسکے ساتھ ہمزۃ الوصل بھی گر جاتی ہی جیسے عِدْ (تو وعدہ کر) اصل مین اِوْعِدْ تھا اور ضَعْ (تو رکھہ) اصل مین اِوْضَعْ تھا وغیرہ اور وزن فِعْلَۃٌ پر مصدر بنتا ہی تو اُس مین بھی وہ واو گر جاتا ہی جیسے عِدَۃٌ اصل مین وِعْدَۃٌ (وعدہ کرنا) اور زِنَۃٌ اصل مین وِزْنَۃٌ (تولنا) صِفَۃٌ اصل مین وِصْفَۃٌ (وصف کرنا) وغیرہ۔

لیکن اخفش قواعد نویس یا کو واو سے بدلتا ہی جیسے مَضُوْفَۃٌ اصل مین مَضْیُفَۃٌ (ڈرا ہوا) اُسکی دانست مین یہ بات قیاسی ہی اور سیبویہ کی دانست مین سماعی لیکن جو یا، دو اصلی حرف کے پہلے آتی ہی سو سب کی راے کے مطابق واو ہو جاتی ہی جیسے بُوْطِرَ مجہول بَیْطَرَ (اُس مرد نے بیطار کا پیشہ کیا) کا وغیرہ اور یہی حال ہی اُس حالت مین جہان دو اصلی حرفون مین سے ایک الحاق کے واسطے آتا ہی جیسے بُوْعِمَ وزن جُخْدَبٌ پر اصل مین بُیْعِمٌ تھا وغیرہ۔

ساتوان قاعدہ

جو مضارع وزن یَفْعِلُ پر بنتا ہی اُس مین پہلا اصلی واو چھوٹ جاتا ہی جیسے یَعِدُ (وہ وعدہ کرتا ہی یا کریگا) اصل مین یَوْعِدُ تھا اور تَلِدُ (وہ جنتی ہی یا جنے گی) اصل مین تَوْلِدُ تھا وغیرہ لیکن جو مضارع اس وزن پر بنتا ہی سو اگر کوئی حرف حلقی ہوتا ہی تو اکثر یَفْعَلُ کی صورت اختیار کر لیتا ہی مگر تب بھی وہ واو چھوٹ جاتا ہی جیسے یَضَعُ (وہ رکھتا ہی یا رکھے گا) اصل مین یَوْضِعُ ہی نہ یَوْضَعُ اور یَدَعُ (وہ وداع ہوتا ہی یا ہوگا) اصل مین یَوْدِعُ ہی نہ یَوْدَعُ وغیرہ اور جو مضارع اصل مین وزن یَفْعَلُ پر یا یَفْعُلُ پر بنتا ہی تو وہ واو قائم رہتا ہی جیسے یَوْجَلُ نہ یَجَلُ (وہ ڈرتا ہی یا ڈرے گا) اور یَوْقُحُ نہ یَقُحُ (وہ بے ادبی کرتا ہی یا کرے گا) وغیرہ اور حالت مجہولی مین ہر جگہہ قائم رہتا ہی کیونکہ اُس حالت مین نشان مضارع کا ہمیشہ مضموم رہتا ہی جیسے یُوْعَدُ یُوْلَدُ یُوْضَعُ یُوْجَلُ وغیرہ اسلئے جاننا چاہیے کہ اس قاعدہ کا عمل یَفْعَلُ یا یَفْعُلُ یا یُفْعَلُ پر نہین ہی

بِیضَانٌ اصل مین بُیضَانٌ جمع اَبیَضُ (سفید مذکر) کا مگر کبھی بُوضٌ بجای بِیضٌ اور عُوۡنٌ بجای عِینٌ آتا ہی جمع عَیُوۡنٌ (خوش چشم) کا وغیرہ

پانچوان قاعدہ

یچلی اصلی ساکن یا، اُس اسم ذاتی کی جو وزن فُعۡلیٰ پر بنتا ہی واو ہوجاتی ہی جیسے طُوۡبیٰ (پاکی) اصل مین طُیۡبیٰ یہ سب کی رای کے مطابق مصدر ہی لیکن سیبویہ کی دانست مین مؤنث ہی اَطیَبُ (پاکتر یا پاکترین) کا اسی طرح کُوۡسیٰ اصل مین کُیۡسیٰ (دانائی) مصدر ہی یا مؤنث اَکۡیَسُ (داناتر یا داناترین) کا اگر اسکو اسم التفضیل سمجھو تو جاننا چاہیئے کہ اسم تفضیل حالت مؤنثی مین سب کی رای کے مطابق یا کو برقرار رکھتا ہی اور سیبویہ کی رای کے موافق اسکی تبدیل واو سے چاہتا ہی ابن مالک فرماتا ہی کہ طِیۡبیٰ اور کِیۡسیٰ کو اہل عرب طُوۡبیٰ اور کُوۡسیٰ کے استعمال مین لاتی ہین۔

چھٹا قاعدہ

سوا اسم ذاتی کے وزن فُعۡلیٰ کے اور صفت مشبہ کے وزن جمع فُعۡلٌ یا فُعۡلَانٌ کے جنکا ذکر ابھی اوپر کیا ہی اور سب وزنون پر جو لفظ آتے ہین اُنکی یچلی اصلی یا، جو ضمہ کے بعد آتی ہی اور لفظ کے اخیر کے پاس ہوتی ہی تو خود بحال رہتی ہی اور ضمہ کو کسرہ سے بدلتی ہی جیسے تَبِیۡعٌ اصل مین تَبُیۡعٌ وزن تَرۡتُبٌ پر اور بِیۡعٌ اصل مین بُیۡعٌ وزن فُعۡلٌ پر حالت وحدت مین لیکن حالت جمعیت مین نہین یہ رای سیبویہ کی ہی

پہلے حرف یا کو دیکر گر جاتی ہی اور ہمزۃ الوصل بھی ضروری نہو نیسے چھٹ جاتی ہی اور وہ لفظ یَوْ أٰمِیْ بن جاتا ہی لیکن پہلی یا اپنی اصلی صورت واو پر آجاتی ہی کیونکہ تبدیل کا کچھ سبب نہین رہتا ہی اور اسی طرح وہ لفظ وَوْ أٰمِیْ ہوجاتا ہی جاننا چاہیئے کہ بعض قواعد نویس دونون واو کا متحرک ہونا ضروریات سے سمجھتے ہین لیکن اکثر اس بات کو نامنظور کرتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

ہر ایک حرف لین اگر مدغم نہین ہوتا ہی تو ضمہ کے بعد واو ہوجاتا ہی اور کسرہ کے بعد یا جیسے وُوْعِدَ مجہول وَاعَدَ (اُس مردنے وعدہ کیا) کا مَحَارِیْبُ جمع مِحْرَابٌ (طاق) کا مُوْسِرٌ (مالدار) اصل مین مُیْسِرٌ مِیْزَانٌ (ترازو) اصل مین مِوْزَانٌ وغیرہ دو لفظ کے اجتماع مین بھی ایسی تبدیل واقع ہوتی ہی بولنے مین مگر لکھنے مین نہین جیسے یَازَیْدُ ایقظْ (او زید جاگ) کو اکثر یَا زَیْدُ اوْقَظْ بولتے ہین وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

پچھلی اصلی ساکن یا اُس صفت مشبہہ کی جو فُعْلیٰ پر بنتا ہی برقرار رہتی ہی اور ضمہ کسرہ ہوجاتا ہی جیسے حِیْکیٰ اصل مین حُیْکیٰ مثلاً مِشْیَۃٌ حِیْکیٰ (اکڑ کی چال) ضِیْزیٰ اصل مین ضُیْزیٰ مثلاً قِسْمَۃٌ ضِیْزیٰ (بخت نامبارک) وغیرہ یہی قاعدہ متعلق ہی اُس جمع کی پچھلی اصلی یا سے جو وزن فُعْلٌ یا فُعْلَانٌ پر بنتا ہی جیسے بِیْضٌ اصل مین بُیْضٌ جمع أَبْیَضُ اور مؤنث بَیْضَاءُ (سفید) کا

(یہ ڈول تیرا ہی) ہین اسلئے کہ ضمہ عارضی ہی یعنی حالت فاعلی کا نشان ہی وَحَدٌ کا اَحَدٌ (ایک) ہو جانا سماعی ہی اسلئے کہ واو مفتوح ہی قواعد نویس اس قاعدہ کی نسبت مختلف باتین لکھتے ہین لیکن میری دانست مین فضول ہین لکھنے کے قابل نہین ۔

دوسرا قاعدہ

اگر دو واو کسی لفظ کے شروع مین آتے ہین تو پہلا ہمزہ ہو جاتا ہی دو شرط پر اول یہ کہ دونون کا برابر آنا اتفاقی ہو وے دوم یہ کہ پچھلا واو کسی زائد حرف کے بدلے مین آیا ہو وے مَدَّة نہووے جیسے اَوَاصِلُ اصل مین وَوَاصِلُ جمع وَاصِلَةٌ کا جو وَصْلٌ (ملنا) سے بنا ہی اُوَلُ اصل مین وُوَلُ جمع اُولیٰ کا جو اصل مین وُولیٰ مؤنث ہی اَوَّلُ (پہلا) کا وغیرہ ۔

بیان

اگر دوسرا واو مَدَّة کسی زائد حرف کے بدلے آیا ہوا ہوتا ہی تو جو تبدیل اس قاعدہ مین لکھی ہی کبھی اختیاری ہوتی ہی مگر ضروری نہین جیسے وُورِیَ اختیاراً اگرچہ کم اُورِیَ (وہ چھپایا گیا) اس مین دوسرا واو اُس الف کے بدلے آتا ہی جو حالت معروفی مین آتا ہی جیسے وَارىٰ (اُس مرد نے چھپایا) مین اور اگر ملنا دو واو کا اتفاقی ہوتا ہی تو بھی یہ تبدیل اختیاری ہوتی ہی ضروری نہین جیسے وَوْأىٰ کبھی اَوْأىٰ (اُس مرد نے اقرار کیا) جو اصل مین اِوْأَوْأىٰ ہی وزن اِفْعَوْعَلَ پر اصل وَأْیٌ (اقرار کرنا) ہی لفظ اِوْاَوْأىٰ ہو جاتا ہی اِیْاَوْأىٰ پھر ہمزہ اپنی حرکت اپنے

(جاننے والا) کو کبھی عَالِمٌ کہتے ہین اور یَدِیٌ (ہاتھ) کو یَدًا اور دَمِیٌ یا دَمَوٌ (خون) کو دَمٌ لیکن بشتر یہ باتین قواعد اعلال سے معلوم ہوتی ہین جیسے قَالَ (وہ بولا) اصل ہین قَوَلَ ہی اور یَقُولُ (وہ بولتا ہی یا بولے گا) اصل مین یَقْوُلُ ہی وغیرہ تبدیل قبول کرنے سے ہمزہ کو بھی کبھی حُرُوفُ العِلَّةِ کہتے ہین لفیف مقرون مین ایک حرف علت کی تبدیل دوسرے حرف علت کی تبدیل کی مانع ہوتی ہی جیسے طَوِیَ (اُس مرد نے طی کیا) رَوِیَ (اس مرد نے بیان کیا) وغیرہ لیکن اگر لفیف مفروق ہو تو یہ دونون حرف اکثر تبدیل و تخفیف کے تابع ہوتے ہین جیسے لفظ فِ (تو ایفا نذار ہو) جو اکثر فِہْ لکھا جاتا ہی اصل مین اِوْفِیْ ہی وغیرہ یہ آگے قاعدہ اعلال کے ہین۔

پہلا قاعدہ

ہر ایک غیر مبدل واو جو زائد نہین ہوتا اور ضمہ لازم سے متحرک ہوتا ہی ضمہ عَارِض سے نہین تو اسکو ہمزہ سے اختیارًا بدلتے ہین ضرورۃً نہین خواہ کسی لفظ کے شروع مین ہو خواہ وسط مین جیسے اُجُوہٌ اصل مین وُجُوہٌ جمع وَجْہٌ (چہرہ) کا اَثْؤُبٌ اصل مین اَثْوُبٌ جمع ثَوْبٌ (جامہ) کا وغیرہ۔

بیان

یہ قاعدہ عمل نہین کرتا ہی تَقَوُّلٌ (قائل کرنا) مین اس لئے کہ واو مشدد ہی اور تَرَهْوُكٌ (اکڑنا) مین اسلئے کہ واو زائد ہی اور حَمْرَاوُوْنَ مین (جو جمع ہی حَمْرَاءُ (سرخ) کا لیکن یہان ایک شخص کا نام ہی) اسلئے کہ واو ہمزہ کے بدلے آیا ہی اور هٰذَا دَلْوُكَ

خاتمہ

اصلی ہمزہ والے فعل ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کی بہت سی گردانون پر آتے ہین جیسے آمَنَ (وہ مسلمان ہوا) اِسْتَأْمَنَ (اس مرد نے امن چاہا) اِیْتَمَنَ اور کبھی اِتَّمَنَ (وہ ایمان لایا) بَرْأَلَ (اس مرغ نے اپنی گردن کے بال کھڑے کئے) کَرْفَأَتِ الْقِدْرُ (اُس دیگ نے جوش کھایا) اِطْمَأَنَّ (وہ مطمئن ہوا) وغیرہ مزید فیہ کی تمام صورتون مین پہلی اور بیچلی اور پچھلی ہمزہ کو بتانا محنت بے انتہا ہی اور چندان ضرورت بھی نہین رکھتا اسلئے کہ وہی تبدیل کم قبول کرتے ہین لیکن ایسی کہ ثلاثی مجرد سے بھی علاقہ رکھتی ہین۔

گیارہوان حصہ

پہلی فصل

الاِعلال

یعنی بدلا بدلی الف اور واو اور یا کی

پڑھنے والا جانتا ہی کہ حروف الف اور واو اور یا کو تبدیل و تحذیف کے اتفاقات کے تابع ہونے سے حُرُوفُ الْعِلَّةِ کہتے ہین اور یہ اتفاقات کبھی قواعد سے نہین دریافت ہوتے ہین صرف استعمال عام کے اختیار سے تجویز ہوتے ہین جیسے بعض قواعد نویس عالِم

مضارع مجہول یُفْعَلُ کی گردان مضارع معروف یَفْعَلُ کی گردان سے قیاس کرو اور یہ آگے مضارع معروف کی گردان ہے لام اور نون تاکید کے ساتھ ۔

مذکر

مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَیَقْرَأَنَّ	لَیَقْرَآنِّ	لَیَقْرَؤُنَّ
حاضر	لَتَهْنِئَنَّ	لَتَهْنِئَانِّ	لَتَهْنِؤُنَّ
متکلم	لَاَجْرُؤَنَّ	لَنَجْرُؤَنَّ	لَنَجْرُؤَنَّ

مؤنث

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَتَقْرَأَنَّ	لَتَقْرَآنِّ	لَیَقْرَأْنَانِّ
حاضر	لَتَهْنِئَنَّ	لَتَهْنِئَانِّ	لَیَهْنِئْنَانِّ
متکلم	لَاَجْرُؤَنَّ	لَنَجْرُؤَنَّ	لَنَجْرُؤَنَّ

پڑھنے والا دریافت کریگا کہ اگرچہ ہمزہ کہین بدلی نہین جاتی مگر اُسکی صورت اُسکے پہلے حرف کی حرکت سے تجویز ہوتی ہی نہ اُسکی اپنی حرکت سے لیکن کہین فرق بھی پڑتا ہی اسلئے مین ان نقشون مین مضارع کی گردان لکہتا ہون بلا لام و نون تاکید اور بالام و نون تاکید اور مضارع کے ہر ایک شخص کو مختلف فعلون مین تبلاتا ہون تاکہ وزن یَفْعَلُ یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ سب کی گردانین معلوم ہوجاوین ۔

مذکر

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	یَقْرَأُ	یَقْرَآنِ	یَقْرَؤُوْنَ
حاضر	تَہْنِئُ	تَہْنِئَانِ	تَہْنِؤُوْنَ
متکلم	أَجْرُؤُ	نَجْرُؤُ	نَجْرُؤُ

مؤنث

مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	تَقْرَأُ	تَقْرَآنِ	یَقْرَأْنَ
حاضر	تَہْنِئِیْنَ	تَہْنِئَانِ	تَہْنَأْنَ
متکلم	أَجْرُؤُ	نَجْرُؤُ	نَجْرُؤُ

نقشہ افعال معروف

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل
قَرَأَ	يَقْرَأُ	اِقْرَأْ	قَارِئٌ
جَرُؤَ	يَجْرُؤُ	اُجْرُؤْ	جَارِئٌ
بَرِئَ	يَبْرَأُ	اِبْرَأْ	بَارِئٌ
هَنَأَ	يَهْنِئُ	اِهْنِئْ	هَانِئٌ
دَنَأَ	يَدْنُؤُ	اُدْنُؤْ	دَانِئٌ

نقشہ افعال مجہول

ماضی	مضارع	امر	اسم مفعول
قُرِئَ	يُقْرَأُ	لِتُقْرَأْ	مَقْرُوْءٌ
جُرِئَ	يُجْرَأُ	لِتُجْرَأْ	مَجْرُوْءٌ
بُرِئَ	يُبْرَأُ	لِتُبْرَأْ	مَبْرُوْءٌ
هُنِئَ	يُهْنَأُ	لِتُهْنَأْ	مَهْنُوْءٌ
دُنِئَ	يُدْنَأُ	لِتُدْنَأْ	مَدْنُوْءٌ

ساتوین فصل

افعال مہموز اللام

یعنی وہی فعل جنکا پچھلا اصلی حرف ہمزہ ہوتا ہی

یہ فعل گردانے جاتے ہین اول وزن فَتَحَ پر جیسے قَرَأَ (اُس مرد نے پڑہا) دوم وزن کَرُمَ پر جیسے جَرُؤَ (وہ دلیر ہوا) سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے بَرِئَ (وہ بری ہوا) چہارم وزن ضَرَبَ پر اگرچہ کم جیسے هَنَأَ (اُس مرد نے کھانا ہضم کیا) اور پنجم وزن نَصَرَ پر اگرچہ کم جیسے دَنَأَ (وہ کمینہ ہوا) وغیرہ سوا اوزان مَفْعُولٌ فَعِيلٌ فَعُولٌ وغیرہ کے جو دوسرے قاعدہ کے تابع ہین یہ فعل کسی طرح کی بدلا بدلی نہین قبول کرتے مگر ہمزہ کی آواز چھٹے قاعدہ کے موافق ملائم ہوجاتی ہی باوجود عدم تبدیلات حرف ہمزہ فعل کے آخر سخت معلوم ہوتا ہی اسلیئے میری صلاح یہ ہی کہ پڑہنے والا اس نقشہ کے فعلون کو ہر ایک ممکن وزن پر گردانے اور حرف لَمْ اور لَنْ اور نون تاکید کے ساتھ بھی گردانے تاکہ اُس کی سختی پر قادر ہوجاوے۔

نقشہ افعال معروف

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل
سَأَلَ	يَسْأَلُ	اِسْأَلْ	سَائِلٌ
ذَؤُبَ	يَذْؤُبُ	اُذْؤُبْ	ذَائِبٌ
ذَئِبَ	يَذْأَبُ	اِذْأَبْ	ذَائِبٌ
نَأَتَ	يَنْئِتُ	اِنْئِتْ	نَائِتٌ

نقشہ افعال مجہول

ماضی	مضارع	امر	اسم مفعول
سُئِلَ	يُسْأَلُ	لِتُسْأَلْ	مَسْؤُوْلٌ
ذُئِبَ	يُذْأَبُ	لِتُذْأَبْ	مَذْؤُوْبٌ
ذُئِبَ	يُذْأَبُ	لِتُذْأَبْ	مَذْؤُوْبٌ
نُئِتَ	يُنْأَتُ	لِتُنْأَتْ	مَنْؤُوْتٌ

یہ تبلانا بیفائدہ ہی کہ ان فعلون مین بعضے لازم ہونے سے مجہول کی صورت نہین اختیار
کرتے اور اسما ہی لقبی یعنی صفۃ المشبہہ اس حالت مین اسم فاعل کی صورت اختیار کرتے
ہین کیونکہ اسم فاعل صرف اُن فعلون سے بنتے ہین جو متعدی ہوتے ہین اور یہ بہی تبلانا بیفائدہ
ہی کہ ان ہر ایک فعل کا مضارع اور امر معمولی حرف لَمْ یا لَنْ قبول کرتے ہین جیسے لَمْ
یَأْمُرْ یا لَنْ یَاْمُرَ اور حرف لام کو تاکیدی نون ثقیلہ اور خفیفہ کے ساتھہ قبول کرتے
ہین جیسے لَیَأْمُرَنَّ لَیَأْمُرَنْ وغیرہ یہ حرف جیسا عمل قسم صحیح مین کرتے ہین ویسا
ہی اسمین کرتے ہین اور ہمزہ کی تبدیلات مین کچہہ دخل نہین کرتے ۔

چھٹی فصل

اَفْعَالُ مَہْمُوزُ الْعَیْن

یعنی وہی فعل جنکا بچلا اصلی حرف ہمزہ ہوتا ہی

یہ فعل گردانے جاتے ہین اول وزن فَتَحَ پر جیسے سَأَلَ (اس مرد نے پوچھا) دوم
وزن کَرُمَ پر جیسے ذَؤُبَ (وہ گرگ سا بسیار خوار ہوا) سیوم وزن سَمِعَ پر جیسے
ذَئِبَ (وہ گرگ سا بسیار خوار ہوا) اور چہارم اگرچہ کم وزن ضَرَبَ پر جیسے نَأَتَ
(وہ پکارا) وغیرہ انہین کچہہ بدلا بدلی نہین ہوتی اگرچہ ہمزہ کو تیسرے قاعدہ کے موافق
اختیاراً چھوڑ دیتے ہین مگر ضرورۃً نہین جیسے یَسَلُ عوض یَسْأَلُ (وہ پوچھتا ہی) کی
اور سَلْ عوض اِسْأَلْ (تو پوچھہ) کی وغیرہ اس قسم کے چند فعل اس نقشہ مین لکھتا ہون
سو پڑہنے والا خود گردان لے ۔

نقشہ افعال معروف

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل
آمَرَ	یَأْمُرُ	اُوْمُرْ	آمِرٌ
آدَبَ	یَأْدِبُ	اِیْدِبْ	آدِبٌ
آرُبَ	یَأْرُبُ	اُوْرُبْ	آرِبٌ
آرِبَ	یَأْرَبُ	اِیْرَبْ	آرِبٌ
آبَهَ	یَأْبَهُ	اِیْبَهْ	آبِهٌ

نقشہ افعال مجہول

ماضی	مضارع	امر	اسم مفعول
اُمِرَ	یُؤْمَرُ	لِتُؤْمَرْ	مَأْمُوْرٌ
اُدِبَ	یُؤْدَبُ	لِتُؤْدَبْ	مَأْدُوْبٌ
اُرِبَ	یُؤْرَبُ	لِتُؤْرَبْ	مَأْرُوْبٌ
اُرِبَ	یُؤْرَبُ	لِتُؤْرَبْ	مَأْرُوْبٌ
اُبِهَ	یُؤْبَهُ	لِتُؤْبَهْ	مَأْبُوْهٌ

اَرُبَ (وہ ذہین ہوا) چہارم وزن سَمِعَ پر جیسے آرِبَ (وہ مفلس ہوا) اور پنجم اگر چہ کم وزن فَتَحَ پر جیسے آبَہَ (وہ بھولا) وغیرہ جو تبدیلات یہ اٹھاتے ہین سو بہت نہین ہین صرف وہی ہی ہین جو پہلے اور ساتوین قاعدہ مین درج ہین۔

بعضی ہمزہ کو اختیاراً الف سے بدلتے ہین جیسے یَامُرُ جو اصل مین یَأمُرُ ہی یا واو سے جیسے یُوَمِّرُ جو اصل مین یُؤَمِّرُ ہی مطابق پہلے قاعدہ کے اور اسی طرح ہمزہ ضرورۃً الف ہو جاتی ہی جیسے آمُرُ جو اصل مین أأمُرُ تھا اور واو ہو جاتی ہی جیسے اُوْمُرُ مین جو اصل مین اُؤمُرُ تھا اور یا ہو جاتی ہی جیسے اِیْدَبْ مین جو اصل مین اِئْدَبْ (تو نوتہ دے) تھا موافق ساتوین قاعدہ کے اسلئے سوا اُن فعلون کے جنمین دو ہمزہ متواتر آتی ہین جیسے آمُرُ (مین حکم کرتا ہون) مین اور سوا اُن فعلون کے جن مین ایک ہمزہ ساکن کسی حرکت کے پیچھے آتی ہی جیسے یَأْمُرُ یا یَامُرُ تَأْمُرُ یا تَامُرُ مین وغیرہ اسواسطے جاننا چاہیے کہ اس قسم کے افعال بالکل تبدیلون کے تابع نہین ہین اور ہر ایک جگہہ پر ہر قسم صحیح کے افعال کی مانند گردانے جاتے ہین اتنا تبلا کر چند فعل اس قسم کے اس نقشہ مین لکھتا ہون کہ پڑہنے والا آپ گردان لے۔

ہین لیکن قیاس مین بہت سی ہمزاؤن کا وقوع سمجھنا سہل ہی ایسا ہوا ہی کہ عربی قواعد نویسون
نے جو اپنے خیالون کو استعمالی فائدہ کی حد سے باہر لے جانے مین ہرگز کوتاہی نہین کرتے ہین ایسے
خیالی مقامون کے واسطے قاعدے بتلانے مین محنتین کین ہین ۔
اس طرح سے فعل قَرَأَ (اُس مرد نے پڑھا) چار حرفی اسم کے کسی وزن پر مثلاً جَعْفَرٌ
یا قِمَطْرٌ پر صرف پچھلی ہمزہ کو دوہرانے سے بن سکتا ہی جیسے قَرْأَءٌ قِرَأْءٌ پھر
قَرْأَيٌ اور قِرَأْيٌ سے مطابق ایک قاعدہ مقررہ کے بدل جاتے ہین وہ قاعدہ یہ ہی
کہ جو متحرک یا ساکن ہمزہ کسی متحرک یا ساکن ہمزہ کے بعد آتی ہی سو اس حالت مین ضرور یا سے
بدل جاتی ہی اسی طرح جس خیالی اصل مین اصلی ہمزاؤن کا ایک تواتر ہوتا ہی اس سے ہم وزن
جَحْمَرِشٌ بنا سکتے ہین اس حالت مین ہر ایک دوسری ہمزہ تخفیف اختیار کرے گی پس
أَءْءَءٌ وزن جَحْمَرِشٌ صورت آأَيِءٌ کی اختیار کریگا اور اسی قاعدے پر
أَءْءَءٌ وزن سَفَرْجَلٌ پر ضرورةً آوَأْيَأٌ ہوجاتا ہی جیسے إِءْءَءْءٌ وزن
قِرْطَعْبٌ اور أُءْءِءٌ وزن قُذَعْمِلٌ پر صورتین إِيْآءٌ اور اُوَأْيِءٌ
کی اختیار کرتے ہین ۔ وغیرہ ۔

پانچوین فصل

گردان فعلون کی جو مَهْمُوزُ الْفَا کہلاتے ہین

اس قسم کے فعل گردانے جاتے ہین اول وزن نَصَرَ پر جیسے أَمَرَ (اُس مرد نے حکم کیا)
دوم وزن ضَرَبَ پر جیسے أَدَبَ (اُس مرد نے نوتہ دیا) سیوم وزن كَرُمَ پر جیسے

جمع دَرَابَّۃٌ (علم یا وہ جانور جسکے پیچھے چھپکر شکاری شکار کو مارے) کا وغیرہ یہ تبدیل سماعۃً مَرَایَا جمع مِرْآۃٌ (آئینہ) سے متعلق ہی جس مین وہ ہمزہ ایک اصلی حرف ہی اور شَوَاءٍ اصل مین شَوَائِیُ جمع شَائِیَۃٌ (چاہنے والی) سے نہین متعلق ہی اسواسطے کہ بیان حالت وحدت مین ہمزہ درمیان الف اور یا کے واقع ہوتی ہی ۔

بیان

بعضی قواعد نویسون کی رای کے مطابق جو غیر متبدل یا متبدل وا و جو حالت وحدت مین پہلا اصلی واقع ہوتا ہی سو اُس ہمزہ کو جسکا مذکور اوپر والے قاعدہ مین ہوا ہی واؤ سے بدلوانا ہی جیسے اَدَاوِیُ اصل مین اَدَائِیُ جمع اِدَاوَۃٌ (آفتابہ) کا هَرَاوِیُ اصل مین هَرَائِیُ جمع هِرَاوَۃٌ (چوبدستی) کا مَطَاوِیُ اکثر مَطَایَا اصل مین مَطَائِیُ جمع مَطِیَّۃٌ کا جو اصل مین مَطِیوَۃٌ (سانڈنیہ) ہی وغیرہ اس قاعدہ کی اور نظیرین دینا بہت آسان ہی مگر ڈرتا ہون کہ کہین پڑھنے والے گھبرا نجاوین ۔

خاتمہ

مین ابھی اس ہمزہ کی تبدیلون کے کئی بہت سے پیچیدہ قاعدے تبلا سکتا ہون جو دو لفظون کی نزدیکی سے بعضے اجتماعون مین واقع ہوتی ہی لیکن ایسی تبدیلین اختیاری ہین ضروری نہین ہین اور خالی بولنے مین پائی جاتی ہین لکھنے مین کبھی نہین آتی ہین اس لیئے مین یقین کرتا ہون کہ اُن کو چھوڑ دینے سے پڑھنے والے میری شکر گذاری کرینگے ۔ پس مین یہ بات تبلاتا ہون کہ اگرچہ واقع مین دو اصلی ہمزہ ایک ایک لفظ مین بہت کم آتی

گرا دی جاتی ہی کیونکہ اَکْرَمَ کا مضارع یُکْرِمُ ہوتا ہی نہ یُؤَکْرِمُ اور اُکْرِمُ نہ اُؤَکْرِمُ یا اُأَکْرِمُ جیساکہ اس قاعدے کے مطابق ہونا چاہیئے تھا۔

بیان

دو ہمزہ کے اجتماع سے متعلق کئی طرح کی اور تبدیلین جو بعضی قواعد نویسون نے بیان کی ہین سو نہایت بیضرورت سمجھکر چھوڑ دی گئی ہین اسواسطے مین صرف اسقدر تبلاتا ہون کہ جو ساکن کسی بالطبع دوہرے حرف والے وزن مین کسی متحرک ہمزہ کے پہلے آتا ہی سو اکثر اُسکے ساتھ مل کر شدہ ہوجاتا ہی جیسے سَأَّلَ سُئِّلَ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

جب دو ہمزہ الف جمع کے کسی طرف واقع ہوتی ہین تب پہلی ہمزہ اکثر واو بن جاتی ہی جیسے ذَوَائِبُ اصل مین ذَآئِبُ جمع ذُؤَابَةٌ (حلقہ) کا یہ قاعدہ اخفش کی دانست مین سماعی ہی اور دوسرے قواعد نویسون کی راے مین قیاسی ہی۔

گیارہوان قاعدہ

جو زائد ہمزہ جمعیت مین الف اور یا کے درمیان آتی ہی لیکن وحدت مین ان حرفون کے درمیان نہین آتی سو ضرورةً یا سے بدل جاتی ہی اور تب وہ اگلی یا الف ہوجاتی ہی جیسے خَطَایَا اصل مین خَطَائِیُ جمع خَطِیئَةٌ (بھول) کا دَرَایَا اصل مین دَرَائِیُ

اصل مین اِئۡتِ (تو آ) تھا ہمزہ فقرہ کے شروع بہت فصیح ہوتا ہی جیسے مُرُوۡا صِبۡیَانَکُمۡ بِالصَّلوٰۃِ (تمھارے لڑکون کو نماز کا حکم کرو) اور لفظ کے بعد اہل عرب اصلی ہمزہ بحال رکھتے ہین خالی ہمزۃ الوصل کو چھوڑ دیتے ہین جیسے وَأۡمُرۡ اَھۡلَكَ بِالصَّلوٰۃِ (تو اپنے قبیلہ کو نماز کا حکم کر) یہان وَأۡمُرۡ جگہہ مین وَاُوۡمُرۡ کی آیا ہی۔

آٹھوان قاعدہ

جو متحرک ہمزہ کے بعد آتی ہی سو اگر اُن مین سے کوئی مکسور ہوتی ہی تو یا سے بدل جاتی ہی جیسے جَاءٍ (آنے والا) اصل مین جَاىِیٌ تھا ساتھہ یا کے جبکے پیچھے ہمزہ ہی پھر قَائِلٌ کے قاعدہ سے جَائِیٌ ہو کر اس قاعدہ سے جَائِیٌ ہوا اور آخر کو جَاءٍ ہوا اسلئے کہ یا ساکن ہو کر دو ساکن یعنی اپنا اور نون تنوین کا اجتماع دور کرنے کے لیے دور ہو جاتی ہی اسیطرح اِمَامٌ (پیشوا) کا جمع اَأۡمِمَةٌ ہو کر اَئِمَّةٌ ہوتا ہی اور تب اس قاعدہ سے اَیِمَّةٌ ہو جاتا ہی۔

نوان قاعدہ

جو متحرک ہمزہ کسی متحرک ہمزہ کے بعد آتی ہی سو اگر اُن مین سے کوئی مکسور نہین ہوتی ہی تو واو سے بدل جاتی ہی جیسے اَوَادِمُ اصل مین اَآدِمُ جمع آدَمُ (آدمی) کا اُوَیۡدِمُ اصل مین اُأَیۡدِمُ (مرد خورد) آُمُّ (مین امامت کرتا ہون) اصل مین اَأۡمُمُ سو اَؤُمُّ ہو کر اس قاعدہ سے اَوُمُّ ہو گیا ہی مگر جاننا چاہیے کہ ہمزہ خلاف قاعدہ کے اُکۡرِمُ (مین کرم کرتا ہون) وغیرہ اس باب کے اور فعلون مین

جو ہمزہ اپنے پہلے حرف کی حرکت سے متحرک ہوتی ہی سو کبھی اپنی حرکت کے ہم جنس حرف علت سے بدل جاتی ہی جیسے سَالَ اصل مین سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا) رُؤُسٌ اصل مین رُءُوْسٌ (سرہا) مُسْتَهْزِيْنَ اصل مین مُسْتَهْزِءِيْنَ (مسخرگان) وغیرہ لفظ رُؤُوْسٌ رُوُوْسٌ ہوجاتا ہی پھر پہلا واو ساکن ہو کر دو ساکن کا اجتماع رفع کرنے کو گر جاتا ہی اسی طرح مُسْتَهْزِءِيْنَ مُسْتَهْزِيِيْنَ ہوجاتا ہی ہمزہ کی تبدیل جیسی اس بیان مین مذکور ہوئی ہی خصوصًا نظم مین واقع ہوتی ہی اور نثر مین شاذ و نادر فعل رَأَيْتَ (مین نے دیکھا) اور رَأَيْنَ (انھون نے دیکھا) کی ہمزہ جب سوالی ہمزہ یا هَلْ کے پیچھے آتی ہی تب کبھی کبھی گر جاتی ہی جیسے اَرَيْتَ اصل مین اَرَأَيْتَ (کیا تو نے دیکھا) هَلْ رَيْنَ اصل مین هَلْ رَأَيْنَ (کیا انھون نے دیکھا) وغیرہ اسی طرح کبھی متحرک ہمزہ فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتی ہی جیسے يَلْتَامُ اصل مین يَلْتَئِمُ (وہ بھرتا ہی یا بند ہوتا ہی جیسے گھاؤ کے کنارے) وغیرہ —

ساتوان قاعدہ

جو ساکن متحرک ہمزہ کے بعد آتا ہی سو پہلے حرف کی حرکت کے ہم جنس حرف علت سے بدل جاتا ہی جیسے آمَنَ اُوْمِنَ اِيْمَانٌ اصل مین أَأْمَنَ أُؤْمِنَ إِئْمَانٌ (مسلمانی دین قبول کرنا) اسواسطے ضروری گر جانا ہمزہ کا خُذْ (تو لے) اور كُلْ (تو کھا) مین سماعی ہی کیونکہ ان لفظون کو درستی کے ساتھ اُوْخُذْ اور اُوْكُلْ ہونا چاہیے جو اصل مین أُؤْخُذْ اور أُؤْكُلْ تھے اور ایسا ہی اختیاری ہی چھوڑنا ہمزہ کا مُرْ یا اُوْمُرْ مین جو اصل مین أُؤْمُرْ (تو حکم کر) تھا تِ جو عمومًا اِيْتِ لکھا جاتا ہی یا اِيْتِ

ہمزہ مفتوحہ جب کبھی ضمہ کے پہلے آتی ہی تب اختیاراً واو ہوجاتی ہی نہ ضرورۃً جیسے جُوَنٌ اصل مین جُؤَنٌ جمع جُؤْنَةٌ (بوتل) کا اور جب کبھی کسرہ کے پہلے آتی ہی تب یار ہوجاتی ہی جیسے مِیَرٌ اصل مین مِئَرٌ جمع مِئْرَةٌ (دشمنی) کا وغیرہ۔

بیان

دولفظون کی نزدیکی سے جو اجتماع پیدا ہوتے ہین اُن سے بھی یہ قاعدہ علاقہ رکھتا ہی جیسے هٰذَا غُلَامُ وَبِيكَ اصل مین هٰذَا غُلَامُ اَبِيكَ (یہ تیرے باپ کا غلام ہی) مَرَرْتُ بِغُلَامِ يَبِيكَ اصل مین مَرَرْتُ بِغُلَامِ اَبِيكَ (مین تیرے باپکے غلام کے ساتھ گیا) وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

جو ہمزہ اپنے پہلے حرف کی حرکت سے متحرک ہوتی ہی اُسکا تلفظ صرف بین بین قریب سے آسان ہوتا ہی جیسے سَاَلَ (اس مردنے پوچھا) مُسْتَهْزِئِيْنَ جمع مُسْتَهْزِئٍ (مسخرہ) کا حالت اضافی مین رُؤُوسٌ جمع رَأْسٌ (سر) کا وغیرہ یہی حال ہمزہ مکسورہ کا یا مضمومہ کا بعد فتحہ کے ہی جیسے سَئِمَ (وہ ماندہ ہوا) رَؤُفَ (وہ مہربان ہوا) وغیرہ برخلاف ہمزہ مکسورہ کے جو ضمہ کے پیچھے آتی ہی کہ وہ درستی کے ساتھ دونون بین بین لے سکتی ہی جیسے سُئِلَ (وہ پوچھا گیا) وغیرہ۔

بیان

چوتھا قاعدہ

لیکن اگر ہمزہ الف کے یا صورت انفعال کے نون کے پہلے آتی ہی تو یہ اوپر والا قاعدہ عمل نہین کرتا ہی اور اس حالت مین تلفظ کی آسانی صرف اسطرح سے حاصل ہوتی ہی کہ ہمزہ کو بین بین قریب لگایا جاوے جیسے سَأَلَ (اُس نے پوچھا یا چھی کی) اِنْأَطَرَ (وہ جھکا یا لپٹا) وغیرہ مگر جاننا چاہیئے کہ اِنْأَطَرَ ہمزۃ الوصل کو چھوڑ کر کبھی اِنْطَرَ کی اور کبھی نْطَرَ کی صورت بھی لیتا ہی۔

بیان

حرف ساکن کے پہلے جو متحرک ہمزہ آتی ہی اُس سے جو قاعدے علاقہ رکھتے ہین انھون مین یہ اوپر والے قاعدے نہایت ضروری ہین اگرچہ بہت سے اور بھی تبلانے آسان ہین جیسے کَمْأَۃٌ (دہرتی کا پھول) کبھی کَمَاۃٌ ہو جاتا ہی اور یَشَاءُ (وہ چاہتا ہی) کبھی یَشَا اور لَنْ یَجِیْءَ (وہ نہین آویگا) کبھی لَنْ یَجِیَ اور لَنْ یَبُوْءَ (وہ نہین مانیگا) لَنْ یَبُوَ اور اَلْاَرْضُ (زمین) کبھی اَلَرْضُ اور مَا اِنْعَامُہٗ (اُس کا انعام کیا ہی) کبھی مَانْعَامُہٗ اور یَرْمِیْ اِخْوَانَکُمْ (وہ تمھارے بھائیون کو گالی دیتا ہی) کبھی یَرْمِیْ خْوَانَکُمْ اور یَغْزُوْ اُمَّہٗ (وہ اپنی ماسے لڑتا ہی) کبھی یَغْزُوْمَّہٗ وغیرہ یہ قاعدے میری دانست مین بضرورت ہین۔

پانچوان قاعدہ

اِسْأَلْ (تو پوچھ) هٰذَا اَخْبُكَ بجای هٰذَا اَخْبُؤُكَ (یہ تیرا چھپا یا ہی) اور دوسرے جب کسی اصلی لین حرف کے پیچھے آتی ہی جیسے ضَوٌّ بجاے ضَوْءٌ (روشنی) شَيٌّ بجای شَيْءٌ (چیز) وغیرہ یا جب پہلے اس لین کے آتی ہی جو الحاق کے واسطے داخل ہوتا ہی جیسے حَوْبٌ بجای حَوْأَبٌ (ایک پانی کا قطعہ بصرہ کی راہ مین) جَيْلٌ بجای جَيْأَلٌ (کفتار) وغیرہ یہ قاعدہ جو اکثر اختیاری ہی ضرورةً صیغہ مضارع سے تعلق رکھتا ہی جیسے يَرٰى اصل مین يَرْأَى (وہ دیکھتا ہی) يُرٰى اصل مین يُرْأَى (وہ دیکھا جاتا ہی) اور ایسے ہی صیغہ ماضی سے جیسے أَرٰى اصل مین أَرْأَى (اس نے دکھایا) یا يُرِيْ اصل مین يُرْئِيْ (وہ دکھاتا ہی) أُرِيَ اصل مین أُرْئِيَ (وہ دکھایا گیا) يُرٰى اصل مین يُرْأَى (وہ دکھایا جاتا ہی) لیکن یہ قاعدہ ضرورةً ان دونون فعلون کے اور صیغون سے متعلق نہین ہی اور ہر مقام پر انھون سے بھی علاقہ نہین رکھتا ہی کیونکہ درستی سے کہہ سکتے ہین مَا أَرْأَى زَيْدًا (زید کیا خوب دیکھتا ہی) لفظاً (زید کو کسی نے دکھلایا) اور اسی طرح زَيْدٌ أَرْأَى مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے بہتر دیکھتا ہی) یہان پر أَرْأَى اسم التفضیل کی صورت ہی۔

بیان

جب ہمزہ جدے لفظ مین رہتی ہی اور اسکا پہلا حرف ساکن جدے لفظ مین رہتا ہی تب بھی یہ قاعدہ اختیاراً جاری رہتا ہی جیسے اَلَحْمَرُ کبھی لَحْمَرُ اصل مین اَلْاَحْمَرُ (سرخ) يَغْزُ مُّهُ بجای يَغْزُو اُمَّهُ (وہ اپنی مان سے جھگڑتا ہی) وغیرہ۔

تنبیہ

لفظ اُفَیِّسٌ اسم مصغر ہی بنا ہوا اَفْؤُسٌ سے جو جمع ہی فَأْسٌ (بسولہ) کا۔

بیان

یہ اوپر والا قاعدہ کبھی کبھی وہان بھی عمل کرتا ہی جہان ہمزہ الگ لفظ مین رہتی ہی اور پہلے والا لین حرف الگ لفظ مین رہتا ہی جیسے اَوَنْتَ بجای اَوْ اَنْتَ (یا تو) یَرْمِیَ بَاهُ بجای یَرْمِیْ اَبَاهُ (وہ اپنے باپ کو گالی دیتا ہی) وغیرہ۔

اور کبھی خلاف قاعدہ اکیلے لفظون مین بھی عمل کرتا ہی اولا ایک اصلی لین حرف کے پیچھے جیسے سَوَّةٌ بجای سَوْءَةٌ (کیر) اور ثانیا اُس لین کے بعد جو الحاق کے واسطے آتا ہی جیسے جَيَّلٌ بجای جَيْأَلٌ (کفتار) وغیرہ ایسی مثالون مین ہمزہ مفتوح رہے گی مگر اسمون کے آخر مین نہین وہان حرکتین اسم کی حالتون کے مطابق بدلتی رہتی ہین جیسے ضَوٌّ ضَوًّا ضَوٍّ بجای ضَوْءٌ (روشنی) شَيٌّ شَيًّا شَيٍّ بجای شَيْءٌ (چیز) وغیرہ لیکن جاننا چاہیے کہ یہ مثالین اگر کبھی بدلی جاتی ہین تو تیسرے قاعدے کے عمل کے تابع رہتے ہین۔

تیسرا قاعدہ

جو متحرک ہمزہ کسی ساکن حرف کے جسکا ذکر اوپر والے قاعدہ مین نہین لکھا ہی پہلے آتی ہی تو ضرورۃً نہین اختیاراً اپنی حرکت اپنے بعد کے حرف کو دیکر آپ دور ہو جاتی ہی اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ پہلے تب دور ہوتی ہی جب کسی قسم صحیح کے حرف ساکن کے پہلے آتی ہی جیسے سَلْ بجای

ایک ساکن ہمزہ اپنے پہلے حرف کی حرکت کے ہم جنس حرف علت سے ضرورۃً نہین اختیاراً بدل جاتی ہی جیسے رَاسٌ بجای رَأْسٌ (سر) بُوْسٌ بجای بُؤْسٌ (آفت) ذِیبٌ بجاے ذِئْبٌ (بھیڑیا) وغیرہ لیکن یہ قاعدہ اُن لفظون پر عمل نہین کرنے کا جو اعلال یا ادغام کے قاعدون کے تابع ہین اسلیے کہ اُس صورت مین اعلال یا ادغام کے قاعدون کو مقدم رکھنے سے تلفظ کی صفائی زیادہ متصور ہی مثالین أَئْوُسٌ (ہم بدلتے ہین) اصل مین نَأْوُسُ یَئْصُّ (وہ اونٹ توانا ہی) اصل مین یَأْصُصُ وغیرہ۔

بیان

اوپر والا قاعدہ اختیاراً جاری رہتا ہی اگرچہ وہ ہمزہ ایک لفظ مین ہوتی ہی اور وہ پہلا حرف دوسرے لفظ مین ہوتا ہی مثالین یَقُوْلُوْذَنْ بجاے یَقُوْلُ ائْذَنْ (وہ کہتا ہی حکم دے) وغیرہ جاننا چاہیے کہ یہان وہ اصلی ہمزہ لفظ اِئْذَنْ کے پہلے گرجاتی ہی پھر وہ اصلی ہمزہ اوپر والے قاعدہ کے مطابق واو سے بدل جاتی ہی جیسے اگر فتحہ یا کسرہ کے پیچھے آتی ہی تو وہ الف یا یاے سے بدل جاتی ہی۔

دوسرا قاعدہ

ایک متحرک ہمزہ جو ایک ہی لفظ مین ساکن واو یا یاے کے پیچھے آتی ہی لیکن وہ واو یا یاے اصلی نہین ہوتا ہی اور نہ الحاق کے واسطے داخل کیا جاتا ہی تو ضرورۃً نہین اختیاراً ایک حالت مین واو سے اور دوسری حالت مین یاے سے تبدیل پاتی ہی پھر دونون ہم جنس حرف ضرورۃً مل کر مشدد ہو جاتے ہین مثالین مَقْرُوَّةٌ بجای مَقْرُوْءَةٌ (پڑھا ہوا) خَطِیَّةٌ بجای خَطِیْئَةٌ (قصور) اُفَیِّسٌ بجای اُفَیْئِسٌ (چھوٹے بسولے) وغیرہ۔

اِمْرُؤٌ یا اِمْرَأً حالت مفعولی مین اور اِمْرِؤٍ یا اِمْرَءٍ حالت اضافی مین
اس ہمزہ کو وصلی اس لیے کہتے ہین کہ اکثر تلفظ مین گر جاتی ہی اور ایک ہی جز مین اپنے دونون
طرف کے حرفون کا وصل قبول کرتی ہی اور وہ دوسری ہمزہ تلفظ مین نہین گرتی ہی اور اس
واسطے قطعی کہلاتی ہی ۔

چوتھی فصل

تخفیف الہمزۃ

قطعی ہمزہ کے بدلنے اور چھوڑنے کے قاعدے

یہ قاعدے بہت ہین مگر سب مساوی الضرورت نہین ہین اسواسطے مین خالی وہی قاعدے
لکھتا ہون جو نہایت ضروری ہین اور پڑہنے والے کو چاہیئے کہ ان کو اچھی طرح یاد کرلے
بہت سے قاعدون پر جو بیانات لکھے ہین انکا جاننا چندان ضرورت نہین رکھتا کہ ان کے
یاد کرنے مین پڑہنے والے کو زیادہ وقت اور محنت ضرور ہی صرف ضرورت کے وقت دیکھ لینا
مفید ہوگا یہ بتلانا ضرور ہی کہ دو لفظون کی نزدیکی سے جو اتصال پیدا ہوتا ہی اس سے جو
قاعدے تعلق رکھتے ہین سو ہمیشہ اختیاری ہین ضروری نہین ہین اور نہ کبھی لکھنے مین مطلقاً
نظر آتے ہین کیونکہ اہل عرب ہمیشہ لکھنے مین یون ہی لکھتے ہین یَغْزُو اُمَّہٗ (وہ اپنی ماں سے
لڑتا ہی) اگرچہ وہ درستی سے یَغْزُ مَّہٗ بول سکتے ہین ۔

پہلا قاعدہ

همزة الوصل واقع ہوتی ہی پہلے اصل ثلاثی مجرد کے سب فعلون کے امر مین جیسے اِضْرِبْ اِفْتَحْ اُنْصُرْ وغیرہ اور دوسرے مصدر اور امر اور ماضی مین اُن سب فعلون کے جنکے ماضی مین تین یا زیادہ متحرک یا ساکن کے پیچھے ایک ساکن حرف ہو جیسے اِکْتَسَبَ اِسْتَخْرَجَ اِنْکَسَرَ وغیرہ ہمزۂ اسم التفضیل جیسے اَکْرَمُ کی اور ثلاثی مزید فیہ کے پہلے باب اَکْرَمَ کی قطعی ہی۔

یہ ہمزۃ الوصل واقع ہوتی ہی پہلے تعریفی حرف اَلْ مین اور دوسرے ان اسمون مین اِبْنٌ کبھی کبھی اِبْنُمٌ (بیٹا) اصل مین بَنَوٌ ہی اِبْنَةٌ (بیٹی) اصل مین بَنَوَةٌ ہی اِسْمٌ (نام) اصل مین سُمْوٌ ہی اِسْتٌ (کون) اصل مین سَتَهٌ ہی اِثْنَانِ یا اِثْنَتَانِ (دو) اصل مین ثَنَيَانِ یا ثَنَيَتَانِ اِمْرَأٌ (مرد) اصل مین مَرْءٌ اِمْرَأَةٌ (زن) اصل مین مَرْأَةٌ اور اَیْمُنٌ (سوگند یا برکت یا شاید مطابق مختلف رایون کے جمع ہی یَمِیْنٌ سوگند کا) ہر ایک ہمزہ جو وصلی نہین ہی بیشک قطعی ہی وصلی ہمزہ مفتوح رہتی ہی پہلے تعریفی اَلْ مین دوسرے لفظ اَیْمُنٌ مین جیسے اَیْمُنُ اللّٰہِ کبھی مختصر ہوکر اَیْمُ اللّٰہِ یا اَمُ اللّٰہِ یا مُ اللّٰہِ (خدا کے فضل سے یا خدا کی سوگند) ہوجاتا ہی اور ہر ایک حالت مین وہ مکسور یا مضموم

رہتی ہی۔

مین یہان موقع پاکر تبلاتا ہون کہ لفظ اِبْنُمٌ (بیٹا) حالت مفعولی مین اِبْنَمًا اور حالت اضافی مین اِبْنِمٍ ہوجاتا ہی تینون حرکتین جیسے میم سے ویسے نون سے بھی علاقہ رکھتی ہین اسی طرح سے اِمْرُؤٌ اِمْرَأً اور اِمْرِئٍ ہوتا ہی لیکن یہان پر حرف را تمام حالتون مین فتحہ یا ضمہ لے سکتا ہی جیسے اِمْرُؤٌ یا اِمْرَأٌ حالت فاعلی مین

پڑھنے والا جانتا ہی کہ عرب لوگ کسی لفظ کے شروع مین ساکن حرف کا تلفظ نہین کرسکتے ہین اسلیئے ایسے حرف والے ہر ایک لفظ کو ایک متحرک ہمزہ لیعنی پڑتی ہی جسکو هَمْزَةُ الْوَصْلِ کہتے ہین اور اَلِفُ الْوَصْلِ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ الف کی صورت قبول کرتی ہی جیسے اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار) اُنْصُرْ عَمْرًا (عمر کو مدد دے) وغیرہ کیونکہ اگر اِضْرِبْ کا ضاد یا اُنْصُرْ کا نون ساکن نہ ہوتا تو اُن مین ایک بھی ہمزۃ الوصل نہین لیتا پس ایسا ہوتا ہی کہ اِس حرف کی جب ضرورت نہین رہتی تب بولنے مین یا لکھنے مین چھوڑ دیا جاتا ہی یہ لکھنے مین تب چھوڑا جاتا ہی جب وہ حرف ساکن نکل جاتا ہی جیسے عِدْ اصل مین اِوْعِدْ (تو وعدہ کر) دوسرے جب وہ حرف ساکن کوئی حرکت قبول کرتا ہی جیسے قُلْ (تو کہہ) اصل مین اُقْوُلْ وغیرہ اور وہ ساکن جس کے پہلے وہ ہمزہ آتی ہی کسی پہلے حرف متحرک سے ملکر ایک جزو ہوتا ہی جیسے فَاطْلُبْ ملفوظ ہی فَطْلُبْ نہ فَاطْلُبْ اور ثُمَّ اضْرِبْ ملفوظ ہی ثُمَّضْرِبْ نہ ثُمَّ اِضْرِبْ وغیرہ لیکن اسکے تلفظ مین چھوڑے جانے کی صحت کے لیئے ضرور ہی کہ ان دونون لفظون کے جو یہان ملکر ایک ہو گئے ہین درمیان کچھہ طبیعی وقفہ ہو کیونکہ ایسا وقفہ جیسا ایک دو تین وغیرہ گننے مین ہوتا ہی ہونے سے ہمزۃ الوصل قائم رہتی ہی اسلیئے کہ دونون کو ملا کر ایک کرنے سے اس وقفہ کو خراب کرنا صریح نادرست ہی اور بعضی سماعی مثالین ہین جن مین برخلاف اس قاعدہ مذکورہ کے ہمزۃ الوصل محفوظ رہتی ہی جیسے اِسَلْ اَلرُّسُلَ اصل مین اِسْأَلْ (تو پوچھہ) وغیرہ مگر یہ کبھی کبھی دیکھنے مین آتی ہین اور اسواسطے قابل بیان کے نہین سمجھی جاتی ہین سوا اسکے کہ تعریفی اَلْ کے ساتھہ ہون جہان پر وہ ہمزہ اگرچہ لام ملفوظ بھی ہو جائے اکثر برقرار رہتی ہی جیسے اَلْحَمَرُ کبھی لَحْمَرُ اصل مین اَلْاَحْمَرُ (سرخ) وغیرہ۔

اور اَلْاِسْکَان (بیحرکت کرنا) یعنے نکالنے سے یا ایک حرف سے دوسرے پر ٹالنے سے حرکت کا دور کرنا اور اَلتَّحْرِیْكُ (حرکت دینا) یعنی جو دو حرف آگے سے بیحرکت ہین ان مین سے کسی کو حرکت دینا اور اَلْاِدْغَام (لگام دینا) یعنی دو ہم جنس حرفون کو لگام دینا یعنی ایک ساتھہ بولنا اور اَلْحَذْف (چھوڑنا) یعنی کسی حرکت یا حرف کو چھوڑنا اور اَلرَّدّ (پھیرنا) یعنی جو حرکت یا حرف آگے چھوڑ دیا ہو اسکو بحال کرنا اور اَلزِّیَادَة (بڑہانا) یعنی نیا حرف بڑہانا اور اَلْقَلْب (پلٹنا) یعنی ایک حرف کو اُسکے مقام سے ہٹانا اَلتَّسْہِیْل (سہل کرنا) یعنی ہمزہ کا ایسی آواز قبول کرنا جو ملائمی مین الف یا واو یا یار کی سی ہو اسکو بَیْنَ بَیْنَ بہی کہتے ہین مگر جاننا چاہیئے کہ بَیْنَ بَیْنَ دو نوع کا ہی قریب ہی اگر وہ ہمزہ اپنی حرکت کے ہم جنس حرف علت کی آواز اختیار کرے یا بعید ہی اگر وہ ہمزہ اپنے پہلے حرف کے حرکت کے ہم جنس حرف علت کی آواز اختیار کرے۔

یہ بیانات بتلا کے اب هَمْزَةُ الْوَصْل یعنی ملنے کی ہمزہ کا بیان کرتا ہون جو هَمْزَةُ الْقَطْعِیَّة یعنی کٹنے کی ہمزہ کے خلاف ہی اور پھر جو قاعدے بدلنے اور چھوڑنے کے هَمْزَةُ الْقَطْعِیَّة سے علاقہ رکھتے ہین انکا بیان کرونگا۔

تیسری فصل

فِیْ بَیَانِ هَمْزَةِ الْوَصْل

یعنے ملنے کی ہمزہ کے بیان مین

جو لفظ دو یا زیادہ اصلی ہم جنس رکھتے ہین انکو مُضَاعَف کہتے ہین اور وہی دو طرح کے ہین ثلاثی یعنی سہ حرفی اور رباعی یعنی چار حرفی چار حرف والے مضاعف وہی ہین جن مین پہلا اصلی تیسرے اصلی کا ہم جنس ہی جیسا دوسرا اصلی چوتھے اصلی کا ہم جنس ہی شلاً زَلْزَلَۃ (تھرتھرانا) قَلْقَال (سخت بیقراری) وغیرہ اس طرح کے لفظ جن وزنون پر بنائے جاتے ہین اُن سے کبھی انحراف نہین کرتے ہین اور اس لئے جس طرح قسم صحیح کے الفاظ گردانے جاتے ہین اُسطرح یہ بھی گردانے جاتے ہین اور تین حرف والے مضاعف وہی ہین جن مین پہلے اور دوسرے اصلی ہم جنس ہین جیسے دَدَنٌ (کھیل) وغیرہ اور یہ اس زبان مین قلیل الوقوع ہین یا جن مین دوسرے اور تیسرے اصلی ہم جنس ہین جیسے مَدَدٌ (اعانت) فِرَارٌ (بھاگنا) وغیرہ اور یہ بہت آتے ہین تین اصلی ہم جنسون کا آنا بہت نادر ہی اور اس طرح کی جتنی مثالین مجھے اس زبان مین مل سکی ہین سوانی ہین قَقَوْقٌ (ڈرے ہوئے بچہ کی چیخ) فعل قَقَّ یَقِقُّ اور صَصَصٌ (بچہ کا رونا) فعل صَصَّ یَصُصُّ زَزَزٌ (طمانچہ مارنا) فعل زَزَّ یَزُزُّ بَبَبٌ (موٹا جوان) فعل بَبَّ یَبِبُّ ھَھَھٌ (حرف را کو لام کی طرح بولنا) فعل ھَھَّ یَھِھُّ وغیرہ جو لفظ پہلے اور تیسرے اصلی ہم جنس رکھتے ہین قَلَقٌ (بیقراری) وغیرہ سو قلیل الوقوع ہین اور قسم صحیح کی طرح گردانے جاتے ہین اسواسطے سوا ابو حیان کے اور کوئی قواعد نویس انکو مُضَاعَف نہین گنتا ہی۔

عربی لفظون مین سب تبدیلین خواہ تخفیف یعنی تلفظ کی آسانی کے لئے ہون خواہ کسی اور کام مثل اسمای نسبتی یعنی منسوب و اسمای مصغر وغیرہ بنانے کے لئے ہون نو طرح کی ہین اور یہ نام رکھتی ہین اَلْاِبْدَال (بدلنا) یعنی ایک حرکت یا حرف کا دوسری حرکت یا حرف سے بدلنا

حرف علت متواتر ہوتے ہین جیسے یَوْمٌ (دن) اور قُوَّۃٌ (زور) وغیرہ جو حرف علت متواتر ہوتے ہین سو دو واو ہوتے ہین۔
جیسے وَوَلٌ (پناہ لینا) یا دو یا ہوتی ہین جیسے یَیَنٌ (ایک درہ کا نام) یا واو اور یار ہوتے ہین جیسے وَیْبٌ (افسوس) یا یا اور واو ہوتے ہین جیسے یُوحُ (سورج کا ایک نام ہی) وغیرہ مگر دوسرے اور تیسرے اصلی اکثر معتل ہوتے ہین اور پہلے اور دوسرے بہت کم اور اس حالت مین بیشتر دو واو ہوتے ہین جیسے قُوَّۃٌ (زور) یا دو یار ہوتی ہین جیسے حَیٌّ (جینا) یا واو اور یار ہوتے ہین جیسے رَاوِی لیکن یا اور واو نہین ہوتے مگر بعضے قواعد نویس کہتے ہین کہ ہوتے ہین اور الفاظ حَیٰوۃٌ (زندگی) اور حَیَوَانٌ (جانور) اور حَیٌّ (جینا) کے پچھلے اصلی حرف کو واو سمجھتے ہین اگرچہ بہت سے وان واو پر یا کو مقدم جانتے ہین تین اصلی حرف علت ایک لفظ مین بہت ہی شاذ و نادر آتے ہین سو لفظ وَاوٌ یعنی حرف واو کے جو اصل مین وَوَوٌ یا وَیَوٌ ہی اور لفظ یَاءٌ یعنی حرف یا کے جو اصل مین یَوَیٌ یا یَیَیٌ ہی۔

حُرُوفُ الْعِلَّۃِ

یعنی علت کے حرف الف اور واو اور یار ہین جو باہم ملکر لفظ وای کو بناتے ہین یہ لفظ عرب لوگون مین افسوس یا درد کا مظہر ہی مگر یہ نام انکو شاید اسواسطے ملا ہی کہ یہ تینون بالکل گر تبدیل پاتے ہین جو نسبت ان حرفون مین اور انکے ہمجنس حرکتون مین ہی اور جو فرق الف اور ہمزہ مین ہی سو اور الف کے اصلی حرف کی طرح آنے کی نالائقی اور حُرُوفُ الْمَدِّ اور حُرُوفُ اللِّیْنِ کے معنی وغیرہ اس کتاب کے پہلے حصہ مین بیان ہو چکے ہین اس لیئے پڑھنے والا وہان دیکھہ لے۔

مَهْمُوزُ الْعَيْن یعنی جنکا بیچلا اصلی حرف ہمزہ ہی جیسے سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا)
وغیرہ اور مَهْمُوزُ اللَّام یعنی جنکا پچھلا اصلی حرف ہمزہ ہی جیسے قَرَأَ (اُس مرد نے پڑہا)
وغیرہ ایک ہی لفظ مین دو اصلی ہمزہ کم آتی ہین اگرچہ عربی قواعد نویسون نے چند مثالین اِس
طرح کی دی ہین جیسے آجَأٌ (ایک پہاڑ کا نام) جَأْ (ایک طرح کی گالی جو ہانکنے والے
اکثر مویشی کو دیا کرتے ہین)۔

جن لفظون مین ایک اصلی واو یا یاء ہوتے ہین اُنکو مُعْتَلّ یعنی علت دار کہتے ہین وہی
دو قسم کے ہین پہلے مفرد یعنی اکیلے اسواسطے کہ اُن مین خالی ایک حرف علت رہتا ہی اور دوسرے
لفیف یعنی ملے ہوئے اسواسطے کہ اُن مین حرف علت ایک سے زیادہ رہتے ہین مفرد تین
طرح کے ہین پہلے مُعْتَلُّ الْفَاء یعنی جنکا پہلا اصلی حرف مُعْتَلّ ہی انکو مثال یعنی مانند
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اس طرح کے الفاظ تھوڑی سی تبدیلین سہتے ہین اور اپنی گردانین
اکثر قسم صحیح کے لفظون کی گردانون کے مانند رکھتے ہین جیسے وَعْدٌ (اقرار کرنا) يُسْرٌ
(آسانی) وغیرہ دوسرے مُعْتَلُّ الْعَيْن یعنی جنکا بیچلا اصلی حرف مُعْتَلّ ہی ان کو
اجوف یعنی خالی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ ان مین واو یا یاء بیشتر چھوڑ دئے جاتے ہین جیسے
قَوْلٌ (بولنا) بَيْعٌ (بیچنا) وغیرہ تیسرے مُعْتَلُّ اللَّام یعنی جنکا پچھلا حرف
مُعْتَلّ ہی انکو ناقص یعنی ناتمام بھی کہتے ہین اسی واسطے کہ ان مین بھی واو یا یاء
چھوڑ دئے جاتے ہین جیسے دَعْوَةٌ (دعوی کرنا) رَمْيٌ (تیر پھینکنا)
وغیرہ۔

لفیف دو طرح کی ہین پہلے مَفْرُوق یعنی الگ الگ یعنی وہی حرف متواتر نہین ہوتے
ہین جیسے وَحْيٌ (ظاہر ہونا) وغیرہ دوسرے مَقْرُون یعنی پاس پاس یعنی جن مین

کرنے سے طوالت کے لئے متہم نہ کیا چاہیئے کہ میری سمجھ میں یہی راہ اچھی ہی جس سے یہ ضروری مطلب بخوبی تمام حاصل ہو سکتا ہی۔

دوسری فصل

فِي تَقْسِيمِ اللَّفْظِ وَتَصَرُّفَاتِهٖ

یعنی لفظ کی تقسیم اور اسکے تصرفات مین یعنی جو لفظ بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدون کا عمل اٹھاتے ہین انکی تقسیم کے بیان مین

عربی الفاظ ان قاعدون کے مطابق خیال کرنے سے چار قسم ہین صَحِیح اور مَہْمُوز اور مُعْتَلّ اور مُضَاعَف۔

جن لفظون کا پہلا حرف ہمزہ یا واو یا یاء ہی اُنکے اور جن لفظون مین دو اصلی حرف ہم جنس ہوتے ہین اُنکے سوا عربی زبان مین اور سب لفظون کا نام صحیح یعنی تندرست ہی جیسے نَصَرَ (اُس مرد نے مدد دی) وغیرہ کیونکہ ایسے لفظ بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدون کے تابع نہین ہین پس وہ جن وزنون پر بنائے جاتے ہین اُن سے انحراف کم کرتے ہین بلکہ کبھی نہین کرتے ہین سوا چند مقامون کے جو آگے اس کتاب مین تبلائے جائینگے۔

جو الفاظ ایک اصلی ہمزہ رکھتے ہین اُنکو مہموز کہتے ہین اور وہ تین قسم کے ہین مَہْمُوزُ الْفَاءِ یعنی جنکا پہلا اصلی حرف ہمزہ ہی جیسے اَمَرَ (اُس مرد نے حکم کیا) وغیرہ اور

صورت لِ کو سب تبدیلون مین جانا پڑتا ہی جن سے اسکے چار حرفون مین سے تین متواتر حرف کھو کر خالی ایک لام باقی رہ گیا ہی۔

لیکن مین نے ابھی تبلایا ہی کہ ایک سے اجتماع اکثر ایک سے قاعدون کے تابع ہوتے ہین اگر سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ گردان ایک فعل مثلاً فعل قَالَ (وہ بولا) کی ایک وزن ہو سکتی ہی جس پر فعل قَامَ (وہ کھڑا ہوا) کو یا اسی قسم کے اور کسی فعل کو گردان سکین کیونکہ ان دونون مین بچلا حرف واو ہی اسواسطے دونون ایک ہی باب یعنی نَصَرَ یَنْصُرُ پر گردانے جاتے ہین پس حاصل کلام یہ ہی کہ اس حرف واو کا بدلنا اور چھوڑنا اُن دونون مین ایک ہی سے قاعدون سے تجویز ہو گا۔

اب کچھ شک نہین ہی کہ خالی ان قاعدون کے تبلانے سے پڑہنے والا دونون کو گردان سکے گا کیونکہ اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ جب واو متحرک فتحہ کے بعد آتا ہی تب الف سے بدل جاتا ہی تو آپ معلوم ہو جائے گا کہ جیسے قَوَلَ ضرور قَالَ ہو جائے گا ویسے قَوَمَ ضرور قَامَ ہو جائے گا اور صرف قاعدون کے بیان کرنے کی یہ مختصر راہ اختیار کرنے سے میرا بھی بہت سا وقت اور محنت بچے گی مگر وہی قاعدے نہایت پیچیدار ہین اور آسانی سے یاد نہین رہ سکتے ہین اسلئے مین سوچتا ہون کہ اس راہ سے پڑہنے والے کو دِقّت اور تکلیف زیادہ ہو گی۔

پس مین چاہتا ہون کہ جن لفظون سے وہی قاعدے متعلق ہین پہلے اُنکے اقسام تبلاؤن پھر وہی قاعدے تبلاؤن اور آخر اُنکا متعلق ہونا بہت سے فعلون سے تبلاؤن جن کی گردان پڑہنے والے کو ہوشیاری سے ازبر کر لینی چاہیئے کیونکہ ہر ایک فعل اپنی قسم کے تمام فعلون کی گردان کے لیئے ایک وزن ہو جائے گا مگر مجھکو اس طرح کی تعلیم اختیار

بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدے برابر متعلق ہین یعنے اُن لفظون سے جو اصلی
ہمزہ یا واو یا یا رکھتے ہین اور دوسرے اُن لفظون سے جو دو ہمجنس اصلی رکھتے ہین
کیونکہ ان مین سے ہر ایک حالت مین عربی لفظ اگرچہ بالطبع گردان کی ہر ایک ممکن صورت
قبول کرنے کے قابل ہوتا ہی تو بھی بہت سی صورتون مین ایسے اجتماعات ظاہر کرتا ہی جو کان
کو بہت ہی سخت اور ناگوار معلوم ہوتے ہین اور ایسے اجتماعات کے وقوع کا روکنا بلکہ ان کے
وقوع کے روکنے کے واسطے جو تدبیرین کان کی نااندیشیدہ تحریک سے مقرر کی گئی ہین ان کا
تبلانا بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدونکا اصل نتیجہ ہی جن قاعدونکا عمل عربی زبان
مین ظاہرا اس زبان کے وجود کا ہمعصر ہی اور اسواسطے اُن پیچیدہ مگر عام اصول کے دریافت
سے مقدم ہی جن پر وہ تب سے جاری معلوم ہوتا ہی۔

مطابق اسکے چند اختلافات سماعی ان قاعدون سے اس زبان مین واقع ہوسکتے ہین مگر
وہی مقابلۃً زیادہ نہین ہین اور عموما درستی سے ثابت ہوسکتا ہی کہ ایک قاعدہ کا عمل ایک سے
اجتماعون پر خواہ اس زبان کے موافق حصون مین ہون خواہ منافق حصون مین ایک سا
جاری رہتا ہی جیسے واو متحرک جب فتحہ کے پیچھے آتا ہی تب اکثر الف سے بدل جاتا ہی جیسے
مَالٌ اصل مین مَوَلٌ (دولت) اور قَالَ اصل مین قَوَلَ (وہ بولا) وغیرہ۔
لیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک لفظ کو کئی متواتر تبدیلین سہنی پڑتی ہین اور اُسکی اخیر صورت
تک کہ خالی اسی صورت مین وہ استعمال پاتا ہی پہنچنے کے پیشتر ان سب تبدیلون کا جاننا ضرور
ہوتا ہی جیسے قَوَلْنَ پہلے قَالْنَ ہوتا ہی پھر قَلْنَ تب آخر کو قُلْنَ (وہی بولین) ہوتا ہی
اور یہی اخیر صورت اس لفظ کی اس زبان مین درستی سے مستعمل ہوسکتی ہی اسیطرح
لفظ اِقْوِلِی جو اصل صورت امر اِلِی کی ہی جس کو سب لِهْ (تو نزدیک ہو) لکھتے ہین

پر بنا تا ہی کیونکہ اُن سے کسی طرح کے مشتق نہین نکلے ہین جن سے اس اصل کو مطابق کرین ۔

یہ خوب بات ہی کہ جسقدر ایسے عقدون کی تحلیل مین دشواری بڑہتی جاتی ہی اُسی قدر اُنکی ضرورت گھٹتی جاتی ہی اور اس سبب سے اس بات کا جاننا کہ سَلْسَبِیْلٌ کا صحیح وزن فَعْفَلِیْعٌ ہی یا فَعْلَلِیْلٌ ہی چندان ضرورت نہین رکھتا ہی تو بھی عربی لغت نویسون نے تمام عربی لفظون کے معنی جن اصلون سے وے نکلتے ہین اُنکے تلے لکھہ دئے ہین پس اس بات کا جاننا کہ سَلْسَبِیْلٌ لغت کی کتاب مین سہ حرفی اصل سَلَبَ کے تلے ملے گا یا پنج حرفی اصل سلسبل کے تلے ملیگا اور اُس وزن پر منحصر رہے گا جو اختیار کیا جاویگا مین اس کتاب کے پڑہنے والون کے لیئے عربی زبان کے اچھے اچھے فرہنگون سے استصواب کرنا ضرور سمجھتا ہون اور اسواسطے اس کتاب مین آگے تمام اصول جن سے عربی قواعد دان شک اور دشواری کے مقامون مین اصلی کو زائد حرفون سے پہچان سکتے ہین بتلاؤن گا اگرچہ اُن مین سے بعضے نامحصور اور مشروط طبیعت رکھتے ہین اب یہان بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدے بیان کرتا ہون جو بہت ضروری ہین اور جن کی طرف مجھے اکثر اشارہ کرنے کا اتفاق ہوا ہی ۔

دسوان حصہ

پہلی فصل

بدلنے اور جوڑنے اور چھوڑنے کے قاعدے

قواعد نویسون نے جو اوزان نادر الوقوع ان اسمون کی بناوٹ سے متعلق تبلائے ہین سو یہ ہین فُعْلَالِلٌ جیسے خُزْرانِقٌ (ایک قسم کا جامہ) تُرْ رَمَانِقَۃٌ (اونی جامہ) اور فَعْلَلُولٌ جیسے سَمَرْطُولٌ درستی سے کہتے ہین سَمَرْطُولٌ مانند عَضْرَفُوطٌ کے (لنبا اور تھرتھراتا) اور فِعْلَالٌ جیسے دِلِعْمَاظٌ (مرد حریص) فُعَلَّلٌ جیسے کُمَّهْدَۃٌ (سر ذکر) اور فَعْلِبَلٌ جیسے مَغْلِنْطَسٌ (چنبک پتھر) وغیرہ۔

خاتمہ

اب مین تمام وزنونکا بیان کر چکا ہون جو ہر طرح کے جامدون کے بنانے سے تعلق رکھتے ہین اور خالی اوزان مستعملہ ہی نہین تبلائے بلکہ بہت سے وہ بھی تبلائے ہین جو اس زبان مین آتے کم نظر آتے ہین مگر ڈرتا ہون کہ پڑہنے والا انکے شمار پر شکایت کریگا اور سوچیگا کہ عربی قواعد نویسون نے جو امتیاز اصلی اور زائد حرفون کے درمیان مقرر کیا ہی اس مین حقیقت سے خیال کو زیادہ دخل ہی کیونکہ ایک ہی لفظ مثلاً سَلْسَبِیلٌ کو بعضے قواعد نویسون نے سہ حرفی سمجھا ہی اور بعضون نے پنج حرفی قرار دیا ہی اور واقع مین اصلیون کو زائدون سے پہچاننا اگرچہ ہمیشہ نہین مگر اکثر مشکل ہوتا ہی کیونکہ بہترین راہ ایسے امتیاز کی یہ ہی کہ مقرر اصل کو اسکے مشتقون کے ساتھہ مطابق کرین سو بہت سے جامدون مین جن سے کبھی کوئی مشتق نہین نکلے ہین چلتی نہین ہی پس ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص اصل عِشق کو عاشق یا معشوق وغیرہ مشتقون سے مطابق کرتا ہی سو ان اصلی حرفون کو جو اس لفظ کی ترکیب مین آتے ہین بہ آسانی دریافت کر سکتا ہی مگر ایسا ہرگز نہین ہوسکتا کہ اس صرفی کو قائل کرین جو جامد سَلْسَبِیلٌ کو وزن فَعْفَلِیلٌ پر یا وزن فَعْلَلِیلٌ

نقشہ اسمای ذاتی کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعَلِیلٌ	برقعیہ	نام شہر نزدیک موصل	۴	فِعَلّولٌ	قِطرَبوسٌ	قسم بچھو
۲	فُعَلِیلٌ	شُرَحبِیلٌ	نام ایک مرد کا	۵	فَعَلّلی	قَبَعثَری	نام دریائی جانور کا
۳	فَعَلّولٌ	عَضرَفوطٌ	قسم چھپکلی	+	+	+	+

نقشہ اسمای لقبی کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعَلِّیلٌ	عَلَطِّیسٌ	روشن و تابان	۴	فِعَلّولٌ	قِطَربوسٌ	تیز و سبک اونٹنی
۲	فُعَلِّیلٌ	قُذَعمِلٌ	مرد پیر	۵	فَعَلّلی	صَبَغطَری	مردِ کلان شکم
۳	فَعَلّولٌ	قَرَعبوسٌ	تیز و سبک اونٹنی	+	+	+	+

جیسے قُسْبَنْدٌ اس لفظ کے معنی قاموس کے مصنف کو معلوم نہین ہین وہ سوچتا ہی کہ یہ فارسی لفظ گوسپند (بکری) کی خرابی ہی مثال ھُنْدَلِعٌ جو کبھی کبھی وزن فُعْلِلٌ کے بیان مین دی گئی ہی حقیقت مین بڑھی ہوئی چار حرفی ہی اور وزن فُنْعَلِلٌ پر بنی ہی۔

بڑہائے ہوئے پانچ حرف والے جامد

یہ اسم زیادہ نہین ہین اور ایک سے زیادہ زوائد نہین رکھتے ہین جیسا کہا ہی اَلْخُمَاسِیُّ لَاتَلْحَقُهُ اِلَّا زِیَادَۃٌ وَاحِدَۃٌ یعنی پنج حرفی ایک سے زیادہ زائد نہین رکھتے ہین مگر دو زائد والے پنج حرفی بھی کبھی کبھی نظر آئے ہین جیسے قَرَعْبَلَانَةٌ (ایک جانور کا نام) وزن فَعَلَّلَانَةٌ یہ مثال خلیل نے دی ہی اور ابو حیان نے غلط سمجھی ہی اور مَغْنَاطِیسٌ (چنبک پتھر) وزن فَعْلَالِیلٌ یہ ظاہرا اجنبی لفظ ہی زبان یونانی سے لیا گیا ہی دو زائد حرفون کے آنے کی ایک اور مثال ہی لفظ اِصْطَفْلِینَةٌ (گذر) وزن فِعَلَّلِیَنةٌ لیکن بعضے قواعد نویس اس لفظ کو چار حرفی بڑہا ہوا او وزن اِفْعَلِّینَةٌ پر بنا ہوا جانتے ہین۔

بڑہائے ہوئے پانچ حرف والون کے زیادہ مستعمل وزن فقط پانچ ہین سو اسمای ذاتی اور اسمای لقبی دونون سے متعلق ہین اور ان نقشون مین مندرج ہین۔

نقشہ اسمای ذاتی کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعَلَّلٌ	سَفَرجَلٌ	بہی کہ ایک قسم کا میوہ ہی	۳	فُعَلِّلٌ	خُبَعْثِنٌ	کیر
۲	فُعْلُلٌ	خُزَعْبِلٌ	ٹھٹھا	۴	فِعْلَلٌ	قِرْطَعْبٌ	ابریا ناچیز

نقشہ اسمای لقبی کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعَلَّلٌ	شَمَرْدَلٌ	توانا اور تیز	۳	فَعَلِّلٌ	جَحْمَرِشٌ	بڑھیا
۲	فُعَلِّلٌ	قُذَعْمِلٌ	بڑا یا بھاری اونٹ	۴	فِعْلَلٌ	جِرْدَحْلٌ	بڑا اونٹ خواہ نر خواہ مادہ

اس قسم کے وزنوں میں بعضی قواعد نویسوں نے یہ وزن بھی داخل کئے ہیں فُعْلُلٌ جیسے قُرْطُعْبٌ یا قُرْطُعْبَۃٌ اور کبھی قُرطَعْبَۃٌ (ابریا ناچیز) اور فِعْلِلٌ جیسے عِقْرِطِلٌ (بہتنی) یا فِعَلَّلٌ جیسے سِبَعْطَرٌ (لنبا) اور فُعَلَّلٌ

اسکے معنی پہاڑ سا ابر کا ٹکڑا قرار دیتے ہین اس صورت مین اسکو اسم ذاتی سمجھتے ہین اگر یہ مطلق نام ایسے ابر کا ہو تو حقیقت مین اسم ذاتی ہو سکتا ہی لیکن یہ اُس ابر کی صورت کا مظہر بھی ہو سکتا ہی پس اس صورت مین اسم لقبی ہو گا اُنیسوین خانہ والا وزن قلیل الوقوع ہی اور اسمای ذاتی سے کبھی نہین متعلق ہوتا ہی بعضے قواعد نویس اکیسوین خانہ والے **هَمَرْجَلٌ** کو پنج حرفی اور وزن **فَعَلَّلٌ** پر موضوع سمجھتے ہین اور بعضے اس کو سہ حرفی اور وزن **فَمَعْلَلٌ** اور **هَفَعْلَلٌ** مین سے کسی پر موضوع جانتے ہین چھبیسوین خانہ والا لفظ **حَبَوْكَرَىٰ** اکثر اسم ذاتی ریگستان اور بدبختی وغیرہ کا مظہر جانا جاتا ہی مگر کبھی اسم لقبی کے طور پر بھی آتا ہی جیسے **جَمَلٌ حَبَوْكَرَىٰ** (ایک بڑا اور مضبوط اونٹ) اسکا مؤنث **حَبَوْكَرَاةٌ** ہی اکتیسوین خانہ کا وزن اسمای لقبی سے مخصوص ہی بتیسوین خانہ والے لفظ **طِرِمَّاحٌ** کو بعضی قواعد نویسون نے سہ حرفی اور وزن **فِعِمَّالٌ** پر موضوع سمجھا ہی۔

پانچوین فصل

پانچ اصلی حرف والے جامد

جو وزن اسمون کی بناوٹ سے متعلق ہین انکا زیادہ تر ممکن شمار عدد اڑتالیس کو جیسا چہار حرفیون مین تبلایا ہی چوتھے اصلی حرف کی چار حالتون مین ضرب دینے سے ایک سو بانوے ہوتا ہی لیکن حقیقت مین ایسے چار ہی وزن عموماً اس زبان مین واقع ہوتے نظر آتے ہین سوا ان نقشون مین لکھے جاتے ہین۔

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۳۱	فَعَنْلَالٌ	قَرَنْبَاءٌ	مرد حریص	۳۴	فُعَالِلِی	جُخَادِبِی	مرد بزرگ و جسیم
۳۲	فِعَلَّالٌ	طِرِمَّاحٌ	مرد عالی نسل	۳۵	فَعَنْلَاذٌ	هَزَنْبَرَاذٌ	مرد دانا
۳۳	فُعَالِلَاءُ	جُخَادِبَاءُ	مرد جسیم و بزرگ	+	+	+	+

بیان

اس نقشہ کے تیسرے خانہ والے لفظ خَنْظَرِفٌ کو بعضی قواعد نویسون نے پنج حرفی اور وزن فَعْلَلِلٌ پر موضوع سمجھا ہی چوتھے خانہ والے وزن کو مطلقًا اسمای لقبی سے مخصوص سمجھا ہی مگر بھول ہی کیونکہ یہ پہلے نقشہ کے پانچوین خانہ مین آچکا ہی اگرچہ تای انتہائیہ رکھتا ہی پانچوین اور دسوین خانہ کے وزن اسمای لقبی سے خصوصیت رکھتے ہین ساتوین خانہ والی مثال قُفَاخِرٌ یای انتہائیہ مشدد قبول کرتی ہی جیسے قُفَاخِرِیٌّ جو عمومًا اسی معنی مین مستعمل ہی گیارہوین خانہ والا لفظ بِرَعْلِیسٌ مونث کی علامت تای انتہائیہ نہین چاہتا ہی جیسے نَاقَۃٌ بِرَعْلِیسٌ (ایک اچھی دُدہیل اونٹنی) وغیرہ سولہوین خانہ والے وزن کو اسمای لقبی سے مخصوص سمجھتے ہین مگر اسکی مثال کَنَهْوَرٌ کے معنی پر تکرار کرتے ہین بعضی اسکے معنی جھڑی یعنی بارش متواتر بتلاتے ہین اس صورت مین وہ اسم لقبی ہی اور بعضی

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۳	فُعْلُول	قُرْضُوب	ہڈی کاٹنے والی تیز تلوار
۱۴	فِعْلُول	ہِزْرُوف	تیز و سبک
۱۵	فُعْلُول	صُعْفُوق	مرد حقیر و کمینہ
۱۶	فَعْلَوَل	کَنَہْوَر	جھڑی بارش متواتر
۱۷	فُعْلَال	جُحْجَاح	سردار فیاض
۱۸	فِعْلَلّ	عِزْرَبّ	کلان و توانا
۱۹	فَعْلَلیٰ	جَلْعَبیٰ	مرد دور بین
۲۰	فَعْلَلِم	صَلْخَدِم	شتر توانا و جسیم
۲۱	فَعْلَلَل	ہَمَرْجَل	شتر سبک رو
۲۲	فَعَلْوِیل	قَنْدَوِیل	شتر کلان سر
۲۳	فَعْلَلَان	شَعْشَعَان	مرد کلان و خوبصورت
۲۴	فُعْلُلَان	دُحْسُمَان	مرد فربہ گندم رنگ
۲۵	فِعْلَلَان	حِدْرِجَان	مرد کوتاہ
۲۶	فَعَوْلَلیٰ	حَبَوْکَرَیٰ	شتر توانا
۲۷	فَیْعَلُول	ہَیْدَکُور	زن جوان و فربہ
۲۸	فَنْعَلِیل	عَنْتَرِیس	شتر مادہ توانا
۲۹	فِنْعَلَال	جِخْنَبَار	مرد کلان و جسیم
۳۰	فُنْعُلَال	جُخْنُبَار	مرد کلان و جسیم

پر موضوع سمجھتے ہین سینتیسوین خانہ والا وزن قلیل الوقوع ہی اور مطلقاً اسماء ذاتی سے مخصوص ہی اسکی مثال شَمَنْصِیرُ کو بعضے قواعد نویسون نے پنج حرفی اور وزن فَعَلَلِیلُ پر موضوع سمجھا ہی۔

دوسرا نقشہ اسمای لقبی کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَنْعَلَلٌ	جَنْعَدَلٌ	فربہ وجسیم	۷	فُعَالِلٌ	قُفَاخِرٌ	مرد جسیم
۲	فُنْعَلِلٌ	جُنْعَدِلٌ	فربہ وجسیم	۸	فَعَيْلَلٌ	سَمَيْدَعٌ	سردار فیاض
۳	فُنْعَلِلٌ	خُنْظَرِفٌ	پیر فرتوت	۹	فَعَوْلَلٌ	عَذَوْفَرٌ	شتر توانا وکلان
۴	فُعَلّلٌ	شُمَّخْرٌ	مرد مغرور	۱۰	فَعْنَلَلٌ	حَزَنْبَلٌ	کوتاہ قد مضبوط
۵	فِعَلّلٌ	سِلَّغْدٌ	بیوقوف	۱۱	فِعْلِيلٌ	بِرْعِيسٌ	دُھیل اونٹنی
۶	فَعَلّلٌ	هَمَّرِشٌ	پیر فرتوت	۱۲	فُعْلِيلٌ	غُرْنِيقٌ	جوان نازک وخوبصورت

مثال دُوَدِمْسٌ کو بعضے قواعد نویسون نے سہ حرفی اور وزن فُوْفِعْلٌ پر موضوع سمجھا ہی پانچوین خانہ کا وزن فُعَلَّلٌ اکثر اسم لقبی ہی اور نادرا اسم ذاتی ہی چھٹے خانہ کی مثال هَمَّرِشٌ کو جو اصل مین شاید هَنْمَرِشٌ تھی اخفش نے پنج حرفی اور وزن فَعَلَلِلٌ پر موضوع سمجھا ہی یہ اسم لقبی اور اسم ذاتی دونون ہی اور اس واسطے اس طرح پر دوسرے نقشہ مین درج ہی دسوین اور گیارہوین خانہ کے وزن قلیل الوقوع ہین اور مطلقًا اسمای ذاتی سے خصوصیت رکھتے ہین تیرہوین خانہ کے لفظ غَرْنَيْقٌ کو سہ حرفی اور وزن فُعْنَيْلٌ پر موضوع سمجھتے ہین یہ لفظ اسم لقبی اور اسم ذاتی دونون ہونے سے اس اگلے نقشہ مین درج ہی اور مختلف صورتین رکھتا ہی غُرْنُوقٌ غَرَوْنَقٌ غِرْنِيْقٌ غِرْنَوْقٌ غِرْنَيْقٌ سترہوین خانہ کا وزن کوئی مثال نہین رکھتا ہی سوا اُسکے جو نقشہ مین مندرج ہی وہ اسم لقبی اور اسم ذاتی دونون ہی انیسوین خانہ والا وزن عمومًا قسم مضاف کے اسمای ذاتی اور اسمای لقبی سے متعلق ہی اور اور لفظون سے کم تعلق رکھتا ہی سوا ان لفظون کے خَزْعَالٌ (لنگڑاپن) قُهْفَارٌ (پتھر) قَسْطَالٌ (خاک) خَرْطَالٌ (ایک طرح کی دوا) قَرْطَاسٌ اکثر قِرْطَاسٌ (کاغذ) بائیسوین اور تیئیسوین خانہ کی مثالین تاسی انتہائیہ قبول کرتی ہین جیسے سُلَحْفَاةٌ یا سُلَحْفَاةٌ (کچھوا) کہتے ہین کہ اصل مین یہ لفظ سُلَحْفِيَةٌ تھا حرف یا بموجب اُس قاعدے کے الف ہو گیا ہی جس قاعدے سے رَضِيَ رَضَا ہو گیا ہی اُنتیسوین خانہ والی مثال بَرْنَسَاءٌ شاید سہ حرفی اور وزن فَعْنَلَاءٌ پر موضوع ہی کیونکہ اس اسم کی ایک اور صورت بَرَاسَاءٌ بھی ہی جس مین حرف نون نہین آیا ہی اسی طرح اکتیسوین خانہ والی مثال هِنْدَبَاءٌ کو سہ حرفی اور وزن فِنْعَلَاءٌ

معنی	مثال	وزن	نمبر	معنی	مثال	وزن	نمبر
نام گیاہ	عَبَيْثَرَانٌ	فَعَيْلَلَانٌ	۴۲	نام گیاہ	جُحْنَبَارٌ	فُعْنَالُلٌ	۳۵
نام گیاہ	عَبَيْثُرَانٌ	فَعَيْلُلَانٌ	۴۳	چمیلی	سِجَلّاطٌ	فِعَلّالٌ	۳۶
گروہ مردان	بَرْنَاسَاءٌ	فَعْلَالَاءٌ	۴۴	نام کوہ	شَمْنَصِيرٌ	فَعْنَلِيلٌ	۳۷
قسم ملخ	جُخَادِبَاءٌ	فُعَالِلَاءٌ	۴۵	اخروٹ	كُمَثّرٰى	فُعَلّلٰى	۳۸
بچھو	عُقْرُبَّانٌ	فُعْلُلَّانٌ	۴۶	چمیلی	سِنْجِلَاطٌ	فِنْعِلَالٌ	۳۹
خواجہ سرا	عَقْرَبَّانٌ	فَعْلَلَّانٌ	۴۷	نام ایک گیاہ کا	عَبَوْثَرَانٌ	فَعَوْلَلَانٌ	۴۰
+	+	+	+	نام گیاہ	عَبَوْثُرَانٌ	فَعَوْلُلَانٌ	۴۱

بیان

اس نقشہ مین دوسرا وزن قلیل الوقوع ہی اور مطلقاً اسماے ذاتی سے مخصوص ہی تیسرے خانہ کے وزن کی کوئی مثال نہین ہی سوا اُسکے کہ نقشہ مین دی گئی ہی چوتھے خانہ کی

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۷	فَعْلُولٌ	صَعْفُوقٌ	نام دیہہ وغیرہ
۱۸	فَعْلُولٌ	بَکْھُورٌ	نام ایک بادشاہ کا
۱۹	فَعْلَالٌ	جَنْجَاثٌ	قسم نبات تلخ
۲۰	فُعْلَالٌ	قُرْطَاسٌ	کاغذ
۲۱	فِعْلَلٌّ	عِرْبَدٌّ	قسم مار بے زبان
۲۲	فُعَلْلیٰ	سُلَحْفیٰ	سنگ پشت
۲۳	فُعَلْلیٰ	سُلَحْفَاءٌ	سنگ پشت
۲۴	فُعَاوِلٌّ	زُمَاوَرْدٌ	کھانا جو گوشت و انڈے سے بنتا ہے
۲۵	فَعْلَلُوتٌ	حَدْرَفُوتٌ	ہرنی

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۶	فَعْلَلَانٌ	زَعْفَرَانٌ	کیسر
۲۷	فُعْلُلَانٌ	عُقْرُبَانٌ	بچھو
۲۸	فِعْلِلَانٌ	خِنْذِیَانٌ	گروہ مردان
۲۹	فَعْلَلَاءُ	بَرْنَسَاءُ	قسم مردان
۳۰	فِعْلِلَاءُ	طِرْمِسَاءُ	ابر باریک
۳۱	فِعْلَلَاءُ	هِنْدَبَاءُ	قسم درخت
۳۲	فَعَوْلَلی	حَبَوْکَرَی	ریگستان
۳۳	فَیْعَلُولٌ	خَیْتَعُورٌ	کوئی شے قابل تبدیل شل بخار
۳۴	فَعْلِیلٌ	قَنْطَلِیسٌ	سرِ ذکر

پہلا نقشہ اسمای ذاتی کے وزن کا

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَنعَلِل	کَنَہبَل	نام ایک درخت کا
۲	فَنَعْلُل	کَنَہْبُل	نام درخت
۳	فُنعَلِل	ہُندَلِع	نام ایک سبزہ کا
۴	فُوعَلِّل	دُودَمِّس	قسم مار یا افعی شعلہ دم
۵	فُعَلِّل	کُمَّیرَۃ	سرِ ذکر
۶	فُعَلِّل	ہُمَرِّش	نام سگ مادہ وغیرہ
۷	فُعَالِل	بُرَائِل	گردن خروس کے پر
۸	فَعَیلَل	عَبَیثَر	نام ایک مرد کا
۹	فَعَوْلَل	فَدَوْکَس	شیر
۱۰	فَعَنْلَل	قَرَنْفُل	لونگ
۱۱	فُعُلُّل	زُمُرُّد	سنگ زمرد
۱۲	فِعْلِیل	زِخْرِیط	قسم گیاہ
۱۳	فُعْلِیل	غُرْنِیق	قسم مرغ آبی دراز گردن
۱۴	فُعْلُول	عُصْفُور	گنجشک
۱۵	فَعَلُول	قَرَبُوس	کمان زین
۱۶	فِعْلَول	بِرْذَوْن	مویشی

اور بھی پیدا ہون گی۔
لفظ عَرَتُنٌ (ایک طرح کی گھاس جو چمڑہ پکانے کے کام مین آتی ہی) اور جَنَدِلٌ (پتھریلی زمین) اور دُلَمِزٌ (توانا یا بنیا مرد) لفظ عَرَنْتُنٌ اور جَنَدِیْلٌ یا جَنَادِلٌ اور دُلَامِزٌ کے اختصار ہین کیونکہ اگرچہ یہ پچھلی صورتین انھین معنی مین مستعمل ہین تو بھی وہی پہلی صورتین چار چار حرکت متواتر رکھتی ہین اور ایسا عربی زبان مین ناجائز ہی۔

چار حرف والے بڑہائے ہوئے جامد

ان اسمون کے وزن بہت سے ہین اور عموماً کئی قسمون مین اپنے حرفون کے شمار اور وقوع کے مطابق منقسم ہین مگر یہ قسمین کم ضروری ہین اسواسطے مین انھون پر کچھ خیال نہین کرتا ہون اور دو نقشون مین ظاہر کرتا ہون پہلے مین انھون کو جو اسمای ذاتی کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے مین انھون کو جو اسمای لقبی کی بناوٹ سے علاقہ رکھتے ہین اکثر یہ وزن دونون سے متعلق ہین مگر بعضون کو ظاہرا ایک قسم سے اور بعضون کو دوسری قسم سے مخصوص بتلایا ہی اور بعضون کو کسی قسم سے مخصوص نہین بتلایا ہی پر ایسے قلیل الوقوع ہین کیونکہ ان کی دونون طرح کی مثالین ہمیشہ نہین مل سکتی ہین اس لیئے پڑہنے والے کو جاننا چاہیئے کہ اگرچہ جو وزن دونون نقشون مین مندرج ہین سو اکثر یکسان ہین لیکن بعضے وزن جو ایک مین ملین گے سو دوسرے مین نہین ملین گے ان نقشون مین تمام وزن جن پر اس قسم کے جامد بنائے جاتے ہین نہین شامل کئے ہین لیکن جتنے وزن بیشتر قواعد نویسون نے بیان کرنے مناسب سمجھے ہین اتنے داخل کئے ہین۔

بیان

سیبویہ چھٹے وزن کے ہونے سے انکار کرتا ہی اور اسکے بدلے تیسرے وزن کو قرار دیکر جُخْدُبٌ اور سُرْهُدُنٌ وغیرہ پڑہتا ہی جُخْدَبٌ اور سُرْهَدَنٌ وغیرہ نہین پڑہتا ہی مگر علما اس بات کو منظور نہین کرتے ہین اور چھٹے وزن کی کئی مثالین دیتے ہین جیسے طُحْلَبٌ (ایک طرح کی سبزی جو پانی پر چھا جاتی ہی) بُرْقَعٌ (پردہ جو منھہ پر ڈالتے ہین) عُنْدَدٌ (موٹا) وغیرہ اور حقیقت مین اس وزن کی یہ مثالین جو آگے لکھتا ہون ملحق ہین اور اسی واسطے اِن مین جو ہمجنس حرف آتے ہین سو مشدد ہو کر ادغام نہین پاتے ہین جیسے سُوْدَدٌ (سردار یا سرداری) قُعْدَدٌ (پست ہمت یا مرد بدنام) عُنْدَدٌ (علاج) جیسے اس عبارت مین مَالِی مِنْهُ عُنْدَدٌ اَیْ بُدٌّ (مین یہ ضرور کرونگا) اور لفظی ترجمہ یہ ہی (نہین ہی واسطے میرے اُس کا علاج یعنی چارہ)۔

جو وزن اس نقشہ مین لکھے ہین انکے سوا بعضے قواعد نویس اور وزنون کا ہونا جو چہار حرفی جامدون سے متعلق ہین قرار دیتے ہین اور اسکے اثبات مین بہت سی مثالین لاتے ہین جیسے خِرْفِعٌ (روئی کا غالہ) وزن فِعْلِلٌ پر اور طُحْرِبَةٌ (چھوٹا بادل) وزن فُعْلِلٌ پر وغیرہ لیکن زیادہ مستعمل صورتین ان اسمون کی یہ ہین خِرْفِعٌ یا خُرْفُعٌ طُحْرَبَةٌ یا طِحْرِبَةٌ یا طُحْرُبَةٌ اور اور صورتین انکی جو درستی سے مشکوک ہین جائز رکھنے سے تداخل کے وسیلہ سے زیادہ بڑھ سکتی ہین کیونکہ اگر خِرْفِعٌ کا پہلا جزو اور خُرْفُعٌ کا پچھلا جزو لیا جاوے تو دونون سے ملکر خِرْفُعٌ پیدا ہوگا اور اسی طرح

پہلا نقشہ اسمائے ذاتی کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ	نہر خورد	۴	فِعْلَلٌ	زِبْغَرٌ	قسم گیاہ خوشبو
۲	فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ	ابر باریک بے بارش	۵	فِعَلّ	قِمَطْرٌ	جُزدان
۳	فُعْلُلٌ	بُرْثُنٌ	پنجۂ مرغ شکاری یا درندہ	۶	فُعْلَلٌ	جُخْدَبٌ	قسم ملخ سبز دراز پا

دوسرا نقشہ اسمائے لفظی کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعْلَلٌ	عَبْهَرٌ	مرد یا زن فربہ	۴	فِعْلَلٌ	هِجْرَعٌ	طول یا کلان وغیرہ
۲	فِعْلِلٌ	خِرْمِلٌ	زن بیوقوف	۵	فِعَلّ	ضِبَطْرٌ	توانا یا مضبوط
۳	فُعْلُلٌ	جُرْشُعٌ	بڑی چھاتی اور اُٹھی ہوئی پسلی کا اونٹ	۶	فُعْلَلٌ	رُهْدَنٌ	بیوقوف و بی ہمت

پر بنا ہوا۔

چوتھی فصل

چار اصلی حرف والے جامد

تین اصلی حرف والے جامدون کے بیان مین جو سبب تبلا یا ہی اُسکے مطابق پچھلا حرف حساب سے نکال ڈالنے سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ چار اصلی حرف والے جامدون سے جو وزن علاقہ رکھتے ہین انکی زیادہ تر ممکن تعداد جو پہلے اصلیون کی تین حالتون کو دوسرے اصلیون کی چار حالتون مین ضرب دینے سے اور انکے حاصل ضرب بارہ کو تیسرے اصلیون کی چار حالتون مین ضرب دینے سے حاصل ہوتی ہی اڑھتالیس ہوگی لیکن انھون مین بہت سے وزن مثل فِعُلُلٌ کی ایسی کریہ آواز رکھتے ہین کہ اہل عرب کے کان کو نہایت ناپسند لگتی ہی اور بہت سے مثل فِعْلْلٌ کے دو ساکن رکھتے ہین سوانکی زبان سے بہت کم ادا ہوتے ہین اسواسطے ایسے وزنون کو چھوڑ دینے سے خالی چھہ وزن باقی رہ جاتے ہین سو عموماً چار اصلی حرف والے جامدون سے تعلق رکھتے ہین اور اس نقشہ مین درج ہین۔

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۳	مَنَفَعِیلُ	مَنْجَنِیْزُ	پن چکی	۱۶	مِنفَعُولُ	مِنْجَنُونُ	پن چکی
۱۴	مِنَفَعِیلُ	مِنْجَنِیْزُ	پن چکی	۱۷	فَیْنَعُولُ	شَیْنَعُورُ	جو
۱۵	مَنَفَعُولُ	مَنْجَنُونُ	پن چکی	+	+	+	+

بیان

چوتھی مثال یَبْتَعُورُ اور بارہوین سَلْسَبِیْلُ وزن فَعَلْلُولُ اور فَعَلْلِیْلُ پر بنی ہوئی سمجھی جاتی ہین دونون کو بڑہائے ہوئے پنج حرفیون مین ہونا چاہیے جن سے میری دانست مین وہی متعلق ہین چھٹا وزن فُعَّالِی مطلقًا اسماے ذاتی سے مخصوص ہی اور اسی طرح ساتوان اور آٹھوان وزن بھی اسماے ذاتی سے تعلق رکھتے ہین اور دونون قلیل الوقوع ہین تیرہوان وزن مَنْجَنِیْنُ اور چودہوان مِنْجَنِیْنُ اور پندرہوان مَنْجَنُونُ اور سولھوان مِنْجَنُونُ اگرچہ چار حرفی کے مانند وزن فَنْعَلِیْلُ فِنْعَلِیْلُ اور فَنْعَلُولُ فِنْعَلُولُ پر بھی آتے معلوم ہوتے ہین اس صورت مین اصل انکی مَجَنَ ہی یا وزن فَعَلَنِیْلُ فَعَلَنُولُ پر آتے معلوم ہوتے ہین اس صورت مین اصل انکی مَنْجَ ہی میری دانست مین سیبویہ مَنْجَنِیْنُ کو پنج حرفی اور وزن فَعَلْلِیْلُ پر بنا سمجھتا ہی پس لفظ مَنْجَنُونُ بھی پنج حرفی ہی وزن فَعَلْلُولُ

نکلے گی اکیسوین وزن کی مثالون مین خالی لفظ آجُقَلی اور آزِقَلی (اجتماع کسی چیز کا) مستثنیٰ ہین جو اس زبان مین واقع ہوتے نظر آئے ہین۔

جو سہ حرفی جامد مین زائد حرف سے بڑہائے جاتے ہین سو کبھی کبھی ان وزنون مین سے کسی ایک پر بنائے جاتے ہین۔

نقشہ تین زائد حرف والے سہ حرفی اسمائی جامد کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فِعِنْلاَلٌ	فِرِنْدَادٌ	نام ایک جگہ کا	۷	اَفْعَلاَنٌ	اَخْطَبَانٌ	قسم پرند
۲	فِعَمَّالٌ	طِرِمَّاحٌ	نام ایک مرد کا	۸	اِفْعِلاَنٌ	اِسْحِمَانٌ	نام ایک پہاڑ کا
۳	فُعْلُوَانٌ	عُنْفُوَانٌ	بہار جوانی وغیرہ	۹	اُفْعُلاَنٌ	اُقْحُوَانٌ	قسم گیاہ خوشبو
۴	يَفْتَعُولٌ	يَسْتَعُورٌ	نام ایک جگہ کا	۱۰	اَنْفَعِيلٌ	اَنْقَلِيسٌ	قسم ماہی مارصورت
۵	فُعَّيْلَى	لُغَّيْزَى	چیستان	۱۱	اِنْفِعِيلٌ	اِنْقِلِيسٌ	قسم ماہی مارصورت
۶	فُعَّالَى	شُقَّارَى	قسم گیاہ	۱۲	فَعْفَلِيلٌ	سَلْسَبِيلٌ	نام چشمہ بہشت

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۷	یَفعُول	یعفور	غزال	۲۱	اَفعَلی	اَجفَلی	اجتماع کسی چیز کا
۱۸	یُفعُول	یُسرُوع	کرم سرخ جو سبزہ مین ملتا ہی	۲۲	مَفعَلی	مَصطَکی	نام ایک قسیم کے گوند کا
۱۹	یَفعِیل	یَقطِین	بیل اور درخت	۲۳	مُفعَلی	مُصطَکی	نام ایک قسیم کے گوند کا
۲۰	مَفعَال	مَرجَان	مونگا یا موتی خورد	+	+	+	+

بیان

گیارھوان وزن اَفعَال اس نقشہ مین اکثر جمع قلت کا وزن ہی اور سوا اَظفَارَۃ (ایک قسم کا مصالحہ) کے جو تا ی انتہائیہ رکھتا ہی کوئی مثال اسکی متعلقی کی کسی اسم سے حالت وحدت مین پائی نہین جاتی ہی اٹھارھوان وزن یُفعُول سترھوین وزن یَفعُول سے منسوب سمجھا جاتا ہی پس مثال یُسرُوع اصل مین یَسرُوع ہوگی فتحہ ضمہ ہوگیا ہی اس لیئے کہ بجائے اصلی حرف سے ضمہ متعلق ہی خالی لفظ مَرجَان اور مَرجَانَۃ (مونگا یا چھوٹا موتی) ہی بیسوین وزن مَفعَال کی مثالین ہین جو اس زبان مین پائی جاتی ہین اور بعضے قواعد نویسون کی رای کے مطابق یہ مثالین بھی وزن فَعلَان پر بنی ہین پس اصل ان کی مَرج ہی رجن نہین ہی کہ یہ اصل وزن مَفعَال پر آنے سے

نقشہ دونا متواتر زائد حرف والے سہ حرفی اسما جامد کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	اُفَاعِلُ	اُجَارِدُ	نام ایک جگہہ کا	۹	فِیعَالُ	دِیمَاسُ	آتشگاہ حمام
۲	اَفَنْعَلُ	اَرَنْدَجُ	چرم سیاہ	۱۰	فُعَالِی	حُبَارِی	کودن
۳	اِفَنْعَلُ	اِرَنْدَجُ	چرم سیاہ	۱۱	اَفْعَالُ	اَظْفَارَۃُ	قسم مصالحہ [illegible]
۴	یَفَنْعَلُ	یَرَنْدَجُ	چرم سیاہ	۱۲	اِفْعَالُ	اِعْصَارُ	گردباد یا آندھی
۵	فَاعُولُ	طَاؤُسُ	مور	۱۳	اَفْعِیلُ	اَنْجِیلُ	کتاب انجیل
۶	فَاعَالُ	سَابَاطُ	سقف گذرگاہ	۱۴	اِفْعِیلُ	اِنْجِیلُ	کتاب انجیل
۷	فُوعَالُ	طُومَارُ	کتاب	۱۵	اُفْعُولُ	اُصْبُوعُ	انگلی
۸	فُوعَالُ	تُورَابُ	زمین	۱۶	اِفْعِنْلُ	اِفْرِنْدُ	جوہر شمشیر

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۷	فَعَلَانٌ	کَرَوَانٌ	قسم پرند	۲۰	فُعْلَانٌ	سُلْطَانٌ	قوت شاہانہ
۱۸	فِعَلَانٌ	قَطِرَانٌ	رال	۲۱	فَعْلُوْلٌ	عَبْدُوْسٌ	نام ایک مرد کا
۱۹	فُعَلَانٌ	سَبُعَانٌ	نام ایک جگہہ کا	۲۲	فُعْلُوْسٌ	عُبْدُوْسٌ	نام ایک مرد کا

بیان

اس نقشہ مین پہلے نمبر والا وزن اکثر مُنفَعِل عَنِ الْفِعْل یعنی فعل سے لیا ہوا کھلاتا ہی اور واقع مین اسمون سے بہت کم تعلق رکھتا ہی تیرہوین وزن کا بچلا اصلی حرف کبھی کبھی ساکن ہو جاتا ہی جیسے قُوْبَاءُ (مرض داد) خُشَّاءُ جو اصل مین خُشَشَاءُ تھا (کان کے پیچھے کی اُٹھی ہوئی ہڈی) اور مُزَّاءُ جو اصل مین جوہری کی رای کے مطابق مُزَزَاءُ تھا ایک طرح کی نفیس شراب اٹھارہوان وزن اور انیسوان وزن اسمای ذاتی سے مخصوص ہین مگر انیسوان قلیل الوقوع ہی بیسوان وزن بہت کم آتا ہی اور فقط دو مثال رکھتا ہی یعنی سُلْطَانٌ اکثر سُلُطَانٌ نقشہ مین مندرج ہی اور قُرْبَانٌ اکثر قُرُبَانٌ (قربانی کرنا) دونون ظاہرا مصدر ہین جامد نہین ہین کیونکہ دونون ایک حدوث کا نام ظاہر کرتے ہین۔

جو سہ حرفی جامد دو حرف زائد نامتواتر رکھتے ہین اُنکے مستعمل وزن یہ ہین۔

نقشہ دو حرف زائد رکھنے والے سہ حرفی اسمای جامد کے اوزان کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	یَنْفَعِلٌ	یَنْجَلِبٌ	جادو کی تسبیح مفرور کے واپس لانیکے واسطے	۹	فِعْلِیلٌ	حِلْتِیتٌ	ہینگ
۲	فِنْعَلٌ	هِنْبَرٌ	بچۂ کفتار	۱۰	فِعْیَالٌ	کِرْیَاسٌ	جاضروری بالاخانہ
۳	فِنَّعَلٌ	صِنَّبْرٌ	ہفتہ سوسوم عجوز کا دوسرا روز	۱۱	فُعْلَالٌ	قُرْطَاطٌ	پارچہ ملائم جو اونٹ کی کاٹھی کے نیچے رکھتے ہیں
۴	فَعْفَلٌ	صَفْصَلٌ	قسم گیاہ	۱۲	فَعْلَاءُ	حَلْفَاءُ	قسم نیۓ آبی
۵	فِعْفِلٌ	صِفْصِلٌ	قسم گیاہ	۱۳	فُعَلَاءُ	قُوَبَاءُ	مرض داد
۶	فَعْلُولٌ	بَلَصُوصٌ	قسم پرند	۱۴	فَعْلَانٌ	سَعْدَانٌ	قسم گیاہ
۷	فُعْلُولٌ	طُحْرُورٌ	ابر خورد وباریک	۱۵	فُعْلَانٌ	عُثْمَانٌ	نام ایک مرد کا
۸	فَعَوْلَلٌ	حَبَوْنَنٌ	نام دره	۱۶	فِعْلَانٌ	سِرْحَانٌ	گرگ

تینتیسوان وزن اسماے ذاتی سے مخصوص ہے۔
چونتیسوان وزن عَلْقًى یا عَلْقًى دونون طرح پڑھا جاتا ہے اور اسم لقبی کے ہند تائی انتہائیہ چاہتا ہے جیسے نَاقَةٌ حَلْبَاةٌ (دُدھیل اونٹنی) نَاقَةٌ رَكْبَاةٌ (سواری کی اونٹنی) مگر حقیقت مین تائی انتہائیہ نہونے کی بھی مثالین ہین جیسے خَيْرَى (بہت نیک آدمی) وغیرہ۔
سینتیسوین وزن کی مثال خَيْمَى ابْنُ الْقَطَّاع نے نکالی ہے لیکن اور لوگ اس کے بچلے حرف کو ساکن سمجھتے ہین وزن فِعْلَى پر اور کہتے ہین کہ فِعَلَى اس زبان مین ہے ہی نہین۔
اڑتیسوان انتالیسوان اور چالیسوان وزن اسماے ذاتی سے مخصوص ہین لیکن جبتک بچلا حرف نون نہین ہوتا ہے تب تک پہلے حرف پر ضمہ کبھی نہین آتا ہے قواعد نویس سیبَوَیہ کے صحیح وزن پر تکرار کرتے ہین بعضے بیالیسوین وزن کے قایل ہین اور بعضی تینتالیسوین کے۔

وہ جامد جو دو حرف سے بڑھائے ہوئے ہین

بڑھائے ہوئے تین حرف والے جامدون کے بنانے مین جو دو حرف زائد واقع ہوتے ہین سو متواتر ہوتے ہین اور اس حالت مین یہ جامد جو وزن اس نقشہ مین مندرج ہین ان مین سے کسی ایک پر بنائے جاتے ہین اس نقشہ مین متواتر زائد حرف فا یا عین یا لام کے پہلے یا پیچھے آتے ہین۔

یہ ہین اِبْیَنٌ (نام ایک مرد کا) اِشْفَیٌ (موچی کا سُوا) اور اِنْفَحَۃٌ جو اَنْفَحَۃٌ بھی پڑہا جاتا ہی (دودہ پیتے ہوئے حلوان کا پیٹ)۔
پانچوان وزن اِفْعُلٌ اسمای ذاتی سے مخصوص ہی اور اکثر بے فصاحت سمجھا جاتا ہی۔
چھٹا وزن اور ساتوان وزن اسمای ذاتی سے مخصوص ہین ان مین سے پہلا یعنی اَفْعُلٌ بیشتر جمع قلت کا وزن ہی واحد اسمون سے کم تعلق رکھتا ہی
آٹھوان وزن اور نوان وزن اسمای ذاتی سے مخصوص ہین ان مین سے پہلے وزن کی اس زبان مین واقع مین دوہی مثالین ملتی ہین یعنی اَصْبَعٌ (اُنگلی) اور اَنْمِلَۃٌ (پور یا اُنگلی کی نوک) وزن اُفْعِلٌ مانند اِفْعُلٌ کے اکثر بے فصاحت سمجھا جاتا ہی۔
دسوان گیارہوان بارہوان تیرہوان چودہوان پندرہوان سولھوان سترہوان اٹھارہوان یہ سب وزن اسمای ذاتی سے مخصوص ہین اور اِن مین بعضے اس زبان مین قلیل الوقوع ہین۔
بیسوین اور اکیسوین وزن کے حرف ہا کو بعضے قواعد نویس اصلی سمجھتے ہین کیونکہ وی کہتے ہین کہ حرف ہا کسی لفظ کے شروع مین حالت زائدی مین نہین آتا۔
تیئیسوان وزن اسمای ذاتی سے مخصوص ہی۔
چھبیسوان وزن اُس ایک کے سوا جو نقشہ مین تبلایا ہی خالی ان اسمون سے تعلق رکھتا ہی جنکا بچلا اصلی حرف حرف علت ہی جیسے سَیِّدٌ (سردار) طَیِّبٌ (اچھا) وغیرہ۔
اکتیسوین وزن کی سوا اُسکے جو نقشہ مین مندرج ہی یہ مثالین اور ہین یعنی عِثْوَدٌ (ایک درہ کا نام) ذِرْوَدٌ (ایک پہاڑ کا نام) اور جِدْوَلٌ (ایک چھوٹی دھار)

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۳۵	فَعَلَّی	عَلَقَّی	ایک قسم کی جھاڑو	۴۰	فِعَلُوۃٌ	عِنصَوۃٌ	بکھری ہوئی گھاس
۳۶	فُعَلِی	اُدَمِی	ایک جگہ کا نام	۴۱	فِعَلِنٌ	فِرِسِنٌ	اونٹ کا کھر
۳۷	فِعَلی	خِیَمی	ایک جھیل کا نام	۴۲	فَعَلَّتَۃٌ	سَنَبَتَۃٌ	وقت کا ایک حصہ
۳۸	فَعَلُوۃٌ	عَرَقُوۃٌ	ڈول کا قبضہ	۴۳	فَنعَلَۃٌ	سَنبَلَتَۃٌ	وقت کا ایک حصہ
۳۹	فُعَلُوۃٌ	عُنصُوۃٌ	بکھری ہوئی گھاس	+	+	+	+

بیان

اس نقشہ مین دوسرا وزن اِفعِلٌ اسماے لقبی سے کبھی متعلق نہین ہوتا ہی خالی اسماے ذاتی سے علاقہ رکھتا ہی جیسے اِثمِدٌ (سرمہ کا پتھر) وغیرہ تیسرا وزن اُفعُلٌ اسماے لقبی سے بہت کم تعلق رکھتا ہی اگرچہ اس زبان مین کچھہ مثالین پائی جاتی ہین جیسے اُملُدٌ (نازک یا خوشنما) لَبَنٌ اُمھُجٌ (پتلا دودھ) وغیرہ

چوتھا وزن اِفعَلٌ اسماے لقبی سے کبھی نہین متعلق ہوتا ہی اور اسماے ذاتی کے ساتھہ کم متعلق ہوتا ہی اس کی مثالین سواے اُسکے جو نقشہ مین داخل ہی ابو حیان کی راے کے مطابق

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۷	تُفْعُل	تُتْفُل	بچہ روباہ
۱۸	نَفْعِل	نَرْجِس	ایک پھول کا نام
۱۹	یَفْعَل	یَلْمَق	ایک قسم کا جامہ
۲۰	هُفْعُل	هُمْتُع	پھل درخت تنضب کا
۲۱	هِفْعَل	هِبْلَع	سلوق کا کتا۔ ایک شہر۔ یا ایک کتے کا نام۔
۲۲	فَوْعَل	عَوْسَج	نام ایک مرد کا
۲۳	فِنْعَل	جِنْدَب	ٹڈی
۲۴	فِنْعِل	خِنْصِر	چھنگلی اُنگلی
۲۵	فَیْعَل	غَیْلَم	مینڈک یا کچھوا

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۶	فَیْعِل	صَیْقِل	نام ایک عورت کا
۲۷	فَعَال	غَزَال	ہرنوٹا
۲۸	فِعَال	شِعَار	نیچے کا انگرکھا یا زیر جامہ
۲۹	فُعَال	غُرَاب	جنگلی کوا
۳۰	فَعْوَل	جَدْوَل	دہار
۳۱	فِعْوَل	خِرْوَع	نرم شاخ والی بوٹی
۳۲	فُعَیْل	عُلَیْب	ایک درہ کا نام
۳۳	فَعِیل	بَعِیر	اونٹ
۳۴	فَعْأَل	شَمْأَل	شمال مشرقی ہوا

نقشہ ایک حرف زائد والے اسمائے جامد کے وزنوں کا

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	أَفْعُلٌ	أَصْبُعٌ	انگلی
۲	إِفْعِلٌ	إِصْبِعٌ	انگلی
۳	أُفْعُلٌ	أُصْبُعٌ	انگلی
۴	إِفْعَلٌ	إِصْبَعٌ	انگلی
۵	إِفْعُلٌ	إِصْبُعٌ	انگلی
۶	أَفْعِلٌ	أَصْبِعٌ	انگلی
۷	أُفْعَلٌ	أُصْبَعٌ	انگلی
	أَفْعِلٌ	أَصْبِعٌ	انگلی
۹	أُفْعِلٌ	أُصْبِعٌ	انگلی
۱۰	تَفْعُلٌ	تَتْفُلٌ	بچہ روباہ
۱۱	تَفْعِلٌ	تَتْفِلٌ	بچہ روباہ
۱۲	تَفْعَلٌ	تَتْفَلٌ	بچہ روباہ
۱۳	تِفْعَلٌ	تِتْفَلٌ	بچہ روباہ
۱۴	تِفْعِلٌ	تِتْفِلٌ	بچہ روباہ
۱۵	تُفْعُلٌ	تُتْفُلٌ	بچہ روباہ
۱۶	تُفْعِلٌ	تُتْفِلٌ	بچہ روباہ

بعضی مثالین بیشک اس قسم کی اس زبان مین واقع ہوتی ہین جیسے کُذُ بُذُ بَانُ (بڑا جموٹھا) وزن فُعْلُعْلَانُ پر بِرِبِيطِيَاءُ (ایک جگہہ کا نام) قِرِقِيسِيَاءُ (ایک شہر کا نام) وزن فِعْفِيلِيَاءُ پر اَرْبُعَاوَاءُ (ایک مکان جو ستونون پر بنا ہو مگر چار ستون سے زیادہ پر نہ بنا ہو) وزن اُفْعُلَاوَاءُ پر وغیرہ مصدر اِسْتِفْعَالُ مین اور اور مصدرون مین چار زائد آتے ہین اسواسطے انکو شاذ نہین کہہ سکتے ہین لیکن جامدون مین چار زائد والے وزن بہت نہین ہین اس لیئے انکے لیئے یہ مثالین کافی ہین عَاشُورَاءُ (محرم کی دسوین تاریخ) وزن فَاعُولَاءُ پر قَنْطُورَاءُ (حضرت ابراہیم کی ایک کنیز کا نام ہی جس سے ترک متولد ہوئے ہین) وزن فَنْعُولَاءُ پر مِرْغَابَيْنِ وزن مِفْعَالَيْنِ پر (ایک مقام کا نام ہی بصرہ مین) لیکن حقیقت مین یہ شاید اسم ذاتی کا تثنیہ ہی جیسے سُلْمَانَيْنَ (نام ایک مقام کا) وزن فُعْلَانَيْنَ پر ایک اسم جمع سا معلوم ہوتا ہی۔

وہ جامد جن مین ایک زائد ہی

جو جامد ایک حرف زائد رکھتے ہین سو اکثر جو وزن اس نقشہ مین درج ہین اُن مین سے کسی ایک پر بنائے جاتے ہین ان وزنون مین حرف زائد حرف فا یا عین یا لام کے پہلے یا پیچھے واقع ہوتا ہی۔

ہوتے ہین سب قواعد نویسون کی یہ رای ہی کہ فَعُلٌ فَعَلٌ کے ساتھ نہین بدل سکتا ہی اور استعمال سَلِفٌ بجاے سَلَفٌ اس شعر مین اسواسطے قلیل الوقوع سمجھا جاتا ہی

وَمَا کُلُّ مُبْتَاعٍ وَلَوْ سَلِفَ صَفْقَةٍ ۔ يُرَاجِعُ مَا قَدْ فَاتَهُ بِرَدَادِ

(کوئی خریدار اگرچہ پہلے دام دے چکا ہی نہین پھیر سکتا ہی جو کچھ کھو گیا ہی ردادسے یعنے کہنے سے کہ پھیر دے) لفظ رَدَادِ مین سوچتا ہون کہ اسم الفعل ہی یہان اُرْدُدْ (پھیر دے) کے معنی مین آیا ہی۔

تیسری فصل

بڑہائے ہوئے سہ حرفی جامد

جو اوزان ان اسمون کی بناوٹ سے علاقہ رکھتے ہین سو بہت ہین ایسا کہ سیبویہ نے تین سو آٹھ وزن تبلائے ہین انھون مین کہتے ہین کہ اَبُو بَکْرِ ابْنُ الْحَسَنِ الزُّبَیْدِیُّ نے اسی وزن اور شامل کئے ہین اور دوسرے قواعد نویسون نے اور بہی زیادہ شامل کیے ہین لیکن بعضی قاعدے ایسے ہین سو آگے لکھے جائینگے جن سے اصلی اور زائد حرفون کا امتیاز ہو سکتا ہی اسواسطے ان سب وزنون کا تبلانا کچھ ضرور نہین ہی اور اگر ضرور بہی ہوتا تو مستعمل نہین ہین کیونکہ بہت سے ان قواعد کی کتابون مین درج نہین ہین جو اسوقت میرے پاس ہین اور بہت سے جو ان کتابون مین مندرج ہین سو کسی لغت کی کتاب مین پائے نہین جاتے اسلیئے اُنھون کے معنی دریافت نہین ہو سکتے۔

بڑہائے ہوئے سہ حرفی جامد حروف زائد کے شمار کے مطابق کئی قسمون پر منقسم ہوتے ہین لیکن پانچ زائد کسی اسم کے بنانے مین بہت کم آتے ہین خواہ وہ جامد ہو خواہ نہو اگرچہ

لِیَضْرِبْ (پھر وہ مارے) جو ثُمَّ لْیَضْرِبْ سے زیادہ مستعمل ہو اس قاعدے کے عمل
سے اس عربی شعر مین لَمْ یَلْدَہٗ بجاے لَمْ یَلِدْہٗ ہوجاتا ہی جیسے اَلَا رُبَّ مَوْلُودٍ
وَلَیْسَ لَہٗ اَبٌ ۔ وَذِیْ وَلَدٍ لَمْ یَلْدَہٗ اَبَوَانِ (بعضے پیدا ہوئے ہین اور باپ
نہین رکھتے ۔ اور بعضے صاحب اولاد ہین اور باپ ماں نہین رکھتے)

پانچوان قاعدہ

وزن فِعِلٌ اور فُعُلٌ کا پہلا اصلی حرف ساکن ہو سکتا ہی جیسے اِبْلٌ (اونٹ) عُنْقٌ
(گردن) وغیرہ اس قاعدہ کا عمل فِعِلٌ کی نسبت فُعُلٌ پر اور واحد کی نسبت جمع پر زیادہ
ہی جیسے رُسْلٌ اصل مین رُسُلٌ جمع رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا یا پیغمبر) کا قرآن مین آیا ہی اسی طرح بعضی قواعد
نویسون کی راے کے مطابق وزن فُعْلٌ فُعُلٌ کے ساتھ بدل سکتا ہی جیسے قُفْلٌ (تالا)
وغیرہ مگر اخفش جو اس قاعدہ کا تعلق اسماے ذاتی سے جائز رکھتا ہی اسماے لقبی کو اسکے عمل
سے مستثنی کرتا ہی جیسے حُمْرٌ جمع اَحْمَرُ اور حَمْرَاءُ (سرخ) کا اگر حُمُرٌ
کر دیا جاوے تو حِمَارٌ (خر) کا جمع ہو جاے گا اسیطرح وہ اسماے ذاتی کو بھی
جنکا پہلا اصلی حرف حرف علت ہی مستثنی کرتا ہی جیسے سُوْقٌ (بازار) لیکن جاننا چاہیے کہ
فُعْلٌ کا فُعُلٌ کر دینا استعمال عام سے جائز نہین ہی۔

چھٹا قاعدہ

وزن فَعْلٌ کا اگر پہلا اصلی حرف حلقی ہوگا تو فَعَلٌ کے ساتھ بدل سکے گا جیسے شَعْرٌ
(بال) نَحْرٌ (اونٹ کو قربان کرنا) بَحْرٌ (دریا) وغیرہ یہ قاعدہ کوفہ کے مدرسہ والون
کی راے کے مطابق قیاساً عمل کرتا ہی مگر بصرہ کے مدرسہ والون کی راے کے خلاف ہی جیسا
دستور ہی وہ یہی کہتے ہین کہ اختیار سماعت سے دونون وزن کبھی کبھی ایک ہی اسم سے متعلق

وزن فَعُلٌ قواعدنویسون کی رای عام کے مطابق فَعْلٌ سے اور بعضے شخصون کی رای کے موافق فُعْلٌ سے بدل سکتا ہی جیسے عَضُدٌ عَضْدٌ (بازو) اور وزن اس اسم کے یعنی عِضْدٌ عَضِدٌ عُضُدٌ صحت کے لیئے محاورہ کی اجازت کے محتاج ہین۔

تیسرا قاعدہ

جو فعل وزن فَعِلَ فَعُلَ اور فُعِلَ پر بنائے جاتے ہین اُنکا بچلا اصلی حرف ساکن ہوسکتا ہی جیسے بَذْخَ الرَّجُلُ (وہ مرد مغرور تھا یا ہوا) جَسْمَ الْفَرَسُ (وہ گھوڑا جسیم ہوا) ضُرْبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) وغیرہ (دیکھو چھٹے حصہ مین باب عَلِمَ کے خواص)۔

چوتھا قاعدہ

حرکت کسرہ یا ضمہ اگر کسی حالت مین خواہ دو لفظون کے ادغام سے خواہ اکیلے کے لفظ کسی حصہ مین فتحہ کے بعد آوے گی تو اکثر ساکن ہو جائے گی مگر اس حالت مین اسکے بعد کا حرف اگر پہلے سے ساکن ہوگا تو دو ساکنون کا وقوع جو عربی زبان مین ناجائز ہی روکنے کے لئے اکثر فتحہ اختیار کریگا اس قاعدے سے اِنْطَلِقْ (تو جا) اِنْطَلَقْ پڑھا جا سکتا ہی جیسے مُنْتَفِخٌ (پھولا ہوا) مُنْتَفْخٌ پڑھا جاتا ہی اور اسی طرح وَلْيَضْرِبْ بجاے وَلِيَضْرِبْ اور فَلْيَضْرِبْ بجاے فَلِيَضْرِبْ اور وَهْيَ بجاے وَهِيَ (اور وہ) اور اَهْيَ بجاے اَهِيَ (وہ زن ہی) اور وَهْوَ بجاے وَهُوَ (اور وہ مرد) وغیرہ مگر جاننا چاہیئے کہ ہاے استفہامی ہمزہ کے پیچھے جیسے اَهِيَ (وہ زن ہی) شاذ و نادر ساکن ہوتی ہی بلکہ نظم کے سوا کبھی ہوتی ہی نہین اور اسیطرح لامُ الامْرِ ثُمَّ کے پیچھے جیسے ثُمَّ

کی یہ رائی ہی کہ اس لفظ کا اصل تلفظ بِلِزٌ ہی یعنی پچھلا حرف مشدد ہی۔

وزنون کا مبادلہ

پڑہنے والا آگاہ ہی کہ ایک ہی اسم اکثر مختلف وزنون پر بنایا جاتا ہی جیسے عَضُدٌ عِضَدٌ عُضُدٌ عَضِدٌ عَضْدٌ عُضْدٌ (بازو) وغیرہ لیکن حجاز مین یہ وزن صرف استعمال عام کی اجازت سے بلا لحاظ قواعد تجویز کئے جاتے ہین مگر برخلاف اسکے قوم بنی تمیم نے یہ چند قاعدے مقرر کئے ہین جن سے جب چاہتے ہین تب ایک وزن کو دوسرے کے ساتھ بدل دیتے ہین اور چونکہ ان مین سے بعض قاعدے اسم اور فعل دونون سے متعلق ہین اسواسطے وہی پڑہنے والے کی توجہ کے قابل ہین۔

پہلا قاعدہ

وزن فَعِلٌ فَعْلٌ اور فِعْلٌ کے ساتھ بدل سکتا ہی جیسے کَتِفٌ کَتْفٌ کِتْفٌ (کاندہا) اور اگر بچلا اصلی حرف حلقی ہوگا تو فِعِلٌ کے ساتھ بھی بدل جائیگا جیسے فَخِذٌ فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ (ران) یہی قاعدہ جب چاہو تب اُن فعلون سے علاقہ رکھتا ہی جو وزن فَعِلَ پر بنائے جاتے ہین اور بچلا اصلی حرف حلقی رکھتے ہین جیسا آگے بتلایا ہی (دیکھو چھٹے حصہ مین خواص عِلم کے بیان کا آخر) مثلاً شَهِدَ یا شَهْدَ یا شِهْدَ یا شِهِدَ (وہ حاضر تھا یا ہوا) اور اسی سبب سے وزن فَعِيلٌ کا بچلا اصلی حرف جب حلقی ہوتا ہی تب کسرہ اختیار کرتا ہی جیسے شِهِيدٌ (حاضر یا مر کر نام پانے والا) شِعِيرٌ (جو) رِغِيفٌ (ایک قسم کی روٹی) سِخِيٌّ (فیاض) بِخِيلٌ (کنجوس) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۳	فَعِلٌ	کَتِفٌ	شانہ	۷	فِعِلٌ	اِبِلٌ	شتر
۴	فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو	۸	فُعْلٌ	قُفْلٌ	تالا
۵	فِعْلٌ	حِبْرٌ	سیاہی	۹	فُعَلٌ	سُرَدٌ	ایک قسم کا پرند
۶	فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور	۱۰	فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن

بیان

ساتوان وزن فِعِلٌ جو اس نقشہ مین مندرج ہی کیا اسمامی لقبی سے اور کیا اسمامی فی اتّی سے کم متعلق ہوتا ہی حتّی کہ اسکے وقوع کی بہت سے بہت تو اس زبان مین صرف اتنی ہی مثالین ہین حِبِرٌ (دانتون کی زردی) عِبِلٌ (ایک شہر کا نام) بِلِصٌ (ایک چڑیا کا نام) وِتِدٌ (میخ) اِطِلٌ (چھوٹی پسلیون کے نیچے کی کمر) اِبِطٌ (بغل) اَقِطٌ (دوغ خشک) مِشِطٌ (کنگھی) دِبِسٌ (چھارہ کا رس) اِثِرٌ (قسم مسکہ کا ایک خاص یا بہترین حصہ) اور اِبِدٌ جیسے آتَانٌ اِبِدٌ (جننے والی گدھی) وَلَا اَفْعَلُ ذٰلِكَ اَبَدَ الْاَبِدِ (مین اُس کو ہرگز ہرگز نہین کرونگا) اخفش نے لفظ بِلِزٌ (بھاری یا موٹا) کو جیسے اِمْرَأَةٌ بِلِزٌ (ایک بھاری عورت) لکھا ہی لیکن سیبویہ

کو سمجھئے اصلی حرف کی چار حالتون مین ضرب دینے سے حاصل ہوگی سو بہت سے بہت بارہ ہوگی لیکن
ان بارہ مین سے ایک فِعُلٌ بدآوازی کے سبب متروک ہی اور اسواسطے اس زبان مین اسکی
کوئی مثال نہین پائی جاتی ہی سوا اسکے اَلسَّمَاءُ ذَاتُ الْحِبُكِ (آسمان راہین رکھتا ہی) یہ
عبارت قرآن مین آئی ہی ایسا تلفظ کرنے سے لفظ حِبُكٌ اسم ذاتی واحد وزن فِعُلٌ پر
بنا ہوا جان پڑتا ہی مگر اکثر اسکو ذَاتُ الْحُبُكِ پڑہتے ہین اور اس حالت مین وہ حُبُكٌ
اور حِبَاكٌ (راہ) کا جمع ہو جائے گا۔

ایک اور وزن ہی یعنی فُعِلٌ سو بہی اسمون سے بہت کم متعلق ہوتا ہی اگرچہ مثالین اسکے
وقوع کی پائی جاتی ہین جیسے دُئِلٌ (چھپکلی) رُئِمٌ (چوتڑ) وُعِلٌ اکثر وَعِلٌ
یا وَعِلٌ (پہاڑی بکری) وغیرہ جو اسم اس وزن پر بنائے جاتے ہین سو مَنْقُولٌ مُحَوَّلٌ عَنِ
الْفِعْلِ یعنے فعلون سے لیئے ہوئے کہلاتے ہین کیونکہ فِعَلَ جو فُعِلَ سے بہت مشابہت
رکھتا ہی فعل مجہول کی صورت ہی بعد اخراج ان دو وزنون کے جن کی طرف مین نے ابہی اشارہ
کیا ہی اتنا بتلانا باقی ہی کہ قسم مجرد کے سہ حرفی جامد ان دس وزنون مین سے جو اس نقشہ مین جمع
کیئے جاتے ہین کسی پر بنائے جاوینگے۔

نقشہ اوزان سہ حرفی جامد

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعْلٌ	فَلْسٌ	پیسہ یا سکۂ خورد	۲	فَعَلٌ	فَرَسٌ	اسپ

اِسْمِ مُعْرَبْ یعنی گردانے جانے والے اسم کے اصلی حرف تین سے کم نہین ہوسکتے ہین
اور نہ پانچ سے زیادہ ہوسکتے ہین مگر انھون مین سے کبھی کچھ حرف واسطے اختصار کے یا اور کار کے
کبھی کبھی چھوڑ دیئے جاتے ہین ایک حرف کا چھوڑنا تو بیشتر ہی جیسے سَنَۃٌ بجاے سَنَنَۃٌ
(کون) حِرٌ بجاے حِرْحٌ (کیر) کی وغیرہ مگر دو حرف کا چھوڑنا بہت شاذ ہی اگرچہ بعض
مثالین مل سکتی ہین جیسے شَرِبْتُ مَا بجای شَرِبْتُ مَاءً (مین نے پانی پیا)
مُ اللهِ یا مِ اللهِ بجاے اَیْمُنُ اللهِ (خدا کی قسم) لفظ اَیْمُنُ (قسم) اسم ذاتی واحد
ہی اور یَمِیْنٌ (قسم کا جمع بھی ہی کوفہ کے مدرسے والے دو حرفی اور سہ حرفی اسم کے ہونے کا
اقرار کرتے ہین جیسے سَۃٌ اور سَنَۃٌ وغیرہ کیونکہ وی نہین مانتے ہین کہ اُن مین سے پہلا
حقیقت مین دوسرے سے مختصر ہوا ہی اور اسی طرح وی چہار حرفی اور پنج حرفی اسم کے ہونے
کا انکار کرتے ہین مگر ظاہرا دونون حالت مین غلط ہین اور سوا اسکے اور ارادہ نہین رکھتے ہین
کہ جس طرح سکین اصلاح بصرہ کے مدرسہ والون کے تصفیہ مقررہ سے اختلاف کرین عربی زبان
کی خوبی اور درستی پر اندک نظر کرنے سے ظاہر ہوجائے گا کہ سب گردانے جانے والے اسم سہ حرفی
ہین یا چہار حرفی یا پنج حرفی۔

پڑھنے والا جانتا ہی کہ پہلا حرف ہر اسم کا تینون حرکت مین سے ایک سے ضرور متحرک ہوتا ہی
اور دوسرا متحرک ہوتا ہی یا ساکن اور تیسرا قسم مجرد کے سہ حرفی اسمون مین باری باری تینون
حرکت مین سے ہر ایک کو ضرور قبول کرتا ہی کیونکہ وہ مَحَلُّ الْاِعْرَاب ہی یعنی وہ حرف
ہی جسکو تنوین یعنی حالت کی علامتین لگتی ہین جیسے رَجُلٌ رَجُلًا رَجُلٍ وغیرہ
اگر یہ پچھلا حرف حساب سے دور کیا جاوے تو یہ حاصل ہوگا کہ قسم مجرد کے سہ حرفی اسمای جامد
کی بناوٹ سے جو وزن علاقہ رکھتے ہین اُنکی زیادہ تر ممکن تعداد جو پہلے اصلی حرف کی تین حالتون

اسی سبب سے سہ حرفی قسم کے بہت سے صفۃ المشبہہ قسم جامد مین داخل کیے گئے ہین لیکن چونکہ بہت سے وزن جو ایسے اسمای وصفی سے متعلق ہین بیشتر ہی نقشہ مین بمفصل شامل کیے گئے ہین (دیکھو نقشہ اول صفۃ المشبہہ) اسواسطے انھونکا اس حصہ مین دوہرانا بیضرورت ہی مگر کوئی نقشہ چہار حرفی یا پنج حرفی صفات مشبہ کا جو قسم جامد مین داخل کیے گئے ہین نہین لکہا گیا ہی کیونکہ اگرچہ شاید ہمیشہ نہین مگر اکثر درست ہی کہ عربی زبان مین وہ مطلقاً طرفین سے بے تعلق ہین اسواسطے اس حصہ مین صرف انھین ہر قسم کے اسمای ذاتی کا جو اپنے درست اور صحیح معنی مین جامد ہین بیان نہ کیا جائے گا بلکہ ان چہار حرفی اور پنج حرفی اسمای لقبی یعنی صفات مشبہہ کا بہی جو قسم جامد مین داخل کیے گئے ہین بیان کیا جائے گا۔

دوسری فصل

قسم مجرد کے حرفی جامد کا بیان

جامد تین قسم کے ہین ثلاثی یعنی سہ حرفی اور رباعی یعنی چہار حرفی اور خماسی یعنی پنج حرفی انھون مین سے ہر ایک جیسا دستور ہی دو قسم کے ہین ایک وہی جو حروف زاید رکھتے ہین دوسرے وہی جو حروف زائد نہین رکھتے دوسرے مجرد یعنی ننگے کھلاتے ہین اور پہلے مزید فیہ یعنی بڑہائے ہوئے کہے جاتے ہین کسی نام مین چار سے زیادہ حروف زائد نہین ہوتے ہین اور نہ اصلی اور زائد مل کر عموماً سات حرف سے زیادہ ہوتے ہین موافق اس قول کے لَا یَتَجَاوَزُ الاِسْمُ سَبْعًا (کوئی اسم سات حرف سے زیادہ نہین رکھتا ہی) اس مین کچھہ استثنا بھی ہین سو مقام مناسب پر بتلائے جائین گے۔

(نہ وہ نکالا ہوا ہی نہ اُس سے کوئی نکالا ہوا ہی) اسواسطے کہ وہ ایک شی کا نام ظاہر کرتے ہین جیسے رَجُلٌ (مرد) فَرَسٌ (گھوڑا) وغیرہ یا وقت کا کوئی حصہ ظاہر کرتے ہین جیسے یَوْمٌ (دن) لَیْلٌ (رات) وغیرہ۔

لیکن عربی قواعد کی اصطلاح مین لفظ جامد صرف ایسے اسمون ہی سے نہین بلکہ ہر ایک طرح کے ہر ایک اصل سے علاقہ رکھتا ہی جس سے واقع مین کوئی مشتق نہین نکالا جاتا ہی مگر ایسے اصل بالطبع مشتق بہی ہوتے ہین اور اکثر ایسے خیالات کے مظہر ہوتے ہین جنسے مشتق نکالے جاتے اگرچہ حقیقت مین نہین نکالے گئے کیونکہ استعمال مین نہین ہین۔

مثلاً لفظ خِرْمِلٌ (پھوہڑ) کو عرب لوگون نے قسم جامد مین داخل کیا ہی سو اگر مطلقاً ایک بیوقوف عورت کا نام ہووے تو ضرور ایک اسم ذاتی ہوگا کہ ایک شی کے نام کا مظہر ہی اور اسلیئے اس نام کے ٹھیک اور درست معنی مین جامد ہی مگر عرب لوگ خِرْمِلٌ کو عورتون کی بیوقوفی کا مظہر لقب سمجھتے ہین تو بھی اسکو قسم جامد مین شامل کرتے ہین کیونکہ وہ خود اصل ہی اور کسی طرح کا مشتق نہین رکھتا ہی۔

مگر چونکہ وہ اسم لقبی ہی اسلیئے اگرچہ استعمالاً نہین پر طبیعتہً ضرور مشتق ہوگا کیونکہ ہر ایک اسم لقبی اپنے ذات مین ایک مخصوص اسم ذاتی کا زور رکھتا ہی اسواسطے اُس سے اسکو مشتق ہونا چاہیئے پس ایک مصدر کا ہونا قریب الفہم ہی جیسے خَرْمَلَةٌ (عورتون کی بیوقوفی) کا خالی اسم لقبی کے نکلنے کی ہی نہین بلکہ خَرْمَلَ وغیرہ سب صیغون کے نکلنے کی جگہہ ہو سکتا ہی اسواسطے ظاہر ہی کہ اگر لفظ خِرْمِلٌ حقیقت مین اسم لقبی ہووے سو ممکن ہی کہ ہی تو بالطبع وہ مشتق ہوگا اگرچہ عرب لوگون نے صرف اسواسطے اُسکو قسم جامد مین داخل کیا ہی کہ اُنکی زبان مین جن لفظون سے وہ مناسبت رکھتا ہی اُنکے خاندان مین وہی اکیلا باقی رہا ہی۔

قریب ہوجاتے ہین کہ انکے بیچ مین امتیاز کا خط کھینچنا اگرچہ ناممکن نہین ہوتا مگر بہت ہی دشوار ہوجاتا ہی اس لیئے اس مقدمہ مین عرب والے بہت اختلاف رکھتے ہین جس لفظ کو بعضے قواعد نویس اسم لقبی خیال کرتے ہین اسکو دوسرون نے قسم اسمای ذاتی مین داخل کیا ہی۔

لیکن مین سوچتا ہون کہ سب سے زیادہ قباحت وہ ہوگی جو برخلاف اسمای وصفی کے اسمای لقبی کی قوای محدودہ سے نکلتی ہی کیونکہ چیزون کی نسبتین نامحدود ہوتی ہین اور انکا اظہار سوای سلسلۂ اسمای وصفی کے اور طرح سے محال نظر آتا ہی کلام قہرآلود کو عربی مین حالت اضافی کی نسبت سے بناتے ہین جیسے **كَلِمَاتُ الغَضَب** (غصہ کے کلام) لیکن کیا سبب ہی جس سے عرب لوگ اسمای وصفی کی غیر حاضری مین اکثر اپنے خیالات کو نہایت اختصار اور صفائی اور درستی کے ساتھ لفظون کے پھیر پھار بغیر ظاہر کرسکتے ہین بہتر اس سے کہ اور زبانون مین کرتے ہین۔

نوان حصہ

پہلی فصل

اسم جامد کے بیان مین

لفظ جامد جسکا بیان آگے کرچکا ہون لفظاً ٹھہرنے والے یا جمنے والے کے معنی دیتا ہی اور زبان کا سلسلہ مکمل بنانے کے لیئے میری دانست مین یہ صرف اُن اسمون سے درستی کے ساتھ متعلق ہوتا ہی جو خود اصل ہین اور مشتقون کی اصل نہین ہین جیسا کہا ہی لَا يُشْتَقُّ وَلَا يُشْتَقُّ مِنْهُ

میرے مفہوم ہوتی ہین کہ اسمای وصفی کا استعمال عربی زبان کی ترکیب مین اکثر نہین ہوا جاتا۔
اگر سلسلہ اسمای وصفی کے جو اردو زبان مین غالب معلوم ہوتا ہی اور سلسلہ اسمای لقبی کے جو عربی زبان مین غالب معلوم ہوتا ہی خوبی تناسبہ کو مطابق کیجئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ پہلے مین یکتائی ہی اور پچھلے مین صفائی ہی اسم وصفی اپنی نسبت مظہر کی طبیعت نہین ظاہر کرتا ہی لیکن میری دانست مین اس سے کوئی زیادہ قباحت نہین متصور ہوتی ہی کیونکہ طبیعت نسبت قرینہ سے بخوبی ظاہر ہوسکتی ہی مرد قہرآلود اور نظر قہرآلود حقیقت مین بہت ہی سمجھ مین آنے قابل عبارتین ہین اگرچہ جو نسبت لفظ قہرآلود سے ظاہر ہوتی ہی سو دونون مین مختلف ہی اور اگر صفائی مین کچھ نقصان نہین آتا ہی تو یکتائی مین اس سلسلہ سے بہت فائدہ متصور ہوتا ہی جو ہر ایک اسم وصفی کو ہر ایک اسم ذاتی سے جسکے ساتھ وہ ذرہ سی بھی نسبت موہوم رکھتا ہی متعلق کرنے کا اختیار دیتا ہی۔
میری دانست مین جو زبان سلسلہ اسمای لقبی پر بنی ہی اس مین صفائی کا فائدہ بہت سی نامحدود قباحتون سے برابر تو کیا اور کمتر ہو جاتا ہی بیشتر اُن اسمای ذاتی کا درستی کے ساتھ تجویز کرنا دشوار ہوتا ہی جنھون سے ایک مفرد اسم لقبی درستی کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہی پہلے اسواسطے کہ یہ مسئلہ اس اسم لقبی کے حقیقی معنی پر خوب متوجہ ہونے سے تجویز ہوگا دوسرے اسواسطے کہ بہت سے اسمای لقبی ایسے ہین کہ ان کے معنی پر سہل مین شک ہوسکتا ہی جیسے کَرِیْمٌ (سخی) جو نظر اول مین مظہر سخاوت معلوم ہوتا ہی اور یہ وصف مخصوص ذی عقول کا ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ ایک عام نام ہی جس کا درست ترجمہ لفظ عمدہ ہی اور اسواسطے غیر ذی روحون سے متعلق ہوتا ہی جیسے رَقِیْمَۃٌ کَرِیْمَۃٌ (ایک کریم اور زیادہ درستی سے ایک عمدہ خط) اس طرح کی اور بہت سی مثالین ہین۔
سلسلہ اسمای لقبی مین ایک اور قباحت یہ ہی کہ وے بیشتر اسمای ذاتی کی طبیعت سے ایسے

استعمالی تعلق پر خیال کرتے ہین۔
مگر میرے کلام سے کسی وجہ پر ایسا نہ سمجھنا چاہیئے کہ اس عام قاعدہ مین کوئی استثنا نہین ہین
کیونکہ جیسے ایک عبارت شِعْرٌ شَاعِرٌ (شعر شاعرانہ) نے ایک استثنا ہم پہنچایا ہی ویسی
بیشک اور بہت سی عبارتین ہین مثلاً وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (اور انکے واسطے دردناک تکلیف
ہی) وَتَحِيَّتُهُ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ وَجِيْعٌ (اور سلام اُنکے بیچ مین دردناک ضرب ہی) وغیرہ
اسلئے کہ لفظ اَلِيْمٌ اور وَجِيْعٌ جو ہم معنی فعل اَلِمَ اور وَجِعَ (اُس نے دکھہ سہا) سے
نکلے ہین دونون دکھہ سہنے والے کے مظہر لقب ہین اور نتیجہ ضروری سے خالی جاندارون سے علاقہ
رکھتے ہین کیونکہ دکھہ سہنے کے قابل فقط یہی ہوتے ہین لیکن بیان وہی اسمای وصفی کے مانند مستعمل ہین
اور اُنکے مظہر ہین جو دکھہ کا احساس پیدا کرتا ہی اور فقط اِس حالت مین مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
اُسی درستی کے ساتھہ درد اور ضرب سے متعلق ہین عرب لوگ اسمای وصفی کے استعمال سے کم واقف
ہین اسواسطے اُن مثالون سے جنھون مین انکے اسمای لقبی اس طرح پر مستعمل ہوتے ہین اکثر
گھبرا جاتے ہین اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ کو درد سہتا ہوا درد اور عَذَابٌ مُؤْلِمٌ کو درد سہتا ہوا درد
یا درد سہا ہوا درد کے برابر سمجھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ ایک اصطلاح ہی جو بہت بھاری دکھہ ظاہر
کرنے کو کام آتی ہی اگر پڑھنے والا اس بیان کی صداقت کو جائز رکھے گا تو فی الحقیقت یہ بات حاصل
ہوگی کہ لفظ اَلِيْمٌ بیان اپنی درست خاصیت مین ایک دکھہ سہنے والے کے مظہر لقب کی مانند
مستعمل ہی مگر مجھے یہ بات زیادہ تر معقول معلوم ہوتی ہی کہ اپنی زبان کے لفظ دردناک کی مانند
وہ حقیقت مین اسم وصفی کا زور رکھتا ہی جب اسم الفاعل مُؤْلِمٌ کے معنی مین آتا ہی مگر جب
اسم المفعول مُؤْلَمٌ کے معنی مین آتا ہی تب نہین اور دردناک درد اور دردناک ضرب اور شاعرانہ
شعر وغیرہ عبارتین ہین جو بیان کی محتاج معلوم ہوتی ہین میری دانست مین اس بات کی دلیل

مگر آخر مین تا نہین چاہتا ہو لیکن ایسا جتا یا ہو کہ کِبْصٰی کا درست وزن شاید فُعْلٰی ہو فِعْلٰی نہین ہو جیسا ضِیْزٰی جو اصل مین ضُیْزٰی تھا اور خِیْرٰی جو اصل مین خُوْرٰی تھا وغیرہ اور دوسرے قواعد نویس کِبْصٰی کا حقیقت مین وزن فِعْلٰی پر بنا جائز رکھکر اسکو بالطبع اسم ذاتی خیال کرتے ہین اگرچہ گاہ گاہ وہ اسم صفتی کے معنی مین بھی آتا ہو۔

یہ بات جتانی مناسب ہو کہ بعضے وزن پہلے نقشہ کے جیسے فِعِلٌ اس زبان مین بہت قلیل الوقوع ہین لیکن چونکہ اس نقشہ مین ہمیشہ سے شامل ہین اس واسطے مین نے انکو دوسرے نقشہ مین داخل کر دیا ہو۔

خاتمہ

مین نے اب سب قاعدے تبلا دیئے ہین جو اُن سب مشتقون سے اور اُنکے ملحقون سے متعلق ہین جو ایک حدوث کے نام سے اپنی اصل ظاہر کرتے ہین اور ہر ایک کی درست طبیعت اور خاصیت ظاہر کرنے مین مین نے اپنے مقدور بھر کوشش کی ہو حاصل کلام یہ ہو کہ زبان عربی کے بہت سے اسمای صفتی اصل کی طرف ایک مخصوص نسبت ظاہر کرتے ہین برخلاف اسکے اردو اسمای صفتی سے جو نسبت ظاہر ہوتی ہو سو اکثر ایک نامقرر اور عام طبیعت ظاہر کرتی ہو اگرچہ یہ حقیقت عموماً درست نہین ہو اسلئے کہ اردو زبان مین اسمای لقبی بہت سے ہین۔

اسواسطے یہ بات پائی جاتی ہو کہ عرب لوگ کوئی لفظ بیوقوفی نما کا ہم معنی نہین رکھتے ہین کیونکہ لفظ اَحْمَقُ (بیوقوف) کے معنی ظاہر کرتا ہو اور چونکہ فعل حَمِقَ (وہ بیوقوف تھا) اسم لقبی احمق کا زور رکھتا ہو حقیقت مین اسم وصفی بیوقوفی نما کا زور نہین رکھتا ہو اسواسطے وہ فعل ایسا کوئی فاعل نہین رکھنے کا جس سے وہ لقب متعلق نہووے یہ اس زبان کا عام قاعدہ ہو اور میری دانست مین اسکی ضرورت انکو اچھی طرح معلوم ہوگی جو اسکے عمل کی وسعت کا تصفح اللسان کے

فِعلَانٌ عموماً اگرچہ خصوصاً نہین اسماے ذاتی سے علاقہ رکھتا ہی جیسے سِرحَانٌ (بھیڑیا) وغیرہ۔

ایک سو چھپنوان[164] وزن مَفعَلَانٌ بعضے قواعد نویس اس وزن کو فقط حالت ندا مین مستعمل سمجھتے ہین خواہ مدح کے واسطے خواہ ذم کے واسطے جیسے یَا مَلکَعَانُ (او مرد نالائق) یَا مَلأَمَانُ (او نالائق مرد) یَا مَکرَمَانُ (او فیاض مرد) وغیرہ۔

ایک سو پینسٹھوان[165] وزن فَعلُونٌ مثال خَبزُونٌ جو اس وزن کی توضیح مین دی گئی ہی غیر مُصرُوفٍ یعنی گردان ناتمام ہی یعنی نہ تنوین قبول کرتی ہی نہ کسرہ قبول کرتی ہی اسواسطے حالت فاعلی مین وہ خَبزُونُ رہتی ہی نہ خَبزُونٌ اور حالت مفعولی اور اضافی مین خَبزُونَ رہتی ہی جن قاعدون کے مطابق اسمون کی ناتمام گردان تجویز کی جاتی ہی سو آگے مفصل بیان کئے جاینگے لیکن خَبزُونٌ ٹھیک اُن قاعدون کے تابع نہین ہوتا ہی اگرچہ وصفی خاصیت اور جمع تام کی مذکر صورت کا سا آخر رکھنے سے اُنکی طرف بہت سا میل کرتا ہی اور دوسرے اوزان مانند اَفعَلُ وغیرہ کے جنکی گردان ناتمام ہی سو اُن قاعدون کی متابعت کرتے ہین۔

ایک سو اڑسٹھوان[168] وزن فِعلِیٌّ مثال عِفرِّیٌّ کو جو اس وزن کی توضیح مین دی گئی ہی بعضے قواعد نویس عِفرٌّ کا جو عموماً اس معنی مین مستعمل ہی جمع سمجھتے ہین۔

ایک سو انہترّوان[169] وزن فِعلَی ابن القطّاع نے اسکی مثال عِزهًی دی ہی لیکن اور قواعد نویس یقین کرتے ہین کہ یہ مثال اپنی وصفی خاصیت مین ضرورةً آخر مین حرف تا چاہتی ہی جیسے رَجُلٌ عِزهَاةٌ (مرد عشرت سے نافر) مگر کبھی رَجُلٌ لِیصًی (مرد جو اکیلا کھاتا ہی) بھی آیا ہی اِس مین لفظ لِیصًے اگرچہ ظاہرا اسی وزن پر رہتا ہی

تک پہنچا دی ہے)۔

ایکسو تینتالیسواں وزن اَفْعَلُ اور ایکسو چوالیسواں وزن یَفْعَلُ
پہلے وزن کی توضیح میں جو مثال اَضْخَمُ دی گئی ہے وہ بتاتے ہیں کہ یہ لفظ نظم میں جائز ہے
اور صفۃ المشبہ کے معنی نہیں دیتی تو اسم التفضیل یعنی اَضْخَمُ وزن اَفْعَلُ کے نثر
میں بھی اسکے ساتھ یہی آسکتا ہے معنی دیتی ہے نظم میں اَضْخَمُ کے آنے کی یہ مثال دی گئی
ہے ضَخْمٌ یُحِبُّ الْخُلُقَ الْاَضْخَمَا اگر صفۃ المشبہ کے معنی لیوین تو اسکا ترجمہ ہوگا
(مرد بزرگ چاہتا ہے خلق بزرگ کو) اور اگر اسم التفضیل کے معنی لیوین تو (مرد بزرگ خود
بزرگ تر خلق کو چاہتا ہے)۔

لفظ یَہْیَرٌ جو دوسرے وزن کی توضیح میں دیا گیا ہے وہ یا مثمر کی طرح نامناسب کے معنی
دیتا ہے لیکن یہ ایک قسم کا گوند بھی ہے اور درخت طلح سے جو بیابان میں اُگتا ہے جمع کیا جاتا ہے
اور کبھی یہ بھی اسکا ثمر ہے۔ لوگ کھانے کے بعد اسے استعمال کرتے ہیں جعلی صورت ہے یا لفظ کی ہجّا
بتاتے ہیں وزن یَفْعَلُ پر مگر وہ پہلے اصلی حرف مشدد کے ساتھ ابو عمر کے ان تین مصرعوں
میں آیا ہے جیسے اَطْعَمْتُ رَاعِیَّ مِنَ الْیَهْیَرِّ فَظَلَّ یَعْوِی حَبَطًا بِشَرِّ
خَلْفَ اَسْتِهِ مِثْلَ نَقِیقِ الْهِرِّ (میں نے اپنے چرواہے کو طلح کا گوند کھلایا
جس سے اسکی انتڑیاں ہوا سے پھول گئیں وہ آگے پیچھے ڈکرانے لگا میو میو کرتی بلی کی طرح)

ایکسو پچاسواں وزن فِعْلَانٌ ابو حیان اس وزن کو مطلقاً اسمای ذاتی سے
متعلق سمجھتا ہے اور مثال عِلْیَانٌ (لمبا) اور سِبْتَانٌ (بیوقوف) کو جو بلند قامتی
اور بیوقوفی کے مظہر ہیں حقیقی اسمای ذاتی یقین کرتا ہے اگرچہ یہ بیان اسمای وصفی کے معنی
میں مستعمل ہیں لیکن اسکی رای کو اکثروں نے منظور نہیں کیا ہے باوجود اس حقیقت کے کہ وزن

دو وزنون مین ہر ایک جنس مذکر سے برابر متعلق ہوتا ہی اگرچہ اُن مین سے ایک تامی انتہائیہ رکھتا ہی جو جنس مؤنث کی مظہر ہی جیسے رَجُلٌ عِلَّزْهُوٌ و عِلَّزْهُوَةٌ (عشرت اور مباشرت سے نفرت کرنے والا مرد) فی الحقیقت یہ کہہ سکتے ہین کہ ہونا اور منونا تامی انتہائیہ کا جنس کے لئے کوئی خاص پہچان نہین ہوسکتا ہی کیونکہ اسم وصفی دونون حالت مین جنس مخالف سے اکثر علاقہ رکھتا ہی جیسے اِمْرَأَةٌ مُحِبٌّ وَ عَاشِقٌ لِزَوْجِهَا (عورت اپنے خاوند کی خواہان) وغیرہ اس قسم کے اختلافات صرف کتب لغت کے ملاحظہ سے جن مین وہی بیشتر مندرج رہتے ہین تجویز ہوسکتے ہین اور چونکہ وہی قواعد مقررہ کے مطلقاً تابع نہین ہین اسلئے عربی سیکھنے والے کو شاید زیادہ تر مشکل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہی۔

ایک سو تیسوان وزن فِنْعِيلٌ یہ وزن مشکوک الوقوع ہی اسلئے کہ اسکی مثال زِنْجِيلٌ کو جو نقشہ مین مندرج ہی فرا اور ابو عبید غلط سمجھتے ہین اور ہمزہ کی جگہہ پر نون قائم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اکثر عربون نے زِئْجِيلٌ (ناتوان) کو وزن فِئْعِيلٌ پر ملفوظ کیا ہی۔

ایک سو بتیسوان اور ایک سو تینتیسوان وزن فَعَنْلَاءٌ جو مثال اس وزن کی توضیح مین دی گئی ہی سو کئی طرح سے ملفوظ ہوتی ہی جیسے حَبَنْطَأٌ حِبِنْطَأٌ حِبَنْطَأٌ اور حَبَنْطَى ان سب مین سے مین یقین کرتا ہون کہ پہلی صورت اورون سے زیادہ مستعمل ہی۔

۱۳۶ ایک سو چھتیسوان وزن إِفْعُولٌ اسکی مثال إِسْحَوْفٌ أُسْحُوفٌ وزن أُفْعُولٌ کی صورت بھی اختیار کرتی ہی جیسے نَاقَةٌ إِسْحَوْفٌ یا نَاقَةٌ أُسْحُوفٌ (سفید تھن والی یعنی بہت دودہ دینے والی اونٹنی جسکے دودہ کی دھار دور

شامل کرتا ہی جیسے خَنْسَرِیٌّ (بہت نکما) وغیرہ یہی بیان پہلے نقشہ کے انیسوین وزن فَوْعَلٌ سے بہی متعلق ہی جیسے لَوْذَعٌ (ذہین) لَوْذَعِیٌّ (بہت ذہین) اور اور وزنون سے بہی علاقہ رکھتا ہی جیسے اَنْفُخَانِیٌّ (بہت موٹا) مُسْحَلَانِیٌّ (بہت لنبا) وغیرہ ۔

بیالیسوان وزن فَعَلَاءُ اور تینتالیسوان وزن فَعْیَلٌ مثال ضَهْیَاءُ جو ان دونون وزنون کی توضیح مین دی گئی ہی سو جوہری قواعد نویس نے ان دو ہم معنی فعلون مین سے کسی سے نکالی ہی ضَاهَأْتُ سے جس مین ہمزہ ہی یا ضَاهَیْتُ سے جس مین یا ہی پہلے مین ہمزہ اصلی ہی اسواسطے وزن فَعْیَلٌ ہی اور دوسرے مین ہمزہ کی جگہہ یا اصلی ہی اسواسطے وزن فَعَلَاءُ ہی اِن دونون ضَاهَأْتُ اور ضَاهَیْتُ کے معنی ہین (مین مانند ہوا) ۔

اٹھاونوان وزن فَعْلَلٌ مثال فَعْمَلٌ جو اس وزن کی توضیح مین دی گئی ہی تین حرف والے فَعْمٌ (پُر) سے نکلی ہی جس مین میم پچھلا اصلی حرف ہی سو وزن مین پہلے لام سے ظاہر کیا گیا ہی اور دوسرا لام اِس وزن کا اُس لام کو ظاہر کرتا ہی جو موزون مین زائد ہی ۔

۸۵ پچاسیوان و ۸۶ چھیاسیوان وزن فَعُّولٌ تَغْلِبُ قواعد نویس کہتا ہی کہ سوا الفاظ قُدُّوسٌ (پاک) اور سُبُّوحٌ (پاک) کے جو قَدُّوسٌ اور سَبُّوحٌ سے زیادہ مستعمل ہین اور سب اسمون کا جو اس وزن پر بنائے جاتے ہین پہلا اصلی حرف مفتوح رہتا ہی مضموم نہین ہوتا ۔

۱۲۰ ایک سو بیسوان وزن فِنْعَلُوٌ اور ۱۲۱ ایک سو اکیسوان وزن فِنْعَلُوَةٌ اِن

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۱۱	اُفعُلَّۃٌ	اُحْرُقَّۃٌ	کوتاہ وفربہ شکم
۲۱۲	فِعلِیتٌ	عِفرِیتٌ	مرد بد یا شیطان
۲۱۳	فِعلِیَۃٌ	عِفرِیَۃٌ	مرد بد یا شیطان

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۱۴	فُعَلْنِیَۃٌ	عُفَرْنِیَۃٌ	مرد شریر
۲۱۵	فُعَالِیَۃٌ	عُفَارِیَۃٌ	مرد بد

صِفَۃُ الْمُشَبَّھَہ کے اور بہت سے وزن ہین سو انکے جو ان نقشون ہین مندرج ہین لیکن مینے انھون مین بعضون کو اسواسطے چھوڑ دیا ہی کہ اُن کی مثالون کے معنی نہین دریافت کرسکا اسلئے کہ میرے پاس جو لغت کی کتابین ہین اُن مین کسی مین نہین لکھے ہین اور بعضون کو اسواسطے چھوڑ دیا ہی کہ وہ مشکوک خاصیت رکھتے ہین اسلئے کہ بعضے قواعد نویسون نے تو اُنھین اسمای ذاتی سمجھا ہی اور بعضون نے اسمای لقبی جو اسمای وصفی سے مختلف ہین جیسا مین نے آگے تبلایا ہی اب دوسرے نقشہ مین جو اوزان لکھے ہین اُن پر کچھہ بیان کرنے ہین سو کرتا ہون۔

چوتھا وزن فُعَاعِیلٌ جوہری قواعد نویس صحاح مین لکھتا ہی کہ فقط لفظ سُخَاخِینٌ ایک مثال ہی جو اِس وزن کے لیئے عربی زبان مین ملی ہی اور اس لفظ کی کئی صورت یعنی وزن ہین جیسے مَاءٌ سِخِّینٌ و سُخَاخِینٌ (گرم پانی) یَوْمٌ سُخْنَانٌ و سَخْنَانٌ (گرم دن)۔

ستائیسوان وزن فَنْعَلٌ یہ وزن مبالغہ کے معنی ظاہر کرنے کے لئے آخر مین یای مشدد کو

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۹۳	مِفْعَلیٰ	مِلْکَوریٰ	مرد نالائق
۱۹۴	مُفَعّلیٰ	مُلَکّوریٰ	مرد نالائق
۱۹۵	فَعُولیٰ	سَنُوطیٰ	بلا ریش عمر رسیدہ
۱۹۶	فِعَلاءُ	قِبَقّاءُ	زمین ناف صاف و ناہموار
۱۹۷	فَعَلاءُ	هَنَباءُ	بیوقوف
۱۹۸	فُعَّلاءُ	هُنَّباءُ	بیوقوف
۱۹۹	فِعَلّاءُ	خِبَقّاءُ	زن تنگ و بدمزاج
۲۰۰	فِعْلِیاءُ	جِرْبِیاءُ	مرد کمزور
۲۰۱	فَاعِلاءُ	قَابِیاءُ	مرد نالائق

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۰۲	فَعَالاءُ	طَبَاقاءُ	مرد یا شتر جو باعث درازی شکم جفتی نکر سکے
۲۰۳	فِعْیَلاءُ	عِجْیَساءُ	شتر کلان
۲۰۴	نِفْعِلاءُ	نِفْرِجاءُ	کمزور و کم ہمت
۲۰۵	فَاعُولاءُ	صَارُوراءُ	مرد نافر صحبت زن
۲۰۶	مَفْعُولاءُ	مَسْلُوماءُ	زمین جس پر درخت سلم بہت ہوں
۲۰۷	فَعَلُوتٌ	دَرَبُوتٌ	چارپایہ اچھا پرورش پایا ہوا اور سدھا ہوا
۲۰۸	تَفَعْلُوتٌ	تَرَغُوتٌ	کمان آوازدار
۲۰۹	فَعُولَةٌ	حَمُوقَةٌ	بیوقوف
۲۱۰	فَعْلِیلَةٌ	حَرْقَرِیقَةٌ	مرد آتش مزاج

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۷۵	فِعَلّیٰ	دِفَقّیٰ	شتر عمده و سبک رو
۱۷۶	فَعَلْنیٰ	عَفَرْنیٰ	شیر توانا و همت ور
۱۷۷	فِعَلّیٰ	عِرَضْنیٰ	سوار بد یا شتر بد رو
۱۷۸	فَیْعَلیٰ	خَیْسَریٰ	مرد گم
۱۷۹	فِیْعَلّیٰ	حِیْفَسیٰ	مرد فربه و بد
۱۸۰	فَوْعَلیٰ	ضَوْطَریٰ	ٹھگ و دغا باز
۱۸۱	مِفْعَلیٰ	مِنْدَبیٰ	مرد کم خواہش
۱۸۲	فَعَالیٰ	بَلَاغیٰ	فصیح
۱۸۳	فُعَالیٰ	بُلَاغیٰ	فصیح

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۸۴	فَعَنْلیٰ	عَلَنْدیٰ	بزرگ و جسیم
۱۸۵	فُعَنْلیٰ	عُلَنْدیٰ	بزرگ و جسیم
۱۸۶	فَعَوْلیٰ	جَحَوْجیٰ	مرد دراز پا
۱۸۷	فَعْفَلیٰ	دَرْدَبیٰ	دختر کوتاه قامت
۱۸۸	فَعَوْعَلیٰ	غَدَوْدَنیٰ	تیز یا سبک
۱۸۹	فَوْفَعْلیٰ	دَوْدَرّیٰ	مرد مخنثی یا مطلب بے انجام
۱۹۰	مَفْعَلیٰ	مَرْقَدیٰ	اپنے کام میں سرگرم
۱۹۱	مِفْعَلّیٰ	مِرْقَدّیٰ	اپنے کام میں سرگرم
۱۹۲	مَفْعَلّیٰ	مَکْوَرّیٰ	مرد نالائق

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۵۷	فَیعَلانُ	خَیسمَانُ	فربہ اور بھورے رنگ والا
۱۵۸	فَیعِلانُ	تَیِہّانُ	مغرور
۱۵۹	فِعِلّانُ	صِفِتّانُ	مرد مضبوط و توانا
۱۶۰	فِعِلّانُ	صِفِتّانُ	مرد مضبوط و توانا
۱۶۱	فَعَلّانُ	جَلَبّانُ	مرد متحمل گرسنگی و بدبختی
۱۶۲	فُعُلّانُ	جُلُبّانُ	مرد متحمل گرسنگی و بدبختی
۱۶۳	فِعْلِیانُ	عِنظِیانُ	بے ادب و زبان دراز
۱۶۴	فُعْلُوانُ	عُنظُوانُ	بے ادب و زبان دراز
۱۶۵	فَعَلُونُ	خَبَزُونُ	چیتے یا چوڑے منہ والا یہ لفظ خبز یعنی (روٹی) سے بنا ہے

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۶۶	فَیعُلُونُ	ہَیعُرُونُ	زن پیر
۱۶۷	فِعِلِّینُ	عِفِرِّینُ	تیز ذہن و سخن رس
۱۶۸	فِعِلِّینُ	عِفِرِّینُ	تیز ذہن و سخن رس
۱۶۹	فِعَلّیٰ	عِزَہّیٰ	مرد نافرِ عشرت و مباشرت
۱۷۰	فُعَلّیٰ	ہُبَنّیٰ	بیوقوف
۱۷۱	فَعَلّیٰ	حَدَرّہیٰ	بزرگ و جسیم
۱۷۲	فِعِلّیٰ	حِدِرّیٰ	بزرگ و جسیم
۱۷۳	فُعُلّیٰ	حُدُرّہیٰ	بزرگ و جسیم
۱۷۴	فُعَلّیٰ	حُدَرّہیٰ	بزرگ و جسیم

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۳۹	أَفْعَلُ	أَضْخَمُ	بزرگ	۱۴۸	فَيْفَعُولٌ	زَيْزَفُونٌ	تیز پا اونٹنی
۱۴۰	إِفْعَلٌّ	إِزْزَبٌّ	کوتاہ	۱۴۹	فَنْعَلِيلٌ	خَنْفَقِيقٌ	جلد آتی ہوئی مصیبت یا زن سبک و دلیر
۱۴۱	أُفْعُلٌّ	أُطْمُرٌّ	اسپ مستعد جست	۱۵۰	فِعْلِيَانٌ	عِلْيَانٌ	مرد دراز و کلان
۱۴۲	تَفْعُولٌ	تَخْضُورٌ	سبز	۱۵۱	أَفْعَلَانٌ	أَرْوَنَانٌ	روز تکلیف زا
۱۴۳	تِفِعَّالٌ	تِلِمَّاظٌ	دوست متلون مزاج	۱۵۲	إِفْعَلَانٌ	إِنْفِخَانٌ	فربہ
۱۴۴	يَفْعُولٌ	يَحْمُومٌ	سرخ	۱۵۳	أُفْعُلَانٌ	أُنْفُخَانٌ	فربہ
۱۴۵	يَفْعَلٌّ	يَهْيَرٌّ	ناصاف و سخت و گوند درخت طلح کا	۱۵۴	مُفْعَلًّا	مُسْحَلًّا	طول
۱۴۶	فِعَّلٌ	زِيَفْنٌ	توانا	۱۵۵	مَفْعَلَانٌ	مَلْكَعَانٌ	نالائق یا بندۂ شکم وغیرہ
۱۴۷	فَعْفَعِيلٌ	مَرْمَرِيسٌ	سخت شکل مصیبت و روشن و لرزان	۱۵۶	فَيْعَلَانٌ	غَيْدَقَانٌ	فیاض

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۲۱	فِنعلوۃ	عِنزھوۃ	مرد ناخوش عشرت و با شرارت سے
۱۲۲	اَفنعل	اَلَندَدُ	دشمن سخت و نا منصف
۱۲۳	یَفنعل	یَلَندَدُ	دشمن سخت و نا منصف
۱۲۴	اُفاعل	اُخایل	مرد مغرور
۱۲۵	فُنعول	خُنظوب	زن فربہ
۱۲۶	فَیعول	صَیخود	بہت گرم مانند دن کے۔
۱۲۷	فَنعال	عَندار	مرد شکی و دغا باز
۱۲۸	فِنعال	قِنعاس	شتر کلان و عمدہ۔
۱۲۹	فِنعیل	شِنظیر	مرد بدمزاج و بدکار
۱۳۰	فِئعیل	زِئجیل	مرد ضعیف الاندام
۱۳۱	فوعلل	کوألل	پستہ قد
۱۳۲	فَعنلأ	حَبنطأ	مرد کوتاہ قد و بدخو
۱۳۳	فِعنلأ	حِبنطأ	مرد کوتاہ قد و بدخو
۱۳۴	فَعولن	عَشوزن	ناصاف یا جسیم
۱۳۵	فَعالِم	زَراقِم	نیلی چشم والا
۱۳۶	اِفعول	اِسحوف	بڑے تھن کی بہت دودھ دینے والی اونٹنی
۱۳۷	اُفعول	اُملود	نازک و خوش منظر
۱۳۸	اِفعیل	اِملید	نازک و خوش منظر

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۰۳	فِعیال	جِریاض	مرد دراز شکم
۱۰۴	فِعیول	عِذیوط	نامرد
۱۰۵	فِعلال	شِملال	سبک و تیز اونٹنی
۱۰۶	فِعلیل	برعدیہ	ترسناک یا زن پریشان
۱۰۷	فَعلول	حَلکوک	بہت سیاہ
۱۰۸	فَعلول	حَلکوک	بہت سیاہ
۱۰۹	فُعلول	حُلکوک	بہت سیاہ
۱۱۰	فُعلول	حُلکوک	بہت سیاہ
۱۱۱	فَعلیل	صَمکیک	مرد توانا و شریر

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۱۲	فَعنفَل	زَونزاۃ	مرد کوتاہ و بدصورت
۱۱۳	فَعَوْلَل	صَلَوْدَد	سخت و حریص
۱۱۴	فَعَیْلَل	خَفَیدَد	تیز
۱۱۵	فَوَعَّل	حَوَنَّس	مرد دلیر جو ہر ایک دشمن کا مقابلہ کرے
۱۱۶	فُعُّل	قُسُقّب	بزرگ
۱۱۷	فِعَیَّل	قِسَیَّب	دراز و توانا
۱۱۸	فِعَوَّل	عِلَوَّد	بزرگ و سردار
۱۱۹	فِعلاو	خِنصاو	ضعیف الجسم
۱۲۰	فِنعَلو	عِنزَہو	مرد نافر عشرت و مباشرت سے

نمبر	وزن	مثال	معنی
۸۵	فَعُّولٌ	سَبُّوحٌ	پاک
۸۶	فُعُّولٌ	سُبُّوحٌ	پاک
۸۷	فِعِّيلٌ	صِرِّيقٌ	جامہ سرخ
۸۸	فَعِّيلٌ	دَرِّيٌّ	ستارہ روشن
۸۹	فِعِّيلٌ	دِرِّيٌّ	ستارہ روشن
۹۰	فُعَّيْلٌ	زُمَّيْلٌ	کم ہمت
۹۱	فُعَّيْلَةٌ	زُمَّيْلَةٌ	کم ہمت
۹۲	فِعَّوْلٌ	جِلَّوْزٌ	دلیر و مضبوط
۹۳	فَعَنَّلٌ	زَوَنَّكٌ	مرد کوتاہ قد و بد صورت
۹۴	فِعَنَّلٌ	زِوَنَّكٌ	مرد کوتاہ قد و بد صورت
۹۵	فَعَوَّلٌ	كَرَوَّسٌ	بزرگ سر
۹۶	فَعَيَّلٌ	هَبَيَّخٌ	جسیم و احمق
۹۷	فَعَيْنَلٌ	هَبَيْنَغٌ	احمق
۹۸	فَعَنْلَلٌ	عَفَنْجَجٌ	مضبوط اور بیوقوف یا شتر تیز رو
۹۹	فُعَائِلٌ	فُرَائِسٌ	موٹی گردن والا شیر
۱۰۰	فِعْنَالٌ	فِرْنَاسٌ	موٹی گردن والا شیر
۱۰۱	فُعْنَالٌ	فُرْنَاسٌ	موٹی گردن والا شیر
۱۰۲	فِعْوَالٌ	عِصْوَادٌ	کار مشکل

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۶۷	فُواعِلُ	دُواسِرُ	سخت یا مضبوط	۷۶	فَیفَعِلُ	فَیفَیزُ	زمین وسیع یا کشادہ دہن
۶۸	فَعَوعَلُ	عَثَوثَلُ	کمزور پیر مرد	۷۷	فَعَوَّلُ	عَطَوَّدُ	عمدہ اور سفر جلد
۶۹	فَعَیعَلُ	خَفَیفَدُ	تیز رو	۷۸	فَعَائِلُ	فَرَائِسُ	موٹی گردن والا شیر
۷۰	فَعَنعَلُ	خَزَنزَرُ	بدطینت	۷۹	فِنعَلُّ	شِنَّحفُ	طویل
۷۱	فَعَلعَلُ	صَمَحمَحُ	چھوٹا اور مٹاکٹا	۸۰	فَلَعَّلُ	قَلَمَّسُ	بحر اعظم یا سردار
۷۲	فُعُلُعُلُ	جُلُعلُعُ	سرکش شتر	۸۱	فُلَاعِلُ	عُلَاکِدُ	جسیم
۷۳	فُعَلِعُلُ	حُلَکِکُ	بہت سیاہ	۸۲	فَعَهلُ	سَمَهدُ	شیر نفیس
۷۴	فَمَعَّلُ	هَمَلَّعُ	شتر سبک رو	۸۳	فَعَلَّلُ	سَمَیدَعُ	شیر عمدہ
۷۵	فُمَّعِلُ	زُمَّلِقُ	زود رنج	۸۴	فِعَّالُ	خِنَّابُ	طویل یا احمق

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۴۹	فُعُلّ	حُزُقّ	کوتاہ یا کوتاہ قد	۵۸	فَعْلَل	قَهْمَل	فربہ و جسیم
۵۰	فُعُلَّة	حُزُقَّة	کوتاہ یا کوتاہ قد	۵۹	فَعْلَم	جَلْعَم	کم حیا
۵۱	فُعُلَّة	حُزُقَّة	کوتاہ یا کوتاہ قد	۶۰	فُعْلُم	زُرْقُم	سیاہ نیلگون
۵۲	فِعِلّ	طِمِرّ	اسپ مستعد جست	۶۱	فِعْلِم	دِرْدِم	بڈھی اونٹنی بے دانت
۵۳	فِعْلِل	طِمْرِر	اسپ مستعد جست	۶۲	فَعْلَن	رَعْشَن	مرد یا اونٹ جو چلنے میں بہت ہلتا ہے
۵۴	فِعَلَّل	زِمَرَّد	زیادہ نفیس مثل زنگ وغیرہ	۶۳	فِعْلَن	رِزْحَن	حریص یا بخیل
۵۵	فِعِلَّل	زِمِرِّد	زیادہ نفیس مثل زنگ وغیرہ	۶۴	فِعْلَنَة	رِزْحَنَة	حریص یا بخیل
۵۶	فُعَلَّل	قُعَدَّد	نالائق و کم ہمت	۶۵	اِنْفَعَل	اِنْزَهْو	مغرور
۵۷	فُعُلَّل	قُعُدُّد	نالائق و کم ہمت	۶۶	فُوَاعِل	ذُوَاجِل	کمزور

نمبر	وزن	مثال	معنی
۳۱	فُوَعْل	صُوَتَن	حریص
۳۲	فُوَعِل	صُوَتِن	حریص
۳۳	فَعَأْل	ضَنَأْك	گوشت کا مضبوط
۳۴	فُعَأْل	ضُنَأْك	گوشت کا مضبوط
۳۵	فُعَمِل	دُلَمِص	روشن
۳۶	فُعَامِل	دُلَامِص	روشن
۳۷	فُمَعِل	دُمَلِص	روشن
۳۸	فُعُنْل	عُرُنْد	دبیز و جسیم
۳۹	فُعَيْل	زُمَيْل	کم ہمت

نمبر	وزن	مثال	معنی
۴۰	فُعَيْلَة	زُمَيْلَة	کم ہمت
۴۱	فَعَوْل	عَشَوْز	ناصاف زمین و شتر وغیرہ
۴۲	فَعَلاً	ضَهْيَأ	زن بی حیض
۴۳	فَعْيَل	ضَهْيَأ	زن بے حیض
۴۴	فِعْيَل	طِرْيَم	گہرا بادل
۴۵	فَعَلّ	عَبَنّ	دبیز و جسیم
۴۶	فِعَلّ	حِظَبّ	زود رنج
۴۷	فِعَلَّة	حِظَبَّة	زود رنج
۴۸	فُعُلّ	حُزُقّ	کوتاہ یا کوتاہ قد

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۳	تُفعُلة	تُحلُبة	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۱۴	تَفعَلة	تَحلَبة	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۱۵	تُفعَلة	تُحلُبة	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۱۶	تِفعَلة	تِحلَبة	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۱۷	تِفعِلة	تِحِلبة	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۱۸	مِفعَلّ	مِرطَلّ	کمزور و نرم
۱۹	یَفعَلُ	یَلمَكُ	مضبوط و جوان
۲۰	فُأعُل	زُأبُل	کوتاہ
۲۱	فَأعِل	زَأبِل	کوتاہ

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۲	فَعَّل	اَمَّر	کم عقل جو ہر ایک کا کہنا مان لے
۲۳	اِفعَّل	اِمَّر	کم عقل جو ہر ایک کا کہنا مان لے
۲۴	فَعَّلة	اَمَّرة	کم عقل جو ہر ایک کا کہنا مان لے
۲۵	اِفعَّلة	اِمَّرة	کم عقل جو ہر ایک کا کہنا مان لے
۲۶	فُعَّل	زُمَّح	نالائق یا کمزور
۲۷	فَنعَل	خَنسَر	ناکارہ
۲۸	فِنعِل	عِنفِص	زن بیحیا و منہ پھٹ
۲۹	فَیعُل	حَیقُر	حقیر
۳۰	فِیعَل	زِیفَن	مضبوط و توانا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۳۳	فَیعَالٌ	غَیدَاقٌ	فیاض	۳۴	فَاعُولٌ	قَابُوسٌ	خوش رنگ

صفۃ المشبہہ کے اوزان نادرہ شاید اس کثرت سے ہین کہ کسی قواعد کی کتاب مین جمع ہو نہین سکتے لیکن انہین سے بہت سے اس نقشہ مین مندرج ہین سو کبھی دیکھنے کے واسطے ہین میری دانست مین از بر یاد ہونے کی ضرورت نہین رکھتے۔

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فُنعُلٌ	کُندُرٌ	کوتاہ اور سخت	۷	تَفعُلٌ	تَرتُبٌ	پایدار
۲	فُنَاعِلٌ	کُنَادِرٌ	کوتاہ اور سخت	۸	تُفعُلٌ	تُرتُبٌ	پایدار
۳	فِعِّیلٌ	سِخِّینٌ	گرم	۹	تُفعَلٌ	تُرتَبٌ	پایدار
۴	فُعَاعِیلٌ	سُخَاخِینٌ	گرم	۱۰	تِفعِلٌ	تِلطِمٌ	پیری سے بے دندان
۵	فِعَلۃٌ	شِجَعۃٌ	بہادر	۱۱	تُفعَلۃٌ	تُحلَبۃٌ	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری
۶	اُفعُلٌ	اُملُدٌ	نازک و خوش منظر	۱۲	تُفعِلۃٌ	تُحلِبۃٌ	حمل سے پہلے دودھ رکھنے والی بکری

نمبر	وزن	مثال	معنی
١٥	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر
١٦	فَعَّالٌ	بَرَّاقٌ	شفاف
١٧	فُعَّالٌ	وُضَّاءٌ	خوبرو
١٨	فَعِيلٌ	كَرِيمٌ	سخی
١٩	فَعُولٌ	غَيُورٌ	غیرت والا
٢٠	فَعْلَى	عَطْشَى	پیاسی
٢١	فُعْلَى	حُبْلَى	حاملہ
٢٢	فَعَلَى	حَيَدَى	گدھا اپنے سایہ سے چمکنے والا۔
٢٣	فَعْلَانُ	عَطْشَانُ	پیاسا
٢٤	فُعْلَانٌ	عُرْيَانٌ	برہنہ
٢٥	فَعَلَانٌ	حَيَوَانٌ	زندہ
٢٦	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ	سرخ برائے مونث
٢٧	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس مہینے کی حاملہ اونٹنی
٢٨	فَيْعَلٌ	حَيْقَرٌ	لاغر یا حقیر
٢٩	فَوْعَلٌ	لَوْذَعٌ	ذہین
٣٠	فَاعِلٌ	كَابِرٌ	بڑا
٣١	مِفْعَالٌ	مِبْهَاجٌ	ایک خوشنما عورت
٣٢	مِفْعِيلٌ	مِسْكِينٌ	غریب

ہین کہ کسی قواعد کی کتاب مین نہین سماوین لیکن جو اس زبان مین کثیر الوقوع ہین سو تیس سے کچھ ہی زیادہ ہونگے اُنکو مین اِس نقشہ مین جمع کرتا ہون پڑہنے والے کو چاہیئے کہ از بر یاد کرلے۔

پہلا نقشہ صفت المشبہہ کے اوزان مستعملہ کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعْل	صَعْب	مشکل	۸	فِعِلّ	بِلِزّ	فربہ یا بیہ
۲	فِعْل	صِفْر	خالی	۹	فُعَل	حُطَم	ظالم حیوانو نکے لیے
۳	فُعْل	صُلْب	سخت	۱۰	فُعُل	جُنُب	ناپاک
۴	فَعَل	حَسَن	خوبصورت	۱۱	اَفْعَل	اَحْمَر	سرخ
۵	فَعِل	خَشِن	ناصاف	۱۲	فَیْعِل	جَیِّد	فاضل
۶	فَعُل	نَدُس	ذہین	۱۳	فَعَال	جَبَان	کم ہمت
۷	فَعِل	زَبِج	پریشان۔	۱۴	فِعَال	ہِجَان	سفید شتر وغیرہ

(دلیر) قُفُوْرٌ (باوقار) خَشِنٌ (ناصاف) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو فعل رنگ کے معنی رکھتے ہیں اُن سے صفۃ المشبہہ اکثر مذکر کے واسطے وزن اَفْعَلُ پر اور مؤنث کے واسطے وزن فَعْلَاءُ پر ماضی کے وزن پر لحاظ کئے بغیر بنایا جاتا ہی جیسے اَبْیَضُ بَیْضَاءُ (سفید) اَحْمَرُ حَمْرَاءُ (سرخ) اَخْضَرُ خَضْرَاءُ (سبز) اَسْوَدُ سَوْدَاءُ (سیاہ) اَسْمَرُ سَمْرَاءُ (کاہی) وغیرہ اور یہی وزن اُن صفۃ المشبہوں سے بھی علاقہ رکھتا ہی جو ہر ایک باب کے ذہنی یا بدنی بھلائی یا برائی کے مظہر افعال سے نکلے جاتے ہین جیسے اَعْوَرُ عَوْرَاءُ (یک چشم) اَعْمیٰ عَمْیَاءُ (نابینا) اَکْمَهُ کَمْهَاءُ (اندھا مادرزاد) اَبْلَجُ بَلْجَاءُ (کشادہ ابرو) اَرْعَنُ رَعْنَاءُ (پژمردہ یا شکبر) اَحْمَقُ حَمْقَاءُ (بیوقوف) وغیرہ الرضی قواعد نویس وزن فَعِلٌ کو ذہنی برائی کے مظہر صفۃ المشبہہ سے اکثر متعلق سمجھتا ہی جیسے شَرِہٌ (الہی) عَمٍ جو اہل ہین عَمِیٌّ تھا (عقل کا اندھا) وغیرہ

پانچوان قاعدہ

جو فعل بھوکھ اور پیاس کے یا اُنکے برخلاف کے مظہر ہین اُن سے صفۃ المشبہہ ماضی کے وزن یا صورت پر لحاظ کئے بغیر اکثر وزن فَعْلَانٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے جَوْعَانٌ (بھوکھا) عَطْشَانٌ (پیاسا) شَبْعَانٌ (کھانے سے اگھایا ہوا) رَیَّانٌ (پانی سے چھکا ہوا) وغیرہ۔

اتنے ہی عام قاعدے ہین جو صفۃ المشبہہ کی بناوٹ سے علاقہ رکھتے ہین لیکن یہ اسم بلالحاظ قواعد اکثر اِن وزنون پر یا اور وزنون پر بنایا جاتا ہی اسکی بناوٹ کے وزن شاید اس کثرت

کی جاتی ہے۔

اب میں اُن قاعدون کا بیان کرتا ہون جو صفۃ المشبہہ کی بناوٹ سے علاقہ رکھتے ہین مگر یہ بات پیشتر جتاتا ہون کہ یہ نہایت ناتمام ہین اور بے انتہا استثناؤن کے محتاج ہین۔

پہلا قاعدہ

جن فعلون کا ماضی وزن فَعَلَ پر بنایا جاتا ہے ان سے صفۃ المشبہہ وزن فَعْلٌ پر بنایا جاتا ہے جیسے عَضْبٌ (تیز) فَرْدٌ (یکہ) حَقٌّ (راست) وغیرہ اور اگر بچلا اصلی حرف واو یا یا ہوتا ہے تو فَیْعِلٌ پر جیسے سَیِّدٌ (سردار) جَیِّدٌ (فاضل) مَیِّتٌ (مردہ) لَیِّنٌ (نرم) وغیرہ فَعَلَ سے وزن فَعِیلٌ پر بہی صفۃ المشبہہ بنایا جاتا ہے جیسے حَرِیصٌ (لالچی) قَضِیعٌ (بد) صَحِیحٌ (تمام یا پورا) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

جن فعلون کا ماضی وزن فَعِلَ پر بنایا جاتا ہے اُن سے صفۃ المشبہہ اکثر وزن فَعِلٌ پر بنایا جاتا ہے جیسے فَرِحٌ (خوش) فَطِنٌ (ذہین) عَجِلٌ (جلد) کَدِرٌ (گدلا) زَمِنٌ (دیرینہ) وغیرہ اور نادرًا وزن فَعُلٌ پر جیسے عَجُلٌ (جلد) نَدُسٌ (دور اندیش) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جن فعلون کا ماضی وزن فَعُلَ پر بنایا جاتا ہے ان سے صفۃ المشبہہ اکثر وزن فَعِیلٌ پر بنایا جاتا ہے جیسے کَثِیرٌ (زیادہ) فَصِیحٌ (خوش بیان) طَوِیلٌ (لنبا) صَبِیحٌ (خوبصورت) مَلِیحٌ (نمکین یا دلفریب) ضَعِیفٌ (کمزور) کَرِیمٌ (سخی) شَرِیفٌ (عمدہ) وغیرہ اور بہت نادرًا اور وزنون پر جیسے جَبَانٌ (کم ہمت) شُجَاعٌ

ایک مخصوص شی یا ذاتی اسم مین اس صفت کے وقوع کا مظہر سمجھتے ہین نہ وجود کا۔

ایسی طبیعت والی بہت صفتین ہین کہ ایک مخصوص شی یا اسم ذاتی مین کبھی انکے وقوع کا اظہار مناسب ہوتا ہی اور کبھی اُنکے وجود کا اور اسم الفاعل کا جو صفت المشبہہ کے مقابلہ مین عرب والون نے بیان کیا ہی اسکی درستی کو اگرچہ مین یقین نہین کرتا ہون جائز رکھنے سے اُن دونون مین سے ہر ایک کو جو مطلب عرب والون نے لکھا ہی اُسکے واسطے جب چاہین تب ایک دوسرے کی صورت اختیار کرنے کا نامحدود اختیار دینا بیشک زبان کی مفید صفائی سے خالی نہین معلوم ہوتا۔

لیکن اگرچہ بہت سی صفۃ المشبہہ اسم الفاعل کیصورت بھی رکھتے ہین جیسے حَسِیْنٌ یا حَاسِنٌ (خوبصورت) وغیرہ تو بھی مجھے اندیشہ ہی کہ معنی کا امتیاز جسکی طرف مین نے اشارہ کیا ہی کم سے کم بہت سی مثالون مین جتنا خیال مین رہتا ہی اتنا حقیقت مین نہین رہتا کیونکہ مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حَسِیْنٌ اور حَاسِنٌ دونون بیشتر ایک ہی معنی مین مستعمل ہوتے ہین خیر جو ہی سو ہی لیکن اس بات مین کچھہ شک نہین ہی کہ وزن فَاعِلٌ جو اِسْمُ الْفَاعِل کی درست صورت ہی اختیار سماعت سے بہت سی صفۃ المشبہہ سے بھی متعلق ہی اور چونکہ بہت سے قواعد نویسون کی رای ہی اسواسطے مین یقین کرتا ہون کہ حَسِیْنٌ اور حَاسِنٌ اور حَسَنٌ تینون ایک ہی اسم کی جدی جدی صورت ہین۔

اور یہ رای زیادہ قرین قیاس ہی کیونکہ میری دانست مین یہ تحقیق ہی کہ جس قیاس سے ہر ایک صفۃ المشبہہ کو اسم الفاعل کی صورت اختیار کرنے کا اختیار ملا ہی سو نہایت ناتمام ہی شاید یہ سچ ہی کہ بعضے صفۃ المشبہہ بلالحاظ سماعت اس صورت کو اختیار کرتے ہین لیکن عموماً یہ بھی سچ ہی کہ اختیار سماعت ایک شرط ضروری ہی جس کی طرف رجوع کیے بدون یہ صورت نہین اختیار

کہتے ہین کہ یہ ایک اسم ہی جو مصدر سے ایک شی کو جس مین مصدر کے معنی کا وجود پایا جاتا ہی ظاہر کرنے کے واسطے بنایا جاتا ہی اور اسم الفاعل سے فقط اس بات مین مختلف معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک ایسی شی ظاہر کرتا ہی جس مین مصدر کے معنی کا وقوع پایا جاتا ہی مین نے آگے اس اختلاف کی صحت پر بحث کی ہی اور اپنی رای دی ہی کہ جتنی قسمین افعال متعدی کی ہین اتنی ہی قسمین اسم الفاعل کی ہین اور جتنی قسمین لازم کی ہین اُتنی ہی قسمین صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کی ہین۔

خیر جو ہی سو ہی عرب لوگ یقین کرتے ہین کہ صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کی طبیعت مین کچھ بات پائدار اور اسم الفاعل کی طبیعت مین کچھ بات ناپائدار ہی باوجود ہونے چند مثالون کے جن مین یہ حقیقت برعکس معلوم ہوتی ہی اور اگرچہ اسم الفاعل کو قیاساً صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کی صورت قبول کرنے کی اجازت نہین ہی شاید اسواسطے کہ صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کی صورت قیاس سے تجویز نہین ہوتی ہی استعمال عام سے تجویز کی جاتی ہی جسکی طرف رجوع کئے بدون اسکی صورت مطلق نہین معلوم ہوتی ہی تو بھی قواعد نویسون نے صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کو اسم الفاعل کی صورت یعنی فَاعِلٌ قبول کرنے کا اختیار دیا ہی۔

مثلاً لفظ کَرِیْمٌ (سخی) ایک صفت ہی جو کَرَمٌ یعنی سخاوت کا وجود ایک مخصوص شی یا اسم ذاتی مین ظاہر کرتا ہی اور چونکہ صِفَۃُ الْمُشَبَّہَہ کی طبیعت مین کچھ پائداری ہوتی ہی اسواسطے اسکو نہایت درستی کے ساتھ فقط اُن آدمیون سے جو بالطبع سخی ہین متعلق سمجھتے ہین نہ انھون سے جو صرف اتفاقات سے سخی ہوتے ہین لیکن کبھی ایسے آدمی کا بھی ذکر کرنا پڑتا ہی جو اتفاقات سے سخی ہوتا ہی نہ اپنے دل کی عام عادات سے پس ایسی حالت مین قواعد نویس اُسکو یعنی صفۃ المشبہہ کو کَارِمٌ کی صورت اختیار کرنے کا اختیار دیتے ہین جس کو

چار یا پانچ حرف والے اسمون سے یہ مشتق بہت کم بنایا جاتا ہی تو بہی سیبویہ نے مذکر کے واسطے وزن مُفَعلِلٌ پر اور مؤنث کے واسطے وزن مُفَعلِلَۃٌ پر اسکے واقع ہونے کی کچھ مثالین بتلائی ہین جیسے اَرۡضٌ مُثۡعِلَبَۃٌ و مُعَقۡرِبَۃٌ (ایک جگہہ لومڑیون اور بچھوؤن سے آباد وغیرہ) اور جوہری فرماتا ہی کہ بعضے عرب مَثۡعَلَۃٌ اور مَعۡقَرَۃٌ کو اسی معنی مین مستعمل کرتے ہین یہ نام اصل ثَعۡلَبٌ (لومڑی) اور عَقۡرَبٌ (بچھو) سے پچھلا اصلی حرف یا چھوڑ دینے سے وزن مَفۡعَلَۃٌ پر بنائے جاتے ہین اور اسی طرح گھٹکر ثلاثی مجرد کی قسم مین داخل ہو جاتے ہین مگر چار یا پانچ حرف والے اسمون مین اکثر لفظون کے پھیر سے کثرت ظاہر کرتے ہین جیسے هٰذَا الۡمَکَانُ کَثِیۡرُ الۡعَقَارِبِ (یہ جگہہ معمور ہی بچھوؤن سے) هٰذِهِ الۡاَرۡضُ کَثِیۡرَۃُ الثَّعَالِبِ (یہ زمین معمور ہی لومڑیون سے) وغیرہ۔

وزن مَفۡعَلَۃٌ بہی جس اصل سے بنایا جاتا ہی اس سے جو حدوث ظاہر ہوتا ہی اُس کا باعث ظاہر کرنے کے واسطے کبہی کبہی استعمال مین آتا ہی جیسے اَلۡوَلَدُ مَجۡبَنَۃٌ مَبۡخَلَۃٌ (لڑکے کم ہمتی اور بخیلی کے باعث ہین کیونکہ وہ اپنے ماں باپ مین درازعمری اور دولتمندی کا شوق پیدا کرتے ہین) هٰذَا طَعَامٌ مَحۡسَنَۃٌ لِلۡجِسۡمِ (یہ کھانا صحت بخش ہی یعنی کھانا جو بدن کے واسطے صحت کا باعث ہی) اَلشَّرَابُ مَطۡیَبَۃٌ لِلنَّفۡسِ (شراب باعث خوشی کا ہی واسطے نفس کے) اَلۡکُفۡرُ مَخۡبَثَۃٌ لِنَفۡسِ الۡمُنۡعِمِ اَیۡ مَفۡسَدَۃٌ (ناشکرگذاری منعم کے نفس کے واسطے برائی کا باعث ہی یعنی فساد کا باعث)۔

اَلصِّفَۃُ الۡمُشَبَّهَۃُ

یعنی اسمای صفتی جو اسم الفاعل سے مشابہت رکھتے ہین

جو افعال ثلاثی مجرد نہین ہین اُنکا اسم الظرف

ثلاثی مجرد کے سوا اور فعلون سے جو زمان یا مکان کا نام یعنی اسم الظرف نکلتا ہی سو ہمیشہ جس فعل سے نکالا جاتا ہی اسکے اسم مفعول کے وزن پر بنایا جاتا ہی جیسے مُدَحرَجٌ (زمان یا مکان گھمانے کا) مُتَدَحرَجٌ (زمان یا مکان گھومنے کا) مُستَقبَلٌ (زمان یا مکان پیشوائی کرنے کا) مُنکَسَرٌ (زمان یا مکان ٹوٹنے کا) وغیرہ کیونکہ حقیقت مین یہ اِسمُ الظَّرفِ مَفعُولٌ کی ایک قسم یعنی مَفعُولٌ فِیہِ جس کا مین آگے بیان کرونگا معلوم ہوتا ہی اور قواعد نویسون نے یہی باعث بتلایا ہی جس سے وہ جب ثلاثی مجرد کے سوا اور فعلون سے نکلتا ہی تب اسم المفعول کے وزن پر بنایا جاتا ہی۔

مُلحقات اسمُ الظَّرف

اسم ظرف کے ملحق یعنی ہمصورت وزن مَفعَلَۃٌ

یہ اکثر تین حرف والے اسمون سے کسی جگہہ کو جو اصل کے معنی سے آباد ہوتی ہی ظاہر کرنے کے واسطے بنایا جاتا ہی جیسے مَکَانٌ مَأسَدَۃٌ و مَسبَعَۃٌ (ایک جگہہ شیرون اور جنگلی حیوانون سے آباد) اَرضٌ مَذأَبَۃٌ و مَفعَاۃٌ (ایک جگہہ بھیڑیون اور سانپون سے آباد) وغیرہ اگرچہ اس قسم کی مثالین بہت سی ہین مگر استعمال عام کی اعانت کی محتاج ہین اور اسی واسطے اَلرَّضِی قواعد نویس نے مَضبَعَۃٌ (ایک جگہہ جرکھون سے آباد) اور مَقرَدَۃٌ (ایک جگہہ بندرون سے آباد) وغیرہ کا بنانا ممنوع کیا ہی کیونکہ انھون مین سے ایک بھی استعمال عام کی تائید سے مؤید نہین ہی۔

ظرف جاننے سے انکار کیا ہی ان اسمون کا واقع ہونا اِن مثالون سے بخوبی واضح ہوتا ہی مَزْبَلَۃٌ (مانند یعنی گوبر کا تودہ) مَبْطَخَۃٌ (خوربزہ زار) مَحْبَرَۃٌ یا مَحْبُرَۃٌ یا مَحْبِرَۃٌ (دوات) مَفْيَأَۃٌ (سایہ بان یا وہ جگہہ جہان دہوپ نہین جا سکتی) مَقْبَرَۃٌ (قبرستان) مِشْرِيقٌ مِشْرَاقٌ مَشْرُقَۃٌ (وہ جگہہ جہان عرب جاڑے کے موسم مین سورج نکلنے پر دہوپ کہاتے ہین) جیسے تَشَرَّقَ بِالْمَشْرُقَۃِ (اُس نے دہوپ کہانے کی جگہہ مین دہوپ کہائی) مِرْبَدٌ (شترخانہ) وغیرہ۔

اگر یہ اسم حقیقت مین اسم الظرف سے علاقہ رکہتے تو ایسا سوچتے ہین کہ وہ وزن مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ مین سے کسی پر بنائے جاتے چنانچہ لفظ مَقْبَرٌ جو درست اسم الظرف ہی اور جس جگہہ کوئی آدمی گاڑا جاتا ہی اس جگہہ کا مظہر ہی جیسا اس بیت مین آیا ہی لِكُلِّ أُنَاسٍ مَقْبَرٌ بِفِنَائِهِمْ فَهُمْ يَنْقُصُونَ وَالْقُبُورُ تَزِيدُ (سب آدمیون کے واسطے اُن کے مرنے پر قبر ہی پس وہ یعنی آدمی گھٹتے ہین اور قبرین بڑہتی ہین)۔

بعضے قواعد نویس مَفْعَلَۃٌ کو درستی کے ساتہہ ایک جگہہ کا جو مخصوص اصل کے معنی کے واسطے مقرر ہی مظہر جانتے ہین جیسے مَقْبُرَۃٌ (ایک قبرستان) نہ ہر ایک مکان جہان کوئی آدمی گاڑا جاوے وہ کہتے ہین کہ وہ اسم وصفی ہی جو لفظ بُقْعَۃٌ (جگہہ) سے متعلق ہی اور یہ ہمیشہ اسکے ساتہہ مقدر رہتا ہی اور چونکہ یہ اسم مؤنث ہی اسواسطے وہ اسم وصفی بہی مؤنث کی علامت حرف تائی انتہائیہ قبول کرتا ہی۔

اِسْمُ الظَّرْفِ مِنْ غَيْرِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

دو حصوں مین انقسام پاتی ہی) مَسْکِنٌ (زمان یا مکان رہنے کا) مَطْلِعٌ (زمان یا مکان ستارہ نکلنے کا) مَنْسِکٌ (مکان خدا کی پرستش کا) مَنْخِرٌ (نتھنا یا مکان پھونکنے کا) مَسْجِدٌ (زمان یا مکان سجدہ کرنے کا) وغیرہ۔

مگر جاننا چاہیے کہ لفظ مَسْجِد کے صحیح معنی کی نسبت رائین مختلف ہین اسکو ابو عبید نے سمجھا ہی کہ اکثر وہ مکان ہی جس مین خدا کا سجدہ کیا جاتا ہی اور سیبویہ نے لکھا ہی کہ وہ ایک پرستشگاہ ہی جس مین ایک تقرر کے ساتھہ سجدہ کیا جاتا ہی اسواسطے سیبویہ کی رای مین وہ لفظ مَسْجَدٌ کے جو پچھلے اصلی حرف پر فتحہ رکھتا ہی برعکس ہی جسکے معنی اُسنے لکھے ہین کہ اکثر پرستشگاہ کے ہین فرا بھی ثابت کرتا ہی کہ مَسْجَدٌ اور مَسْکَنٌ اور مَطْلَعٌ جنکے پچھلے اصلی حرف پر فتحہ ہی معنی مین اسم الظرف کے آتے ہین اور اَبُو عُبَید اور اِبْنُ قُتَیبہ کی رای سے اتفاق کرتا ہی جو پچھلے اصلی حرف پر فتحہ رکھنے والے وزن مَفْعَلٌ کو قیاسًا انھین اسمون سے نہین بلکہ مَشْرِقٌ وغیرہ جن مین استعمال عام کی اجازت سے کسرہ تجویز ہو گیا ہی سب اشلہ مذکورہ بالا سے متعلق سمجھتے ہین۔

مَفْعِلَةٌ کا یَفْعُلُ سے بنانا ثابت ہی شاذ ہی تو بھی اُسکے واقع ہونے کی چند مثالین اس زبان مین پائی جاتی ہین جیسے مَظِنَّةٌ (وہ جگہہ جس مین کسی چیز کے ہونے کا گمان ہی) درست صورت اس اسم کی یعنی مَظَنٌّ اس زبان مین واقع ہوتی کبھی نظر نہین آئی ہی۔

کئی اور وزن ہین جو خلاف قاعدہ کے اسمای مکانی سے متعلق ہین لیکن اِنکے وقوع کی مثالون کو مخصوص مکانون کا مظہر جانتے ہین کسی مکان عام کا مظہر نہین جانتے ہین جس مین اصل کے معنی پائے جاوین اسواسطے قواعد نویسون نے انکو درست اور صحیح معنی مین اسمای

تیسرا قاعدہ

جن فعلون کا پہلا اصلی حرف واو یا یا ہی اُنکا اسم الظرف اگر پہلا اصلی حرف انھین حرفون مین سے نہین ہی تو مضارع کی صورت پر لحاظ کئے بغیر وزن مَفْعِلٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے مَوْعِدٌ (زمان یا مکان وعدہ کرنے کا) مَوْجِلٌ (زمان یا مکان ڈرنے کا) مَوْقِحٌ (زمان یا مکان گستاخ ہونے کا) مَيْبِسٌ (زمان یا مکان سوکہنے کا) مَيْنِعٌ (زمان یا مکان پھل پکنے کا) وغیرہ تو بھی بعضی قواعد نویسون کی یہ راے ہی کہ جن فعلون کا پہلا اصلی حرف یا ہی سو پہلے قاعدہ کے عمل کے تابع ہین اور مَفْعِلٌ يَفْعِلُ سے بناتے ہین جیسے مَيْسِرٌ (زمان یا مکان جوا کھیلنے کا) وغیرہ اور مَفْعَلٌ يَفْعَلُ یا يَفْعُلُ سے بناتے ہین جیسے مَيْقَظٌ (جاگنا) جب مصدر ہی اور (زمان یا مکان جاگنے کا) جب اسم الظرف ہی وغیرہ۔

خاتمہ

سب اتنے ہی قاعدے ہین جو ثلاثی مجرد سے اسم الظرف کے بنانے مین علاقہ رکہتے ہین لیکن کچھ بیانات متعلقہ باقی ہین سو آگے تفصیل وار لکھتا ہون۔

بعضی فعلون کا مضارع وزن يَفْعُلُ پر بنایا جاتا ہی لیکن اُن کا اسم الظرف خلاف قاعدہ خالی سماعت کے اختیار مطلق سے وزن مَفْعِلٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے مَشْرِقٌ (پورب) مَغْرِبٌ (پچھم) مَرْفِقٌ (کہنی یا وہ جگہہ جسپر کبھی کبھی سہارا لیتے ہین) مَنْبِتٌ (زمان یا مکان اُگنے کا) مَجْزِرٌ (زمان یا مکان اونٹ قربان کرنے کا) مَسْقِطٌ (زمان یا مکان گرنے کا) مَفْرِقٌ (وہ جگہہ جہان دو راستے پھٹتے ہین یا وہ جگہہ سر پر جہان کھوپڑی

نکالا جاتا ہی سو جب افعال ثلاثی مجرد سے نکلتا ہی تب ان قاعدون کے مطابق بنایا جاتا ہی۔

پہلا قاعدہ

جو مضارع کا وزن یَفْعَلُ یا یَفْعُلُ ہوتا ہی تو اسم الظرف کا وزن مَفْعَلٌ ہوتا ہی جیسے مَفْتَحٌ (زمان یا مکان کھولنے کا) مَشْرَبٌ (زمان یا مکان پینے کا) مَصْعَدٌ (زمان یا مکان چڑھنے کا) مَقْتَلٌ (زمان یا مکان قتل کرنے کا) مَنْصَرٌ (زمان یا مکان مدد کرنے کا) وغیرہ اور اگر مضارع کا وزن یَفْعِلُ ہوتا ہی تو اسم الظرف کا وزن مَفْعِلٌ ہوتا ہی جیسے مَضْرِبٌ (زمان یا مکان مارنے کا) مَحْسِبٌ (زمان یا مکان حساب کرنے کا) مَفِرٌّ (زمان یا مکان بھاگنے کا) وغیرہ جو اسم الظرف یَفْعُلُ سے نکلتا ہی سو درستی کے ساتھ مَفْعَلٌ پر بنایا جاتا ہی کیونکہ یَفْعَلُ کا اسم الظرف مَفْعَلٌ ہی اور یَفْعِلُ کا مَفْعِلٌ لیکن اس پر نہین بنایا جاتا ہی اسلیے کہ وزن مَفْعُلٌ عربی زبان مین قلیل الوقوع ہی اگرچہ کبھی کبھی مصدر کی بناوٹ سے علاقہ رکھتا ہی جیسے مَکْرُمٌ (کرم کرنا) مَعُوْنٌ (مدد کرنا) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

جن فعلون کا پہلا اصلی حرف واو یا یا ہی اُنکا اسم الظرف مضارع کی صورت پر اور پہلے اصلی حرف کے مقام پر حرف واو یا یا کے وقوع یا عدم وقوع پر لحاظ کئے بغیر وزن مَفْعَلٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے مَرْمَی (زمان یا مکان پھینکنے کا) مَوْقَی (زمان یا مکان بچانے کا) وغیرہ لفظ مَاوٍی بجای مَاوًی کے جیسا اس عبارت مین مَاوِی الاِبِل (شترخانہ) شاذ و نادر مستثنی ہی اس قاعدے مین

(تیل کا پیالہ) مُدُقٌّ (کھرل یا دوا پیسنے کا آلہ) مُنْصُلٌ (تلوار) مُكْحُلَةٌ (سرمہ رکھنے کا ڈبہ یا آلہ) مُحْرُضَةٌ (صابون رکھنے کا ڈبہ) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ خفش نے مِدَقٌّ کا جو درست اسم آلہ ہے آنا اپنی کتاب مین جسکا نام اَوْسَط ہے ظاہر کیا ہے اور جوہری صحاح مین مِحْرَضَةٌ لکھتا ہے مُحْرُضَةٌ نہین لکھتا جسکو ابن یعیش نے بھی غیر درست سمجھا ہے اُنھون مین وزن مُفْعُولٌ کو شامل کرتے ہین جسپر سیبویہ کے فرمانے کے مطابق اس زبان مین خالی چار لفظ واقع ہوتے ہین سو یہ ہین مُغْلُوقٌ (آلہ دروازہ بند کرنے کا) مُغْرُودٌ (چترمار) مُخْفُورٌ اور مُغْثُورٌ (ایک قسم کا میٹھا گوند شہد کی مانند جو درخت رِمث سے نکلتا ہے اور جسکو اکثر اہل عرب کھانے کے طور پر عمل مین لاتے ہین) مگر کسائی وغیرہ کے فرمانے کے موافق اسی معنی مین لفظ مِغْفَرٌ اور مِغْثَرٌ مستعمل ہین افعال ثلاثی مجرد کے سوا اور فعلون سے اسم آلہ کبھی نہین نکلتا ہے اور وزن مَفْعَلٌ جو اس اسم کی بناوٹ سے متعلق ہے اسم الظرف کا وزن عام ہے جسکا بیان اب آگے کرتا ہون۔

ساتوین فصل

اِسْمُ الظَّرْفِ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

ثلاثی مجرد کا اسم ظرف یعنی زمان یا مکان کا نام

یہ ایک اسم ہے جو مصدر سے اُسکے حاصل ہونے کا زمانہ یا جگہ ظاہر کرنے کے واسطے

مصدر سے نکالا جاتا ہی جیسے مِفْتَح (آلہ کھولنے کا یعنی کنجی) وغیرہ یہ قیاساً ثلاثی مجرد کے ہر قسم کے فعلون سے نکلتا ہی اور ہمیشہ ان تین وزن مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مِفْعَالٌ مین سے کسی وزن پر بنایا جاتا ہی اگرچہ بعضی قواعد نویسون نے وزن مِفْعَلَۃٌ کو فقط اختیار سماعت سے متعلق سمجھا ہی نہ اختیار قیاس سے امثلہ مِفْتَحٌ یا مِفْتَاحٌ (آلہ کھولنے کا یا کنجی) مِیْسَمٌ یا مِیْسَامٌ (آلہ یا وسیلہ داغنے کا) مِصْیَدَۃٌ یا مِصْیَادٌ (جال یا آلہ شکار کرنے کا) مِکْیَلٌ یا مِکْیَالٌ (پیمانہ یا آلہ ناپنے کا) مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو یا آلہ جھاڑنے کا) مِرْوَحَۃٌ (چنور یا آلہ مکھی اڑانے کا) وغیرہ۔

اس اسم کے سماعی وزنون مین پہلے تو فِعَالٌ ہی جیسے نِظَامٌ (آلہ سنوارنے کا یا لڑی موتی کی) خِیَاطٌ (آلہ سینے کا یا سوئی) سِرَادٌ (آلہ چمڑہ سینے کا یا سوتاری) وغیرہ دوسرا فَعُولٌ ہی سو بیشتر ایک خاص آلہ کا مظہر ہی نہ ہر ایک آلہ کا جس سے مصدر کے معنی حاصل ہووین اسواسطے درستی کے ساتھ اسم آلہ نہین سمجھا جاتا ہی مگر صرف اُسکا ملحق کہلاتا ہی جیسے وَقُودٌ (ایندھن) جو خاص آگ جلانے کا آلہ ہی قَیُوءٌ (ایک آلہ حلق خالی کرنے کا) وغیرہ تیسرا مَفْعَلٌ یا مُفْعَلٌ جو دونون قلیل الوقوع ہین جیسے مَنْقَلٌ (آلہ گذرنے کا یا رستہ پہاڑون مین) مَغْزَلٌ یا مُغْزَلٌ لکثر مِغْزَلٌ (سیخ یا تکوا یعنی آلہ کاتنے کا) وغیرہ چوتھا مُفْعُلٌ یا مُفْعُلَۃٌ (ان دونون کو بھی خاص آلون کا مظہر سمجھتے ہین ہمیشہ ایسے آلون کا مظہر نہین سمجھتے ہین جو اصل کے معنی حاصل کرنے کے لئے استعمال مین آوین جیسے مُسْعُطٌ (ایک طرح کی ناس جسکو اہل عرب سَعُوط کہتے ہین رکھنے کا ڈبہ) مُنْخُلٌ (چلنی) اصل نَخْلٌ (چھاننا) سے مُدْهُنٌ

وَلَأنْتَ أسْوَدُ فِي عَيْنِي مِنَ الظُّلَمِ (اور تحقیق تو سیاہ تر ہی میری آنکھہ مین ظلم سے) یا اَبْیَضُ اس بیت مین جَارِیَةٌ فِي دِرْعِهَا الْفَضْفَاضِ + اَبْیَضُ مِنْ اُخْتِ بَنِي اِبَاضِ (ایک کنیز اپنے ناز مین چالاک بنی اباض کی بہن سے صاف تر ہی ۔

جن فعلون سے وزن اَفْعَلُ نہین نکل سکتا ہو اُن مین اسم التفضیل کے معنی پیدا کرنے کی ترکیب
ایسی حالتون مین اسم التفضیل کے معنی لفظون کے پھیر سے پیدا کئے جاتے ہین سکھنے والا
کسی لفظ سے جو ضرورت کے مناسب ہی اور اکثر خوبصورتی یا بدصورتی اور توانائی یا ناتوانی اور سختی یا نرمی اور رقّت یا کثرت وغیرہ کے معنی رکھتا ہو وزن اَفْعَلُ بناوے سو وزن فعل مطلوبہ کے مصدر منصوب یعنی تنوین فتحہ رکھنے والے کے پہلے واقع ہونے سے وہ معنی پیدا کریگا جو مطلوب ہین جیسے هٰذَا اَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ ذٰلِكَ (یہ اُس سے سفید تر ہی) زَيْدٌ اَقْبَحُ عَوَرًا مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے نابینا تر ہی ایک آنکھہ سے) زَيْدٌ اَسْرَعُ اِنْطِلَاقًا مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے جلد تر چلنے والا ہی) زَيْدٌ اَكْثَرُ دَحْرَجَةً مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے زیادہ گھومنے والا ہی) وغیرہ ۔

چھٹی فصل

اِسْمُ الْآلَةِ

یعنی آلہ یا وسیلہ کا نام

یہ نام جو معنی مصدر سے ظاہر ہوتے ہین اُسکے حاصل کرنے کا آلہ یا وسیلہ ظاہر کرنے کے واسطے

زیادہ ہی) هُوَ اَصْيَرُ مِنْكَ غَنِيًّا (وہ تجہہ سے دولت مند جلد تر ہوتا ہی) تو بہی کچہہ شک نہین ہی کہ ایسی عبارت ہر ایک عرب کے کان مین بہت کریہہ معلوم ہوگی اور وہ اُسکے مطلب کو اس طرح ادا کرے گا هُوَ اَشَدُّ مِنْكَ انْطِلَاقًا (وہ تجہہ سے زیادہ چلنے والا ہی) لفظی (وہ سخت تر ہی تجہہ سے چلنے مین) هُوَ اَشَدُّ مِنْكَ انْتِقَالًا اِلَى الْغِنٰى (وہ تجہہ سے دولت مند جلد تر ہوتا ہی) لفظی (وہ سخت تر ہی تجہہ سے انتقال مین دولت کی طرف) وغیرہ۔

مین نے کہا ہی کہ اسم التفضیل اُن فعلون سے نہین نکلتا ہی جو رنگ یا بدنی نالائقی کے معنی رکہتے ہین اسکا سبب بصرہ کے مدرسہ والون نے یہ بیان کیا ہی کہ ایسے فعلون کا صفۃ المشبہ وزن اَفْعَلُ پر بنتا ہی جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) اَبْيَضُ (سفید) اَعْمٰى (نابینا) اَعْوَرُ (ایک چشم) وغیرہ اگر اسم التفضیل بہی اسی وزن پر بنایا جاوے جیسے اَسْوَدُ (سیاہ تر) اَبْيَضُ (سفید تر) وغیرہ تو یہ قباحت ہوگی کہ غلطی سے ایک دوسرے کے معنی مین مستعمل ہوگا اگرچہ یہ بات درست ہی کہ بلحاظ مقام کے اُن پر خیال کیا جاوے تو بہی میری دانست مین تسکین بخش نہین ہی کیونکہ یہ خطرہ بہت سی مثالون مین ایک ہی وزن کو مثلاً فَعَّالٌ کو زبان کے ایک حصہ سے زیادہ حصون سے متعلق ہونے مین مانع نہین ہوتا ہی مگر ذہنی نالائقی کی حالت مین اسم التفضیل درستی کے ساتہہ وزن اَفْعَلُ پر بنایا جاتا ہی جیسے اَجْهَلُ (نادان تر) اَجْبَنُ (کم ہمت تر) وغیرہ اور اسکا سبب یہ تبلایا ہی کہ ایسے فعلون مین صفۃ المشبہ اکثر کسی اور وزن پر بنتا ہی۔

کوفہ کے مدرسے والے جو ہمیشہ بصرہ کے مدرسے والون کے مخالف ہین قیاساً ان فعلون سے جو رنگ کے معنی رکہتے ہین اسم التفضیل کا بنانا جائز رکہتے ہین اور بیشک ایسے فعلون سے اُسکے بنائے جانے کی چند مثالین اس زبان مین واقع ہوتی ہین جیسے اَسْوَدُ اس عبارت مین

کیونکہ یہان پر اَکْرَمَہٗ کو اَکْرَمَ (اُس مرد نے مہربانی کی) سے مشتق سمجھتے ہین کَرُمَ (وہ کریم ہوا) سے اسیطرح اَعْطیٰ اور اَوْلیٰ کو اِعْطَاء (دینا) اور اِیْلاء (نزدیک ہونا) سے جو دونون فعل ثلاثی مزید فیہ کے پہلے باب کے ہین مشتق سمجھتے ہین اس خیال سے عربی قواعد نویس اَفْعَلَ سے اَفْعَلُ کا بنانا سیبویہ کی رای کے مطابق اختیار سماعت سے جائز رکھتے ہین نہ اختیار قیاس سے۔

اخفش اور مُبَرّد نے سیبویہ کی رای سے بڑھکر رای دی ہی یعنی یہ کہ اسم التفضیل ثلاثی مزید فیہ کے ہر ایک باب مثل اِنْفَعَلَ اِسْتَفْعَلَ اِفْتَعَلَ وغیرہ کے تمام فعلون سے قیاسًا نکل سکتا ہی مگر اس رای کی مضبوطی کے لیئے اس زبان مین کوئی نظیر نہین ملتی ہی اسلیئے یہ رای سب کی صلاح سے متروک ہی ایسا سمجھتے ہین کہ جو قاعدے استعمال عام سے سراسر برخلاف ہین اُنکی تعمیل کا قیاسًا اختیار دینے کا کسی فرہنگ نویس کو حق نہین پہنچتا ہی اگرچہ قرینہ کی درستی اُسکی مقتضی ہووے اور حالت مذکورہ بالا مین جو سب اَفْعَلَ سے قیاسًا اَفْعَلُ کے نکالنے مین تبلائے ہین سو ثلاثی مزید فیہ کے اور بابون سے اَفْعَلُ کے نکالنے مین دس گنے زیادہ مزاحم ہون گے۔

جو باعث مین نے تبلائے تہے اُنکے مطابق چیزون کی طبیعت مین کوئی باعث نہین ہی جس سے معلوم ہووے کہ افعال اسمیہ سے جنکو عربی علم قواعد مین ناقص کہتے ہین اسم التفضیل کیون نہین نکلتا ہی لیکن اسم التفضیل ایسے فعلون سے کبھی نہین نکلا ہی جیسے اَکْوَنُ کَانَ (وہ تھا یا ہوا) سے اور اَصْیَرُ صَارَ (وہ ہوا) سے اسواسطے ایسے فعلون سے اسکا نکالنا استعمال عام کی رو سے متروک ہی اور اگرچہ بعضے قواعد نویس قیاسًا اُسکے بنانے کا بلا لحاظ سماعت کے اختیار دیتے ہین جیسے هُوَ اَکْوَنُ مِنْكَ مُنْطَلِقًا (وہ تجھ سے چلنے والا

اگر اسم التفضیل چار حرف والے فعلوں سے یا بڑہائے ہوئے تین اصلی حرف والے فعلوں سے
قیاساً بنایا جاوے تو وہ وزن اَفْعَلُ پر بنے گا کیونکہ عربی مین اسم التفضیل کے لیئے اور وزن
نہین ہی مگر یہ وزن اُن فعلوں سے جب تک اصلی یا زائد حرفون مین سے جن سے وہ بنے
ہین کچہ چھوڑے نہین جائین گے تب تک نہین بنے گا اور اسطرح چھوڑنے سے وہ لفظ الیسا
بگڑ جائے گا کہ معنی ابتر ہو جائین گے مثلاً فعل دَحْرَجَ سے حرف جیم چھوڑنے کے بعد
اسم التفضیل اَدْحَرُ بنے گا تو مصدر دَحْرَجَۃٌ سے نکلا ہوا نہین معلوم ہوگا مگر دُحُوْرٌ
(ہانکنا) سے نکلا ہوا معلوم ہوگا اسی طرح فعل اَخْرَجَ سے ہمزہ چھوڑنے کے بعد اسم التفضیل
اَخْرَجُ بنے گا سو مصدر اِخْرَاج سے جو پہلے باب کا بڑہایا ہوا مصدر ہی نکلا ہوا نہین معلوم
ہوگا مگر اصلی مصدر سے یعنی خُرُوْج سے نکلا ہوا معلوم ہوگا مین نے ہمزہ چھوڑنے کے بعد
اسواسطے کہا ہی کہ بیشتر اَخْرَجَ کی ہمزہ چھوڑ دی جاتی ہی اور پھر اَخْرَجُ مین دوسری ہمزہ یعنی
اسم التفضیل کی ہمزہ لگائی جاتی ہی

قواعد نویسون نے یہی باعث بتلائے ہین جن سے اسم التفضیل ہر قسم کے افعال رباعی اور
ثلاثی مزید فیہ سے قیاساً نہین نکل سکتا ہی لیکن اس بات پر وہ متفق الرائی نہین ہین کیونکہ
سیبویہ نے اَفْعَلَ کو اَفْعَلُ سے قیاساً بنانے کا اختیار دیا ہی یعنی ثلاثی مزید فیہ کے پہلے باب
سے اسم التفضیل بنانے کا بلا اجازت سماعت کے اختیار دیا ہی اور ابوحیان کی یہ رائی ہی سو
حقیقت مین سب قواعد نویسون نے پسند کی ہی کہ سیبویہ کے تصفیہ کی صداقت کی معاونت
کے لیئے عربی زبان مین بہت سی مثالین ہین جیسے اَنْتَ اَکْرَمُ لِیْ مِنْ فُلَانٍ
(تو مہربان تر ہی میرے لیئے فلانے سے) ھُوَ اَعْطَاھُمْ لِلدِّیْنَارِ وَاَوْلَاھُمْ
لِلْمَعْرُوْفِ (وہ انھون مین زیادہ دینے والا ہی دینار کا اور زیادہ شائق بہلے کاموں کا)

بزرگترین) عَظِیْمٌ (بزرگ) سے وغیرہ۔

وزن اس اسم کا ہمیشہ مذکر کے واسطے اَفْعَلُ ہی اور مؤنث کے واسطے فُعْلٰی جیسے اَکْبَرُ (بزرگ تر یا بزرگترین) مؤنث کُبْرٰی اَفْضَلُ (فاضل تر یا فاضلترین) مؤنث فُضْلٰی اَشْجَعُ (دلیر تر یا دلیر ترین) مؤنث شُجْعٰی وغیرہ سب کی رای ہین یہ درستی کے ساتھہ خالی افعال ثلاثی مجرد سے نکلتا ہی اور اسکی بناوٹ کی درستی کے لیئے ضرور ہی پہلے یہ کہ وہ فعل تام ہون دوسرے یہ کہ مُتَصَرَّفٌ فِیْہِ یعنی اپنے سب صیغون مین گردانے جانے والے ہوویں تیسرے یہ کہ وہ از روی معنی کے تنگی اور کشادگی کے قابل ہوویں اور چوتھے یہ کہ وہ رنگ یا بدنی نالائقی کے معنی نرکھتے ہوویں۔

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسم التفضیل ایک تو اُن فعلون سے درستی کے ساتھہ نہین نکلتا ہی جو چار حرف رکھنے والے ہین یا بڑہائے ہوئے ہین صرف اصلی حرف والے نہین ہین جیسے دَحْرَجَ اور تَدَحْرَجَ اور اَخْرَجَ اور اِسْتَخْرَجَ وغیرہ دوسرے وہ افعال اسمیہ جیسے کَانَ (وہ تھا یا ہوا) صَارَ (وہ ہوا) کَادَ (وہ قریب تھا یا ہوا) وغیرہ سے نہین نکلتا ہی اسواسطے کہ یہ وصفی خاصیت سے جو فعل تام کی طبیعت سے مخصوص ہی محروم ہونے سے عربی علم قواعد مین ناقص کہلاتے ہین تیسرے وہ نِعْمَ (وہ نیک تھا یا ہوا) اور بِئْسَ (وہ بد تھا یا ہوا) وغیرہ سے نہین نکلتا ہی اسواسطے کہ یہ فعل غَیْرُ مُتَصَرَّفٍ فِیْہِ ہین یعنی صیغون مین مطلق نہین گردانے جاتے چوتھے وہ مَاتَ (وہ موا) سے نہین نکلتا ہی اسواسطے کہ اس فعل کے معنی تنگی اور کشادگی کے قابل بالکل نہین ہین اور پانچوین وہ سَوَادٌ (سیاہی) اور بَیَاضٌ (سفیدی) عَمًی (نابینائی) عَوَرٌ (یکچشمی) وغیرہ سے نہین نکلتا ہی اسواسطے کہ یہ فعل رنگ یا بدنی نالائقی کے معنی رکھتے ہین۔

جو فعل ثلاثی مجرد نہین ہین اُن کا اسم مفعول

ایسے فعلون کا اسم مفعول اسم فاعل سے خالی اتنی بات مین مختلف ہی کہ اسم فاعل مین پچھلے حرف کا پہلا حرف مکسور رہتا ہی اور اس مین مفتوح اس سے یہ حاصل ہوتا ہی کہ مُدَحْرِجٌ کا اسم مفعول مُدَحْرَجٌ ہی اور مُتَدَحْرِجٌ کا مُتَدَحْرَجٌ اور مُکْرِمٌ کا مُکْرَمٌ اور مُسْتَقْبِلٌ کا مُسْتَقْبَلٌ وغیرہ ہر قسم کے فعلون مین جنکی طرف مین نے یہان اشارہ کیا ہی یہی حال ہی۔

پانچوین فصل

اِسْمُ التَّفْضِیْل

بزرگی والا اسم

یہ اسم اور زبانون کے مقابلہ کے دونون درجون کا کام کرتا ہی جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے داناتر ہی) زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید لوگون مین داناترین ہی) وغیرہ کہتے ہین کہ یہ ایک نام ہی جو مصدر سے دو یا زیادہ چیزون کا باہم مقابلہ کرنے اور اُن مین سے ایک کو غیر پر معنی مین ایک مخصوص صفت کے جو اُس مصدر سے پیدا ہوتی ہی بزرگی دینے کے واسطے نکالا جاتا ہی وہ کبھی اسم الفاعل سے نکلتا ہی جیسے اَعْلَمُ (داناتر یا داناترین) عَالِمٌ (دانا) سے اور کبھی اسم المفعول سے جیسے اَشْهَرُ (نامی تر یا نامی ترین) مَشْهُوْرٌ (نامی) سے اور کبھی صفت المشبہ سے جیسے اَعْظَمُ (بزرگتر یا

جو اس اسم کی بناوٹ سے علاقہ رکھتے ہیں اگرچہ زبان میں واقع ہوتے کم نظر آتے ہیں آگے اس حصہ میں جس میں اوزان مُشْتَرَکَۃٌ فِیْہِ یعنی کئی حصص اللسان میں شراکت رکھنے والے وزنوں کا بیان لکھا ہے آوینگے۔

اَبْنِیَۃُ المُبَالَغَۃ

یعنی مبالغہ والاسم المفعول

مبالغہ والاسم المفعول زبان عربی میں کم آتا ہے تو بھی قواعد نویسوں نے قیاساً سماعت پر مطلق خیال نکر کے وزن فُعْلَۃٌ پر جائز رکھا ہے جیسے ضُحْکَۃٌ (بہت ہنسا ہوا) سُخْرَۃٌ (بہت ٹھٹھا کیا ہوا) لُوْمَۃٌ (بہت ملامت کیا ہوا) عُذْلَۃٌ (بہت برا کہا ہوا) وغیرہ اس سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ عُشْقَۃٌ (بہت چاہا ہوا) کو از روی قواعد کے درست سمجھنا چاہیئے اسلئے کہ یہ تبلائے ہوئے قیاس کے مطابق بنا ہے لیکن مجھ سے پوچھو تو میں محاورہ عام کی اجازت بغیر جس سے کسی سبب سے کہ میں جانتا ہوں وہ مستند ہو خواہ نہو اُسکے استعمال میں جرأت نہیں کرنے کا میں اسواسطے یقین کرتا ہوں کہ وزن فُعْلَۃٌ جیسا قواعد نویس فرماتے ہیں قیاس سے اس اسم کی بناوٹ سے متعلق نہیں ہے مگر صرف محاورہ عام کی اجازت سے جن اور دو وزنوں پر وہ کبھی کبھی واقع ہوتا دیکھنے میں آیا ہے اُن میں سے ایک فَعُوْلٌ ہے جیسے ھَیُوْبٌ (بہت ڈرا ہوا) اور دوسرا فَعَلَانٌ جیسے ھَیَبَانٌ (بہت ڈرا ہوا) اور یہ سب قواعد نویسوں کی رائے کے مطابق سماعی ہیں قیاسی نہیں ہیں۔

اِسْمُ المَفْعُوْلِ مِنْ غَیْرِ الثُّلَاثِیِّ المُجَرَّدِ

نسبت اصل کی طرف ظاہر کرتے ہین اگرچہ وہ نسبت عشیر ہر ایک مثال مین محاورہ عام کے اختیار مطلق سے خاص ہوجاتی ہی

چوتھی فصل

اسم المفعول من الثلاثی المجرد

تین اصلی حرف والے فعلونکا اسم مفعول

اسم مفعول کو کہتے ہین کہ ایک نام ہی جو مصدر سے فعل متعدی کا مفعول ظاہر کرنے کے لیئے نکالا جاتا ہی اور ثلاثی مجرد کے اسم مفعول مذکر وزن مَفْعُولٌ پر اور مونث وزن مَفْعُولَةٌ پر بنائے جاتے ہین جو درستی کے ساتھہ بلا استثنا ایک بات کے قیاسًا اس قسم کے سب فعلون سے متعلق ہین مثالین مَضْرُوبٌ (مارا ہوا) مَضْرُوبَةٌ (ماری ہوئی) مَكْتُوبٌ (لکھا ہوا) مَكْتُوبَةٌ (لکھی ہوئی) مَعْلُومٌ (جانا ہوا) مَعْلُومَةٌ (جانی ہوئی) مَخْدُومٌ (خدمت کیا ہوا) مَخْدُومَةٌ (خدمت کی ہوئی) وغیرہ ان طرح کی مثالون کو جمع کرنا آسان ہی مگر بیفائدہ ہی اسواسطے مین صرف اتنا ظاہر کرتا ہون کہ اسم مفعول ان باقاعدہ وزنون کے سوا بعضے خلاف قاعدہ وزنون پر بھی بنائے جاتے ہین جو محاورہ عام کے اختیار مطلق سے ان مثالون سے تعلق رکھتے ہین مثالین قَتِيلٌ (قتل کیا ہوا) وزن فَعِيلٌ پر قَبُولٌ (قبول کیا ہوا) وزن فَعُولٌ پر ذِبْحٌ (ذبح کیا ہوا) وزن فِعْلٌ پر نَفَضٌ (پیڑ سے گرا ہوا پتا) وزن فَعَلٌ پر وغیرہ اور خلاف قاعدہ وزن

مقابلہ کرنے سے تجویز ہوتی ہی وہ اُس نسبت سے مطابقت رکھتی ہی جو انگریزی زبان کے اُن
ناموں سے ظاہر ہوتی ہی جو اصل میں ار ER لگنے سے بنتے ہیں جیسے پریزنر PRISONER
(زندانی) اصل پریزن PRISON (زندان) اور جیلر JAILER (زندانبان) اصل
جیل JAIL (زندان) وغیرہ کیونکہ اگر فقط لفظ پریزنر پر غور کرتے ہیں تو صاف
واضح ہوتا ہی کہ جو نسبت اُس سے پیدا ہوتی ہی سو حقیقت میں خاص ہی یعنی پریزنر کی
نسبت پریزن سے جس میں وہ قید رہتا ہی مخصوص ہی اور اگر فقط لفظ جیلر پر غور
کرتے ہیں تو بھی صاف واضح ہوتا ہی کہ جو نسبت اس سے پیدا ہوتی ہی سو حقیقت میں خاص
ہی یعنی جیلر کی نسبت جیل سے جسپر وہ حکومت کرتا ہی مخصوص ہی مگر یہ دونوں خاص نسبتیں
ہیں جو انتہا ار سے ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ جیل اور پریزن دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور اگر دونوں
حالتوں میں سے کسی حالت میں وہ نسبت یکسان ہوتی تو پریزنر اور جیلر بھی
یکسان ہوتے ۔

پس ظاہر ہی کہ انتہا ار مختلف مثالوں میں بہت سی خاص نسبتیں پیدا کرتی ہی سو خصوصًا
اپنی ہی طبیعت سے پہچانی جاتی ہیں اس سے یہ بات نکلتی ہی کہ جو نسبت اس انتہا سے پیدا
ہوتی ہی سو بالطبع کسیقدر نامخصوص ہی کیونکہ وہ ان سب نسبتوں کو جنکی وہ مختلف مثالوں
میں مظہر معلوم ہوتی ہی ظاہر کرنے کی برابر لیاقت رکھتی ہی اور چونکہ جیلر اور پریزنر کے درمیان
کے فرق کو صرف زبان کا محاورہ تجویز کرتا ہی اسلئے اگر محاورہ عام تجویز کرتا تو وہی دونوں
ایک دوسرے کے معنی لے سکتے پس یہ بات بصحت تمام قرار پاتی ہی کہ عام خاصیت اُس نسبت
کی جو انتہا ار سے ظاہر ہوتی ہی ہر ایک مثال میں فقط سماعت کے اختیار مطلق سے خاص
ہوتی ہی اور یہی حال اسم الفاعل کے ملحقوں کا ہی کیونکہ وہی بالطبع ایک نامخصوص اور عام

اصل نَهَارٌ (دن) جَرِحٌ (چھلا) اصل جِرحٌ (کیر) اور سَتِنَةٌ (گانڈو) اصل سَتَنَةٌ یا سَتَبَةٌ (گانڈ) وغیرہ۔

خاتمہ

سوای ان وزنون کے جنکی طرف مین نے اب اشارہ کیا ہی خلیل قواعدنویس نے اس اسم کا بنانا اسم الفاعل کے ہرایک وزن مقررہ پر کسی باب سے کیون نہو جائز رکھا ہی جیسے مُطفِلٌ ہم معنی ذَاتُ طِفلٍ (بچہ والی) کا وزن مُفعِلٌ پر یا مُنفَطِرٌ اس عبارت مین اَلسَّمَاءُ مُنفَطِرٌ اَيْ ذَاتُ انفِطَارٍ (آسمان کھڑکیان رکھتا ہی) لفظی (آسمان درزین رکھنے والا ہی) وغیرہ مگر یہ قاعدہ مخصوص خلیل کا ہی اور عالمون سے منظور نہین ہوا ہی وہ ان مثالون کو اصل مین اسم الفاعل جانتے ہین ان کے ملحق نہین سمجھتے ہین اگرچہ ان مین سے کوئی تای انتہائیہ کو جو جنس کی تمیز کے لیئے ضروری ہی نہین چاہتا ہی۔

ابن الحاجب قواعدنویس نے اسم الفاعل کے ملحقون کو قسم منسوب یعنی اسمای متناسبہ مین داخل کیا ہی اور مجھے بہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ حقیقت مین اسمای متناسبہ کی قسم سے ہین جنکی خاصیت یہ ہی کہ انگریزی اسم وصفی کی طرح وہ اصل کی طرف ایک نامخصوص اور عام نسبت ظاہر کرتے ہین لیکن انگریزی اسم وصفی مین وہ نسبت غیرمخصوص اور عام بہی رہتی ہی نہین تو مثلاً لفظ اینگری ANGRY یعنی قہرآلود مرد اور عورت اور چیزون سے یکسان نہین متعلق ہونے کا کیونکہ قہر کی جو نسبت مرد اور عورت کی طرف ہی سو قہر کی اس نسبت سے جو چیزون کی طرف ہی برخلاف ہی اور اسم الفاعل کے ملحقون سے جو نسبت ظاہر ہوتی ہی سو ہر ایک مثال مین اکثر مخصوص ہی اور اسواسطے اسکی نامخصوص خاصیت ایک مثال کو دوسری مثال کے ساتھ

ہی اپنے آخر نہیں قبول کرتے ہیں اور اسم الفاعل جب جنس مادہ سے متعلق ہوتے ہیں تب اس حرف کو فقط قبول ہی نہیں کرتے بلکہ چاہتے ہیں اور سیبویہ قواعد نویس کی یہ رای ہی کہ یہ اسم الفاعل ہیں جو لفظی رجوع جنس کی طرف مطلق نہیں رکھتے ہیں اگرچہ معنی میں خالی جنس مادہ سے متعلق ہیں اور کوفہ کے مدرسے والے کہتے ہیں کہ یہ اسم الفاعل ہیں جو خالی جنس مادہ سے سروکار رکھتے ہیں اسواسطے معنی میں تای انتہائیہ کے محتاج نہیں ہیں کہ وہ زبان میں کوئی مفید کام نہیں کرتی سوا اسکے کہ جب کوئی اسم صفتی از روی معنی کے دونون جنس سے متعلق ہوتا ہی تب مذکر اور مؤنث کے درمیان فرق دکھلاتی ہی۔

کوفہ کے مدرسے والون کے جواب میں یہ دلیل دی گئی ہی کہ لفظ حَامِلَةٌ (پیٹ والی) اور مُرْضِعَةٌ (دودھ پلانے والی) اگرچہ خالی جنس مادہ سے متعلق ہین تو بھی مؤنث کی علامت تای انتہائیہ کو قبول کرتے ہین اور مُحِبٌّ (چاہنے والا) و عَاشِقٌ (چاہنے والا) اور ضَامِرٌ (دبلا) وغیرہ اگرچہ بالطبع دونون جنس سے تعلق رکھتے ہین تو بھی اُس انتہا کو یعنی مؤنث کی علامت کو نہین قبول کرتے ہین یا نہین چاہتے ہین جیسے نَاقَةٌ ضَامِرٌ (دبلی اونٹنی) اِمْرَأَةٌ مُحِبٌّ وَعَاشِقٌ لِزَوْجِهَا (عورت اپنے خصم کو چاہنے والی اور پیار کرنے والی) وغیرہ اس سے یہ بات نکلتی ہی یا ایسا سوچتے ہین کہ تای انتہائیہ کا دور کرنا مثال طَالِقٌ اور حَائِضٌ مین استعمال عام کی اختیار مطلق سے تجویز ہوتا ہی جنس مادہ سے اسمای لقبی کے مخصوص ہونے سے نہین ہوتا جیسا کوفہ کے مدرسہ والے سوچتے ہین اسواسطے سیبویہ کی رای کو خلیل اور کوفہ والون کی رای کے بالعکس تمام عالمون کی رای سے اتفاق حاصل ہی۔

فَعِلٌ

اس وزن کا واقع ہونا ان لفظون سے بخوبی منکشف ہوتا ہی نَهِمٌ (ادن مین محنت کرنے والا)

مختلفہ مین اصل کی طرف کئی طرح کی مخصوص نسبتون کا مظہر معلوم ہوتا ہی مثلاً بیچنے والے یا لین
دین کرنے والے یا لکھنے والے یا استعمال کرنے والے وغیرہ کی نسبتین اُس چیز کی طرف جسکو وہ بیچتا ہی
یا جس سے لین دین کرتا ہی یا جسکو رکھتا ہی یا جسکا استعمال کرتا ہی فقط جو وزن ہین نے بتلائے ہین
اُنھون مین سے ہر ایک پر اُسکے واقع ہونے کی یہ مثالین ہین ۔

فَعَّالٌ

یہ وزن ان لفظون سے ظاہر ہو سکتا ہی سَیَّافٌ (تلوار چلانے والا یا تلوار بنانے والا)
اصل سَیْفٌ (تلوار) تَرَّاسٌ (ڈھال بنانے والا) اصل تُرْسٌ (ڈھال) تَمَّارٌ
(چھوارہ بیچنے والا) اصل تَمْرٌ (چھوارا) بَغَّالٌ (خچر ہانکنے والا) اصل بَغْلٌ (خچر)
حَدَّادٌ (لُہار یا لوہے کا کام کرنے والا) اصل حَدِیْدٌ (لوہا) وغیرہ ۔

فَاعِلٌ

یہ وزن ان لفظون مین واقع ہوتا ہی نَابِلٌ (تیر بیچنے والا) اصل نَبْلٌ (تیر) دَارِعٌ
(جوشن بُننے والا یا جوشن بیچنے والا) اصل دِرْعٌ (جوشن) کَاسٍ (مثل قَاضٍ کے
(کپڑا رکھنے والا) اصل کِسْوَۃٌ (کپڑا) آهِلٌ (آباد یا اہل دار) جیسے مَکَانٌ
آهِلٌ (آباد یا اہلدار جگہہ) اصل اَهْلٌ (لوگ) ہم معنی دَافِقٌ ہم معنی مَدْفُوْقٌ
کا یا ذُو دَفْقٍ کا جیسے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ای مَدْفُوْقٍ (وہ آدمی پیدا کیا گیا
گرائے ہوئے پانی سے) اصل دَفْقٌ (پانی گرانا) وغیرہ ۔
اس قسم مین خلیل قواعد نویس نے یہ الفاظ شامل کئے ہین طَالِقٌ ہم معنی ذَاتُ طَلَاقٍ
(چھوڑی ہوئی عورت) کا اور حَائِضٌ ہم معنی ذَاتُ حَیْضٍ (حیض والی) کا وغیرہ
اسلیئے کہ اگرچہ یہ دونون خالی جنس مادہ سے سروکار رکھتے ہین تو بھی تار انتہائیہ جو مونث کی علامت

عربی زبان میں تین اصلی حرف والے فعلوں کے سوا اور سب فعلوں سے جو اسم الفاعل نکلتے ہیں سو مضارع معروف کے صیغہ واحد غائب سے بنائے جاتے ہیں صرف یا کی جگہہ میم مضموم لانے سے اور پچھلے حرف کے پہلے حرف کو اگر کسرہ نہو تو کسرہ لگانے سے جیسے یُدَحرِجُ (وہ گھماتا ہی) مُدَحرِجٌ (گھمانے والا) یَتَدَحرَجُ (وہ گھومتا ہی) مُتَدَحرِجٌ (گھومنے والا) یُسلِمُ (وہ اسلام رکھتا ہی) مُسلِمٌ (اسلام رکھنے والا) یَنطَلِقُ (وہ چلتا ہی) مُنطَلِقٌ (چلنے والا) یَتَجَاهَلُ (وہ نادان بنتا ہی) مُتَجَاهِلٌ (نادان بننے والا) یَستَقبِلُ (وہ پیشوائی کو جاتا ہی) مُستَقبِلٌ (پیشوائی کو جانے والا) وغیرہ

اس قاعدے کی سہولیت بہت سی مثالوں کی ضرورت پر غالب ہی اور اس میں کسی طرح کے استثنا نہیں ہیں اسلیئے اسکی واقفیت سے ہر ایک پڑھنے والا اپنے استفادہ کیواسطے ہر قسم کے عربی فعلون کے اسم الفاعل کا ایک مکمل مجموعہ بنالے گا سوا اُنکے جو ثلاثی مجرد کی قسم سے علاقہ رکھتے ہیں۔

مُلحَقَاتُ اِسمِ الفَاعِل

اسم الفاعل کے ملحق یعنی ہمصورت کا بیان

یہ نام عموماً بعضے مشتقون سے جو خصوصاً کسی ذات یعنی چیز کے اور کبھی کبھی کسی حدوث کے نام سے بنائے جاتے ہین متعلق ہی اور وہی مشتق اکثر وزن فَعَّالٌ یا فَاعِلٌ اور کبھی وزن فَعِلٌ پر آتے ہین بعضے قواعد نویسون نے وزن فَعَّالٌ کو سہ حرفی قسم کی ہر ایک مفرد اصل سے یہ اسم بنانے مین متعلق سمجھا ہی مگر بہترین رای یہ ہی کہ اسکی ہر ایک مثال چاہیے جس وزن پر موضوع ہو استعمال عام کی اجازت سے مؤید ہووے جو نام اس طرح پر بنایا جاتا ہی سوا اسکلہ

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۴۵	تَفَعَّال	تَلَقَّام	بڑا نگلنے والا	۵۱	تِفْعِیلَة	تِلْعِیبَة	بڑا کھیلنے والا
۴۶	تُفْعُول	تُرْهُوط	بڑا کھانے والا	۵۲	نَفَوْعَل	نَخْوَرِش	بڑا خارشی کتا
۴۷	یَفْعُول	یَرْقُود	بڑا سونے والا	۵۳	فَعَلّ	غَضَبّ	بڑا خفا ہونے والا
۴۸	تِفْعَلَة	تِقْوَلَة	بڑا بولنے والا	۵۴	فُعُلّ	غُضُبّ	بڑا خفا ہونے والا
۴۹	تِفْعَالَة	تِقْوَالَة	بڑا بولنے والا	۵۵	فَعُلَّة	غَضُبَّة	بڑا خفا ہونے والا
۵۰	تِفْعِلَة	تِعِلِمَة	بڑا جاننے والا	۵۶	فُعُلَّة	غُضُبَّة	بڑا خفا ہونے والا

اس نقشہ میں جو اوزان لکھے ہیں اُن پر مجھے کچھ بیان نہیں کرنے اسواسطے اب تین اصلی حرف والے فعلوں کے سوا اور فعلوں سے جو اسم الفاعل نکلتے ہیں اُنکا بیان کرتا ہوں۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ مِنْ غَیْرِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّد

یعنی جو افعال ثلاثی مجرد نہیں ہیں اُن سے اسم الفاعل کا بنانا

نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۵	فَعلُول	خَلبُوب	بڑا فریب دینے والا
۲۶	فُعلُول	خُلبُوب	بڑا فریب دینے والا
۲۷	فَعلُول	خَلبُوب	بڑا فریب دینے والا
۲۸	فُعلُل	خُلبُب	بڑا فریب دینے والا
۲۹	فِعِّیل	سِکِّیت	بڑا چپ سادھنے والا
۳۰	فُعَیل	سُکَیت	بڑا چپ سادھنے والا
۳۱	فُعلُعل	کُذبُذب	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۲	فُعُلُّعل	کُذُبُّذب	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۳	فُعلُعلان	کُذبُذبان	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۴	فُعُلُّعلان	کُذُبُّذبان	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۵	فَیعَلان	کَیذَبان	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۶	فَیعُلان	کَیذُبان	بڑا جھوٹ بولنے والا
۳۷	فِعلِیان	هِذرِیان	بڑا بکنے والا
۳۸	فَیَّعلان	هَیَّبان	بڑا ڈرنے والا
۳۹	فَیِّعلان	هَیِّبان	بڑا ڈرنے والا
۴۰	اُفعُلان	اُلعُبان	بڑا کھیلنے والا
۴۱	مَفعَلان	مَکذَبان	بڑا جھوٹ بولنے والا
۴۲	تَفعال	تَلعاب	بڑا کھیلنے والا
۴۳	تِفعال	تِلعاب	بڑا کھیلنے والا
۴۴	تِفِعّال	تِلِعّاب	بڑا کھیلنے والا

نمبر	وزن	مثال	معنی
۵	فَعُولٌ	شَکُورٌ	بڑا شکر کرنیوالا
۶	فَعَّالٌ	حَمَّادٌ	بڑا سراہنے والا
۷	فُعَّالٌ	قُرَّاءٌ	بڑا پڑہنے والا
۸	فِعِّیْلٌ	عِرِّیْفٌ	بڑا جاننے والا
۹	مِفْعَلٌ	مِقْوَلٌ	بڑا بولنے والا
۱۰	مِفْعَالٌ	مِنْعَامٌ	بڑا دینے والا
۱۱	مِفْعِیْلٌ	مِنْطِیْقٌ	بڑا بولنے والا
۱۲	فَعْلَانٌ	هَیْبَانٌ	بڑا ڈرنے والا
۱۳	فَیْعِلٌ	هَیِّبٌ	بڑا ڈرنے والا
۱۴	فَیْعَلٌ	صَیْدَحٌ	بڑا چلانے والا
۱۵	فُعَلٌ	قُلَبٌ	بڑا بدلنے والا
۱۶	فُعَالٌ	جُزَاعٌ	بڑا پکارنے والا
۱۷	فِعَّلٌ	شِغَّبٌ	بڑا بکھیڑیا
۱۸	فُعُلُلٌ	دُعُبُبٌ	بڑا کھیلنے والا
۱۹	فَیْعَالٌ	صَیْدَاحٌ	بڑا چلانے والا
۲۰	فِعْوَالٌ	سِرْوَاطٌ	بڑا کھانے والا
۲۱	فَیْعُولٌ	سَیْهُوجٌ	بڑی چلنے والی ہوا
۲۲	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بڑا فرق کرنیوالا
۲۳	فَعُّولٌ	فَرُّوقٌ	بڑا ڈرنے والا
۲۴	فُعَّیْلیٰ	خُلَّیْطیٰ	بڑا ملانے والا

لفظ کو جو زبان مین مستعمل نہین ہی بالطبع کراہیت کے ساتھ قبول کرتا ہی اور کچھ شک نہین ہی کہ اہل عرب بہت سی گردانون کو جنھون نے اب تک زبان مین استعمال نہین پایا ہی اگرچہ نا درست سمجھ کے نہین مگر بے فصاحت سمجھ کے ضرور متروک کرینگے لیکن صرف ایسی گردانون کو منظور کرینگے جو اُن قاعدون کی جن مین قیاس کو دخل رہتا ہی منظوری سے مستعمل ہو سکتے ہین۔

مبالغہ والا اسم الفاعل عموماً اِسْمُ لِلْمُبَالَغَۃ یعنی ایک اسم جو زیادتی کے واسطے ہی کہلاتا ہی اور سوا وزن فُعَلَۃٌ کے جسکی طرف مین نے ابھی اشارہ کیا ہی وہ اور وہ بہت سے وزن جنھیں مین نے بتلایا ہی صرف سماعت کے اختیار مطلق سے متعلق رکھتا ہی سو اس نقشہ مین مفصل مندرج ہین لیکن اتنا جتانا ضرور ہی کہ ان مثالون مین سے بہت سی جنکے آخر مین تای زائدہ نہین ہی اکثر اس حرف کے ساتھ نظر آتی ہین اور وہ حرف اُس اسم کی جنسیت مین کچھ فرق نہین لاتا ہی بلکہ مبالغہ کو زیادہ ترقی کرتا ہی جیسے عَلَّامٌ (بڑا جاننے والا) عَلَّامَۃٌ (بڑا ہی جاننے والا) فَارُوقٌ (بڑا فرق کرنے والا) فَارُوقَۃٌ (بڑا ہی فرق کرنے والا) فَرُّوقٌ (بڑا ڈرنے والا) فَرُّوقَۃٌ (بڑا ہی ڈرنے والا) وغیرہ۔

نقشہ اسم مبالغہ

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فُعَلٌ	لُھَمٌ	بڑا کھانے والا	۳	فَعِلٌ	جَزِعٌ	بڑا پکارنے والا
۲	فِعَلٌ	لِھَمٌ	بڑا کھانے والا	۴	فَعِیلٌ	عَلِیمٌ	بڑا جاننے والا

ہرایک پڑہنے والا آپ اپنی لیئے بہت سی جمع کرلے گا جاننا چاہیے کہ لفظ ضامِرٌ اور عاشِقٌ تذکیر اور تانیث مین برابر ہین اس لیئے اُن کے آخر تا علامت مؤنث کی لانا کچھ ضرور نہین ہی۔

اَبنِیَۃُ المُبَالَغَۃ

یعنی مبالغہ والا اسم

یہ اسم اسم الفاعل سے صرف مبالغہ کے معنی مین اختلاف رکھتا ہی اور وہی معنی ظاہر کرنے کے لیئے وہ بنایا جاتا ہی لیکن اُسکی بناوٹ کے وزن بہت سے ہین اور سوا ایک وزن کے وسبب ہرایک مثال مین اختیار سماعت یا استعمال عام سے استمداد کرتے ہین اور جس ایک کی طرف مین اشارہ کرتا ہون سو وزن فُعَلَۃٌ ہی جس پر قواعد نویسون نے بلالحاظ سماعت کے اس اسم کی عام بناوٹ کا اختیار دیا ہی ضُرَبَۃٌ (بڑا مارنے والا) طُلَبَۃٌ (بڑا ڈھونڈھنے والا) قُوَلَۃٌ (بڑا بولنے والا) لُوَمَۃٌ (بڑا ملامت کرنے والا) وغیرہ جو اسم اس وزن پر بنتا ہی سو درستی کے ساتھہ دونون جنس سے متعلق ہی اور اختیار سماعت سے علاقہ رکھنے کے سبب یہ بات پائی جاتی ہی کہ عُلَمَۃٌ (بڑا عالم یا بڑا جاننے والا) اور فُرَقَۃٌ (بڑا ڈرنے والا) جو اصل مین فَرَقَ (ڈرنا) سے بنا ہی وغیرہ اپنی مقرری مین استعمال عام کی با اجازت یا بے اجازت از روی قاعدہ کے درست متصور ہون گے۔

لیکن مین پڑہنے والے کو یہ صلاح دیتا ہون کہ اس قسم کے جس اسم نے رواج نہین پایا ہی اُس کا استعمال نہین کیا چاہیئے کیونکہ عربی قواعد کی مشکلات مین ایک اس بات کا دریافت کرنا ہی کہ کہان اختیار سماعت کا آخر ہوتا ہی اور کہان پر اقتدار قیاس کا شروع ہوتا ہی انسان کا کان ہرایک

صفت المشبہ کی طرح غیر مقصر رہی۔
مگر لفظ شَاعِرٌ (شعر کہنے والا) جو اسم الفاعل ہی مصدر شِعْرٌ (شعر کہنا) سے نکلا ہی کبھی کبھی معنی ہین شاعرانہ کے مستعمل ہوتا ہی جیسے شِعْرٌ شَاعِرٌ (شعر شاعرانہ) اسلیئے یہ لفظ اردو اسمای وصفی کی سی ایک خاصیت رکھتا معلوم ہوتا ہی یعنی کم سے کم اس مثال مین وہ ایک نامخصوص اور عام نسبت اصل کی طرف ظاہر کرتا ہی اور برعکس اسکے اردو زبان مین لفظ بہار حقیقت مین ایک اسم لقبی کی خاصیت حاصل کرلیتا ہی کیونکہ ہم کبھی نہین کہتے ہین موسم بہار مگر اکثر اسکی جگہہ پر اسم وصفی موسم بہار ساز مستعمل کرتے ہین مقابلۃً کہنے مین تو دونون زبانون مین ایسی مثالین قلیل الوقوع ہین اور صاف اس دستور عام کے خلاف ہین جو ہر ایک زبان مین جاری ہی صرف اس قدیم مسئلہ کی کہ کوئی قاعدہ بلا استثنا نہین صداقت ثابت کرتے ہین تین اصلی حرف والے فعلون سے اسم الفاعل کے بنانے کا قاعدہ یہ ہی۔

قاعدہ

افعال ثلاثی مجرد سے جو اسم الفاعل نکلتا ہی سو بلا اختلاف مذکر کے لیئے وزن فَاعِلٌ پر اور مؤنث کے لیئے وزن فَاعِلَةٌ پر بنایا جاتا ہی جو قیاساً سب افعال متعدی سے خواہ پائدار ہون خواہ ناپائدار متعلق ہی اور سماعۃً سب افعال لازم سے مگر اس حالت مین اسکا ترجمہ صفت مشبہہ کے ساتھہ کیا جائیگا مثالین ضَارِبٌ (مارنے والا) ضَارِبَةٌ (مارنے والی) قَاتِلٌ (قتل کرنے والا) قَاتِلَةٌ (قتل کرنے والی) عَاشِقٌ (چاہنے والا) عَاشِقَةٌ (چاہنے والی) طَالِبٌ (ڈھونڈھنے والا) طَالِبَةٌ (ڈھونڈھنے والی) نَائِمٌ (سونے والا) نَائِمَةٌ (سونے والی) ضَامِرٌ (دُبلا) ضَامِرَةٌ (دُبلی) شَازِبٌ (دُبلا) شَازِبَةٌ (دُبلی) وغیرہ اس اسم کی مثالین بہ آسانی بے انتہا دی جاسکتی ہین لیکن

صفت المشبہہ کا ہی وزن ہی۔
لیکن لفظ عاشق (چاہنے والا) معشوق (چاہا ہوا) کے صریح برخلاف ہی اور اسواسطے اس نام کے ٹھیک اور درست معنی مین اسم الفاعل جان پڑتا ہی تو بہی جو وصف لفظ چاہ یعنی عشق سے ظاہر ہوتا ہی سو بالطبع بہ نسبت اُسکے کم ناپائدار ہی جو لفظ غصہ سے ظاہر ہوتا ہی جس سے ہم اسم وصفی غصہ ور نکالتے ہین جو صفۃ المشبہہ ہی اور غصہ کا اُسکی مناسب شی یا ذاتی اسم مین وجود ظاہر کرنے کو کام آتا ہی نہ وقوع اسواسطے اگر لفظ عاشق اسم الفاعل ہو تو یہ بات پائی جاوے کہ اس نام سے جو وصف ظاہر ہوتا ہی سو ضرورۃً ناپائدار خاصیت نہین رکھتا ہی کیونکہ عشق ہمیشہ رہ سکتا ہی۔
لیکن مین اس بحث مین دخل نہین کیا چاہتا ہون اسلئے کہ ابھی اپنی رای تبلا چکا ہون کہ فعلون کا لازم اور متعدی مین تقسیم کرنا چونکہ مخصوص زبان کے محاورہ پر موقوف ہی اور چیزون کی طبیعت پر کم خیال کیا جاتا ہی حقیقت مین بالطبع ناکمل ہی اور اگر میرا یہ سمجہنا کہ جتنی قسمین افعال متعدی کی ہین اُتنی ہی اسم الفاعل کی ہین اور جتنی قسمین افعال لازم کی ہین اُتنی ہی صفۃ المشبہہ کی ہین درست ہی تو صاف ظاہر ہی کہ اسم الفاعل اور صفۃ المشبہہ کے درمیان جو فرق ہی سو فقط فعلون کی سچی قسمین مقرر کرنے سے تجویز ہو سکے گا اور مین اُنکے مقرر کرنے مین اپنی عاجزی کا مقر ہون۔
اسم الفاعل اردو زبان کے اسم فاعل سے اتنا مختلف ہی جتنا لفظ چاہنے والا لفظ چاہتا سے مختلف ہی یعنی جتنا اسم لقبی اسم وصفی سے مختلف ہی سو ہم نہین کہہ سکتے چاہنے والا کام کیونکہ کام چاہنے اور نہ چاہنے کے قابل مطلقاً نہین ہوتا مگر چاہتا کام کہہ سکتے ہین یعنی ایک کام جو فاعل کی چاہ ظاہر کرتا ہی اسواسطے ظاہر ہی کہ جو نسبت اسم الفاعل سے ظاہر ہوتی ہی سو حقیقت مین اُس کی ذات سے خصوصیت رکھتی ہی اور جو نسبت اردو اسم حالیہ سے ظاہر ہوتی ہی سو حقیقت مین

عربی لکھنے والے کہتے ہین کہ اسم فاعل یعنی کرنے والے کا نام ایک نام ہی جو فعل متعدی کا فاعل ظاہر کرنے کے واسطے مصدر سے مشتق ہوتا ہی اور چونکہ افعال متعدی اکثر اُن کامون کو ظاہر کرتے ہین جو کیئے جاتے ہین جنھون مین بہت سے ایک ناپائدار طبیعت رکھتے ہین شاید تمام ہوتے ہی فراموش ہو جاتے ہین اسلیئے اس اسم کی وصفی خاصیت اکثر پائدار طبیعت نہین رکھتی اگرچہ کام کی تکرار سے وہ پائدار ہو جاتی ہی مثلاً اُنکا کھیلنے مین ایک بازی کا جیتنے والا فعل جیتنا کا صریح فاعل ہی لیکن یہ لقب جیتنے والا جو اسم الفاعل ہی جس فریق کو دیا جاتا ہی اُسکا کوئی پائدار وصف نہین ظاہر کرتا ہی اسلیئے کہ قسمت کا پھیر دوسری بازی مین اُس کو فریق مخالف کے حوالہ کرسکتا ہی اسی طرح لقب لکھنے والا جو ایک اسم الفاعل ہی فعل لکھنا کے فاعل کا کوئی پائدار وصف نہین ظاہر کرتا ہی لیکن یہ وصف اُس کام کی تکرار سے پائدار ہو سکتا ہی جیسے جب کسی پیشہ والے لکھنے والے کا ذکر کرتے ہین وغیرہ۔

جب اسم الفاعل نامون سے اُن کامون کے نکلتا ہی جو کئے جاتے ہین تب اُس سے جو وصف ظاہر ہوتا ہی اُسکی ناپائدار طبیعت ہی شاید صحیح باعث ہی جس سے عربی قواعد نویسون نے درمیان اسم الفاعل اور صفتہ المشبہہ کے اسقدر فرق تبلایا ہی کہ پہلا ایک مقرر وصف کا اسکی مناسب شی یا ذاتی اسم مین وقوع ظاہر کرتا ہی اور دوسرا وجود لیکن اگر اس بیان کی درستی منظور کی جاوے تو ضرور یہ بات پائی جاوے کہ بہت سے نام جو اسم الفاعل کی صورت رکھتے ہین قسم صفت المشبہہ مین داخل کیئے جاوینگے جیسے ضَامِرٌ (دُبلا) اور شَازِبٌ (دُبلا) وغیرہ کیونکہ یہ نام بیشک ایک مقرر وصف کا اُسکے مناسب شی یا اسم ذاتی مین وجود ظاہر کرتا ہی نہ وقوع اور شاید درست ہی کہ یہ نام افعال لازم سے نکلنے سے حقیقت مین صفت المشبہہ ہین اسلیئے ناممکن نہین ہی اور بہت سے قواعد نویسون نے فرمایا ہی کہ وزن فاعل جس پر اکثر اسم الفاعل بنایا جاتا ہی

نہ ہونے سے جو فیضان صحبت سے حاصل ہوتے ہین اور انسانی محاورات مین بے انتہا اختلافات پیدا کرتے ہین۔

حالات مندرجہ بالا پر خیال واجب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان اردو سے زبان کابلی مین ترجمہ کیا جاوے تو اہل کابل آسانی سے سمجھہ سکتے ہین اور زبان عربی مین کیا جاوے تو اہل عرب اسکو اچھی طرح نہین سمجھہ سکتے لیکن اس حصہ کے آخر مین اتفاقاً اس طرح کا بیان کرنا نہایت دلچسپ اور ضروری ہے اور یہ بات میری لیاقت پر منحصر ہے اگرچہ شک ہے کہ آئندہ کسی جا پر اپنی کتاب مین یہ بیان تحریر مین آئے۔

اگر اصول ترجمہ پر کوئی تصریح لکھی جاوے تو بہت کارآمد اور بیان کے علما کو نہایت پسند آوے بلکہ اور ملکون کے عالمون مین بھی اسکی قدر ہو کیونکہ اگر ترجمہ ایسا ہو کہ اگرچہ فصاحت نہ رکھے مگر سمجھہ مین آسکے تو قسم نوادر سے ہے اور ایک طرح کی صنعت متصور ہو میرا حوصلہ اتنا نہین ہے کہ ترجمہ کی مشکلات کا اظہار خاطر خواہ کر سکون اور اگر کر سکون گا تو بھی میرے بعد آنے والون کو اُن مشکلات کے رفع کی تدابیر بتانے مین بہت محنت باقی رہے گی۔

اب آگے دوسری فصل مین اسمای مشتقات کے مختلف اقسام کا ترتیب کے ساتھہ بیان کرتا ہون

تیسری فصل

اِسْمُ الْفَاعِلِ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

ثلاثی مجرد کا اسم فاعل

غم پیدا ہوتا ہی اور چونکہ یہ دونون بہت مختلف خیال ہین کچھہ تعجب نہین ہی کہ کوئی زبان ایسی بھی ہی جس مین ان دونون کے واسطے دو مختلف لفظ مقرر ہون پس زبان عربی کا یہ ایک بڑا قاعدہ ہی جو زبان عربی مین اپنی زبان کی اصطلاح کے اظہار مین بے مزاحمت کئے نہین رہتا ہی کیونکہ جیسے وہ ہر ایک قسم کے اسماعی وصفی کے استعمال مین مزاحم ہوتا ہی ویسے ہی وہ لفظی ترجمہ کو قریب الفہم ہونے سے روکتا ہی۔

اس کثیر الفروع مزاحمت سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہین انکے سوا اپنی زبان کے مترجم کو زبان عربی مین زیادہ تر وسعت کی قباحت سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی کیونکہ اگر ہم اپنے خیالات کے شمار کو جن الفاظ مین انکو ظاہر کرتے ہین اُنکے شمار سے ملاتے ہین تو سب سے بڑی زبان بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہی اور متعجب ہوتے ہین کہ انکو کیسے ظاہر کرین۔

بلکہ ظاہر نہین کرسکتے جب تک لفظی معنی چھوڑکر زبان کے اور لفظون کو استعمال مین نہین لاتے اس طرح استعارات اور اصطلاحات کی ضرورت پیدا ہوتی ہی یعنی وسعت الفاظ کی جو زیادہ تر وسیع وحاوی خیال کی مظہر ہی اور اکثر اُن ضروریات کی جنکو محاورات کہتے ہین اور جنکی طرف زبان مین رجوع کرنا پڑتا ہی اور چونکہ کسی زبان مین اس سے زیادہ ضروری کوئی بات نہین ہی کہ ہمکو یہ اختیار حاصل ہو کہ الفاظ کو جو معنی اُنھون نے حاصل کئے ہین اُن مین لاسکین اس طرح ایک زبان کے محاورون کی وسعت دوسری زبان کے محاورون کی وسعت سے مختلف ہوتی ہی اور یہ مختلفی آدمیون کی جماعتون کے مختلف اجتماعات سے پیدا ہوتی ہی سو مختلف ملک کی زبان سے مختلف ہوتی ہی پس ممالک بعیدہ کی زبانون مین تو اور بھی زیادہ تر ہوسکتی ہی کیونکہ وہی زبانین اصل مین مختلف اصول پر مبنی ہین اور انکو ایسے اقوام بولتے ہین جو گفتگو ہی باہمی سے محروم ہین اور فی الحقیقت ایک قوم دوسری قوم سے مختلف رہتی ہی اُن حالات کے حاصل

سمجھہ مین نہ آنے قابل خیال کر کے بالکل نظر انداز کرتے ہین۔

ان وجوہات مین سے بعض وجوہ ممالک بعیدہ کی زبان کی ترکیب مین صاف پائی جاتی ہین مثلاً ملک عرب کی زبان مین کہ یہ زبان صرف اسمای لقبی کے وسیلہ سے مرکب ہی اور اسمای وصفی بہت کم رکھتی ہی کیونکہ اسم منسوب جیسے هِنْدِيٌّ (ہندوالا) رُومِيٌّ (روم والا) ایک حقیقی اسم وصفی ہی جو اپنی اصل کے ساتھہ نسبت عام و نامعین رکھتا ہی یہ درستی کے ساتھہ صرف ایسے اسمون سے بنایا جاتا ہی جو شخصون کے یا جگھون کے یا ملکون کے یا چیزون کے مظہر ہوتے ہین اور سوا اس ایک اسم کے بالتحقیق کہہ سکتے ہین کہ زبان عربی کے تمام اسمای صفتی اسمای لقبی ہین نہ اسمای وصفی۔

اس لیئے اپنی زبان کے اسمای وصفی کو اسمای لقبی کر دینے کے جو نتیجہ مین نے بتلائے ہین سو سب زبان عربی کے اصول مصدقہ ہین کیونکہ اہل عرب اسمای وصفی کے استعمال سے بالکل خبر نہین رکھتے اور چونکہ مین ظاہر کر چکا ہون کہ یہ نتائج مذکورہ افعال اور اسمای فاعل و مفعول اور دوسری قسم کے اسمای صفتی کے استعمال ممکن پر جاری ہین اسلیئے پڑہنے والے کو چاہیئے کہ جبتک اچھی طرح نہ سمجھہ لے تب تک اس مضمون پر خوب غور کرے۔

کیونکہ اسکے ذہن مین جو اسمای وصفی کا ضروری استعمال کہ اپنی زبان مین کثرت سے ہی سما رہا ہی سو بلا غور وافر نہین نکل سکتا لیکن اگر پڑہنے والا اپنے دل سے یہ سوال کرے گا کہ سب اسمای وصفی دو جنس یعنی مذکر و مؤنث کیون رکھتے ہین تو ضرور دریافت کریگا کہ جس نسبت عام و نامعین کے اظہار کے واسطے اسمای وصفی بنائے گئے ہین اُس پر خیال نہین کرتے تو یہ بات بالکل بے معنی رہتی ہی

کیونکہ جیسے مرد غمگین وہ مرد ہی جو غم احساس کرتا ہی اور تماشا غمگین وہ تماشا ہی جسکے دیکھنے سے

مین زیادہ دقت و دشوار ہی نہین ہوتی بخلاف اسکے ممالک بعیدہ کی زبانون کو اپنی زبان
مین ترجمہ فصیح تو کیا ترجمہ قریب الفہم بہی کرنے مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین سو دشوار نہین ہین تو
بمقابلہ آسان بہی نہین ہین کیونکہ اگر اپنے قریب کے ملکون مین سے کسی زبان کا اپنی زبان مین ترجمہ
کرتے ہین اسطرح پر کہ لفظ کے بدلے لفظ رکہتے ہین اور فقرہ کے بدلے فقرہ اور محاورہ قائم رکہنے
کے لئیے صرف ترتیب مین کچہہ بیشی وپیشی کرتے ہین اگرچہ فصیح وصحیح نہین ہوتا تو بہی سننے والا نہین
کہتا کہ یہ ترجمہ سمجہہ مین نہین آسکتا۔

باعث اسکا دونون زبان کی موافقت ہی اور یہ موافقت صرف اسی سبب سے نہین ہی کہ دونون
زبان ایک مخرج رکہتی ہین کیونکہ مخرج مین کچہہ فرق بہی ہوتا ہی لیکن اُنکے اصول یکسان ہوتے
ہین اور اُنکے بولنے والے ایک مذہب رکہتے ہین اور ایک قانون کے تابع ہوتے ہین اور علم وہنر بہی
ایک ہی قسم کے رکہتے ہین اور اُنکے درجات تعلیم وتربیت مطابق ہوتے ہین اور قوانین جنگ و
صلح موافق غرض ممالک قریبہ مین کوئی ملک کسی ملک پر زیادہ فضیلت نہین رکھتا
ہی

ان سب باتون کے اجتماع سے ترجمہ کرنے مین جو آسانیان حاصل ہوتی ہین اُنکی ممالک بعیدہ
مین ابتک بخوبی قدر نہین کی گئی اور نہ کبہی ہوگی جب تک ترقی علم سے وہان کے علما کو ایک
زبان کی اصطلاحات کو دوسری زبان مین ظاہر کرنے کی مشکلات متقابلہ اچہی طرح معلوم
نہ ہونگی اور جب ایسا ہوگا تب علما اپنے خیال ترجمہ کے اصول کی طرف لائینگے اور شاید
کچہہ زمانہ گذرنے کے بعد اس بات کے صحیح وجوہ دریافت کرسکینگے کہ ممالک بعیدہ کے علما
ترجمہ کرنے مین کیون اکثر الفاظ کو چہوڑ دیا کرتے ہین اور کسی اصطلاح کے درست اظہار کے
واسطے کیون مناسب وسیلہ تلاش کیا کرتے ہین اور جن لفظون مین وہ اول ظاہر کی جاتی ہی اُنکو

کرتا ہی فی الحقیقت استعارہ نہین معلوم ہوتا ہی بلکہ ایک اسم وصفی ہی جو صبح مین یا مقدم صبح مین وقوع صبا ظاہر کرتا ہی اور یہ بات سب جانتے ہین کہ صبح کے وقت صبا چلتی ہی۔

لیکن اگرچہ استعمال استعارہ کا اسم وصفی کی خاصیت کی نسبت اسم لقبی کی خاصیت سے زیادہ تر مطابقت نہین رکھتا ہی توبھی جاننا چاہیے کہ طریق استعارہ ہر ایک زبان مین علی الخصوص حالات اتفاقی سے تجویز کیا جاتا ہی یہان تک کہ جو استعارہ ایک زبان مین عمومیت رکھتا ہی سو دوسری زبان مین بالکل قریب الفہم نہین ہوتا کیونکہ قوای عقلی مین خیال سب سے زیادہ خود مختار ہی اور یہی استعارات کا مخرج ہی اور عمل اس قوت کا جماعتون کے حالات سے اثر پذیر ہوتا ہی یہین سے خیال کرنے کے خاص طرز اور طور تجویز ہوتے ہین اور ایسے خیالات کا اجتماع جو اورون کو نامعلوم ہی پیدا کر سکتے ہین۔

جو کوئی کسی زبان کی تحصیل مین کمال حاصل کیا چاہے تو اُسکو چاہیے کہ آخر کو اس زبان کے استعارات و اصطلاحات سے بھی کہ ہر ایک زبان مین بہت ہوتے ہین خوب واقفیت پیدا کرے کیونکہ استعارات و اصطلاحات صرف غور و تجربہ سے حاصل ہوتے ہین اسلیے اُنکی تحصیل مین زیادہ محنت درکار ہوتی ہی اُن لوگون کی زبانون کی تحصیل مین بھی جنکے دستور اور طریقہ اکثر اپنے موافق ہوتے ہین دستورون اور طریقون کی موافقت سے دو زبانون مین بہت موافقت اور حقیقت مین استعارات اور اصطلاحات کی مطابقت پیدا ہو جاتی ہی باشندگان ممالک قریبہ اگرچہ اپنی عادت مین مخالفت رکھتے ہین تاہم رسم و رواج مین بہت سی موافقت رکھتے ہین اسلیے خیال مین آتا ہی کہ اس موافقت سے انکے استعارات و اصطلاحات بھی بہت موافق ہوتے ہونگے۔

اور یہی باعث ہی کہ ایک ملک قریبہ کی زبان کو دوسرے ملک قریبہ کی زبان مین ترجمہ کرنے

استعمال اسم صفتی ذہی یو قوف سے جو اس فعل کا ایک جزو ہی تجویز کرنا پڑتا ہی اُردو مین جو جزو فعل ہوتا سے ترکیب مین شامل ہوتا ہی سو اسم وصفی ہوتا ہی یا اسم لقبی یا اسم ذاتی اس سے فعل کا اسم لقبی کی خاصیت رکھنا ظاہر ہی اسلئے اسماے وصفی اور اسماے لقبی کے درمیان جو امتیاز مین نے تبلایا ہی اُس سے زیادہ خیال کرنا ناممکن ہی کیونکہ وہ چاہے جس قسم کے اسماے صفتی ہون اُن سب کا استعمال ممکن رکھتا ہی۔

بیان استعارات و اصطلاحات کا

اب مین تبلاتا ہون استعمال استعارہ کا جو ہر ایک زبان مین بہت ضروری و مستعمل عام ہی یہ اسماے وصفی کے اسماے لقبی ہو جانے سے کچھ نقصان نہین پاتا ہی کیونکہ ہر ایک اسم لقبی کی طبیعت اسم وصفی مفرد کی طبیعت سے زیادہ کوئی ایسی بات نہین رکھتی جس سے استعارہ کے استعمال مین کچھ ہرج عائد ہووے اس حالت مین بہی شعرا سلسلہ اسماے لقبی کے وسیلہ سے بہت سی صفتون کی ہستی جن اسمون سے بالطبیعت علاقہ نہین رکھتی اُن مین خیال کر سکتے ہین اور اسلئے جیسے اتبک کہتے رہے ہین کہہ سکتے ہین صبح خندان و بہار دمان وغیرہ اگرچہ خندگی ایک صفت ہی جو بالطبیعت ذی عقل سے مخصوص ہی اور دمندگی ایک صفت ہی جو جان سے علاقہ رکھتی ہی کہ بغیر اسکے اُسکی ہستی ناممکن ہی۔

تاہم اگر اسم وصفی پرصبا یا صبا انتما ایک اسم لقبی ہو جائے گا جو کسی شی مین یا کسی اسم مین معنی اصل کی ہستی کا مظہر ہو تو ہم نہین کہہ سکین گے صبح نکہت دم کا پرصبا مقدم کیونکہ اگرچہ صبح کو کہ ایک طبیعی اور بہت خوشنما استعارہ ہی نکہت دم کہہ سکتے ہین مگر مقدم مین صبا کی ہستی کا تصور کرنا بالکل بیمعنی ہوتا ہی لفظ پرصبا جو اس مصرعہ مین نہایت خوبی و لطافت ظاہر

کے ساتھہ اسم ذاتی اکثر چھوڑ دیا جاتا ہی اگرچہ تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہی کیونکہ جنس نر و مادہ کا امتیاز نہین ہو سکتا اسلیئے یقین ہوتا ہی کہ اگر لفظ ذیو قوف اسم لقبی ہو جائے گا تو اسکے ساتھہ بھی بالضرورت اسم ذاتی اکثر چھوڑ دیا جاویگا اور جو تھوڑی سی تکلیف مذکورہ واقع ہو گی تو علامت نر و مادہ اسکے ساتھہ لگانے سے رفع ہو جائے گی پھر وہ اسم ذاتی کی طرح مستعمل ہو گا اور جیسا اشتباہ اسم لقبی بیوقوف مین رہتا ہی اس مین نرہے گا جیسا بھانڈ بھانڈنی تھار تھاری بادشاہزادہ بادشاہزادی وغیرہ مین نہین رہتا۔

پس ظاہر ہی کہ اگرچہ بعض اسمای وصفی مثل نیک و بد سیاہ و سفید وغیرہ کا اسمای لقبی ہو جانا ان کے اسمای وصفی کی طرح مستعمل ہونے مین بہت کم فرق لائے گا یا معلوم ہونے قابل فرق نہ لائے گا تو بھی بہت سے مفرد اسمای وصفی ذیو قوف اور بیوقوفی نما اور حملدار وغیرہ کی مانند ہین جن پر اُس تبدیل کا عمل یہ ہوتا ہی کہ وہی بدل کر مستقلہ اسمای ذاتی ہو جا سکتے ہین اور اس عمل کی تعمیل کیواسطے ضرور نہین ہی کہ نسبت مظہرہ ایسی ہو جیسی ہستی کی ہوتی ہی کیونکہ بخلاف اسکے اگر معنی معین ہوتے ہین نا معین نہین ہوتے ہین تو وہ نسبت کسی طرح کی کیون نہو وہ عمل عموماً بے عمل نہین رہتا ہی مثلاً اگر لفظ بیوقوفی نما صرف افعال انسانی سے علاقہ رکھے گا اور مرد و زن سے نہین رکھے گا تو وہ اسم لقبی ہو جائے گا جیسا مین نے آگے بتایا ہی مگر میری دانست مین اسم ذاتی کی طرح استعمال مین بے دقت اور بے تکلیف آ سکتا ہی۔

لیکن اسمای وصفی کے اسمای لقبی ہو جانے کے نتیجے بھی افعال کے استعمال مین ظاہر ہونگے کیونکہ سب افعال اسمای صفتی رکھتے ہین سو اسمای لقبی ہو سکتے ہین یا اسمای وصفی کیونکہ اگر جیسے قانون بیوقوف نہین کہہ سکتے ویسے قانون ذی وقوف بھی نہین کہہ سکتے تو جیسا کہنا قانون بیوقوف بمعنی ہی ویسا ہی قانون ذی وقوف بھی کہنا بمعنی ہی اور اسطرح فعل ذی وقوف ہونے کا

ایسے رنگ کی ہر ایک شی سے متعلق ہی۔
اب لفظ حملدار مثل دوسرے اسماہی وصفی کے علم قواعد کی روسے مرد وزن اور اشیاء کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہی لیکن اسکا اسم لقبی ہو جانا اسکے مرد اور اشیاء کے ساتھ علاقہ رکھنے کو روکتا ہی اور اسکو صرف زن وغیرہ جنس مادہ سے متعلق کرتا ہی اسلئے لفظ حملدار اگرچہ اسم وصفی ہونے سے تین جنسون کا مستحق ہی اسم لقبی ہو جانے پر دو جنسون سے یعنی مذکر و مخنث سے محروم رہتا ہی اور اسی طرح لفظ ذی وقوف جنس مخنث سے محروم ہوتا ہی اور لفظ بیوقوف کی طرح صرف مرد وزن سے علاقہ رکھتا ہی اور لفظ سیاہ اسم لقبی ہونے پر بھی مرد وزن اور اشیاء سے یعنی کُل اَجسام مادّی سے کسی قسم کی کیون نہو متعلق رہتا ہی۔
چونکہ آدمی بولنے مین بہت اختصار پسند اور کفایت شعار ہوتے ہین اپنے خیالات کے اظہار مین زائد سمجھکر ہر ایک لفظ کو جسکو سننے والا قرائن سے سمجھہ سکتا ہی چھوڑتے جاتے ہین اسلئے شک نہین ہی کہ جس اسم ذاتی کو ہر ایک اسم لقبی کے اور ہر ایک اسم وصفی کے ساتھہ آنا چاہیئے سو حسب موقع یعنی جملہ مین جہان چھوٹ جانے سے اشتباہ پیدا نہو گا چھوٹتا جاویگا۔
اس قاعدہ کے مطابق اسم ذاتی اکثر بہت سے اسمائے صفی کے ساتھہ چھوڑ دیا جاتا ہی جیسے رومی یونانی فارسی وغیرہ کے ساتھہ چھوڑ دیا جاتا ہی مگر بہت سے اسماہی وصفی مثل ذی وقوف و نیک و رحم دل وغیرہ کے ساتھہ بدستور بحال رہتا ہی صرف اسواسطے کہ یہ اسماہی وصفی ہین اور اسصورت مین بہت سے اسماہی ذاتی سے متعلق ہوتے ہین کیونکہ اگر نہین ہوتے تو جملہ کی ترکیب مین اشتباہ پیدا کرتے ہین۔
لیکن اگر لفظ ذی وقوف اسم لقبی ہوجاویگا تو بگیان اسم لقبی بیوقوف کے خلاف ہوگا اور انکے ساتھہ اسم ذاتی کو چھوڑ دینے کی تکلیف دونون حالت مین برابر رہے گی اور چونکہ اسم لقبی بیوقوف

حالت مین نیک اسم وصفی ہی اور ثانیاً اسلئے کہ فعل نیک اپنی ذات مین نیکی کی ہستی ظاہر کرتا ہی اس حالت مین نیک اسم لقبی ہی اور ہر ایک فعل سے جو خاص و عام کی بہتری کا باعث ہوتا ہی متعلق ہو سکتا ہی۔

اسی طرح لفظ عمدہ خواہ اسم وصفی خیال کیا جاوے خواہ اسم لقبی یکسان اسمای ذاتی سے علاقہ رکھتا ہی جیسے نسل عمدہ خیال عمدہ نظم عمدہ عمارت عمدہ وغیرہ اس سے ظاہر ہی کہ جو معنی لفظ عمدہ سے ظاہر ہوتے ہین سو عام اور نامعین طبیعت رکھتے ہین چنانچہ آدمی کے خیال کی عمدگی عمارت کی عمدگی سے کچھ علاقہ نہین رکھتی۔

اسلئے اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ اسم وصفی کے معنی جسقدر زیادہ نامعین اور عام ہوتے ہین اُسی قدر اُسکا اسم لقبی ہو جانا کمتر معلوم ہوتا ہی اولاً اسلئے کہ وہ ہر دو حالت مین ایک اسم ذاتی سے علاقہ رکھے گا ثانیاً اسلئے کہ اختصار کے واسطے اسم ذاتی کا چھوڑ دینا بالکل ناجائز ہوگا بلکہ اسم وصفی کے معنی کی تجویز کے واسطے اسکا اظہار زیادہ ضرور ہوگا لفظ نیک کو خواہ اسم وصفی یا اسم لقبی سمجھو خواہ نہ سمجھو اسکے ساتھ اسم ذاتی جو اوپر لکھے ہین دور کر دو تو نہین سمجھ سکوگے کہ بولنے والا اس سے کیا معنی ظاہر کرتا ہی وہ نیکی ظاہر کرتا ہی جو آدمی سے علاقہ رکھتی ہی یا وہ جو طعام وغیرہ سے علاقہ رکھتی ہی۔

لیکن مین ظاہر کر چکا ہون کہ بہت سے اسمای وصفی صفات مخصوص کے مظہر ہوتے ہین اور وہی صفات صرف بعض اشیا مین اپنا وجود رکھتی ہین مثلاً حل ایک صفت ہی جو بالکل جنس مادہ سے مخصوص ہی اور اسلئے جنس نر مین یا کسی دوسری شی مین موجود نہین ہو سکتی برخلاف اسکے عقل ایک صفت ہی جو نر و مادہ سے برابر مخصوص ہی لیکن اس صورت مین صرف ذی عقل سے علاقہ رکھتی ہی اور اُس مین بہی سوا دل کے اور کہین موجود نہین ہو سکتی اور لفظ سیاہ ایک صفت ہی جو

سے جتنے معنی رکھتے ہین اُن سے اُتنے ہی معمولی اسمای صفتی بنا سکتے ہین اور اُن مین سے ہر ایک اسم صفتی اپنی اصل کے ساتھہ ایک معین نسبت ظاہر کرتا ہی اس طرح عربی مین اسمای وصفی کی قلت رفع ہو سکتی ہی۔

اب تصریح کے واسطے خیال کرتے ہین کہ اپنی زبان مین تمام اسمای وصفی اسمای لقبی ہین ایسے کہ اس نسبت معینہ کو ظاہر کرتے ہین جو کسی اسم ذاتی مین کسی صفت کی ہستی سے پائی جاتی ہی اس صورت مین وجوہ مذکورہ بالا کے مطابق قانون ذی وقوف کہنا بالکل بمعنی ہوتا ہی لیکن پھر بہی قانون نیک یا مرد نیک یا طعام نیک یا اسپ نیک وغیرہ کہہ سکتے ہین کیونکہ اصل نیک صرف نیکی ہی جو ذی عقل سے متعلق ہی نہین ظاہر کرتی ہی بلکہ ہر ایک چیز مذکور کی خاصیت پسندیدہ ظاہر کرتی ہی۔

اسلیے ظاہر ہی کہ اسم وصفی نیک کے معنی جب اسم ذاتی کے ساتھہ آتا ہی اُسکے معنی سے تجویز ہوتے ہین یعنی اسم وصفی نیک ایک اسم عام ہی مظہر چند خاص اسمای وصفی کا مثلاً مکان کے ساتھہ آنے سے شائستہ کے معنی دیتا ہی جیسے مکان نیک یعنی مکان شائستہ اور طعام کے ساتھہ آنیسے لذت دار کے معنی دیتا ہی جیسے طعام نیک یعنی طعام لذت دار اور مرد کے ساتھہ آنے سے خوش اخلاق کے معنی دیتا ہی جیسے مرد نیک یعنی مرد خوش اخلاق اور چہرہ کے ساتھہ آنے سے خوشنما کے معنی دیتا ہی جیسے چہرۂ نیک یعنی چہرۂ خوشنما اور جب سوداگر اپنی اصطلاح مین کسی آدمی کو نیک کہتے ہین تو ذی اعتبار کے معنی دیتا ہی جیسے کہتے ہین کہ فلان سوداگر مرد نیک ہی یعنی مرد ذی اعتبار ہی۔

اس لیئے نیک خواہ اسم وصفی خیال کیا جاوے خواہ اسم لقبی یکسان اسمای ذاتی سے متعلق ہوتا ہی اوّلاً اس لیئے کہ فعل نیک معنی دیتا ہی اُس فعل کے جو اپنے فاعل کی نیکی ظاہر کرتا ہی اِس

کی نسبتین ہر ایک زبان مین اسمای لقبی سے بہت زیادہ ہین یعنی کوئی زبان اسمای لقبی کی کثرت کافی نہین رکھہ سکتی تو بہی انکی چندان ضرورت نہین ہوتی کیونکہ اسمای وصفی کی کمی ہر ایک زبان مین اور وسیلون سے رفع ہو سکتی ہی۔

مثلاً فرض کرو کہ اسم وصفی وقوف نما اسم لقبی ہی بخلاف اسم لقبی بیوقوف کے تو مین کہتا ہون کہ ہم قانون وقوف نما نہین کہہ سکتے جیسے قانون بیوقوف نہین کہہ سکتے مگر قانون وقوف یعنی وقوف کا قانون کہہ سکتے ہین اور قانون وقوف قانون وقوف نما کے برابر ہی کیونکہ حالت اضافی سے جو نسبت پیدا ہوتی ہی سو ہر ایک زبان مین نامعین رہتی ہی اسلیئے ظاہر ہی کہ کام ہر ایک زبان کا جاری رہ سکتا ہی خواہ تمام اسمای وصفی اسمای لقبی ہو جاوین خواہ اصلی اور دوسرے اسماین ممکن الوقوع نسبت معین ظاہر کرنے کے واسطے اسمای وصفی اسقدر نہ ہووین چنانچہ کسی زبان مین نہین ہوتے کہ کافی ہو سکین۔

شرح

اپنی زبان مین اسمای وصفی کی کارروائی کے لیئے جو جو وسیلے ہین اُنکو یہان تبلا نہین سکتا اکثر حالات مین حالت اضافی ایسے کام کے واسطے کافی ہو سکتی ہی مگر ایسا ہو سکتا ہی کہ ہر جگہہ پر اس حالت کا استعمال شاید بہت تکلیف اور دقت پیدا کرے اس لیئے چونکہ زبان فارسی مین اسمای وصفی بہت تھوڑے ہین اہل فارس نے مرکب اسمای لقبی بنا لیئے ہین لیکن اہل عرب مرکب اسمای لقبی نہین رکہتے اور اسمای وصفی بہی بہت کم رکہتے ہین مگر وہی ایک ہی اصل سے نکلے ہوئے مفرد اسمای لقبی بہت رکہتے ہین کیونکہ جیسے ہر ایک اصل گردان کی ہر ایک ممکن صورت اختیار کر سکتی ہی ویسے ہی اُس سے بہت سے افعال بن سکتے ہین اور اُن افعال

انسان ہی کہ ہر ایک اسم وصفی نسبت معینہ کی ہستی کا مظہر ہو کر حقیقی اسم لقبی بن سکتا ہی۔

تاہم اسم لقبی کی خاصیت کے لیئے ضرور نہین ہی کہ نسبت مظہرہ کی ہستی رکھے کیونکہ اگر حقیقۃً نسبت مظہرہ معین ہوتی ہی تو اسم لقبی اسم لقبی ہی رہتا ہی اسم وصفی نہین ہو سکتا طبیعت اس نسبت مظہرہ کی کیسی ہی کیون نہو مثلاً اگر خیال کرین کہ لفظ بیوقوفی نا صرف افعال انسانی سے متعلق ہی اور مرد اور زن سے کبھی علاقہ نہین رکھتا تو مین کہتا ہون کہ وہ ایک اسم لقبی ہی جیسا لفظ بیوقوف ہی جو صرف مرد اور زن سے متعلق ہی اور افعال انسانی سے کبھی علاقہ نہین رکھتا ہی اور سبب اسکا ظاہر ہی کہ جو نسبت بیوقوفی کے ساتھہ پائی جاتی ہی سو دونون حالت مین معین ہی نا معین نہین ہی اگرچہ بیوقوفی کو اُس نسبت مین خیال کرین جو وہ مرد و زن کے ساتھہ رکھتی ہی تو بوجہ مذکورہ لفظ بیوقوف مستعمل کرینگے اور اگر بیوقوفی کو اُس نسبت مین خیال کرین جو وہ افعال انسانی کے ساتھہ رکھتی ہی تو بوجہ مذکورہ لفظ بیوقوفی نا استعمال کرین گے اسلیئے ظاہر ہی کہ اپنی زبان مین ہر ایک اسم وصفی ہی اپنے مطابق اسم لقبی نہین رکھہ سکتا ہی بلکہ ہر ایک نسبت یعنی صفت بھی مثل ذیوقوفی اور بیوقوفی کے جس سے اسم وصفی پیدا ہوتا ہی بہت سے اسماء لقبی پیدا کر سکتی ہی اور ایسا ہر ایک اسم لقبی اُن معین نسبتون یعنی صفتون مین سے جنکو اسم وصفی نا معین رکھتا ہی کسی نہ کسی کو ظاہر کر سکتا ہی۔

پس ایسے اسماء لقبی کی کثرت کاملہ ہو جانے سے اسماء وصفی کے استعمال کی کچھہ ضرورت نہ رہے گی اور جیسے مرد قہر آلود اور نظر قہر آلود اب کہتے ہین پھر نہ کہین گے کیونکہ اب اپنی زبان کی محتاجی سے ایسے دو اسم لقبی نہین پا سکتے جو جدا گانہ اسم ذاتی مرد اور نظر کے ساتھہ آنے سے اسم وصفی قہر آلود کی ان دو مختلف نسبتون کو ظاہر کر سکین اور اگرچہ اغلب ہی کہ اسطرح

جو کچھہ بہی نسبت رکھتے ہین متعلق ہو سکتا ہی اور بر خلاف اسکے اسم لقبی اپنی نسبت مظہرہ کی طبیعت کو کہ جس سے متعلق ہوتی ہی اُس مین ہستی بیوقوفی ظاہر کرتی ہی معین یعنی مخصوص کر دیتا ہی اور اگر دریافت کیا چاہین کہ کون سے اسما ہین جنکے ساتھہ اسم لقبی آسکتا ہی تو صرف یہ سوال کافی ہی کہ بیوقوفی کہان ہست معلوم ہوتی ہی - بیوقوفی اشیا اور افعال مین ہست نہین ہو سکتی کیونکہ یہ اسما بیجان ہوتے ہین اور اسلئے بیوقوفی یا ذی وقوفی کے قابل نہین ہوتے اور یہ دونون صفتین عقل سے علاقہ رکھتی ہین اور عقل ایک صفت ذی عقل کی ہی سو صرف ذی عقل کے دل مین ہست ہو سکتی ہی اس زمین پر اور کہین ہست نہین ہو سکتی اور ذی عقل مرد اور زن ہین اسلئے اسم لقبی بیوقوف صرف مرد اور زن سے متعلق ہو سکتا ہی اور ایسا ہی ہونا مناسب ہی -

لفظ بیوقوف اس طرح متعلق ہونے سے انکے دلون مین بیوقوفی کی ہستی ظاہر کرتا ہی مثل وسعت کے جو اشیا مادی مین اپنی ہستی ظاہر کرتی ہی اور اسلئے اسم لقبی بیوقوف اسم وصفی بیوقوفی نما سے کہ اس مین نسبت بیوقوفی نامعین ہی پہچانا جاتا ہی پس اسم وصفی بیوقوفی نما اوّلاً مرد اور زن سے جنکے دلون مین بیوقوفی ہست معلوم ہوتی ہی اور ثانیاً افعال اور اشیا سے جو اپنے ذی عقل فاعلون کی بیوقوفی ظاہر کرتے ہین برابر درستی کے ساتھہ متعلق ہو سکتا ہی اور اگرچہ مین کہہ چکا ہون کہ اسم لقبی بیوقوف اسم وصفی بیوقوفی نما سے زیادہ بیوقوفی ظاہر کرتا ہی کہ صرف مرد اور زن سے متعلق ہوتا ہی مگر باعث اسکا طبیعت سے اُس نسبت معینہ یا نامعینہ کی ظاہر ہی جو اُن دونون سے ظاہر ہوتی ہی -

چونکہ یہ امتیاز ان دونون مین ان کی نسبت مظہرہ کی طبیعت سے پایا جاتا ہی اسلیئے شک نہین ہی کہ اپنی زبان مین ہر ایک اسم وصفی اپنے مطابق ایک اسم لقبی رکھہ سکتا ہی کیونکہ ایسا خیال کرنا

بہت سے اسمای لقبی مثل نوکر و چاکر و خدمتگار وغیرہ کے ساتھ اسم ذاتی مرد یا زن کا ملانا استعمال کی اجازت کا پابند ہی ورنہ ان اسمای لقبی سے تذکیر و تانیث کے اشتباہ کو رفع کرتا ہی پس سوا استعمال عام کے اور کوئی باعث نہین ہی جس سے بیوقوف کے ساتھہ مرد یا زن نہین بولتے اس کی درستی اختیار کرکے اب مین وہ امتیاز تبلایا چاہتا ہون جو اسم لقبی و اسم وصفی کے درمیان واقع ہی۔

اب اختلاف ان دونون مین اگرچہ بہت بڑا ہی مگر گھٹتے گھٹتے اس بات پر آرہا ہی کہ اسم لقبی و اسم وصفی دونون مرد و زن کے ساتھہ برابر آتے ہین لیکن اشیاء و افعال کے ساتھہ درستی سے صرف اسم وصفی ہی آسکتا ہی۔

یعنی مرد بیوقوف یا زن بیوقوف اور مرد بیوقوفی نما یا زن بیوقوفی نما کہہ سکتے ہین لیکن اشیاء بیوقوفی نما یا افعال بیوقوفی نما کہہ سکتے ہین ویسے اشیاء بیوقوف یا افعال بیوقوف نہین کہہ سکتے کیونکہ اسم لقبی بیوقوف کی طبیعت ایسی نہین ہی کہ اشیا و افعال کے ساتھہ متعلق ہوسکے کیونکہ اشیاء اور افعال کی نسبت نہین کہہ سکتے کہ وی بیوقوف ہین اگرچہ کہہ سکتے ہین کہ وی بیوقوفی نما ہین اور جو مرد اور زن کی نسبت کہتے ہین کہ وی بیوقوف ہین تو ان مین احتمال بیوقوفی زیادہ تر ہی اس سے کہ کہین کہ وی بیوقوفی نما ہین۔

انھین وجوہات سے اسم لقبی بیوقوف اور اسم وصفی بیوقوفی نما کے درمیان امتیاز ہوسکتا ہی اور اسکا باعث یہ ہی کہ نسبت بیوقوفی اس اسم وصفی مین نامعین ہی اور اسکے مطابق اسم لقبی مین معین ہی اس طرح پر کہ بیوقوفی مرد و زن سے ایک طرح کی نسبت رکھتی ہی اور اشیاء و افعال سے دوسری طرح کی اور اسم وصفی بیوقوفی نما ان دونون طرح کی نسبتون کا مظہر برابر ہوتا ہی کیونکہ اپنی نسبت مظہرہ کی طبیعت کو معین یعنی مخصوص نہین کرتا اور اسلیے کل اسمون سے

اسمائی وصفی کے مقابلہ مین پہچانی جا سکتی ہے تاہم مین اس کام کو اختیار نہین کر سکتا اور اپنی نالائقی معلومہ کے سبب سے یہ کام دوسرون کے واسطے باقی رکھتا ہون اور بحیث حال کے ایک بہت ضروری مطلب پر یعنی اسمائی لقبی و اسمائی وصفی کے امتیازی خاصیت بتلانے پر متوجہ ہوتا ہون -

بیان اسمائی لقبی کا جو اسمائی وصفی کے برخلاف ہین

اسم لقبی اسم وصفی کے ساتھ ایسا ہی جیسا لفظ بیوقوف لفظ بیوقوفی نما کے ساتھ اور ہر ایک اسم وصفی اپنی زبان مین - اپنے مطابق اسم لقبی رکھ سکتا ہے کیونکہ وقوف نما بیوقوفی نما کے خلاف ہو سکتا ہے جیسا ذی وقوف ہے بیوقوف کے خلاف اس حالت مین ذی وقوف اسم لقبی ہے نہ اسم وصفی اسلیے برابر مرد و زن کے ساتھ علاقہ رکھ سکتا ہے لیکن حقیقت مین اشیا اور افعال کے ساتھ علاقہ نہین رکھ سکتا جیسا لفظ بیوقوف نہین رکھ سکتا اگر اسمائی لقبی کی طبیعت پر جو اسمائی وصفی کی طبیعت کے برخلاف ہے پڑھنے والا ذرا بھی خیال کریگا تو میری تقریر کی درستی کو اچھی طرح سمجھ سکے گا کہ ہر ایک اسم وصفی اور اسم فاعل اور اسم مفعول اپنی زبان مین اپنے مطابق اسم لقبی رکھ سکتا ہے -

اسم لقبی بیوقوف ہمیشہ اسم ذاتی کی طرح بولنے مین آتا ہے یہان تک کہ مرد بیوقوف یا زن بیوقوف کم بولتے ہین اگرچہ مرد اور زن کی نسبت کہتے ہین کہ وہی بیوقوف ہین لیکن یہ طبیعتاً اسم صفتی ہے کیونکہ یہ مرد اور زن کی بیوقوفی ظاہر کرتا ہے اور اسم ذاتی جو اس اسم لقبی کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے درستی سے اسکے اور بہت سے دوسرے ایسے اسمون کے ساتھ آسکتا ہے جیسے طفل ملاح　زن نوکر　طعام باقی　وغیرہ -

صرف دل کی حالت ہی۔

اب جیسا ابھی تبلایا ہی لفظ چاہنے والا اور مارنے والا کے درمیان جو امتیاز ہی صاف ظاہر ہی اگرچہ دونون فعل متعدی سے بنائے جانے کے سبب اسم فاعل کہلاتے ہین لیکن اسم فاعل چاہنے والا اور اسم وصفی غصہ ور کے درمیان کچھہ امتیاز ظاہر نہین ہی کیونکہ دونون دل کے جوش سے بنائے جانے کے سبب اُن شخصون کو برابر ظاہر کرتے ہین جو اُس جوش کو سہتے ہین چاہنے والا وہ ہی جو چاہ کا اثر سہتا ہی اور غصہ ور آدمی وہ ہی جو غصہ کا اثر سہتا ہی اور اگرچہ مین یہ بات ثابت نہین کرتا کہ وہی بالاطلاق ایک ہی قسم کے اسم ہین تاہم میری رائے صاف یہ ہی کہ فرق ان دونون کے درمیان اسقدر ہی کہ جسقدر ایک اسم لقبی اور ایک اسم وصفی کے درمیان ہوتا ہی جیسا آگے اس حصہ مین مفصل تبلایا جائے گا۔

اگر یہ بیانات اپنی بنیاد درستی پر رکھتے ہین تو اول یہ بات حاصل ہی کہ دو اسم فاعل کے درمیان زیادہ فرق پایا جاتا ہی اُس سے کہ ایک اسم فاعل کے اور ایک اسم وصفی کے درمیان پایا جاتا ہی دوم یہ کہ یہ فرق ہمیشہ منحصر ہی طبیعت پر اُن معنیون کی جو اُنکے اصلی اسمون سے ظاہر ہوتے ہین سیوم یہ کہ ترتیب انکے لازم و متعدی معنیون کی حقیقت مین بالطبیعت ناکمل ہی کیونکہ استعمال عام کی پابندی چہارم یہ کہ اگر ممکن ہو تو مناسب ہی کہ اس ترتیب کو چھوڑ کر ایک دوسری ترتیب درست کی جاوے نہ زبان کے استعمال خود مختار کی اجازت سے بلکہ صرف عقل پسندیدہ کے اصول کی ہدایت سے۔

لیکن صرف ان خیالون پر جنکے اظہار کے واسطے افعال بنائے جاتے ہین رجوع کرنے سے فعلون کو اقسام واجب مین ترتیب دینا بڑی محنتی اور اصطلاحی تحقیقات کا کام ہی اور اگرچہ میری دانست مین صرف اسی ترتیب کے وسیلہ سے تمام اسمای فاعل و مفعول کی طبیعت اُن کے او

اگر یہ تقسیم افعال کی یعنی لازم و متعدی خاطر خواہ ہی تو میرے نزدیک اسمای فاعل و مفعول کی اور اسمای وصفی کی زیادہ تفریق تبلانی محض بے فائدہ ہی کیونکہ یہ تفریق ان دونون کے درمیان جن افعال سے وہ بنائے جاتے ہین ہمیشہ انکی طبیعت سے تجویز ہوتی ہی یہان تک کہ جو ترتیب افعال کو درستی کے ساتھ دے سکتے ہین وہی ترتیب اسمای فاعل و مفعول کو اور اسمای وصفی کو بھی دے سکتے ہین مگر افسوس یہ ہی کہ افعال کی کوئی ترتیب کامل نہین رکھتے کیونکہ نام لازم اور متعدی کا ظاہراً بت سے ایسے افعال سے متعلق ہوتا ہی جنکا امتیاز صرف اُن کی طبیعت سے ہوتا ہی۔

مثلاً ہم فعل ایسے اسمون سے بناتے ہین جو نہ صرف کامون کے مظہر ہین جیسے مارنا بنانا رنگنا وغیرہ بلکہ ایسے اسمون سے بھی بناتے ہین جو دل کے جوش و خروش ظاہر کرتے ہین جیسے الفت کرنا نفرت کرنا قدر کرنا وغیرہ مگر پہلی قسم کے فعل کا فاعل اس فعل کے مصدر کے معنی کو کرتا ہی نہ سہتا ہی جیسے مین زید کو مارتا ہون یعنی مارنا سے جو کام ظاہر ہوتا ہی سو زید پر کرتا ہون یا پہنچاتا ہون اور دوسری قسم کے فعل کا فاعل اس مصدر کے معنی کو سہتا یا اُٹھاتا ہی جیسے مین زید کو چاہتا ہون یعنی چاہنا سے جو تکلیف ہوتی ہی سو سہتا ہون پس لقب مارنے والا اور چاہنے والا اگرچہ دونون اسم فاعل ہین مگر ایک ہی قسم کے اسم فاعل نہین ہین جیسے مارنا اور چاہنا دونون فعل متعدی ہین مگر معنیاً ایک ہی قسم کے نہین ہین۔

اسی طرح ہم بلا امتیاز نام لازم بہت سے فعلون کو دیتے ہین جن مین سے بالطبیعت بعضے طبیعت سے امتیاز کیئے جاتے اور بعضی کامون سے جیسے دم لینا جوا کھیلنا وغیرہ اور بعضے برداشت یا ہستی کی حالت ظاہر کرتے ہین جیسے منصف ہونا نیک ہونا غصہ ہوتا وغیرہ لفظ غصہ کام نہین ہی

اختیار کرتے ہین یعنی فعل کے فاعل اور مفعول ہونے کی اور زبان مین ان خاصیتون کے اظہار کے واسطے کوئی نام ضروری ہوتے ہین اسلیے اُنکو اسم فاعل اور اسم مفعول نام دیتے ہین اسم فاعل فعل کے فاعل سے علاقہ رکھتا ہی اور اسم مفعول فعل کے مفعول سے علاقہ رکھتا ہی۔

اس بیان سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی طبیعت کا صحیح حال ظاہر ہی صرف اسقدر بتانا ضرور ہی کہ یہ دونون فعل متعدی کے فاعل اور مفعول کے مظہر ہوتے ہین لیکن زمانہ اگرچہ اُنکے واسطے ضرور نہین ہی مگر اتفاقی ہی اور ہوسکتا ہی کیونکہ چاہنے والے کے اور چاہے ہوئے کے واسطے تین زمانے ہوسکتے ہین جیسے چاہنے والا تھا یا چاہنے والا ہی یا چاہنے والا ہوگا۔ ایسے ہی چاہا ہوا تھا یا چاہا ہوا ہی یا چاہا ہوا ہوگا وغیرہ۔

فعل لازم کسی شخص مین یا کسی شی مین جسکو اپنے فاعل کی جگہہ پاتا ہی اپنے مصدر کی ہستی پہنچاتا ہی جیسے آدمی منصف ہی یا عقلمند ہی یا نیک ہی وغیرہ اور اس صورت مین فاعل ایک نئی خاصیت اختیار کرتا ہی جو اس اسم وصفی سے پائی جاتی ہی جیسے آدمی منصف یا عقلمند یا نیک وغیرہ اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ اسمای وصفی فعل لازم کو ایسے ہین جیسے اسمای فاعل و مفعول فعل متعدی کو ہین سوا اسکے اور کوئی معقول امتیاز ان دونون کے درمیان مجھے نہین معلوم ہوتا کیونکہ فعل متعدی کا کوئی صیغہ نہین ہی جو اپنے مطابق اسم فاعل یا اسم مفعول نہین رکھتا ہی اور نہ فعل لازم کا کوئی صیغہ ہی جو اپنے موافق اسم وصفی نہین رکھتا ہی اور جیسے اسمای فاعل و مفعول ماضی و حال و مستقبل ہوتے ہین ویسے اسمای وصفی بھی ماضی و حال و مستقبل ہوتے ہین کیونکہ اگرچہ مین نہین جانتا کہ کسی زبان مین اسمای وصفی صورت ماضی و حال و مستقبل رکھتے ہین لیکن لفظ نیک کو ان صورتون مین آسانی سے لاسکتے ہین جیسے وہ نیک آگے تھا یا اب ہی یا آگے ہوگا۔

جزو سے ہمیشہ بڑا ہوتا ہی اور یہی معنی ہین اس صاف مقولہ کے کہ کُل اپنے جزو سے ہمیشہ بڑا ہوتا ہی پس اس جملہ مین لفظ ہوتا ہی زمان حال کا محتاج نہین ہی۔
اس بات مین کچھہ بحث نہین ہی کہ خاصیت فعل کو نتیجہ یا خبر ضرور ہی لیکن فعل لازم تام کو خاصیت صفتی بہی واجب ہی مثلاً کہتے ہین کہ خدا ہی اس جملہ مین خدا مبتدا ہی اور ہی خبر یا نتیجہ ورنہ کہنا پڑتا ہی خدا موجود ہی اسلیئے لفظ ہی کبہی اسم وصفی موجود کا مظہر ہوتا ہی اور کبہی نہین ہوتا ہی اس پچہلی حالت مین اہل عرب اسکو فعل ناقص کہتے ہین کیونکہ خاصیت صفتی چہوڑ دیتا ہی جو فعل لازم تام کی طبیعت کو ضروری ہی۔
ایسی حالت مین ہی صرف رابطہ ہی یعنی علامت خبر اور دوسرے روابط کی مانند قسم حروف مین داخل ہوتا ہی حروف زبان مین صرف رابطہ کا کام کرتے ہین اور اسلیئے درستی کے ساتھہ کسی جملہ مین نہ مبتدا ہو سکتے ہین نہ خبر جیسے لفظ کا اُردو مین اور کسرہ فارسی مین حالت اضافت کا مظہر ہی یعنی مضاف کی مضاف الیہ کے ساتھہ نسبت دکھلاتا ہی جیسے نیکی کا کام یا کار نیکی وغیرہ ویسے ہی لفظ ہی اس طرح کی ہر ایک مثال مین مبتدا کی خبر کے ساتھہ صرف نسبت دکھلاتا ہی لیکن فعل تام کی طرح وقت و شمار و شخص کے ساتھہ بہی علاقہ رکھتا ہی اور اس لیئے منطقی اسکو اَدَاۃٌ زَمَانِیَّۃٌ یعنی حرف زمان یعنی زمان حال و ماضی و مستقبل کا مظہر کہتے ہین بخلاف دوسرے حروف کے جو زمانہ کے ساتھہ کچھہ علاقہ نہین رکھتے۔
افعال متعدی ہوتے ہین یا لازم ہر ایک فعل متعدی حالت معروفی مین اپنے مصدر کا اثر کسی فاعل سے کسی مفعول مین پہنچاتا ہی جیسے زید عمر کو چاہتا ہی وغیرہ۔ اور حالت مجہولی مین اپنے مصدر کا اثر کسی مفعول مین پہنچاتا ہی جو فاعل کی جگہہ پر آجاتا ہی جیسے زید چاہا جاتا ہی اور جو اس لیئے اس فعل مجہول کا فاعل کہلاتا ہی ایسی صورت مین یہ ہر دو اسم ایک ایک ہی خاصیت

ان اسماء صفتی کی طبیعت مین کوئی ایسی بات نہین ہر کہ جسکے سبب سے یہ اپنی زبان کے اسماء مطابق سے پہچانے جاوین اسلئے اب مین افعال و مشتقات و اوصاف و القاب کے اقسام ضروری کا بیان کرتا ہون یہ سب اپنی اصل اسم مصدر سے رکھتے ہین۔

سب الفاظ صفتی مین سے جو زبان مین آتے ہین ترتیب عقلی کی رو سے اول افعال ہین کیونکہ جب کوئی آدمی نیک ہوتا ہی نیک کہلاتا ہی اور کوئی عاشق یا معشوق نہین ہو سکتا جب تک نہین چاہتا ہی یا نہین چاہا جاتا ہی اسلئے مناسب ہر کہ اور اسماء صفتی کے بیان سے پہلے فعل کا صحیح بیان کیا جاوے۔

اگرچہ فعل کے بیان مین بہت سی بحث کرتے ہین اور دلیلین لاتے ہین لیکن میرے نزدیک بہت صاف اور آسان ہر کیونکہ فعل کی خاصیت مین کوئی بات ضروری نہین ہر سوا اسکے کہ وہ کسی مصدر سے اُسکے معنی کسی حواسی یا قیاسی شی مین پہنچانے کے لیئے بنایا جاتا ہی اس طرح پر کہ اُس سے پورا جملہ مثبت ہو خواہ منفی ترکیب پاوے جیسے زید چاہتا ہی یا زید نہین چاہتا عمر سوتا ہی یا عمر نہین سوتا ہی وغیرہ۔

اسلئے عربی قواعد نویسون کی رای کے برخلاف مین کہتا ہون کہ فعل مین زمانہ اتفاقی ہوتا ہی نہ ضروری تاہم افعال ہر کہین اتفاقاً زمانہ حاصل کر لیتے ہین کیونکہ جو جملہ کبھی صحیح ہوتا ہی اور کبھی غلط مثلاً زید سوتا ہی وغیرہ اس مین وقت صحت کا یا غلطی کا بتلانے کے واسطے فعل کے مختلف صیغون پر رجوع کرنا نہایت ضرور ہی لیکن جو جملہ حقیقت صحیح ہوتا ہی جیسے (کُل اپنے جزو سے بڑا ہوتا ہی) اس مین انحصار زمان محض بیفائدہ ہی بلکہ میری رای مین بالکل خرابی لاتا ہی کیونکہ اشتباہ پیدا کرتا ہی کہ شاید یہ مقولہ ہمیشہ درست نہین ہوتا کوئی شخص ایسا نہین کہتا ہی کہ کُل اپنے جزو سے اب بڑا ہی کیونکہ کُل اپنے

اور دونون حالت مین معلوم ہوتا ہی کہ حقیقی اسم ذاتی مین کوئی چیز صفتی نہین ہوتی کیونکہ وہ صرف ایک شئ کا خودمختار نام ہی بلا لحاظ اسکے خواص کے۔

کیونکہ اگرچہ گھوڑی نام ایک اسپ مادہ کا ہی اور اسلیئے سننے والے کے دل مین ایک خیال صفت یعنی خیال صفت مادگی پیدا کرتا ہی مگر میرے نزدیک یہ صفت لفظ گھوڑی سے نہین پیدا ہوتی بلکہ صرف طبیعت اشیا مین ہماری واقفیت سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ لفظ گھوڑی عموماً گھوڑون کا خودمختار مظہر نہین ہی بلکہ اُس جنس کے اُس حصہ کا خودمختار مظہر ہی جو مادہ سے علاقہ رکھتا ہی اسیطرح لفظ آدمی بہت سی صفتین ظاہر کرتا ہی یعنی وہی صفتین جو آدمی سے متعلق ہین مثلاً وہ جاندار ہی عقل رکھتا ہی اور اپنے افعال کا ذمہ دار ہی وغیرہ اور یہ صفتین لفظ آدمی سے ظاہر نہین ہوتی ہین بلکہ صرف اُس واقفیت سے ظاہر ہوتی ہین جو ہم آدمی کی طبیعت اور خاصیت سے رکھتے ہین۔

اسم صفتی جو مشتمل ہی افعال و مشتقات و اوصاف و القاب پر بالطبیعت ضرور مشتق ہوتا ہی اگرچہ کسی زبان مین اصلی ہی ہووے مثلاً لفظ نیک اپنی زبان مین اصلی ہی لیکن یہ لفظ لفظ نیکی کے مضاف کے برابر ہی یعنی صاحب نیکی کے برابر ہی جیسے مرد نیک یا مرد نیکی اس صورت مین اسکے معنی زیادہ مرکب ہین نیکی کے معنی سے اس لیئے فی الحقیقت نیکی سے مشتق ہی۔

اسم صفتی اوّل اسم ذات سے مشتق ہوتا ہی جیسے فَارِس (اسپ سوار) بنایا جاتا ہی اپنی اصل فَرَس (اسپ) سے دوم اسم حدوث سے جیسے عَاشِق (چاہنے والا) بنایا جاتا ہی اپنی اصل عِشْق (چاہ) سے جو اسم صفتی اسم ذات سے بنتا ہی سو بہت سی مثالون مین اپنی اصل کے ساتھہ بہت سی خاص نسبتین رکھتا ہی جیسے مالک اپنی ملک کے ساتھہ رکھتا ہی اور تاجر اپنی تجارت کے ساتھہ اور گلہ بان اپنے گلّے کے ساتھہ وغیرہ

صِفَۃُ الْمُشَبَّہَۃ یعنی اسم صفتی کی خاصیت

مجھے اسم ذاتی کی تعریف سوا اسکے اور نہین معلوم ہی کہ وہ ایک شی کا خود مختار نام ہی اور نام شی بہت ہی سریع الفہم معنی مین مستعمل ہی ہر ایک شی کے واسطے خواہ وہ شی حواسی ہو خواہ قیاسی۔

اس بیان کے مطابق لفظ چار ایک اسم ذاتی ہی کیونکہ یہ لفظ اگرچہ اپنی زبان مین ایک اسم وصفی کے معنی دیتا ہی لیکن صرف خود مختار نام ایک عدد کا ہی جیسا لفظ سیر ایک خود مختار نام ہی اتنی چھٹانکون کا جتنی ایک سیر مین آسکتی ہین اسلئے اہل عرب اسکو مثل اسم ذاتی کے استعمال مین لاتے ہین جیسے اَرْبَعَۃُ رِجَالٍ (مرد کے چار یعنی چار مرد)

سوا انکے اور بھی الفاظ ہین جو دوسری زبانون مین اسمای صفتی کی طرح استعمال مین آتے ہین اور اسمای ذاتی معلوم ہوتے ہین جیسے کل ہر ہر ایک بہت چند اور بعض وغیرہ کیونکہ اگر پوچھین کہ چند کے کیا معنی ہین تو یقین کرتا ہون کہ ایسا جواب دینگے کہ یہ لفظ ایک نامعین نام ہی یعنی اسم ذاتی ہی جو کبھی بالاطلاق عدد ایک کی زیادتی ظاہر کرتا ہی اور کبھی کمی مثلاً سات آٹھ نو وغیرہ اسلیے اس قسم کے اسمون کو بھی اسم ذاتی کی طرح استعمال مین لاتے ہین جیسے کُلُّ رِجَالٍ (مردون کا کل یعنی کل مرد) وغیرہ۔

سوا ان اسمون کے اور چند دوسرے اسمون کے جنکی خاصیت پر تکرار ہی باقی سب اسمون کی دو قسم ہین پہلی قسم کے وہ لفظ ہین جو نام کسی ذات کا ظاہر کرتے ہین جیسے مرد سنگ شہر گھوڑا گھوڑی اور ریگ وغیرہ اور دوسری قسم کے وہ لفظ ہین جو کسی نسبت یا حدوث کا نام ظاہر کرتے ہین جیسے بدی یا نیکی الفت یا نفرت مصوری نقاشی عمارت وغیرہ

آٹھواں حصّہ

پہلی فصل

اَلْمُشْتَقَّات یعنی نکالے ہوئے

اسم مشتق ٹھیک لفظ مصدر کے برعکس ہی اس لئے جو لفظ مصدر سے نکلتا ہی سو اِس نام سے موسوم ہوتا ہی یہ مشتق اکثر نو قسم کے ہین ان مین سے تین فعل ہین کیونکہ فعلون کے سب صیغے یعنی ماضی مضارع اور امر اپنی اپنی قسم کے بانی متصور ہوتے ہین اور اسماءِ مشتق چھ ہین اور چھون برابر مصدر سے بنائے جاتے ہین اور دو اِن مین سے بعضے ہم صورت رکھتے ہین جنکو علم صرف مین مُلْحَقَات کہتے ہین ان ہم صورتون کو یہ نام اسواسطے ملا ہی کہ صورت مین اُن مشتقون کی مانند ہوتے ہین جن سے متعلق کئے گئے ہین جیسے فَارِس (گھر چڑھا) جو قاعدہ افعال ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا ہی اسکے مطابق اسم ذاتی فَرَسٌ (گھوڑے) سے بنا یا گیا ہی اسواسطے اُسکا ملحق کہلاتا ہی جس کی صورت اختیار کرتا ہی۔

مین اس حصہ کی کئی فصلون مین ہر طرح کے مشتقون اور اِن ملحقون کے جنکا مین نے مذکور کیا ہی بنانے کے قاعدے مفصل بیان کرون گا لیکن یہ بیان کرنے کے پہلے اسم ذاتی کا جو ہر طرح کے اسم وصفی کے برخلاف ہی بیان کرنا ضرور جانتا ہون۔

دوسری فصل

تھوڑا دھیان اور لگا وے پڑھنے والا جانتا ہی کہ بہت سے ان وزنون سے درمیان مصدرون اور دوسرے اسمون کے مشترک ہین لیکن اُن مین سے تین قیاسًا درستی کے ساتھ بعض قسم کے اسمون سے متعلق ہین اسواسطے مین انھین کا بیان کرتا ہون۔

(فُعَالٌ فُعَالَۃٌ فِعَالٌ)

وزن فُعَالٌ عمومًا کسی چیز کے پرزون یا ٹکڑون سے علاقہ رکھتا ہی جیسے فُتَاتٌ (ایک ٹکڑہ) حُطَامٌ (ایک ٹکڑا) دُقَاقٌ (ایک ٹکڑا) وغیرہ۔

وزن فُعَالَۃٌ قیاسًا اور عمومًا متعلق ہوتا ہی پہلے اُن اسمون سے جو نجاست کے معنی رکھتے ہین جیسے نُخَامَۃٌ (رینٹ) وغیرہ دوسرے کسی بڑے جسم کے چھوٹے حصون سے جیسے قُلَامَۃٌ قُطَارَۃٌ قُطَاعَۃٌ (کسی چیز کے ٹکڑے) قُرَاضَۃٌ (چھیلن) سُلَالَۃٌ (کسی چیز سے چنا ہوا حصہ) وغیرہ۔

وزن فِعَالٌ اکثر معنی دیتا ہی ایک نشان کے یا داغ کے جو جانور کے بدن پر کہین لگا ہوتا ہی جیسے عِلَاطٌ (ایک چوڑا نشان اونٹ کی گردن پر) کِشَاحٌ (ایک داغ جو کسی جانور کی چھوٹی پسلیون کے نیچے لگایا جاتا ہی) جِنَابٌ (ایک داغ کسی جانور کے پہلو پر) عِرَاضٌ (ایک چوڑا داغ کسی جانور کے کولے پر) وغیرہ۔

یہی وزن کبھی کبھی جو حدوث اصل لفظ سے مفہوم ہی اُسکے ہونے کا وقت ظاہر کرتا معلوم ہوتا ہی لیکن اس حالت مین یہ وزن فَعَالٌ سے بدل جاتا ہی جیسے صِرَامٌ (چھوارے توڑنے کا وقت) قِطَافٌ (انگور توڑنے کا وقت) وغیرہ اب مین عربی کے اسمائے مشتق بترتیب بیان کرتا ہون انکو علم صرف مین مُشْتَقَّات کہتے ہین اسلیئے کہ یہ عربی مصدرون سے نکلتے ہین۔

تَدَحرَجَ (وہ گھوما) مصدر مُتَدَحرَج وغیرہ صیغہ اسم مفعول جیسا آگے آوے گا اسم ظرف کے معنی مین بھی آتا ہی یعنی مُکرَم کے معنی وقت یا جگہہ بزرگ کرنے کے بھی ہین علی ہذا القیاس اور مثالین۔

دوسرا قاعدہ

نوع اور مرۃ کے مصدر جو غیر ثلاثی مجرد سے بنتے ہین مصدر مفرد کی صحیح صورت مین حرف تا بڑہانے سے حاصل ہوتے ہین جیسے تَدَحرَجَ تَدَحرُجَۃً (وہ ایک دفعہ یا ایک طرح گھوما) اَکرَمَ اِکرَامَۃً (اُس مرد نے ایک دفعہ یا ایک طرح بزرگی کی) اِنطَلَقَ اِنطِلَاقَۃً (وہ ایک دفعہ یا ایک طرح گیا) وغیرہ لیکن اگر مصدر مفرد حرف تا مین آخر ہوگا تو خواہ نوع ہو خواہ مرۃ اُسکی صورت مین کچہہ اختلاف نہ آوے گا اور معنی کا تفاوت خالی قرینہ پر لحاظ کرنے سے تجویز ہوگا جیسے دَحرَجَ دَحرَجَۃً (اُس مرد نے گھمایا یا اُس مرد نے ایک دفعہ یا ایک طرح گھمایا) قَاتَلَ مُقَاتَلَۃً (اُس قوم نے باہم قتل کیا یا ایک دفعہ یا ایک طرح قتل کیا) وغیرہ لیکن مَرَّۃً کا مصدر کبھی کبھی خلاف قاعدہ وزن فِعلَۃٌ پر بنایا جاتا ہی اگرچہ ثلاثی مجرد سے نہ بھی نکلا ہووے جیسے اِعتَمَّ عِمَّۃً (اُس مرد نے ایک پگڑی پہنی) بجاے اِعتَمَّ اِعتِمَامَۃً کی اِختَمَرَت خِمرَۃً بجاے اِختَمَرَت اِختِمَارَۃً کی (اس عورت نے اوڑہنی اوڑہی) وغیرہ

خاتمہ

جو قاعدے ہر طرح کے عربی مصدر کی بناوٹ سے علاقہ رکہتے ہین سو تو حتی الوسع تفصیل وار بیان کر چکا ہون لیکن یہ مضمون چھوڑنے کے پیشتر پڑہنے والے سے یہ التجا رکھتا ہون کہ ثلاثی مجرد کے مصدرونکی بناوٹ کے کچہہ قواعد متفرقہ باقی ہین سو بیان کرتا ہون ان پر

ساتوین فصل

اَلْمَصْدَرُ الْمِیْمِیُّ وَالنَّوْعُ وَالْمَرَّۃُ مِنْ غَیْرِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

ثلاثی مجرد کے سوا باقی فعلون کے مصدر میمی و نوع و مرة کا بیان

ابھی تین طرح کے مصدرون کا بیان کرنا ہی جو بالحاظ سب فعلون سے نکالے جاتے ہین لیکن ثلاثی مجرد سے قواعد مقررہ کے مطابق بنائے جاتے ہین جیسا بتلایا گیا ہی اسواسطے اب خالی وہی قاعدے بتائے ہین جو ثلاثی مجرد کے سوا ان فعلون سے علاقہ رکھتے ہین اور خوش نصیبی سے یہ قاعدے سب آسان ہین کہ تھوڑی سی محنت سے یاد ہو سکتے ہین۔

پہلا قاعدہ

جو اسم مفعول ہر ایک فعل قسم ثلاثی مجرد سے ہوگا تو وہ مصدر کے معنی مین درستی سے آسکے گا لیکن اس حالت مین وہ مَصْدَرٌ مِیْمِیٌّ یعنی میمی قسم کا مصدر کہلائے گا اسواسطے کہ میم سے شروع ہوتا ہی ایسے فعلون کے اسم مفعول کی صورتین آگے بتلائی جائین گی اور بالفعل یہ بتلانا مناسب سمجھتا ہون کہ ہر ایک فعل خواہ متعدی ہو خواہ لازم اس صورت کو قبول کرتا ہی گو کہ اسم مفعول کے معنی مین نہین آتا اور اسلئے مصدر میمی کہلاتا ہی جیسا اوپر بتلایا ہی مثالین آكْرَمَ (اُس مرد نے بزرگی کی) مصدر مُكْرَمٌ صَرَّفَ (اُس مرد نے گردانا) مصدر مُصَرَّفٌ قَاتَلَ (اُس قوم نے باہم قتل کیا) مصدر مُقَاتَلٌ اِنْطَلَقَ (وہ گیا) مصدر مُنْطَلَقٌ دَحْرَجَ (اُس مرد نے گھمایا) مصدر مُدَحْرَجٌ

اِجْلِوَّاذٌ وزن اِفْعِوَّالٌ پر اِعْشَوْشَبَ (وہ سبزہ زار مین پہنچا) مصدر اِعْشِیْشَابٌ وزن اِفْعِیْعَالٌ پر اِحْمَارَّ (وہ بہت سرخ ہوا) مصدر اِحْمِیْرَارٌ وزن اِفْعِیْلَالٌ پر وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

اور بہی افعال ہین جنکی قسمین آسانی سے مقرر نہین کرسکتے انکا مصدر اسی قاعدہ کے مطابق بنایا جاتا ہی جیسے اِهْبَيَّخَ (وہ غرور یا فخر سے چلا) وزن اِفْعَیَّلَ پر مصدر اِهْبِيَّاخٌ وزن اِفْعِیَّالٌ پر اِزْيَأَنَّ (وہ آراستہ ہوا) اِشْعَأَلَّ (وہ روشن ہوا) وزن اِفْعَأَلَّ پر مصدر اِزْیِئْنَانٌ اور اِشْعِئْلَالٌ وزن اِفْعِئْلَالٌ پر اِکْوَهَدَّ (اُس مرد نے سختی اُٹھائی) اِکْوَأَلَّ (وہ چھوٹا ہوا) وزن اِفْوَعَلَّ پر مصدر اِکْوِهْدَادٌ اور اِکْوِئْلَالٌ وزن اِفْوِعْلَالٌ پر اِذْلَوْلَى (اُس مرد نے جلدی کی) وزن اِفْعَوْلَى پر مصدر اِذْلِيلَاءٌ وزن اِفْعِيلَاءٌ پر اِزَّمَّلَ (وہ کپڑے مین لپٹا) وزن اِفَّعَّلَ پر مصدر اِزِّمَّالٌ وزن اِفِّعَّالٌ اِدَّارَسَ (اُس قوم نے باہم پڑہا) وزن اِفَّاعَلَ پر مصدر اِدِّرَاسٌ وزن اِفِّعَالٌ پر وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ اِزَّمُّلٌ وزن اِفَّعُّلٌ پر اور اِدَّارُسٌ وزن اِفَّاعُلٌ پر بہی ان دونون فعلون کے مصدر ہین اور لوگ خیال کرتے ہین کہ یہان پر حرف ہمزہ تا کے بدلے آتا ہی پس اصل صورتین ان فعلون کی تَزَمُّلٌ اور تَدَارُسٌ وزن تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ پر رہتی ہین فعل اِهْبَيَّخَ مذکورہ بالا مصدر کی ایک صورت خلاف قاعدہ رکھتا ہی سو یہ ہی هَبَيَّخَى وزن فَعَيَّلَى پر۔

خلاف قاعدہ بھی بنائے جاتے ہین وزن فَعْلَلِيلَةٌ پر جیسے اِقْشِعْرَارٌ یا قُشَعْرِيرَةٌ (بال کا کھڑا ہونا) اِطْمِئْنَانٌ یا طُمَأْنِينَةٌ (آرام پانا) اِشْرِئْبَابٌ یا شُرَأْبِيبَةٌ (کچھ دیکھنے کو گردن بڑھانا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو ثلاثی مزید فیہ ماضی مین پانچ حرف رکھتے ہین سو چھٹے ساتوین اور آٹھوین باب کے ہین اور انکا مصدر قاعدے کے مطابق بنتا ہی جیسے اِقْتَدَرَ (اُس مرد نے قدرت رکھی) مصدر اِقْتِدَارٌ وزن اِفْتِعَالٌ پر اِنْطَلَقَ (وہ گیا یا چلا) مصدر اِنْطِلَاقٌ وزن اِنْفِعَالٌ پر اِحْمَرَّ (وہ سرخ ہوا) مصدر اِحْمِرَارٌ وزن اِفْعِلَالٌ پر وغیرہ ان مثالون مین یہ شامل کی جاتی ہین اِدَّمَجَ اصل مین اِدْتَمَجَ وزن اِفْتَعَلَ پر (وہ کسی چیز مین گھسکر چھپ گیا) مصدر اِدِّمَاجٌ وزن اِفْتِعَالٌ پر اِجْأَوَّى (وہ سیاہی لیے بھورا ہوا) مصدر اِجْئِوَاءٌ وغیرہ فعل اِدَّمَجَ کو بعضے سوچتے ہین کہ علٰحدہ باب رکھتا ہی اور وزن اِفَّعَلَ پر بنتا ہی مصدر اسکا اِفِّعَالٌ ہی اور چھٹے باب اِفْتَعَلَ مصدر اِفْتِعَالٌ کی مثال نہین ہی اسیطرح فعل اِجْأَوَّى کہ آٹھوین باب اِفْعَلَّ مصدر اِفْعِلَالٌ کا معلوم ہوتا ہی بعضے قواعدنویس سوچتے ہین کہ علٰحدہ باب سے ہی اور وزن اِفْعَلَّى مصدر اِفْعِلَّاءٌ پر بنایا جاتا ہی۔

چوتھا قاعدہ

جو ثلاثی مزید فیہ ماضی مین چھہ حرف رکھتے ہین سو نوین دسوین گیارہوین اور بارہوین باب کے ہین اور انکا مصدر برابر قاعدہ سے بنایا جاتا ہی جیسے اِسْتَنْصَرَ (اُس مرد نے مدد مانگی) مصدر اِسْتِنْصَارٌ وزن اِسْتِفْعَالٌ پر اِجْلَوَّذَ (وہ جلد چلا) مصدر

پہلا قاعدہ

رباعی مزید فیہ کے دوسرے باب کے فعل اِحْرَنْجَمَ کا مصدر اِحْرِنْجَامٌ بنتا ہی وزن اِفْعِنْلَالٌ پر اور اُسکے ملحقون کی یہ مثالین ہین اِقْعَنْسَسَ (وہ ہٹا) مصدر اِقْعِنْسَاسٌ وزن اِفْعِنْلَالٌ پر اِسْلَنْقٰی (وہ چت سویا) مصدر اِسْلِنْقَاءٌ وزن اِفْعِنْلَاءٌ پر اِحْوَنْصَلَ (اُس مرغ کا حوصلہ نکل آیا) مصدر اِحْوِنْصَالٌ وزن اِفْوِنْعَالٌ پر اِحْبَنْطَأَ (اُس جانور کا پیٹ پھولا) مصدر اِحْبِنْطَاءٌ وزن اِفْعِنْلَاءٌ پر وغیرہ ان مین بعضون نے شامل کیا ہی اِخْرَمَّسَ (وہ خاموش ہوا) مصدر اِخْرِمَّاسٌ اِجْرَمَّزَ (وہ گروہ جمع ہوا) مصدر اِجْرِمَّازٌ اِدْرَهَمَّ (وہ گھسا) مصدر اِدْرِهَّامٌ اِهْرَمَّعَ (وہ جلد چلا) مصدر اِهْرِمَّاعٌ گو یہ سب بنائے گئے ہین وزن اِفْعِلَّالٌ پر جو شاید اصل مین اِفْعِنْلَالٌ تھا مگر جاننا چاہیے کہ لفظ اِهْرَمَّعَ کا مصدر کبھی کبھی هَرْمَعٌ ہوتا ہی وزن فَعْلَلٌ پر وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

رباعی مزید فیہ کے تیسرے باب کے فعل اِكْفَهَرَّ کا مصدر بنتا ہی اِكْفِهْرَارٌ وزن اِفْعِلَّالٌ پر اور اسکے ملحقون کی یہ مثالین ہین اِبْيَضَضَّ (وہ سفید ہوا) مصدر اِبْيِضَاضٌ وزن اِفْعِلَّالٌ پر اِطْمَأَنَّ (وہ آرام ہوا) مصدر اِطْمِئْنَانٌ وزن اِفْعِلَّالٌ پر وغیرہ ان مین بعضون نے شامل کئے ہین اِعْثَوْجَجَ (اُس مرد نے خط کتابت سے کام لیا) مصدر اِعْثِيجَاجٌ وزن اِفْعِيلَالٌ پر اِسْمَأَدَّ (وہ غصہ ہوا) مصدر اِسْمِئْدَادٌ وزن اِفْعِيلَالٌ پر اِسْنَلَامَ (اُس مرد نے پتھر چوما) مصدر اِسْتِلَامٌ وزن اِفْتِعَالٌ پر وغیرہ لیکن اس قسم کے فعلون کے مصدر کبھی کبھی

(علم حاصل کرنا) تَجَاهَلَ (وہ نادان بنا) تَجَاهُلٌ (نادان بننا) وغیرہ اور اس قسم کے فعلوں سے متعلق ہونے کو کوئی غیر صحیح صورتین نہین ہین سوا اُن کے جن کا بیان اوپر کیا گیا ہے۔

تیسری نوع

تیسری نوع کے مصدر وہی ہین جنکے ماضی مین پہلا حرف ہمزۃ الوصل ہونے سے چار حرف سے زیادہ ہوتے ہین اور اس مین شامل ہین پہلے دوسرے باب کے رباعی مزید فیہ جیسے اِحْرَنْجَمَ (وہ گروہ جمع ہوا) وزن اِفْعَنْلَلَ پر دوسرے اس باب کے ثلاثی ملحق جیسے اِقْعَنْسَسَ (وہ ہٹا) وزن اِفْعَنْلَلَ پر تیسرے تیسرے باب کے رباعی مزید فیہ جیسے اِقْشَعَرَّ (اُس مرد کا بال کھڑا ہوا) وزن اِفْعَلَلَّ پر چوتھے اس باب کے ثلاثی ملحق جیسے اِبْيَضَّ (وہ سفید ہوا) وزن اِفْعَلَّ پر پانچوین قسم مطلق کے ثلاثی مزید فیہ کے چھٹے باب سے لے کر سب باب جیسے اِكْتَسَبَ (اُس مرد نے کوئی چیز حاصل کرنے مین محنت کی) وزن اِفْتَعَلَ پر وغیرہ چھٹے بعضے افعال غیر مقرر باب کے جیسے اِسْتَلْأَمَ (اُس مرد نے پتھر چوما) وزن اِفْتَعْأَلَ پر یا ایسے جو کسی مخصوص وزن پر بنائے جاتے ہین جیسے اِهْبَيَّخَ (وہ غرور سے یا فخر سے چلا) وزن اِفْعَيَّلَ پر وغیرہ۔

ان سب کا مصدر برابر صیغہ ماضی سے بنتا ہے خالی تیسرے حرف کو کسرہ لگانے اور پچھلے حرف کے پہلے ایک الف ساکن بڑھانے سے جیسے اِحْرَنْجَمَ (وہ گروہ جمع ہوا) اِحْرِنْجَامٌ (جمع ہونا) وغیرہ اگرچہ یہ قاعدہ فی نفسہٖ بہت آسان ہے مگر بہت سی قسمون سے متعلق ہونے سے قدرے دشوار معلوم ہوتا ہے اسواسطے پڑھنے والون کی محنت کم کرنے کے لیئے اسے توڑ کر ان مفصل قاعدون مین بیان کرتا ہون۔

ہونے سے چار حرف سے زیادہ ہوتے ہین اس قسم مین شامل ہین پہلے پہلے باب کے رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) وزن تَفَعْلَلَ پر دوسرے قسم ملحق کے ثلاثی مزید فیہ جو اس باب کی صورت اختیار کرتے ہین پڑہنے والے کو جاننا چاہیے کہ انکی آٹھ نو طرح ہین جیسے تَجَلْبَبَ (اُس مرد نے چادر اوڑہی) وزن تَفَعْلَلَ پر تَجَوْرَبَ (اُس مرد نے جراب پہنی) وزن تَفَوْعَلَ پر وغیرہ تیسرے قسم مطلق کے ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے اور چوتھے باب جیسے تَعَلَّمَ (اُس مرد نے حاصل کیا) وزن تَفَعَّلَ پر تَجَاهَلَ (وہ نادان بنا) وزن تَفَاعَلَ پر وغیرہ۔

وزن تَفَعَّلَ کی دو ایک غیر صحیح صورتین ہین یعنی تِفِعَّالٌ جیسے تَكَلَّمَ تِكِلَّامًا (اُس مرد نے بات چیت کی) تَمَلَّقَ تِمِلَّاقًا (اُس مرد نے خوشامد کی) تَحَمَّلَ تِحِمَّالًا (اُس مرد نے بوجھ اُٹھایا) وغیرہ اور ابوحیان کی رای کے مطابق فِعَلَّةٌ ہی جیسے تَخَيَّرَ خِيَرَّةً (اُس مرد نے پسند کرنا پسند کیا) تَطَيَّرَ طِيَرَّةً (اُس مرد نے بدشگون لیا) وغیرہ وزن تَفَاعَلَ مصدر کی ایک غیر صحیح صورت رکھتا ہی یعنی فِعِلَّانٌ جیسے تَطَاعَنَ طِعِنَّانًا (اُس مرد نے برچھی پھینکی) وغیرہ اس مین اسقدر اور شامل کرسکتے ہین کہ فعل تَفَاوَتَ (وہ دور رہا) کا مصدر تین صورتین رکھتا ہی یعنی واو تینون حرکتون سے متحرک ہوتا ہی جیسے تَفَاوُتٌ یہ بات اُس فعل کو مخصوص ہی جسکا واو درستی سے مضموم ہوتا ہی۔

اس نوع کی سب فعلون کا مصدر صیغۂ ماضی سے برابر بنتا ہی خالی پچھلے اصلی حرف کے پہلے حرف کو مضموم کرنے سے جیسے تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) تَدَحْرُجٌ (گھومنا) تَجَلْبَبَ (اُس مرد نے چادر اوڑہی) تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑہنا) تَجَوْرَبَ (اُس مرد نے جراب پہنی) تَجَوْرُبٌ (جراب پہنا) تَعَلَّمَ (اُس مرد نے علم حاصل کیا) تَعَلُّمٌ

یعنی صحیح نہ سمجھا) یہ عبارت قرآن کی ہی سو پڑھنے والا بآسانی دیکھہ سکتا ہی۔

چوتھا قاعدہ

اگر ماضی کا وزن فَاعَلَ ہوگا تو مصدر کا وزن مُفَاعَلَةٌ ہوگا جیسے قَاتَلَ (اُس قوم نے باہم قتل کیا) مُقَاتَلَةٌ (باہم قتل کرنا) خَاصَمَ (اُن قوم نے باہم خصومت کی) مُخَاصَمَةٌ (باہم خصومت کرنا) ضَارَبَ (اُس قوم نے باہم مارا ماری کی) مُضَارَبَةٌ (باہم مارا ماری کرنا) وَاصَلَ (اُس قوم نے باہم ملاملی کی) مُوَاصَلَةٌ (باہم ملاملی کرنا) وغیرہ لیکن اس باب کے فعل اپنے مصدروں کی چار غیر صحیح صورتین رکہتے ہین سو یہ ہین فِعَالٌ فِيعَالٌ فِعَّالٌ فَعَالٌ وزن فِعَالٌ کثیر الاستعمال ہی جیسے قِتَالٌ (باہم قتل کرنا) ضِرَابٌ (باہم مارا ماری کرنا) مِرَاءٌ (ضدنا) وِصَالٌ (ملنا) جِوَارٌ (باہم پڑوس مین رہنا) وغیرہ لیکن جب فعل کا پہلا اصلی حرف یا ہوتا ہی اُس سے یہ کم علاقہ رکھتا ہی اگرچہ اس قسم کی چند مثالین دیکھنے مین آئی ہین جیسے یَاوَمَ یِوَامًا (اُس مرد نے روزینہ ٹھہرایا) وغیرہ باقی وزنون کی مثالین یہ ہین فِيتَالٌ (باہم قتل کرنا) وزن فِيعَالٌ پر مِرَّاءٌ (باہم ضد کرنا) وزن فِعَّالٌ پر جِوَارٌ (ایک دوسرے کے پڑوس مین رہنا) وزن فَعَالٌ پر جیسے جَاوَرَ مُجَاوَرَةً وَجِوَارًا وَجَوَارًا (اُس قوم نے باہم پڑوس رہنا کیا) مگر جانا چاہیے کہ یہان جِوَارٌ جَوَارٌ سے زیادہ فصاحت رکھتا ہی اور تینون وزن جو ابھی بتلائے ہین قلیل الاستعمال ہین۔

دوسری نوع

اب مین دوسری نوع کے مصدر بتلاتا ہون جنکی پہچان یہ ہی کہ اُنکے ماضی مین پہلا حرف تا ہی اور

اصلی حرف ہمزہ ہوگا تو قواعد نویسون کی اتفاق رای کے مطابق دونون وزن برابر صحت سے آسکین گے جیسے تَخَطِّیٌ (بھول لگانا) یا تَخْطِئَةٌ تَہَنِّیٌ یا تَہْنِئَةٌ (مبارکباد کہنا) وغیرہ لیکن سِیبَوَیْہ قواعد نویس اس حالت مین خالی وزن تَفْعِلَةٌ کو درست سمجھتا ہی اور دوسرے وزن یعنی تَفَعِّیلٌ کے استعمال عام کو ناجائز کرتا ہی حالانکہ تَفَعِّیلٌ کو بعضی قواعد نویسون نے منظور کیا ہی جو سوا اجازت محاورہ کے وزن تَفْعِلَةٌ کو اس باب سے اگر پہلا اصلی حرف ہمزہ ہو تو متعلق کرنا جائز سمجھتے ہین لیکن وزن تَفْعِیلٌ کے بدلے کبھی کبھی اگرچہ شاذ و نادر وزن تَفْعَالٌ آتا ہی جیسے تَمْثِیلٌ یا تِمْثَالٌ تَکْرِیرٌ یا تَکْرَارٌ وغیرہ اور جن مصدرون کا پہلا اصلی حرف واو یا یار ہوتا ہی وزن تَفْعِیلٌ انکے بدلے بھی آتا ہی جیسے تَأَنِّیٌ بدلے تَأْنِیَةٌ (سورہی نکالنا) کے تَنَزِّیٌ بدلے تَنْزِیَةٌ (ہلانا) کے وغیرہ لفظ تَنَزِّی اس شعر مین آیا ہی فَہِيَ تُنَزِّي دَلْوَهَا تَنْزِيًّا كَمَا تُنَزِّي شَهْلَةٌ صَبِيًّا (وہ اونٹنی ڈول کو اپنی پیٹھ پر ہلاتی ہی جیسے بڑھیا لڑکے کو ہلاتی ہی)۔

اگرچہ خلاف قاعدہ ہی لیکن جن مصدرون کا پہلا اصلی حرف واو یا یار یا ہمزہ نہین ہوتا اُن سے وزن تَفْعِلَةٌ بھی اکثر متعلق ہوتا ہی جیسے تَکْرِمَةٌ (بزرگی کرنا) تَجْرِبَةٌ (آزمانا) تَقْدِمَةٌ (تقدیم کرنا) تَفْرِقَةٌ (ہٹانا) تَعِزَّةٌ (طاقت دینا) تَغِرَّةٌ (خطرہ مین پڑنا) وغیرہ۔

ایک اور وزن ہی یعنی فِعَّالٌ جس پر یہ مصدر کبھی کبھی بنائے جاتے ہین جیسے کَلَّمْتُہُ کِلَّامًا (مین نے اُس سے بات چیت کی) حَمَّلْتُہُ حِمَّالًا (مین نے بوجھ اٹھایا) کَذَّبُوا بِآیَاتِنَا کِذَّابًا جسے بعضے پڑھتے ہین کِذَابًا (اُنھون نے میری بات کو جھوٹ ٹھہرایا

إِسْلَامٌ (مسلمان ہونا) أَقَرَّ (اُس مردنے ٹھرایا) إِقْرَارٌ (ٹھہرانا) وغیرہ اس قاعدے مین کچھہ استثنا نہین ہی یعنی اس قسم کے مصدر کوئی غیر درست صورت نہین رکھتے اگر اسکو داخل نہ کیجیے أَقَرَّ تَقِرَّةً و تَقْرَارًا (اُس مردنے ٹہرانا ٹھرایا) جاننا چاہیے کہ فعل أَقَرَّ یہان اپنے مفعول مطلق یعنی تَقِرَّةٌ یا تَقْرَارٌ کے پہلے آتا ہی اور فعل اور مفعول مطلق دونون اکثر ایک ہی باب سے بنائے جاتے ہین اسلئے بعضی قواعد نویس ان دونون صورتون یعنی تَقِرَّةٌ کو جو اصل مین تَقْرِرَةٌ وزن تَفْعِلَةٌ پر ہی اور تَقْرَارٌ کو جو وزن تَفْعَالٌ پر ہی خلاف قاعدہ اس باب سے متعلق سمجھتے ہین لیکن میری دانست مین وزن فَعَّلَ سے جسکا ابہی آگے بیان کرونگا علاقہ رکھتے ہین اور ایسا ہوتا ہی کہ فعل اور مفعول مطلق اگرچہ ایک ہی باب سے متعلق ہوتے ہین لیکن اکثر برعکس بہی نظر آتے ہین جیسے أَنْبَتَ نَبَاتًا (وہ بڑہنا بڑہا) أَعْطَى عَطَاءً (اُس مردنے دینا دیا) أَقْرَضَ قَرْضًا (اُس مردنے اُدہار دینا دیا) أَغْلَقَ غَلْقًا (اُس مردنے موندنا موندا) تَبَتَّلَ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (وہ دنیا چھوڑکر خدا سے مشغول ہوا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو ماضی وزن فَعَّلَ پر ہوگا تو مصدر درستی سے وزن تَفْعِيلٌ پر آویگا بشرطیکہ پچھلا اصلی حرف واو یا یا یا ہمزہ نہوگا جیسے صَرَّفَ (اُس مردنے گردانا) تَصْرِيفٌ (گردانا) عَظَّمَ (اُس مردنے بزرگی کی) تَعْظِيمٌ (بزرگی کرنا) بَدَّلَ (اُس مردنے بدلا) تَبْدِيلٌ (بدلنا) مَثَّلَ (اُس مردنے مانند کیا) تَمْثِيلٌ (مانند کرنا) وغیرہ لیکن اگر پچھلا اصلی حرف واو یا یا ہوگا تو مصدر اس باب کا درستی سے وزن تَفْعِلَةٌ پر بنایا جائیگا جیسے تَزْكِيَةٌ (پاک کرنا) تَثْنِيَةٌ (دوہرانا) وغیرہ اور اگر پچھلا

دوسرا چوتھے کا لیکن اسکا خالی اسی قسم کے فعلون سے متعلق ہونا دِحْرَاجٌ (گھومنا) حِیْقَالٌ (ضعیف ہونا) سِرْهَافٌ (لڑکا پالنا یا اسکو اچھا کھانا کھلانا) وغیرہ مثالون سے ظاہر ہی جوہری قواعد نویس کی راے مین درست وزن مصدر کا فَعْلَالٌ ہی برخلاف فِعْلَالٌ کے جو اسم ذاتی کا وزن ہی جیسے قَلْقَالٌ (کلبلانا) قِلْقَالٌ (کلبلاہٹ) وغیرہ اس بات کو جہان تک مین جانتا ہون نہ کسی اور قواعد نویس نے پسند کیا ہی نہ رد کیا ہی دوسری مثال وزن فَعَلْلِیلٌ کی قَرْقَرِیرٌ (ہنڈکی کا گنگنانا یا پیٹ کا بولنا) ہی۔

سوا ان کے اور بھی صورتین ہین جو یہ فعل کبھی کبھی خلاف قاعدہ لیتے معلوم ہوتے ہین یعنی فُعَلْلَی اور فِعَلَّاءُ انکی مثالین فعل قَرْفَصَ سے جو اپنے مفعول مطلق کے ساتھ آتا ہی (مفعول مطلق وہ مصدر ہی جو اپنے فعل کا مفعول واقع ہوتا ہی جیسے اردو مین: مین نے کھانا کھایا وغیرہ) دکھا سکتے ہین جیسے قَرْفَصَ الْقُرْفُصَی یا قَرْفَصَ الْقِرْفِصَاءَ (وہ کولے کے بھل گھٹنون کو پیٹ سے لگا کر ہاتھون سے لپیٹ کر بیٹھا) یہان مفعول مطلق کا ترجمہ مین نے نہین کیا اسلیئے کہ وہ معنی مین کچھہ بڑھاتا نہین اور محاورہ کے مطابق اسکا ترجمہ بھی نہین ہوسکتا جاننا چاہیے کہ یہان تینون حرکت سے کوئی حرکت پہلے حرف کو لگا سکتے ہین لیکن بہت سی اور مثالین ہین جن مین خالی ایک ہی حرکت لگانی جائز ہی جیسے قَرْطَبَی (کسی کو پٹ گرانا) قَهْقَرَی (گھومنے بغیر پیچھے ہٹنا) وغیرہ جو حرکت پہلے حرف کو لگتی ہی سو ہی تیسرے کو لگانی چاہیئے اور استعمال الف ممدودہ یا مقصورہ کا محاورہ سے تجویز ہوتا ہی۔

دوسرا قاعدہ

جو ماضی کا وزن أَفْعَلَ ہوگا تو مصدر کا وزن إِفْعَالٌ ہوگا جیسے أَكْرَمَ (اُس مرد نے بزرگی کی) مصدر إِكْرَامٌ أَقْبَلَ (وہ بڑہا) إِقْبَالٌ (بڑہنا) أَسْلَمَ (وہ مسلمان ہوا)

اور تیسرے باب والے جیسے اَكْرَمَ (اُس مرد نے بزرگی کی) وزن اَفْعَلَ پر عَلَّمَ (اُس مرد نے سکھایا) وزن فَعَّلَ پر اور قَاتَلَ (اُس قوم نے ایک دوسرے کو قتل کیا) وزن فَاعَلَ پر ان طرحون کے سب مصدرون کی صحیح صورتین اور غیر صحیح صورتین بہی جو بعضے ان مین سے کبھی کبھی اختیار کرتے ہین ان قاعدون سے کہ آگے لکھے جاتے ہین معلوم ہوتی ہین۔

پہلی نوع

پہلا قاعدہ

رباعی مجرد اور ثلاثی مُلحَق کے مصدر صیغہ ماضی مین حرف تا ملانے سے بنتے ہین جیسے فَعْلَلَ سے فَعْلَلَةٌ بنتا ہی فَوْعَلَ سے فَوْعَلَةٌ فَيْعَلَ سے فَيْعَلَةٌ فَعْنَلَ سے فَعْنَلَةٌ فَعْلَى سے فَعْلَاةٌ وغیرہ انکی مثالین دَحْرَجَةٌ (گھومنا) حَوْقَلَةٌ (ضعیف ہونا) بَيْطَرَةٌ (سالوتری کا کام کرنا) قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہنا) جَعْبَاةٌ (گرانا) وغیرہ یہ قاعدہ عموماً اسطرح کے سب فعلون سے لگتا ہی لیکن بعضے ان مین سے غیر صحیح صورتین مصدر کی محاورہ کے اختیار سے رکھتے ہین سو یہ ہین فَعْلَالٌ فِعْلَالٌ فُعْلَالٌ فَعْلَلِيلٌ یہ سب صورتین فعل زَلْزَلَ (اُس مرد نے زور سے ہلایا) سے دکھا سکتے ہین جسکے مصدر ہین زُلْزَالٌ اور زَلْزَلِيلٌ ارتشاف قواعد نویس کی راے کے مطابق فعل زَلْزَلَ ایک اور غیر صحیح صورت مصدر کی رکھتا ہی یعنی زِلْزِيلٌ وزن فِعْلِيلٌ پر لیکن یہ لفظ قاموس مین نہین لکھا مگر جاننا چاہیے کہ فُعْلَالٌ کم آتا ہی اور فِعْلَالٌ خصوصاً قسم مضاعف کے فعل مثل زَلْزَلَ سے متعلق ہی مضاعف وہ ہی جسکا پہلا اصلی حرف تیسرے اصلی حرف کا ہم جنس ہو وے اور

چھٹی فصل

مَصَادِرُ الرُّبَاعِیِّ الْمُجَرَّدِ وَغَیْرِہ

یعنی رباعی مجرد وغیرہ کے مصدر

مین اِس فصل مین اُن مصدرون کا بنانا بتایا چاہتا ہون جو اب تک نہین بتائے انھون مین شامل ہین پہلے مصدر قسم رباعی مجرد کے دوسرے ثلاثی جو قسم مُلحق سے ہین اور رباعی مجرد کی صورت قبول کرتے ہین تیسرے رباعی مزید فیہ کئی طرح کے چوتھے وہ ثلاثی جو ان کی صورتین قبول کرتے ہین پانچوین ثلاثی مزید فیہ کئی طرح کے لیکن ان ہر ایک طرح کے مصدرون کے بنانے کے قاعدے بیان کرنے مین بڑا طول کھچیگا کیونکہ اگرچہ مصدر کا وزن ہر ایک طرح مین مختلف ہوتا ہی تو بھی بہت سی ثلاثی اور رباعی ہین جنکے مصدر ایک ہی قاعدے سے بنائے جاتے ہین اسواسطے بالفعل ان طرحون کو بھول جانا اور ان سب مصدرون کو خالی حرفون کی تعداد مین جو ہر ایک کے ماضی مین واقع ہوتے ہین مختلف سمجھنا بہتر ہوگا۔

پس جنکا ماضی چار حرف رکھتا ہی سو پہلی نوع ہین اور جنکا ماضی چار سے زیادہ حرف رکھتا ہی اُنکا پہلا حرف تا ہوگا سو دوسری نوع ہین یا ہمزۃ الوصل ہوگا سو تیسری نوع ہین پہلی نوع مین یہ فعل شامل ہین پہلے رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ (وہ گھوما) وزن فَعْلَلَ پر دوسرے قسم مُلْحَق کے ثلاثی جو رباعی مجرد کی صورت قبول کرتے ہین جیسے حَوْقَلَ (وہ ضعیف ہوا) وزن فَوْعَلَ پر تیسرے قسم مطلق کے ثلاثی مزید فیہ پہلے دوسرے

جائز سمجھا ہی۔

دوسرا قاعدہ

اکثرون کی رای کے مطابق یہ اوپر کا قاعدہ اُن مصدرون سے ہی متعلق ہی جو تا زائدہ مین آخر ہوتے ہین جیسے دَرَیتُ دَرْیَةً (مین ایک سمجھ سمجھا) نَشَدتُ نَشْدَةً (مین نے ایک بار ڈھونڈھا) کَرُمَ کَرْمَةً (وہ ایک بار کریم ہوا) بَغیٰ بَغْیَةً (اُس مرد نے ایک بار چاہا) کَدِرَ کَدْرَةً (وہ ایک بار گدلا ہوا) وغیرہ لیکن قواعد نویس ابن الحاجب اور دوسرون نے اس حالت مین بلالحاظ کسی طرح کے مصدر کی اصل صورت رکھنے کا ارشاد کیا ہی پس اوپر والی مثالون مین وزن فَعْلَةً کے عوض دِرَایَةً نِشْدَةً کَرَامَةً کُدْرَةً ضرور آجائے گا علی ہذا القیاس اور بہت سی مثالین ہین۔

تیسرا قاعدہ

جب مَرَّۃً وزن فَعْلَةٌ پر بنتا ہی تو نوع وزن فِعْلَةٌ پر ضرور بنایا جاتا ہی جیسے جَلْسَةٌ (ایک نشست) اور جِلْسَةٌ (ایک مخصوص نشست) مثلاً کہتے ہین جِلْسَةُ الْمُلُوك (نشست بادشاہون کی) جب مرّۃ کی اصل صورت رہتی ہی تب نوع کی بھی اصل صورت رکھنی پڑتی ہی مگر اس حالت مین سب کی صورتین یکسان ہونے سے معنی کا امتیاز خالی قرینہ سے معلوم ہوتا ہی جیسے رَحِمَ رَحْمَةً (اُس مرد نے رحم کیا) لفظ رَحْمَةً مصدر مفرد ہی کیونکہ کوئی قرینہ نہین جس سے نوع یا مَرَّۃ کی طرف رجوع کرین رَحِمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً (اُس مرد نے ایک بار رحم کیا) رَحِمَ رَحْمَةً حَسَنَةً (اُس مرد نے ایک اچھی طرح کا رحم کیا) وغیرہ۔

یعنی وہ مصدر جو وحدت اور نوع پر مقید ہوتے ہین

یہ اگلے مصدر وحدت کے معنی پر مقید ہونے کے قابل ہین اور اس حالت مین اَلْمَصْدَرُ لِلْمَرَّۃِ یعنی وحدت کے مصدر کہلاتے ہین جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبَۃً (مین نے ایک ضرب ماری) یا اسطرح مقید ہوتے ہین کہ جن بہت سی مخصوص صورتون مین وہ کبھی آتے معلوم ہوتے ہین اُن مین سے کسی کے مطابق حدوث ظاہر کرتے ہین اور اس حالت مین اَلْمَصْدَرُ لِلنَّوْعِ یعنی قسم کے مصدر کہے جاتے ہین جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃً (مین بیٹھا ایک مخصوص نشست سے) وغیرہ جو معنی مین نے ابھی بتلائے ہین اُنکے لیئے جو مصدر آتے ہین اُنکے بنانے کے یہ قاعدے ہین۔

پہلا قاعدہ

جو مصدر وحدت کے معنی پر مقید ہوتا ہے سو اصل مین کوئی صورت کیون نہ رکھتا ہو وزن فَعْلَۃٌ پر بنایا جاتا ہے بشرطیکہ پہلا حرف تا زائدہ نہو وسے جیسے ضَرْبٌ (مارنا) سے ضَرْبَۃٌ (ایک مار) اور شُغْلٌ مشغول ہونا سے شَغْلَۃٌ (ایک مشغولی) اور دُخُولٌ (داخل ہونا) سے دَخْلَۃٌ (ایک دخل) اور اِتْیَانٌ (آنا) سے اَتْیَۃٌ (ایک آوائی) وغیرہ مثلاً دَخَلْتُ دَخْلَۃً (مین ایک بار داخل ہوا) خَرَجْتُ خَرْجَۃً (مین ایک بار نکلا) اَتَیْتُہٗ اَتْیَۃً (مین ایک بار اُسکے پاس آیا) لَقِیْتُہٗ لَقْیَۃً (مین اُسکو ایک بار ملا) وغیرہ لیکن یہ پچھلی دو مثالین عموماً شاید اکثر ان عبارتون سے بدل جاتی ہین اَتَیْتُہٗ اِتْیَانَۃً (مین اُسکے پاس ایک دفعہ آیا) لَقِیْتُہٗ لِقَاءَۃً (مین اُسکو ایک دفعہ ملا) یہان مصدر اِتْیَانٌ اور لِقَاءٌ کو خلاف قاعدہ اصل صورت پر رکھنا

(رات کو چلنا) قِرًی (میزبان ہونا) قِلًی (دشمن ہونا) وغیرہ۔

نوان قاعدہ

جسکا ماضی وزن فَعَلَ پر بنتا ہی اور مصدر وزن فَعَلٌ پر اُسکا مضارع ضمہ وزن یَفْعُلُ پر بنتا ہی جیسے طَلَبٌ (مانگنا) مصدر طَلَبَ ماضی یَطْلُبُ مضارع وغیرہ لیکن اس قاعدہ مین چند مستثنا بھی ہین جیسے جَلَبٌ جَلَبَ الْجُرْحُ (گھاو بھرنے لگا) سے مضارع یَجْلِبُ غَبَنٌ (ٹھگنا یا کند ذہن ہونا) مضارع یَغْبِنُ غَلَبٌ (غالب ہونا) مضارع یَغْلِبُ وغیرہ لفظ غَلَبٌ قرآن کے اس فقرہ مین آیا ہی هُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اگر سَيَغْلِبُونَ پڑہین تو معنی ہونگے (وہ یعنی فارسی انھون یعنی یونانیون پر غالب ہونے کے بعد جلد جلد مغلوب ہون گے) اور اگر سَيُغْلَبُونَ پڑہین تو معنی ہونگے (وہ یعنی یونانی اُنھون سے یعنی فارسیون سے مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہون گے) مگر فرا ایسا جائز سمجھتا ہی کہ غَلَبٌ یہان غَلَبَةٌ کا کہ وزن اکثر یہ ہی اختصار ہی جیسے عِدًى عِدَةٌ (وعدہ کرنے کا اختصار ہی) اس شعر مین اِنَّ الْخَلِيطَ اَجَدُّوا الْبَيْنَ فَانْجَرَدُوا وَاَخْلَفُوكَ عِدَ الْاَمْرِ الَّذِي وَعَدُوا (تحقیق ان دوستون نے باہم کوشش کی اور چلے گئے اور خلاف کیا تجھ سے وعدہ اُس امر کا جو کیا تھا)۔

پانچوین فصل

اَلْمَرَّةُ وَالنَّوْعُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

یا پہلا اصلی حرف کوئی حرف علت رکھتا ہی تو اُسکا مصدر وزن فُعُولٌ پر کم بنتا ہی اور وزن فَعْلٌ پر اکثر بنتا ہی جیسے صَوْمٌ (روزہ رکھنا) مَشْیٌ (چلنا) وغیرہ یا وزن فِعَالٌ پر جیسے قِیَامٌ (کھڑا ہونا) وغیرہ یا وزن فَعَالٌ پر جیسے نَمَاءٌ (بڑہنا) وغیرہ کیونکہ اگرچہ وزن فُعُولٌ کبھی کبھی اس حالت مین آتا معلوم ہوتا ہی جیسے غُیُوبٌ (غائب ہونا) دُنُوٌّ (نزدیک ہونا) لیکن وہ کہتا ہی کہ وہ بے فصاحت ایسے اسمون سے متعلق ہی اور اسواسطے اکثر گفتگو مین بدل جایا کرتا ہی مگر فرا بیان کرتا ہی کہ فعل خواہ متعدی ہو خواہ لازم اگر اُسکا ماضی وزن فَعَلَ پر بنتا ہی اور مصدر اُسکا بولنے والے کو معلوم نہین ہوتا ہی تو مصدر زبان حجاز مین وزن فَعْلٌ پر اور زبان نجد مین وزن فُعُولٌ پر بنانا درست ہی۔

ساتوان قاعدہ

جس فعل کا ماضی وزن فَعُلَ پر بنتا ہی اُسکا مصدر اکثر وزن فَعَالَةٌ پر بنایا جاتا ہی جیسے کَرَامَةٌ (کریم ہونا) شَرَافَةٌ (شریف ہونا) خَبَاثَةٌ (خبیث ہونا) قَبَاحَةٌ (قبیح ہونا) فَصَاحَةٌ (فصیح ہونا) وغیرہ لیکن اس حالت مین فَعَالٌ فُعْلٌ فَعَلٌ اور فِعَلٌ بھی بہتیر آتے معلوم ہوتے ہین جیسے جَمَالٌ (جمیل ہونا) حُسْنٌ (حسین ہونا) کَرَمٌ (کریم ہونا) عِظَمٌ (عظیم ہونا) وغیرہ۔

آٹھوان قاعدہ

جسکا ماضی وزن فَعَلَ پر بنتا ہی اُسکا مصدر وزن فُعَلٌ یا فِعَلٌ پر کبھی نہین آتا سوا اس کے کہ فعل قسم ناقص سے ہو اور پہلا اصلی حرف واو یا یار کھتا ہو کہ اس حالت مین مصدر اُنھین دو وزنون مین سے کسی پر بنایا جاتا ہی جیسے هُدًی (راہ دکھانا) سُرًی

پانچوان قاعدہ

جو فعل رنگ کے معنی رکھتے ہین اُنکا مصدر اکثر وزن فُعْلَةٌ پر بنتا ہی جیسے حُمْرَةٌ (سرخ ہونا) خُضْرَةٌ (سبز ہونا) سُمْرَةٌ (کاہی ہونا) کُدْرَةٌ (گدلا ہونا) وغیرہ اور جو فعل ہلنے اور گھبرانے اور تڑپنے وغیرہ کے معنی رکھتے ہین اُنکا مصدر وزن فَعَلَانٌ پر بنتا ہی جیسے خَفَقَانٌ (دل کی بیقراری یا جو بخار دور سے پانی سا جان پڑتا ہی اُسکا رُک رُک کر چلنا) دَوَرَانٌ (دوڑنا) جَرَيَانٌ (بہنا) غَلَيَانٌ (اُبلنا) نَزَوَانٌ (کودنا) وغیرہ۔

چھٹا قاعدہ

جو افعال متعدی اوپر کے قاعدون مین تبلائے ہوئے معنی نہین رکھتے ہین اُنکا مصدر اگر ماضی وزن فَعَلَ پر یا فَعِلَ پر بنایا جاوے تو بیشتر وزن فَعْلٌ پر بنتا ہی جیسے ضَرْبٌ (مارنا) قَتْلٌ (قتل کرنا) حَمْدٌ (سراہنا) وغیرہ اور ان حالتون مین افعال لازم کا مصدر اگر ماضی وزن فَعَلَ پر بنایا جاوے تو وزن فُعُولٌ پر اکثر بنتا ہی جیسے دُخُولٌ (داخل ہونا) قُعُودٌ (بیٹھنا) سُجُودٌ (سجدہ کرنا) جُلُوسٌ (بیٹھنا) رُكُوعٌ (قد جھکانا) وغیرہ اور اگر ماضی وزن فَعِلَ پر بنایا جاوے تو وہ وزن فَعَلٌ پر بنتا ہی جیسے فَرَحٌ (خوش ہونا) مَرَضٌ (بیمار ہونا) طَرَشٌ (بہرہ ہونا) وغیرہ۔

تنبیہ

اس قاعدہ کو اگرچہ سیبویہ اور اخفش نے پسند اور منظور کیا ہی لیکن ابو العباس ابن الحاجب نے نہین منظور کیا ہی وہ یقین کرتا ہی کہ فَعَلَ اگر لازم ہوتا ہی اور پچھلا

کا ہے دونون وزن اس قسم کی سب مثالون سے متعلق ہین۔

دوسرا قاعدہ

جو فعل آواز کے معنی رکھتے ہین اُنکا مصدر کبھی کبھی وزن فِعَالٌ پر بنتا ہے جیسے صِیَاحٌ (پکارنا) نِبَاحٌ (کتے کا بھونکنا یا ہرن کا بولنا) وغیرہ لیکن اکثر وزن فُعَالٌ پر جیسے صُرَاخٌ (زور سے پکارنا) نُبَاحٌ (بھونکنا کتے کا) بُغَامٌ (اونٹ کا یا بیل کا یا ہرن کا بولنا) نُعَاقٌ (کوے کا قان قان کرنا) نُہَاقٌ (گدہے کا رینکنا) وغیرہ یا وزن فَعِیْلٌ پر جیسے ضَجِیْجٌ (زور سے رونا) ھَدِیْرٌ (اونٹ کا بلبلانا) صَہِیْلٌ (گھوڑے کا ہنہنانا) صَفِیْرٌ (چہچانا) نَعِیْبٌ (کوے کا قان قان کرنا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جو بھاگنے یا رغبت دینے کے معنی رکھتے ہین اُنکا مصدر بہت کرکے وزن فِعَالٌ پر بنتا ہے جیسے شِرَادٌ (بھاگنا) ضِرَابٌ (اونٹون کا یا اور جانورونکا جٹنا یعنی جفتی کھانا) حِرَانٌ (مویشی کا سرکش ہونا) طِمَاحٌ (مویشی کا سرکش ہونا) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو فعل درد یا بیماری کے معنی رکھتے ہین اُنکا مصدر بہت کرکے وزن فُعَالٌ پر بنتا ہے اگر ماضی وزن فَعِلَ پر بنایا جاوے جیسے سُعَالٌ (کھانسنا) دُوَارٌ (سر ہلانا) وغیرہ لیکن اگر ماضی فَعِلَ پر بنایا جاوے تو مصدر وزن فَعَلٌ پر بنے گا جیسے وَرَمٌ (سوجنا) وَجَعٌ (دکھ سہنا) وغیرہ وزن فُعَالٌ متعلق ہے اُن فعلون سے جو آواز کے یا درد کے یا بیماری کے معنی رکھتے ہین اور وزن فَعَالٌ سے بھی بدل جاتا ہے جیسے غُوَاثٌ (دہائی دینا) سُوَافٌ (بیمار یا بے آرام ہونا) وغیرہ۔

قسم مبالغہ کی سب مثالون مین الف ممدودہ کو لانا جائز کرتا ہی جیسے دِلِّیلیٰ یا دِلِّیلاء قِتِّیتیٰ یا قِتِّیتاءُ فِخِّیریٰ یا فِخِّیراءُ وغیرہ۔

چوتھی فصل

ثلاثی مجرد کے مفرد مصدرون کے بنانے کے قاعدے

مصدر کا ان وزنون سے جو اوپر بیان کئے گئے ہین کسی وزن پر واقع ہونا اکثر سماعتًا تجویز کیا جاتا ہی اور اسواسطے ایسے سوالون کے تصفیہ کے واسطے کتاب قواعد سے کتاب لغت بہتر وسیلہ ہی توبھی عربی قواعد نویسون نے اپنے دستور کے موافق محنت کر کے کچھ قاعدے نکالے ہین سو مین آگے بیان کرتا ہون۔

پہلا قاعدہ

جو فعل ہنر اور تجارت اور پیشہ اور مقام وغیرہ کے معنی رکھتے ہین اُن چھہ بابون مین سے کسی باب سے علاقہ رکھتے ہون اُنکے مصدر اکثر بنتے ہین وزن فِعَالَةٌ پر جیسے تِجَارَةٌ (سوداگری کرنا) عِبَارَةٌ (خواب بتانا) زِرَاعَةٌ (کھیتی کرنا) کِتَابَةٌ (لکھنا) صِيَاغَةٌ (زرگری کرنا) خِيَاطَةٌ (درزی گری کرنا) إِمَارَةٌ (سردار ہونا) سِيَادَةٌ (سردار ہونا) وغیرہ لیکن ان مین سے بعضے فَعَالَةٌ پر بھی بنتے ہین جیسے دَلَالَةٌ (راہ دکھانا) وَلَايَةٌ (قوت حاصل کرنا) اسی طرح پر بعضے قواعد نویسون کی رائے کے مطابق نِقَابَةٌ (حاکم ہونا) اَمَارَةٌ (حاکم ہونا) وغیرہ بلکہ سیبویہ کی رائے مین جو کہتا ہی کہ فَعَالَةٌ وزن مصدر کا ہی اور فِعَالَةٌ وزن اسم

سولہ لفظ ہر طرح کے دریافت کئے ہین جو اس وزن پر آتے ہین اور وہ یہ ہین تِبْیَانٌ (بیان کرنا) تِلْقَاءٌ (ملنا) تِهْوَاءٌ (رات کا ایک حصہ) تِمْسَاحٌ (ٹھٹھا کرنا یا خوشامدی) تِلْفَافٌ (ایک اوپر سے تہا یا ہوا لباس) تِلْقَامٌ (جلد نگلنے والا) تِمْثَالٌ (صورت یا تصویر) تِجْفَافٌ (بچہنا گھوڑے کے پسینہ پونچھنے کا) تِمْرَادٌ (کبوتر خانہ) تِقْصَارٌ (ہار یا پٹہ) تِلْعَابٌ (بڑا کھلاڑی) تِنْبَالٌ (پستہ قد یا بونہ) تِبْرَاكٌ اور تِعْشَارٌ اور تِرْبَاعٌ تین جگہون کے نام ہین تِضْرَابٌ ایک اسم ہمعنی ہے جو اُس وقت کو ظاہر کرتا ہے جس مین اُسکی اصل ضَرْب کے معنی درستی سے پائے جاوین جیسے اَتَتِ النَّاقَةُ عَلٰی تِضْرَابِهَا (اونٹنی آئی ٹھیک اُسوقت مین کہ اُٹھیا نے قابل تھی) ان شالون مین قاموس کے اعتبار پر تِمْشَاءٌ (چلنا) بھی داخل ہو سکتا ہے۔

۲ وزن فِعِّيْلَى یہ وزن کبھی زیادتی ظاہر کرتا ہے اپنی اصل کی نہین بلکہ اپنے مشتق کی جو ثلاثی مزید فیہ کے پانچوین باب تَفَاعُل پر بنا ہوتا ہے جیسے رِمِّيَّا کے معنی ہین (كَثْرَةُ التَّرَامِي (آپس مین تیر مارنے کی کثرت) حِجِّيْزٰی کے معنی ہین كَثْرَةُ التَّحَاجُزِ (لڑائی سے بچا بچی کی کثرت) جیسے وہی کہتے ہین كَانَتْ بَيْنَ الْقَوْمِ رِمِّيَّا ثُمَّ صَارُوْا اِلٰی حِجِّيْزٰی کے معنی ہین تَرَامَوْا ثُمَّ تَحَاجَزُوْا (اُس قوم نے بہت سی تیر مارا ماری کی اور پھر لڑائی سے بہت سی بچا بچی کی) لفظ فِخِّيْرٰی (زیادہ فخر کرنا) قِتِّيْتٰی (زیادہ چغلی کھانا) وزن فِعِّيْلَى کی مثالین ہین۔ وزن قلیل الاستعمال اور سماعی ہے لیکن بعضے قواعد نویس اسکو قیاساً ثلاثی مجرد کے سب مصدرون سے متعلق کرتے ہین اسکی بعضی مثالون مین الف ممدودہ یا مقصورہ برابر صحت سے آتا ہے جیسے خِصِّيْصٰی (زیادہ پہچاننا) یا خِصِّيْصَاءٌ اور کسائی قواعد نویس اتفاق عام کے برعکس الف مقصورہ کی جگہہ پہ

بیان تیسرے نقشہ پر

۱ وزن تَفْعَالٌ سیبویہ کی رای مین یہ وزن قیاسًا ثلاثی مجرد کے سب مصدرون سے جب مبالغہ کے معنی مین آتے ہین تب متعلق ہوتا ہی جیسے تَہْذَارٌ (زیادہ بمعنی بکنا) تَلْعَابٌ (زیادہ کھیلنا) تَرْدَادٌ (زیادہ ہٹانا) وغیرہ برخلاف اسکے شیخ الرضی اگرچہ اسکے مستعمل ہونے کی کثرت کا قائل ہی لیکن اسکی صحت اور درستی بہرحال محاورہ کے حوالہ کرتا ہی اور قواعد نویس فَرَّاء اور کوفہ کے مدرسے والے یقین کرتے ہین کہ تَفْعَالٌ دوسری صورت ہی تَفْعِیلٌ کی جو درست مصدر ہی ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے باب کا جسکی مُبَالَغَۃ بھی ایک خاصیت ہی یہ بات پڑہنے والے کو وہ باب جس مین اُن خاصیتون کا مذکور ہی دیکھنے سے معلوم ہوجاوے گی اس حالت مین تَرْدِیدٌ ہی اصل صورت تَرْدَادٌ کی جیسے تَکْرِیْرٌ اصل صورت ہی تَکْرَارٌ کی وغیرہ۔

ایک اور وزن ہی جو نقشہ مین داخل نہین ہی یعنی تِفْعَالٌ جیسے تِبْیَانٌ (بیان کرنا) اسکو سیبویہ نے ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے باب تَفْعِیلٌ کی ایک غیر درست صورت سمجھا ہی اس صورت مین تَبْیِیْنٌ ہی اصل صورت مصدر تِبْیَانٌ کی اور مبالغہ اس باب کی خاصیت ہی اسلیئے یہ بیان کثرت ظاہر کرسکتا ہی اور ابو حیّان ایسا یقین کرتا ہی کہ تِبْیَانٌ اور تِلْقَاءٌ دونون اسم ذاتی ہین مگر مصدر کے معنی مین مستعمل ہوتے ہین اور اعلم قواعد نویس کی یہ رای ہی کہ یہ وزن تَفْعَالٌ کی کہ اوپر کے نقشہ مین لکھا ہی نادرست صورتین ہین اس واسطے اگر محاورہ مانع نہوتا تو تَبْیَانٌ اور تَلْقَاءٌ ہونا چاہیئے تھا۔

وزن تِفْعَالٌ کسرہ کے ساتھہ عربی زبان مین بہت کم آتا ہی چنانچہ قواعد نویسون نے فقط

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۲۳	فَعَلُوت	جَبَرُوت	بڑا ہونا یا اُس کی زیادتی	۲۵	فَعَلُوتی	جَبَرُوتی	بڑا ہونا یا اُسکی زیادتی
۲۴	فُعْلُوت	جُبْرُوت	بڑا ہونا یا اُسکی زیادتی	۲۶	فِعِلِّیاء	جِبِرِّیاءُ	بڑا ہونا یا اُسکی زیادتی

تیسرا قسم

اَوزَانُ المُبَالَغَۃ

یعنی مبالغہ کے مصدرون کے وزن

تیسرا نقشہ

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	تَفعَال	تَجوَال	زیادہ مشق کرنا	۶	فِعِلّٰی	غِلِبّٰی	زیادہ غالب ہونا
۲	فِعِّیلٰی	دِلِّیلٰی	زیادہ راہ دکھانا	۷	فُعُلَّۃ	غُلُبَّۃ	زیادہ غالب ہونا
۳	فِعِیلَاء	خِصِیصَاء	زیادہ پہچاننا	۸	فَعُلَّۃ	غَلُبَّۃ	زیادہ غالب ہونا
۴	تِفِعَّال	تِقِطَّاع	زیادہ کاٹنا	۹	فَعَلَّۃ	بَغَتَّۃ	زیادہ یکایک آنا
۵	فِعَّال	کِذَّاب	زیادہ جھوٹ بولنا	۱۰	فَاعُولَۃ	سَاکُوتَۃ	زیادہ چپ ہونا

دوسرا نقشہ

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فُعُلَاءُ	غُلَوَاءُ	حد سے گذرنا	۱۲	مَفْعُوْلَاءُ	مَشْعُوْرَاءُ	جاننا یا اسکی زیادتی
۲	فُعَلَاءُ	طُلَوَاءُ	انتظار یا توقف یا تمیز سے کسی کی کثرت	۱۳	فِعْلَۃٌ	بِغْضَۃٌ	غصہ ہونا یا اس کی زیادتی۔
۳	فَعَالَاءُ	بَرَاکَاءُ	لڑائی میں مضبوط ہونا یا اسکی کثرت	۱۴	فَعْلَاءُ	بَغْضَاءُ	غصہ ہونا یا اس کی زیادتی
۴	فَعُوْلَاءُ	بَرُوْکَاءُ	لڑائی میں مضبوطی یا اسکی زیادتی	۱۵	فَعُوْلَۃٌ	جَبُوْرَۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۵	فَعِیْلَاءُ	مَطِیْطَاءُ	چلتے ہوئے ہاتھ ہلانا یا اسکی زیادتی	۱۶	فُعُوْلَۃٌ	جُبُوْرَۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۶	فُعَیْلَاءُ	مُطَیْطَاءُ	چلتے ہوئے ہاتھ ہلانا یا اسکی زیادتی	۱۷	فَعَلُوَّۃٌ	جَبَرُوَّۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۷	فَعِیْلیٰ	مَطِیْطیٰ	چلتے ہوئے ہاتھ ہلانا یا اسکی زیادتی	۱۸	فَعَلُوَۃٌ	جَبَرُوَۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۸	فُعَیْلیٰ	مُطَیْطیٰ	چلتے ہوئے ہاتھ ہلانا یا اسکی زیادتی	۱۹	فَعَلِیَۃٌ	جَبَرِیَۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۹	اِفْعِیْلیٰ	اِھْجِیْریٰ	خواب یا بیہوشی میں بکنا یا اسکی زیادتی	۲۰	فَعَلِیَّۃٌ	جَبَرِیَّۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۱۰	اِفْعِیْلَاءُ	اِھْجِیْرَاءُ	خواب یا بیہوشی میں بکنا یا اسکی زیادتی	۲۱	فِعْلِیَۃٌ	جِبْرِیَۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی
۱۱	فَاعُوْلَاءُ	سَارُوْرَاءُ	خوش ہونا یا اسکی زیادتی	۲۲	فِعْلِیَّۃٌ	جِبْرِیَّۃٌ	بڑا ہونا یا اسکی زیادتی

کرنے والا نہین ہی)۔

مَفْعُوْلٌ اور مَفْعُوْلَۃٌ اسم مفعول کی دونون جنس کے درست وزن ہین لیکن اخفش اور فرار قواعد نویسون کی رای مین وہی اکثر مصدر بھی ہین جیسے شَعَرَ مَشْعُوْرًا (اُس مردنے جانا ایک جاننا) کَذَبَ مَکْذُوْبًا (وہ جھوٹ بولا ایک جھوٹ بولنا) وغیرہ یہان ہر ایک فعل اپنے اپنے مصدر کے پہلے آیا ہی جیسے اوپر بتلایا ہی اور سیبویہ کی رای مین وہی مصدر نہین ہین بلکہ ایک قسم کے اسم وصفی ہین جو ایک وقت ظاہر کرتے ہین جس مین اس مصدر کے حدوث کا ہونا ثابت ہوتا ہی پس اس حالت مین شَعَرَ مَشْعُوْرًا کے معنی ہین شَعَرَ زَمَانًا مَشْعُوْرًا یا شَعَرَ زَمَانًا یُشْعَرُ فِیْہِ (اُس مردنے جانا جاننے کے وقت) اور کَذَبَ مَکْذُوْبًا کے معنی ہین کَذَبَ زَمَانًا یُکْذَبُ فِیْہِ (وہ جھوٹ بولا جھوٹ بولنے کے وقت) وغیرہ آتنا جاننا اور ضرور ہی کہ مصدر ہر زبان مین مَفْعُوْلٌ کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے اردو مین اُسکا لکھنا اچھا ہی یعنی لکھا ہوا اچھا ہی وغیرہ اور عربی مین کہتے ہین دِرْھَمٌ ضَرْبٌ (یعنی ضرب کیا ہوا درہم) یہان ضَرْب مَضْرُوْب کے معنی مین آیا ہی اگرچہ اس قسم کی مثالین بہت ہین لیکن انکی صحت اور درستی سماعی ہی یعنی محاورہ کے تابع ہی اسواسطے عِشْق (پیار کرنا) کو مَعْشُوْق (پیار کیا ہوا) کے معنی مین نہین لاسکتے اسلئے کہ استعمال عام کے موافق نہین ہی۔

دوسرا نقشہ

مضر مصدرونکے وزن جنکو بعضے قواعد نویس مبالغہ کے وزن کہتے ہین

اسم مصدر بہی ہر ایک زبان مین اسم فاعل کے معنی مین آتے ہین مثلاً اردو مین (لڑ بکنا) اور (سہانا) کہ صاف اسم مصدر ہین مگر اسم فاعل کے معنی مین بہی آتے ہین جیسے (وہ چھیا لڑ بکنا ہی) یعنی لڑ بکنے والا ہی اور (وہ باغ سہانا ہی) یعنی سہانے والا ہی وغیرہ اور عربی مین مصدر عَدْلٌ (انصاف کرنا) اور صَوْمٌ (روزہ رکھنا) اسم فاعل کی جگہہ مین آتے ہین جیسے زَیْدٌ عَدْلٌ بجاے زَیْدٌ عَادِلٌ (زید انصاف کرنے والا ہی) کے اور عَمْرٌو صَوْمٌ بجاے عَمْرٌو صَائِمٌ (عمر روزہ رکھنے والا ہی) کے ہر چند کہ اسطرح کی مثالین بہت ہین لیکن انکی صحت اور درستی محاورہ پر موقوف ہی یعنی سماعی ہی اس سے یہ بات پائی جاتی ہی کہ عِشْق کا عَاشِق کی جگہہ پر نہین استعمال کر سکتے ہین اسلیئے کہ استعمال عام کے موافق نہین ہی۔

وزن فَاعِلَةٌ ٹھیک اسم فاعل مونث کا وزن ہی لیکن اس پر بہت سے مصدر آتے معلوم ہوتے ہین سوا اسکے جو نقشہ مین درج کیا گیا ہی جیسے لَاغِیَةٌ (جھوٹ بکنا) بَاقِیَةٌ (رہنا) قَافِیَةٌ (پیچھے آنا) عَافِیَةٌ (آرام مین رہنا) فَاصِلَةٌ (جدا ہونا) دَالَّةٌ اصل مین دَالِلَةٌ (راہ دکھانا) وغیرہ ان مین سے دو اگلی عبارتون مین قرآن کی آئے ہین۔ هَلْ تَرٰی لَهُمْ مِنْ بَاقِیَةٍ جسکے معنی ہین هَلْ تَرٰی لَهُمْ مِنْ بَقَاءٍ (تم دیکھتے ہو واسطے اُنکے کچھہ بقا سے) لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ جسکے معنی ہین لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَذِبَةٌ (نہین ہی اسکے یعنی روز قیامت کے ہونے کے واسطے کچھہ جھوٹ) لیکن قواعد نویس انکو اسم فاعل ہی ٹھہراتے ہین اس حالت مین مِنْ بَاقِیَةٍ کے معنی ہونگے مِنْ نَفْسٍ بَاقِیَةٍ (یعنی اُن مین تم کوئی جینے والا دیکھتے ہو) اور کَاذِبَةٌ کے معنی ہونگے نَفْسٌ کَاذِبَةٌ (یعنی اُس کے ہونے کا کوئی جھوٹ

۴۳ وزن فُعُوْلٌ یہ مصدرون کا عام وزن ہی لیکن جس اجوف کا بچلا اصلی حرف یا ہوتا ہی اُس مین کبھی کبھی پہلے حرف پر بجاے ضمہ کے کسرہ لگتا ہی جیسے نِزُیُوْحٌ اصل مین نُزُیُوْحٌ (دور ہٹانا) وغیرہ ۔

۴۴ وزن فَیْعَلُوْلَۃٌ اسکی مثال دَیْمُوْمَۃٌ اصل مین دَیْوَمُوْمَۃٌ تھی ۔

۴۸ وزن فَیْعُوْلٌ اس کی مثال تَیْقُوْرٌ اصل مین وَیْقُوْرٌ تھی واو تا سے بدل گیا ہی ۔

۵۳ وزن اُفْعُوْلٌ اس کی مثال اُذْبِیٌّ اصل مین اُزْبُوْیٌ تھی واو یا ہو گیا ہی اور ضمہ کسرہ ہو گیا ہی ۔

تنبیہ

اتنے ہی وزن ہین جو مین پہلے نقشہ کے واسطے جمع کر سکا ہون لیکن چار پچھلے وزن یعنی فَاعِلٌ فَاعِلَۃٌ مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَۃٌ بہ نسبت مصدر کے اسم فاعل اور اسم مفعول کے لیئے زیادہ آتے ہین اسواسطے اِن مین سے ہر ایک وزن کا کچھہ حال لکھنا ضرور ہی کہ انکی نسبت قواعد نویس مختلف الرای ہین وزن فَاعِلٌ کی صرف ایک مثال قَائِمٌ ہی سوا ابو حیان نے لکھی ہی جیسے قُمْ قَائِمًا بجای قُمْ قِیَامًا (اُٹھہ ایک اُٹھنا) کے اس مین فعل اپنے مصدر کے پہلے جسکو مَفْعُوْلٌ مُطْلَقٌ کہتے ہین آتا ہی جیسے اردو مین جب کہتے ہین (اُسنے کھانا کھایا) یا (اُسنے رونا رویا) وغیرہ چونکہ اور کوئی ایسی مثال نہین ہی جو اس وزن پر مبنی ہو اسلیئے قواعد نویس قَائِمٌ کو مصدر نہین ٹھہراتے اور کہتے ہین کہ اسم فاعل ہی مگر یہان اسم مصدر کے معنی مین آیا ہی جیسے

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۴۵	فَيْعَلٌ	خَيْزَلٌ	بھاری چلنا	۵۵	تَفْعَلَةٌ	تَهْلَكَةٌ	مرنا
۴۶	فُعْلَلٌ	سُوْدَدٌ	سردار ہونا	۵۶	تَفْعِلَةٌ	تَهْلِكَةٌ	مرنا
۴۷	فُعْلُلٌ	سُوْدُدٌ	سردار ہونا	۵۷	تَفْعُلَةٌ	تَهْلُكَةٌ	مرنا
۴۸	فَيْعُوْلٌ	تَيْقُوْرٌ	حریص یا ذیتی قار ہونا	۵۸	تَفْعُوْلٌ	تَهْلُوْكٌ	مرنا
۴۹	فِعَّوْلٌ	عِلَّوْزٌ	پاگل ہونا	۵۹	تُفْعَلٌ	تُدْرَأُ	ڈھکیلنا
۵۰	فِعِلٌّ	هِجِنٌّ	جدا ہونا	۶۰	فَاعِلٌ	قَائِمٌ	کھڑا ہونا
۵۱	أَفْعَلٌ	أَزْفَلٌ	خفا ہونا	۶۱	فَاعِلَةٌ	لَاغِيَةٌ	جھوٹ بولنا
۵۲	إِفْعِيْلٌ	إِرْزِيْزٌ	برا کہنا	۶۲	مَفْعُوْلٌ	مَشْعُوْرٌ	جاننا
۵۳	أُفْعُوْلٌ	أُزْبِيٌّ	خوشی کرنا	۶۳	مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا
۵۴	أُفْعُوْلَةٌ	أُلْعُوْبَةٌ	کھیلنا				

۲۲ وزن فَعُوْلٌ ایسا قلیل الاستعمال ہے کہ شیخ الرضی نے فرمایا ہے کہ اس وزن پر خالی یہی پانچ مصدر آتے ہیں تَرَقُّوْبٌ (انتظار کرنا) وَضُوْءٌ (ہاتھ پانوں دھونا) طَهُوْرٌ (پاک کرنا) وَلُوْعٌ (خواہش کرنا) وَقُوْدٌ (جلنا) اِن میں سیبویہ نے ایک چھٹا قَبُوْلٌ (ماننا) شامل کیا ہے۔

نمبر	وزن	مثال	معنی
۱۹	فُعَالَۃٌ	فُجَاءَۃٌ	یکایک پہنچنا
۲۰	فِعِّیْلٌ	دِبِّیْبٌ	ہولے ہولے چلنا
۲۱	فَعِیْلَۃٌ	خَدِیْعَۃٌ	فریب دینا
۲۲	فَعُوْلٌ	رَقُوْبٌ	انتظار کرنا
۲۳	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل کرنا
۲۴	فَعُوْلَۃٌ	ضَرُوْرَۃٌ	ضرور ہونا
۲۵	فُعُوْلَۃٌ	صُعُوْبَۃٌ	سخت ہونا
۲۶	فُعُوْلِیَّۃٌ	عُبُوْدِیَّۃٌ	پوجنا
۲۷	فَعْلیٰ	شَکْوٰی	شکایت کرنا
۲۸	فِعْلیٰ	ذِکْرٰی	ذکر کرنا
۲۹	فُعْلیٰ	رُجْعٰی	پھرنا
۳۰	فَعَلیٰ	خَطَفٰی	جلد چلنا اونٹ کی طرح
۳۱	فَیْعَلیٰ	خَیْطَفٰی	جلد چلنا
۳۲	فَوْعَلیٰ	خَوْزَلیٰ	بھاری چلنا
۳۳	فَنْعَلیٰ	خَنْسَریٰ	بیوفا ہونا
۳۴	فَعَلَانٌ	شَنَآنٌ	دشمنی کرنا
۳۵	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	نا امید کرنا
۳۶	فُعْلَانٌ	شُکْرَانٌ	شکر کرنا
۳۷	فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	کودنا
۳۸	فِعْلَانٌ	عِرْفَانٌ	جاننا یا پہچاننا
۳۹	فُعْلَانٌ	فُرْقَانٌ	جورو کا خصم سے دشمن ہونا
۴۰	فَعَالِیَۃٌ	فَہَامِیَۃٌ	سمجھنا
۴۱	فَعْلُوْلَۃٌ	عَیْشُوْشَۃٌ	جینا
۴۲	فَیْعُوْلَۃٌ	دَیْمُوْمَۃٌ	ہمیشہ ہونا
۴۳	فُعْلُوْلَۃٌ	لُکْنُوْنَۃٌ	ہکلانا
۴۴	فُعَلْنِیَۃٌ	رُفَہْنِیَۃٌ	خوش رہنا

یعنی لازم ہی کہ جہان دونون مختلف ہوتے ہین وہان پہلا دوسرے کو جگہہ دیتا ہی کیونکہ اگرچہ وزن کا امتیاز کہین مطلق نہین رہتا لیکن حصہ اللسان کی طبیعت ممیزہ بیشک برقرار رہتی ہی۔
یہ آگے ثلاثی مجرد کے مصدرون کے تینون نقشہ ہین۔

پہلا نقشہ مفرد مصدرون کا

نمبر	وزن	مثال	معنی	نمبر	وزن	مثال	معنی
۱	فَعْلٌ	قَتْلٌ	قتل کرنا	۱۰	فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چورانا
۲	فِعْلٌ	فِسْقٌ	گناہ کرنا	۱۱	فِعَلٌ	صِغَرٌ	خورد ہونا
۳	فُعْلٌ	شُکْرٌ	شکر کرنا	۱۲	فُعَلٌ	هُدًی	راہ بتانا
۴	فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	۱۳	فُعُلٌ	رُحُمٌ	رحم کرنا
۵	فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	ڈھونڈھنا	۱۴	فَعَالٌ	صَلَاحٌ	نیک ہونا
۶	فُعْلَةٌ	کُدْرَةٌ	گدلا ہونا	۱۵	فِعَالٌ	قِیَامٌ	کھڑا ہونا
۷	فَعَلٌ	فَرَحٌ	خوش ہونا	۱۶	فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا
۸	فَعِلٌ	لَعِبٌ	کھیلنا	۱۷	فَعَالَةٌ	صَبَاحَةٌ	خوبرو ہونا
۹	فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب ہونا	۱۸	فِعَالَةٌ	عِبَادَةٌ	پوجنا

وہی مصدر داخل ہین جو خالی حدوث ظاہر کرتے ہین اور دوسرے ہین وہی جو حدوث کی کثرت ظاہر کرتے ہین اور اسواسطے اَوْزَانُ المُبَالَغَۃ یعنی مبالغہ کے وزن کھلاتے ہین ان دونون کا تفاوت بہت سی مثالون مین تو صاف ہوگیا ہی اور بہت سی مثالون مین ایسا مشکوک ہی کہ جس وزن کو بعضے قواعد نویس مبالغہ کا ٹھہراتے ہین اُسکو دوسرے مبالغہ کا نہین ٹھہراتے ہین اسلیئے مین ثلاثی مجرد کے مصدرون کی تین قسم بیان کرونگا پہلی مین وہی مصدر داخل کرونگا جنکو سب قواعد نویسون نے مفرد ٹھہرایا ہی دوسری مین وہی جنکو اکثر علما نے مفرد سمجھا ہی لیکن بعضے نامور قواعد نویسون نے برعکس سوچا ہی اور تیسرے مین وہی جو سب اہل عرب کی اتفاق راے سے مبالغہ کے ٹھہرے ہین۔

پس ہر ایک قسم کے وزن جو مجھکو ہم پہنچے ہین آگے نقشہ مین درج کرتا ہون اور ہر ایک وزن کی مثال بھی لکھتا ہون سو پڑھنے والے کو چاہیئے کہ از بر یاد کرلے کہ اگرچہ بعضے وزن استعمال مین اسقدر کم آتے ہین کہ سوا قواعد کی کتابون کے اور کہین نہین پائے جاتے لیکن بعضے مثل فَعَلٌ فِعَلٌ فُعَلٌ وغیرہ کثیر الاستعمال ہین اور انکی مثالین بیشمار ہین اسواسطے انکی مثالونکا بتانا کچھہ دشوار نہین ہی لیکن جیسا ایک کا بتانا ہی ویسا بہت کا اور میری کتاب مین بیفائدہ باتون کے لئے جگہہ نہین ہی۔

جو وزن تبلانے والا ہون اُن مین بہت سے درمیان مصدرون کے اور دوسرے اسمون کے مشترک ہین جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) اور کَرَمٌ (بخشش) کہ دونون ایک وزن پر بنے ہین مگر پہلا جامد ہی اور دوسرا ثلاثی مجرد کا ایک مصدر ہی اس سے ظاہر ہی کہ خالی اسم کے وزن سے ایسا وسیلہ تام حاصل نہین ہوسکتا جس سے اُسکی جگہہ زبان کے حصون مین مقرر کیجاوے پس جو کوئی ٹھیک تحقیق کیا چاہے اُسکو معنی اور وزن دونون سے ہدایت

یا وزن مِفْعَالٌ پر جیسے مِقْدَارٌ ہم معنی مَقْدُرَۃٌ (قوت) کا وغیرہ اور
بعضی بلا امتیاز وزن مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَۃٌ یا مَفْعِلَۃٌ پر بنا دیے جاتے
ہین جیسے مَحْمِدَۃٌ (سراہنا) مَذِمَّۃٌ (براکہنا) مَعْجَزٌ یا مَعْجَزَۃٌ
(کمزور یا بیہودہ ہونا) مَظْلِمَۃٌ (ستانا) مَعْتِبَۃٌ (غصہ کرنا) مَحْسِبَۃٌ
(سوچنا) مَضِنَّۃٌ (بخیل ہونا) وغیرہ اور بعضے ایسے ہی ہین کہ انکے بیچلے اصلی حرف کو
تینون حرکتین برابر لگتی ہین جیسے مَهْلِكٌ یا مَهْلُكَۃٌ (مرنا) مَقْدِرَۃٌ (طاقت)
مَأْرُبَۃٌ (چاہنا) وغیرہ۔

جاننا چاہیے کہ وزن مَفْعَلٌ یا مَفْعَلَۃٌ ہین اور مَفْعِلٌ یا مَفْعِلَۃٌ مین حرف
تا کا ہونا نہونا کچھ فرق نہین لاتا ہی کہ وہ ایک طرح کا اتنا ہی جسکو جب چاہتے ہین تب رکھتے
ہین اور جب چاہتے ہین تب دور کرتے ہین لیکن اگرچہ ایسا حال ہی تو بھی اُسکا رکھنا یا دور کرنا
آج تک بہت جگہون مین محاورہ پر ہی منحصر معلوم ہوتا ہی یہان تک کہ بدون اجازت اسکے نہ اُسکو
درستی سے رکھہ سکتے ہین نہ دور کرسکتے ہین - اب ثلاثی مجرد کے مصدر بنانے کے وزن بیان
کرتا ہون۔

تیسری فصل

اَوْزَانُ الْمَصَادِرِ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

یعنی ثلاثی مجرد کے مصدرونکے وزن

یہ وزن بہت ہین اور کسی قواعد نویس نے سب نہین لکھے انکی دو قسم ہین پہلی قسم عرفی

مَوْحَلٌ (گدلانا) مَوْحِلٌ (جگہہ یا وقت گدلانے کا) وغیرہ اس قاعدے کو صحاح کے مصنف جوہری قواعد نویس نے پسند کیا ہی اور دوسرے قواعد نویس اس مصدر کو اوّل کے قاعدہ کے مطابق بناتے ہین خواہ وہ واو مضارع مین گرے خواہ نگرے۔

چوتھا قاعدہ

اکثر عالمون کی دانست مین جب اجوف کا بچلا اصلی حرف یا ہوتا ہی اُسکا مضارع اگر یَفْعِلُ پر بنتا ہی تو مصدر میمی ہمیشہ وزن مَفْعَل پر اور اِسْمُ الظَّرْف وزن مَفْعِل پر بنایا جاتا ہی جیسے مَبَاعٌ (بیچنا) اور مَبِیعٌ (جگہہ یا وقت بیچنے کا) مَغَابٌ (غائب ہونا) مَغِیبٌ (جگہہ یا وقت غائب ہونے کا) وغیرہ لیکن بعضی قواعد نویس کہتے ہین کہ دونون وزن مصدر میمی کے معنی مین درست آتے ہین اور بعضی قواعد نویس مثل اَبُوحَیَّانْ باشندہ اَنْدُلُسِیَہ کے یقین کرتے ہین کہ اسکی تجویز خالی محاورہ پر موقوف ہی اسلیے اُنکی رائے کے موافق مَعَاشٌ (جینا) کے عوض مَعِیشٌ نہین لاسکتے اور نہ مَحِیصٌ (ہرن کا قصاب کی چھری کے نیچے تڑپنا) کے عوض مَحَاصٌ لاسکتے ہین لیکن جوہری قواعد نویس کی رای مین دونون وزن کا دونون معنی مین آنا درست ہی جیسے مَعَاشٌ یا مَعِیشٌ (جینا یا جگہہ یا وقت جینے کا) وغیرہ۔

خاتمہ

بعضے مصدر اس قسم کے کبھی کبھی خلاف قاعدہ وزن مَفْعُلٌ پر بنتے ہین جیسے مَکْرُمٌ (بزرگ یا کریم ہونا) مَعُونٌ (مدد دینا) مَأْلُكٌ (پیام بھیجنا) وغیرہ یا وزن مَفْعِلٌ پر جیسے مَکْبِرٌ (بزرگ ہونا) مَرْجِعٌ (پھرنا) وغیرہ یا وزن مَفْعِلَةٌ پر جیسے مَعْرِفَةٌ (جاننا) مَغْفِرَةٌ (بخشنا) مَعْذِرَةٌ (عذر مانگنا) وغیرہ

وزن قیاسًا ثلاثی مجرد کے چھئون باب سے متعلق ہین فقط اُن فعلون کے سوا جنکا ذکر آگے آویگا جیسے مَقْتَلٌ (قتل کرنا) مَضْرَبٌ (مارنا) مَفَرٌّ اصل ہین مَفْرَرٌ (بھاگنا) وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

قسم مثال کے جو فعل پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اُنکا اس طرح کا مصدر اگر اُنکا پہلا اصلی حرف کوئی حرف علت نہوگا اور پچھلے اصلی حرف کا ہمجنس نہوگا تو وزن مَفْعِلٌ پر اور کبھی کبھی وزن مَفْعِلَةٌ پر بنایا جاوے گا جیسے مَوْعِدٌ مَوْعِدَةٌ (وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (ڈرنا) مَوْضِعٌ (رکھنا) وغیرہ لیکن جب پچھلا اصلی حرف کوئی حرف علت ہوگا یا پچھلے اصلی حرف کا ہم جنس ہوگا تو یہ مصدر وزن مَفْعَلٌ پر اور کبھی کبھی مَفْعَلَةٌ پر بنایا جاویگا جیسے مَوْعًى (یاد کرنا) مَوْلًى (نزدیک ہونا) مَوَدَّةٌ اصل ہین مَوْدَدَةٌ (دوست ہونا) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

جب کسی مثال کا پہلا اصلی حرف واو ہوتا ہی تب وہ واو مضارع سے گر بھی جاتا ہی اور نہین بھی گرتا یَفْعِلُ کے وزن پر آنے سے تو وہ اکثر گر جاتا ہی جیسے یَعِدُ اصل ہین یَوْعِدُ وہ وعدہ کرتا ہی یا کریگا) وغیرہ لیکن وزن یَفْعَلُ پر آنے سے نہین گرتا ہی جیسے یَوْجَلُ (وہ ڈرتا ہی یا ڈریگا) وغیرہ پس جہان گر جائیگا وہان مصدر میمی اوپر کے قاعدے کے مطابق بنایا جائیگا اور جہان نہین گریگا وہان مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ دونون وزن پر بنانا درست ہوگا مگر مصدر کے معنی خالی پہلا وزن ہی دیتا ہی دوسرا وزن اِسْمُ الظَّرْفِ یعنی جگہہ یا وقت کا نام ہی جیسے مَوْجِلٌ (ڈرنا) مَوْجِلٌ (جگہہ یا وقت ڈرنے کا)

نہین نکل سکتے ہین اور اگر قسم خماسی کا کوئی مصدر نہین ہی تو اس قسم کا کوئی مشتق بہی نہین ہوسکتا اسلیے کہ مشتق ہمیشہ مصدر سے بنتا ہی۔

مطابق اسکے تمام اسمائے خماسی بلالحاظ معنی قسم جامدین داخل ہین اگرچہ اُن مین سے بعض بعض جیسے اسمای وصفی کے معنی رکہتے ہین مصدر کے معنی بہی رکہہ سکتے ہین تاہم وہی ذات ہی کے مظہر ہوتے ہین اور اسلیئے جامد ہین نہ صرف قواعد عربی کی زبان صنعتی کی روسے بلکہ عقل کی اور اپنے معنی کی طبیعت کی روسے۔ اب آگے ثلاثی مجرد کے مصدرون کی ترکیب کے قاعدے اور وزن تبلاتا ہون۔

دوسری فصل

اَلْمَصْدَرُ الْمِیْمِیُّ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

یعنی ثلاثی مجرد کے مصدر میمی

افعال ثلاثی مجرد کے چھون باب دو طرح کے مصدر رکہتے ہین پہلی طرح کے مصدر میمی کہلاتے ہین اسلیئے کہ حرف میم سے شروع ہوتے ہین اور دوسری طرح کے صرف مصدر کہے جاتے ہین اسلیئے کہ وہ کوئی خاص علامت نہین رکہتے ہین دونون زبان عربی مین بیشتر آتے ہین دوسری طرح والون کے بنانے کے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہین ہی لیکن پہلی طرح والے ان قاعدون سے بنائے جاتے ہین۔

پہلا قاعدہ

اس قسم کے مصدر بیشتر وزن مَفْعَلٌ پر اور کبھی کبھی وزن مَفْعَلَةٌ پر بنتے ہین۔

یا مکان کے یا کسی مقرر آلہ قتل کے جس مین یا جس پر یا جس سے قتل ہو سکتا ہی۔
اسلئے معلوم ہوتا ہی کہ تمام مشتقات جو مصدر سے بنائے جاتے ہین معنی اُس مصدر کے کسی اسم
ذاتی مین خواہ اصلی ہو خواہ فرضی جس سے کسی طرح پر وہ علاقہ رکھتے ہین ظاہر کرتے ہین اور
نسبت ایک دوسرے کے درمیان اتصال ضروریہ سے ہوتی ہی کیونکہ دونون ایک دوسرے کے مظہر
ہوتے ہین جو حدوث لفظ قتل سے ظاہر ہوتا ہی ہمارے خیال مین نہین آسکتا جب تک اُن کل صیغون
پر جو اس چھوٹے سے لفظ سے بنائے جاتے ہین لحاظ نہین کرتے ایسے ہی اسکے مشتقات سے کسی مشتق
کے معنی نہین سمجھ سکتے جب تک اُس اصل کے معنی نہین جانتے اور اگرچہ اسم جامد سے کوئی مشتق نکالا
جاتا ہی تو وہ بھی اسم اصلی کے معنی خود مین ظاہر کرتا ہی جیسے فَارِس (اسپ سوار) جو اسم جامد
فَرَس (اسپ) سے بنایا جاتا ہی اور فرس کے معنی خود مین ظاہر کرتا ہی لیکن اسم مشتق فَارِس
کے معنی اسم اصلی فَرَس کے معنی پر لحاظ کئے بغیر سمجھ مین نہین آسکتے مگر اسم اصلی فَرَس کے معنی
اسم مشتق فَارِس کے معنی پر لحاظ کئے بغیر بخوبی سمجھ مین آتے ہین اس بیان سے ان دو
مشتقون کا یعنی حدوث اور ذات ظاہر کرنے والے مشتقون کا فرق ظاہر ہی اور اگرچہ لفظ
اشتقاق صرف حدوث ظاہر کرنے والے مشتقون سے علاقہ رکھتا ہی لیکن بعض اوقات لفظ
صَوغ (نکالنا) کے معنی مین اکثر اور طرح کے مشتقون سے بھی علاقہ رکھتا ہی۔
اب مصدر عربی کے معنی کی طبیعت بیان کرکے یہ بیان کرنا ضرور ہی کہ ہر ایک زبان مین کسی
مصدر کی اتفاقی صورت گردان کی مخرج نہین ہوتی ہی مثلاً اہل عرب قسم خماسی کے افعال
نہین رکھتے ہین اس سے یہ بات حاصل ہی کہ اسماء خماسی کسی فعل عربی کا مخرج نہین ہوتے
وسواسطے کوئی خماسی اسم جو کسی حدوث یا صفت کا مظہر ہوتا ہی اگرچہ قواعد عام کی رو سے
مصدر بھی ہو قواعد عربی کی زبان صنعتی مین مصدر نہین ہو سکتا کیونکہ اس سے افعال وغیرہ

لفظ مَقْتَل (قتل کرنے کا زمان یا مکان) استعمالاً ایک اسم ذاتی ہی تاہم درستی کے ساتھ یہ ایک خود مختار نام نہین ہی بلکہ ظاہرا میرے نزدیک ایک صفت بعینہ یعنی اسم لقبی ہی جو بلا اتیان اُس زمان کے یا اُس مکان کے معنی دیتا ہی جس مین یا جس پر قتل ظہور مین آتا ہی۔
اگرچہ وہ دوری ضروری سے اسم ذاتی کی جس سے متعلق ہوتا ہی بولنے مین استعمالاً اسم ذاتی سا آتا ہی تاہم باعث اسکا اُن لوگون سے پوشیدہ نہین ہی جو خیال کرتے ہین کہ اسکے ساتھ اسم ذاتی کا اظہار عموماً فضول و بے فائدہ ہی اوّل اسلئے کہ ہم جانتے ہین کہ پہلے ہی سے وہ اُس مکان یا زمان کا مظہر ہی جس پر یا جس مین قتل ہوا ہی دوم اسلئے کہ اسم ذاتی کے نرہنے پر ان دونون کے دریان اکثر قرینہ رہنماے کامل ہی۔
اسواسطے اگر صرف یہ امر کہ ایک مصدر سے دوسرے مصدر کا اشتقاق جیسے خُرُوج (نکلنا) سے اِخْرَاج (نکالنا) مستثنیٰ کرتے ہین تو یقین ہوتا ہی کہ تمام مشتقات یعنی افعال اور اسماے مشتق اور اسماے لقبی جو کسی مصدر سے بنائے جاتے ہین فی الحقیقت اپنی طبیعت سے اسماے صفتی یا نسبتی ہین اگرچہ چند وجوہ سے جنکا مذکور آگے بخوبی کیا جائے گا اسماے وصفی نہین ہین مثلاً مصدر قَتْل (کاٹنا) سے اسم فاعل قَاتِل (کاٹنے والا) نکالتے ہین تو یہ ایک اسم صفتی ہی جو اُس فعل کے فاعل سے علاقہ رکھتا ہی اور اسم مفعول مَقْتُول (کاٹا ہوا) نکالتے ہین تو یہ ایک اسم صفتی ہی جو اُسکے مفعول سے علاقہ رکھتا ہی اور فعل کے سب صیغہ جیسے قَتَلَ (اُس مرد نے کاٹا) قُتِلَ (وہ کاٹا گیا) وغیرہ نکالتے ہین تو یہ صاف اسم صفتی ہین کیونکہ یہ کسی اسم ذاتی مین کرنا یا سہنا قتل کا ظاہر کرتے ہین اور اِسْمُ الظَّرْف اور اِسْمُ الآلَة جیسے مَقْتَل (زمان یا مکان قتل کا) اور مِقْتَال (آلہ قتل کا) دو استعمالی اسماے ذاتی ہین لیکن حقیقت مین اپنی طبیعت سے اسماے صفتی ہین کیونکہ وہی صاف مظہر ہین کسی متقرر زمان

عمل کرتا ہی اور مفعول پر بہی۔

مین بتلا چکا ہون کہ زبان عربی مین کبہی مصدر صورۃً اِسْمُ مَصْدَر سے پہچانا جاتا ہی جیسے حَلْف (قسم کہانا) اور حِلْف (قسم) لیکن اکثر ایک ہی صورت دونون کے واسطے مستعمل ہوتی ہی جیسے ضَرْب (مار یا مارنا) وغیرہ اور چونکہ یہ معنی مصدر حالت اضافی کے وسیلہ سے اپنے فعل کے فاعل یا مفعول سے علاقہ رکہتا ہی اسلیئے یہ عبارت ضَرْبُ زَیْدٍ (زید کا مارنا) ظاہرا دو معنی رکہتا ہی اول معنی فعل معروف کے بشرطیکہ زید فاعل یعنی مارنے والا ہو دوم فعل مجہول کے بشرطیکہ زید مفعول یعنی مارا جانے والا ہو۔

یہ بات دریافت کرنے کے لیئے کہ جب مصدر اس طرح پر استعمال پاتا ہی تب ان دونون معنی مین سے کون سے معنی رکہتا ہی ہمکو چاہیئے کہ قرینہ پر لحاظ کرین مثلاً اگر مین کہون کہ چاہنا عورتون کا تو آگے ان کے عاشقون کے ساتہہ حرف ربط کو یا سے لانے سے معلوم ہوگا کہ وہ اُس فعل کی فاعل ہین یا مفعول ہین جیسے (چاہنا عورتون کا عاشقون کو) یا (چاہنا عورتون کا عاشقون سے) عربی مصدر کی بلکہ ہر ایک زبان کے مصدر کی یہ خاصیت ہی کہ جب مضاف ہوکر فاعل کے ساتہہ علاقہ رکہتا ہی تب فعل معروف کے معنی دیتا ہی اور جب مضاف ہوکر مفعول سے علاقہ رکہتا ہی تب فعل مجہول کے معنی دیتا ہی پس یہی وجہ معقول ہی اس بات کی کہ اہل عرب مصدر کے واسطے حالت مجہولی مین کوئی جدی صورت نہین رکہتے اور ہر ایک مصدر کو دونون حالت مین لاتے ہین جیسے ضَرْب (مارنا یا مارا جانا) قَتْل (کاٹنا یا کاٹا جانا) وغیرہ

اگر یہ بیانات بخوبی سمجہہ مین آجائینگے تو پڑہنے والے کو عربی مصدر کی طبیعت اچہی طرح معلوم ہوجاویگی اگرچہ بہت سے مشتقات جو اُن سے بنائے جاتے ہین استعمالاً اسمائے ذاتی ہین مگر میری دانست مین وہ اسمای صفتی یا نسبتی ہین اور اسلیئے اسمائے وصفی ہین مثلاً

خاص چاہتا ہی۔
نام کسی حدوث کا اُسکے وقوع پر خیال کئے بغیر درستی کے ساتھ مصدر نہین ہو سکتا مگر
اِسْمُ مَصْدَر (اسم مصدر) یعنی وہ اسم ہوتا ہی جس سے مصدر نکلتا ہی مصدر خود مصدر
ہوتا ہی یا کبھی اسم ہوتا ہی جو حدوث کا وقوع ظاہر کرنے کے لیئے کام آتا ہی اور اسواسطے وہی
عمل رکھتا ہی جو فعل متعلقہ سے علاقہ رکھتا ہی مثلاً اگر فعل لازم ہوتا ہی تو مصدر درستی کے ساتھ
فاعل پر عمل کرتا ہی اور اگر متعدی ہوتا ہی تو مفعول پر بہی جیسے ضَرْبُ زَیْدٌ عَمْرًا
(مارنا زید نے عمر کو) یعنی زید کا عمر کو مارنا) وغیرہ اگرچہ زید اور عمر یہان وہی حالتین اختیار
کرتے ہین جو وہی فعل متعلقہ استعمال کرنے سے اختیار کرتے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا
(مارا زید نے عمر کو) لیکن ان مین سے ایک اسم خواہ زید ہو خواہ عمر اکثر حالت اضافی مین
رہتا ہی جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا (مارنا زید کا عمر کو) ضَرْبُ اللِّصِّ الْجَلَّادُ
(مارنا یا مارا جانا چور کا جلاد سے) وغیرہ۔
لیکن یہ دوسرا اسم یعنی زید یا جلاد فاعل ہی اسلیئے ہمیشہ حالت فاعلی مین رہتا ہی اس سے
ظاہر ہی کہ مصدر فاعل پر عمل کرتا ہی اور وہ دوسرا اسم یعنی عمر مفعول ہی اسلیئے ہمیشہ حالت
مفعولی مین رہتا ہی اس سے ظاہر ہی کہ وہ مفعول پر بہی عمل کرتا ہی اور اگرچہ عام اسم ذاتی
کی طرح وہ حالت اضافی مین بہی آتا ہی تاہم اس بات سے اس بیان کی درستی مین کہ ہر ایک
مصدر مصدر کی طرح اپنے فعل کا عمل رکھتا ہی کچھہ فرق عائد نہین ہوتا ہی برخلاف اسکے اِسْمُ مَصْدَر
یعنی اسم مصدر اگر مصدر سا خیال کیا جاوے تو حالت اضافی کے عمل کے سوا کہ ہر ایک اسم
ذاتی رکھتا ہی اور کچھہ عمل نہین رکھتا ہی اور اس طرح پر انکے درمیان وہ فرق ظاہر ہی جو اسم
ذاتی چاہ اور مصدر چاہنا سے ظاہر ہوتا ہی کہ بخلاف اسم ذاتی چاہ کے مصدر چاہنا فاعل پر بہی

اور اس سبب سے دل پر اپنا اثر ہمیشہ رکہہ سکتی ہین تاہم درستی کے ساتہہ قسم حدث مین داخل کی جاتی ہین کیونکہ ایک دوسرے پر غالب ہوسکتی ہین اور کچہہ عرصہ تک اُسکی نیستی پیدا کرسکتی ہین لیکن لفظ ہمیشگی مثل دوسری صفتون کے صاف ایک مخرج فعل لازم کا ہی اسلئے ظاہرا حدوث ظاہر نہین کرسکتا اور ایسے ہمون کو قسم مصادر مین داخل کرنے کے لئے شاید ایسا بہتر ہوگا کہ مصدر کے اس بیان کو ہر ایک صفت کے نام سے متعلق کرین کیونکہ ہر ایک صفت حدوث نہین ہوتی ہی اگرچہ اس بات کا فیصلہ پڑہنے والے کی رای پر چہوڑتا ہون۔

نام کسی ذات کا ضرورةً مخرج اشتقاق نہین ہوتا کیونکہ وہ ضرورةً کسی قسم کے مشتقات سے متعلق نہین ہی مثلاً ہم سنتے ہین کہ لفظ اسپ ایک عمدہ اور کارآمد جانور کا نام ہی اور اس سے چند مشتق پیدا ہوتے ہین جیسے یابو سوداگر چابک سوار یا سائس وغیرہ مگر درحقیقت اسپ ان کا مخرج نہین ہی اور نہ انہون سے ضرورةً کچہہ علاقہ رکہتا ہی اسلیئے اس حالت مین اسم اصلی اپنے مشتقون کے ساتہہ صرف رفع تکلیف کے واسطے متعلق ہوتا ہی اور چونکہ اہل عرب اس قسم کے مشتقون سے لفظ اشتقاق عائد نہین کرتے ہین اسلئے انہون نے انکا نام جامد رکہا ہی اور اسکی تعریف یون بیان کی ہی لَا يُشْتَقُّ وَلَا يُشْتَقُّ مِنْهُ یعنی نہ کسی سے وہ نکالا ہوا ہی نہ اُس سے کوئی نکالا ہوا ہی۔

لیکن نام ایک ذات کا کچہہ زمانہ گذرنے سے نام ایک حدوث کا ہوجاتا ہی جیسے پنیانا (پانی ہونا) مکیانا (مکی مارنا) وغیرہ اور اس حالت مین یہ تمام خاصیتین مصدر کی حاصل کرتا ہی جسکو اہل عرب مُشْتَقٌّ مِنْهُ کہتے ہین جس سے الفاظ مشتق بنائے جاتے ہین اب حدوث کے نام سے ہم بہ آسانی مصدر کی اور اُن مشتقون کی جو اُس سے بنائے جاتے ہین طبیعت دریافت کرسکتے ہین اور یہ زبان کا بہت ضروری حصہ ہی اسلئے زیادہ خیال

واجب رکھتا ہی اور یہ نام ایسے سریع الفہم ہین کہ چند مستثنیٰ کے سوا جتنے اسمای ذاتی زبان
مین متصور ہین اُن پر حاوی ہوتے ہین اور جن لفظون کو مین نے اِس بیان مین مستثنیٰ کیا ہی
سو مخصوصًا یا مطلقًا اسمای معنی دار ہین نام کسی وقت کے یا کسی جگہہ کے حصون کے جیسے
ماہ و سال و میل وغیرہ یا چیزون کے جنکی طبیعت باوجودیکہ ہم اُنکی ہستی سے واقف ہین ہمارے
احاطۂ دریافت سے باہر ہی جیسے دل و روح و جان وغیرہ ایسے اسماء درستی سے نہ نام حدث
ہو سکتے ہین نہ نام ذات تاہم یہ سب نام جامد سے اچھی طرح ظاہر ہوتے ہین کیونکہ ان سے کسی
قسم کے مشتق نہین نکلتے ہین ایک اور قسم استعمالی اسمای ذاتی کی ہی سو مین آگے تبلاؤن گا کہ
حقیقت مین اسمای صفتی ہین جیسے دوست و دشمن و نوکر و غلام وغیرہ لیکن انکے ساتھہ اور
ایسے ہی دوسرے مستثناؤنکے ساتھہ مین سوچتا ہون کہ یہ تجویز اختیار کر سکتا ہون کہ ہر ایک زبان کے
تمام اسمای ذاتی اگر کسی ذات کے مظہر نہین ہوتے ہین تو ضرور کسی حدث کے مظہر ہوتے ہین
نام کسی ذات کا حواس خمسہ مین سے کسی کا صاف مقام معلوم ہوتا ہی جیسا مرد و اسپ و
قصبہ و شہر و زر و سیم و آہن و ہوا وغیرہ اور نام کسی حدث کا صرف اُسکے وقوع پر لحاظ
کرنے سے معلوم ہوتا ہی جیسا الفت و نفرت فرحت و حسرت نیکی و بدی وغیرہ ہر ایک حالت
مین یہ ہر دو فقط اسمای ذاتی ہین لیکن وہ پہلے اسم بالطبیعت ایک قائم اور پائدار اور آزاد
ہستی رکھتے ہین اور یہ پچھلے اکثر ناپائدار ہین اور کسی طرح کی ہستی نہین رکھہ سکتے سوا اسکے کہ
اُن اشیا کے ساتھہ شامل ہون جن سے بالطبیعت وہ جدا نہین ہو سکتے اگرچہ گفتگو مین اور طرح
پر آتے ہین۔

مثلاً باروت کا اُڑنا بالطبیعت ایک ناپائدار حدث ہی کیونکہ اُسکا وقوع دفعتًہ نظر آتا ہی اور
پھر غائب ہو جاتا ہی اور اگرچہ الفت و نفرت عادات قائمہ کی پائداری حاصل کر سکتی ہین

مناسبت سے اُسی کے ساتھ متعلق رہینگے اور یہ بات بہتر ہی اس سے کہ استعمال کی خودمختاری کے تابع ہون جو اکثر قواعد عامہ سے برخلاف ہی کیونکہ استعمال کسی قاعدہ سے نہین ہوتا ہی صرف خیسال سے ہوتا ہی۔

اگر یہ بیانات صحیح ہین تو حاصل یہ ہی کہ ان ابواب کے خواص جیسے اب زبان عربی مین موجود ہین قبائح ضروری کی تبدیل کے تابع ہین تو بھی ہم زبان کے ایسے سلسلہ کی تعریف کرتے ہین جیسا زبان عربی کا سلسلہ ہی جو ہمیشہ فضیلت کا فخر رکھتا ہی اور حالت کمی سے حالت بیشی پر آسکتا ہی

ساتوان حصہ

پہلی فصل

بیان مصدر

عربی قواعد نویس جس لفظ سے اسما و افعال مشتقہ نکلتے ہین اُسکو اَلْمَصْدَر کہتے ہین کیونکہ حقیقت مین مصدر اشتقاق کا ایک چشمہ کلان ہی اسکے بغیر نہ افعال بن سکتے ہین نہ اسمای مشتقات یعنی اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل و اسم تصغیر و صفت مشبہہ وغیرہ مصدر کو اِسْمِ حَدَث یا حدوث کہتے ہین اور یہ مختلف اقسام کے وزن اور صورتین جو دوسرے اسمون کے ساتھ عام ہین اختیار کرتا ہی اسلیئے اکثر حالات مین مصدر کو صرف صورت سے پہچان لینا ممکن نہین ہی اور جو پہچاننا چاہتے ہین تو اُن کو حل مشکل کے لیئے اس بیان پر رجوع کرنا پڑتا ہی۔

نام حدث نام ذات سے جس کو قواعد نویس جَامِد (جما ہوا یا ٹھٹھرا ہوا) کہتے ہین اختلاف

— زبان کا سلسلہ کامل بنانے مین خواص ابواب کو بیشک وسعت کی دور و دراز حد تک پہنچا سکتے ہین کیونکہ اظہار کے زور و اختصار کے واسطے کوئی شئی زیادہ تر صاف و زیادہ تر نافع خیال مین نہین آسکتی سلسلۂ توضیح نما کے سواجس کے وسیلہ سے ہر ایک اصل سے ایک سو کئی طرح کے معنی دار اور کسی نہ کسی طرح سے اپنی اصل سے متعلق افعال نکال سکتے ہین لیکن اس سلسلہ سے نہایت فائدہ حاصل کرنے کے واسطے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہی طرح کے خواص ایک باب سے زیادہ ابواب کے ساتھہ متعلق نہووین بلکہ خواص کی تعداد کی نسبت ابواب کی تعداد کو زیادہ کرین اور یہ کام اہل عرب کو بہت آسان ہی۔

شرح

پڑہنے والا جانتا ہی کہ افعال عربی کی گردانین اصل مین یکسان ہین کیونکہ یہ بڑی ہی خوشی کی بات ہی کہ جو امتیاز ابواب کے درمیان واقع ہی سو گردان پر موقوف نہین ہی خود فعل کے جسم یا وزن پر موقوف ہی مثلاً وزن تَفَعَّلَ ایک باب موجودہ کا وزن ظاہر کرتا ہی اور حرف تا کو ثا وغیرہ حروف تہجی کے کسی حرف کے ساتھہ بدلنے سے جیسے ثَفَعَّلَ وغیرہ اگر ضرورت ہو تو اہل عرب بیس ابواب سے بہی زیادہ نئے ابواب بنا سکتے ہین جو بالفعل اس زبان مین موجود نہین ہین اسلیئے اس شرح سے ظاہر ہی کہ وہی ہر ایک باب کو ایک ایک دو دو خواص دیکر ابواب موجودہ کی تعداد کو بڑہا سکتے ہین اور میرے نزدیک انکو ایسا کرنا واجب تر ہی اس سے کہ ایک باب کو کئی طرح کے خواص دین۔

اس صورت مین دونون کی یعنی ابواب و خواص کی تعداد مساوی یا باندازہ ہوجانے سے ہر ایک باب صرف ایک یا چند خاصیت رکھے گا سو اُسی باب سے مخصوص ہونگی اور قوت

جب دونون ہم معنی ہین تب مجرد اپنی جگھہ پر مزید فیہ کو کسواسطے آنے دیگا تو بھی اگر استعمال عام مزید فیہ کا زیادہ معاون ہوتا ہی تو وہ اُسکی جگھہ لے لیتا ہی اسلیئے کہ محاورہ کی حکومت پرکسی کا حکم نہین چلتا اگرچہ میری دانست مین بہت سی جگھون مین اُسکا اختیار بولی کی درست بلاغت مین مخل متصور ہوسکتا ہی۔

اسلیئے حکم استعمال سے جیسا ابھی تبلایا ہی اصل خَاَلَ سے آخَاَلَ کا بنانا ممنوع ہی اور اصل عَلِمَ سے اَعْلَمَ کا بنانا جائز ہی تب بھی آخَاَلَ (اُس مرد نے چتایا) کے معنی دیتا ہی جیسے اَعْلَمَ (اُس مرد نے جتایا) کے معنی دیتا ہی اور ہر ایک اہل عرب اس معنی کو سمجھتا ہی اسواسطے استعمال کا حکم اس حالت مین اور دوسری حالتون مین زبان عربی کی طبیعت موضحہ پر جس سے ہر طرح کے مشتق پیدا ہوسکتے ہین غالب ہی اور چونکہ دوسری حالتون مین استعمال کے خلاف اختیار مناسبت یا قیاس غالب ہی اسلیئے شاید قواعد اور اچھا کرتے اگر تجویز کو اخفش قواعد نویس کی جسنے آخَاَلَ کی تائید کی ہی بجاے رد کرنے کے بحال رکھتے۔

ان ابواب کی خاصیتون پر جو استعمال کا عمل ہی سو زبان عربی کی طبیعی فضیلت کو ناموافق ہی کیونکہ طبیعت اس زبان کی ایسی معلوم ہوتی ہی کہ ہر ایک باب کی خاصیتون کو اپنے باب ہی سے متعلق ہونا چاہیئے لیکن تخریب نے اس طبیعت کی جو استعمال کے موافق ہی اور شاید اس زبان مین اُس سے نامناقی ہی شاید ان خاصیتون کو جو اصل مین ایک باب سے متعلق ہین رفتہ رفتہ دوسرے باب سے متعلق کر دیا ہی اور اسلیئے اب ایسا ہوتا ہی کہ بعض بعض خاصیتین بیش وکم کئی بابون سے علاقہ رکھتی ہین اگرچہ اصلی خاصیتین جو ہر ایک باب کے لیئے مخصوص ہین اُنکے وقوع کے مقابلہ نما کثرت کی طرف رجوع کرنے سے دریافت ہوسکتی ہین

آمرہی وغیرہ نکال سکتے ہین غلط معلوم ہوتا ہی کیونکہ اکثر اس طرح کے مقامون مین قیاس
کی ہدایت پر چلنا جائز نہین ہی اسواسطے خالی استعمال عام کو اپنا رہنما سمجھنا چاہیے جسکی رو سے
ایسے فعلون کی درستی ممنوع ہی۔
اور اسی قاعدہ کے مطابق آدْخَلَ (اُس مرد نے دخل کیا) اور آذْهَبَ (اُس مرد
نے روانہ کیا) وغیرہ کو جو معنی لکھے ہین اُن مین مستعمل کر سکتے ہین کہ استعمال عام کے موافق
ہی اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ آذْهَبَ کو اس معنی مین آمْرَالذَّهَاب (اُس مرد نے
اُسکا جانا روکا یا اُسکو ٹھہرایا) یا اس معنی مین عَرَضَ لِلذَّهَاب (اُس مرد نے اُسکو
جانے پر رکھا) نہین مستعمل کر سکتے اگرچہ آلسَّلْب یعنی روکنا اور آلتَّعْرِیْض یعنی
رکھنا دونون اُسکے باب کی عام خاصیتین ہین پس خالی استعمال عام سے ہر ایک اصل کی
معنی دار صورتین اور اصل معنی کہ فقط انھین مین وہ صورتین مستعمل ہین تجویز ہوتی ہین
اور کسی سے نہین۔
زبان عربی کا یہ اصل قاعدہ ہی کہ افعال مزید فیہ جن مجرد فعلون سے بنتے ہین اُنسے کچھ
زیادہ معنی دیوین کیونکہ اگر فعل مجرد فَعَلَ فعل مزید فیہ اَفْعَلَ یا فَعَّلَ کا ہم معنی ہووے
تو افعال مزید فیہ کا ہونا بیفائدہ ہوتا ہی اِس سبب سے خیال کرتے ہین کہ اَفْعَلَ کی ہمزہ
اور فَعَّلَ کا بجلا شد حرف اور اسیطرح پر اور سب بابون کی علامتین اَلتَّعْدِیَة
جسکو اَلنَّقْل بھی کہتے ہین اور اَلتَّعْرِیْض اور اَلصَّیْرُوْرَة وغیرہ خواص مختلف
سے کوئی نکوئی خاصیت ظاہر کرتے ہین لیکن چونکہ سوا فقہ اکثر بابون کی خاصیت ہی اِس
لیے کبھی کبھی افعال مزید فیہ ایسے معنی مین آتے ہین جو ہو بہو اُنکی اصل کے معنی کے موافق
ہوتے ہین اِس حالت مین اصول عامہ سے ثابت ہوتا ہی کہ مجرد کو مزید فیہ پر مقدم رکھین کیونکہ

خاتمہ

مین نے ہر ایک باب کی مشہور خاصیتین بیان کی ہین لیکن پڑہنے والا شاید ایسا غلط خیال کریگا کہ کوئی باب سوا ان خاصیتون کے کہ بیان ہوئی ہین اور کوئی خاصیت نہین رکھتا ہی حالانکہ بہت سے باب اتنی خاصیتین رکھتے ہین کہ انکا کسی قواعد کی کتاب مین سمانا غیر ممکن ہی لیکن اور خاصیتون کا حال ان سے جو مین نے بیان کی ہین بہ آسانی دریافت ہوسکتا ہی جیسے أَشْهَرَ (وہ ایک مہینے رہا) أَقْمَرَ (وہ چاند نکلنے کا منتظر تھا یا ہوا) صَيَّفَنِي (وہ گرمی مین میرے کام آیا یا میرے واسطے کافی تھا یا ہوا) شَتَّى یا تَشَتَّى (اُس مرد نے جاڑا کاٹا) تَقَمَّرَ (وہ چاندنی مین شکار کھیلا) تَغَرَّبَ (وہ پچھم سے آیا) دَجْدَجَ (اُس مرد نے پالتو چڑیون کو دَج دَج کہکر بلایا) عَرْجَنَ الثَّوْبَ (اُس مرد نے کپڑے پر نقش کئے مانند ایک ٹیڑہی لکڑہی کے جسکو عُرْجُون کہتے ہین) عَسْلَجَتِ الشَّجَرَةُ (اُس درخت نے کونپلین جن کو عُسْلُوج کہتے ہین نکالین) وغیرہ۔

اور جاننا چاہیئے کہ جیسے سوا استعمال عام کے اور کوئی ایسا وسیلہ نہین ہی جس سے ہر ایک اصل کی معنی دار صورت ٹھہرائی جاوے ویسے ہر ایک صورت کے اصل معنی بھی استعمال عام سے ٹھہرائے جاتے ہین اسواسطے أَنْصَرَ یا نَصَّرَ اصل نَصَرَ (اُس مرد نے یاری دی) وغیرہ سے نہین نکال سکتے کیونکہ استعمال عام کے منافق ہی اور أَعْلَمَ (اُس مرد نے جتایا) کو جو عَلِمَ (اُس مرد نے جانا) سے نکالتے ہین تو صرف اسواسطے کہ استعمال عام کے موافق ہی اسلیئے سب عالمون کی راے کے مطابق اخفش قواعد نویس کا ایسا کہنا کہ جیسے عَلِمَ سے أَعْلَمَ کو نکالتے ہین ویسے ہی خَالَ (اُس مرد نے سوچا) سے أَخَالَ اور حَسِبَ (اُس مرد نے خیال کیا) سے أَحْسَبَ اور رَاٰى (اُس مرد نے دیکھا) سے

مین نہین آئی اس باب کے کبھی کبھی متعدی ہونے مین تمثیلاً یہ بیت لکھی ہی اِنِّی آرٰی النُّعَاسَ یَغْشٰی نِدِیْنِی اَطْرُدُہٗ عَنِّی وَیَسْرَنْدِیْنِی (یعنی تحقیق مین دیکھتا ہون کہ نیند مجھپر غلبہ کرتی ہی مین اُسکو دور کرتا ہون توبھی وہ غلبہ کرتی ہی) لیکن اس مین جو دو فعل مذکور ہوئے ہین اُنکے بعد بعضے حرف کا آنا ضرور ہی سو ہیان مقدر رہی اسواسطے یہ دونون لازم ہین متعدی نہین ہین۔

خَاصِیَّۃُ الْاِفْعِلَّال

یعنی رباعی مزید فیہ کے تیسرے باب اِفْعِلَّال کی خاصیتین

اِس باب کی خاصیتین اوپر کے باب کی سی ہین جیسے اِزْلَعَبَّ السَّیْلُ (وہ دھارا بہت بڑا اٹھایا ہوا) طَمْاَنْتُہٗ فَاطْمَاَنَّ (مین نے اُسکو ٹھنڈا کیا تب وہ ٹھنڈا ہوا) اِکْفَهَرَّ النَّجْمُ (وہ ستارہ اندھیرے کے درمیان چمکا) وغیرہ اس پچھلے فعل کی اصل صورت کَفْهَرَ مین بتا چکا ہون کہ کبھی استعمال مین نہین آئی ہی جس خاصیت کو اَلْمُوَافَقَۃ کہتے ہین اُسکے واسطے بطور مثال کے یہ لفظ لکھے ہین جَرْھَمَ اور اِجْرَھَمَّ (وہ قوم اکٹھی ہوئی)۔

اَحْکَامُ الْمُلْحَقَات

جو افعال ثلاثی رباعی کی صورت اختیار کرتے ہین اُنکی خاصیتین

جو کچھہ ان کی نسبت کہنا ہی سو ایک جملہ مین ادا کرتے ہین یعنی یہ فعل جس رباعی کی صورت قبول کرتے اُسی کی خاصیتین ظاہر کرتے ہین۔

پہلے سے متعدی کے معنی لیتے ہین اور دوسرے سے لازم کے جیسے غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَہٗ فَغَطْرَشَ (اُس رات نے اُسکی آنکھہ کو چھپایا تب وہ چھپی) وغیرہ۔

خَاصِّیَّۃُ التَّفَعْلُلُ

یعنی رباعی مزید فیہ کے پہلے باب تَفَعْلُلُ کی خاصیتین

اس باب کی خاصیتین بہت نہین ہین اور قواعد نویسون نے اکثر اسیقدر بتائی ہین کہ آگے لکھی جاتی ہین پہلی اَلْمُطَاوَعَۃُ (اس حالت مین وہ رباعی مجرد کے پیچھے آتا ہے جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (مین نے اُسکو گھمایا تب وہ گھوما) دوسری اَلْمُوَافَقَۃُ اس حالت مین وہ اپنی اصل سے معنی مین موافقت کرتا ہے جیسے غَذْمَرَ یا تَغَذْمَرَ (وہ غصہ مین چلّایا) وغیرہ تیسری اَلْاِقْتِضَابُ جیسے تَھَبْرَسَ (وہ ناز سے چلا) اِس فعل کی اصل کبھی استعمال مین نہین آئی۔

خَاصِّیَّۃُ الْاِفْعِنْلَالِ

یعنی رباعی مزید فیہ کے دوسرے باب اِفْعِنْلَال کی خاصیتین

اس باب کے فعل بیشتر لازم ہین اور انکی خاصیتین بہت کم تبلائی ہین ان مین پہلی خاصیت ہے اَلْمُبَالَغَۃُ یعنی زیادت جیسے اِسْحَنْفَرَ (اُس مرد نے بہت جلدی کی) وغیرہ دوسری اَلْمُطَاوَعَۃُ اس حالت مین اِفْعَنْلَلَ اصل فَعْلَلَ کے پیچھے آتا ہے جیسے ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ (مین نے اُسکو یعنی پانی کو گرایا تب وہ گرا) وغیرہ تیسری اَلْاِقْتِضَابُ جیسے اِعْرَنْفَطَ (وہ مُنڈا یا سُکڑا) وغیرہ اِس فعل کی اصل کبھی استعما

یہان تک ثلاثی مزید فیہ کے بارہون باب کی خاصیتین بتلاچکا اب صرف اتنا اور بتلاتا ہون کہ ان سب کی مثالین کبھی لازم ہوتی ہین اور کبھی متعدی سوا اِنْفِعَال اور اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال کے کہ ان پر فعل متعدی کبھی نہین بنائے گئے اب آگے کی فصل مین افعال رباعی کی اور جو افعال ثلاثی رباعی کی صورتین اختیار کرتے ہین اُن کی خاصیتین بیان کرتا ہون اور دستور کے موافق رباعی مجرد سے شروع کرتا ہون جو وزن فَعْلَلَۃ پر بنایا جاتا ہی۔

تیسری فصل

خَاصِیَّۃُ الْفَعْلَلَۃ

یعنی رباعی مجرد کے باب فَعْلَلَۃ کی خاصیتین

اس باب کے فعل متعدی اور لازم دونون ہین اور بہت سی خاصیتین رکھتے ہین انھین مین سے قواعد نویسون نے اتنی خاصیتین بتلائی ہین پہلی اَلْعَمَلُ وَالْبُلُوْغ جیسے قَرْمَصَ (اُس مرد نے کبوترون کے لیئے گڑھا کھودا یا اُس گڑھے مین داخل ہوا جس کو اہل عرب قِرْمِصْ یا قِرْمَاص کہتے ہین) وغیرہ دوسری اَلْمُمَاثَلَۃ (یعنی مانند ہونا جیسے عَقْرَبَ الشَّیْءَ (اُس مرد نے اُس چیز کو بچھو کی مانند ترچھا کیا) وغیرہ تیسری اَلْقَصْر (یعنی گھٹانا) جیسے بَسْمَلَ (اُس مرد نے بِسْمِ اللّٰہِ یعنی خدا کے نام مین کہا) حَمْدَلَ (اُس مرد نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی تعریف ہی واسطے اللہ کے) وغیرہ چوتھی اَلْمُطَاوَعَۃ اس حالت مین وہ اپنے پیچھے آتا ہی یعنی اُسکو دوبار کہنا پڑتا ہی

سمجھی جاتی ہین۔

خَاصِیَّۃُ الْاِفْعِیْعَال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے گیارہوین باب افعیعال کی خاصیتین

اس باب کے فعل بہت نہین ہین لیکن بہت سی خاصیتین رکھتے معلوم ہوتے ہین چنانچہ پہلی خاصیت ہو اَلْمُبَالَغَۃُ یعنی زیادت جیسے اِخْشَوْشَبَ یا اِجْشَوْشَبَ (وہ بہت سخت تھا یا ہوا) وغیرہ دوسری اَلْمُطَاوَعَۃُ اس حالت مین وہ اپنی اصل کے پیچھے آتا ہی جیسے ثَنَیْتُہٗ فَاثْنَوْنٰی (مین نے اسکو پھیرا تب وہ پھرا) وغیرہ تیسری اَلْمُوَافَقَۃُ (اس حالت مین وہ اپنی اصل سے معنی مین موافقت کرتا ہی جیسے حَلَا یا اِحْلَوْلٰی (وہ میٹھا تھا یا ہوا) یا وزن اَفْعَلَ سے جیسے اَخْشَنَ یا اِخْشَوْشَنَ (وہ موٹے کپڑے رکھتا تھا) وغیرہ یا وزن تَفَعَّلَ سے جیسے تَخَشَّنَ یا اِخْشَوْشَنَ (اس مردنے موٹے کپڑے پہنے یا کڑی بات کہی) وغیرہ یا وزن اِسْتَفْعَلَ سے جیسے اِسْتَحْلَیْتُہٗ یا اِحْلَوْلَیْتُہٗ (مین نے اسکو میٹھا سمجھا) وغیرہ چوتھی اَلْاِقْتِضَابُ جیسے اِذْلَوْلٰی (وہ ہتک سے آنکھ چرا گیا) اصل ذَلَّی الرُّطَبَ (اس مردنے چھوہارے توڑے) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ بعضے قواعد نویس اسکو اصل ذُلٌّ (خواری) سے نکالتے ہین اس حالت مین یہ اور باب سے متعلق ہوگا اس باب کے فعل بیشتر لازم ہوتے ہین جیسے اِغْدَوْدَنَ (وہ گھاس سبز یا تیرہ رنگ ہوئی) اِفْعَوْعَمَ (وہ نالا بھرا یا پر ہوا) وغیرہ مگر کبھی کبھی متعدی بھی ہوتے ہین جیسے اِعْرَوْرَیْتُ الْفَرَسَ (مین گھوڑے پہ ننگی پیٹھ یعنی بے زین سوار ہوا) وغیرہ۔

(مین نے اُسکو مضبوط کیا تب وہ مضبوط ہوا) یا وزن فَعَّلَ کے جیسے آدَّبْتُہٗ فَاسْتَأدَبَ (مین نے اُسکو درست کیا تب وہ درست ہوا) وغیرہ نوین اَلْمُوَافَقَۃُ اِس حالت مین وہ اصل سے معنی مین موافقت کرتا ہی جیسے قَرَّ یا اِسْتَقَرَّ (وہ ٹھہرا) یا اَفْعَلَ سے جیسے اَعْتَبْتُہٗ یا اِسْتَعْتَبْتُہٗ (مین نے اُسکا غصہ دور کیا) یا وزن فَعَّلَ سے جیسے رَجَّعَ یا اِسْتَرْجَعَ (اُس مرد نے یہ جملہ دہرایا) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (تحقیق ہم خدا سے ہین اور تحقیق ہم اُسکی طرف پھرنے والے ہین) وزن تَفَعَّلَ سے جیسے تَخَبَّیْتُ یا اِسْتَخْبَیْتُ (مین نے خیمہ کھڑا کیا) یا وزن اِفْتَعَلَ سے جیسے اِکْتَثَرَ الْمَاءَ یا اِسْتَکْثَرَہٗ (اُس مرد نے اپنے واسطے پانی مانگا) وغیرہ لِلْاِبْتِدَاءِ یعنی ابتداء کے واسطے اُسکی ایک مثال اِسْتَعَانَ (اُس مرد نے کالے بال مونڈے) دی گئی ہی عربی مین عَانَۃ کالے بال کو کہتے ہین ۔

خَاصِّیَّۃُ الْاِفْعِوَّال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے وسوین باب اِفْعِوَّال کی خاصیتین

اس باب کے فعلون کا بیان بہت تھوڑا ہی یہ اکثر مُقْتَضَبْ ہین جیسے اِجْلَوَّذَ (وہ جلد چلا) اِخْرَوَّطَ (وہ جلد چلا) وغیرہ اگرچہ بیشتر اس باب کے فعل لازم ہوتے ہین مگر کبھی کبھی متعدی بھی پائے جاتے ہین جیسے اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ (وہ گردن پکڑ کے اونٹ پر چڑھا) وغیرہ اسکی بہت مثالین نہین ہین اور بعضے قواعد نویسون کی رائے کے مطابق یہ دو خاصیت رکھتا ہی ایک اَلْمُبَالَغَۃ یعنی زیادت اور دوسری کَثْرَۃُ الْفِعْلِ یعنی فعل کی کثرت لیکن یہ دونون خاصیت بہت قریب المعنی ہین بلکہ شاید ایک ہی

ہو گیا ہی اسواسطے مشدد نہین ہوتا۔

خاصیۃُ الاِستِفعَال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے نوین باب اِستِفعَال کی خاصیتین

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہی اَلطَّلَب یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو مانگنا جیسے اِسْتَکْتَبْتُہٗ (مین نے اُس سے لکھنے کی درخواست کی) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (مین خدا سے بخشش مانگتا ہون) اِسْتَنْصَرْتُہٗ (مین نے اُس سے مدد مانگی) وغیرہ دوسری اَللِّیَاقَۃ یعنی فاعل کا اصل کے معنی کی برداشت کے لائق ہونا جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (وہ کپڑا پیوند لگانے کے لائق تھا یا ہوا) وغیرہ تیسری اَلحَیْنُوْنَۃ یعنی اصل کے عمل مین آنے کے وقت کی نزدیکی جیسے اِسْتَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیت کاٹنے کا وقت نزدیک آیا) وغیرہ چوتھی اَلوِجْدَان یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو مفعول مین پانا جیسے اِسْتَکْرَمْتُہٗ (مین نے اُسکو کریم پایا) وغیرہ پانچوین اَلحُسْبَان یعنی اصل کے معنی کی ہستی کو مفعول مین سمجھنا جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ (مین نے اُسکو حسین سمجھا) وغیرہ چھٹی اَلتَّحَوُّل یعنی فاعل کا اصل کے معنی مین بدل جانا جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) یا اُسکا کسی ایسی چیز مین بدل جانا کہ اصل کے معنی سے موافقت رکھتی ہو جیسے اِسْتَقْوَسَ الحَاجِبُ (اُسکی ابرو کمان سی تھی یا ہوئی) وغیرہ ساتوین اَلاِتِّخَاذ جیسے اِسْتَوْطَنَہٗ (اس مرد نے اُسکو وطن کیا) وغیرہ آٹھوین اَلمُطَاوَعَۃ اس حالت مین وہ اصل کے پیچھے آتا ہی جیسے وَسَقْتُہٗ فَاسْتَوْسَقَ (مین نے اُسکو جمع کیا تب وہ جمع ہوا) یا وزن اَفْعَلَ کے جیسے اَحْکَمْتُہٗ فَاسْتَحْکَمَ

کے جیسے اِحْمَرَّ (وہ بہت سرخ تھا یا ہوا) وغیرہ دوسرے عیب اور نقص کے جیسے اِحْوَلَّ (وہ بھینگا ہوا یعنی ٹیڑھا دیکھا) اِعْوَجَّ (وہ ٹیڑھا تھا یا ہوا) وغیرہ اور یہ فعل کبھی مُقْتَضَب ہوتے ہین یعنی کسی معنی دار اصل سے نہین بنتے ہین اور جو معنی دار اصل سے بنتے بھی ہین تو اور ہی معنی دیتے ہین جیسے اِقْطَرَّ الرَّجُلُ (وہ غضبناک ہوا) وغیرہ درمیان اِقْتِضَاب اور اِبْتِدَاء کے اصطلاحی فرق یہ ہی کہ ابتدا کی حالت مین فعل کی اصل صورت استعمال مین رہتی ہی اگرچہ اپنے مشتق سے معنی مین اختلاف رکھتی ہی جیسے اِسْتَلَمَ (اُس مرد نے پتھر چوما) سَلِمَ (وہ سلامت تھا یا ہوا) کے برخلاف ہی اور اقتضاب کی حالت مین اگرچہ وہ ابتدا کے برابر ہی کچھ ضرور نہین ہی کہ اصل استعمال مین ہووے جیسے اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ (وہ ستارہ اندھیرے مین چمکا) اصل كَفْهَرَ کے برخلاف ہی جو کبھی استعمال مین نہین آئی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ابتدا ہمیشہ اقتضاب کے معنی دیتا ہی مگر اقتضاب ابتدا کے معنی کبھی نہین دیتا۔

یہ بیان جو مین نے آٹھوین باب کی نسبت کئے ہین بجنس بارہوین باب سے متعلق ہین بلکہ ایک ہی فعل دونون پر گردانے جاتے ہین جیسے اِحْمَارَّ (وہ بہت سرخ تھا یا ہوا) اِخْضَارَّ (وہ بہت سبز تھا یا ہوا) اِحْوَالَّ (وہ بھینگا تھا یا ہوا) اِعْوَاجَّ (وہ ٹیڑھا تھا یا ہوا) اِقْطَارَّ (وہ خفا تھا یا ہوا) وغیرہ اسی سبب سے خلیل قواعدنویس نے ان دونون کو ایک باب قرار دیا ہی اور وزن اِفْعَلَّ کو وزن اِفْعَالَّ کا مختصر سمجھا ہی ان دونون کے فعل لازم ہوتے ہین اور اپنے پچھلے اصلی حرف مشدد رکھتے ہین سو پڑھنے والا اوپر کی مثالون پر لحاظ کرنے سے دریافت کرسکتا ہی لیکن اس بات مین کہین کہین فرق بھی ہوجاتا ہی جیسے اِحْوَاوَى یا اِحْوَوَى (وہ گھوڑا سیاہی لیئے بھورا تھا یا ہوا) یہان پچھلا اصلی حرف بدل کر الف

وغیرہ تیسری اَلْمُوَافَقَۃ اس حالت مین وہ اپنی اصل سے معنی مین موافقت کرتا ہی جیسے حَمُقَ یا اِنْحَمَقَ (وہ بازار کم جاری تھا یا ہوا) طَفِئَتِ النَّارُ وَانْطَفَأَتِ النَّارُ (آگ بجھہ گئی) وغیرہ یا وزن اَفْعَلَ سے جیسے اَحْجَزَ یا اِنْحَجَزَ (وہ حجاز مین داخل ہوا) وغیرہ چوتھی اَلْاِبْتِدَاء یعنی ابتدا کے واسطے جیسے اِنْطَلَقَ (وہ چلا گیا) وغیرہ جاننا چاہیے کہ اس باب کے فعلون مین حروف یا واو راء نون میم لام پہلے اصلی حرف کی جگہہ بہت کم آتے ہین اور جب آتے ہین تب مُطَاوَعَۃ کی خاصیت ظاہر کرنے کے لیئے وزن اِفْتَعَلَ پر جو اس حالت مین اِنْفَعَلَ کی جگہہ لیتا ہی بنائے جاتے ہین جیسے لَوَیْتُہٗ فَالْتَوٰی (مین نے اُسکو مروڑا تب وہ مروڑا گیا) مَدَدْتُہٗ فَامْتَدَّ (مین نے اُسکو بڑہایا تب وہ بڑہا) نَقَلْتُہٗ فَانْتَقَلَ (مین نے اُسکو ہٹایا تب وہ ہٹا) رَدَعْتُہٗ فَارْتَدَعَ (مین نے اُسکو بدی سے باز رکھا تب وہ بدی سے باز رہا) وَصَلْتُہٗ فَاتَّصَلَ (مین نے اُسکو ملایا تب وہ ملا) وغیرہ اسلیے یہ مثال مِزْتُہٗ فَانْمَازَ (مین نے اُسکو جدا کیا تب وہ جدا ہوا) خلاف قاعدہ ہی کیونکہ اگرچہ میم پہلا اصلی حرف ہی تو بہی مطاوعۃ کی خاصیت ظاہر کرنے کو وزن انفعل پر آئی ہی۔

خَاصِیَّۃُ الْاِفْعِلَالِ وَالْاِفْعِیْلَالِ

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے آٹھوین اور بارہوین باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال کی خاصیتین

آٹھوین باب کے فعل اکثر مبالغہ کے معنی مین آتے ہین اور بیشتر یہ معنی دیتے ہین پہلے رنگ

پانچوین اَلْمُوَافَقَۃُ اس حالت مین وہ اپنی اصل سے معنی مین موافقت کرتا ہی جیسے قَدَّرَ یا اِقْتَدَرَ (اُس مرد نے قیمت کی) یا وزن اَفْعَلَ سے جیسے اَحْجَزَ یا اِحْتَجَزَ (وہ حجاز مین داخل ہوا) یا وزن تَفَعَّلَ سے جیسے تَرَدّٰی یا اِرْتَدٰی (اُس مرد نے چادر اوڑہی) یا وزن تَفَاعَلَ سے جیسے تَخَاصَمُوْا یا اِخْتَصَمُوْا (اُن مردون نے آپس مین دشمنی کی) یا وزن اِسْتَفْعَلَ سے جیسے اِسْتَأْجَرَ یا اِیْتَجَرَ (اُس مرد نے کرایہ مانگا) وغیرہ لِلْاِبْتِدَاءِ یعنی ابتدا کے واسطے اِفْتَعَلَ کے استعمال کی مثال لفظ اِسْتَلَمَ (اس مرد نے پتھر چوما) ملی ہی جو اصل مین سَلِمَۃٌ سے مشتق ہی۔

خَاصِّيَّةُ الْاِنْفِعَال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے ساتوین باب انفعال کی خاصیتین

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہی اَللُّزُوْمُ وَالْعِلَاجُ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس باب کے فعل لازم ہوتے ہین اور ایسے کام ظاہر کرتے ہین کہ بدن کے اعضا یعنی ہاتھ پانون سے کئے جاتے ہین جیسے اِنْكَسَرَ (وہ ٹوٹا) اِنْصَرَفَ (وہ لوٹا) اِنْقَطَعَ (وہ کٹا) وغیرہ لفظ لَا يَنْبَصِرُ (وہ نہین دیکھتا ہی) اور اِنْعَدَمَ (وہ نیست ہوا) اگرچہ کبھی کبھی مستعمل ہوتے ہین لیکن سب قواعد نویسون نے نادرست ٹھہرائے ہین دوسری اَلْمُطَاوَعَۃُ اس حالت مین وہ اصل کے پیچھے آتا ہی جیسے بَعَثْتُہٗ فَانْبَعَثَ (اُس مرد نے اُسکو معین کیا یا بھیجا تب وہ معین ہوا یا بھیجا گیا) اور شاذ ونادر وزن اَفْعَلَ کے جیسے اَغْلَقْتُہٗ فَانْغَلَقَ (مین نے اُسکو بند کیا تب وہ بند ہوا)

یا تَبَاعَنَ (وہ یمن میں پہنچا) وغیرہ چوتھی اَلْمُطَاوَعَۃُ اس حالت میں وہ فَاعَلَ کے جو اَفْعَلَ کے معنی میں آتا ہے پیچھے آتا ہے جیسے بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ (میں نے اُسکو دور کیا اور وہ دور ہوا) وغیرہ لِلْاِبْتِدَاء یعنی ابتدا کے واسطے تَفَاعَلَ کے استعمال کی مثال لفظ تَبَارَكَ (وہ پاک تھا یا ہوا) ملی ہے

خَاصِیَّۃُ الْاِفْتِعَال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے چھٹے باب افتعال کی خاصیتین

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہی اَلْمُطَاوَعَۃُ اس حالت مین وہ اپنی اصل کے پیچھے آتا ہی جیسے غَمَمْتُہٗ فَاغْتَمَّ (مین نے اُسکو رنجیدہ کیا تب وہ رنجیدہ ہوا) شَوَیْتُ اللَّحْمَ فَاشْتَوٰی (اُس مرد نے گوشت پکایا تب وہ پکا) وغیرہ یا وزن فَعَّلَ کے جیسے لَوَّمْتُہٗ فَالْتَامَ (اُس مرد نے اُسکو برا کہا تب وہ برا کہا گیا) وغیرہ یا اَفْعَلَ کے جیسے اَوْقَدَ النَّارَ فَاتَّقَدَتْ (اُس مرد نے آگ جلائی تب وہ جلی) وغیرہ دوسری لِلْاِتِّخَاذ جیسے اِجْتَحَرَ (اس مرد نے ایک چوہے کا بل لیا) اِجْتَنَبَ (اُس مرد نے کنارہ لیا) اِغْتَذَی اللَّحْمَ (اُس مرد نے کھانے کو گوشت لیا) اِحْتَجَرَہٗ (اُس مرد نے اُسکو چھاتی سے لگا لیا) یہ فعل حَجْر یعنی سینہ مردسے نکلا ہی وغیرہ تیسری لِلْاِجْتِهَاد جسکو اَلتَّسَبُّب اور اَلتَّصَرُّف بھی کہتے ہین یعنی اصل کے معنی مین فَاعِل کا محنت یا پیچھا کرنا جیسے اِكْتَسَبَ (اس مرد نے حاصل کرنے مین محنت کی) وغیرہ چوتھی اَلتَّخَیُّر یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو اپنے کام مین لانا جیسے اِكْتَالَ (اُس مرد نے اپنے واسطے ناپا) اِكْتَحَلَ (اُس مرد نے اپنی آنکھون مین سرمہ لگایا) وغیرہ

خَاصِیَّۃُ التَّفَاعُل

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے پانچوین باب تَفَاعُل کی خاصیتین

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہی اَلْمُشَارَکَۃ (شریک ہونا) جیسا تیسرے باب کی خاصیتون مین بیان کیا ہی لیکن یہان پر دونون نام بولنے مین فعل کے فاعل رہتے ہین ایسا تیسرے باب مین نہین ہوتا ہی جیسے تَضَارَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمر نے مارا ماری کی) اسواسطے جو فعل باب فَاعَلَ مین دو مفعول چاہتے ہین سو باب تَفَاعَلَ مین صرف ایک مفعول چاہتے ہین جیسے تَنَازَعَا الْحَدِیْثَ (اُن دو مردون نے اس حدیث پر تکرار کی) تَجَاذَبَا ثَوْبًا (اُن دو مردون نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا) وغیرہ اور جو فعل باب فَاعَلَ مین ایک مفعول چاہتا ہی سو اس باب مین ایک بھی نہین چاہتا جیسے تَجَادَلَا (وہ دو آپس مین لڑے) تَنَاضَلَ (اُن دو مردون نے تیر مارا ماری کی) وغیرہ جاننا چاہیے کہ کبھی کبھی مشارکت کی خاصیت سے فعل کے معنی عمل مین لانے کو دو نامون کی شراکت ظاہر ہوتی ہی جیسے تَرَافَعَا حَجَرًا (اُن دو مردون نے مل کر پتھر اُٹھایا) وغیرہ دوسری اَلتَّخْیِیْل (یعنی خیال کرانا یا فریب دینا) جس سے فاعل دوسرون کو یقین کراتا ہی کہ وہ اصل کے معنی حقیقت مین رکھتا ہی حالانکہ حقیقت مین رکھتا نہین جیسے تَمَارَضَ (وہ بیمار بنا یعنی اُس نے بیماری کا بہانا کیا) تَجَاھَلَ (وہ جاہل بنا) یعنی اپنے جاہلی کا بہانا کیا) وغیرہ تیسری اَلْمُوَافَقَۃ اس حالت مین وہ اپنی اصل سے معنی مین موافقت رکھتا ہی جیسے وَنٰی یا تَوَانٰی (وہ ناتوان تھا یا ہوا) عَلٰی یا تَعَالٰی (وہ اونچا تھا یا ہوا) وغیرہ یا وزن اَفْعَلَ سے جیسے اَیْمَنَ

الاتخاذ جس سے ظاہر ہوتا ہی پہلے فاعل کا اصل کے معنی کو بنانا یا کرنا جیسے تحجّا الحجر ۃً (اُس مرد نے ایک حجرہ بنایا) دوسرے فاعل کا اصل کے معنی کو پسند کرنا جیسے تحرّز عن زید (اُس مرد نے زید سے احتراز پسند کیا) تیسرے مفعول کو اصل کے معنی مین استعمال کرنا جیسے توسّد الحجر (اس مرد نے پتھر تکیہ کیا) چوتھے مفعول کو اصل کے معنی مین لینا جیسے تابطہٗ (اُس مرد نے اُسکو بغل مین لیا) وغیرہ چھٹی التدرج یعنی بتدریج یا آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا جیسے تجرّع (اُس مرد نے بتدریج یا آہستہ آہستہ پیا) تحفّظ (اُس مرد نے بتدریج یاد کیا) وغیرہ ساتوین التحوّل جیسے تہوّد (وہ یہودی یا یہودی سا ہوا) تیمّن (وہ یمن کا باشندہ سا ہوا) ترجّلت المرأۃ (وہ عورت مرد سی ہوئی) وغیرہ آٹھوین الصّیرورۃ جیسے تموّل (وہ مالدار ہوا) وغیرہ نوین الموافقۃ اس حالت مین وہ اصل کے معنی سے موافقت رکھتا ہی جیسے تقبّلہٗ یا قبلہٗ (اُس مرد نے اُس کو قبول کیا) تعدّاہٗ یا عداہٗ (وہ اُس سے باہر گیا) یا اَفعَلَ کے معنی سے جیسے تہجّد یا اہجد (وہ جاگا یا اس نے نیند کو کہ ہجود کہتے ہین دور کیا) تجبّل یا اجبل (وہ پہاڑ پر گیا) وغیرہ یا فعّل کے معنی سے جیسے تکذّبہٗ یا کذّبہٗ (اُس مرد نے اُسکو دروغگوئی کی تہمت لگائی یا اُسکو دروغگو کہا) تہجّر یا ہجّر (وہ دوپہر کو چلا) وغیرہ یا تفاعل کے معنی سے جیسے تشبّع یا تشابع (اُس مرد نے سیری کا بہانہ کیا) یا استفعل کے معنی سے جیسے تحوّج یا استحوج (اُس مرد نے جوچاہا سو مانگا) تعظّمہٗ یا استعظمہٗ (اُس مرد نے اُسکو بڑا سمجھا) وغیرہ للابتداء یعنی ابتدا کے واسطے تفعّل کے استعمال کی مثال تکلّم (وہ بولا) ہی ہی۔

(مین شہر مین پہنچا) یا آشَفْتُ عَلَیْهِ (مین اُسمین پہنچا) اور کبھی فَعَّلَ کے ساتھہ جیسے ضَاعَفْتُهٗ یا ضَعَّفْتُهٗ (مین نے اسکو دوگنا کیا) اور کبھی اِسْتَفْعَلَ کے ساتھہ جیسے کَاثَرْتُ الشَّیْءَ (مین نے کسی چیز کو زیادہ مانگا) یا اِسْتَكْثَرْتُهٗ (مین نے اُسکو زیادہ مانگا) وغیرہ لِلْاِبْتِدَاءِ یعنی ابتدا کے واسطے فَاعَلَ کے استعمال کی مثال لفظ فَاسٰی (وہ غمگین ہوا) ملی ہے۔

خَاصِیَّةُ التَّفَعُّلُ

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے چوتھے باب تَفَعُّل کی خاصیت

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہے اَلْمُطَاوَعَةُ اس حالت مین وہ اکثر فَعَّلَ کے پیچھے آتا ہے جیسے اَدَّبْتُهٗ فَتَأَدَّبَ (مین نے اُسکو درست کیا تب وہ درست ہوا) اور کبھی شاذ ونادر اپنی اصل کے پیچھے جیسے هَدَیْتُهٗ فَتَهَدّٰی (مین نے اُسکو راہ بتائی تب اُسنے راہ پائی) قَشَعْتُ الْقَوْمَ فَتَقَشَّعُوْا (مین نے اُس قوم کو پراگندہ کیا تب وہ پراگندہ ہوئی) وغیرہ دوسری اَلتَّكَلُّفُ یعنی فاعل کا اصل کے معنی حاصل کرنے مین پیچھا کرنا جیسے تَشَجَّعَ (اُس مرد نے جوانمردی کا پیچھا کیا) تَحَلَّمَ (اُس مرد نے بردباری کا پیچھا کیا) وغیرہ یا اصل کے معنی کے ساتھہ کچھہ نسبت پیدا کرنے مین جیسے تَكَوَّفَ (اُس مرد نے کوفہ والون کی چال حاصل کرنے کا پیچھا کیا) وغیرہ تیسری اَلتَّجَنُّبُ یعنی فاعل کا اصل کے معنی سے الگ ہونا جیسے تَاَثَّمَ (وہ گنہ سے الگ ہوا) وغیرہ چوتھی اَلتَّعَمُّلُ یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو ٹھیک عمل مین لانا جیسے تَقَمَّصَ (اُس مرد نے قمیص پہنی) تَخَتَّمَ (اُس مرد نے خاتم پہنی) تَخَیَّمَ (اس مرد نے خیمہ ٹھہرایا) وغیرہ پانچوین

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب مُفَاعَلَۃ کی خاصیت

اکثر اس باب کی خاصیت وہی ہی جسکو اَلْمُشَارَکَۃُ یعنی شریک ہونا کہتے ہین اس خاصیت سے فعل کے فاعل اور مفعول کی شراکت پائی جاتی ہی جیسے وہ کام کرنے مین جو فعل سے ظاہر ہوتا ہی دوسرے اُن دونون سے کسی پر اُس کام کو عائد کرنے مین اسلیئے معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ بولنے مین ایک اُس فعل کا فاعل ہی اور دوسرا مفعول لیکن حقیقت مین معنی سے ہر ایک اُس فعل کا فاعل اور مفعول دونون ہو سکتا ہی جیسے نَاضَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر سے تیر مارا ماری کی یعنی زید اور عمر نے آپس مین تیر مارے) وغیرہ یہ خاصیت لازم کو متعدی کرنے کا اختیار رکھتی ہی لیکن وہ متعدی صرف انھین نامون کے لیئے ہوگا جو درستی سے اُسکے فاعل ہو سکتے ہین جیسے کَارَمَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر سے کریم ہوا ہوئی کی یعنی زید اور عمر باہم کریم ہوئے) وغیرہ اور جو فعل حالت مجردی مین ایک مفعول کے واسطے جو اس حالت مین درستی سے فاعل نہین ہو سکتا متعدی ہی سو اس حالت مین ایک دوسرے مفعول کے واسطے جو درستی سے فاعل ہو سکتا ہی متعدی ہو جاتا ہی جیسے جَذَبْتُ الثَّوْبَ (مین نے کپڑا کھینچا) جَاذَبْتُ زَیْدًا ثَوْبًا (مین نے زید سے کپڑا کھینچا کھینچی کی یعنی مین نے اور زید نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا) وغیرہ لیکن کبھی کبھی وہی دونون حالت فاعلی مین رہتے ہین اور تب فَاعَلَ تَفَاعَلَ سے مطابقت رکھتا ہی جیسے شَاتَمَا یا تَشَاتَمَا (اُن دونون نے گالی گلوج کی) وغیرہ کبھی اس باب کے فعل اپنی اصل کے ساتھ معنی مین مطابقت رکھتے ہین جیسے سَافَرْتُ یا سَفَرْتُ (مین چلا) اور کبھی اَفْعَلَ کے ساتھ جیسے بَاعَدْتُہٗ یا اَبْعَدْتُہٗ (مین نے اُسکو دور کیا) شَارَفْتُ عَلَی الْبَلَدِ

رَجَّعَ اُس مرد نے یہ عبارت پڑہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (تحقیق ہم خدا کے ہین اور تحقیق ہم اُسکی طرف لوٹنے والے ہین) وغیرہ پڑہنے والا دریافت کرلے گا کہ ھَلَّلَ اور رَجَّعَ کے حرف اُن دو جملون مین سے کہ اُنکے معنی مین آتے ہین اختصار کے واسطے نکالے گئے ہین سولہوین اَلتَّوقِیْت جس سے فاعل کا کچھہ کرنا یا کہین جانا اُسوقت مین معلوم ہوتا ہی جو اصل کے معنی سے ظاہر ہی جیسے غَلَّسَ (وقت غَلَس کے یعنی سویرے دن نکلے اُس مرد نے کچھہ کیا یا کہین گیا) هَجَّرَ (وقت هَاجِرَة کے یعنی ٹھیک دوپہری مین اُس مرد نے کچھہ کیا یا کہین گیا) وغیرہ سترہوین اَلاِبْتِدَاء یعنی استعمال کرنا وزن فَعَّلَ کا پہلے پہل یعنی جہان اصل فعل کی طرح اُس معنی مین مستعمل ہنو وے جس معنی مین اُسکا مشتق مستعمل ہی جیسے بَقَّرَ (وہ بُقَیْرِی کا کھیل کھیلا جو عرب کے لڑکون مین مشہور ہی) وَرَّثَ النَّارَ (اُس مرد نے آگ کُریدی) ظاہرا یہ فعل وِرَاثَة سے نکلا ہی جس سے معنی مین اُسکو کچھہ سروکار نہین ہی اٹھارہوین اَلْمُوَافَقَة اس حالت مین وہ اپنے مجرد سے ملتا ہی جیسے قَدَّرَ یا قَدَرَ (اُس مرد نے قیمت کی) تَمَّرَ یا تَمَرَ (اُس مرد نے چھوارے کھلائے) وغیرہ یا وزن تَفَعَّلَ سے جیسے دَلّٰی یا تَدَلّٰی (وہ نزدیک تھا یا ہوا) تَرَّسَ یا تَتَرَّسَ (اُس مرد نے اپنے تئین تُرس یعنی ڈہال سے چھپایا) وغیرہ آننا اور رجاننا چاہیئے کہ اس باب کے فعل اکثر اپنی اصل کے پہلے مُطَاوَعَة کی خاصیت ظاہر کرنیکے واسطے آتے ہین جیسے عَلَّمْتُہٗ فَعَلِمَ (مین نے اُسکو سکھایا تب اُس نے سیکھا) فَرَّحْتُہٗ فَفَرِحَ (مین نے اُسکو خوش کیا تب وہ خوش ہوا) وغیرہ۔

خَاصِیَّةُ الْمُفَاعَلَة

پکا گوشت دیا) وغیرہ آٹھوین اَلتَّسْمِیَۃُ جیسے فَسَّقْتُ زَیْدًا (مین نے زید کو
بدکار کہا یعنی اُسکو بدکاری کی تہمت لگائی) وغیرہ نوین اَلدُّعَاءُ جیسے سَقَّیْتُ
زَیْدًا (مین نے زید کی سرسبزی چاہی) یعنی مین نے اُسکو کہا سَقْیًا لَّکَ (خدا تجھے سرسبز
کرے) جَدَّعْتُہٗ (مین نے اُسکا زیان اعضا چاہا) یعنی مین نے اُسکو کہا جَدْعًا لَّکَ
(تیرے ہاتھ کان ہونٹھ کٹ جاوین) وغیرہ دسوین اَلْاِلْبَاسُ (پہنانا) جس سے فاعل
مفعول کو اصل کے معنی پہناتا ہی جیسے جَلَّلْتُہٗ (مین نے اسکو جُل اُڑھائی) وغیرہ گیارہوین
اَلتَّطْلِیَۃُ جس سے فاعل اصل کے معنی سے مفعول کو داغتا ہی جیسے ذَھَّبْتُ
السَّیْفَ (مین نے تلوار پر ملمع کیا یا اُسکو سونے سے داغا) وغیرہ بارہوین اَلتَّحَوُّلُ
یعنی فاعل کا اصل کے معنی مین بدلنا جیسے رَوَّضَ الْمَکَانُ (وہ مکان باغ ہوگیا)
ثَیَّبَتِ الْمَرْاَۃُ (وہ عورت رانڈ ہوگئی) وغیرہ یا اُسکا ایسی چیز مین بدلنا کہ اصل
کے معنی سے مطابقت رکھتی ہی جیسے قَوَّسَ الرَّجُلُ (وہ مرد کمان سا کج ہوا
عمر سے) وغیرہ تیرہوین اَلتَّحْوِیْلُ یعنی فاعل کا مفعول کو اصل کے معنی مین یا اُس
مین جو اصل کے معنی سے مشابہ ہو بدلنا جیسے رَدَّیْتُ الثَّوْبَ (مین نے اُس کپڑے
کی رِدَاء یعنی چادر بنائی) خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ (مین نے اُس ردا کا خیمہ سا بنایا)
وغیرہ چودھوین اَلتَّوَجُّہُ یعنی فاعل کا اصل کی طرف پھرنا جیسے شَرَّقَ (وہ پورب
کی طرف پھرا) کَوَّفَ (وہ کوفہ کی طرف پھرا) وغیرہ پندرھوین اَلْاِخْتِصَارُ یعنی
گھٹانا اس حالت مین بولنے والا کسی جملہ سے کئی حرف ضروری نکال لیتا ہی اسلیے کہ اُن سے
ایک فعل بناوے جو فاعل سے اُس بالکل جملہ کا تلفظ کراوے جیسے ھَلَّلَ (اُس مرد نے اللہ
کی واحدی کا اقرار کیا) یعنی یہ کلمہ پڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہین ہی خدا سوا اُس خدا کے)

سے مَرُ بَا) اَتْمَرَ الرُّطَبُ یا اَتْمَرَ (سبز چھوارا پکا) پکے چھوارے کو تمر کہتے ہیں

پانچ تَفَعَّلَ سے جیسے اَخْبَی الْخِبَاءَ وَتَخَبَّاهُ (اُس مرد نے خیمہ کھڑا کیا) یا مثل اِسْتَفْعَلَ سے جیسے اَرْهَبَ یا اِسْتَرْهَبَ (اُس مرد نے اُسکو ڈرایا) یا اَعْظَمَهُ

یا اِسْتَعْظَمَهُ (اُس مرد نے اُسکو بزرگ سمجھا) وغیرہ۔

خَاصِيَّةُ التَّفْعِيل

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے باب تفعیل کی خاصیتیں

اِس باب کی خاصیتوں میں پہلی خاصیت ہو اَلتَّعْدِيَةُ جیسے فَرَّحْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو خوش کیا) اَدَّبْتُ الصَّبِيَّ (میں نے اُس لڑکے کو ادب دیا) عَلَّمْتُهُ حَقًّا (میں نے اُسکو حق سکھلایا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ اس باب کا کوئی فعل تین مفعول نہیں رکھتا دوسری اَلتَّصْيِيرُ جیسے نَيَّرْتُ الثَّوْبَ (میں نے اُس کپڑے کو چھاپا یعنی نیر کے نقشوں سے منقش کیا بناوٹ میں) وَتَرَّتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان چڑہائی) وغیرہ تیسری اَلْمُبَالَغَةُ جیسے حَمَّدَهُ (اُس مرد نے اُسکو بہت سراہا) جَوَّلَ (اُس مرد نے گھوڑا بہت دوڑایا) صَرَّحَ الْحَقُّ (حق ظاہر ہوا) وغیرہ چوتھی اَلسَّلْبُ جیسے قَرَّدْتُ الْبَعِيرَ (میں نے اونٹ سے قراد کو کہ ایک طرح کا جانور ہی دور کیا) جَلَّدْتُهُ (میں نے اُسکا چمڑا اُتارا) وغیرہ پانچویں اَلصَّيْرُورَةُ جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ (وہ پیڑ کھلا) وغیرہ چھٹی اَلْبُلُوغُ جیسے خَيَّمَ (وہ خیمہ میں پہنچا) وغیرہ ساتویں اَلْاِعْطَاءُ جیسے عَمَّلْتُهُ (میں نے اُسکو کرایہ دیا) اہل عرب کرایہ کو عُمَالَةٌ تینوں حرکت کے ساتھ کہتے ہیں جیسے شَوَّيْتُهُ (میں نے اُسکو شوا یعنی

منھ کے بل گرا) فَشَعَثَتِ الرِّيحُ السَّحَابَ فَانْشَعَثَ (ہوانے بادلون کو چیر دیا اور وہ چیرا گئے) وغیرہ اور دوسرے اُس فعل کے معنی کے جو وزن تفعیل پر آتا ہی جیسے بَشَّرْتُهُ فَأَبْشَرَ (مین نے اُسکو خوشخبری دی اور اُسنے خوشخبری لی) فَطَّرْتُهُ فَأَفْطَرَ (مین نے اُس سے روزہ کھلوایا اور اُسنے روزہ کھولا) وغیرہ۔

باب اِفْعَال کی اتنی ہی خاصیتین ہین جو تبلائی ہین سوا اُنکے پہلی اَلْمُوَافَقَةُ ہی جسکے سے وہ کبھی کبھی اصل کے معنی مین آتا ہی جیسے حَزَنَهُ یا أَحْزَنَهُ (وہ رنجیدہ ہوا یا اُس مرد نے کسی کو رنجیدہ کیا) دَجَا اللَّيْلُ یا أَدْجَى اللَّيْلُ (رات اندھیری ہوئی) وغیرہ دوسری اَلْاِبْتِدَاءُ اس حالت مین یا تو اصل کا استعمال ہی نہین کرتے یا اُسکو کے معنی مین دخل نہین دیتے جیسے أَشْفَقْتُ (مین ڈرا) ہم معنی ہی شَفَقْتُ کا ابن دُرَيْد کی رائے کے مطابق لیکن عالمون کی رائے مشتق کے موافق نہین ہی وہ یقین کرتے ہین کہ اسکو معنی مین شَفَقَة مہربانی کے ساتھ کچھ نسبت نہین ہی۔

شرح

اگرچہ اس عبارت مین أَشْفَقْتُ عَلَيْهِ (مین اس کے واسطے ڈرا یا مین نے اُس پر رحم کھایا) مشتق اصل سے معنی مین مطابقت رکھتا معلوم ہوتا ہی لیکن ثابت نہین کر سکتے کیونکہ اس عبارت مین أَشْفَقْتُ مِنْهُ (مین اُس سے ڈرا) اصل اور مشتق مین کچھ علاقہ نہین پایا جاتا ہی۔

باب اِفْعَال کبھی کبھی ایسی خاصیتین بھی لیتا ہی جو حقیقت مین علاقہ رکھتی ہین دوسرے باب مثل فَعَّلَ سے جیسے أَذْهَبَهُ یا ذَهَّبَهُ (اُس مرد نے بلع کیا اُسکو یا اُس کو سونے

کے قابل ہوگا) وغیرہ بارہوین اَلْبُلُوغ (پہنچنا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی پر پہنچنا جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کو پہنچا) اَشْتیٰ (وہ جاڑے مین پہنچا) اَعْرَقَ (وہ عراق مین پہنچا) اَکْدَیٰ (وہ سخت اوسر زمین مین پہنچا جسکو عرب کے باشندے کُدْیَة کہتے ہین) اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ (درہم دس کی تعداد کو پہنچا یعنی دس ہوگئے) وغیرہ تیرہوین اَلْاِتْیَان (آنا) جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ فاعل کسی ایسی چیز کے ساتھہ آتا ہی یا کوئی چیز ایسی لاتا ہی جس سے اصل کے معنی علاقہ رکھتے ہین جیسے اَقَلَّ (وہ تھوڑے کے ساتھہ آیا یا تھوڑا لایا) اَکْثَرَ (وہ بہت لایا) اَطَابَ (وہ اچھی بات یا اچھا کھانا لایا) وغیرہ چودہوین اَلتَّسْمِیَة یعنی نام رکھنا جس سے فاعل مفعول کو اصل کے معنی کی تہمت لگاتا ہی جیسے اَکْفَرْتُهٗ (مین نے اُسکو کافر کہا) اَخْطَأْتُهٗ (مین نے اُس کو بھول کی تہمت لگائی) وغیرہ پندرہوین اَلدُّعَاء (چاہنا) یعنی فاعل مفعول کے واسطے اصل کے معنی چاہتا ہی جیسے اَسْقَیْتُهٗ (مین نے اُسکے واسطے سرسبزی چاہی یعنی مین نے اُسکو کہا) سَقَاكَ اللّٰهُ (خدا تجھکو سرسبز کرے) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ یہ دونون پچھلی خاصیتین اس باب سے کم علاقہ رکھتی ہین اور اکثر ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے باب سے جسکا مصدر وزن تَفْعِیْل پر آتا ہی زیادہ متعلق ہین اسواسطے بعضے قواعد نویس اِفْعَال کی ان مثالون کو تَفْعِیْل کے معنی مین سمجھتے ہین لیکن اکثر انکو باب اِفْعَال سے شاذ و نادر متعلق جانتے ہین اور مین نے انکی رعایت منظور رکھی ہی اگرچہ یہ خاصیتین نادر الوقوع ہین سولھوین قَدْ یَلْزَمُ (لازم ہونا) یعنی کبھی متعدی سے لازم ہوجاتا ہی جیسے حَمِدَ (اُس مرد نے تعریف کی) اَحْمَدَ (وہ تعریف قابل ہوا) وغیرہ سترہوین اَلْمُطَاوَعَة (یعنی تابع ہونا) پہلے اُس فعل کے معنی کے جو وزن فَعَلَ پر آتا ہی جیسے کَبَبْتُهٗ فَاَکَبَّ (مین نے اُسکو منھہ کے بھل گرایا اور وہ

پانچوین اَلْوِجْدَان (پانا) جس سے فاعل اصل کے معنی پاتا ہی یا حاصل کرتا ہی جیسے اَثْأَرْتُ (مین نے خون پایا جو قصاص کی رو سے واجب تھا) یا ایسی کوئی چیز پاتا ہی یا حاصل کرتا ہی جس سے اصل کے معنی علاقہ رکھتے ہین جیسے اَبْخَلْتُہٗ (مین نے اُسکو بخیل پایا) اَحْمَدْتُہٗ (مین نے اُسکو لائق پایا) وغیرہ چھٹی اَلسَّلْب (چھینا یا دور کرنا) جس سے فاعل اصل کے معنی ہٹاتا ہی جیسے اَشْکَیْتُہٗ (مین نے اُسکی شکایت دور کی) اَثْغَرَ الْغُلَامُ (اُس غلام نے دانت دور کیئے یعنی گرائے وقت معین پر) وغیرہ ساتوین اَلْمُبَالَغَۃ (زیادتی یعنی اصل کے معنی کی کثرت جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ (بہت صبح چمکی) اَتْمَرَ النَّخْلُ (نخل بہت چھوارے لایا یعنی نخل مین بہت چھوارے لگے) وغیرہ آٹھوین اَلْاِعْطَاء جس سے فاعل اصل کے معنی دیتا ہی جیسے اَتْمَرْتُ زَیْدًا (مین نے زید کو چھوارے کھلائے) اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ (مین نے کتے کو ہڈیان کھلائین) وغیرہ نوین اَلصَّیْرُوْرَۃ (قابض ہونا) جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ فاعل اصل کے معنی پر قابض ہوتا ہی جیسے اَلْحَمَ (وہ گوشت دار یعنی موٹا ہوا) یا کسی ایسی چیز پر قابض ہوتا ہی کہ اصل کے معنی اُس سے علاقہ رکھتے ہین جیسے اَطْفَلَتِ الظَّبْیَۃُ (ہرنی نے بچے جنے) اَجْرَبَ (وہ خارشت دار اونٹون پر قابض ہوا) یا کسی ایسی چیز پر قابض ہوتا ہی جو اُس موسم وغیرہ مین ہوتی ہی جو اصل کے معنی سے معلوم ہوتا ہی جیسے اَخْرَفَتِ النَّاقَۃُ (اُس اونٹنی نے فصل خریف مین بچہ جنا یا فصل خریف مین بچہ پر قابض ہوئی) وغیرہ دسوین اَللِّیَاقَۃ یعنی لائقی جیسے اَلْوَمَ زَیْدٌ (زید ملامت کے لائق ہوا) وغیرہ گیارہوین اَلْحَیْنُوْنَۃ (وقت کی نزدیکی) جس سے اُس موسم کی نزدیکی پائی جاتی ہی جس مین فاعل اصل کے معنی کی برداشت کے قابل ہوگا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ (درو کا وقت نزدیک ہوا یعنی تھوڑے دنمین کھیت کاٹنے

دوسری فصل

خَاصِیَّۃُ الْاِفْعَال

یعنی ثلاثی مزید فیہ کے پہلے باب اِفْعَال کی خاصیت

اس باب کی خاصیتون مین پہلی خاصیت ہی اَلتَّعْدِیَۃ جس سے فعل لازم متعدی ہوجاتا ہے جیسے بَصُرَ زَیْدٌ (زید بینائی رکھتا تھا) اَبْصَرْتُہٗ (مین نے اُسکو دیکھا) یا ایک مفعول والا متعدی دو مفعول والا ہوجاتا ہی جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَھْرًا (زید نے نہر کھودی) اَحْفَرْتُہٗ نَھْرًا (مین نے اُس سے نہر کھدوائی) یا دو مفعول والا متعدی تین مفعول والا ہوجاتا ہی جیسے عَلِمَ زَیْدٌ عَمْرًا فَاضِلًا (زید نے عمر کو فاضل جانا) اَعْلَمْتُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا (مین نے اُس سے عمر کو فاضل معلوم کرایا) وغیرہ دوسری اَلتَّصْیِیْرُ جس سے فاعل مفعول کو اصل کے معنی پر قابض کرتا ہی جیسے اَقْبَلْتُ النَّعْلَیْنِ (مین نے جوتون مین تسمے لگائے) یہ فعل قِبَال سے نکلا ہی جو عربون کے جوتے کا اگلا تسمہ ہی کہ نوک سے لگا کر پیچھے ٹخنے سے باندھتے ہین۔

اَنْصَلْتُ السَّھْمَ (مین نے تیر نوکدار کیا) یعنی تیر مین نوک لگائی وغیرہ تیسری اَلتَّعْرِیْض (رکھنا) جس سے فاعل مفعول کو اصل کے معنی پر رکھتا ہی جیسے اَقْتَلْتُ زَیْدًا (مین نے زید کو قتل پر رکھا) یعنی اُسکو جائے قتل پر لے گیا چوتھی اَلْاِعَانَۃ یعنی (مدد کرنا) جس سے فاعل اصل کے معنی بجا لانے مین مفعول کی مدد کرتا ہی جیسے اَحْلَبْتُ زَیْدًا (مین نے گائین یا اونٹنیان دوہنے مین زید کی مدد کی) وغیرہ

جیسے کَاتَبَنِی زَیْدٌ (زید نے مجھکو لکھا اور مین نے زید کو لکھا یعنی ہم نے آپس مین
لکھا پڑھی کی) اسیطرح ضَارَبَنِی زَیْدٌ (زید نے مجھ سے مارا ماری کی) وغیرہ
پس ایسے جملہ کے پیچھے ایک فعل مجرد اکثر آتا ہی یہ بات دکھلانے کو کہ اس کام مین کون غالب
ہوتا ہی اور یہی مغالبہ کے معنی ہین یعنی ایک کا دوسرے پر غالب ہونا لیکن اس طرح کی
غالبی ظاہر کرنے کے واسطے ہر ایک فعل کو ثلاثی مجرد کے چھہ بابون مین سے کسی باب کا کیون
نہو باب نَصَرَ کی گردان اختیار کرنی پڑے گی اور اس سبب سے اُسکے مضارع کے بیچ کے اصلی
حرف کو مضموم ہونا ہوگا جیسے کَاتَبَنِی فَکَتَبْتُهٗ (اُس مرد نے لکھا لکھی کی مجھ سے
لیکن مین نے اُس سے زیادہ لکھا) یُکَاتِبُنِی فَاَکْتُبُهٗ (وہ مجھ سے لکھا لکھی کرتا ہی لیکن
مین اُس سے زیادہ لکھتا ہون) یا یَکْتُبُنِی (وہ مجھ سے زیادہ لکھتا ہی) ضَارَبَنِی
فَضَرَبْتُهٗ (اُس مرد نے مجھ سے مارا ماری کی لیکن مین نے اسکو زیادہ مارا) یُضَارِبُنِی
فَاَضْرُبُهٗ (وہ مجھ سے مارا ماری کرتا ہی لیکن مین اُسکو زیادہ مارتا ہون) یا یَضْرُبُنِی
(وہ مجھکو زیادہ مارتا ہی) اور اسیطرح پر کَارَمَنِی فَکَرَمْتُهٗ یُکَارِمُنِی
فَاَکْرُمُهٗ فَاخَرَنِی فَفَخَرْتُهٗ یُفَاخِرُنِی فَاَفْخُرُهٗ عَالَمَنِی
فَعَلَمْتُهٗ یُعَالِمُنِی فَاَعْلُمُهٗ مَانَعَنِی فَمَنَعْتُهٗ یُمَانِعُنِی
فَاَمْنُعُهٗ وغیرہ لیکن اگر ثلاثی مجرد کے کسی فعل کا پہلا اصلی حرف واو یا یا ہو گا یا بیچلا
یا پچھلا اصلی حرف یا ہو گا تو وہ مُغَالَبَہ کی خاصیت ظاہر کرنے کو باب ضَرَبَ پر
گردانا جائے گا نہ نَصَرَ پر جیسے وَاعَدَنِی فَوَعَدْتُهٗ (اُس مرد نے مجھ سے باہم
وعدہ کیا لیکن مین نے اُس سے زیادہ وعدہ کیا) مضارع مین یُوَاعِدُنِی فَاَعِدُهٗ
(وہ مجھ سے باہم وعدہ کرتا ہی لیکن مین اُس سے زیادہ وعدہ کرتا ہون) اسی طرح پر

یَاسَرَنِی فَیَسَرْتُہٗ یُیَاسِرُنِی فَاَیْسِرُہٗ سَایَرَنِی فَسِرْتُہٗ یُسَایِرُنِی فَاَسِیْرُہٗ رَامَانِی فَرَمَیْتُہٗ یُرَامِیْنِی فَاَرْمِیْہٖ وغیرہ اور اگرچہ آخِصِمُہٗ کسرہ کے ساتھہ اس عبارت مین آیا ہی یُخَاصِمُنِی فَاَخْصِمُہٗ لیکن آخْصُمُہٗ ضمہ کے ساتھہ بھی کہ بہت درست ہی اکثر مستعمل ہوتا ہی کیونکہ اسکے اصلی حرفون مین نہ واو ہی نہ یا ہی۔

ان باتون کی صحت سب عالمون کی تجویز سے کی گئی ہی اور حرف حلقی کے آنے پر کچھہ خیال نہین کیا گیا اسواسطے کہ وہ اس حالت مین کچھہ فرق لاتا نہین معلوم ہوتا ہی لیکن کسائی قواعد نویس کی یہ راے ہی کہ جب پہلا اصلی حرف حلقی ہووے تب اس فعل کو باب مَنَعَ پر گردانا چاہیے اور اس سبب سے پہلے اصلی حرف کو مضارع مین مفتوح رکھنا چاہیے جیسے یُشَاعِرُنِی فَاَشْعَرُہٗ فتحہ کے ساتھہ نہ آشْعُرُہٗ ضمہ کے ساتھہ اور اسی طرح یُفَاخِرُنِی فَاَفْخَرُہٗ نہ آفْخُرُہٗ وغیرہ اور اُسکی ایک اور راے یہ ہی سننے مین آیا ہی کہ اُس نے سب حالتون مین نَصَرَ پر مَنَعَ کو مقدم رکھا ہی سوا اُن حالتون کے جن مین محاورے سے نَصَرَ مقدم کیا گیا ہی۔

پڑھنے والے کو معلوم ہوگا کہ خاصیت مغالبہ کی فعلون سے وہی نسبت رکھتی ہی جو مقابلہ کے درجے وصفی اسمون سے رکھتے ہین اور جیسے دوسرا فعل ہمیشہ نَصَرَ یا ضَرَبَ وغیرہ کے بابون پر آتا ہی جیسا مین نے تبلایا ہی ویسے پہلا فعل بلالحاظ معنی کے ثلاثی مزید فیہ کے باب فَاعَلَ یُفَاعِلُ پر آتا ہی چونکہ یہ دونون فعل ایک ہی اصل سے نکلتے ہین اور دونون کی صورتین جیسی مین نے تبلائی ہین ویسی ہوتی ہین ان سے یہ بات پائی جاتی ہی کہ جب وے دونون ساتھہ آتے ہین تب وہ دوسرا مُغالبہ کی خاصیت کے تابع رہتا ہی۔

جیسے کَاتَبَنِیْ زَیْدٌ (زید نے مجھکو لکھا اور مین نے زید کو لکھا یعنی ہم نے آپس مین
لکھا پڑہی کی) اسیطرح ضَارَبَنِیْ زَیْدٌ (زید نے مجھ سے مارا ماری کی) وغیرہ
پس ایسے جملہ کے پیچھے ایک فعل مجرد اکثر آتا ہی یہ بات دکھلانے کو کہ اس کام مین کون غالب
ہوتا ہی اور یہی مغالبہ کے معنی ہین یعنی ایک کا دوسرے پر غالب ہونا لیکن اس طرح کی
غالبی ظاہر کرنے کے واسطے ہر ایک فعل کو ثلاثی مجرد کے چھہ بابون مین سے کسی باب کا کیون
نہو باب نَصَرَ کی گردان اختیار کرنی پڑے گی اور اس سبب سے اُسکے مضارع کے بیچلے اصلی
حرف کو مضموم ہونا ہوگا جیسے کَاتَبَنِیْ فَکَتَبْتُهٗ (اُس مرد نے لکھا لکھی کی مجھ سے
لیکن مین نے اُس سے زیادہ لکھا) یُکَاتِبُنِیْ فَاَکْتُبُهٗ (وہ مجھ سے لکھا لکھی کرتا ہی لیکن
مین اُس سے زیادہ لکھتا ہون) یا یَکْتُبُنِیْ (وہ مجھ سے زیادہ لکھتا ہی) ضَارَبَنِیْ
فَضَرَبْتُهٗ (اُس مرد نے مجھ سے مارا ماری کی لیکن مین نے اُسکو زیادہ مارا) یُضَارِبُنِیْ
فَاَضْرُبُهٗ (وہ مجھ سے مارا ماری کرتا ہی لیکن مین اُسکو زیادہ مارتا ہون) یا یَضْرُبُنِیْ
(وہ مجھکو زیادہ مارتا ہی) اور اسیطرح پر کَارَمَنِیْ فَکَرَمْتُهٗ یُکَارِمُنِیْ
فَاَکْرُمُهٗ فَاخَرَنِیْ فَفَخَرْتُهٗ یُفَاخِرُنِیْ فَاَفْخُرُهٗ عَالَمَنِیْ
فَعَلَمْتُهٗ یُعَالِمُنِیْ فَاَعْلُمُهٗ مَانَعَنِیْ فَمَنَعْتُهٗ یُمَانِعُنِیْ
فَاَمْنُعُهٗ وغیرہ لیکن اگر ثلاثی مجرد کے کسی فعل کا پہلا اصلی حرف واو یا یا ہوگا یا بچلا
یا پچھلا اصلی حرف یا ہوگا تو وہ مُغَالَبَۃ کی خاصیت ظاہر کرنے کو باب ضَرَبَ پر
گردانا جائیگا نہ نَصَرَ پر جیسے وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُهٗ (اُس مرد نے مجھ سے باہم
وعدہ کیا لیکن مین نے اُس سے زیادہ وعدہ کیا) مضارع مین یُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُهٗ
(وہ مجھ سے باہم وعدہ کرتا ہی لیکن مین اُس سے زیادہ وعدہ کرتا ہون) اسی طرح پر

زبان سے پانی چاٹنا) وَحِرَ (وہ دشمنی سوچا) وَهِنَ (وہ ناتوان تھا یا ہوا) وَبِقَ (وہ موا) وَصِبَ (وہ بیمار تھا یا ہوا) وَعِمَ (اُس مرد نے فلانے کی بہتری چاہی) وَحِمَتِ الحُبلٰی (اس حاملہ عورت نے کچھ کھانے کو چاہا) وَكِمَ (وہ رنجیدہ ہوا) وَهِمَ (اُس مرد نے خیال کیا) وَرِهَ (اُس عورت کی چربی بہت تھی یا ہوئی) وَقِهَ (اُس مرد نے اطاعت کی) وَرِيَ (آگ چقماق سے اُڑی) وَنِيَ (وہ ناتوان تھا یا ہوا) وَهِيَ (وہ بیوقوف تھا یا ہوا) يَبِسَ (وہ خشک تھا یا ہوا) وَطِيَ (وہ پانون سے اُچھلا) وَجِدَ (وہ دولتمند ہوا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ ان مین سے بہت سے فعل سوا اس باب کے اور بابون پر بھی درستی سے گردانے جا سکتے ہین۔

خفّ

اَلمُغَالَبَةُ آپس مین غالب ہونا

باب نَصَرَ يَنصُرُ کی ایک خاصیت اور ہی سو ابتک پڑھنے والے کو نہین بتلائی گئی ہی اور مین نے اُسکو جان کر اس مقام کے واسطے رکھ چھوڑا ہی اسواسطے کہ وہ ہر طرح کے ثلاثی مجرد پر عمل کرتی ہی یہ خاصیت مغالبہ یعنی آپس مین غالب ہونا کہلاتی ہی اور ہمیشہ ایک دوسری خاصیت کے تابع ہی جسکو مُشَارَكَة کہتی ہین اور جسکا بیان آگے ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب مین جسکا مصدر وزن مُفَاعَلَة پر آتا ہی کیا جائے گا مُشَارَكَة کے معنی ہین شریک ہونا اور جو فعل ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب کا اس خاصیت کے تابع ہی سو اصل کے معنی مین دو نام کی یا زیادہ نام کی شراکت دکھلاتا ہی ایسی کہ اُن مین سے ہر ایک اُس فعل کا فاعل اور مفعول دونون ہو سکتا ہی اگرچہ از روے لفظ کے نہووے پر از روے معنی کے تو بھی ہو جاتا ہے

مین رَحُبَكُمُ الدُّخُولُ فِي طَاعَةِ الْكِرْمَانِيِّ (کرمانی کی بندگی مین داخل ہونے نے تمکو فائدہ کیا) اور طَلَعَ (اس عبارت مین) اِنَّ بُسْرًا قَدْ طَلَعَ الْيَمَنَ اسکے معنی مین صاف نہین سمجھتا ہون اگرچہ اَبُوحَيَّانَ نے کہا ہی کہ طَلَعَ یہان بَلَغَ یا وَصَلَ کے معنی کے برابر ہی اور متعدی کی طرح آیا یا پہنچا کے معنی دیتا ہی اس عبارت مین جو شکل ہی سو لفظ بُسْر کے معنی ٹھہرانے مین ہی اسکے معنی ہین سبز یا کچا چھہارا اور مینہ اور سورج اور مین یقین کرتا ہون کہ ایک آدمی کا نام بہی ہی اگرچہ اس معنی مین کمتر آتا ہی اور اسی اخیر معنی مین یہ عبارت میری سمجھہ مین آتی ہی مگر تحقیق ہی کہ ان فعلون کے پیچھے حرف بآ سکتا ہی جیسے رَحُبَ بِكُمْ یا طَلَعَ بِالْيَمَنِ پس اس حالت مین وہ اپنے اصل معنی فعل لازم کے دیتے ہین اور حقیقت مین اس قسم کے فعل متعدی کے معنی صرف اسوقت دیتے ہین کہ اپنے لفظی معنی چھوڑ کر دوسرے معنی مین آتے ہین۔

بَابُ حَسِبَ

یعنی بیان باب حَسِبَ کا

قواعد نویسون نے اس باب کے کچھہ خواص نہین بتائے ہین اور جو فعل اس باب پر درستی سے گردانے جاتے ہین سو حقیقت مین اتنے ہین یعنی وَمِقَ (اس مرد نے پیار کیا) وَثِقَ (وہ مضبوط ہوا) وَفِقَ (وہ موافق ہوا) وَرِثَ (وہ وارث ہوا) وَرِمَ (وہ سوجا) نَعِمَ (وہ چین سے رہا) بَئِسَ (وہ لڑائی مین دلیر تھا یا ہوا) يَئِسَ (وہ نا امید ہوا) وَغِرَ (وہ غصہ ہوا یا نفرت سے بھرا) وَلِهَ (وہ فریفتہ ہوا) وَهِلَ (وہ ڈرا) وَرِعَ (وہ گنہ سے بچا) وَلِعَ (وہ للچایا) وَلِغَ (اس کتے نے

(وہ نادان تھا یا ہوا) عَجُفَ (وہ لاغر تھا یا ہوا) سَقُمَ (وہ بیمار تھا یا ہوا) وغیرہ فعل کَدُرَ (وہ گدلا تھا یا ہوا) اور رَعُنَ (وہ بیوقوف تھا یا ہوا) کے بچلے اصلی حرفون کو تینون حرکتین لگتی ہین اور جاننا چاہیے کہ بچلے اصلی حرف فَعِلَ اور فَعُلَ کے کبھی کبھی خوشی سے بولنے والے کی ساکن ہوجاتے ہین جیسے بَذْخَ الرَّجُلُ (وہ مرد مغرور تھا یا ہوا) جَسُمَ الفَرَسُ (وہ گھوڑا تازہ تھا یا ہوا) وغیرہ اور کبھی ایسے فعلون کا تلفظ اگر بچلا اصلی حرف حلقی ہوتا ہے تو بہت مختلف ہوتا ہے جیسے شَہِدَ یا شَہْدَ یا شِہِدَ یا شِہْدَ (وہ حاضر تھا یا ہوا) وغیرہ۔

خَاصِیَّۃُ فَعُلَ بِالضَّمِّ

یعنی باب کَرُمَ کی خاصیت

جو فعل اس باب پر بنتے ہین سو اکثر ہمیشہ کسی چیز کی صفت ظاہر کرتے ہین خواہ وہ صفت بالذات اُس مین قائم ہووے خواہ حاصل ہونے کے بعد کثرت عادت سے اُسمین قائم ہوگئی ہووے خواہ اُنکے مانند معلوم ہوتی ہووے جیسے حَسُنَ (وہ خوبصورت تھا یا ہوا) قَبُحَ (وہ بدصورت تھا یا ہوا) صَغُرَ (وہ چھوٹا تھا یا ہوا) کَبُرَ (وہ بڑا تھا یا ہوا) قَصُرَ (وہ چھوٹا تھا یا ہوا) طَالَ اصل مین طَوُلَ (وہ لنبا تھا یا ہوا) سَہُلَ (وہ نرم تھا یا ہوا) صَعُبَ (وہ سخت تھا یا ہوا) فَقُہَ (وہ عقلمند تھا یا ہوا) خَبُثَ (وہ بد تھا یا ہوا) نَجُسَ (وہ ناپاک تھا یا ہوا) کَرُمَ (وہ کریم تھا یا ہوا) لَؤُمَ (وہ لئیم تھا یا ہوا) وغیرہ۔

اسواسطے اس قسم کے سب فعل لازم ہوتے ہین سوا ایسے فعلون کے جیسے رَحُبَ اس عبارت

جیسے بَقِرَ الکَلبُ (اُس کتے نے بیل کو دیکھا اور بہت خوش ہوا) وغیرہ چوتھی [illegible]
(مانند ہونا) یعنی اصل کے معنی سے فاعل کا مانند ہونا جیسے ذَئِبَ (وہ [illegible] ایسا ہوا [illegible]
کھانے مین) ہم معنی ہے ذَؤُبَ وزن کَرُمَ کا وغیرہ پانچوین اَلتَّخوِیف ([illegible]
اصل کے معنی سے فاعل کا ڈرنا جیسے اَسِدَ (وہ شیر سے ڈرا) وغیرہ چھٹے [illegible]
(رکھنا) یعنی اصل کے معنی کو فاعل کا رکھنا جیسے جَرِبَ (وہ خارشت رکھتا تھا یعنی اُسے
خارشت تھی) وغیرہ ساتوین اَلمُطَاوَعَۃ (تابع ہونا) اس حالت مین وہ فعل ایسے فَعَلَ
کے وزن پر بنے ہوئے متعدی فعل کے پیچھے آتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اس متعدی فعل کا اثر اُسکے
مفعول پر ہوا ہے اور وہ مفعول اسکا فاعل ہو گیا ہے اور دونون فعل ایک ہی اصل سے مشتق ہین
جیسے جَدَعَہُ فَجَدِعَ (اُس مرد نے اُس کا ہاتھ کاٹا تب ایسا ہوا یا کٹنے سے
تابع ہوا) وغیرہ۔

جاننا چاہیے کہ جو فعل وزن فَعِلَ پر بنتے ہین سو اکثر لازم ہوتے ہین اور شاذ و نادر متعدی [illegible]
عموماً بیماری اور آرام کے معنی دیتے ہین جیسے مَرِضَ (وہ بیمار ہوا) سَلِمَ (وہ بچ گیا
ہوا) وغیرہ یا خوشی اور غم کے معنی دیتے ہین جیسے فَرِحَ (وہ خوش ہوا) حَزِنَ
(وہ غمگین ہوا) وغیرہ یا رنگ کے معنی دیتے ہین جیسے قَهِبَ (وہ سفیدی مائل [illegible]
ہوا) شَهِبَ (وہ ملے ہوئے رنگ کا ہوا جس مین سیاہ پر سفید غالب تھا) وغیرہ
یا عیب و ہنر کے معنی دیتے ہین جیسے عَوِرَ (وہ کانا تھا یا ہوا) عَمِیَ (وہ اندھا تھا
یا ہوا) عَیِنَ (وہ بڑی آنکھ والا تھا یا ہوا) بَلِجَ (وہ کشادہ ابرو تھا یا ہوا) وغیرہ
اور اکثر ان معنیون مین وزن فَعِلَ اور فَعُلَ دونون کا استعمال برابر درست ہے جیسے
اَدِمَ (وہ بھورا تھا یا ہوا) سَمِرَ (وہ گاہی رنگ والا تھا یا ہوا) خَرِفَ

واسطے عدد دون سے بنتے ہین سوجب اُنکا پہلا حرف حلقی ہوگا تب باب مَنَعَ یَمْنَعُ پر گردانے جائین گے جیسے رَابَعَ یَرْبَعُ عدو چار سے اور سَبَعَ یَسْبَعُ عدد سات سے اور تَسَعَ یَتْسَعُ عدد نو سے اور اور ہر ایک حالت مین اپنے اپنے باب پر گردانے جائین گے جیسا بتلایا ہی چھٹی اَلْکَسْرُ (توڑنا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو توڑنا جیسے ثَغَرْتُہٗ مثل مَنَعْتُہٗ کے (مین نے اُسکے دانت توڑے) وغیرہ ساتوین اَلْبُلُوغ (پہنچنا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی مین پہنچنا جیسے عَرَضَ مثل نَصَرَ کے (وہ پہنچا عروض مین) کہ مکہ اور مدینہ اور اُسکے نواح کا ایک نام ہی) وغیرہ آٹھوین اَلتَّعْدِیَۃ یعنی لازم کا متعدی ہونا جیسے خَفِیَ مثل رَضِیَ یعنی عَلِمَ کے (وہ چھپا) خَفَیْتُہٗ مثل رَمَیْتُہٗ یعنے ضَرَبْتُہٗ کے (مین نے اُسکو چھپایا) وغیرہ نوین اَلسَّلْب (ہٹانا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو کسی پر سے ہٹانا جیسے خَفَاہُ مثل ضَرَبَہٗ کے (اُس مرد نے اُس کی پوشیدگی ہٹائی یعنی اُسکو ظاہر کیا)۔

بعض خواص عَلِمَ

باب عَلِمَ کی بعضی خاصیت

اس باب کی بہت سی خاصیتین ہین لیکن اکثر قواعد نویسون نے اتنی ہی لکھی ہین پہلے اَلْکَثْرَۃ (زیادتی) یعنی اصل کے معنی کی زیادتی کسی چیز مین جو فاعل ہو اُس فعل کی مکہ جیسے کَلِأَتِ الْاَرْضُ (زمین گھاس سے بھر گئی یا کا ہدار ہوئی) وغیرہ دوسری اَللُّصُوق (ملنا) یعنی اصل کے معنی سے فاعل کا ملنا جیسے تَرِبَ (وہ مٹی مین مل گیا یعنی غریب ہوا) وغیرہ اور تیسری اَلرُّؤْیَۃ (دیکھنا) یعنی اصل کے معنی کو فاعل کا دیکھنا

بعض خواص فعل بالفتح من ضرب ونصر ومنع

(باب ضَرَبَ اور نَصَرَ اور مَنَعَ کے بعضے خواص)

انکے خواص اسقدر نہین ہین کہ کسی قواعد کی کتاب مین سماوین لیکن عربی قواعد نویسون نے اتنے خواص لکھے ہین پہلے اَلْاِصَابَۃ (پہنچنا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی پر پہنچنا اس حالت مین جو اکثر چیز کا نام ظاہر کرتی ہی جیسے جَلَدَہٗ مثل ضَرَبَہٗ کے (وہ اُسکے چمڑے پر پہنچا یعنی اُسکو چابک مارا) بَطَنَہٗ مثل نَصَرَہٗ کے (وہ اُسکے پیٹ پر پہنچا یعنی اُسکے پیٹ کو مارا) رَاَسَہٗ (وہ اُسکے سر پر پہنچا یعنی اُسکے سر کو مارا) وغیرہ دوسری اَلْاِعْطَاءُ (دینا) جس سے فاعل اصل کے معنی کسی کو دیتا ہی جیسے شَحَمَہٗ یا لَحَمَہٗ مثل مَنَعَہٗ کے (اُس مرد نے اُسکو چربی یا گوشت دیا یعنے کھلایا) وغیرہ تیسری اَلْعَمَل (کرنا یا بنانا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو کرنا جیسے جَدَرَ مثل نَصَرَ کے (اُس مرد نے دیوار کی یعنی بنائی) اور بَاَرَ مثل مَنَعَ کے (اُس مرد نے کُوا کیا یعنی بنایا) وغیرہ چوتھی اَلْاَخْذ (لینا) یعنی فاعل کا اصل کے معنی کو لینا جیسے ثَلَثْتُہٗ مثل نَصَرْتُہٗ کے (مین نے اُس سے ایک تہائی لی) اس طرح پر دس تک آتے ہین جیسے عَشَرْتُہٗ (مین نے اُس سے ایک دسوان حصہ لیا) وغیرہ پانچوین اَلتَّصْیِیْر (قابض کرنا) جس سے فاعل کسی کو اصل کے معنی پر قابض کرتا ہی جیسے ثَنَیْتُہٗ مثل ضَرَبْتُہٗ کے (مین اُسکو دوسرا ہوا یعنی مین نے اُسکو دو پر قابض کیا کہ پہلے اکیلا تھا) اس طرح پر دس تک آتے ہین جیسے ثَلَثْتُ الْاِثْنَیْنِ (مین اُن دو کو تیسرا ہوا) رَبَعْتُ الثَّلٰثَۃَ (مین اُن تین کو چوتھا ہوا) وغیرہ جاننا چاہیے کہ جو فعل چوتھی اور پانچوین خاصیت کے

چھٹا حصہ

خواص الابواب بابون کی خاصیتین

جو بیان اوپر اخیر دو حصون مین اس کتاب کے لکھے ہین اُن سے ظاہر ہوتا ہی کہ اہل عرب پچاس باب سے کچھ زیادہ رکھتے ہین یعنی چھہ باب ثلاثی مجرد کے ایک رباعی مجرد کا تین رباعی مزید فیہ کے بارہ ثلاثی مزید فیہ کے اور تیس سے کچھ اوپر قسم ملحق کے جو حقیقت مین ثلاثی ہین اگرچہ رباعی کی صورتین رکھتے ہین۔

پس جاننا چاہیے کہ ہر ایک سہ حرفی اصل ہر ایک گردان کے قابل ہی اور کئی صورتون مین معنی دار ہی مثلاً علم (دانش) سے یہ فعل نکلتے ہین عَلِمَ (اُس مرد نے جانا) اَعْلَمَ (اُس مرد نے علم یا خبر دی) اِسْتَعْلَمَ (اُس مرد نے خبر یا علم چاہا) عَلَّمَ (اُس مرد نے علم دیا) تَعَلَّمَ (اُس مرد نے علم لیا) وغیرہ چونکہ ان فعلون کے معنی کا امتیاز مطلقاً بابون کے خواص پر موقوف ہی جو صرف مزید فیہ پر ہی عمل نہین کرتے ہین بلکہ چھٹون مجرد پر بھی عمل کرتے ہین کیونکہ اکثر ایک ہی اصل مجرد کے مختلف باب مین مختلف معنی دیتی ہی جیسے خَفِيَ مثل عَلِمَ کے (وہ چھپا) اور خَفَى مثل ضَرَبَ کے (اُس مرد نے چھپایا) وغیرہ اسواسطے پڑھنے والے کو ان خاصیتون سے اچھی طرح واقف ہونا چاہیے کیونکہ جب تک ان سے خوب آشنا نہو گا تب تک جو عربی فعل اُسکو آگے ملین گے انکے صحیح معنی ہرگز دریافت نکر سکے گا اسلیئے مین سب بابون کے خواص بیان کرتا ہون اور پہلے اُن فعلون سے شروع کرتا ہون جنکے ماضی کا وزن فَعَلَ ہی

جیسے نِیجَلُ اِیجَلُ یِیجَلُ وغیرہ فعل آبٰی یَأبٰی اور حَبَّ یَحِبُّ
بہی کبہی خلاف قاعدہ اس قاعدے کے تابع ہوجاتے ہین جیسے یِیْبٰی تِیبٰی
اِیبٰی نِیبٰی یِحِبُّ تِحِبُّ اِحِبُّ نِحِبُّ اور اسی طرح فعل ذَھَبَ
اور تَحَنَ جیسے تِذْھَبُ بجاے تَذْھَبُ کے تِلْحَنُ بجاے تَلْحَنُ کے وغیرہ
اگرچہ یہ مثالین استعمال مین کم آتی ہین بلکہ کبہی کبہی یہ قاعدہ اُن فعلون سے بہی علاقہ رکھتا
ہی جو وزن فَعَلَ یَفْعَلُ پر آتے ہین جیسے نِعْبُدُ (ہم پوچتے ہین) بجاے نَعْبُدُ
کے وغیرہ اتنا اور جاننا چاہیئے کہ مضارع یَوْجَلُ کبہی خلاف قاعدہ یِیجَلُ تِیجَلُ
اَیجَلُ نِیجَلُ یا یَاجَلُ تَاجَلُ آجَلُ نَاجَلُ ہوجاتا ہی اور جب پہلا
حرف مکسور ہووے تب واو کو یا کرنے مین کچہ بے قاعدہ نہین ہی جیسے تِیجَلُ بجای
تَوْجَلُ کے۔

تیسرا اور چوتھا قاعدہ جو اوپر بتایا ہی سو اختیاری ہی ضروری نہین ہی اسواسطے مین پڑہنے
والے کو یہ صلاح دیتا ہون کہ اُن پر مطلق لحاظ نکرے مگر لفظ اِخَالُ (مین سوچتا ہون
یا سوچون گا) پر کہ اس مین کسرہ جیسا مین نے بتلایا ہی فتحہ کے نسبت زیادہ فصاحت رکھتا ہی
اگرچہ اَخَالُ کہنے مین کچہ غلطی نہین ہی اور سب حالتون مین مضارع کو پہلے اور دوسرے
قاعدہ کے مطابق بنانا چاہیئے کہ غیر ملک کے عربی زبان سیکہنے والے اِنہین دو قاعدون
پر زیادہ خیال کرتے ہین اور آسانی اور سہولت کے باعث حقیقت مین پسند کرنے کے
قابل ہین۔

تیسرا قاعدہ

لیکن حجاز والوں کے سوا اور سب عرب والے یا کو چھوڑ کر اور تینوں حرف اَتَیْنَ کو اتنے ستا مون پر مکسور رکھنا جائز سمجھتے ہین پہلے جب فعل وزن فَعِلَ یَفْعَلُ پر بنا ہووے جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ دوسرے جب اُسکے شروع مین ہمزۃ الوصل ہووے جیسے اِستَخرَجَ یا تا ہی زائدہ ہووے جیسے تَقَبَّلَ وغیرہ اسواسطے اُنکے نزدیک ایسا بولنا درست ہی اِعْلَمُ اِسْتَخْرِجُ اِتَقَبَّلُ واحد متکلم یا نِعلَمُ نِستَخرِجُ نِتَقَبَّلُ جمع متکلم یا تِعلَمُ تِستَخرِجُ تِتَقَبَّلُ واحد مخاطب وغیرہ اور قوم کَلْب یہ قاعدہ یا کو بھی لگاتے ہین واحد غائب مین اور اسواسطے بولتے ہین یِعلَمُ وغیرہ اسی قاعدے کے مطابق ہین فعل اِخَالُ (مین سوچتا ہون یا سوچون گا) یہ اَخَالُ سے زیادہ فصاحت رکھتا ہی اور اِغَصُّ (مین غصہ ہوتا ہون یا ہوؤن گا) اِشْقَی (مین بدبخت ہوتا ہون یا ہوؤن گا) وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو افعال لازم وزن عَلِمَ یَعلَمُ پر بنتے ہین اور پہلا اصلی حرف یا اور پہلا اصلی حرف ہمزہ رکھتے ہین اُنکے سب حروف اتین مکسور رہتے ہین جیسے یِیأَسُ (وہ مایوس ہوتا ہی یا ہوگا) تِیأَسُ (تو مایوس ہوتا ہی یا ہوگا) اِیأَسُ (مین مایوس ہوتا ہون یا ہون گا) نِیأَسُ (ہم مایوس ہوتے ہین یا ہونگے) وغیرہ اور یہی قاعدہ اختیاراً جو افعال لازم وزن عَلِمَ پر بنتے ہین اور پہلا اصلی حرف واو رکھتے ہین اُن سے بھی متعلق ہی جیسے یِیجَلُ (وہ ڈرتا ہی یا ڈرے گا) بجاے یَوجَلُ کے اور اسی طرح اُسکے اور صیغے ہین

کے مطابق مضارع کا پہلا حرف دور کرنے اور پہلا حرف ساکن کرنے سے بنتا ہے اور اسی طرح ثلاثی مزید فیہ کے پہلے باب کے سب فعلوں کے امر بنتے ہین۔

مضارع بنانے کے قاعدے

پہلا قاعدہ

اگر فعل ثلاثی مجرد نہووے تو اُسکے مضارع معروف کے پچھلے حرف کا پہلا حرف مکسور رکھنا چاہیے بشرطیکہ پہلا حرف غیر اصلی تا نہووے جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ صَرَّفَ یُصَرِّفُ اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ وغیرہ لیکن اگر پہلا حرف غیر اصلی تا ہووے تو وہ پچھلے حرف کا پہلا حرف مفتوح رکھنا چاہیے جیسے تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَجَاهَلَ یَتَجَاهَلُ تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

اگر ماضی مین چار حرف ہووین خواہ اصلی خواہ زائد تو حروف اَتَیْنَ مضارع کی علامت مضارع معروف مین مضموم رکھنی چاہیئین جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ صَرَّفَ یُصَرِّفُ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ وغیرہ اور ہر ایک حالت مین یعنی جب ماضی مین چار حرف سے زیادہ حرف ہون خواہ کم ہون تب مضارع معروف کی علامتین مفتوح رکھنی چاہیئین جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ تَقَدَّمَ یَتَقَدَّمُ اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ وغیرہ اگرچہ اَلشَّمَانِیْنِیُّ قواعد نویس کبھی کبھی یَسْتَخْرِجُ کے بدلے یُسْتَخْرِجُ کا استعمال حالت معروفی مین جائز رکھتا ہے لیکن یہ تلفظ کسی نے پسند نہین کیا شاذ و نادر ہے۔

کے فعلوں سے امر بنانے کے اور پھر ثلاثی مجرد کے سوا اور سب فعلوں سے مضارع بنانے کے کچھ قاعدے بیان کرتا ہوں۔

امر بنانے کے قاعدے

پہلا قاعدہ

امر معروف مذکر واحد مخاطب ہمیشہ مضارع کا پہلا حرف دور کرنے اور پچھلا حرف ساکن کرنے سے بنتا ہے اگر دوسرا حرف یعنی دور کرنے کے بعد جو حرف پہلے رہے سو متحرک ہووے جیسے وَضَعَ (اُس مرد نے رکھا) مضارع یَضَعُ امر ضَعْ تَعَلَّمَ (اُس مرد نے سیکھا) مضارع یَتَعَلَّمُ امر تَعَلَّمْ سَمّٰی (اُس مرد نے نام رکھا) مضارع یُسَمِّیْ امر سَمِّ اس سے پچھلی یا بدلنے اور چھوڑنے کے ایک قاعدے کے مطابق دور ہو گئی ہے وغیرہ۔

دوسرا قاعدہ

لیکن اگر وہ دوسرا یعنی مضارع کے نشان کے بعد کا حرف ساکن ہووے تو امر کے شروع میں حرف ساکن کا آنا روکنے کے لیے ہمزۃ الوصل لگانی چاہیے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ قَتَلَ یَقْتُلُ اُقْتُلْ وغیرہ اور اگر پچھلے حرف کا پہلا حرف مضموم ہووے تو ہمزۃ الوصل بھی مضموم رکھنی چاہیے نہیں تو ہمیشہ مکسور جیسے یَقْتُلُ سے اُقْتُلْ اور یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور یَجْتَنِبُ سے اِجْتَنِبْ اور یَمْنَعُ سے اِمْنَعْ وغیرہ۔

امر اَکْرِمْ (تو مرد بزرگی کر) مضارع تُکْرِمُ سے جو اصل میں تُاَکْرِمُ ہے پہلے قاعدے

اِحْبَنْطَأَ وغیرہ کے بدلے اِحْبَنْطیٰ وغیرہ موافق اِحْبَنْبیٰ یا اِسْلَنْقیٰ
کے اِفْعَنْلیٰ کے وزن پر پہنچائین گے جیسا ابہی بتلایا ہی لفظ اِحْرَنْبیٰ حرب سے جسکے معنی
لڑنا ہی نکلا ہی اور اُس مرد کے بال کھڑے ہوئے کے معنی دیتا ہی۔

فعل اِقْشَعَرَّ کی صورت

جو سہ حرفی یہ صورت لیتے ہین سو اکثر وزن اِفْعَلَلَّ پر گردانے جاتے ہین جیسے اِبْیَضَضَّ
(وہ سفید ہوا) وغیرہ مگر اور بہی وزن اسکے پائے گئے ہین جیسے اِعْثَوْجَجَ (اُس مرد نے
کام چلانے مین مراسلت کی) وزن اِفْعَوْلَلَ پر اور اِسْمَأَدَّ (وہ غصہ ہوا) وزن
اِفْعَأَلَّ پر اور اِسْتَلْأَمَ (اس مرد نے پتھر چوما) وزن اِفْتَعَلَ پر وغیرہ باوجود
اسکے بعضے قواعد نویسون نے لفظ اِسْتَلْأَمَ کو جیسا آگے بیان کیا ہی قسم مطلق کے ثلاثی فریدیہ
کے تیسرے باب مین داخل سمجہا ہی اب اتنا اور جاننا چاہیئے کہ اُن دونون باب کو جنکا ذکر مین ابہی کر رہا تھا
یعنی ایک وہ جو اِفْوَنْعَلَ کے وزن پر بنا ہی جیسے اِحْوَنْصَلَ (اُس مرغ کا حوصلہ نکل آیا)
اور دوسرا وہ جو اِفْعَوْلَلَ کے وزن پر بنا ہی جیسے اِعْثَوْجَجَ (اُس مرد نے کام چلانے
مین مراسلت کی) سیبویہ قواعد نویس نے اپنی بڑی کتاب مین جسکا نام اَلْکِتَاب
ہی اور سب اہل عرب اُس پر اعتبار رکہتے ہین نہین لکہا ہی لیکن خلیل نامی ایک دوسرے
مشہور قواعد نویس نے اِن کو اپنی کتاب مین جس کا نام کِتَابُ الْعَیْن ہی
درج کیا ہی۔

خاتمہ

عربی فعلون کی بہت سی گردانین بتلا کر مین اب اِس کتاب کے پڑہنے والے کے واسطے پہلے ہر قسم

جیسے تَجَوْہَبَ (اُس مرد نے جراب پہنی) تیسرا تَفَیْعَلَ جیسے تَشَیْطَنَ (اُس مرد نے شیطانی اختیار کی) چوتھا تَفَعْوَلَ جیسے تَرَھْوَكَ (وہ اہرون کی چال چلا) پانچوان تَفَعْیَلَ جیسے تَحَمْیَرَ (اُس مرد کے طور خراب ہوئے) چھٹا تَفَعْنَلَ جیسے تَقَلْنَسَ (اُس مرد نے ٹوپی پہنی) ساتوان تَفَعْلیٰ جیسے تَجَعْبیٰ (وہ گرا) آٹھوان تَمَفْعَلَ جیسے تَمَسْكَنَ (وہ غریب ہوا) اور تَمَدْرَعَ (اُس مرد نے مِدْرَعَۃ کہ ایک طرح کا اونی لباس ہی پہنا) اور تَمَنْطَقَ (وہ بولا) اور تَمَسْلَمَ (وہ مسلمان ہوا) وغیرہ ان مین فعل تَعَفْرَتَ (وہ عفریت کی چال چلا) وزن پر تَفَعْلَتَ کے بھی داخل ہو سکتا ہی لیکن اس وزن کا کوئی اور لفظ دیکھنے مین نہین آیا ہی۔

فعل اِحْرَنْجَمَ کی صورت

جو سہ حرفی یہ صورت لیتے ہین سوا کثر ان تین وزنون مین سے کسی پر گردانے جاتے ہین پہلا اِفْعَنْلَلَ جیسے اِقْعَنْسَسَ (اُس مرد کا سینہ آگے کو نکل آیا اور پیٹھ دب گئی) دوسرا اِفْعَنْلیٰ جیسے اِسْلَنْقیٰ (وہ چت سویا) تیسرا اِفْوَنْعَلَ (جیسے اِحْوَنْصَلَ (اُس مرغ کا حوصلہ نکل آیا) وغیرہ انکے سوا ایک وزن اور ہی اِفْعَنْلاً جیسے اِحْبَنْطاً (اُس جانور کا پیٹ پھولا) یہ لفظ اصل حَبَطَ سے نکلا ہی جسکے معنی ہین ایک طرح کی گھاس کھانے سے جانور کے پیٹ کا پھولنا) اور اِجْلَنْظاً (وہ پانون اونچے کر کے چت سویا) اور اِطْلَنْفاً (وہ زمین پر لیٹا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ بعضی قواعد نویس ان پچھلے فعلون کو اصلی چہار حرفی سمجھتے ہین کہ اِحْرَنْجَمَ کی طرح وزن اِفْعَنْلَلَ پر بنے ہین اور بعضی قواعد نویس انکو سہ حرفی قرار دیکر کہتے ہین کہ انکا پچھلا حرف یا ہی ہمزہ نہین ہی اس حالت مین

(وہ جلد بولا) چھٹا مَفْعَلَ جیسے مَرْحَبَ اور مَسْهَلَ بموجب اس عبارت کے مَرْحَبَكَ اللّٰهُ وَمَسْهَلَكَ (خدا تجھے برکت دے اور آسانی) ساتوان فَنْعَلَ جیسے فَنْرَصَ ہم معنی فَرَصَ کا (اُس مرد نے کاٹا) آٹھوان فَهْعَلَ جیسے دَهْبَلَ (اُس مرد نے بڑا لقمہ لیا) نوان فَنْعَلَ جیسے دَنْقَعَ (وہ محتاج یا غریب ہوا) دسوان فَعْمَلَ جیسے طَرْمَحَ (اُس مرد نے عمارت بڑھائی) گیارہوان فَعْلَمَ جیسے غَلْصَمَ ہم معنی غَلَصَ کا (اُس مرد نے کسی کا گلا کاٹا) بارہوان فَعْلَسَ جیسے خَلْبَسَ (اُس مرد نے فلانے کا دل چرایا) تیرہوان فَعْلَنَ جیسے عَلْوَنَ مطابق اس عبارت کے عَلْوَنَ الْكِتَابَ اَیْ عَلَاهُ (اُس مرد نے اُس کتاب کا دیباچہ بنایا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ لفظ عَلْوَنَ کے حرف واو کو نہ نون کو بہت سے قواعد نویس زائد سمجھتے ہین پس اس حالت مین فعل عَلْوَنَ وزن فَعْوَلَ پر بنایا گیا ہی مثل جَهْوَرَ کے کہ اوپر بتایا گیا ہی عُلْوَان اور عُنْوَان دونون کے معنی ہین شروع یا دیباچہ۔

اتنے ہی وزن ہین واسطے اُن سہ حرفی فعلون کے جو چہار حرفی دَحْرَجَ کی صورت اختیار کرتے ہین اسلئے اب اُن سہ حرفیون کے وزنون کا بیان کرتا ہون جو بڑھائے ہوئے چہار حرفی پہلے باب کی صورت اختیار کرتے ہین اور تَدَحْرَجَ کی طرح گردانے جاتے ہین۔

فعل تَدَحْرَجَ کی صورت

جو سہ حرفی یہ صورت لیتے ہین سوان آٹھ وزنون مین سے کسی وزن پر گردانے جاتے ہین پہلا تَفَعْلَلَ جیسے تَجَلْبَبَ (اُس مرد نے چادر اوڑھی) دوسرا تَفَوْعَلَ

ہوجاتے ہین متعلق ہی اسواسطے انکی گردانون کا تفصیل وار بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہی کیونکہ وہی صرف اصلی چہار حرفیون کی گردانون پر جنکا بیان ہوچکا ہی اور جنکی صورتین یہ لیا کرتے ہین لحاظ کرنے سے بآسانی دریافت ہوسکتی ہین اسواسطے چہار حرفی ہونے والے سہ حرفیون کے ہرایک باب کے ماضی فقط مذکر واحد غائب تبلاؤنگا باقی پڑہنے والا قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق آپ گردان لے گا۔

فعل دحرج کی صورت

جو سہ حرفی یہ صورت لیتے ہین سو بہت وزن رکہتے ہین لیکن اُن مین سے صرف ان سات وزنون کا زبان عربی مین اکثر استعمال ہوتا ہی پہلا فَعْلَلَ جیسے شَمْلَلَ (اُس مردنے جلدی کی) دوسرا فَوْعَلَ جیسے هَوْذَلَ (وہ کانپا یا گھبراہٹ کی حالت مین دوڑا) تیسرا فَيْعَلَ جیسے بَيْطَرَ (اُس مردنے سالوتری کا کام کیا چوتھا فَعْوَلَ جیسے جَهْوَرَ (اُس مردنے اپنی آواز بلند کی) پانچوان فَعْيَلَ جیسے جَرْيَلَ (اُس مرد نے ملمع کیا) چھٹا فَعْنَلَ جیسے قَلْنَسَ (اُس مردنے ٹوپی پہنی) ساتوان فَعْلیٰ جیسے جَعْبیٰ (اُس مردنے گرایا) وغیرہ۔

باقی وزن جو استعمال مین کم آتے ہین یہ ہین پہلا يَفْعَلَ جیسے يَرْنَأَ (اُس مردنے داڑہی مین رنگ حنا کا یا حِنّار کا کہ سرخ رنگ ہوتا ہی لگایا) دوسرا تَفْعَلَ جیسے تَرْمَسَ (اُس مردنے عقل چھپائی) اور تَرْفَلَ (وہ نازسے چلا) تیسرا اَنْفَعَلَ جیسے نَرْجَسَ (اُس مردنے نرگس کے ساتھ ملایا دواکو) چوتھا هَفْعَلَ جیسے هَلْقَمَ ہم معنی لَقَمَ کا (اُس مردنے بہت لقمے نگلے) پانچوان سَفْعَلَ جیسے سَنْبَسَ ہم معنی نَبَسَ کا

مثال مین اہل عرب کی تجویز کو منظور کرے اور مین بھی انھین کی تجویز کے موافق خواہ صحیح ہو خواہ غلط اس طرح کے سب عقدے حل کیا چاہتا ہون۔

جو سہ حرفی اصل چہار حرفی کی صورت اختیار کرے گی اُس مین ایک حرف بڑہانا پڑے گا جیسے شَمْلَلَ اور بَیْطَرَ اور هَوْذَلَ وغیرہ اور یہ حرف اگرچہ اُس نام کے اصلی معنی کے مطابق اصلی نہین ہی کیونکہ اگر اصلی سمجھا جاوے گا تو وہ سہ حرفی نرہے گی چہار حرفی ہوجائے گی تو بھی استعمال مین اصلی حرف کہا جاتا ہی کیونکہ خالی اسی واسطے داخل کیا گیا ہی کہ وہ اصل چہار حرفی ہوجاوے اور چہار حرفی کی طرح گردانی جاوے پس جو اصل اس طرح پر بڑہائی جاتی ہی اُسکو علم صرف مین مُلْحَقْ بِالرُّبَاعِیْ یعنی ملی ہوئی چہار حرفی سے کہتے ہین اسلئے کہ اس حالت مین اُسکو چہار حرفی کی گردان کی سب صورتین خواہ اصلی ہون خواہ بڑہائی ہوئی اختیار کرنی پڑتی ہین اگرچہ حقیقت مین وہ ایک گردان سے زیادہ مین اکثر معنی دار نہین ہوتی مثلاً کبھی اصلی صورت مین جیسے شَمْلَلَ یا بَیْطَرَ گردانا جاتا ہی مثل دَحْرَجَ کے اور کبھی کسی بڑہائی ہوئی صورت مین جیسے تَجَلْبَبَ گردانا جاتا ہی مثل تَدَحْرَجَ کے اور اِقْعَنْسَسَ گردانا جاتا ہی مثل اِحْرَنْجَمَ کے وغیرہ۔

حقیقی چہار حرفی کے اصلی حرف ہمیشہ وزن فَعْلَلَ سے ظاہر کیئے جاتے ہین اور جو سہ حرفی چہار حرفی کی صورت اختیار کرتے ہین اُن مین جو حرف چہار حرفی ہونے کے واسطے بڑہتا ہی سو اُنکے وزن مین بھی بڑہایا جاتا ہی جیسے هَوْذَلَ وزن فَوْعَلَ اور بَیْطَرَ وزن فَیْعَلَ وغیرہ لیکن جو آدمی فَعْلَلَ کو جسکی گردان آگے بتلائی گئی ہی گردان سکے گا سو فَعْلَلَ کی جگہ فَوْعَلَ کو بھی سہل مین گردان لے گا جیسے فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ فَعْلِلْ ویسے فَوْعَلَ یُفَوْعِلُ فَوْعِلْ وغیرہ یہ قاعدہ سب سہ حرفیون سے جو چہار حرفی

بَیطَرَ سے یا ر زائدہ نکال لی جاوے تو سہ حرفی اصل بَطَرَ رہ جاوے گی جسکے معنی ہین کھاؤ کھولنا اس سے یقین کرسکتے ہین کہ بَیطَرَ حقیقت مین بنا یا ہوا ہی کہ ان دونون کے معنی کی مناسبت اس بات پر خوب دلالت کرتی ہی لیکن اس قسم کی ایسی بہت مثالین ہین جنھون مین ایک اصل کی چار حرفی صورت ظاہرا معنی مین سہ حرفی اصل سے کچھہ مناسبت نہین رکھتی مثلاً شَمْلَلَ (اُس مرد نے جلدی کی) اصل شَمَلَ (وہ ملا) وغیرہ سے معنی مین کچھہ مناسبت نہین رکھتا ہی مگر اُسکو اس سے منسوب سمجھا ہی پس یہ مناسبت ایک دوسرے کے معنی پر لحاظ کرنے سے نہین ٹھہر سکتے بلکہ خالی زبان عربی کی مناسبت پر لحاظ کرنے سے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت سی سہ حرفی اصلین کبھی کبھی چار حرفی صورت لے لیتی ہین خواہ پچھلے اصلی حرف کو دونا کرنے سے جیسے شَمْلَلَ خواہ اور کسی ذریعہ سے جیسے بَیطَرَ اس کا بیان اس فصل مین بخوبی ہوگا۔

لیکن چونکہ لفظ شَمْلَلَ اصل شَمَلَ سے کہ منسوب سمجھا ہی ظاہرا معنی مین کچھہ مطابقت نہین رکھتا اسواسطے میری دانست مین اس مناسبت کو صحیح سمجھنا بہت ناقص ہی کیونکہ ایسا ہوسکتا ہی کہ لفظ شَمْلَلَ حقیقت مین چار حرفی اصل ہووے اور اصل شَمَلَ سے منسوبیت کے قابل نہووے جسکے ساتھہ اُسکو اپنی اصلیت مین مطلق علاقہ نرہا ہووے سوا اسکے کہ دونون کے حرفون کی مطابقت سے کہ صرف اتفاقی ہی پایا جاتا ہی فی التحقیقت ان دونون کے معنی مین مطابقت نہونے سے اصل نتیجہ یہی نکلتا ہی کیونکہ اگر کچھہ اصلی مناسبت انکے حرفون مین ہوتی تو معنوی مطابقت بھی اُسکے ساتھہ رہنی چاہیئے تھی لیکن یہ نتیجہ زبان عربی کی مناسبت عام کے جسکا بیان اوپر کیا ہی برخلاف ہی اسلیئے پڑھنے والے کو اختیار ہی جسے چاہے اُسے پسند کرے مگر میری دانست مین بہتر ہی کہ اس طرح کی ہر ایک

اور کئی طرح سے نکلا ہی ہیے کَانَ (وہ تھا یا ہوا) مضارع یَکُوْنُ سے دوسرے کَانَ (اُس مرد نے غریبی دکھائی) مضارع یَکِیْنُ سے پہلی حالت مین اسکے معنی ہین (وہ کچھ سے کچھ ہوا) یعنی ترقی سے تنزل کو پہونچا) اور دوسری حالت مین اسکے معنی ہین (وہ غریب تھا یا ہوا) مگر بعضے قواعد نویس اُس مین حرف سین کو اصلی سمجھتے ہین اس حالت مین وہ وزن اِفْتَعَلَ پر بنا ہی جیسے اِسْتَکَنَ رہا ہی جیسے سے خلاف قاعدہ اِسْتَکَانَ ہو گیا ہی لیکن لفظ اِسْتَکَنَ کو درستی کے ساتھ اس زبان مین بول نہین سکتے اسواسطے اسکے بدلے اِسْتَکَانَ مستعمل ہی۔

تیسری فصل

بڑہائے ہوئے سہ حرفی جو ملحق کیے جاتے ہین

مین آگے بیان کر چکا ہون کہ کوفہ کے مدرسہ والون نے زبان عربی کی سب اصلون کو قسم سہ حرفی کے حوالے کیا ہی اگرچہ انھون مین سے بہت سی اصلین اور جگہون مین چار حرفی مین داخل کی گئی ہین جیسے جَعْفَرٌ (ایک نہر یا شخص کا نام) یا پنج حرفی مین جیسے جَحْمَرِشٌ (ایک بڑہیا) وغیرہ لیکن بہت اصلون کو جو ظاہرا چار حرفی ہین سہ حرفی کے حوالے کیا ہی خالی کوفہ کے مدرسہ والون ہی نے نہین بلکہ تمام عربی قواعد نویسون نے جیسے شَمْلَلَ (اُس مرد نے جلدی کی) وزن فَعْلَلَ پر اور هَوْذَلَ (وہ کانپا یا گھبراہٹ کی حالت مین دوڑا) وزن فَوْعَلَ پر بَيْطَرَ (اُس مرد نے سالوتری کا کام کیا) وزن فَيْعَلَ پر وغیرہ۔

انھون مین بہت سی اصلون کے واسطے تو سہ حرفی ہونے کی دلیل معقول ہی کیونکہ اگر لفظ

اِجْأَوَیٰ (وہ گھوڑا ایسا ہی لیئے بھورا ہوا) بعضے قواعد نویس لکھتے ہین کہ اس لفظ کا ایک الگ باب وزن اِفْعَلیٰ پر بنا ہی مگر اکثر اسکو آٹھوین باب اِفْعَلَّ سے جو اصل مین اِفْعَلَلَ تھا متعلق سمجھتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اِجْأَوَیٰ اصل اِجْأَوَیَ تھا بعد اسکے بدلنے کے ایک قاعدے کے مطابق اِجْأَوَیٰ ہو گیا ہی۔

اِهْبَيَّخَ (وہ غرور سے چلا) یہ لفظ اکثر کہتے ہین کہ ایک جدا باب رکھتا ہی وزن اِفْعَيَّلَ پر بنا ہوا بعضے قواعد نویسون کی راے کے مطابق اور بھی باب مختلف وزنون پر بنے ہوئے ہین شلاً اِفْعَأَلَّ جیسے اِزْبَأَنَّ (وہ آراستہ ہوا) اِشْعَأَلَّ (وہ بھبکا یا شعلہ اٹھا) یا اِفْوَعَلَّ جیسے اِكْوَهَدَّ (اس مرد نے سختی اٹھائی) اِكْوَأَلَّ (وہ چھوٹا ہوا) اِفْتَعْأَلَ جیسے اِسْتَلْأَمَ (اس مرد نے پتھر چوما) یا اِفْعَوْلیٰ جیسے اِذْلَوْلیٰ (اس مرد نے جلدی کی) یا اِفَّاعَلَ جیسے اِدَّارَسَ (اس گروہ نے باہم مطالعہ کیا) یا اِفَّعَّلَ جیسے اِزَّمَّلَ (اس مرد نے اپنے تئین ایک کپڑے مین لپیٹا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ بہت سے قواعد نویسون نے لفظ اِكْوَهَدَّ اور اِكْوَأَلَّ اور اِسْتَلْأَمَ کو رباعی مزید فیہ کے تیسرے باب سے متعلق بتلایا ہی یعنی اِكْفَهَدَّ وزن اِفْعَلَلَّ سے اور اِدَّارَسَ اور اِزَّمَّلَ کو تَدَارَسَ وزن تَفَاعَلَ اور تَزَمَّلَ وزن تَفَعَّلَ سے لفظ اِدَّارَسَ اور اِزَّمَّلَ کے مضارع ہین یَدَّارَسُ اور یَزَّمَّلُ اور مصدر ہین اِدَّارُسٌ اور اِزَّمُّلٌ یا اِدِّيَارُسٌ اور اِزِّمَّالٌ۔

اِسْتَكَانَ (وہ غریب ہوا) وغیرہ۔

یہ لفظ اکثر ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب اِسْتَفْعَلَ کے وزن پر بنا ہوا یقین ہوتا ہی

ثلاثی مزید فیہ کے بارہون باب بتانے کے بعد اب پڑہنے والے کو چند لفظون کا بتلانا
مناسب ہی جو مختلف وزنون پر بنے ہین اور جنکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہین ہوسکتا ہی
جتنے لفظ اس طرح کے عربی قواعد نویسون نے بیان کیئے ہین سو یہ ہین سَآیَلْتُہٗ (مین نے
اُسکو پوچھا) اس لفظ کو اکثر سمجھتے ہین کہ فَعَاعَلْتُہٗ کے وزن پر بنا ہی نہ فَعَایَلْتُہٗ
کے وزن پر اور کوئی الگ باب نہین رکھتا اگرچہ اپنی ایک خاص صورت یا وزن ظاہر کرتا ہی
لیکن الف پر جو مَدّ ہی اُسکا ٹھکانا لگانا شکل ہی کیونکہ اگر دور کردین تو سَایَلْتُہٗ
(مین نے اُسکو پوچھا) وزن پر فَاعَلْتُہٗ کے اصل سَیَلْ معنی (بہنا) اور کبھی
پوچھنا سے جسکا بچلا اصلی حرف یا ہی ثلاثی مزید فیہ کے تیسرے باب کے مطابق بنا ہوا معلوم
ہوتا ہی لیکن ایک اور لفظ ہی سُؤَال (پوچھنا) جسکا بچلا اصلی حرف ہمزہ ہی اور یہی
ہمزہ سوچتے ہین کہ خلاف قاعدہ لفظ سَایَلْتُہٗ کے سین کے بعد داخل کی گئی ہی اور
اسطرح پر وہ لفظ سَآیَلْتُہٗ ہوگیا ہی وزن پر فَعَاعَلْتُہٗ کے جیسے ابھی تبلایا ہی۔
تَتَقَطَّعَتْ (اُس عورت نے کاٹا) اس لفظ کی صحیح صورت تَقَطَّعَتْ ہی وزن
پر تَفَعَّلَتْ کے جو چوتھے باب کے ماضی کا واحد غائب مؤنث ہی اسمین تا کو بڑھا کر
لفظ کو تَتَقَطَّعَتْ وزن تَتَفَعَّلَتْ پر کر دینا نادرست ہی اسی طرح کی نادرستی
لفظ تَشَّابَهَتْ (وہ مانند ہوئی) وزن تَفَّاعَلَتْ مین ہی کہ اصل مین تَشَابَهَتْ
وزن پر تَفَاعَلَتْ کے ہی مگر یہ تا ئی زائدہ تَتَشَابَهَتْ کی یہان شین ہوکر شین سے
ملکر مشدد ہوگئی ہی اور اسطرح وہ لفظ تَشَّابَهَتْ ہوگیا ہی۔

بارہوان باب ہمیشہ وزن اِفعالّ پر بنایا جاتا ہے جیسے اِحمارّ (وہ بہت سرخ ہوا) اِدھامّ (وہ بہت سیاہ ہوا) اِسمارّ (وہ بہت گاہ رنگ ہوا) اِکمات (وہ گھوڑا کمیت ہوا) وغیرہ اس کی مثالین تھوڑی ہین اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہین۔

الباب الثاني عشر من الثلاثي المزيد فيه المطلق
یعنی بڑھائے ہوئے تین حروف لے مطلق فعلوں کا بارہواں باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِفعالَّ	یَفعالُّ	اِفعالِّ	معروف	اِحمارَّ	یَحمارُّ	اِحمارِّ
اُفعُولَّ	یُفعالُّ	لِتُفعالِّ	مجہول	اُحمُورَّ	یُحمارُّ	لِتُحمارِّ

گیارھوان باب ہمیشہ وزن اِفْعَوْعَلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے اِعْشَوْشَبَ (وہ بہت گاہی ہوا) اِحْدَوْدَبَ (وہ بہت کج ہوا) اِمْلَوْلَحَ (وہ نمکین ہوا) اِخْلَوْلَقَ (اُسکا کپڑا بہت پرانا ہوا) وغیرہ اس کی مثالین تھوڑی ہین اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہین۔

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ فِیْہِ الْمُطْلَقِ
یعنی بڑھائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلوں کا گیارھوان باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِفْعَوْعَلَ	یَفْعَوْعِلُ	اِفْعَوْعِلْ	معروف	اِعْشَوْشَبَ	یَعْشَوْشِبُ	اِعْشَوْشِبْ
اُفْعُوْعِلَ	یُفْعَوْعَلُ	لِیُفْعَوْعَلْ	مجہول	اُعْشُوْشِبَ	یُعْشَوْشَبُ	لِیُعْشَوْشَبْ

دسوان باب ہمیشہ وزن اِفْعَوَّلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے اِجْلَوَّذَ (وہ جلد چلا) اِعْلَوَّطَ (وہ گردن پکڑکے اونٹ پر چڑھا) اِخْرَوَّطَ (وہ جلد چلا) اس باب کی شاید عربی زبان مین اتنی ہی مثالین ہین اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہین ۔

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ فِيْهِ الْمُطْلَقُ

یعنی بڑہائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلون کا دسوان باب

	وزن			مثال		
	ماضی	مضارع	امر	ماضی	مضارع	امر
معروف	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	اِفْعَوِّلْ	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ
مجہول	اُفْعُوِّلَ	يُفْعَوَّلُ	لِتُفْعَوَّلْ	اُجْلُوِّذَ	يُجْلَوَّذُ	لِتُجْلَوَّذْ

یہ تینوں باب جو ابھی بتلائے ہیں خُمَاسِیْ ہیں اور یہ چار باب جو آگے آتے ہیں سُدَاسِیْ ہیں ان میں سے پہلا جو ثُلَاثِیْ مَزِیدْ فِیہِ کا نواں باب ہے ہمیشہ وزن اِسْتَفْعَلَ پر بنایا جاتا ہے جیسے اِسْتَخْرَجَ (اس دفعے نکالا) اِسْتَنْصَرَ (اس دفعے مدد مانگی) اِسْتَغْفَرَ (اس دفعے معافی مانگی) اِسْتَقْبَلَ (وہ بڑھا) وغیرہ اس کی مثالیں بہت ہیں اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہیں۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیدِ فِیهِ الْمُطْلَق

یعنی بڑھائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلوں کا نواں باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اِسْتَفْعِلْ	معروف	اِسْتَخْرَجَ	يَسْتَخْرِجُ	اِسْتَخْرِجْ
اُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	لِيُسْتَفْعَلْ	مجہول	اُسْتُخْرِجَ	يُسْتَخْرَجُ	لِيُسْتَخْرَجْ

آٹھواں باب ہمیشہ وزن اِفْعَلَّ پر بنایا جاتا ہے جیسے اِحْمَرَّ (وہ بہت سرخ ہوا) اِخْضَرَّ (وہ بہت سبز ہوا) اِصْفَرَّ (وہ بہت زرد ہوا) اِبْلَقَّ (وہ بہت ابلق ہوا) وغیرہ اس کی بہت مثالیں نہیں ہیں اور وہ اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ فِيْهِ الْمُطْلَق

یعنی بڑھائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلوں کا آٹھواں باب

وزن: ماضی	وزن: مضارع	وزن: امر		مثال: ماضی	مثال: مضارع	مثال: امر
اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	اِفْعَلِلْ	معروف	اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمَرِرْ
اُفْعُلَّ	يُفْعَلُّ	لِتُفْعَلَّ	مجہول	اُحْمُرَّ	يُحْمَرُّ	لِتُحْمَرَّ

ساتواں باب ہمیشہ وزن اِنْفَعَلَ پر بنایا جاتا ہے جیسے اِنْطَلَقَ (وہ گیا) اِنْكَسَرَ (وہ ٹوٹا) اِنْغَلَقَ (وہ بند ہوا) اِنْفَعَلَ (وہ شرمندہ ہوا) وغیرہ اس کی بہت مثالیں ہیں اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہیں۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ فِيْهِ الْمُطْلَقِ

یعنی بڑھائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعل کا ساتواں باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	اِنْفَعِلْ	معروف	اِنْطَلَقَ	يَنْطَلِقُ	اِنْطَلِقْ
اُنْفُعِلَ	يُنْفَعَلُ	لِتُنْفَعَلْ	مجہول	اُنْطُلِقَ	يُنْطَلَقُ	لِتُنْطَلَقْ

قسم مماثل کے اتنے ہی باب ہین اور غیر مماثل یعنی ناموافق کے سات باب ہین اُنکی اکثر دو نوع ہین ایک خُمَاسِي یعنی پانچ حرف والی دوسری سُدَاسِي یعنی چھہ حرف والی ان ساتون باب کا پہلا حرف هَمْزَةُ الْوَصْل ہی اور یہ غیر مماثل کہلاتے ہین کیونکہ رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ سے اور حرفون اور حرکتون کی تعداد مین یا جزون کی لنبائی مین موافق نہین ہین یہ بہچاننا بضرورت ہین اسلئے اتنا بتانا کافی ہی کہ اسکا اکثر عربی قواعد نویسون نے امتیاز کیا ہی اور سواسطے مین غیر مماثل کو عربی افعال کی نئی قسم کرکے نہین بیان کرتا ہون لیکن جنکا بیان مینے شروع کیا ہی اُنھین کے ساتھہ شامل سمجھتا ہون۔

پس غیر مماثل کا پہلا باب ثلاثی مزید فیہ کا چھٹا باب ہی اور ہمیشہ وزن اِفْتَعَلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے اِقْتَدَرَ (وہ زورآور ہوا) اِجْتَنَبَ (اُس مرد نے کنارہ پکڑا) اِلْتَمَسَ (اُس مرد نے التماس کیا) اِحْتَشَمَ (اُس مرد نے روکا) اِلْتَقَطَ (اُس مرد نے چُنا) وغیرہ اس کی بہت مثالین ہین اور اس نقشہ کے مطابق گردانی جاتی ہین۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ فِيهِ لِلْمُطْلَقِ یعنی ثلاثی مزید فیہ کا چھٹا باب معروف و مجہول						
وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	اِفْتَعِلْ	معروف	اِقْتَدَرَ	يَقْتَدِرُ	اِقْتَدِرْ
اُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	لِتُفْتَعَلْ	مجہول	اُقْتُدِرَ	يُقْتَدَرُ	لِيُقْتَدَرْ

پانچواں باب ہمیشہ وزن تَفَاعَلَ پر بنایا جاتا ہے جیسے تَقَابَلَ (اُس مرد نے سامنا کیا) تَجَاهَلَ (وہ نادان بنا) تَمَارَضَ (وہ بیمار بنا) تَغَافَلَ (وہ غافل بنا) وغیرہ اس کی مثالیں بہت ہیں اور اس نقشہ کے موافق گردانی جاتی ہیں۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ فِيْهِ الْمُطْلَقِ
یعنی بڑھائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلوں کا پانچواں باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعَلْ	معروف	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ
تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	لِيُتَفَاعَلْ	مجهول	تُقُوبِلَ	يُتَقَابَلُ	لِيُتَقَابَلْ

چوتھا باب ہمیشہ وزن تفعّل پر بنایا جاتا ہی جیسے تقبّل (اُس مرد نے قبول کیا) تعلّم (اُس مرد نے سیکھا) تکبّر (اُس مرد نے غرور کیا) تلطّف (اُس مرد نے مہربانی کی) تکلّم (اُس مرد نے بات کی) وغیرہ اسکی مثالین بہت سی ہین اور اِس نقشہ کے موافق گردانی جاتی ہین۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ فِیْهِ الْمُطْلَقِ
یعنی بڑہائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلوں کا چوتھا باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعَّلْ	معروف	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ
تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	لِتُفَعَّلْ	مجہول	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ	لِتُقَبَّلْ

تیسرا باب ہمیشہ وزن فَاعَلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے ضَارَبَ (اُس گروہ نے مارا ماری کی) قَاتَلَ (اس گروہ نے ایک دوسرے کو قتل کیا) شَاتَمَ (اُس گروہ نے ایک دوسرے کو گالی دی) حَارَبَ (اُس گروہ نے ایک دوسرے سے لڑائی کی) وغیرہ اِس کی بہت مثالین ہین اور اس نقشہ کے موافق گردانے جاتے ہین -

اَلْبَابُ الثَّالِثُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ فِيْهِ الْمُطْلَقِ

یعنی بڑہائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلونکا تیسرا باب

وزن: ماضی	وزن: مضارع	وزن: امر		مثال: ماضی	مثال: مضارع	مثال: امر
فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	فَاعِلْ	معروف	ضَارَبَ	يُضَارِبُ	ضَارِبْ
فُوْعِلَ	يُفَاعَلُ	لِيُفَاعَلْ	مجہول	ضُوْرِبَ	يُضَارَبُ	لِيُضَارَبْ

اَلْبَابُ الثَّانِیْ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ فِیْهِ الْمُطْلَقِ
یعنی بڑہائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلونکا دوسرا باب

	وزن			مثال		
	ماضی	مضارع	امر	ماضی	مضارع	امر
معروف	فَعَّلَ	یُفَعِّلُ	فَعِّلْ	صَرَّفَ	یُصَرِّفُ	صَرِّفْ
مجہول	فُعِّلَ	یُفَعَّلُ	لِتُفَعَّلْ	صُرِّفَ	یُصَرَّفُ	لِتُصَرَّفْ

دوسرا باب ہمیشہ وزن فَعَّلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے صَرَّفَ (اُس مردنے بدلا یا گردانا) حَمَّلَ (اُس مردنے سراہا) خَلَّطَ (اس مردنے ملایا) نَزَّلَ (اُس مردنے اوتارا) وغیرہ اس کی مثالین بہت ہین اور اس نقشہ کے موافق گردانے جاتے ہین ۔

اکرم حرفون اور حرکتون کی تعداد مین دحرج کے موافق ہی جو رباعی مجرد ہی اور یہی حسال تقابل کا ہی مقابلہ مین رباعی مزید فیہ کے باب تدحرج (وہ گھوما) وغیرہ کے —
قسم مماثل کا پہلا باب ہمیشہ وزن اَفْعَلَ پر بنایا جاتا ہی جیسے اَكْرَمَ (اُس مرد نے بزرگی کی) اَخْرَجَ (اُس مرد نے نکالا) اَحْمَدَ (وہ تعریف قابل ہوا) اَسْلَمَ (وہ مسلمان ہوا) وغیرہ اسکی مثالین عربی زبان میں بہت ہین اور اس نقشہ کے موافق گردانے جاتے ہین —

اَلْبَابُ الاَوَّلُ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ فِيهِ الْمُطْلَقِ
یعنی بڑہائے ہوئے تین حرف والے مطلق فعلون کا پہلا باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اَفْعَلَ	يُفْعِلُ	اَفْعِلْ	معروف	اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اَكْرِمْ
اُفْعِلَ	يُفْعَلُ	لِتُفْعَلْ	مجہول	اُكْرِمَ	يُكْرَمُ	لِتُكْرَمْ

وغیرہ تعین یہ حرف نون میم ہے بدلکر پھر میم سے ملکر مشدد ہوگیا ہی اس حالت مین سب کی رای یہ ہی کہ فعل چوتھے باب کے حقیقت مین دوسرے باب اِحْرَنْجَمَ کے ہین لیکن ابوحیان نے مین نہین جانتا ہون کسو واسطے اسکو ثلاثی مزید فیہ مین جسکا بیان آگے کیا چاہتا ہون داخل کیا ہی

دوسری فصل

افعال قسم مطلق کے تین حرف والے بڑہائے ہوئے

اس قسم کے بارہ باب ہین جن مین سوا ملحق کے جسکے معنی اس باب کی اگلی فصل مین بیان کرونگا اور سب بڑہائے ہوئے تین حرف والے فعل جنکو اَلثُّلَاثِیُّ الْمَزِیدُ فِیْہِ کہتے ہین داخل ہین ان بابون کی دو قسم ہین ایک مُمَاثِل یعنی موافق اور دوسری غَیْرُ مُمَاثِل یعنی ناموافق **مُمَاثِل** وہ باب ہین جنھون مین ہَمْزَۃُ الْوَصْل یعنی وصل کی ہمزہ نہین آتی ہَمْزَۃُ الْوَصْل اُس ہمزہ کو کہتے ہین جو فقط لفظ کے پہلے حرف ساکن کا آنا روکنے کے لیے مستعمل ہوتی ہی اور جب وہ لفظ کسی حرف متحرک کے بعد آتا ہی تب تلفظ سے گر جاتی ہی جیسے اِسْتَنْصَرَ (اُس مرد نے مدد مانگی) وَاسْتَنْصَرَ نہ وَاِسْتَنْصَرَ (اور اُس مرد نے مدد مانگی) وغیرہ اسلیے ہمزہ لفظ اَکْرَمَ (اُس مرد نے بزرگی کی) کی اور اور سب فعلون کی اس باب کی ہمزۃ الوصل نہین ہی کیونکہ اُس کو بولنے مین چھوڑنا درست نہین ہی جیسے وَاَکْرَمَ نہ وَاکْرَمَ (اور اُس مرد نے بزرگی کی) وغیرہ قسم مماثل مین پانچ باب ہین سو اس نام سے پہچانے جاتے ہین کیونکہ یہ حرفون اور حرکتون کی تعداد مین رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ کے کسی نہ کسی باب سے ضرور موافق ہوتی ہین مثلاً

اَلْبَابُ الثَّالِثُ مِنَ الرُّبَاعِیِّ الْمَزِیْدِ فِیْهِ

یعنی بڑہائے ہوئے چار حرفوالے فعلونکا تیسرا باب

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
اِفْعَلَلَّ	یَفْعَلِلُّ	اِفْعَلِلّ	معروف	اِکْفَهَرَّ	یَکْفَهِرُّ	اِکْفَهِرّ
اُفْعُلِلَّ	یُفْعَلَلُّ	لِتُفْعَلَلّ	مجهول	اُکْفُهِرَّ	یُکْفَهَرُّ	لِتُکْفَهَرّ

رباعی مزید فیہ کے چوتھے باب کے فعل ہمیشہ وزن اِفْعَلَّلَ پر بنتے ہین جیسے اِخْرَمَّسَ (وہ خاموش ہوا) اِجْرَمَّزَ (وہ قوم جمع ہوئی) اِدْرَهَمَّجَ (وہ کسی چیز مین داخل ہوا یا اُس مین چھپا) اِهْرَمَّعَ (وہ جلد چلا) وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ اِخْرَمَّسَ اور اِسی طرح اور سب مثالین اس باب کی سمجھتے ہین کہ اصل مین اِخْرَنْمَسَ

اَلْبَابُ الثَّانِي مِنَ الرُّبَاعِيِّ الْمَزِيدِ فِيهِ

یعنی بڑہائے ہوئے چارحرفی فعلون کا دوسرا باب

	وزن: ماضی	وزن: مضارع	وزن: امر	مثال: ماضی	مثال: مضارع	مثال: امر
معروف	اِفْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	اِفْعَنْلِلْ	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ
مجہول	اُفْعُنْلِلَ	يُفْعَنْلَلُ	لِيُفْعَنْلَلْ	اُحْرُنْجِمَ	يُحْرَنْجَمُ	لِيُحْرَنْجَمْ

رباعی مزید فیہ کے تیسرے باب کے فعل پہلے وزن اِفْعَلَلَّ پر بنکر پھر دو پہلے ہم جنس حرفون کے مل کر مشدد ہونے سے وزن اِفْعَلَّلَ پر گردانے جاتے ہین جیسے اِکْفَهَرَّ اصل مین اِکْفَهْرَرَ (وہ ستارہ چمکا) اِقْشَعَرَّ (اسکا بال کھڑا ہوا) وغیرہ یہ اس نقشہ کے مطابق گردانے جاتے ہین۔

اَلبَابُ الاَوَّلُ مِنَ الرُّبَاعِیِّ المَزِیدِ فِیهِ

یعنی بڑہائے ہوئے چار حرف والے فعلون کا پہلا باب

وزن: ماضی	وزن: مضارع	وزن: امر		مثال: ماضی	مثال: مضارع	مثال: امر
تَفَعْلَلَ	یَتَفَعْلَلُ	تَفَعْلَلْ	معروف	تَدَحْرَجَ	یَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ
تُفُعْلِلَ	یُتَفَعْلَلُ	لِیُتَفَعْلَلْ	مجهول	تُدُحْرِجَ	یُتَدَحْرَجُ	لِیُتَدَحْرَجْ

رباعی مزید فیہ کے دوسرے باب کے فعل ہمیشہ وزن اِفْعَنْلَلَ پر بنتے ہین جیسے اِحْرَنْجَمَ (وہ گروہ جمع ہوا) اِبْرَنْشَقَ (وہ خوش ہوا یا وہ کھلا) اِعْرَنْکَسَ (اُس کا بال بہت سیاہ ہوا) اِسْلَنْطَحَ (وہ منھ کے بھل گرا) وغیرہ یہ اس نقشہ کے مطابق گردانے جاتے ہین۔

اور امر کے مذکر واحد مخاطب درج کیئے ہین۔

اَلرُّبَاعِيُّ الْمُجَرَّدُ یعنی چار اصلی حرف والے

وزن				مثال		
ماضی	مضارع	امر		ماضی	مضارع	امر
فَعْلَلَ	یُفَعْلِلُ	فَعْلِلْ	معروف	دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ
فُعْلِلَ	یُفَعْلَلُ	لِتُفَعْلَلْ	مجہول	دُحْرِجَ	یُدَحْرَجُ	لِتُدَحْرَجْ

اس قسم کی اصلون سے تین اور بعضے قواعد نویسون کی دانست مین چار باب بڑہائے ہوئے چار حرف والے فعلون کے نکلے ہین جنکو علم صرف مین مَزِیْدٌ فِیْہِ کہتے ہین ان مین سے پہلا باب وزن تَفَعْلَلَ پر بنتا ہی جیسے تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) تَسَرْبَلَ (اُس مرد نے لباس پہنا) تَبَخْتَرَ (وہ خرامان ہوا) تَبَرْقَعَ (اُس مرد نے برقع اوڑہا) وغیرہ یہ اس نقشہ کے مطابق گردانے جاتے ہین۔

بتلایا ہی اُسکے موافق اُنکو ہر ایک شمار اور جنس اور شخص مین گردان لیوے مگر جاننا چاہیے کہ حروف لَنْ اور لَمْ اور لَمَّا اور حرف لَامُ التَّاکِید معہ نون ثقیلہ اور خفیفہ کے سب فعلون کے مضارع اور امر سے برابر ویسے ہی لگتے ہین اور اپنا اپنا عمل کرتے ہین جیسے وہی فعل فَعَلَ کے مضارع اور امر سے لگتے ہین اور اپنا اپنا عمل کرتے ہین۔

جیسے اور زبانون مین ویسے عربی مین بھی افعال لازم ہین جو درستی سے مجہول نہین ہو سکتے ہین مگر ہر ایک فعل کو خواہ متعدی ہو خواہ لازم جس باب سے متعلق ہی اُسکا مجہول کرتے ہین اور ہمیشہ ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اُسکو وہ صورت لینی پڑتی ہی کیونکہ کوئی فعل جو اصل مین لازم ہی بسبب بعضی حرفون کے متعدی ہوجاتا ہی پس مجہول کی طرح مستعمل ہوسکتا ہی جیسے جَاءَ (وہ آیا) جَاءَ بِالْمَاءِ (وہ پانی لایا) اور جِيءَ بِالْمَاءِ (پانی لایا گیا) وغیرہ اسلیئے مین ہر ایک باب کے معروف اور مجہول دونون کا بیان کرونگا بغیر اس لحاظ کے کہ جو فعل بطور مثال کے لاتا ہون سو لازم ہین یا متعدی کیونکہ یہ بات خالی اُنکے معنی پر خیال کرنے سے خود ظاہر ہوجائے گی جیسے دَحْرَجَ (اُس مرد نے گھمایا) کہ صاف متعدی معلوم ہوتا ہی اور تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) جو لازم ہی اسی اصل سے نکلا۔

چار اصلی حرف والے فعل جنکو علم صرف مین اَلرُّبَاعِیُّ الْمُجَرَّدُ کہتے ہین زبان عربی مین بہت سے ہین جیسے بَعْثَرَ (اُس مرد نے ترغیب دی) قَرْمَطَ (اُس مرد نے لکھا) عَسْکَرَ (اُس مرد نے فوج جمع کی) قَنْطَرَ (اُس مرد نے پل باندھا) دَحْرَجَ (اُس مرد نے گھمایا) وغیرہ چونکہ یہ سب ایک ہی قاعدہ سے گردانے جاتے ہین اسلیئے ان سب کی گردانین اس نقشہ سے بآسانی معلوم ہوسکتی ہین اس مین اور سب آگے آنے والے نقشون مین مین نے معروف اور مجہول کے ماضی اور مضارع کے مذکر واحد غائب

جہان تہان ذکر کرتا آتا ہون سو وہی قاعدے پہلے اُس لفظ سے علاقہ رکھتے ہین جس مین ہمزہ یا الف یا واو یا یا واقع ہوتی ہی دوسرے اُس لفظ سے جس مین دو حرف ہم جنس واقع ہوتے ہین جیسے مُرُوْرا (گذرنا) اور بروزن فُعُول کے اس مین بچلا اور پہلا اصلی حرف را واقع ہی ان دونون حالتون مین گردان ہر ایک فعل کی خواہ ثلاثی ہو خواہ رباعی خواہ مجرد ہو خواہ مزید فیہ ان قاعدون کے بالاصل تابع ہی اسواسطے پڑہنے والا جبتک ان قاعدون کو اچھی طرح نہ سمجھے گا تب تک کسی فعل کو جس سے وہ متعلق ہین نہین گردان سکے گا۔

مگر اور سب فعل کسی قسم کے ہون وزن فَعَلَ پر بآسانی گردانے جاسکتے ہین بشرطیکہ صیغون کی وضع پیشتر معلوم ہوجاوے کیونکہ خواہ کسی صیغہ کا وزن فَعَلَ ہو جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) خواہ فَعْلَلَ جیسے دَحْرَجَ (اُس مرد نے گھمایا) خواہ اِسْتَفْعَلَ جیسے اِسْتَنْصَرَ (اُس مرد نے مدد مانگی) خواہ تَفَعْلَلَ جیسے تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) وغیرہ گردانین شمار اور جنس اور شخص کی ہر حال مین ایک ہی سی ہوتی ہین جیسے پڑہنے والا جانتا ہی کہ وزن فَعَلَ جمع مؤنث مخاطب مین فَعَلْتُنَّ ہوجاتا ہی پس ویسے ہی ضَرَبَ ضَرَبْتُنَّ اور دَحْرَجَ دَحْرَجْتُنَّ اور اِسْتَنْصَرَ اِسْتَنْصَرْتُنَّ اور تَدَحْرَجَ تَدَحْرَجْتُنَّ وغیرہ ہوجاوینگے یہ قاعدہ زبان عربی مین بلااستثنا کیا مضارع کیا امر کیا ماضی کیا مجہول کیا معروف سب سے برابر متعلق ہی۔

اسواسطے اس کتاب مین اور کسی وزن کی پوری گردان تبلانی ضرور نہین ہی سوا فَعَلَ کے جس سے پڑہنے والا واقف ہوچکا ہی پس اس کتاب مین جو فعل بیان کرونگا اُنکے معروف اور مجہول ماضی اور مضارع اور امر کے خالی وزن معہ نظیر تبلاؤنگا پڑہنے والا جو قاعدہ ابہی

تداخل کے عمل سے تَلَبُ ہوتا ہی هَیبُوْ (وہ خوبصورت ہوا) مضارع یَهُوْءُ اگرچہ
یہ فعل اکثر اور بابون پر گردانا جاتا ہی جیسے هَاءَ یَهَاءُ یا یَهِیْءُ وغیرہ اسی سبب سے
فعل کَادَ (وہ نزدیک ہوا) کو جسکا جمع مؤنث غائب یَکَدْنَ ہی جو اصل مین کُوِدْنَ
تھا جانتے ہین کہ باب سَمِعَ پر گردانا گیا ہی اور اگرچہ کُدْنَ جو کبھی شاذ و نادر یَکَدْنَ
کے بدلے آتا ہی ٹھیک کَرُمْنَ کے مانند معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ یہان ضمہ
اور ہی مطلب سے آیا ہی یعنی واو کا دور ہونا دکھانے کو آیا ہی اسواسطے نہین کہہ سکتے کہ
کَادَ یَکَادُ سے تداخل کے عمل کی مثال ملتی ہی کیونکہ یہ وزن فَعِلَ یَفْعَلُ پر
گردانا جاتا ہی نہ فَعُلَ یَفْعُلُ پر جیسا لفظ کُدْنَ سے معلوم ہوتا ہی۔

خاتمہ

فَعَلَ اور فَعِلَ اور فَعُلَ سے مضارع بنانے کے اتنے ہی قاعدے ہین جو مجھے معلوم
ہین اور ماضی بنانے کا حال جہانتک بیان ہو سکے گا آگے جب بابون کے خواص بیان
کرینگے تب دیکھا جائیگا اس واسطے اب اگلے حصہ مین اُن فعلون کے صیغے بنانے
کا بیان کرتا ہون جو ثلاثی مجرد سے علاقہ نہین رکھتے ہین۔

پانچوان حصہ

پہلی فصل

رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے فعل

مین بدلنے اور ملانے اور چھوڑنے کے قاعدون کا جنکا مفصل بیان آگے آویگا اکثر

سے بنتا ہی اُس پر حرف حلقی کا ہونا کم عمل کرتا ہی تو بھی بعض قواعد نویسون نے چند مثالین اسکے عمل کی تبلائی ہین جیسے وَسِعَ (وہ پھیلا) مضارع يَسَعُ جو اصل مین يَسِعُ تھا نہین تو واو نہین گرتا اور وَطِئَ (اس مرد نے روندا) مضارع يَطَأُ اصل مین يَطِئُ تھا اسی سبب سے وغیرہ۔

جس فعل کا ماضی وزن فَعِلَ پر بنتا ہی اُسکا مضارع يَفْعُلُ کے وزن پر کبھی نہین آتا لیکن فَعِلَ يَفْعُلُ کبھی کبھی استعمال مین پایا جاتا ہی سو تداخل کے عمل کا نتیجہ ہی جسکا ذکر آگے ہو چکا ہی جیسے فَضِلَ (وہ بڑہا) مضارع يَفْضُلُ اور قَنِطَ (وہ نا امید ہوا) مضارع يَقْنُطُ اور نَكِلَ (اُس مرد نے دوسرون کی عبرت کے لئے فلانے کی سزا کی) مضارع يَنْكُلُ وغیرہ یہ تینون فعل صحت کے ساتھ باب سَمِعَ یا نَصَرَ دونون پر گردانے جاتے ہین اور ان دونون کو ملانے سے ایک تیسرا پیدا ہوتا ہی اب وزن فَعِلَ سے مضارع بنانے کے لیئے اور کچھ تبلانا باقی نہین ہی۔

چوتھی فصل

مضارع کا بنانا وزن فَعُلَ سے

اس حالت مین یعنی جب ماضی وزن فَعُلَ پر بنتا ہی مضارع اکثر وزن يَفْعُلُ پر بنتا ہی جیسے كَرُمَ (وہ فیاض ہوا) مضارع يَكْرُمُ اور شَرُفَ (وہ بزرگ ہوا) مضارع يَشْرُفُ وغیرہ ایسا اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ افعال قسم مضاعف کے یا قسم اجوف کے جنکا بچلا اصلی حرف یا ہی اس باب پر بہت کم گردانے جاتے ہین اگرچہ قواعد نویسون نے اسطرح کی چند مثالین دی ہین جیسے لَبُبْتَ (تو عقلمند ہوا) مضارع تَلُبُّ اور کبھی

پرشاذونادر بنتا ہی کیونکہ اس طرح کی مثالین پائی جاتی ہین جیسے ثَعَّ (اُس مرد نے قی کی) مضارع یَثَعُّ یا یَثِعُّ وغیرہ۔

دسوان قاعدہ

ہر ایک ثلاثی مجرد جب مُغَالَبَۃ یعنی زیادتی کے واسطے جسکا ذکر آگے بابون کے خواص مین ہوگا آتا ہی تب بلا استثنا اُسکا مضارع وزن یَفْعُلُ پر بنتا ہی جیسے یُضَارِبُنِي فَاَضْرُبُہٗ (وہ مجھسے مارا ماری کرتا ہی لیکن مین اُسکو مارتا ہون یعنی مین غالب رہتا ہون) یہان فعل کا مضارع اَضْرِبُ واحد متکلم ہی سو اَضْرُبُ ہو گیا ہی اس لیے کہ مغالبہ کے واسطے مستعمل ہوا ہی۔

تیسری فصل

مضارع کا بنانا وزن فَعِلَ سے

اس حالت مین یعنی جب ماضی وزن فَعِلَ پر ہوگا مضارع اکثر وزن یَفْعَلُ پر ساتھ فتحہ کے بنے گا جیسے شَرِبَ (اُس مرد نے پیا) مضارع یَشْرَبُ اور وَجِلَ (وہ ڈرا) مضارع یَوْجَلُ وغیرہ مگر بہت سی مثالین ہین جن مین وہ وزن یَفْعِلُ پر ساتھ کسرہ کے بنتا ہی خواہ ضرورتًا جیسے وَمِقَ (اُس مرد نے پیار کیا) مضارع یَمِقُ اور وَرِثَ (وہ وارث ہوا) مضارع یَرِثُ وغیرہ خواہ اختیارًا مگر اس حال مین فتحہ کے ساتھ بھی درست ہوگا جیسے حَسِبَ (اُس مرد نے سوچا) مضارع یَحْسِبُ یا یَحْسَبُ اور نَعِمَ (وہ چین سے رہا) مضارع یَنْعِمُ یا یَنْعَمُ وغیرہ جو مضارع وزن فَعِلَ

آٹھوان قاعدہ

اگر قسم مُضَاعَفْ کے اُس متعدی کا ماضی جسکے پچھلے یا پچھلے اصلی حرف ہم جنس ہین وزن فَعَلَ پر بنے گا تو اُس کا مضارع اکثر وزن یَفْعُلُ پر بنے گا جیسے عَدَّ (اُس مرد نے گنا) مضارع یَعُدُّ اور مَدَّ (اُس مرد نے بڑہایا) مضارع یَمُدُّ وغیرہ لیکن اور مثالین ہین جن مین مضارع وزن یَفْعِلُ پر بنایا جاتا ہی خواہ ضرورۃً جیسے حَبَّ (اُس مرد نے پیار کیا) مضارع یَحِبُّ خواہ اختیاراً جیسے عَلَّ (اس مرد نے پیا یا دوسرے کو پلایا دوبارہ) مضارع یَعِلُّ اور زیادہ فصاحت کے ساتھہ یَعُلُّ وغیرہ مگر جاننا چاہیے کہ فعل حَبَّ یَحِبُّ استعمال مین کم آتا ہی اسکے بدلے اسی کے معنی مین اسی سے نکلا ہوا اَحَبَّ یُحِبُّ اکثر مستعمل ہوتا ہی۔

نوان قاعدہ

اگر قسم مضاعف کے فعل لازم کا ماضی وزن فَعَلَ پر بنے گا تو اُسکا مضارع وزن یَفْعِلُ پر اکثر بنے گا جیسے فَنَّ (وہ سجا گا) مضارع یَفِنُّ اور نَدَّ (وہ چہارپایہ راہ بھولا) مضارع یَنِدُّ وغیرہ لیکن اور مثالین ہین جن مین مضارع وزن یَفْعُلُ پر بنایا جاتا ہی خواہ ضرورۃً جیسے اَبَّ (وہ اپنا وطن دیکھنے کی خواہش مین گرفتار ہوا) مضارع یَؤُبُّ خواہ اختیاراً جیسے جَدَّ (اُس مرد نے کوشش کی) مضارع یَجُدُّ اور زیادہ فصاحت کے ساتھہ یَجِدُّ وغیرہ آٹھوین اور نوین قاعدے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مضارع جن حالتون کا ان قاعدون مین ذکر کیا ہی اُن مین وزن یَفْعُلُ

(وہ پہنچا) کا مضارع یبلغ ہوتا ہی اگرچہ دونون مین ایک ایک بچلا یا پہلا اصلی حرف حلقی ہی پس اگر پڑہنے والے کو کوئی ایسا لفظ ملے جسکا بچلا یا پہلا اصلی حرف حلقی ہووے اور باب منع یمنع پر گردانا ہووے تو اکثر اُسکو تداخل کے عمل سے حاصل ہوا جاننا چاہیے جیسے رکن (وہ مائل ہوا) ماضی اور مضارع کی دو صورتین رکھتا ہی یعنی رکن یرکن مانند نصر ینصر کے اور رکن یرکن مانند سمع یسمع کے اور ان دونون کے ملنے سے ایک تیسری حاصل ہوتی ہی یعنی رکن یرکن مانند منع یمنع کے لیکن یرکن رکن سے نکلتا ہی نہ رکن سے اور یمنع منع سے نکلتا ہی نہ منع سے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ رکن یرکن حقیقت مین باب منع یمنع سے متعلق نہین ہی مگر اُسکی صورت لے لیتا ہی اسطرحکی مثالونکا دینا آسان ہی لیکن بےفائدہ ہی اسواسطے یہی جتاتا ہون کہ جیسا حلقی حرفونکا تلفظ مشکل ہی ویسا ہی فتحہ کا تلفظ سہل ہی اور اسلیئے اسکو اخف الحرکات یعنی سب سے ہلکی حرکت کہتے ہین کیونکہ اسکو بولنا کسرہ یا ضمہ کو بولنے سے سہل تر ہی یہی سبب قواعد نویسون نے تبلایا ہی جس سے وہ مضارع جسکا بچلا یا پہلا اصلی حرف حلقی ہوتا ہی اکثر وزن یفعَل پر گردانا جاتا ہی کہ یہ وزن بہ نسبت یفعِل یا یفعُل کے اُسکے تلفظ کو آسان کر دیتا ہی لیکن یہ سبب اُس لفظ سے کچھہ سروکار نہین رکھتا ہی جسکا پہلا اصلی حرف حلقی ہوتا ہی جیسے یغفُل مین یا جس مین دو حلقی حرف ملکر مشدد ہو جاتے ہین جیسے یلجّ مین اسواسطے کہ دونون حال مین اُسکا تلفظ مشکل نہین معلوم ہوتا تو بہی جاننا چاہیئے کہ وزن یفعَل پر مضارع کا بننا مطابق شرائط مذکورۂ بالا کے ممکن ہی تیقن نہین ۔

• • •

ہوتا ہی کہ واو ہی اور یَنْبِیْہُ اور یَطِیْحُ سے معلوم ہوتا ہی کہ یا ہی تو قواعد نویسون نے اس باب
مین مختلف تجویزین کی ہین جنکا بیان بیان کرنا پرتکلیف اور بیفائدہ ہی اسواسطے صرف اسقدر بیان
کرتا ہون کہ ظاہر مین سب سے اچھی تجویز اگرچہ صحت کے باب مین شاید بے استثنا نہین ہی
یہ ہی کہ دونون حالت مین واو اور یا کا بچلا اصلی حرف ہونے کا برابر حق پہنچتا ہی۔

ساتوان قاعدہ

مین بتلا چکا ہون کہ اگر وزن فَعَلَ والے فعلون کا بچلا یا پہلا اصلی حرف حلقی ہوگا تو مضارع
وزن یَفْعَلُ پر بنے گا اگرچہ ضرورۃً نہین جیسے سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا) مضارع
یَسْأَلُ اور قَرَأَ (اُس مرد نے پڑھا) مضارع یَقْرَأُ وغیرہ لیکن اگر دونون حرف حلقی
ہم جنس ہونگے اور ملکر شدد ہو جائین گے تو اکثر مضارع وزن یَفْعَلُ پر نہین بنے گا کیونکہ
نَخَّ (اُس مرد نے خرّاٹا لیا) کا مضارع یَنِخُّ بنتا ہی اور اَحَّ (وہ پیاسا ہوا) کا مضارع
یَؤُحُّ ہوتا ہی وغیرہ اور اگر پہلا اصلی حرف حلقی ہوگا تو بھی مضارع یَفْعَلُ پر اکثر نہین
بنے گا جیسے عَرَفَ (اُس مرد نے جانا یا پہچانا) کا مضارع یَعْرِفُ ہوتا ہی اور غَفَلَ
(وہ غافل ہوا) کا مضارع یَغْفُلُ ہوتا ہی وغیرہ۔

تنبیہ

مین بتلا چکا ہون کہ جو فعل مَنَعَ یَمْنَعُ کے باب سے متعلق ہی اُسکا بچلا یا پہلا اصلی
حرف حلقی ہوگا اگرچہ ایسا ضرور نہین ہی کہ جس فعل مین ایسے حلقی حرف ہوں وہ سو اسی باب پر
گردانا جاوے برخلاف اسکے شَنِحَ (وہ رینکا) کا مضارع یَشْنِحُ ہوتا ہی اور بَلَغَ

پچھواں قاعدہ

اگر ماضی اُن فعلوں کا جو قسم اَجْوَف سے ہین اور بچلا اصلی حرف واو رکھتے ہین یا جو قسم ناقص سے ہین اور پچھلا اصلی حرف واو رکھتے ہین وزن فَعَلَ پر بنے گا تو مضارع اُن کا وزن یَفْعُلُ پر بنے گا جیسے قَال (وہ بولا) مضارع یَقُوْلُ اور غَزَا (وہ کافرون سے مذہب کے واسطے لڑا) مضارع یَغْزُوْ وغیرہ اور اگر بچلا اصلی حرف حلقی ہو گا اور پچھلا اصلی حرف واو تو کبھی کبھی مضارع اگرچہ بہت شاذ و نادر وزن یَفْعَلُ پر بھی بنیگا جیسے رَغَا (وہ اونٹ بولا) مضارع یَرْغَیٰ اور زیادہ فصاحت کے ساتھ یَرْغُوْ وغیرہ

تنبیہ

اگلے قاعدون کے مضمون سے معلوم ہوتا ہی کہ جس فعل کا بچلا یا پچھلا اصلی حرف واو ہوتا ہی اُسکا مضارع اکثر وزن یَفْعُلُ پر بنتا ہی اور یہی وزن یَفْعِلُ ہوجاتا ہی جب کسی فعل کا بچلا یا پچھلا اصلی حرف یا ہوتا ہی اسکا سبب ظاہر ہی کہ کسرہ ہمجنس یا کا ہی اور ضمہ ہم جنس واو کا اُسواسطے جیسا آگے دیکھا جائے گا کسرہ واو کو یا کر لیتا ہی اور ضمہ یا کو واو کر لیتا ہی اور یہ بدلی جو زبان عربی مین اکثر ہوتی ہی اور اکثر حروف واو اور یار کو مشکوک کرتی ہی یہان تک کہ اچھے قواعد دان انکو دریافت کرنے مین عاجز رہتے ہین روکنے کے واسطے مضارع کو دونون حالت مین اُن وزنون پر بناتے ہین جو ابھی بتائے ہین فعل تَاہَ (وہ مغرور ہوا) مضارع یَتِیْہُ یا یَتُوْہُ اور طَاحَ (وہ موا) مضارع یَطِیْحُ یا یَطُوْحُ مین بچلے اصلی حرف کا تحقیق کرنا کہ واو ہی یا یا ہی بہت مشکل ہی کیونکہ یَتُوْہُ اور یَطُوْحُ سے معلوم

یَثْنِیٓ ا وغیرہ

تنبیہ

سمجھتے ہین کہ یہ فعل باب مَنَعَ یَمْنَعُ سے متعلق نہین ہین لیکن ہر ایک اِن مین سے دوسرے دو بابون سے علاقہ رکھتے ہین یعنی غَسَا یَغْسُوْا مانند نَصَرَ یَنْصُرُ کے اور غَسِيَ یَغْسَيَ ا مانند سَمِعَ یَسْمَعُ کے ہین اور ثَنَی یَثْنِيْ ا مانند ضَرَبَ یَضْرِبُ کے اور ثَنِيَ یَثْنَیٓ ا مانند سَمِعَ یَسْمَعُ کے ہین اب اگر ایک باب سے ماضی لیوین اور دوسرے سے مضارع تو مَنَعَ یَمْنَعُ کا باب حاصل ہو جاوے جیسے غَسَا یَغْسَیٓ ا اور ثَنَی یَثْنَیٓ ا جیسا ابھی اگلے قاعدہ مین بتایا ہی اس عمل کو علم صرف مین تداخل یعنی ایک باب کا دوسرے باب مین داخل ہونا کہتے ہین اس سے ایک تیسرا باب اُن دونون سے جدا پیدا ہوتا ہی تداخل کا عمل عربی مین کثرت سے ہوتا ہی مگر اس عمل سے جو فعل کسی باب کی صورت پیدا کرتے ہین سوا اُس باب سے متعلق نہین سمجھے جاتے جاننا چاہیے کہ غَسَا یَغْسُوْ سے پہلا اصلی حرف واو معلوم ہوتا ہی اور غَسِيَ یَغْسَیٓ ا سے یا اسواسطے جیسا اور مثالون مین متحقق ہی ویسا اس مثال مین واو اور یا کا تصفیہ کرنا غیر ممکن ہی سوا اسکے کہ ان دونون کو برابر مستحق سمجھین اور جاننا چاہیے کہ لفظ غَسِيَ قوم طائیہ کی زبان مین بدلنے کے ایک خاص قاعدے کے مطابق غَسَا ہوجاتا ہی جیسے نَاصِیَۃٌ اُن مین نَاصَاۃٌ ہوجاتا ہی وغیرہ پس اگر اس قاعدہ سے غَسَی یَغْسَیٓ ا ہوا ہی تو تداخل کے وسیلہ سے نہین پیدا ہی جیسا اوپر تبلایا ہی لیکن یہ قاعدہ عرب کی اور قومون مین نہین جاری ہی۔

بیشتر وزن یَفْعَلُ پر بنے گا جیسے وَقَعَ (وہ اُترا) مضارع یَقَعُ اور یَعَرَ (وہ بکری کی طرح بولا) مضارع یَیْعَرُ وغیرہ اس میں بہت سے استثنا بھی ہیں جیسے وَعَدَ (اُس مرد نے وعدہ کیا یا دھمکایا) مضارع یَعِدُ نہ یَعَدُ۔

تیسرا قاعدہ

اگر ماضی اُس فعل کا جو قسم اَجْوَف سے ہے اور پہلا اصلی حرف یا رکھتا ہے یا جو قسم نَاقِص سے ہے اور پہلا اصلی حرف یا رکھتا ہے وزن فَعَلَ پر بنے گا تو مضارع اکثر وزن یَفْعِلُ پر بنے گا جیسے بَاعَ (اُس مرد نے بیچا) مضارع یَبِیْعُ اور رَمٰی (اُس مرد نے تیر چلایا) مضارع یَرْمِیْ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

لیکن اگر کسی یا والے اَجْوَف کا پہلا اصلی حرف یا کسی یا والے ناقص کا پہلا اصلی حرف حلقی ہو گا تو مضارع اکثر وزن یَفْعَلُ پر بنے گا جیسے شَاءَ (اُس مرد نے چاہا) مضارع یَشَاءُ اور سَعٰی (وہ دوڑا) مضارع یَسْعٰی وغیرہ۔

پانچواں قاعدہ

اور اگر کوئی حرف حلقی نہ ہووے یا پہلا اصلی حرف حلقی ہووے تو بھی یہ فعل خصوصاً یا والے ناقص کبھی کبھی غیر فصاحت کے ساتھ وزن فَعِلَ یَفْعَلُ پر گردانے جاتے ہیں جیسے غَشِیَ (وہ اندھیرا ہوا) مضارع یَغْشٰی اور ثَنٰی (اُس مرد نے دُہرایا) مضارع

ہوتا نہین تو وہ عقدہ ہرگز حل نہین ہونے کا مطابق بعضے قواعد نویسون کے جنھون نے محاورہ کے خلاف مضارع کے ہر ایک صیغہ کا استعمال منع کیا ہی اور دوسرے قواعد نویس مثل ابوحیان اور فرّاء کے ایسا کہتے ہین کہ ایسی حالتون مین مضارع کو فقط یَفْعِلُ کے وزن پر بنانا درست ہی یہ فرّاء کی راے ہی اور ابوحیان کی یہ راے ہی کہ یَفْعِلُ یا یَفْعُلُ دونون وزنون پر بنانا صحیح ہی سوا ان کے اور بھی قواعد نویس ہین جو کہتے ہین کہ اگر فعل متعدی ہووے تو مضارع کو یَفْعِلُ کے وزن پر بنایا چاہیئے جیسے یَضْرِبُ وہ مارتا ہی یا وہ مارے گا اور اگر فعل لازم ہووے تو یَفْعُلُ کے وزن پر جیسے یَقْعُدُ (وہ بیٹھتا ہی یا وہ بیٹھے گا) وغیرہ۔
اب مین فَعَلَ کے وزن سے مضارع بنانے کے جتنے قاعدے جانتا ہون اُتنے بتاتا ہون لیکن ابھی جتا چکا ہون کہ مضارع کا بنانا اکثر محاورہ پر موقوف ہی اسواسطے جو بہترین قاعدے اس مطلب کے بتاتا ہون اُن مین بہت سے اختلاف بھی واقع ہون گے۔

پہلا قاعدہ

اگر صیغہ ماضی قسم مثال کے اُن فعلون کا جنکا پہلا اصلی حرف واو یا یا ہی وزن فَعَلَ پر بنے گا تو انکا مضارع بیشتر وزن یَفْعِلُ پر بنے گا جیسے وَجَدَ (اُس مردنے پایا) مضارع یَجِدُ یَسَرَ (وہ آسان ہوا) مضارع یَيْسِرُ وغیرہ کبھی مضارع یَجِدُ کے بدلے یَجُدُ آتا ہی لیکن اسکو اکثر غیر فصیح سمجھتے ہین اور شاید قوم عامری مین خصوصیت رکھتا ہی۔

دوسرا قاعدہ

لیکن اگر کسی مثال کا بچھلا یا پچھلا اصلی حرف حلقی ہوگا اور ماضی وزن فَعَلَ پر بنے گا تو مضارع

تب اسکو مطالعہ کرے۔

دوسری فصل

مضارع کا بنانا وزن فَعَلَ سے

جو مضارع وزن فَعَلَ سے بنتا ہی اُسکے بچلے اصلی حرف کو اکثر کسرہ اور ضمہ بہ نسبت فتحہ کے زیادہ لگتے ہین خواہ کوئی حروف حلقی یعنی همزه ها حا خا عین غین سے موزون مین یعنی جس لفظ سے مضارع بناوین اُس مین ہووے خواہ نہووے جیسے نَزَعَ (اُس مرد نے کھودا) مضارع یَنزِعُ بَلَغَ (وہ پہنچا) مضارع یَبلُغُ وغیرہ مگر جب فعل کا بچلا یا پچھلا اصلی حرف حلقی ہوتا ہی تب مضارع کے بچلے اصلی حرف کو کسرہ اور ضمہ کی نسبت فتحہ زیادہ لگتا ہی یہان تک کہ جو فعل باب مَنَعَ یَمنَعُ کے وزن پر آتا ہی اُسکا بچلا یا پچھلا اصلی حرف ضرور حلقی ہوتا ہی اگرچہ ایسا نہین ہی کہ جس فعل مین ایسا حلقی حرف ہووے اُس کو اُسی باب پر گردانا چاہیئے۔

ضمہ کے مقابلہ مین کسرہ کو پسند کرنا اکثر برابر ہی سا ہی اگرچہ یہ کوئی نہین بتلا سکتا کہ اگر دونون برابر ہی سے ہین تو اوپر والی مثالون مین ایک ہی کو کیون نہین لکھا اس بات کی صحت صرف محاورہ پر موقوف ہی اگر محاورہ مین دونون آئے ہووین تو دونون کا استعمال درست ہی جیسے فَسَقَ (اُس مرد نے گناہ کیا) مضارع یَفسِقُ یا یَفسُقُ اور اگر محاورہ مین ایک ہی آیا ہووے تو دوسرے کا استعمال درست نہین ہی جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) مضارع یَضرِبُ نہ یَضرُبُ اور نَصَرَ (اُس مرد نے یاری دی) مضارع یَنصُرُ نہ یَنصِرُ وغیرہ اگر کوئی عقدہ حل کرنے کے لئے محاورہ بنایا جاوے اگرچہ ایسا

اِحْسِبْ (تو مرد سوچ) وغیرہ چھٹا فَعُلَ يَفْعُلُ اُفْعُلْ جیسے کَرُمَ (وہ فیاض ہوا) يَكْرُمُ (وہ فیاض ہوتا ہی یا وہ فیاض ہووے گا) اُكْرُمْ (تو مرد فیاض ہو) وغیرہ اگرچہ باقی تین بابون مین سے دو یعنی ایک فَعِلَ يَفْعُلُ جیسے فَضِلَ (وہ بڑہا) يَفْضُلُ (وہ بڑہتا ہی یا وہ بڑہے گا) اور دوسرا فَعُلَ يَفْعَلُ (مخاطب واحد فَعُلْتَ تَفْعَلُ جیسے ذَمُمْتَ (تو مرد نے مذمت کی) تَذْمَمُ اصل مین تَذْمَمُ (تو مذمت کرتا ہی یا تو مذمت کریگا) وغیرہ کبھی کبھی دیکھنے مین آتے ہین لیکن باب نہین کہلاتے ہین اسواسطے کہ اُنھین چھہ بابون مین سے کسی ماضی کے مطابق ان دونون کی ماضی بنتی ہین اور کسی مضارع کے مطابق ان دونون کے مضارع بنتے ہین۔

قواعد نویس ایسا مناسب سمجھتے ہین کہ ماضی اور حال کے بجاے اصلی حرف پر ایک سی حرکت نہین چاہیے اسلیے وی تینون پہلے بابون کو زیادہ پسند کرتے ہین جنکی ان صیغون مین حرکتین مختلف ہین دوسرے تین بابون سے جن مین یہ امتیاز نہین ہی پس پہلون کو اُمّ الابواب یعنی بابون کی ما یا اصل کہتے ہین اور اُنکے برخلاف پچھلے تینون کو فُرُوع یعنی ڈالیان کہتے ہین پڑہنے والا جانتا ہی کہ ہر ایک باب کا مجہول ماضی مین وزن فُعِلَ پر اور مضارع مین وزن يُفْعَلُ پر بنتا ہی ہر ایک باب کا درست باب فرہنگ دیکھنے سے خوب معلوم ہوتا ہی اس سے دریافت ہو گا کہ ایک فعل اکثر کئی باب سے علاقہ رکھتا ہی اسواسطے ایسا عقدہ حل کرنے کے لیئے مین پڑہنے والے کو فرہنگ دیکھنے کی صلاح دیتا ہون کیونکہ اگرچہ اہل عرب نے اس کام کے لیئے کئی قاعدے تبلائے ہین سو مین اس باب کی دوسری فصل مین تبلاؤنگا تو بھی بے کچھہ لیاقت پیدا کیئے مبتدی کے خیال مین اکثر نہین آوینگے اسواسطے مصلحت یہ ہی کہ اس فصل کو چھوڑ کر آگے کی فصل پڑہے اور جب گردان مین کچھہ زیادہ لیاقت ہو جاوے

چوتھا حصہ

پہلی فصل

اَبْوَابُ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ یعنی ثلاثی مجرد کے باب

اگلے حصہ کے بیانون سے معلوم ہوتا ہی کہ افعال ثلاثی مجرد صیغہ ماضی مین ان تین وزنون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ مین سے کسی ایک وزن پر بنتے ہین جو مضارع مین یَفْعَلُ یَفْعِلُ یَفْعُلُ ہوجاتے ہین پس چاہیئے تھا کہ انھون سے سب نو باب نکلتے کیونکہ مضارع کے تین وزنون کو ماضی کے تین وزنون مین ضرب دینے سے نو وزن ہوتے ہین لیکن قواعد نویسون نے دریافت کیا ہی تو عربی زبان مین عام استعمال مین خالی چھ باب پائے ہین پہلا فَعَلَ یَفْعِلُ اِفْعِلْ جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہی یا وہ مارے گا) اِضْرِبْ (تو مرد مار) وغیرہ دوسرا فَعَلَ یَفْعُلُ اُفْعُلْ جیسے نَصَرَ (اُس مرد نے یاری دی) یَنْصُرُ (وہ یاری دیتا ہی یا وہ یاری دیگا) اُنْصُرْ (تو مرد یاری دے) وغیرہ تیسرا فَعِلَ یَفْعَلُ اِفْعَلْ جیسے سَمِعَ (اُس مرد نے سنا) یَسْمَعُ (وہ سنتا ہی یا وہ سنے گا) اِسْمَعْ (تو مرد سن) وغیرہ چوتھا فَعَلَ یَفْعَلُ اِفْعَلْ جیسے مَنَعَ (اُس مرد نے روکا) یَمْنَعُ (وہ روکتا ہی یا روکے گا) اِمْنَعْ (تو مرد روک) وغیرہ پانچوان فَعِلَ یَفْعِلُ اِفْعِلْ جیسے حَسِبَ (اُس مرد نے سوچا) یَحْسِبُ (وہ سوچتا ہی یا وہ سوچیگا)

صیغہ ہی یہان بجاے امر اُنْزُرْ کے جو اُفْعُلْ کے وزن پر ہی آیا ہی اور یہی حال اس جملہ مین ہی لِتَاخُذُوْا مَصَافَّكُمْ (لو مصاف تمہارا) یہان لِتَاخُذُوْا بجاے خُذُوْا کے ہی جو اصل مین اُؤْخُذُوْا ہی بوزن اُفْعُلُوْا پر وغیرہ عرب کے قواعد نویس مضارع کے صیغہ مخاطب تَأْخُذُوْا کو لَامُ الْاَمْرِ کے ساتھ جسکو یہان غائب سے متعلق سمجھتے ہین ملانے مین عجب باعث بیان کرتے ہین کہ یہ حکم ایک جماعت کو دیا گیا ہی جس مین بعضے حاضر ہین اور بعضے غیر حاضر پس اسکا تعلق غیر حاضرون سے بسبب لام کے ظاہر ہوتا ہی اور صیغہ مخاطب تَأْخُذُوْا کی تار سے اُسکا حاضرون سے بھی علاقہ رکھنا ثابت ہوتا ہی ۔

خاتمہ

امر کے سب صیغون مین نون ثقیلہ یا خفیفہ لگتا ہی جیسے لِيَسْمَعَنَّ يا لِيَسْمَعَنْ (وہ مرد ضرور سنے) اِضْرِبَنَّ یا اِضْرِبَنْ (تو مرد ضرور مار) اُكْرُمَنَّ یا اُكْرُمَنْ (تو مرد ضرور فیاض ہو) لِاُضْرَبَنَّ یا لِاُضْرَبَنْ (وہ مرد ضرور مارا جاوے) وغیرہ ان صیغون کی گردان ٹھیک مضارع کے صیغون کی سی گردان ہی انکی تفصیل کرنی خالی تضیع اوقات ہی اسواسطے صرف اسقدر رہتا ہون پہلے یہ کہ ان مین لام مکسور ہی اور مضارع مین مفتوح دوسرے یہ کہ نون خفیفہ ان مین بھی انھین صیغون سے لگتا ہی جن سے مضارع مین لگتا ہی اسلئے جس طرح مضارع کا تثنیہ لَيَضْرِبَانْ نہین کہہ سکتے اسطرح امر کا تثنیہ اِضْرِبَانْ بھی نہین کہہ سکتے ۔

بنتا ہی جیسے صِلْ (تو مرد ملا) مضارع تَصِلُ (تو ملتا ہی یا تو ملے گا) سے بنتا ہی جو اصل مین تَوْصِلُ تہا اور پروزن تَفْعِلُ کے وغیرہ یہان حرف صاد متحرک ہی اسواسطے هَمْزَةُ الْوَصْل کی جو امر اِضْرِبْ مین آتی ہی کچھ ضرورت نہین ہی کیونکہ هَمْزَةُ الْوَصْل کبھی نہین مستعمل ہوتی مگر صرف حرف ساکن کا اول مین آنا روکنے کے لئے اسواسطے کہ عربی مین حرف ساکن کا شروع مین آنا ناجائز ہی اور اسلیئے یہ ہمزہ ساکت ہوجاتی ہی جب اُسکے پہلے کوئی متحرک حرف آتا ہی جیسے وَاِضْرِبْ پڑہا جاتا ہی وَضْرِبْ یا قُلْتُ اُكْرُمْ پڑہا جاتا ہی قُلْتُ كْرُمْ وغیرہ۔

چوتھا قاعدہ

جو حرکت صیغہ امر مین هَمْزَةُ الْوَصْل کو لگتی ہی سو ہمیشہ مضارع کے وزن سے ٹھرائی جاتی ہی کیونکہ یَفْعَلُ کا امر اِفْعَلْ ہی جیسا یَفْعِلُ کا اِفْعِلْ ہی اور یَفْعُلُ کا اُفْعُلْ ہی اس سے یہ دریافت ہوتا ہی کہ اگر مضارع کا عین کلمہ یعنی بجلا اصلی حرف مضموم ہوگا تو هَمْزَةُ الْوَصْل بہی مضموم ہوگی اور اگر مکسور یا مفتوح ہوگا تو وہ مکسور رہی رہے گی۔

پانچوان قاعدہ

امر معروف کے وزن اِفْعَلْ اور اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ کے بدلے کبھی کبھی مضارع مخاطب لَامُ الْاَمْر کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی جیسے لِتَزُرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ (کس اُسکو قمیص کو اگرچہ کانٹے سے) تَزُرَّ اصل مین تَزْرُرُ وزن تَفْعُلُ پر مضارع کا

نہی مجہول کی گردان بتلانی عبث ہی کہ وہ امر مجہول سے صرف لَامُ الْاَمْرِ کی جگہہ پر لَا لانے سے بنتا ہی پڑہنے والا دریافت کریگا کہ اِفْعِلْ صیغہ مخاطب ہی اُس امر کا جو بنتا ہی وزن لِیَفْعِلْ پر اور اُفْعُلْ صیغہ مخاطب ہی اُس امر کا جو بنتا ہی وزن لِیَفْعُلْ پر پس اس طرح تینون فعل لِیَسْمَعْ (وہ مرد سنے) لِیَضْرِبْ (وہ مرد مارے) لِیَکْرُمْ (وہ مرد فیاض ہووے) بآسانی اپنے اپنے وزن پر گردانے جاسکتے ہین اب امر کے بنانے اور گردانے کے جو عام قاعدے مجھکو معلوم ہین سو آگے بتلاتا ہون۔

پہلا قاعدہ

لَامُ الْاَمْرِ کو ہمیشہ کسرہ لگانا صحیح ہی اگرچہ کہین کہین محاورہ کے مطابق فتحہ بھی لگاتے ہین جیسے لَیَدَعْ بدلے لِیَدَعْ کے (وہ مرد پرہیز کرے) یہ امر مصدر وَدَاعٌ سے نکلا ہی بدلنے اور چھوڑنے کے قاعدون کے مطابق واو کو چھوڑ دینے سے۔

دوسرا قاعدہ

لَامُ الْاَمْرِ کو ساکن کرنا فصیح سمجھتے ہین پہلے واو عاطفہ کے بعد جیسے وَلْیَسْمَعْ (اور وہ مرد سنے) دوسرے فاء عاطفہ کے بعد جیسے فَلْیَضْرِبْ (تب وہ مرد مارے) تیسرے لفظ ثُمَّ کے بعد جیسے ثُمَّ لْیَذْهَبْ (پھر وہ مرد جاوے) وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

امر معروف مخاطب ہمیشہ مضارع سے حرف آخر کو ساکن کرنے اور حرف اول کو چھوڑنے سے

نہی معروف کی گردان لَا یَفْعَلْ کے وزن

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لَا یَفْعَلْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا یَفْعَلْنَ
مخاطب	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
متکلم	لَا اَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا اَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ

امر مجہول کی گردان لِیُفْعَلْ کے وزن پر

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	لِیُفْعَلْ	لِیُفْعَلَا	لِیُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِیُفْعَلْنَ
مخاطب	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلِیْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلْنَ
متکلم	لِاُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِاُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ

گردان امر اور نہی کی

امر حکم کرنے کو کہتے ہین اور نہی منع کرنے کو یہ دونون برابر مضارع سے بنتے ہین پہلا لَامُ الْاَمْرِ کی مدد سے بنتا ہی جو اکثر مکسور ہوتا ہی جیسے لِيَفْعَلْ (وہ مرد کرے) اور دوسرا لَاالنَّهْيِ کی مدد سے بنتا ہی جیسے لَا يَفْعَلْ (وہ مرد نکرے) یہ مضارع کے صیغون پر وہی عمل کرتے ہین جو لَمْ کرتا ہی مگر جاننا چاہیے کہ مُخَاطَبْ امر کے صیغہ لَامُ الْاَمْرِ کو کم قبول کرتے ہین اور اکثر وزن اِفْعَلْ یا اِفْعِلْ یا اُفْعُلْ پر بنتے ہین جیسے اِسْمَعْ (تو مرد سُن) اِضْرِبْ (تو مرد مار) اُكْرُمْ (تو مرد فیاض ہو) وغیرہ امر کا بنانا تبلانے کے پیشتر یہ گردانین بتانا ضرور ہی سو آگے لکھتا ہون چاہیے کہ پڑہنے والا ان کو خوب ازبر کرلے۔

امر معروف کی گردان لِيَفْعَلْ کے وزن پر

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَا	لِيَفْعَلُوا	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِيَفْعَلْنَ	غائب
مخاطب	اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ	مخاطب
[illegible]	لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	[illegible]

کیونکہ وہی اکثر متروک ہین —

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	لَیَفْعَلَنَّ	۰	لَیَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	۰	۰	غائب
مخاطب	لَتَفْعَلَنَّ	۰	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعِلَنَّ	۰	۰	مخاطب
متکلم	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	متکلم

نون ثقیلہ اور خفیفہ کے ساتھہ منفی لَامُ التَّاکِید کے بدلے لاءِ نافیہ لگا دینے سے بناتے ہین جیسے لَا یَفْعَلَنَّ یا لَا یَفْعَلَنْ (وہ ضرور نہین مارتا ہی یا وہ ضرور نہین مار یگا) وغیرہ مجہول مُثْبَت یا منفی دستور کے موافق بنایا جاتا ہی خالی اَتَیْنَ کے حرفون کو جو ضمہ لگتا ہی اُسکو فتحہ کے ساتھہ بدلنے سے جیسے لَیُفْعَلَنَّ یا لَا تُفْعَلَنَّ یا لَاُفْعَلَنْ یا لَا نُفْعَلَنْ وغیرہ —

چھٹی فصل

مضارع مفرد کے یہ صیغے يَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلِيْنَ پہلے نُوْنُ
الْاِعْرَاب کو دور کرنے سے لَنْ يَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا اور تَفْعَلِيْ ہوتے
ہین پھر واو اور یا کو چھوڑ کر لَيَفْعَلُنَّ اور لَتَفْعَلُنَّ اور لَتَفْعَلِنَّ ہوجاتے ہین لیکن
واو اور یا کا چھوڑنا منحصر ہی اُنکے ساکن ہونے پر اپنی اپنی ہم جنس حرکت کے بعد یعنی واو ضمہ
کے بعد اور یا کسرہ کے بعد ساکن ہونے پر کیونکہ اگر حرکتین ہم جنس نہونگی تو بدلنے اور چھوڑنے
کے قاعدون کے مطابق واو اور یا بنے رہین گے اور اپنی ہمجنس حرکت سے متحرک ہونگے جیسے
لَتَخْشَوُنَّ زَيْدًا (تم ضرور ڈراوگے زید کو) لَتَخْشَيِنَّ زَيْدًا (تم ضرور ڈراوگی زید کو)
اس حال مین مضارع مفرد کی صورت ہی تَخْشَوْنَ اور تَخْشَيْنَ جو اصل مین تَخْشَيُوْنَ
اور تَخْشَيِيْنَ تھے اور بروزن تَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلِيْنَ کے ان مین اور وزن مین
فرق بدلنے اور چھوڑنے کے قاعدون کے مطابق ہوا ہی۔

لام التاکید کا عمل مضارع پر نون خفیفہ کے ساتھ

انکے ساتھ ملنے سے مضارع کی گردان اُنھین قاعدون کے موافق ہوتی ہی جو نون ثقیلہ کے
واسطے تبلائے ہین سوا اِس بات کے کہ نون خفیفہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اسلئے حرف ساکن کے
بعد نہین آتا ہی کیونکہ دو ساکن کا ملنا عربی زبان مین ناجائز ہی جیسا آگے مقام مناسب پر بخوبی
تبایا جائے گا اسواسطے سبھون کی رائے کے موافق ایسی گردان نہین ہی لَيَفْعَلَانْ
یا لَتَفْعَلَانْ تثنیہ کے لئے مذکر اور مؤنث کے غائب اور مخاطب کے یا لَيَفْعَلْنَانْ
یا لَتَفْعَلْنَانْ جمع کے لئے مؤنث غائب اور مخاطب کی لیکن یُوْنُس قواعد نویس
اور کوفہ کے مدرسہ والون نے ان گردانون کو منظور کیا ہی مین اب مضارع کو تاکید کے
لام اور نون خفیفہ کے ساتھ ملا کر گردانتا ہون اُنکو چھوڑ کر جنکا ذکر ابھی کیا ہی

چونکہ اس گردان کا حاصل کرنا جو گردانین آگے تبلائی ہین اُن سے کچھہ زیادہ مشکل ہی اسواسطے پڑہنے والے کو لازم ہی کہ پہلے اسکو خوب یاد کرلے اور جب تک اسکو خوب صاف پڑہنے نہ لگے تب تک ان قاعدون کو یا بیا نون کو جو اس گردان سے نکالے گئے ہین مطالعہ نکرے

قاعدہ پہلا

مذکر اور مؤنث کے مخاطب اور غائب کے تثنیہ مین اور مؤنث کی مخاطب اور غائب کی جمع مین نون ثقیلہ مکسور رہتا ہی اور ہر جگہہ پر مفتوح۔

دوسرا قاعدہ

مکسور نون ثقیلہ ہمیشہ الف ساکن کے بعد آتا ہی جیسے لَیَفْعَلَانِّ اور اگر مفتوح ہوتا ہی تو ہر ایک حرکت کے بعد آتا ہی جیسے لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعِلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

وہ نُوْنُ الْاِعْرَاب کو جہان پاتا ہی دور کرتا ہی جیسے یَفْعَلَانِ مفرد مضارع کا ایک صیغہ ہی پہلے لیکر یَفْعَلَا ہوتا ہی تب تاکید کے لام اور نون ثقیلہ کے ساتھہ ملکر لَیَفْعَلَانِّ بنتا ہی لیکن یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کے نون کو نہین گراتا ہی بلکہ ایک الف جسکو فَاصِل کہتے ہین تین نون کا ملنا روکنے کے لیئے اور بڑہا دیتا ہی جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ۔

چوتھا قاعدہ

بھاری کہتے ہین اور دوسرے پر تشدید نہین رہتی اور ساکن ہوتا ہی اسواسطے اُسکو خفیفہ یعنے ہلکا
کہتے ہین اس حالت مین مضارع کے معنی دوگونہ زور پاتے ہین پہلے لام سے جسکو لَامُ التَّاکِیْدِ
کہتے ہین اور جو پہلے آتا ہی اور دوسرے مشدد یا مخفف نون سے جو پیچھے آتا ہی اس نون کو دونون
حالت مین نُوْنُ التَّاکِیْدِ کہتے ہین یہ دونی تاکید اکیلی تاکید سے زور آور تر ہی اور اسواسطے
ضرور یا ہی کے معنی کے برابر ہی جیسے لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (مین ضرور مارتا ہون یا مارون گا
زید کو یا مارتا ہی ہون یا مارون ہی گا زید کو) اب آگے مضارع کو وزن یَفْعَلُ پر تاکید کے
لام اور نون ثقیلہ سے ملاکر گردانتا ہون ہر ایک پڑھنے والا معروف کے دوسرے وزنون کے
واسطے یَفْعَلُ کو یَفْعِلُ یا یَفْعُلُ مین اور مجہول کے وزن کے واسطے یُفْعَلُ مین
بدل کر یَسْمَعُ یَضْرِبُ یُکْرِمُ یُضْرَبُ وغیرہ سی کسی کو نون ثقیلہ کے ساتھ
وزن مناسب پر گردان سکے گا۔

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ	غائب
مخاطب	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	مخاطب
متکلم	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	متکلم

اگرچہ تنوین الاعراب اکثر لَمْ کے بعد گرا دیا جاتا ہی لیکن کبھی نظم مین شعر کا وزن پورا کرنے کو شاذ و نادر رہا آتا ہی جیسے لَمْ یُوفُونَ بجاے لَمْ یُوفُوا کے اس شعر مین لَوْ لَا فَوَارِسُ مِنْ نُعْمٍ وَاُسْرَتُهُمْ یَوْمَ الصُّلَیْفَاءِ لَمْ یُوفُونَ بِالْجَارِ (اگر نہین ہوتے سوار نُعم کے اور اُنکی قوم دو تو ،، دن مصیبت کے وہی ہرگز نہین وفا کرتے ہمسایون سے)۔

تنبیہ

نعم شاید کسی جگہہ کا نام ہی اگرچہ یہ بات ٹھیک نہین کہہ سکتا کیونکہ یہ لفظ نَعَمْ اور نُعْم دونون ہوسکتا ہی اور دونون حالت مین بہت سے معنی رکھتا ہی۔

جب لَمْ کسی ایسے مضارع کو جزم دیتا ہی جسکا آخر اصلی حرف کوئی حرف علت ہی تو وہ حرف علت دور ہوجاتا ہی جیسے لَمْ یَخْشَ واسطے لَمْ یَخْشٰی کے (وہ ہرگز نہین ڈرا) لَمْ یَرْمِ واسطے لَمْ یَرْمِی کے (اُس مرد نے ہرگز نہین تیر پھینکا) لَمْ یَغْزُ واسطے لَمْ یَغْزُوْ کے (وہ کافرون سے مذہب کے لئے ہرگز نہین لڑا) وغیرہ حرف علت ہین الف واو اور یا آگے پڑہنے والے سے بہت سا وقت اور خیال چاہین گے۔

پانچوین فصل

عمل لام التاکید کا مضارع پر نون ثقیلہ یا خفیفہ کے ساتھ

لام تاکید اکثر مضارع کے پہلے لگایا جاتا ہی اور اُسکے ساتھ ہی مضارع کے پیچھے نون مشدد یعنی دوہرا یا نون مخفف یعنی اکہرا آتا ہی پہلے نون پر تشدید رہتی ہی اسواسطے اُسکو ثقیلہ یعنی

یعنی بالکل گذرا وقت رکھنے والی کہتے ہین مُسْتَغْرَق مصدر اِسْتِغْرَاق سے نکلا ہی جسکے اور معنیون مین ایک معنی (سب کا سب لینا) بہی ہین۔

لَمْ یا لَمَّا کا عمل مضارع کے صیغہ پر یہ ہی کہ جن صیغون کے آخر کو لَنْ نَصْب دیتا ہی یہ اس کو جَزْم دیتا ہی یعنی اُسکو بیحرکت کر دیتا ہی اور جسطرح وہ نُوْنُ الْاِعْرَاب کو گرا دیتا ہی اس طرح یہ بہی گرا دیتا ہی مین موافق دستور کے وزن یَفْعَلُ کو گردانتا ہون کیونکہ یہ لَمْ کے ساتہہ بہی گردانا گیا ہی پڑہنے والے کو اختیار ہی جب چاہے تب اِسکے بدلے معروف کے واسطے اُسکو بدلکر یَفْعِلُ یا یَفْعُلُ یا مجہول کیواسطے یُفْعَلُ مقرر کرلے اگر سب کے استعمال سے زیادہ واقفیت حاصل کیا چاہے۔

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	لَمْ یَفْعَلْ	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلْنَ	غائب
مخاطب	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ	مخاطب
متکلم	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	متکلم

پڑہنے والا بآسانی دریافت کرسکتا ہی کہ حرف (لن) یَفعَلُ کو یَفعَلَ اور یَفعَلَانِ کو یَفعَلَا اور یَفعَلُونَ کو یَفعَلُوا اور تَفعَلِینَ کو تَفعَلِي وغیرہ کر دیتا ہی لیکن نون یَفعَلنَ اور تَفعَلنَ کو نہین بدلتا اس واسطے کہ وہ نون الاعراب نہین ہی مگر اور طرح کا ہی اور اور ہی واسطے آیا ہی ان دونون کا فرق آگے مقام مناسب پر بخوبی بیان کیا جائیگا یہان اُس کا بیان کرکے مبتدی کو ناحق تکلیف دینی ہی۔

حرف لَم بھی جسکو سب لم الجحد یعنی نہین کا لم کہتے ہین تاکیدی نافیہ ہی اور ہرگز نہین کے معنی دیتا ہی اسکی اور لَمَّا کی عجب خاصیت ہی کہ مضارع کو ماضی کے معنی مین بدل دیتے ہین جیسے لَم یَضرِب (اُس مرد نے ہرگز نہین مارا) لَمَّا یَضرِب (اُس مرد نے کبھی نہین مارا) وغیرہ ان دونون کے معنی مین فرق یہ ہی کہ لَمَّا کے معنی مین نفی کی ہمیشگی ضرورۃً پائی جاتی ہی سو لَم کے معنی مین اتفاقاً پائی جاتی ہی مثلاً ایسا کہہ سکتے ہین لَم یَضرِب زَیدٌ اَمسِ لٰکِنَّهٗ ضَرَبَ الیَومَ (ہرگز نہین مارا زید نے ” فلانے کو “ لیکن اُسنے مارا ” اُسکو “ آج) مگر اس لَم کی جگہہ پر لَمَّا کو نہین رکھہ سکتے اسواسطے کہ اُسکا آج کا مارنا نفی کی ہمیشگی مین خلل ڈالتا ہی کبھی کبھی لَمَّا (ابھی نہین) کے معنی بھی دیتا ہی جیسے لَمَّا یَرکَب (وہ ابھی نہین چڑہا) یہ جملہ اُس شخص کو کہا گیا ہی کہ انتظار کرتا ہی کہ فلانا ابھی اپنے گھوڑے پر یا اونٹ پر چڑہا ہوگا وغیرہ۔

اُندلسی قواعد نویس فرماتا ہی کہ لَم اور لَمَّا مین کچہہ فرق نہین ہی لیکن سچی بات یہ ہی کہ ان مین وہی فرق ہی جو مین نے ابھی بتایا ہی اس لیئے لَمَّا کے نفی کو مُستَغرِق

	مُذَکَّر			مُؤَنَّث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	لَنْ يَفْعَلَ	لَنْ يَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلُوا	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلْنَ	غائب
مخاطب	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوا	لَنْ تَفْعَلِي	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ	مخاطب
متکلم	لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	متکلم

لگاتے ہیں اُس طرح اِن کے پہلے بھی لگاتے ہیں جیسے مَا یَضْرِبُ یا لَا یَضْرِبُ (وہ نہیں مارتا ہے یا وہ نہیں مارے گا) وغیرہ۔

چوتھی فصل

عمل حروف لَنْ اور لَمْ اور لَمَّا کا مضارع پر

سوائے مَا اور لَا کے اور بھی حروف نافیہ ہیں مثلاً لَنْ اور لَمْ اور لَمَّا جو اکثر مضارع کے پہلے آتے ہیں اور دفعتہً اُس صیغہ کے معنی اور صورت پر عمل کرتے ہیں لَنْ کا اس صیغہ کے معنی پر یہ عمل ہے کہ اُس سے خالی مستقبل کے معنی دلاتا ہے اور نفی کے جو اُس سے معنی نکلتے ہیں سو مُفْرَدْ نہیں مُؤَکَّدْ یعنے تاکیدی ہوتے ہیں اس واسطے وہ ہرگز نہیں کے معنی کے برابر ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (وہ ہرگز نہیں مارے گا) وغیرہ اور اسکا عمل اس صیغہ کی صورت پر یہ ہے کہ جہاں رَافِع یعنی ضمہ اُسکے حرف اخیر پر ہوتا ہے وہاں اُسکے بدلے نصب یعنی فتحہ قائم کرتا ہے سوا اسکے آخری نون کو گرا دیتا ہے جسکو نُونُ الْاِعْرَاب کہتے ہیں اور جو اُس صیغہ کے تثنیہ اور جمع کے آخر آتا ہے یہ دوہرا عمل مضارع کے معنی اور گردان پر اُسکے تمام اوزان مثل یَفْعَلُ یَفْعِلُ یَفْعُلُ معروف اور یُفْعَلُ مجہول کے پہلے حرف لَنْ کے آنے سے پیدا ہوتا ہے اسلئے اگر ایک وزن یَفْعَلُ کی گردان بتلائی جاوے گی تو دوسرے وزنوں کی گردان پڑھنے والا آپ کر لے گا میں تاکیدی لَنْ کے ساتھ وزن یَفْعَلُ کو گردانتا ہوں۔

اسکے بدلے پڑھنے والے کی خوشی ہی چاہیے یَفعِلُ یا یَفعُلُ واسطے معروف کے گردانے
یا یُفعَلُ واسطے مجہول کے گردانے ان سب کی گردان اور سب باتون مین برابر ہی

مؤنث			مذکر			
	جمع	تثنیہ	واحد	جمع	تثنیہ	واحد	
غائب	یَفعَلْنَ	تَفعَلَانِ	تَفعَلُ	یَفعَلُونَ	یَفعَلَانِ	یَفعَلُ	غائب
مخاطب	تَفعَلْنَ	تَفعَلَانِ	تَفعَلِینَ	تَفعَلُونَ	تَفعَلَانِ	تَفعَلُ	مخاطب
متکلم	نَفعَلُ	نَفعَلُ	اَفعَلُ	نَفعَلُ	نَفعَلُ	اَفعَلُ	متکلم

ان مین فرق والے خالی گیارہ صیغے ہین سو پڑھنے والا نظر تامل سے دریافت کرسکتا ہی
چونکہ ہر ایک صیغہ الف یا تاء یا یاء یا نون سے شروع ہوتا ہی اسلیئے یہ حرف کہ
مضارع کی علامت ہین لفظ اَتَینَ یا نَاَیتُ مین جمع کیئے ہین اور جب کام پڑتا ہی
تو انھین دو لفظون سے عربی صرف دان انکو مذکور کرتے ہین اتنا بتلانے کے بعد یَسمَعُ
کو یَفعَلُ کے وزن پر گردانا جیسے یَسمَعُ یَسمَعَانِ یَسمَعُونَ تَسمَعُ
تَسمَعَانِ یَسمَعنَ وغیرہ یا یَضرِبُ کو یَفعِلُ کے وزن پر یا یَکرُمُ
کو یَفعُلُ کے وزن پر یا یُضرَبُ کو یُفعَلُ وغیرہ کے وزن پر گردانا بے فائدہ سمجھتا
ہون اسواسطے صرف اس قدر بتلاتا ہون کہ نفی کے لیئے ما یا لا جسطرح ماضی کے پہلے

یہ وزن فعل ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا وغیرہ کا ہی اور اگر بیچ کے اصلی حرف کی حرکت بدل دین جیسے فَعِلَ یا فَعُلَ تو سَمِعَ سَمِعَا سَمِعُوْا یا کَرُمَ کَرُمَا کَرُمُوْا وغیرہ کا وزن ہو جائے گا اور اسی طرح اگر فَعَلَ کو فُعِلَ کر دین تو مجہول کا وزن ہو جاوے جیسے ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبُوْا جو بنے ہین وزن پر فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا وغیرہ کے فعل کی اثباتی صورت علم صرف مین مُثْبَتْ کہلاتی ہی سو صرف نفی کے حرف مَا یا لَا یعنی نہین اول آنے سے منفی ہو جاتی ہی جیسے مَا ضَرَبَ (اُس مرد نے نہین مارا) یا لَا ضَرَبَ (اُس مرد نے نہین مارا) اور مَا ضُرِبَ یا لَا ضُرِبَ (وہ نہین مارا گیا) اور مَا سَمِعَ یا لَا سَمِعَ (اُس مرد نے نہین سنا) اور مَا سُمِعَ یا لَا سُمِعَ (وہ نہین سنا گیا) وغیرہ جاننا چاہیے کہ صیغہ جمع فَعَلُوْا یا فُعِلُوْا کے پیچھے حرف الف غیر ملفوظ ہی پڑھنے مین نہین آتا۔

تیسری فصل

مضارع یعنی دو معنی والے صیغہ کی گردان

حالت معروفی مین مضارع غائب واحد مذکر ہمیشہ بنتا ہی یا اوپر وزن یَفْعَلُ کے جیسے یَسْمَعُ (وہ سنتا ہی یا وہ سنے گا) یا اوپر وزن یَفْعِلُ کے جیسے یَضْرِبُ (وہ مارتا ہی یا وہ مارے گا) یا اوپر وزن یَفْعُلُ کے جیسے یَکْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہی یا وہ بزرگ ہو گا) وغیرہ حالت مجہولی مین مضارع کا وزن یُفْعَلُ ہوتا ہی جیسے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہی یا وہ مارا جائے گا) یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہی یا وہ سنا جائے گا) یہ آگے وزن یَفْعَلُ کی گردان ہی یہی وزن اکیلا معنی دار ہی (وہ کرتا ہی یا وہ کریگا) کے معنی دیتا ہی

چاہیئے تھا کہ تمام صیغہ اٹھارہ ہوتے کیونکہ اہل عرب تثنیہ اور مؤنث کا بھی امتیاز کرتے ہین
پس تینون شخص سے ہر ایک کے واسطے چھہ چھہ صیغے ہوتے یعنی تین واسطے واحد تثنیہ اور جمع مذکر
کے اور تین دوسرے واسطے مؤنث کے لیکن حقیقت مین متکلم کے لیئے فقط دو صیغہ ہین اور
مخاطب مذکر اور مؤنث کے تثنیہ کے واسطے صرف ایک اسطرح پانچ صیغہ گھٹ جاتے ہین
اور تیرہ باقی رہتے ہین جنس نر کو مذکر کہتے ہین اور بر خلاف اسکے مادہ کو مؤنث اور شمار تین
ہین واحد یعنے ایک اور تثنیہ یعنی دو اور جمع بہت یعنی دو سے زیادہ اور شخص تین ہین پہلا
مُتَکَلِّم یعنی بولنے والا دوسرا **مُخَاطَب** یعنی جس سے بولین اور تیسرا **غَائِبْ**
یعنی جو گفتگو مین غیر حاضر ہو یا جس کی بابت بولین۔
یہ آگے ماضی کے وزن **فَعَلَ** کی گردان ہی عربی قاعدہ کے مطابق مذکر واحد غائب سے
شروع ہی اور جمع متکلم پر آخر ہی جو مذکر اور مؤنث اور تثنیہ اور جمع مین مشترک ہی یہ گردان داہنے
سے بائین کو پڑھی جاتی ہی۔

	مذکر			مؤنث			
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
غائب	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	غائب
مخاطب	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	مخاطب
متکلم	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	متکلم

(مدد مانگنا) وغیرہ یہ عجب حال ہی کہ عربی زبان مین جو اور طرح پر ایسی وسعت اور فسحت رکھتی ہی گردان مین ترکیب کے لیئے فقط دو ہی صیغہ ہین یعنی ماضی اور مضارع جیسا ابھی تبلایا ہی اور سب صیغے مددگار فعلون کی مدد سے بنتے ہین جیسے کَانَ ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا تھا) اور کَانَ یَضْرِبُ (وہ مارتا تھا) وغیرہ اب مین افعال سہ حرفی کے صیغون کی گردان بیان کرتا ہون جسکو علم صرف مین اَلثُّلَاثِیُّ الْمُجَرَّدُ کہتے ہین۔

دوسری فصل

ثلاثی مجرد کے صیغہ ماضی کی گردان

ثلاثی مجرد کا صیغہ ماضی معروف ہمیشہ یا او پر وزن فَعَلَ کے بنتا ہی جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) یا او پر وزن فَعِلَ کے جیسے سَمِعَ (اُس مرد نے سنا) یا او پر وزن فَعُلَ کے جیسے کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) یہی صیغہ حالت مجہولی مین فقط افعال متعدی سے نکلتا ہی اور ہمیشہ او پر وزن فُعِلَ کے بنتا ہی جیسے ضُرِبَ (وہ مارا گیا) سُمِعَ (وہ سنا گیا) وغیرہ خالی وزن فَعَلَ معنی دار ہی اور (اُس مرد نے کیا) کے معنی مین آتا ہی اسی طرح وزن فُعِلَ معنی دار ہی کہ مجہول صیغہ ماضی کا ہی مگر وزن فَعِلَ اور فَعُلَ معنی دار نہین ہین صرف دوسرے معنی دار لفظون کی بناوٹ دکھلانے کو وزنون کا کام کرتے ہین جیسے سَمِعَ یا کَرُمَ وغیرہ۔

ان بیانون سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جو حرکت بیچ کے اصلی حرف کو لگتی ہی سو حالت معروفی مین کبھی تو فتحہ ہی جیسے ضَرَبَ اور کبھی کسرہ جیسے سَمِعَ اور کبھی ضمہ جیسے کَرُمَ اور سوا اِس امتیاز کے جو ہر ایک شمار اور جنس اور شخص مین برابر رہتا ہی سب کی گردانین برابر یکسان ہین

ایک ہی معنی پر مقید ہو جاتا ہی تیسرے صیغہ اَمر مین جو متکلم کے حکم ظاہر کرنے مین کام آتا ہی جیسے اِضْرِبْ (تو مار)۔
مضارع کے لفظی معنی ہین موافق اس لیئے اس صیغہ کو مُضَارِع کہتے ہین کہ اسکو اسم کے موافق سمجھتے ہین کیونکہ جس طرح اسم اصل مین غیر مقرر ہی جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) اور ایک حرف کے وسیلہ سے مقرر ہو جاتا ہی جیسے اَلرَّجُلُ (وہ مرد) اسیطرح مضارع اصل مین غیر مقرر ہی کیونکہ زمان حال اور آئندہ مین مشترک ہی اور بعضے حرفون کے وسیلہ سے خالی ایک معنی پر مقید اور مقرر ہو جاتا ہی جیسے لَیَضْرِبُ (وہ مارتا ہی) اور سَیَضْرِبُ (وہ ابہی مارے گا) وغیرہ۔
اصلی حرفون کے شمار پر فعلون کی دو قسم ہین پہلی کو ثلاثی یعنی سہ حرفی کہتے ہین جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) اور دوسری کو رباعی یعنی چہار حرفی جیسے دَحْرَجَ (وہ گھوما یا اُس مرد نے گھمایا) وغیرہ کوئی فعل پنجحرفی قسم سے کبہی نہین نکلا ہی افعال ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مُجَرَّد یعنی تنہا اسواسطے کہ خالی اصلی حرفون سے بنتی ہی جیسے نَصَرَ (اُس مرد نے یاری دی) اور دوسری مَزِیْدٌ فِیْهِ یعنی بڑہائی ہوئی اسلیئے کہ اُس مین کچھہ زیادہ حرف ملے رہتے ہین جیسے اِسْتَنْصَرَ (اُس مرد نے مدد مانگی) جو مشتق ہی بنا ہوا اصل نَصَرَ سے یہی تقسیم قسم رباعی سے بہی متعلق ہی جیسے دَحْرَجَ (وہ پہرا) اور تَدَحْرَجَ (وہ گھوما) وغیرہ۔
کسی فعل مین چہ حرف سے زیادہ نہین پائے گئے ہین اس سے دریافت ہوتا ہی کہ حرف زائد تین سے زیادہ کبہی نہین ہوتے مگر جاننا چاہیئے کہ فعل کے نام مین مصدر داخل نہین ہی کہ وہ اسم ہی جیسا مذکور ہوا ہی اسواسطے سات حرف بہی رکھتا ہی جیسے اِسْتِنْصَارٌ

لفظ قَبُل یا نَقَل یا بُخُل وغیرہ الفاظ ثلاثی بجاے وزن پسند کرے مگر اُن اصلون
سے پسند نکرے جو قواعد تَبْدِیل و اِدْغَام و تَخْفِیف کے تابع ہین
اور جنکا بیان آگے حسب موقع آوے گا اب مین افعال عربی کی گردان تبلاتا ہون ۔

تیسرا حصہ

پہلی فصل

تقسیم مین فعلون کی

فعل مصدر سے نکلتے ہین اور مصدر ایک اسم ہی جو ایک حدوث یا وقوع پر دلالت کرتا ہی اس واسطے فعلون کا بیان کرنے کے پیشتر اسمون کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی اور اس طور پر بیان کرنے کا میرا ارادہ تھا لیکن میری کتاب کا سامان اتفاقاً دوسرے طور پر آراستہ ہوگیا ہی سو شاید بہتر ہی اور سب عربی قواعد نویسون کا پسندیدہ ہی اسلیئے ایسے بیضروری کام کی خاطر اپنا وقت خرچ کرنا ضرور نہین سمجھتا ہون خصوصاً اسلیئے کہ پہلے فعلون کا بیان کرنے مین کچھ قباحت نہین دیکھتا ۔

پس جاننا چاہیے کہ افعال عربی یا لازم ہین یا مُتَعَدِّی اور افعال متعدی کی دو قسم ہین مَعْرُوف اور مَجْهُول سب فعل گردانے جاتے ہین پہلے صِیغَۃُ الْمَاضِی ہین جو گذرے زمانے پر دلالت کرتا ہی جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) وغیرہ دوسرے مضارع ہین جو زمان حال اور آئندہ مین مشترک ہی جیسے یَضْرِبُ (وہ مارتا ہی یا وہ مارے گا) وغیرہ اگرچہ کئی سببون سے جنکا ذکر آگے ہوگا

پسند کیا ہی اسکے واسطے قواعد نویسون نے دو اہم سبب بیان کئے ہین ایک یہ ہی کہ اس مین حرف
فاء شفوی ہی اور حرف عین حلقی ہی اور حرف لام حنکی ہی
اور میرے نزدیک زبان عربی مین کوئی اصلی لفظ ایسا نہین ہی جس مین ان تین مخرج کے
حرفون سے کوئی حرف نہین آتا دوسرا یہ ہی کہ یہ لفظ عموماً کام کے معنی دیتا ہی اور اسواسطے
معنیاً ہر ایک خاص کام کے نام سے علاقہ رکھتا ہی حاصل کلام یہ کہ کامون کے نام بہت ہوتے
ہین اسلئے یہ لفظ معنی و آواز کی وجہ سے سب لفظون کا مظہر عام ہو سکتا ہی۔

باوجود ان قوی دلائل کے جو وزن فعل کی پسندیدگی مین حاصل ہین یہ پُرافسوس کی بات ہی
کہ اس لفظ مین حرف حلقی عین واقع ہوا ہی جس کا تلفظ اکثر ہندوستانی وغیرہ کی زبان سے
بہت دشواری سے ہوتا ہی اور بیشتر سننے والے کے کان مین اچھی طرح جاگزین نہین ہوسکتا اور
اس لیے بہت تکلیف کا باعث ہوتا ہی چنانچہ اکثر آدمی تَفعِیل اور مَفعُول وغیرہ
کا تلفظ ایسا کرتے ہین کہ گویا تَفِیل اور مَفُول وغیرہ لکھے ہوئے ہوویں اسواسطے وہ
اپنی ابتدائی تحصیل مین وزن اور موزون کے درمیان ایسا امتیاز صریح جیسا لفظ قَبل وغیرہ
کو جس مین حرف عین نہین آتا بجائے وزن قبول کرنے سے دریافت کرسکتے ہین ویسا لفظ فِعل
وغیرہ کو جس مین حرف عین آتا ہی قبول کرنے سے نہین کرسکتے۔

مثلاً ایسا کہنا کہ مضروب بنایا جاتا ہی وزن مَقبُول پر ایسا کہنے سے کہ مضروب بنایا جاتا ہی
وزن مَفعُول پر ناواقف اور بےمشق آدمی کے کان کو بہت صاف معلوم ہوگا مگر عین
کی آواز سے بھی واقف ہونا نہایت ضرور ہی کہ بولنے مین اُسکی آواز کو چھوڑ دیتے ہین سو چھوڑنی
نہین چاہیئے اسلئے اور دستور مقررہ کی تعمیل کے لیئے مین نے وزن کے واسطے اس کتاب مین لفظ
فِعل کو اختیار کیا ہی جو پڑھنے والا اس وزن سے ناراض ہو اور ناپسند کرے سو اپنے لیئے

بالاتفاق نہین کہہ سکتے کہ چہار حرفی و پنج حرفی اصلون مین جن کو وہ سہ حرفی قسم سے متعلق
کرتے ہین کون سے حروف اصلی ہین اور کون سے زائد ہین اور اسی طرح قواعد نویس فَرّاء
لفظ جَحْفَلٌ کو کبھی وزن جَفْعَلٌ پر بناتا ہو اور کبھی فَحْفَلٌ پر اور کبھی فَعْلَلٌ
پر اور اس سے وہ یہ بات ثابت کیا چاہتا ہو کہ حقیقت مین یہ لفظ سہ حرفی قسم سے ہو اگرچہ نہین
بتلا سکتا کہ اسکے اصلی حرف عفل ہین کیونکہ وزن جَفْعَلٌ پر آتا ہو تو اسکے اصلی حرف
یہی ہو سکتے ہین یا جحل ہین کیونکہ اگر وزن فَحْفَلٌ پر آتا ہو تو اسکے اصلی حرف یہی
ہو سکتے ہین یا جحف ہین کیونکہ اگر وزن فَعْلَلٌ پر آتا ہو تو اسکے اصلی حرف یہی
ہو سکتے ہین اور اگر ہم خیال کرین کہ اسکے اصلی حرف جحفل ہین اور حتی الامکان یہی
ہو سکتے ہین تو جَحْفَلٌ کا وزن فَعْلَلٌ ہوگا اور اگرچہ یہ وزن جہان تک مین جانتا
ہون فَرّاء نے کسی جا پر قبول نہین کیا ہو۔

اسلیئے کوفہ کے مدرسہ والون کی یہ تجویز کہ تمام اصلین حقیقت مین سہ حرفی ہین زبان عربی سے
کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہین پہنچتی اور یہی سبب ہو اتنی دقت اور تکلیف کا جو چہار حرفی اور پنج حرفی
اصلون کو سہ حرفی اصلون سے متعلق کرنے مین واقع ہوتی ہو اسی واسطے یہ تین وزن فعل اور
فعلل اور فعللل عموماً پسندیدہ ہین اور جو لوگ تمام اصلون کو سہ حرفی قرار دیتے ہین
سو بھی انکو برابر ایسا ہی استعمال مین لاتے ہین اگرچہ کوفہ والون کی یہ بات پایۂ اثبات سے ساقط
ہو تاہم انکے حق مین کہہ سکتے ہین کہ ثبوت اس بات کا اگر ہو سکے تو ہمارے خیالات مین عربی زبان
کی فضیلت اور خوبی کا بڑہانے والا ہو کیونکہ اسصورت مین اسکے تمام الفاظ اصلاً صرف ایک
لفظ کے نمونہ پر آسکتے ہین۔

عربی زبان مین تمام اصلون کے مظہر عام یا قائم مقام کی جاپر یعنی وزن کے واسطے لفظ فعل کو

تکرار رکھتے ہین اسلئے ہر ایک مشتبہ مسئلہ کے تصفیہ مین مختلف رائے دیتے ہین بصرہ کے مدرسے کے دلائل میرے نزدیک بہت بہتر ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوفہ کے مدرسے پچھلے وقت مین مقرر ہوئے تھے جب ناموری و شہرت حاصل کرنے کے وسائل باقی نرہے تھے بجز اسکے کہ جو تصفیے بصرہ کے مدرسون مین آگے ہوچکے ہین اُنکی درستی پر بحث کرین یہ حال کسی طرح پر ہو ملک عرب کے علما و فضلاے وقت کے حضور دونون فریق کے طرف سے مرافعہ اسکا دائر ہے اس مین اکثر بصرہ والے غالب رہتے ہین۔

بصرہ کے مدرسے والون نے اصول عربی کو تین قسم پر منقسم کیا ہے یعنی سہ حرفی و چہار حرفی و پنج حرفی پر جیسا آگے مذکور ہوچکا ہے اور اس تجویز کے موافق کہ حقیقت مین یہی صحیح و درست ہے وزنون کے استعمال مین مشکل نہین پائی جاتی کیونکہ جیسے **فِعْل** سہ حرفی اصلون کو ظاہر کرتا ہے ویسے **فعلل** چہار حرفی اصلون کو اور **فعللل** پنج حرفی اصلون کو ظاہر کرتے ہین جیسے **جَعْفَرٌ** (ایک چھوٹا سیل یا ایک آدمی کا نام) وزن **فَعْلَلٌ** پر اور **جَحْمَرِشٌ** (بڑھیا) وزن **فَعْلَلِلٌ** پر۔

لیکن کوفہ کے مدرسے والے زبان عربی کی تمام اصلون کو سہ حرفی قسم سے متعلق کرتے ہین اور چہار حرفی اصلون کے واسطے کہتے ہین کہ انکا تیسرا اصلی حرف زائد ہے اور پنج حرفی اصلون کے واسطے کہتے ہین کہ انکا تیسرا اور پانچوان اصلی حرف زائد ہے اور چونکہ حروف زائد جو موزون مین آتے ہین اکثر مِیزَان مین بھی بجال رہتے ہین اسلیئے قیاس نتیجہ نما کے مطابق لفظ **جَعْفَرٌ** بنایا جاتا ہے وزن **فَعْفَلٌ** پر اور **جَحْمَرِشٌ** بنایا جاتا ہے وزن **فَعْمَلِشٌ** پر وغیرہ لیکن حرف زائد کی خاصیت ایک اصلی حرف کو دی جاوے اور دوسرے اصلی حرف کو نہ دی جاوے اسکا کوئی سبب معقول نہین معلوم ہوتا اسلیئے کوفہ کے مدرسے والے جیسا چاہئے

چوتھا قاعدہ

کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کوئی لفظ بنا ہوا خواہ وزن تَفَعَّلَ پر خواہ وزن تَفَاعَلَ پر اُن دونوں سے بہت انحراف اختیار کرتا ہی اور ایسی حالت مین اظہارِ انحراف کے لیئے یہ وزن بھی بدل دیئے جاتے ہین جیسے اِزَّمَّلَ (وہ ایک جامہ مین لپٹا) وزن اِفَّعَّلَ پر جو اصل مین تَزَمَّلَ تھا وزن تَفَعَّلَ پر اور اِدَّارَكَ (اُس مرد نے دریافت کیا) وزن اِفَّاعَلَ پر جو اصل مین تَدَارَكَ تھا وزن تَفَاعَلَ پر وغیرہ۔

پانچوان قاعدہ

کبھی ایسا ہوتا ہی کہ پہلا اور دوسرا اصلی حرف موزون مین تبدیل جا کرتے ہین ایسی حالت مین میزان مین بھی انکے مظہرون کی تبدیل جا ہو سکتی ہی مگر ضروری نہین اختیاری ہی جیسے بِئْر (چاہ) اسکا جمع ہی آبَار جو اصل مین أَبْآر تھا ہی وزن أَفْعَال پر جو مظہر ہی أَبْآر کا اور أَعْفَال مظہر ہی آبَار کا۔

چھٹا قاعدہ

جو پہلا اصلی حرف موزون مین چھوڑ دیا جاتا ہی سو میزان مین بھی چھوڑ دیا جاتا ہی یہ قاعدہ بھی اختیاری ہی ضروری نہین ہی جیسے قَاضٍ (منصف) وزن فَاعٍ یا فَاعِلٌ پر جو اصل مین قَاضِيٌ ہی وزن فَاعِلٌ پر اب سہ حرفی اسمار کی ترکیب کے اوزان کے فوائد مین کچھہ زیادہ بیان نہین کرتا ہی لیکن چہار حرفی اور پنج حرفی اسمار کی نسبت بہت سا اختلاف رائے ہی اس لیئے اس باب مین کچھہ بیانات ضروری ہین عربی قواعد کے بڑے نامی مدرسے دو جگہہ کے ہین بصرہ کے اور کوفہ کے اور دونون جگہہ کے مدرسون کے علما آپس مین مخالفانہ

حرف تاء جو وزن اِفْتِعَال اور اُسکی مشتق گردانون مین آتا ہی کبھی موزون مین طاء یا دال وغیرہ حرفون سے بدل جاتا ہی عمل سے بعض قواعد عام کے جنکا ذکر آگے آوے گا ایسی حالت مین یہ تبدیل وزن مین ظاہر نہین کی جاتی ہی جبتک حرف مبدل اپنی دونون جانب کے کسی پاس والے حرف سے ادغام نہین پاتا ہی جیسے اِصْطَلَحَ جو اصل مین اِصْتَلَحَ (اُس مردنے باہم صلح کی) تھا وزن اِفْتَعَلَ پر نہ اِفْطَعَلَ پر وغیرہ۔

تیسرا قاعدہ

لیکن اگر وہ حرف مبدل اپنی دونون جانب کے کسی پاس والے حرف کے ساتھہ علامت تشدید سے مشدد ہوتا ہی تو وہ حرف وزن مین بھی مشدد ہوجاتا ہی جیسے قَدَّرَ (وہ قادر ہوا) وزن فَعَّلَ پر جو اصلاً اِقْتَدَرَ تھا وزن اِفْتَعَلَ پر اِضَّرَبَ (وہ مضطرب ہوا) وزن اِفَّعَلَ پر جو اصل مین اِضْطَرَبَ تھا وزن اِفْتَعَلَ پر لفظ اِقْتَدَرَ اِقْدَدَرَ ہوتا ہی پھر دونون ہم جنس حرف ادغام پاکر علامت تشدید سے مشدد ہوجاتے ہین اسلیئے کہ پہلا ہم جنس حرف آگے سے ساکن ہوجاتا ہی لیکن حرف قاف جو پہلے سے ساکن ہوتا ہی ہمزہ کی حرکت اختیار کرلیتا ہی اور حرف ہمزہ دور ہوجاتا ہی اور اسطرح وہ لفظ قَدَّرَ بن جاتا ہی حرف طاء لفظ اِضْطَرَبَ کا جو اصل مین اِضْتَرَبَ تھا حرف ضاد سے بدل جاتا ہی پھر دونون ضاد ادغام پاکر علامت تشدید سے مشدد ہوجاتے ہین اور اس طرح وہ لفظ اِضَّرَبَ بن جاتا ہی جو دو حرف تشدید سے ادغام پاتے ہین اُن مین سے پہلا مُدْغَمْ (ملا ہوا) کہلاتا ہی اور دوسرا مُدْغَمْ فِیْہِ (وہ جس کے ساتھہ ملا ہوا ہی) کہا جاتا ہی۔

موجودہ دکھلانے کے واسطے وزن سمجھ لیا ہے۔
وزن کو میزان کہتے ہین بخلاف مثال کے جس کو مَوْزُوْن (وزن کیا ہوا) کہتے ہین
اور جو اصلی حرف موزون مین آتے ہین اُن کو عموماً فَاءُ الْکَلِمَةِ (پہلا اصلی
حرف) اور عَیْنُ الْکَلِمَة (بچلا اصلی حرف) اور لَامُ الْکَلِمَة
(پچپلا اصلی حرف) کہتے ہین کیونکہ وزن مین انکے قائم مقام فاء یا عین یا لام
ہوتے ہین اور حرکات و سکنات اور حروف زائد جو موزون مین آتے ہین سو میزان مین بھی
بحال رہتے ہین لیکن اس بیان مین چند مستثنی بھی ہین جن مین سے اکثر پڑہنے والے کو آگے اس
کتاب مین تبلائے جائین گے مگر یہان ضرور سمجھتا ہون کہ ایسے مستثناؤن کے کچھ نمونے دکھلائے
جاوین اور اسواسطے یہ قواعد عام یہان درج کرتا ہون الّا پہلے سے جتا تا ہون کہ ابھی یہ قاعدے
اچھی طرح سمجھ مین نہین آئین گے آگے فائدہ بخشین گے۔

پہلا قاعدہ

جو اصلی حرف موزون مین مشدد ہوتا ہے سو میزان مین بھی مشدد ہو جاتا ہے یہ مشددی خواہ
دو ہم جنس حرفون کے ادغام وغیرہ پر لحاظ کرنے سے ہو خواہ اور طرح سے جیسے کَرَّمَ (وہ عزت
سے یا مہربانی سے پیش آیا) وزن فَعَّلَ پر نہ فَعْرَلَ پر جَلْبَبَ (اُس مرونے
چادر اوڑہی) وزن فَعْلَلَ پر نہ فَعْلَبَ پر وغیرہ لفظ جَلْبَبَ سہ حرفی اصل ہے
بعض سببون سے جنکا بیان آگے کیا جائے گا چہار حرفی بن گیا ہے اسلیئے اس مین دوسری
باء حرف زائد ہے نہ حرف اصلی اور یہ دونون علامت تشدید سے ادغام نہین
پاتے ہین۔

دوسرا قاعدہ

لفظ عِشق کے مواد خام ہین اور حرف فا اور ضاد اور لام لفظ فضیلت کے مواد
خام ہین لیکن یہ حروف برابر اصلین یعنی اسمار اصلی ہین گو کیسے ہی مختلف وزنون پر بنائے گئے ہین
اور جاننا اُن وزنون کا جن پر وہی بنائے جاتے ہین علم عربی کے ہر ایک نوآموز کو کمتر ضروری نہین
ہی اسمار مشتق کی ترکیب کے وزنون کے جاننے سے جو اسطرح کے ہین فَاضِل یا عَاشِق
اور مَفضُول یا مَعشُوق وغیرہ۔
یہ بیانات تبلاکے اب مین چاہتا ہون کر پڑہنے والا اپنا خیال زبان عربی کی ترکیب صنعتی پر لائے
جس کا مذکور فصل بالا مین ہوچکا ہی اُس مین یہ دو بات تبلائی ہین اول یہ کہ اس زبان کے اصول یعنی
اسمار اصلی کی تین قسم ہین سو اصلی حرفون کی تعداد کے مطابق ثُلَاثِی یعنی سہ حرفی اور رُبَاعِی
یعنی چہار حرفی اور خُمَاسِی یعنی پنج حرفی کہلاتے ہین دوم یہ کہ ایک ہی قسم کے دو یا زیادہ
اسمون کی ممکن گردانین ہمیشہ یکسان ہوتی ہین۔
ان بیانات سے صاف ظاہر ہی کہ اصلی حروف ہر ایک اصل کے جس قسم سے متعلق رہتے ہین اُس قسم
کی تمام اصلون کے واسطے قائم مقام ہوسکتے ہین کیونکہ مثلاً اگر مین سہ حرفی اصل فعل کو ہر ایک ممکن گردان
مین لیے جاؤن تو پڑہنے والے کو قسم ثُلَاثِی کی ہر ایک اصل کی ممکن گردان دریافت کرنے کے
لیئے صرف اصلی حروف بدلنے پڑینگے جیسے مفعول ممکن گردان ہی فعل کی اور صرف اسکے اصلی
حرف بدلنے سے ہم بنا سکتے ہین مَضرُوب مَحسُود مَعلُوم مَکتُوب وغیرہ ہر ایک
مَفعُول کی مانند اسم مَفعُول ہی اپنی معنی دار اصل سے بنا ہوا لیکن جو حروف لفظ فعل
مین آتے ہین سو اگر ایک دوسرے یا ایک تیسرے لام سے بڑہائے جاوینگے جیسے فعلل یا فعللل
تو باقی دو قسم یعنی رباعی یا خماسی کی اصل ظاہر کرین گے اور اس طرحسے تمام قواعد نویسون
نے تینون الفاظ فِعل اور فِعلل اور فعللل کی ممکن گردانون کو ہر ایک لفظ کی گردان

الفاظ عربی کی ترکیب کے وزنون کا بیان کرنے کے پہلے ضرور سمجھتا ہون کہ زبان عربی کی اور اکثر دوسری زبانون کی اصلون کا امتیاز ظاہر کرون اپنی زبان کے اسمار اصلی علم قواعد کے بیان کے پابند نہین ہین بلکہ اگرچہ ہم تبلا سکتے ہین کہ اسم وصفی غصہ ور اسم ذاتی غصہ سے بنایا گیا ہی لیکن نہین تبلا سکتے کہ اسم ذاتی غصہ کس سے بنایا گیا ہی اور جانتے ہین کہ لفظ چاہا ہوا لفظ چاہ سے بنایا گیا ہی لیکن لفظ چاہ کس سے بنایا گیا ہی اسکا کوئی قاعدہ نہین تبا سکتے اسلیئے اسمار اصلی کی مانند انکا بیان بہی احاطۂ اختیار سے باہر ہی۔

مگر زبان عربی مین یہ بات نہین ہی کیونکہ معنی دار اصلین اس زبان کی اپنی ترکیب کے طریق مین خود مختار نہین ہین بلکہ بعض وزن ہین کہ اکثر وہی انہین پر آتے ہین اور ان وزنون کی اچہی واقفیت سے نوآموز کو اصلی اور زائد حرفون کا امتیاز ہوسکتا ہی کہ اصلی اور مشتق لفظ کے بنانے مین کونسا حرف آسکتا ہی اور کونسا نہین آسکتا مثلاً لفظ صَعْب (سخت) اور کَرِیْم (سخی) اسم وصفی ہین اسلیئے مشتق ہین اگرچہ لفظ صَعْب مین صرف اصلی حرف آتے ہین اور لفظ کَرِیْم مین حرف یار زائد آتا ہی اور لفظ صُعُوْبَۃ (سختی) اور کَرَم (سخاوت) اسم ذاتی ہین اور اس لیئے اسم اصلی ہین سہ حرفی قسم والے اگرچہ صُعُوْبَۃ مین دو حرف زائد آتے ہین اور کرم مین کوئی حرف زائد نہین ہی مگر ہر ایک قسم کے اصلی اور مشتق لفظون مین حرکات اور سکنات کا آنا برابر ضروری ہی خواہ اُس مین حروف زائد ہون خواہ نہون کیونکہ بغیر اُنکے ملکر معنی دار لفظ نہین ہوسکتے۔

اسلئے ظاہر ہی کہ اصلی حروف ہر ایک لفظ کے اصول یعنی سواد خام ہوتے ہین پھر اُن سے وہ لفظ بنایا جاتا ہی اور ہر ایک قواعد دان کا یہ کام ہی کہ اول طریق ترکیب تجویز کرے نہ صرف حالت مشتقی مین بلکہ حالت اصلیت مین بہی مثلاً حروف عین و شین و قاف

مشتق ہوا ہی اسم ذاتی خرد سے تو ممکن ہی کہ اسم ذاتی نیکی مشتق ہوا ہی اسم وصفی نیک سے اور جیسے ہر ایک حالت مین اسم اصلی کی تجویز کے واسطے اشتقاق کی ابتدا ہی ویسے اشتقاق کی ابتدا کی تجویز کے واسطے کوئی شئی نہین ہی صرف اتفاق کے عمل کے سوا اور اتفاق ایسا ہوا کہ اسم ذاتی خرد مطلوب ہوا پہلے اسم وصفی خردمند سے اور اسم وصفی نیک مطلوب ہوا پہلے اسم ذاتی نیکی سے پس کیا سبب ہی کہ یہ عمل اتفاق کا جو ہر ایک زبان مین پایا جاتا ہی سو زبان عربی مین نہین پایا جاتا کہ اس مین تمام اسمار اصلی اسمار ذاتی کہلاتے ہین —

اسکا جواب یہ ہی کہ زبان عربی مین اشتقاق کی ابتدا کسی کام کی نہین ہی کیونکہ اگرچہ ممکن ہی کہ اسم وصفی کریم (سخی) اسم ذاتی کرم (سخاوت) سے پہلے مشتق ہوا ہو تاہم اس زبان کی مناسبت سے ہم خیال کر سکتے ہین کہ حرف یار اس پہلے اسم مین حرف زائد ہی اس سے یہ حاصل ہوتا ہی کہ اس حرف کے دور کرنے کے بعد جیسا معمول ہی تین اصلی حرف رہ جاتے ہین جو گردان کی ہر ایک صورت موجودہ کے قبول کرنے والے ہین اور اسطرح قواعد دان اصلی اسم کو دریافت کر سکتے ہین اور یہ اسم اصلی اسم ذاتی ہی اگرچہ اکثر نہین ہوتا مگر ایسا ہوتا ہی کہ جو اسما گردان کی کسی مشتق صورت مین معنی دار ہین سو کسی اصلی صورت مین معنی دار نہین ہوتے ہین اسلیے کہ وہ صورت استعمال مین نہین آئی اہل عرب مین اشتقاق کی ابتدا کی صاف دلیل صرف اتفاق کے عمل سے تجویز ہوتی ہی جیسے دوسری اقوام مین تجویز ہوتی ہی اب مین الفاظ عربی کے اوزان کی طبیعت اور فائدہ کا بیان کرتا ہون —

چوتھی فصل

اوزان کے فوائد مین

چاہیئے نہین رکھتے یہ میدان مناسبت بہت تنگ ہوتا ہی اور اگرچہ شاید یہ بات سچ ہی کہ ایسے
آدمیون کو نئے الفاظ بنانے کی ضرورت بہت کم ہوتی ہی مگر جب ضرورت ہوتی ہی تو ناممکن نہین
ہی کہ وہی الفاظ بلالحاظ قواعد صرف موضوع ہون اسلیئے عوام الناس ہین بلکہ اکثر ایسے لوگون
مین جو پیشہ دستکاری وجہاز رانی وتجارت وغیرہ رکھتے ہین کہہ سکتے ہین کہ ایسے الفاظ جدیدہ و
نامناسب جو اُنکے کام مین آتے ہین بہت بنتے ہین لیکن یہ دستور اُنکے ہم ملکیونکا نہین ہی اور اسلیئے وہی
الفاظ کتب لغات مین داخل نہین ہوتے۔
بیانات مذکورہ بالا مین جنکی تجویز مین ہر ایک پڑہنے والے کی راے پر چھوڑتا ہون اگر کچہ صداقت
ہی تو حاصل یہ ہی کہ اہل عرب بہی عموماً دوسری اقوام کی مانند آج تک ایسے نئے اور نامناسب الفاظ
جیسے اُنکو اپنے خیالات کے اظہار کے واسطے ضرور ومناسب ہوتے ہین بناتے ہین بشرطیکہ وہی خیالات
اور کسی وسیلہ سے ظاہر نہین ہو سکتے اور اگر حتی الوسع یہ بات قبول کرتے ہین تو حاصل یہ ہی کہ
وہی جب ضرورت ہوتی ہی تب اصول موجودہ کو گردان کی نئی معنی دار صورتون مین جواب تک
استعمال مین داخل نہین ہین لے آتے ہین مگر مین بتلا چکا ہون کہ عربی زبان مین ایسی ضرورت
شاذ ونادر واقع ہوتی ہی کیونکہ دوسری زبانون کی نسبت پہلے سے بہت وسیع ہی اور بلا ضرورت
ممکن نہین ہی کہ اہل عرب اپنے ہم قوم سے کسی کو دستور کے شارع عام سے منحرف ہونے دین سوا
بعض حالات کے جنکا ذکر آگے آئے گا اور اُن حالتون مین قواعد نویسون نے بلالحاظ دستور
چند مشتقات کا بنانا جائز رکھا ہی۔
اس فصل مین زبان عربی کی ترکیب صنعتی کا جو بیان کیا ہی اُس سے بالطبیعت ایک سوال پیدا
ہوتا ہی صرف اُسکا جواب باقی ہی اور وہ سوال یہ ہی کہ اُردو وغیرہ زبانون کی طرف رجوع کرنے سے
نہین معلوم ہوتا ہی کہ اصلی اسما بالطبیعت اسمار ذاتی ہوتے ہین کیونکہ اگرچہ اسم وصفی خردمند

صرف، سفر وضہ کی فائدہ مندی کے واسطے بطور شرط ضروریہ کے یہ بات حاصل ہی اول یہ کہ آواز
نئے لفظ کی پرانے لفظ کے موافق ہو دوم یہ کہ معنی پرانے لفظ کے ایسے ہون کہ صاف اور صریح
روشنی اُس نئے لفظ کے معنی پر ڈال سکین یعنی اچھی طرح واضح کر سکین۔
اب ہم حسب معتبع اگر کسی نامی صرفی کی کتابون کو ملاحظہ کرینگے تو جیسا چاہیئے ضرور دریافت کرینگے
کہ بہت سے الفاظ جنکا اُن مین مذکور ہی اپنی آواز اور صرف مین نہایت صریح موافقت رکھتے ہین حتّٰی کہ
یہ آواز یکتائی مطلق پر آجاتی ہی چنانچہ یہ حال لفظ آب (پانی) سے ظاہر ہی کہ سیّال
و صفا و روشن و بران و فائدہ بخش خاصیت رکھتا ہی پہلی مین خاصیت
کی موافقت سے سیماب کو آب کہتے ہین اور دوسری وو خاصیت کی موافقت سے عزت
و رونق کو اور چوتھی خاصیت کی موافقت سے تیزی تیغ کو اور پہلی خاصیت کی موافقت سے
روشن کو اور پانچوین خاصیت کی موافقت سے بخشش کو بخلاف اسکے لفظ یار و دوست
وغیرہ کہ معنی مین موافقت رکھتے ہین اور آواز مین ناموافقت۔
اسلئے اگر کوئی اس باب مین میری رائے کی تشریح نظیراً چاہتا ہی تو مین بالجبر و بالطبع
کتب لغات سے کنارہ کرتا ہون مگر اس دلیل سے دست بردار نہین ہوتا کیونکہ بہت سی ایسی
مناسبتین لغات عوام مین دستیاب ہو سکتی ہین جنکا استعمال اور زبانون مین کیسا ہی قابل
اعتراض ہی مگر جس بات کی بحث ہی اُسکے اثبات کو کافی ہی ناچار اس تدبیر کو چھوڑ کر صرف اس قدر
رائے دیتا ہون کہ ہر ایک قوم کے علما ایسے الفاظ کم بناتے ہین جو بالکل نئے ہین کیونکہ وہ اپنے
علم کی وسعت سے اکثر مناسبتین پیدا کر لیتے ہین اور اُنکی رو سے جو نیا لفظ استعمال مین لانا چاہتے
ہین اُس مین اور اُس پرانے لفظ مین جو آگے سے مستعمل ہی کچھ نسبت نکال سکتے ہین۔
اور بخلاف اسکے نے علم آدمیون کو اُنکی جہالت کے سبب سے کہ اپنی زبان کی واقفیت بھی جیسی

ہین ایجاد کو واجبات سے سمجھتے ہین سو ایسی حالت ضرورت ہین اُسکے استعمال کی ممکنی پر ہرگز اعتراض نہین کرسکتے کیونکہ جو کچھہ لوگون نے آگے کیا ہی سو اب بھی کرسکتے ہین اور اگر حسب تجویز عوام یہ بات سچ ہی کہ ہمنے بہت مدت سے نئے الفاظ کا بنانا چھوڑ دیا ہی تو اس حقیقت سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ہم نئے خیالات کے موافق پرانے خیالات کے الفاظ مل جانے سے ایسے کام سے احتراز کرتے رہے ہین اور انھون سے رفع ضرورت کے واسطے مناسب الفاظ اس کام کے لیئے لیتے رہے ہین۔

دل کی یہ عادت ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے ملانے کی بسبب کسی مناسبت یا موافقت کے جو اُن دونون کے درمیان پائی جاتی ہی علم صرف کی صحیح بنا کا باعث ہوتی ہی اور اگرچہ علم صرف کی مناسبتین اور موافقتین اکثر صاف ہوتی ہین لیکن اکثر تاریک بھی ہوتی ہین اور میری دانست ہین بہت کم تفاوت ہی بنانے مین اُس لفظ کے جو آواز مین بالکل نیا ہی اور دوسرے لفظ سے بالکل ناموافق ہی اور بنانے مین اُس لفظ کے جو آواز مین کسی دوسرے لفظ سے بالطبیعت موافق ہی لیکن معنی ہین اُسکی موافقت سے اسقدر دور ہی کہ موافقت اُن دونون کے درمیان بالکل تاریک اور مشکوک ہو جاتی ہی یہ تاریکی اور شکوکی صرف عوام الناس کے نزدیک ہی نہین ہی بلکہ میری دانست مین اچھے محنتی اور ذہین آدمیون کے نزدیک بھی ہی جو رات دن اسی جستجو مین رہتے ہین۔

اگر یہ بات سچ ہی کیونکہ عقلا اس سے انکار نہین کرسکتے کہ نسبت صرفی کا انجام واجب یہ ہی کہ کسی آگے سے بنائے ہوئے لفظ کے ساتھہ جسکے معنی عموماً آشکار ہون مناسبت ظاہر کرنے سے نئے بنائے ہوئے لفظ کے معنی کو روشنی بخشین یعنی اچھی طرح واضح کرین تو مین کہتا ہون کہ صفائی یا تاریکی اس روشنی یا توضیح کی مناسبت مذکورہ کی صفائی یا تاریکی کے برابر ہوتی ہی اس سے

یافتہ ہی ۔

یہ زبان علاوہ مخارج ظاہری مخارج باطنی ایسے رکھتی ہی کہ اگر پڑہنے والا مجھے ایسی اصطلاح کی اجازت دے تو خیال کے اظہار کے واسطے ایسی وسعت رکھتی ہی کہ کوئی دوسری زبان نہین رکھتی پس اسکی یکتائی کو بچانا بہت ضرور ہی سو صرف اس طرح بچ سکتی ہی کہ ہر ایک شخص کے وہم جداگانہ کی تجربیات آزادانہ سے اسکے مخارج باطنی کو محفوظ رکھین کیونکہ اگر ہر ایک شخص کو ادنی ادنی موقع پر ایسا اختیار رہے کہ زبان کے مخارج باطنی کو عمل مین لائے تو مین کہتا ہون کہ یہ مخارج اسقدر ہین کہ کبھی انتہا کو نہ پہنچین اور ہر ایک عربی نویسندہ اس اصل فضول پر عمل کرتے ہوئے گرد ان کی ان معنی دار صورتون کو جو بالفعل رائج ہین دوسری بے معنی صورتون کو معنی دار کرنے کے واسطے بالکل بھول جائے تو بہی اپنے وہم کی آزادانہ خودمختاری سے نئی صورتون کو اختیار کرنیسے باز نہ آئے لیکن اگرچہ اس زبان کے مخارج باطنی ہر ایک شخص کے وہم کی تجربیات سے اسطرح محفوظ کئے گئے ہین تو بہی مجھے یقین آتا ہی کہ موقعات ضروری پر وہ اب بہی عمل مین آتے ہین اور آئندہ بہی ہمیشہ عمل مین آتے رہینگے کیونکہ زبان عربی کی فضیلت اور اسکی رفعت بلوغیت کیسی ہی کیون نہو ایسا اثبات محض بیجا ہی کہ انسانی جماعت کے تازہ اجتماعات جیسے ملک عرب مین ہوا کرتے ہین تازہ خیالات پیدا نکرین ایسے جیسے اس زبان مین بحالت حال ظاہر نہوسکین ۔

لیکن اگر ایسے خیالات واقع ہوتے ہون گے تو شک نہین ہی کہ ظاہر کرنے پڑتے ہون گے اگر اہل عرب اپنی زبان مین ویسے الفاظ مطلوبہ نہین پاتے ہون گے تو شاید کسی دوسری زبان مین انکی تلاش کرتے ہونگے اور اگر اس زبان مین بہی کامیاب نہوتے ہونگے تو آخر کار مجبور ہو کر بالکل نئے الفاظ بناتے ہون گے اور اگرچہ قبول کرتا ہون کہ ایسی حالت مین سب کا یہی وسیلہ ہی اور اس سے قلوب انسانی نہایت نفرت رکھتے ہین تو بہی میری دانست مین جو لوگ زبان کے عہد طفولیت

ہین استعمال کیا ہوگا پس فی الحقیقت ہم معنی دار اصلون کی ہستی کے واسطے جواب مختلف
صور تون مین گردانی جاتی ہین زبان کے موجدون کے احسان مند و قرضدار ہین اور یہ بات نہایت
نامناسب ہی کہ انسان اصول جدید کی ایجاد کا اختیار رکھتے ہین اور اس تھوڑے سے اختیار سے
یعنی پرانی اصلون کو گردان کی نئی صور تہاے نامستعملہ مین لانے سے محروم رہین ۔
تاہم میری دانست مین موجدان زبان کبھی زبان کے ایجاد کا اختیار نہین رکھتے تھے کیونکہ خواہ ہم
اپنے خیالون کو زبان کی طفولیت پر خواہ بلوغیت پر جو بعد ازان حاصل ہوئی ہی لے جاوین یہ بات
ہر ایک خیال مین برابر صحیح ہی کہ ایسے نئے لفظ کو منظور نہین کر سکتے جو نہایت ضروری خیال کا مظہر
نہین ہی اور جسکو وقت ایجاد کم سے کم جماعت مجوزین نے منظور نہین فرمایا اور برخلاف اسکے مین
سوچتا ہون کہ زبان کے واسطے ایسا وقت بلوغیت کبھی نہین ہی کہ اُس مین نئے الفاظ ضرورت کے
ایجاد نکئے جاوین یا اگر تبدیل کی ضرورت ہو تو پرانے الفاظ گردان کی نئی معنی دار صور تون
مین تبدیل نہ پاوین کیونکہ ہم کو جو دنیا کے اِس پچھلے وقت مین پیدا ہوئے ہین جو اختیارات
ہمارے اگلے بزرگون کو حاصل تھے اُن مین سے کوئی اختیار کم حاصل نہین ہی اگرچہ اُنکی موجدانہ
دوراندیشی نے ہمارے واسطے نہ ایسی ضرورت نہ ایسی ذی اختیاری باقی رکھی ہی ۔
چونکہ شرعی مباحثہ مین جداگانہ آزادانہ تجویز سے دستور عام بہتر رہنما ہوتا ہی کیونکہ شریعت
کے اصول ہر ایک شخص کی ناپائدار نظر مین گذرنے سے اُسکی بنیاد کو باعث تزلزلی ہو جاتے
ہین اسلئے مین سوچتا ہون کہ دستور زبان یعنی استعمال عام بہت بڑا رہنما ہی جسکے فیصلہ سے
کوئی منحرف نہین ہو سکتا سوا اس حالت کے کہ ضرورت اشد ایسی ہو کہ زبان مین اکثر واقع
ہوتی ہو اور خصوصاً زبان عرب مین جو بہت قریب الفہم اصول پر موضوع ہوئی ہی اور نہایت
صفائی سے آراستہ اور زمانہ کے دست پرورش سے وسعت آباد پائداری مین پرورش

کا وسیلہ نایاب رہتا ہی پہلے سے بنا رکھے ہین۔
لیکن کیا اہل عرب کو حقیقت مین یہ آزادگی ہی کہ جو وسائل انکو اپنی زبان سے مشتقات جدید جو ابتک استعمال مین نہین آئے بنانے کے واسطے حاصل ہین اُن کو جہان تک وسعت ہی استعمال مین لاسکتے ہین اور آیا برخلاف اس کے یہ بات صحیح نہین ہی کہ جو گردان کی صورتین کتب لغات مین درج ہین اور جنکے معنی استعمال عام سے منظور ہوئے ہین انکے سوا کسی صورت کو استعمال نہین کرسکتے اس بات کو مین دلیلاً یقین کرتا ہون کہ بعض عربی قواعد نویسون نے جنکی کتابین میرے ہاتھ نہین لگی ہین بیان کیا ہی مگر یہ بات صحیح ہی کہ اہل عرب کو فرداً فرداً یہ اختیار نہین ہی کہ گردان کی کسی نئی معنی دار صورت کو استعمال مین لاسکین کیونکہ اگرچہ مثلاً لفظ اِستِفعَال ایک ممکن گردان ہی فعل (کام) کی تاہم وہ کبھی نہین استعمال مین آیا اور بالکل بے معنی ہی اور اسواسطے گفتگو مین نہین آسکتا لیکن زبان عربی کی خوبی سلسل ایسی ہی کہ جو معنی لفظ اِستِفعَال آئندہ معنی دار ہوجانے پر پاسکتا ہی سو ہم ابھی بتلاسکتے ہین کیونکہ یہ ایسے وزن پر بنا ہی جو عموماً اصل کے معنی کی خواہش ظاہر کرتا ہی اسواسطے اسکے معنی خواہش فعل ہوسکتے ہین جیسے اِستِنصَار کے معنی ہین خواہش نصرت اور اِستِغفَار کے معنی ہین خواہش مغفرت وغیرہ۔
لیکن اب اگرچہ گردان کی کسی صورت مفروضہ کے معنی کے واسطے اجازت سابقت ضروری ہی تاہم اسکا باعث زبان عربی کی بلوغیت حال مین بہ نسبت اور کسی زبان کے بہت واضح طور پر صاف ظاہر ہوسکتا ہی کیونکہ اگر ہم اپنے خیال کو انسانی زبان کی غایت طفولیت پر لیجاوینگے تو وقت کی ایسی حد پر پہنچین گے کہ تب ایسی اجازت کی کچھ ضرورت نہ تھی اسلیئے اُس وقت مین زبان کے بنانے والون نے مجبوری سے اول گردان کی ان صورتون کو جو اب عموماً معنی دار

ہین معنی دار ہوتے ہین ہین کہتا ہون ایک ہی قسم کے اسماء یہ ہین جو اصلی حروف کی تعداد برابر رکھتے ہین لیکن اس سے خیالات کی طبیعت کے موافق مختلف اقسام پر اُمون کے انقسام پانے مین کچھ قباحت نہین آسکتی مثلاً مجرد قسم کا سہ حرفی اسم کسی آدمی کا خاص نام ہوسکتا ہی اور ایسی حالت مین اُس سے کچھ اشتقاق نہین ہوسکتا یا وہ اسم کوئی نام عام ہوتا ہی کسی شئی کا خواہ جاندار ہو خواہ بیجان جیسے مرد سنگ اور شہر وغیرہ یا کسی کام کا نام ہوتا ہی خواہ وہ کام متعدی ہو خواہ لازم جیسے دوستی دشمنی زندگی موت دولت فلاکت اور خیال وغیرہ۔

پس نام کسی شئی کا اپنی طبیعت سے بہت سے معنی دار مشتقون کا مظہر نہین ہوسکتا اس سے ایسا ہوتا ہی جیسا آگے معلوم ہوگا کہ ایسی قسم کے اسماکو عربی قواعد نویس جامد (جما ہوا یا ٹھٹھرا ہوا) کہتے ہین کیونکہ ان سے صرف نسبتی یا مصدری اسما بنتے ہین جیسے سنگی سنگین یا سنگینی سنگ سے یا اسماء تصغیر جیسے مردک مرد سے لیکن نام کسی شئی کا بمرور زمان نام کسی کام کا ہوجاتا ہی جیسے نمکیانا نمک سے اور پنیانا پانی سے اور گرمانا گرم سے وغیرہ جو لوگ اپنی اس زبان کی طبیعت پر خیال کرینگے سو بآسانی دریافت کرسکینگے اور اس باب مین اسکی طاقت وسعت کی تعریف کرین گے۔

اس لیئے جو اختیارات وسعت عربی زبان کے اسمار کہتے ہین سو قابل غور و تعریف ہین کہ گردان کی ہر ایک ممکن صورت مین آسکتے ہین کیونکہ اصلی اسم کیسے ہی معنی رکھتا ہی مگر اُسکے مشتقون کی تعداد و طبیعت کو جنکی بعد انقضای زمان ضرورت ہوتی ہی محدود و منحصر کرنا محض ناممکن ہی اِس بات کو قبول کرنے پر اس پیش بندی مین کیسی خوبی پائی جاتی ہی کہ گردان کی سب ممکن صورتین جن مین یہ اسما آئیندہ معنی دار ہوجاتے ہین اور جنکے بغیر آدمی کو اپنے خیالات کے اظہار

دوسرے اسم کی گردانین اسلیئے ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص لفظ عشق کو اُسکی ممکن گردان کی ہر ایک صورت مین لاسکتا ہی سو اصلی حروف معلوم ہو جانے پر اُس قسم کے ایک اسم کی گردان کو ہر ایک ممکن صورت مین گردان سکتا ہی مثلاً اگر اسکو معلوم ہوگا کہ لفظ فَضِیلَة کے اصلی حرف فا ضاد اور لام ہین تو وہ اُس سے فَاضِل جسطرح عَاشِق اور مَفضُول جسطرح مَعشُوق وغیرہ بنا سکے گا اور اسکے بنانے کا ایسا قاعدہ ہی جیسا زبان اُردو مین صحیح بنا یعنی امر واحد حاضر سے مصدر و ماضی و حال و مستقبل وغیرہ کے بنانے کا ہی کہ جو شخص ایک بنا سے یہ سب صیغہ بنا سکتا ہی سو دوسری بنا سے بھی یہ سب صیغہ بنا سکتا ہی۔

لیکن یہ بیان سہ حرفی قسم کے اسمون کی گردان کا دوسری قسم کے یعنے چہار حرفی و پنج حرفی قسم کے اسمون کی گردان سے بھی یکسان تعلق رکھتا ہی کیونکہ ایک قسم کے دو یا زیادہ اسمون کی گردان ایسی ہی ہوتی ہی جیسی اُس قسم کے ایک اسم کی ہوتی ہی اس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ تمام ترکیب عربی گردان کی کسی دوسری زبان کی گردان کی ترکیب سے زیادہ تر قریب الفہم ہونے سے صرف تین لفظون کے نمونہ پر بنائی جاتی ہی یہ بات اگرچہ دوسری زبانون کی ترکیب پر خیال کرنے سے بہت پسندیدہ معلوم ہوتی ہی مگر اس زبان کی ترکیب مین فی الحقیقت ایک بڑا نقص ہی میرے نزدیک عقل کے اصول سالمہ کے مطابق اسکو صرف ایک لفظ کے نمونہ پر بنانا چاہیئے تھا اسلیئے پڑہنے والا بہت جلد دریافت کریگا کہ عربی قواعد نویس جو اپنی زبان کی بزرگی پر خوش ہوتے ہین تمام عربی اسمون کو سہ حرفی قسم مین داخل کرتے ہین اور اگرچہ سمجھتے ہین کہ ایسی کوشش زبان کی خوبی سے ناموافق ہی تاہم ثابت کرتے ہین کہ اسماء سہ حرفی دوسری دو قسم کے کل اسمون سے بھی بہت زیادہ ہین یعنی اُن دونون سے دہ چند۔

لیکن اگرچہ ایک ہی قسم کے عربی اسما ایک ہی قسم کی گردان رکہتے ہین تو کیا ہر ایک ممکن گردان

کہ عربی زبان کے سب اصلی افعال یا اصلی اسما کی تین قسم ہین اول ثُلاثی یعنی سہ حرفی
جو تین اصلی حرف رکھتے ہین جیسے عِشق (چاہ) دوم رُباعی یعنی چہار حرفی جو چہار اصلی
حرف رکھتے ہین جیسے جَعفَر (ایک شخص کا نام) سوم خُماسی یعنی پنج حرفی
جو پانچ اصلی حرف رکھتے ہین جیسے جَحمَرِش (بڑہیا) وغیرہ مگر ایک یا زیادہ زائد
حرف بہی انکے ساتہ آتے ہین نہ صرف مشتق صورتون مین بلکہ اصلی اسما مین بہی جیسے فَضِیلَت
(بزرگی) جو اصل مین سہ حرفی ہی قِرطَاس (کاغذ) جو اصل مین چہار حرفی ہی اور
عَضرَفُوط (ایک قسم کی چھپکلی) جو اصل مین پنج حرفی ہی۔

پس اصلی اسما کی ترکیب مین جو اصلی اور زائد حرف آتے ہین انکو کیسے پہچان سکتے ہین اس سوال
پر میرا یہ جواب ہی کہ گردان کی مشتق صورتون مین اصلی حروف برابر رہتے ہین مگر زائد حروف
نہین رہتے اسلیئے اُن پر لحاظ کرنے سے اُنکو بہت آسانی سے پہچان سکتے ہین جیسے فَاضِل
(فضیلت رکہنے والا) مشتق ہی فضل یا فضیلت (بزرگی) سے حرف یا اور تا
چھوڑنے سے اسلیئے یہ دونون حرف لفظ فضیلت مین زائد ہین اور اگر کسی اصلی اسم سے
کوئی مشتق نہین بنتا ہی تو بہی اصلی حرف اکثر حالتون مین زبان کے قرائن پر رجوع کرنے سے
معلوم ہو سکتے ہین جیسے لفظ عَضرَفُوط مین جس سے کوئی مشتق نہین بنتا ہی حرف واو
کی زائدی صرف قرینہ سے دریافت ہوتی ہی جو لفظ فقط اصلی حرفون سے بنتا ہی اُس کو
مُجَرَّد یعنی اکیلا یا برہنہ کہتے ہین اور برخلاف اسکے دوسرے لفظون کو مَزِیدٌ فِیہِ
(بڑہایا ہوا) کہتے ہین اسلیئے کہ ان مین اصلی حرفون کے ساتہ ایک یا زیادہ زائد حرف
بہی رہتے ہین۔

اب جاننا چاہیئے کہ سہ حرفی قسم کے اسم کی ممکن گردانین برابر ایسی ہوتی ہین جیسی اُسی قسم کے

ہوشیار آدمی بولی کے طریقۂ کامل کی ترکیب مین انکو پسند کرے حتی کہ اگر ہمکو زبان عام کا خیال
بتنیہ جسکو عالمون نے دوسری کسی زبان مستعملہ کی نسبت اپنا خیال زیادہ اچھی طرح سے سمجھانے کے
واسطے ایجاد اور استعمال کیا ہو دریافت کرنا پڑے تو بلاشک گردان عربی کے اصول ترکیبی ایسے کام
کی تحصیل کے واسطے سب سے بہتر اور عمدہ طریقے ہین جو پا سکین یا کبھی خیال مین لا سکین ان طریقون کے
حاصل کرنے کے واسطے اسقدر کافی ہو کہ پڑھنے والا زبان عربی کی ترکیب مین جو بیانات آگے لکھے
جاتے ہین اُن پر اپنا خیال مائل کرے کیونکہ جب اس ترکیب کو اچھی طرح سمجھ لے گا تو اور زبانون پر
جو بزرگی اس زبان کو حاصل ہو اُس سے پوشیدہ نرہے گی اور اس واسطے اسکو کسی دوسری زبان
کی ترکیب ادنی سے مقابل نہین کیا چاہتا ہون -

ہر ایک عربی لفظ کے حروف دو قسم کے ہین اول اصلی حروف جنکو اَلحُرُوفُ الاَصلِیَّۃ کہتے ہین
جیسے چ اور ا اور ہ لفظ چاہ (خواہش) مین دوم زائد حروف جنکو اَلحُرُوف
الزَّوَائِد کہتے ہین جیسے ن ی و ا ل اور ا (چاہنے والا) مین اصلی حروف
لفظ کے اصل معنی ظاہر کرتے ہین اور گردان کی ہر ایک ممکن صورت مین بدستور قائم
رہتے ہین جیسے حروف اصلی چاہ کے اُس سے نکالے ہوئے لفظون مین بدستور قائم رہتے ہین مثلاً
چاہنے والا چاہتا ہوا چاہا ہوا چاہا چاہتا چاہے گا وغیرہ حروف زوائد وہ
ہین جنکی مدد سے لفظ مختلف صورتون مین گردانا جاتا ہو اور جو اصلی حروف مین ہر جگہہ آتے ہین
جیسے عشق (چاہ) جو صرف اصلی حروف رکھتا ہو اور عاشق (چاہنے والا) جو ایک
الف زائد رکھتا ہو اور معشوق (چاہا ہوا) جو میم اور واو دو حرف زائد رکھتا ہو

ان حرفون کو حروف امداد یا مددگار بھی کہتے ہین -

عربی لفظون مین اصلی حرف تین سے کم اور پانچ سے زیادہ نہین ہوتے اس سے ظاہر ہوتا ہو

دانست مین درست معلوم ہوتی ہی اور قواعد عام کے اصول پر زیادہ تصریح کی محتاج نہین ہی علم عربی کے اصول کے موافق مین کہتا ہون کہ زمانہ فعل کے ساتھہ اتفاقی ہی نہ اصلی چنانچہ اسکے وجوہ آگے اِس کتاب مین درج کئے جائین گے۔

تیسری فصل

زبان عربی کی ترکیب یعنی بناوٹ مین

ترکیب زبان عربی کی اس کتاب مین آگے بخوبی ظاہر کی جائے گی لیکن طبیعت عربی زبان کی ترکیب کی اصلاً ایسی نہین ہی جیسی اور زبانون کی ہی اسلیئے پڑہنے والے کو ابتداً تحصیل ہی مین اسکے اصول بتلانے ضروریات سے ہین۔

اپنے خیالات کی طبیعت پر رجوع کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اصلی مناسبت سے وہ ایک دوسرے کے ساتھہ بالطبع بہت ہی مخلوط ہوتے ہین اور چونکہ خیالات درستی سے زبان مین جوار رنگ خیال ہی بہت ہوتے ہین اسلئے ہر ایک زبان مین بلا نقصان اُنکو اصلی مناسبت کی تقلید کے طور پر بولی مین محفوظ رکہنا ایک طرح کی فضیلت سمجہتے ہین مطابق اسکے اشتقاق یعنی نکالنا ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے جیسے (چاہنے والا مشتق ہی اسم چاہ سے) ہر کہین وقوع عام رکھتا ہی اور ہر ایک مثال ایسے اشتقاق کی کچھہ اصلی مناسبت کا وجود رکھتی ہی جس کی طرف رجوع کئے بغیر کسی طرح کا اشتقاق ممکن نہین ہی۔

پس اشتقاق کا کام یہ ہی کہ جس طرح کی نسبت ہمارے خیالات مین معلوم ہوتی ہی اُس طرح کی نسبت کو بولی مین محفوظ رکھے اور یہ کام ہر ایک زبان کے وسائل مستعملہ کی بیشی یا کمی کے موافق زیادہ یا کم مستعمل رہتا ہی زبان عربی مین یہ وسائل برابر ایسے ہین کہ تھوڑی سی بہتری سے ہر ایک

حاصل یہ ہی کہ جو بات لفظ ابتدا ظاہر کرتا ہی سو لفظ مِنْ بالتکمیل یا ازخود ظاہر نہین کرتا
کیونکہ اگر یہ اُس بات کو ازخود ظاہر کرے تو کسی شروع کی ہوئی چیز کے ساتھہ ملنے پر جملہ مین مبتدا
یا خبر ہو سکے مثلاً ابتدا اس کتاب کی باقی ہی یہان مِنْ ابتدا کی جگہہ پر نہین آسکتا لیکن یہ شرطیہ
طور پر یعنی دوسرے لفظون سے ملکر جو معنی ابتدا دیتا ہی دے سکتا ہی یعنی جن دو چیزون کو
ملاتا ہی اُنکے ساتھہ ایک نسبت ظاہر کرنے کے واسطے بطور حرف وصل واقع ہو کر وہ بات ظاہر
کر سکتا ہی جیسے کوئی شخص لندن سے سفر کرنے کا ذکر کرتا ہی یا کہتا ہی کہ : مین لندن
سے یارک کو چلا۔

یہان لندن سے سفر ایک جملہ مین مبتدا ہو سکتا ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ اُسکا دو کے ساتھہ رجوع
کرنا یعنی اسم لندن کے اور اسم سفر کے ساتھہ جس بات کے اظہار کے واسطے موضوع ہوا ہی اُس
کی طبیعت کا نتیجہ نہین ہی مگر زبان کی شرط وصل ادا کرنے کو آتا ہی تو مین کہتا ہون کہ یہی شرط
میری دلیل ہی جسکی رو سے مین کہتا ہون کہ لفظ مِنْ ملکر معنی دیتا ہی اور یہ دلیل رد نہین ہو سکتی
صرف اس وجہ سے کہ جو بات لفظ ابتدا ظاہر کرتا ہی سو بات لفظ مِنْ ظاہر نہین کرتا لیکن کوئی
دوسری بات ظاہر کرتا ہی سو اسکی طبیعت سے ظاہر ہی اُن چیزون کے ساتھہ جنکے ساتھہ آتا ہی لیکن اگر
اصلی خاصیت لفظ مِنْ کی ایسی ہی جیسے اس بیان سے ظاہر ہی تو وہ خاصیت نام ہی خیال منتخب
کا اور اس لئے یہ لفظ ایک ازخود معنی دینے والا اسم ذاتی ہی اور اگر حقیقت مین اسم ذاتی نہین
ہی تو مین کہتا ہون کہ یہ ایک حرف ہی اور میری دانست مین دوسرے لفظون کے ساتھہ ملکر معنی
دینے والا ہی جیسا اوپر بتلا چکا ہون۔

عربی قواعد نویسون کی رائے کے مطابق حصص اللسان کی تعریف کر کے اب صرف آسنا بتلانا باقی
ہی کہ جو تعریف اسم اور فعل کی بتلا چکا ہون سو زبان عربی کی طرف رجوع کرنے پر میری

یا علاقہ رکھتے ہین کیونکہ شروع کی ہوئی چیز کی طرف رجوع کئے بغیر بالکل سمجھہ مین نہین آسکتے مگر یہ بہی کہتا ہون کہ لفظ اِبتِدَا اپنے مناسب یا متعلق خیال کو ازخود سمجھانے والا ہی کیونکہ ہمارے دلون کی یہ عادت ہی کہ اپنے مختلف خیالات کو ازخود معنی دینے والے لفظون سے ظاہر کرتے ہین مثلاً خواب (نیند) خیال مین نہین آسکتا ہی جب تک اُن اشیا پر یعنی سونے والون پر خیال نکرین جنسے بالطبیعت وہی بالکل علیحدہ نہین ہوسکتے اگرچہ بولنے مین برعکس ظہور مین آتا ہی۔

اب اگر یہ سچ ہی کہ لفظ مِن اور لفظ اِبتِدَا فی الحقیقت ایک ہی بات ظاہر کرتے ہین تو انکے درمیان رجوع کی ایک تعمیم ضرور ہوگی اور جیسا مین نے ابہی تبلایا ہی کہ یہ رجوع لفظ اِبتِدَا کے ازخود معنی دینے کو ضائع نہین کرتا ہی ویسے ہی وہ لفظ رجوع مِن کے بہی ازخود معنی دینے کو ضائع نہین کرتا ہی اگر لفظ مِن ملکر معنی دینے والا ہی تو اس سے یہ بات نکلتی ہی کہ ثبوت اس حقیقت کا کسی شرط پر جو اس لفظ کے معنی سے متعلق ہی منحصر ہوگا برخلاف لفظ اِبتِدَا کے اور حقیقت مین یہ ایک خاص خاصیت ہی لفظ مِن کی اور یہ خاصیت بہی بالکل طبیعت سے اُس معنی کے جسکے اظہار کے واسطے وہ موضوع ہوا ہی کچھہ واسطہ نہین رکھتی اور یہ لفظ زبان مین درستی سے نہین آسکتا سوا اسکے کہ دو چیزون کے درمیان کچھہ نسبت قائم کرے اور وہی دونون چیزین اگر ظاہر نہین رہتی ہین تو کسی طرح پر سننے والے کو سمجہانی پڑتی ہین کیونکہ یہ عبارت ،، لندن سے ،، جواب مین اُس آدمی کے کہی جاوے جو پوچہے کہ: تم کہان سے آئے ہو: تو ظاہر ہی کہ: مین لندن سے آیا ہون اور اسواسطے اس مثال مین جیسا اور مثالون مین لفظ مِن صرف بطور حرف وصل کے آتا ہی جو ایک طرح کی نسبت درمیان اُن دو چیزون کے دکہاتا ہی جنکو ملاتا ہی۔

قبول کرتا ہون کہ یہان پر حرفون کے عوض اُنکے مطابق اسمون کو لانا درست نہین ہی لیکن یہان پر
ابتدا اور انتہا کی جگہہ پر حرف (سے) اور (تک) کا لانا بالکل ہمعنی ہو جاتا ہی جیسے : سے
میرے چلنے کا بصرہ اور تک کوفہ وغیرہ ۔

پس ظاہرا حرفون کی جگہہ اسمون کو لانے مین اتنی نادرستی نہین ہی جتنی اسمون کی جگہہ حرفون کو
لانے مین ہی اور اگر باوجود اس نادرستی کے اسمار اپنی طبیعت کے معنی رکھتے ہین اور اگر حروف بالکل
معنی نہین رکھتے تو اس سے میری دانست مین حرفون کا ملکر معنی دینا اور اسمون اور فعلون کا از خود
معنی دینا بخوبی ظاہر ہو سکتا ہی اور یہ خاصیت ملکر معنی دینے کی بخلاف لفظ ابتدا کے لفظ مِنْ
کی طبیعت پر زیادہ تر غور کرنے سے زیادہ تر ظاہر ہو سکتی ہی کیونکہ اگرچہ دونون ایک ہی مطلب ظاہر
کرتے ہین تو بھی بادی النظر مین ظاہر ہوتا ہی کہ انکے درمیان اصلی تفاوت بہت بڑا ہی ۔

اس صورت مین کہہ سکتے ہین کہ لفظ ابتداء کسی اور لفظ کی طرف جسکے ساتھہ بولنے مین اُس کو
ملنا پڑتا ہی ایک ضروری رجوع رکھتا ہی جیسے شروع کتاب کا یا سال کا یا صدی کا وغیرہ کیونکہ جو
معنی لفظ ابتدا ظاہر کرتا ہی سو اپنی ہستی تام یا ناقص اپنی طبیعت مین نہین رکھتے ہین لیکن
شروع کی ہوئی چیز کی طرف ظاہرا رجوع رکھنے سے ایک طرح کی اضافی یعنی نسبتی ہستی رکھتے ہین
اسلیئے وہ چیز اگر لفظ بلفظ ظاہر نہین کی گئی تو کسی طرح پڑھنے والے کو ظاہر کرنی پڑتی ہی تب
مطلب ابتدا کا اُسکی سمجھہ مین آسکتا ہی ورنہ بالکل نامفہوم رہتا ہی لیکن یہ رجوع جسکا مین نے اب
ذکر کیا ہی لفظ ابتدا کا ملکر معنی دینا نہین ظاہر کر سکتا ہی کیونکہ بخلاف اسکے جس معنی کے ظاہر
کرنے کے واسطے یہ لفظ موضوع ہوا ہی اُسکی طبیعت سے اس معنی کو سننے والے کے دل مین پہنچاتا ہی
اگرچہ تحقیقاً نہین پہنچاتا بسبب اُس نادرستی کے جو اشتمال کی حالت پر رجوع کرنے یا نکرنے سے خیال
مین آتی ہی اسلیئے مین کہتا ہون کہ جو معنی لفظ ابتدا سے ظاہر ہوتے ہین سو اپنی طبیعت سے نسبت

یا حال یا مستقبل سے ایک اصلی تعلق رکھتا ہی اور اسی لحاظ سے ایک فاعل یعنی فاعل مّا سے بھی خواہ مخصوص ہو خواہ نامخصوص ضرور متعلق ہوتا ہی۔

لفظ فِعل صرف فعلون کے صیغون کو کہتے ہین اَسْمَاءُ الْاَفْعَال یعنی اسمار فعلی کو نہین کہتے جیسے نَزَالِ عوض اِنْزِلْ (تو اُتر) کے اور تَرَاكِ عوض اُتْرُكْ (تو چھوڑ) کے وغیرہ اگرچہ یہ اور اسی قسم کے دوسرے لفظ فِعل کے معنی اَمر اور ماضی مین برابر دیتے ہین اس لئیے یہان ان کو قسم افعال سے حقیقتہً بلحاظ معنی نہین جدا کرتے ہین لیکن صرف وزن پر لحاظ کرنے سے جس پر وہ آتا ہی کیونکہ ایسے وزنون کی نسبت نہین کہہ سکتے کہ یہ مَاضِی یا حَال یا مُسْتَقْبِل کے معنی رکھتے ہین اسواسطے کہ دوسرے الفاظ مثل حَضَارِ (نام ایک ستارہ کا) اور فَجَارِ (زن شریرہ) اِنھین وزنون پر آتے ہین اگرچہ کسی زمانہ سے کچھ علاقہ نہین رکھتے اسلئے کہہ سکتے ہین کہ اَسْمَاءُ الْاَفْعَال زمان مَاضِی و حَال و مستقبل سے علاقہ رکھتے ہین لیکن نہین کہہ سکتے کہ یہ قسم افعال مین داخل ہین کیونکہ یہ علاقہ یہان صرف جَوْهَرُ الْكَلِمَة سے تجویز ہوتا ہی نہ هَيْئَةُ الْكَلِمَة سے جیسے دوسرے افعال مین ہوتا ہی۔

حرف ایک لفظ ہی ملکر معنی دینے والا جیسے مِنْ (سے) اس عبارت مین سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ (مین بصرہ سے کوفہ تک چلا) وغیرہ کیونکہ لفظ مِنْ جو ایک حرف ہی وہی معنی ظاہر کرتا ہی یا ظاہر کرتا ہوا معلوم ہوتا ہی جو لفظ اِبْتِدَاء (شروع) سے جو اسم ہی ظاہر ہوتے ہین ایسے ہی لفظ اِلَى (تک) جو ایک حرف ہی وہی معنی ظاہر کرتا ہی یا ظاہر کرتا ہوا معلوم ہوتا ہی جو لفظ اِنْتِهَاء (اخیر) سے جو ایک اسم ہی ظاہر ہوتے ہین مطابق اسکے یہ عبارت "مین بصرہ سے کوفہ تک چلا" اسطرح پر بولنے سے بھی سمجھ مین آسکتی ہی: مین چلا ابتدا میرے چلنے کی بصرہ انتہا کوفہ: اگرچہ

ظاہر کرتا ہی جسکے اظہار کے واسطے وہ فعل بنایا جاتا ہی اور هَيْأَة یعنی صورت ماضی یا حال یا مستقبل جسپر وہ آتا ہی اُس نتیجہ کا انحصار ظاہر کرتی ہی زمان ماضی یا حال یا مستقبل پر لیکن مین تبلا چکا ہون کہ سب افعال علاوہ وقت کے ایک فاعل سے یعنے فَاعِلٌ مَّا سے تعلق ظاہر کرتے ہین اور بولنے مین ضرور اُس سے متعلق ہوتے ہین مگر بعضے عربی قواعد نویس اس تعلق کو فعل کے جسم سے نہین متعلق کرتے ہین اِلّا اُسکی صورت سے یہ بات اگر سچ بہی ہی تو پائی نہین جاتی اور کچھہ کارآمد بھی نہین ہی—

میری راے مین یہ تعلق ہر ایک فعل کا اپنے فاعل کے ساتھہ مطلقًا صورت فعل سے نہین تجویز کیا جاتا ہی کیونکہ وہ ہر ایک صورت سے جس پر وہ فعل آتا ہی برابر علاقہ رکھتا ہی لیکن ہر ایک فعل کی طبیعت سے تجویز کیا جاتا ہی کیونکہ ہر ایک فعل اپنے مصدر کے معنی ایک فاعل یعنی فَاعِلٌ مَّا سے متعلق کرتا ہی اِس سے یہ بات حاصل ہوتی ہی یا حاصل ہوتی معلوم پڑتی ہی کہ یہ علاقہ یعنی تعلق مذکورہ حقیقۃً فعل مین موجود ہی اور بلا لحاظ اسکی صورت یا وزن کے متصور ہوتا ہی مگر درحقیقت تصفیہ اس بات کا احاطہ صورت مستعملہ سے بالکل خارج ہی اِسواسطے تجویز اس بات کی پڑہنے والے کی راے پر منحصر رکھتا ہون اور آگے حِصَصُ اللِّسَان کی خاصیت اور طبیعت پر کچھہ بیانات ظاہر کرتا ہون—

اہل عرب نے معنی دار الفاظ یعنی کلمات کو تین قسمون پر تقسیم کیا ہی وے یہ ہین اِسْم اور فِعْل اور حَرْف اِسْم وہ کلمہ ہی جو معنی رکھتا ہی اور اصلًا کسی زمانہ سے علاقہ نہین رکھتا ہی اگرچہ اتفاقًا زمانہ ماضی و حال و مستقبل سے علاقہ رکھہ سکتا ہی اور یہ نام صرف اسمار جامد ہی سے علاقہ نہین رکھتا ہی بلکہ مصدرون اور مشتقون سے بھی جیسا آگے معلوم ہوگا فِعْل وہ کلمہ ہی جو بلحاظ جَوْهَرُ الْكَلِمَة معنی رکھتا ہی اور بلحاظ هَيْأَةُ الْكَلِمَة زمان ماضی

ضَرَبْتُ (مین نے مارا) مین دو کلمہ ہین کیونکہ اس لفظ کو ضَرَبَ (مارنا) کے صیغہ ماضی سے جو ایک کلمہ ہی اور ضمیر متکلم (تُ) سے جو ضرورۃً دوسرا کلمہ ہی ملکر بنا ہوا سمجھتے ہین برخلاف اسکے لفظ ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) مین صرف ایک کلمہ ہی کیونکہ اسمین ضمیرہ واحد غائب ظاہر نہین ہی اور اسکے ٹکڑے کرینگے تو لفظ کے تمام معنی ضائع ہوجاوینگے اور یہی مفرد کے معنی ہین کلمہ کی اس تعریف مین اَلْکَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدٍ (کلمہ ایک لفظ ہی بنایا گیا واسطے ایک مفرد معنی کے) یعنی کلمہ وہ لفظ ہی کہ اُس کے معنی چاہے مفرد ہون چاہے مرکب مگر اُسکے ٹکڑے معنی دار نہو سکین پس یہی شرط ہی جو ظاہرا ہر ایک لفظ کی مفردی یعنے یکتائی کو ضرور ہی۔

لیکن اگر کوئی مفرد لفظ ایسی حالت مفردی مین مرکب معنی رکھتا ہی جیسے ضَرَبَ (اُس مرد نے مارا) مین تو ایسے مرکب معنی اپنے اصلی حصون مین دل سے تجویز کیئے جاتے ہین جیسا مثال مذکورہ مین پہلا حصہ وہ کام ہی جو فعل ضَرْبٌ (مارنا) سے ظاہر ہی دوسرا اُس کام کا تعلق ہی جو وہ اپنے وقت اور فاعل کے ساتھہ رکھتا ہی خواہ وہ فاعل مخصوص ہو خواہ نامخصوص اور اُس فاعل کو فَاعِلٌ مَّا کہتے ہین اور اگرچہ لفظ ضَرَبَ مفرد ہونے سے ایسے حصون مین تقسیم نہین پاسکتا ہی جو جداگانہ اپنے مرکب معنی کو ظاہر کرین تو بھی اُسکو دو طرح سے خیال کرسکتے ہین اول جَوْهَرُ الْكَلِمَةِ یا مَادَّةُ الْكَلِمَةِ یعنی کلمہ کی ذات یا اصلی حروف سے جن سے وہ مرکب ہی دوم هَيْأَةُ الْكَلِمَةِ یا وَزْنُ الْكَلِمَةِ یعنی کلمہ کی صورت یا وزن سے جن پر وہ آتا ہی مطابق اسکے عربی قواعد نویس جنکی عادت ہی کہ اپنے قیاس کو حد و فوائد سے باہر لے جاتے ہین تقسیم کے اس طریق مصرحہ کو اختیار کرتے ہین کیونکہ وہ یہ کہتے ہین اور اُنکا یہ کہنا واجب التسلیم ہی کہ جوہر یعنی جسم ہر ایک فعل کا عموماً اس نتیجہ کی طبیعت

اسم خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ خواہ جمع ہر ایک جملہ اسمیہ کے مبتدا اور خبر کے درمیان اور ہر ایک جملہ فعلیہ کے فاعل اور مفعول کے درمیان جو نسبت رہتی ہی سو قبول کر سکتا ہی علم قواعد کی دونون قسم مفصل تبلانے کے بعد یہ تبلانا چندان ضرور نہین ہی کہ مآل دونون کا ایک ہی ہی لیکن جاننا چاہیئے کہ اگرچہ نحو صرف کے خلاف ہی لیکن صفائی کی خاطر دونون کو نحو کہتے ہین کیونکہ صرف کو سب قواعد نویس نحو کی ایک شاخ سمجھتے ہین۔

ابن ہشام کے کہنے کے مطابق سب عالمون کے نزدیک عربی علم صرف کا موجد **معاذ ابن مسلم الھرّاء** ہی لیکن یہ دریافت نہین ہو سکتا کہ یہ شخص کسوقت مین تھا اور اسکا صرف اتنا بیضروری حال معلوم ہو سکا کہ ہرات مین کپڑون کی سوداگری کرتا تھا اسلئے **ھرّآء** کے لقب سے ملقب ہوا ہی اور علم نحو کے موجد **ابوالاسود** کا بھی ایسا ہی حال ہی **حضرت علیؓ** کو جو پیمبر صاحب کے داماد تھے اس علم کا موجد قرار دیتے ہین لیکن یہ بات شاید تعظیماً ہی تحقیقاً نہین ہی یہ بھی غنیمت ہی کہ اہل عرب نے ان لئیقون کے نام تو یاد رکھے ہین۔

دوسری فصل

حصص اللسان کی تصریح و تقسیم

اس تصریح و تقسیم کے پہلے مین تبلاتا ہون کہ لفظ کیا ہی اور اُس کے اصل معنی کیا ہین اگر کہین کہ جو آواز انسان کے منہہ سے نکلتی ہی اُسکو لفظ کہتے ہین تو آواز بامعنی اور بیمعنے دونون ہوتی ہی اور دونون آواز کو اہل عرب لفظ کہتے ہین اور لفظ اصلاً مصدر ہی بولنا کے معنی رکھتا ہی لیکن یہان **ملفوظ** (بولا ہوا) کے معنی مین آتا ہی اور یہ اسم مفعول ہی۔ بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہین اور کلمہ ہر ایک لفظ کے سب سے چھوٹے ٹکڑے کا نام ہی چنانچہ

دوسرا حصہ

پہلی فصل

علم قواعد کی تعریف

علم گردان کو عربی قواعد نویس صرف کہتے ہین اور تصریف بھی کہ صرف سے مشتق ہی یہ دونون لفظ ہم معنی ہین اور تبدیل کے معنی دیتے ہین اس علم کو یہ نام اسواسطے دیئے ہین کہ اس علم مین لفظون کی تبدیلات اور تغیرات کا بیان ہی بے نسبت یعنی بے لحاظ حالت ترکیب اور اس معنی مین یہ علم علم نحو سے بالکل اُلٹا ہوجاتا ہی کیونکہ اُس مین لفظون کی تبدیلات اور تغیرات کا بیان ہی بانسبت یعنی بالحاظ حالت ترکیب اسواسطے صرف اپنی طرف سے مین ایسا سوچتا ہون کہ علم قواعد کی ان دونون گردانون کو بے نسبت اور بانسبت کہنا واجب ہی فرق ان دونون کا ظاہر ہی اگرچہ ہمیشہ بنظر تامل نہین دیکھتے مثلاً گردان اَسْمَا کو اور جگہہ صرف مین داخل کرتے ہین لیکن عربی مین نحو مین داخل کیا ہی سو درست ہی کیونکہ ایک حالت کو دوسری حالت پر مقدم کرنے کی صحت ہمیشہ طبیعت سے اُس نسبت کی تجویز ہوتی ہی جو جملہ کی ترکیب مین دوسرے لفظون کے ساتھہ رہتی ہی اس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جو حالت استعمال مین لاتے ہین سو اُس نسبت سے ضرور علاقہ رکھتی ہی یعنی اقسام حالت حقیقت مین نحو یعنی گردان بانسبت سے متعلق ہین۔

برخلاف اسکے اقسام جنس اور اقسام تعداد صرف سے علاقہ رکھتے ہین کیونکہ یہ باتین اسمون سے متعلق ہین بلانسبت یعنی بلالحاظ حالت ترکیب یعنی جو نسبت اُنمین اور دوسرے لفظ نمین بولتے وقت رہتی ہی اُسپر لحاظ نہین کرنا پڑتا ہی یہ بات اس بات پر غور کرنے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ہر ایک

الف کو ھَاوِي جیسا آگے بتایا ہی وَاو کو مُتَّصِل یَاء کو هُوَّة الف اور
واو اور یار کو لِینِیَّة میم کو رَاجِع ضاد کو مُسْتَطِیل میم اور نون کو آغْنِیَّة
رَاء اور زاء ضاد اور ظاء اور ذال کو اور بعضی نون متحرک کو بھی
مُشْتَبَاة کہتے ہین وغیرہ ـ

خاتمہ

ان بیانون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک حرف کئی طرح کی خاصیت رکھتا ہی مثلاً الف کہ
مَجْهُورَة ہی اور مُتَوَسِّطَة مُنْفَتِحَة اور مُنْخَفِضَة اور لِینِیَّة اور
هَاوِي لیکن یہ بات بیانات مذکورہ پر نظر کرنے سے معلوم ہو سکتی ہی اس لیئے حرفون کا لقب نام
بنانا بے فائدہ ہی کہ پڑھنے والا آپ بنا سکتا ہی مگر اتنا بتانا ضرور ہی کہ حروف مَجْهُورَة
تین قسم کے ہین اول اَلْمَجْهُورَةُ الشَّدِیدَة یعنی وہی حرف جو مَجْهُورَة اور
شَدِیدَة دونون ہین اور لفظ طَبَقٍ اَجِدُ مین آتے ہین دوم اَلْمَجْهُورَةُ الْمُتَوَسِّطَة
یعنی وہی حرف جو مَجْهُورَة اور مُتَوَسِّطَة دونون ہین اور لفظ لَمْ یَرُوعَنَّا مین آتے ہین
سیوم اَلْمَجْهُورَةُ الرِّخْوَة یعنی وہی حرف جو مجہورہ اور رخوہ دونون ہین اور لفظ
غَضٌّ ظَزٌ ذُ مین آتے ہین اور حروف مہموسہ دو قسم کے ہین اول اَلْمَهْمُوسَة
الشَّدِیدَة یعنی وہی حرف جو مہموسہ اور شدیدہ دونون ہین اور لفظ کت مین آتے ہین
دوم اَلْمَهْمُوسَةُ الرِّخْوَة یعنی وہی حرف جو مہموسہ اور رخوۃ دونون ہین اور لفظ
سَفِهَ شَخْصٌ حَثَّ مین آتے ہین ضرورت ان قسمون کو جاننے کی آگے ادغام کے
بیان مین معلوم ہو گی ـ

مگر حرکتوں کے ساتھ اور گاف کے مین کاف کے مخرج پر ٹھہرتے ہین تو بھی دم جاری رہتا ہی یہ بات ان مثالون مین جنمین قاف اور کاف کے مخرج کی قربت ہی ظاہر ہی تو اور مثالون مین جن مین مخرج کی قربت بالکل ہوگی زیادہ تر ظاہر ہوگی۔

اَلشَّدِیدَۃُ وَالرِّخوَۃُ وَالمُتَوَسِّطَۃ حروف تہجی کے بعضے حرف ساکن ہونے کی حالت مین اسلیئے کہ اُنکی آواز بولنے والے کی خوشی پر بڑہ نہین سکتی آواز کی کچھ ضروری رکاوٹ چاہتے ہین جیسا کاف لفظ آکْ مین ایسے حرفون کو شَدِیدَۃ کہتے ہین سو گنتی مین آٹھہ ہین اور اِن لفظون مین آتے ہین اَجِدُكَ تَقِطْبُ اور بعضے حرف ساکن ہونے کی حالت مین اس لیئے کہ انکی آواز بولنے والے کی خوشی سے بڑہ سکتی ہی آواز کی رکاوٹ نہین چاہتے جیسے فا لفظ اُفْ مین اگر اُسکی آواز بڑہائی جاوے ان حرفون کو رخوۃ کہتے ہین ایسے حرف گنتی مین تیرہ ہین اور اِن لفظون مین آتے ہین فَذٌ ضِغثٌ ھزٌ شَصٌ حَظٌ خَسٌ۔

باقی آٹھہ حرف ان لفظون مین یعنی لَمْ یَرْوِعُنَّا مین آتے ہین اور مُتَوَسِّطَۃ کہلاتے ہین یعنی شَدِیدَۃ اور رخوۃ کے درمیانی ہین یہ ایسے ہین کہ ساکن ہونے کی حالت مین نہ شَدِیدَۃ کی طرح آواز کی بالکل رکاوٹ چاہتے ہین اور نہ رخوۃ کی طرح اپنی آواز جاری رکھتے ہین مثلاً عین ساکن کی آواز اگر بڑہائی جاتی ہی تو حاء کی آواز کیطرف رجوع کرتی ہی اور لام اور میم اور نون کی آواز بڑہانے سے جو صفائی بولتے ہوئے رکھتی ہی سو پھر نہین رکھتی اور راء کو حرف مُکَرَّر کہتے ہین اسلیئے کہ اسکی آواز ساکن ہونے کی حالت مین زبان کی جس حرکت سے ملفوظ ہی سو بجال رکھے بغیر نہین بڑہا سکتے اور الف اور واو اور یاء ساکن کی آواز اُن کے مخصوص مخرج کی

تلفظ مین دم کی رکاوٹ پائی جاتی ہی اُن کو مَجْھُوْرَۃ یعنی اُٹھائی ہوئی آواز والے کہتے ہین۔

مَھْمُوْسَۃ دس حرف ہین سوان لفظون مین آتے ہین سَکَتَ فَحَثَّہٗ شَخْصٌ یہ لفظ بھی بےمعنی ہین اور اُس مصرع کی طرح ان حرفون کو یاد رکھنے کی خاطر بنائے ہین مَھْمُوْسَۃ مَجْھُوْرَۃ کے خلاف ہی کہ اصل ھَمْس (آواز گرانا) سے بنا ہی اور آواز کو اور طرح نہین گرا سکتے مگر ہر ایک حرف کے مخرج پر تھوڑا ٹھہرنے سے اور یون ٹھہرنے سے تلفظ کرتے ہوئے دم جاری رہتا ہی اسلئے جن حرفون کو تلفظ کرتے ہوئے دم نہین رکتا ہی ان کو مَھْمُوْسَۃ یعنی گرائی ہوئی آواز والے کہتے ہین

بیان

بعض قواعد نویس حرف ضاد ظاء ذال زاء عین غین اور یاء کو جو مَجْھُوْرَۃ ہین مَھْمُوْسَۃ بتلاتے ہین اور تاء اور کاف کو جو مَھْمُوْسَۃ ہین مَجْھُوْرَۃ بتلاتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ پہلی قسم والے اکثر حرف خاصیت رِخْوَۃ رکھتے ہین سو جَھْر مین نہین ہوتی اور دوسری قسم والے اکثر خاصیت شِدَّۃ رکھتے ہین سو ھَمْس مین نہین ہوتی لیکن حقیقۃً ان دونون کے درمیان کچھہ فرق نہین ہی کیونکہ شِدَّت کے معنی ہین آواز کا رکنا سو رِخْوَت کے برخلاف ہی اور جَھْر کے معنی ہین دم کا رکنا سو ھَمْس کے برخلاف ہی مثلاً اگر لفظ اَکْ بولتے ہین تو دم رکتا ہی اور آواز جاری رہتی ہی اور برخلاف اسکے اگر لفظ اَكْ بولتے ہین تو آواز رکتی ہی اور دم جاری رہتا ہی۔
جَھْر اور ھَمْس کا فرق دریافت کیا چاہو تو لفظ قَقَقْ اور کَکَکْ کا تلفظ کرو قَقَقْ مین قاف کے مخرج پر ٹھہرنے سے اُس حرف کا تلفظ موقوف کرنے پر دم جاری نہین رہتا

(دولت) عُسۡطُوس (نام ایک درخت کا) وغیرہ اور باقی حرفون کو اسلیئے کہ انکی آواز بھاری اور وزنی ہوتی ہی مُصۡمَتَۃ (ٹھوس) کہتے ہین لیکن خلیل قواعد نویس ہمزہ اور الف اور واو اور یار کو ان دونون قسم سے بری سمجھتا ہی۔

اَلۡمُتَقَلۡقِلَۃ

ان پانچ حرفون کو جو لفظ قَدۡ طَبَجۡ مین آتے ہین مُتَقَلۡقِلَۃ کہتے ہین اور حُرُوفُ اللَّقۡلَقَۃ بھی کہتے ہین کیونکہ جب یہ ساکن ہوتے ہین تب انکے تلفظ مین زبان کو بہت دبانا پڑتا ہی اور انکی آواز ایک طرح کی سختی کے ساتھ سینہ سے نکلتی ہی بعضی قواعد نویس اس قسم سے بار کو خارج کرتے ہین اور اسکے بدلے تار کو داخل۔

حُرُوفُ الصَّفِیر

لفظ سَزَصۡ مین جو حرف آتے ہین ان کو حُرُوفُ الصَّفِیر کہتے ہین اسلیئے کہ انکے تلفظ مین کچھ سیٹی سی بجتی ہی۔

اَلۡمَهۡتُوت وَالۡمُکَرَّر وَالۡمُتَفَشِّي

مهتوت بعضے هاء کو کہتے ہین اور بعضے همزہ کو اور کبھی مَهۡتُوت کو مَهۡتُوف کہتے ہین دونون ہم معنی ہین پہلا هَتّ سے بنا ہی اور دوسرا هَتۡف سے اور زوردار تلفظ کے معنی دیتے ہین مگر لفظ هَتّ سرعت تلفظ کے بھی معنی دیتا ہی اور اس معنی مین وہ صرف هاء سے متعلق ہوتا ہی۔

مُکَرَّر صرف رَاء کو کہتے ہین اس لیئے کہ دوہرتی ہوئی اور رگڑتی ہوئی آواز دیتا ہی۔
مُتَفَشِّي شین کو کہتے ہین اور بعضی فَاء اور ضَاد کو لیکن یہ نام ان کو کیون دیا ہی سو میری سمجھ مین بخوبی نہین آیا اور حرفون کو بھی مختلف نام دئیے ہین مثلاً لام کو مُنۡحَرِف کہتے ہین

تا محدودی سے بڑھتی ہے الف کا مخرج حقیقت مین ایسا بادہوائی تبلایا ہے کہ اُسکو اکثر ہاوی کہتے ہین یعنی ہوا مین بنا ہوا مین یہ بات اسواسطے نہین تبلاتا ہون کہ میری کسی نے تسلی کی ہے مگر صرف عربی قواعد نویسیون کے خیالات تبلانے کے ارادہ سے تبلاتا ہون۔

اَلْمُطْبَقَۃُ وَالْمُنْفَتِحَۃ

اِن چار حرفون کو جو لفظ صَضطَظ مین آتے ہین اکثر مُطْبَقَۃ کہتے ہین اِسلیے کہ ان کے تلفظ مین زبان کو تالو سے لگنا پڑتا ہے اور برخلاف انکے باقی حرفونکو مُنفَتِحَۃ کہتے ہین اسلیے کہ ان کے تلفظ مین زبان کو تالو سے نہین لگنا پڑتا ہے۔

اَلْمُسْتَعْلِیَۃُ وَالْمُنْخَفِضَۃ

ان سات حرفون کو جو لفظ ضُغِط خصَّ قظ مین آتے ہین مُسْتَعْلِیَۃ کہتے ہین اسلیے کہ انکے تلفظ مین زبان کو اُوپر اُٹھنا پڑتا ہے اور برخلاف اِسکے باقی حرفون کو مُنْخَفِضَۃ کہتے ہین اسلیے کہ انکے تلفظ مین زبان کو اوپر نہین اُٹھنا پڑتا ہے۔

اَلذَّلِقِیَّۃُ وَالْمُصْمَتَۃ

ان چھ حرفون کو جو لفظ مُرْبِنفل مین آتے ہین ذَلِقِیَّۃ کہتے ہین اس لیے کہ حرف علت یعنی الف اور واو اور یار کے پیچھے انکا تلفظ اور حرفون کی نسبت بہت آسانی اور سہولت سے ہوتا ہے لفظ ذَلِقِیَّۃ ذَلق یا ذَلاقَۃ (بولی کی صفائی) سے مشتق ہے ایسا ظاہر ہوا ہے کہ رُبَاعِی اور خُمَاسِی لفظونکی ترکیب مین ان حرفون مین سے ایک یا زیادہ ضرور آتے ہین کیونکہ ایسے لفظ طبیعۃً طولانی کے سبب مشکل التلفظ ہوتے ہین اسلیے اپنی ترکیب مین ایک دو حرف ان حرفون سے رکھتے ہین تو یہ انکے تلفظ کی شکلی کو رفع کرتے ہین اور انکی طولانی کی خرابی کو دفع کرتے ہین مگر چند لفظ ایسے بھی نظر آتے ہین کہ ان حرفون کی مدد نہین لیتے مثلاً عَسْجَد

مجھے یقین ہی کہ جو بیان مین اب لکھتا ہون سو خیال سے پڑہنے والے کے خیال مین بہی کم آوینگے کیونکہ حرفونکے خواص صرف اُن لوگون کو معلوم ہو سکتے ہین جو حرفونکا تلفظ صحیح و درست کر سکتے ہین اسلیئے انکا لکھکر تبلانا محنت بیفائدہ ہی اہل عرب نے انکا بیان خوب طول وطویل جیسا چاہیئے ویسا مفصل لکھا ہی الا اُنکے خیال اکثر میری سمجھ مین نہین آتے اور میرے خیال سے صاف خلاف معلوم ہوتے ہین مثلاً اگر مین لفظ آکْ بولتا ہون تو مجھکو کاف کی آواز کے پیچھے دم کی اور تلفظ کی ایک ضروری رکاوٹ سی معلوم ہوتی ہی لیکن اہل عرب دم کی رکاوٹ نہین منظور کرتے صرف تلفظ کی رکاوٹ قبول کرتے ہین پس اگر اہل عرب کو غلط تبلاوین تو ہو نہین سکتا کیونکہ وہ اہل زبان ہین اور مجھ سے اپنی زبان کے حرفون کا تلفظ بہتر جانتے ہین اسلیئے کہنا چاہیئے کہ جو میرے اور اُنکے خیال مین فرق ہی سو میرے تلفظ کی خرابی کا سبب ہی اسلیئے مین اپنے خیال کو ایک طرف رکھتا ہون اور اہل عرب نے اپنے حرفون کی طبیعت اور خاصیت پر جو خیال کیئے ہین سو ہی بیان کرتا ہون لیکن بیان کرنے کے پہلے اتنا جتانا مناسب جانتا ہون کہ مین اُنکے ان خیالون کو بخوبی سمجھتا نہین ہون صرف ترجمہ کرتا ہون۔

اَلْمَجْهُوْرَةُ وَالْمَهْمُوْسَةُ

اہل عرب نے سب حروف تہجی کی دو قسم کی ہین پہلی کو مَجْهُوْرَة کہتے ہین اور دوسری کو مَهْمُوْسَة مَجْهُوْرَة اُنیس حرف ہین سو اس مصرع مین آتے ہین ع

ظِلُّ قَوٍّ رَبَضٍ اِذْ غَزَا جُنْدٌ مُطِيعٌ یہ مصرع بیمعنی ہی اور صرف ان حرفون کو یاد رکھنے کی خاطر بنایا ہی یہ نام ان حرفون کو اسواسطے دیا ہی کہ مَجْهُوْرَة کا اصل جَهْر (آواز اُٹھانا) سے بنا ہی اور آواز کو اور طرح نہین اُٹھا سکتے مگر ہر ایک حرف کے مخرج پر خوب ٹھہرنے سے اور یون ٹھہرنے سے تلفظ کرتے ہوئے کچھ دم رُکتا ہی اسلیئے جن حرفون کے

ان لفظونکو کسطرح بولتے ہین سو مین یہ صحت نہین بتلا سکتا مگر اہل عرب کہتے ہین کہ لفظ بَلَخ مین
بار کی آواز غالب ہی اور اِصْبَہَان مین فا کی اِس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انحراف و اختلاف
پہلی مثال کا دوسری مثال کے انحراف و اختلاف سے خلاف ہی۔
حروفِ تہجی کے اُنتیس حرفون پر نظر کرنے سے پڑہنے والے کو معلوم ہو گا کہ بعضے حرف مثل رار
اور زار سین اور شین اور بار تار ثار یار وغیرہ صورتین یکسان رکہتے ہین صرف امتیازی
نقطون کی موجودی و غیر موجودی اور تعداد و جگہہ سے پہچانے جاتے ہین اور یہ نقطے
لکہنے مین اکثر رہ جاتے ہین اور کہین کے کہین رکہہ دیئے جاتے ہین اور اسطرح کی بہول سے کچہہ کا
کچہہ پڑہا جاتا ہی اور غلطیان واقع ہوتی ہین لیکن نقطون کی موجودی و غیر موجودی و تعداد و جگہہ
دریافت کرنے کے واسطے چند لفظ مقرر کئے ہین بوقت ضرورت اُنکے استعمال سے یہ قباحتین کسیقدر
مٹ جاتے ہین وہی لفظ یہ ہین مُہْمَلَة نقطہ نہ رکہنے والا مُعْجَمَة نقطہ رکہنے والا اَلْمُوَحَّدَة
ایک نقطہ رکہنے والا اَلْمُثَنَّاة دو نقطہ رکہنے والا مُثَلَّثَة تین نقطہ رکہنے والا فَوْقَانِيَّة
اوپر نقطہ رکہنے والا تَحْتَانِيَّة نیچے نقطے رکہنے والا وغیرہ مثلاً اَلسِّيْنُ الْمُهْمَلَة نقطہ
نہ رکہنے والا سین اَلشِّيْنُ الْمُعْجَمَة نقطہ رکہنے والا شین اَلْبَاءُ الْمُوَحَّدَة ایک
نقطہ رکہنے والی بار اَلتَّاءُ الْمُثَنَّاةُ الْفَوْقَانِيَّة اوپر دو نقطے رکہنے والی تار
اَلْيَاءُ الْمُثَنَّاةُ التَّحْتَانِيَّة نیچے دو نقطے رکہنے والی یار اَلثَّاءُ الْمُثَلَّثَة
تین نقطے رکہنے والی ثار وغیرہ

پانچوین فصل

صِفَاتُ الْحُرُوْف یعنی حرفون کے خواص

کرتے ہین جیسے اِصْلَعْ (توجھک) کو کبھی اِظْلَعْ پڑہتے ہین لیکن قواعد نویس مبسّر مان اور ابن عصفور کہتے ہین کہ ثار کا تلفظ ضاد کا سا کرتے ہین جیسے اِثَّرَدَ (اس مرد نے روٹی کاٹی) کو اِضَّرَدَ پڑہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضاد کا تلفظ ثار کا سا کرتے ہین جیسے اِضْرِبْ (تومار) کو اِثْرِبْ پڑہتے ہین اور قواعد نویس سیبویہ اور ابن حروف کہتے ہین کہ ضاد کا تلفظ اسکے مخرج سے کچھہ زیادہ داہنی یا بائین طرف سے کرتے ہین۔

کاف یہ حرف کبھی بلا فصاحت جیم کی سی آواز دیتا ہی جیسے رَاکِدٌ (بیحرکت) کو رَاجِدٌ پڑہتے ہین۔

جیم یہ حرف کبھی بلا فصاحت کاف کی سی آواز دیتا ہی جیسے رَجُل (مرد) کو کبھی رَکُل پڑہتے ہین۔

قاف یہ حرف کبھی بلا فصاحت کاف کی سی آواز دیتا ہی جیسے قَمَعَ (اُس مرد نے تباہ کیا) کو کَمَعَ پڑہتے ہین۔

واو یہ حرف کبھی بلا فصاحت یار کی سی آواز دیتا ہی جیسے مَذْعُوْر (ڈرا ہوا) کو مَذْعُیْر پڑہتے ہین۔

خاتمہ

دونون قسم کے انحراف و اختلاف کو حساب مین داخل کر کے اہل عرب کہتے ہین کہ حروف تہجی کے سب حرف ترپن [۵۳] ہونے چاہئین یعنی اُنتیس [۲۹] حرف حروف تہجی کے اور چوبیس [۲۴] ان انحراف و اختلاف کے مظہر کیونکہ اگر ہمزہ بین بین کی تین آواز منحرف و مختلف سمجھین تو پہلی قسم کے انحراف و اختلاف تیرہ ہوتے ہین اور اگر بار کی دو منحرف و مختلف آواز فار کی سی سمجھین جیسی لفظ بَلْخ اور اِصْبَہَان مین بتلائی ہین تو دوسری قسم کے انحراف و اختلاف گیارہ ہوتے ہین عرب مین

اِزْدَب پڑھتے ہین وغیرہ۔

دوسری قسم

انحراف واختلاف ناپسندیدہ

باء یہ حرف کبھی بلا فصاحت فا کی آواز دیتا ہی جیسے بَلْخ (نام ایک شہر کا) اِصْبَهَان (نام ایک شہر کا) وغیرہ بلخ مین بار کی آواز غالب ہی فار کی آواز پر اور اصبہان مین فار کی آواز بار کی آواز پر۔

جیم یہ حرف جب ساکن ہوتا ہی اور دال یا تار کے پیچھے آتا ہی تو کبھی بلا فصاحت شین کی آواز دیتا ہی جیسے اَجْدَر (لائق) کو اَشْدَر بولتے ہین اور اِجْتَمَعُوا (وی جمع ہوئے) کو اِشْتَمَعُوا وغیرہ پڑھنے والا دریافت کریگا کہ شین کا جیم کی آواز اختیار کرنا فصیح سمجھتے ہین اور جیم کا شین کی آواز اختیار کرنا غیر فصیح اسکے بعض سبب ہین سو حرفونکی صفات سے متعلق ہین اور حرفونکی صفات کا بتانا مشکل ہی مگر جیسا ممکن ہی آگے بتلاؤنگا۔

صاد یہ حرف کبھی بلا فصاحت سین کی آواز دیتا ہی جیسے صَابِر (صبر کرنے والا) کو کبھی سَابِر بولتے ہین۔

طاء یہ حرف کبھی بلا فصاحت تار کی آواز دیتا ہی خصوصًا عراق والون مین جیسے طَالِب کو تَالِب بولتے ہین اور سُلْطَان کو سُلْتَان وغیرہ۔

ظاء یہ حرف کبھی بلا فصاحت ثا کی آواز دیتا ہی جیسے ظَالِم کو ثَالِم بولتے ہین وغیرہ۔

اَلضَّادُ الضَّعِيفَة یعنی کمزور ضاد یہ وہ ضاد ہی جسکا تلفظ پردیسی اکثر ظار کا سا

ضَلَعَ (وہ جھکا) یَضْلَعُ (وہ جھکتا ہی یا جھکے گا) طَلَعَ (وہ طلوع ہوا) یَطْلَعُ (وہ طلوع ہوتا ہی یا ہوگا) لام لفظ اَللّٰہُ کا فتحہ اور ضمہ کے پیچھے ایسی ہی آواز دیتا ہی لیکن کسرہ کے پیچھے نہین جیسے تَاللّٰہِ (خدا کی قسم) نَصْرُاللّٰہِ (ایک شخص کا نام) بِاللّٰہِ (خدا کی قسم) اِس لفظ مین لام کسرہ کے پیچھے ہی۔

اَلِفُ التَّفْخِیْمِ یعنی پھولا ہوا الف یہ الف واو کی سی چوڑی اور پھولی ہوئی آواز دیتا ہی اور اکثر اُسکی صورت بھی اختیار کر لیتا ہی خصوصًا حجاز والون کی زبان مین جیسے صَلٰوۃ (درود) زَکٰوۃ (خیرات) حَیٰوۃ (زندگی) وغیرہ۔

شِیْن یہ حرف جب ساکن ہوتا ہی اور دال کے پہلے آتا ہی تب جیم کی سی آواز دیتا ہی جیسے اَشْدَقُ فصیح کو اَجْدَقُ پڑھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ اس حالت مین شین کی آواز فارسی ژار کی سی ہی۔

اَلنُّوْنُ الْخَفِیَّۃُ یعنی نون غنہ اسکا بیان آگے کیا ہی یہ اکثر حروف تاء ثاء جیم دال ذال زاء سین شین صاد ضاد طاء ظاء فاء قاف کاف کے پہلے آتا ہی باقی حال اسکا آگے تبلایا جائے گا۔

یاء یہ حرف جب ساکن ہوتا ہی اور کسرہ کے پیچھے آتا ہی تو کبھی اُس ساکن واو کی سی آواز دیتا ہی جو ضمہ کے پیچھے آتا ہی جیسے قُوْلَ عوض قِیْلَ (وہ کہا گیا) کی اور بُوْعَ (وہ بیچا گیا) عوض بِیْعَ کے وغیرہ۔

جیم سین شین صاد یہ حروف کبھی زار کی سی آواز دیتے ہین جیسے مَصْدَرٌ (اُترنے کی جگہہ) کو کبھی مَزْدَرٌ پڑھتے ہین اور سُھَیْرٌ (ایک مرد کا نام) کو کبھی زُھَیْرٌ اور اُخْرُجْ (جا) کو کبھی اُخْرُزْ اور اِشْرَبْ (توپی) کو کبھی

جاری ہونے کے سبب پر دیسیون کے وہان آرہنے سے تلفظ مین خرابی آنے سے ہوئے ہین یہ خرابی پر دیسیون کے تلفظ ہی ہین نہین آئی دیسیون کے تلفظ مین بھی یہان تک آئی ہو کہ قواعد نویس سِیْرَافِیْ لکھتا ہو کہ میرے زمانہ تک بہت سے عرب بلکہ جنگلی عرب بھی جو اپنی زبان کی صفائی کے لئے نامی ہین قاف کا تلفظ کاف کا سا کرتے تھے حالانکہ ان دونون حرف کا تلفظ جدا جدا چاہئے اب آگے دونون قسم کے بحال رکھے ہوئے انحراف واختلاف بترتیب بیان کرتا ہون۔

پہلی قسم

انحراف واختلاف پسندین

اَلْهَمْزَةُ الْمُسَهَّلَة یعنی ملائم ہمزہ اسکو هَمْزَةٌ بَیْنَ بَیْنَ یعنی درمیانی ہمزہ بھی کہتے ہین کیونکہ اس کے تلفظ کی وہ سختی جس سے وہ الف اور واو اور یار سے پہچانی جاتی ہو کسی قدر کم ہوجاتی ہو اسلیئے اسکا تلفظ الف کا سا کرتے ہین جیسے ذَاَلَ (وہ چلا) ہین اور واو کا سا جیسے رَؤُفَ (وہ مہربان ہوا) ہین اور یار کا سا جیسے سَئِفَ (اُس مردنے کاٹا) ہین وغیرہ اِس ہمزہ کا مفصل حال آگے آئے گا۔

اَلِفُ الْاِمَالَة یعنی جھکا ہوا الف یہ الف یائ مجہول کی سی آواز دیتا ہو یعنی دیوناگری کی سی جیسے حِسَاب کو کبھی حِسِیب پڑھتے ہین اور کِتَاب کو کِتِیب وغیرہ اسکا بھی مفصل حال آگے آئے گا۔

لَامُ التَّفْخِیْم یعنی پھولا ہوا لام یہ لام حرف صاد اور ضاد اور ظار کے پیچھے آتا ہو خواہ وہ ساکن ہون خواہ متحرک اور خوب چوڑی اور پھولی آواز دیتا ہو اور اہل عرب کے منہ سے یہ آواز بہت ہی خوش معلوم ہوتی ہو جیسے صَلّٰی (اُس مردنے پکایا) یُصَلُّوْنَ (وہ پکایا جاتا ہو یا جائیگا

ان بیانات مین جو حروف جس مخرج کے ہین اُنکو اس مخرج کے حرفون کے ساتھہ رکھا ہی اور اگر اُنکا وہی مخرج سمجھین اور نون کے دو مخرج تو سب مخرج سولہ ہوتے ہین ایسا اکثر عربی قواعد نویس کہتے ہین لیکن بعض قواعد نویس مثل قُطْرُبْ اور جَرْمِی اور فَرَّاءْ اور اِبْنُ دُرَیْد لام اور نون اور رار کا ایک ہی مخرج تبلاتے ہین اور اسطرح دو مخرج کم کرکے صرف چودہ مخرج قرار دیتے ہین الاصحتہ جیسا آگے تبلایا ہی مخرج کی تعداد حروف تہجی کی تعداد کے برابر ہوتی ہی یعنی جتنی طرح کی حرفون کی مفرد آوازین ہوتی ہین اُتنی ہی طرح کے اُنکے مخرج ہوتے ہین کیونکہ ہر ایک مفرد آواز کو دوسری مفرد آوازون سے اعضاے زبان کی تبدیل خاص کے سبب جدا ہونا ضرور ہی ہر ایک حرف کا صحیح مخرج دریافت کرنے کے لیئے اہل عرب نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہوتا ہی اُسکو ساکن کرکے اُسکے پہلے متحرک الف لگاتے ہین اور پھر اُسکو تلفظ مین لاتے ہین تو اُسکا مخرج صحیح معلوم ہوتا ہی مثلاً حرف لام کا مخرج لفظ لا کی نسبت لفظ آل مین خوب معلوم ہوتا ہی اور حرف بار کا مخرج لفظ بار کی نسبت لفظ اَبْ مین وغیرہ۔

چوتھی فصل

بعض حروف کا انحراف و اختلاف تلفظ مین

ہر زبان مین ایسا ہوتا ہی کہ بعض حروف اپنا تلفظ چھوڑ دیتے ہین اور دوسرونکا اختیار کر لیتے ہین ایسے انحراف و اختلاف عربی مین بہت ہین اُن کی دو قسم ہین پہلی کو اَلْفُرُوْعُ الْمُسْتَحْسَنَۃ یعنی انحراف و اختلاف پسندیدہ اور دوسری کو اَلْفُرُوْعُ الْمُسْتَقْبِحَۃ یعنی انحراف و اختلاف ناپسندیدہ کہتے ہین مین سوچتا ہون کہ پہلی قسم والے حرفون کے اتفاقات ناپسندیدہ ہونے دینے کے لیئے ہوئے ہین اور دوسری قسم والے ملک عرب مین دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

ظا[۲۳] ذال[۲۴] ثا[۲۵]

یہ تینون حرف زبان کی نوک اوپر کے مقابل دانتون کی طرف پر لگانے سے بنتے ہین ہندوستان
مین ظا اور ذال کا تلفظ زا کا سا کرتے ہین اور ثا کا سین کا سا سو محض غلط ہی لیکن صحیح
تلفظ انکا صرف اہل عرب کی زبان سے معلوم ہوگا بیان سے نہین ہونے کا دیوناگری مین جو
حروف زا اور صاد کے واسطے لکھتے ہین سو ہی انکے واسطے لکھتے ہین۔

فا[۲۶]

یہ حرف اوپر کے دانتون کی طرف کو نیچے کے ہونٹھ کی طرف پر لگانے سے بنتا ہی اور دیوناگری
مین اسکی جگہہ फ کے نیچے نقطہ لگاکر لکھتے ہین کیونکہ نقطہ بغیر اسکا تلفظ مشتمل پہ کا سا ہوتا ہی۔

با[۲۷] میم[۲۸] واو[۲۹]

ان حرفون کو اور حرف فا کو عموماً شَفَهِیَّة یا شَفَوِیَّة یعنی حروف لب کہتے ہین کیونکہ چارون
لب سے بنتے ہین حرف با اور میم ٹھیک دیوناگری کے ब اور म ہین اور دونون لب کے
بند کرنے سے بنتے ہین اور میم نتھنون سے کچھہ مد چاہتا ہی واو دیوناگری کا व ہی اسکے تلفظ مین
دونون لب نہین بھڑتے مگر اوپر کے دانتون کی نوک نیچے کے لب کی طرف سے ملتی ہی جیسے فا
کے تلفظ مین لیکن فا کے تلفظ مین ذرا بھیتر کو اور اسکے تلفظ مین ذرا باہر کو جیسے وَکْر
(آشیانہ) وِجْہ (بوجہ) وُصُول (ملنا) وغیرہ اور اگر واو ساکن ہوکر فتحہ کے
پیچھے آتا ہی تو دیوناگری کے औ کی سی آواز دیتا ہی جیسے قَوْل (بولی) مین اور اگر ضمہ
کے پیچھے آتا ہی تو ऊ کی جیسے صُوْر (نرسنگھا) مین وغیرہ۔

تمت

بنتا ہی جیسے لفظ عَنکَ (تجھ سے) مین اسکا اور حال آگے تبلایا جائے گا نون صاف کی جگہہ دیوناگری مین न لکھتے ہین اور نون غنہ کی جگہہ انسوار یعنی نقطہ اوپر لکھتے ہین ۔

راء [19]

اس حرف کا وہی مخرج ہی جو نون کا ہی مگر یہ نتھنون سے مدد نہین لیتا ہی دیوناگری مین اس کی جگہہ र آتا ہی ۔

دَال [17] طَاء [18] تاء [19]

ایسے حرف ذَوْلَقِیَہ کہلاتے ہین ذولقیہ مشتق ہی ذولق سے اور ذولق نوک زبان کو کہتے ہین یعنی یہ حرف زبان کی نوک کو اوپر کے مقابل دانتون کی جڑ مین لگانے سے بنتے ہین دال دیوناگری کا द ہی اور تار اور طار دیوناگری کا त لیکن اہل عرب طاء اور تار مین کچھہ فرق سمجھتے ہین اور وہ فرق صرف انھین کی زبان سے ادا ہوتا ہی مگر میری دانست مین طار کا مخرج تار کے مخرج سے کچھہ اونچا ہی ۔

صَاد [20] زاء [21] سین [22]

یہ تینون حرف زبان کی نوک اوپر کے مقابل دانتون کے وسط پر لگانے سے بنتے ہین حرف سین دیوناگری کا स اور صاد دوسرا स ہی مگر مین سمجھتا ہون کہ اسکا مخرج کچھہ سین کے مخرج سے اوپر ہی لیکن اہل عرب جو ایسی باتون مین منصف اعلیٰ ہین دونون کو ایک ہی مخرج دیتے ہین اور زاء دیوناگری کا ज़ ہی مگر دانتون سے بنتا ہی اسلیئے اُسکے نیچے ایک نقطہ رکھہ دیتے ہین اور قواعد نویس زمخشری فرماتا ہی کہ یہ سین سے کچھہ اوپر بنتا ہی لیکن یہ بات اکثر قواعد نویسون کی راے سے خلاف ہی وہ صاد اور سین اور زاء کو ایک ہی مخرج دیتے ہین ۔

کسرہ سے بدل ڈالتی ہی جیسے بِیضٌ جو اصل مین بُیضٌ تھا جمع اَبیَض اور بَیضَاءُ (سفید) کا وغیرہ اور جو یا ر ساکن لفظ کے آخر آتی ہی اور اپنے اوپر الف چڑھا رکھتی ہی ـــ سو اَلاَلِفُ المَقصُورَۃ یعنی چھوٹا الف کھلاتی ہی اور ساکن الف کی آواز دیتی ہی جیسے اَدنیٰ (نزدیک تر) اَقصیٰ (دور تر) وغیرہ مین اور اَلاَلِفُ المَمدُودَۃ یعنی بڑا الف وہ ساکن الف ہی جو ہمزہ متحرک کے پہلے آتا ہی لفظ کے آخر جیسے حَمرَاءُ (سرخ) ھٰؤُلاَءِ (جمع یہ کا) وغیرہ مین۔

۱۳ ضاد

یہ حرف زبان کی ہر طرف کو اُسکے مقابل کے دانتون مین لگانے سے بنتا ہی اکثر اہل عرب اسکو بائین طرف سے بناتے ہین اور بعضی داہنے طرف سے اسکا تلفظ غیر ملکیون سے ہونا نہایت مشکل ہی مین نے اسکا تلفظ حال مین ایک اہل عرب کی زبان سے کچھ سیکھا ہی مگر بتلا نہین سکتا اسکی آواز ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے اُس توتل کی جس کا ڈاٹ دفعتہً نکال لیتے ہین خلیل قواعد نویس فرماتا ہی کہ اسکا تلفظ جیم یا شین کا سا ہی لیکن اس بات کو دوسرے قواعد نویس منظور نہین کرتے۔

۱۴ لام

یہ حرف زبان کی نوک کو اوپر کے مقابل دانتون کی جڑ سے ذرا اوپر تالو مین لگانے سے بنتا ہی دیوناگری مین اسکی جگہہ ल لکھتے ہین۔

۱۵ نون

یہ حرف دو قسم کا ہی غنہ اور صاف اگر صاف ہوتا ہی تو زبان کی نوک اوپر کے مقابل دانتون کی جڑ پر لگانے سے بنتا ہی اور کچھ مدد تھنون سے بھی لیتا ہی کیونکہ اگر تھنونکو بند کر لین تو یہ بولنے مین کم آتا ہی اور نون غنہ ہوتا ہی جسکو النون الخَفِیَّۃ کہتے ہین تو فقط تھنون سے

سا کرتے ہین سو بہت ہی نادرست ہی اسی واسطے دیوناگری ہین جب اسکے بدلے ज़ لکھتے ہین
تو اُسکے نیچے ایک نقطہ رکھہ دیتے ہین۔

غَیْنٌ خَاءٌ

یہ دونون حرف حلق کے اوپر کی طرف سے بنتے ہین لیکن پہلا دوسرے کی نسبت کچھہ نیچے سے بنتا ہی دیوناگری مین اِنکے بدلے ग़ اور ख़ نیچے نقطہ لگا کر لکھے جاتے ہین کیونکہ اِنکے اور اُن کے تلفظ مین کچھہ فرق ہی جیسا آگے معلوم ہوگا یہ ساتون اَلْحُرُوْفُ الْحَلْقِیَّۃ یعنی حلقی حرف کھلاتے ہین اس لئیے کہ حلق سے بنتے ہین۔

قَافٌ کَافٌ

یہ دونون اَلْحُرُوْفُ اللَّھَوِیَّۃ یعنی لہوی حرف کہلاتے ہین لہو اُس پارہ گوشت کو کہتے ہین جو حلق مین لٹکتا ہی قاف زبان کی جڑ کو مقابل کے تالو مین لگانے سے بنتا ہی اور کاف اُسکے قریب سے یعنی زبان کی جڑ سے ذرا اوپر کی طرف کو مقابل کے تالو مین لگانیسے بنتا ہی کاف کی جگہہ دیوناگری مین क لکھتے ہین اور قاف کی جگہہ نقطہ دار क़ ۔

جِیْمٌ شِیْنٌ یَاءٌ

یہ تینون زبان کے وسط کو مقابل کے تالو مین لگانے سے بنتے ہین پہلے اور دوسرے کی آواز دیوناگری مین ज اور श کی سی ہین اور یا متحرک کی آواز دیوناگری مین य کی سی ہی جیسے یَقَظَۃ (خبرداری) یُسْرٌ (آسانی) آیِسَ (وہ ناامید ہوا) بجاے یَئِسَ وغیرہ اور آواز یا ساکن کی اگر فتحہ کے پیچھے ہوتی ہی تو دیوناگری ऐ کی سی ہوتی ہی جیسے قَیْلُوْلَۃ (دوپہر کا سونا) مین اور اگر کسرہ کے پیچھے ہوتی ہی تو دیوناگری ई کی سی جیسے قِیْل (گفتگو) مین اور یا ساکن کبھی ضمہ کے پیچھے نہین آتی اور اگر آتی ہی تو ضمہ کو

جیسے رَأْسٌ (سر) بُؤْسٌ (آفت) بِئْرٌ (کوا) وغیرہ مین اور لفظ کے آخر مین اُسکی آواز اُسی کی حرکت سے تجویز ہوتی ہی جیسے جُزْءٌ جُزْءًا جُزْءٍ قَرَأَ فِيْءَ طَرُؤَ وغیرہ مین ہمزہ کے تلفظ مین ایک طرح کی مشکلی معلوم ہوتی ہی سو اصل الف کے تلفظ مین نہین ہوتی اور اسلئے مَال (دولت) مین الف کی آواز ظاہرا حلق سے بنی ہوئی اور پرکو چلی آتی ہی لیکن سَرَأْس (سر) مین ہمزہ کی آواز سینہ سے رُکی ہوئی آتی ہی ایسا ہی فرق ہی واو والے لفظ قُوْل اور ہمزہ والے لفظ بُؤْسٌ کے اور یاء والے لفظ قِيْل اور ہمزہ والے لفظ بِئْرٌ کے تلفظ مین ۔

عَیْن حَاءْ

یہ دونون حرف حلق کے وسط سے بنتے ہین لیکن بعض قواعد نویسون کی دانست مین پہلا دوسرے سے کچھ نیچے بنتا ہی عین کی آواز الف متحرک کی سی ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ اسکے تلفظ مین حلق کی رگون کو خوب دبانا پڑتا ہی جیسے عَقْل (خرد) عِقْد (موتی کی لڑی) عُقْدَة (گانٹھ) بَعْدُ (پیچھے) بُعْد (دوری) مِعْبَر (بیڑا) عَاد (ایک قوم کا نام) عَوْد (پھرنا) عُوْد (ایلوا) عِيْد (تہوار) عَيْل (اوڑنا) وغیرہ اس کی جگہہ دیوناگری مین وہی حرف لکھتے ہین جو الف متحرک کی جگہہ لکھتے ہین لیکن اُس کے نیچے ایک نقطہ لگا دیتے ہین جاننا چاہیئے کہ غیر ملکی آدمی کے منہ سے عَیْن کا تلفظ اکثر الف کا سا ہوتا ہی لیکن جب اہل عرب اِس حرف کا تلفظ کرتے ہین تو حلق کی رگون کا دبنا صاف معلوم ہوتا ہی اور وہ عین کی اور الف کی آواز کو ملنے نہین دیتے ۔

حرف حَاء بہت سخت دمدار ہی اور حلق کی رگون کو خوب دبانے سے بنتا ہی جیسے حَال (حالت) حِيلَة (بہانہ) حَبْل (رسا) وَحْيٌ (الہام) وغیرہ غیر ملکی اسکا تلفظ اکثر ھَاء کا

قبول کرتی ہی اول تشدید اور تخفیف سے دوم تغیر اعضا سے جو اُنکے تلفظ مین کام آتے ہین پس
ہر ایک مقرر صاف آواز ظاہر اتشدید و تخفیف کے قابل ہوتی ہی جیسے حرف ب وغیرہ کی آواز جب
سختی سے بولتے ہین یا نرمی سے لیکن تشدید اور تخفیف ایک آواز کی دوسری آواز کے باعث نہین
معلوم ہوتی ہی کیونکہ ب کی وہی آواز رہتی ہی جو ہی خواہ اُسکا تشدیدًا تلفظ کرین خواہ تخفیفًا اس سے
یہ بات پائی جاتی ہی کہ آواز کا امتیاز درمیان دو حرف کے جو اعضا اُنکے تلفظ مین کام آتے ہین اُن کی
تغیر اور تبدیل کا حاصل ہی اور عربی مین کسی دو حرف کی آواز یکسان نہین ہوتی اور اس واسطے وی
تبدیلات حقیقت مین حروف تہجی کی تعداد کے برابر ہوتی ہین ۔
لیکن ایسی خفیف ہین کہ ہمیشہ دریافت نہین ہوتی ہین اور عربی قواعد نویس صرف سولہ بتلاتے ہین
سو آگے بتلاتا ہون ۔

الفؔ هاءؔ همزهؔ

یہ تین حرف حلق کے نیچے کی طرف سے بنتے ہین پہلا سینہ کے نزدیک زیادہ ہی
دوسرے سے اور دوسرا تیسرے سے حرف هاء دمدار ہی یعنی دم کی مدد سے بنتا ہی اور
دیوناگری ह کی سی آواز رکھتا ہی جیسے سَهْم (تیر) اور هَتْم (دانت توڑنا)
وغیرہ مین حرف تاء جب لفظ کے آخر علامت مونث ہو کر آتا ہی تو ہمیشہ هاء ساکنہ سا ملفوظ
ہوتا ہی جیسے حَسَنَةٌ بجاے حَسَنَة (خوبصورت) کے وغیرہ حرف ہمزہ لفظ کے
شروع مین الف کی صورت اختیار کرتا ہی اور جو حرکت اسکو لگتی ہی اُسکی آواز دیتا ہی جیسے
اَسْلَمَ اُسْلِمُ اِسْلَام وغیرہ مین اور لفظ کے درمیان بھی اگر متحرک ہوتا ہی تو
ویسی ہی آواز دیتا ہی جیسے سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا) سَئِمَ (وہ بیمار رہا) رَؤُفَ
(وہ مہربان ہوا) وغیرہ اور اگر ساکن ہوتا ہی تو اُسکی آواز الف اور واو اور یاء کی سی ہوتی ہی

جو مثالین اوپر تبلائی ہین اُنسے پڑہنے والے کو دریافت ہوگا کہ حروف الف اور واو اور یاء جب ہمزہ کے بدلے آتے ہین تو ہمزہ اُنکے سر پر پڑی رہتی ہی جیسے رَأْسٌ (سر) بُؤْسٌ (آفت) اور بِئْرٌ (کوا) وغیرہ مین لیکن ہر ایک متحرک الف ہمزہ ہوتا ہی اس لیے اسپر ہمزہ کا رہنا ضرور نہین ہی اور متحرک الف پر وہ شاذ بلکہ کبھی نہین لکھی جاتی ہی جب وہ لفظ کے شروع مین آتا ہی اور اصل الف یعنی لا ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اس لیئے اُس پر نشان سکون کبھی نہین لکھا جاتا ہی گو ہمزہ کے بدلے مین آیا ہو وے جیسے رَأْسٌ (سر) وغیرہ مین مگر آسنا اور جاننا چاہیے کہ جب یاء ہمزہ کے بدلے آتی ہی تب اُس کے نقطے دور ہو جاتے ہین جیسے بِئْرٌ (کوا) وغیرہ مین۔

حروف تہجی کا نقشہ دیکہنے سے پڑہنے والے کو معلوم ہوگا کہ ہر ایک حرف کی آواز اُسکے نام کے شروع مین آتی ہی جیسے باء نام ب کا ہی اور ب حرف باء کا پہلا حرف ہی اسی طرح حاء اور راء اور سین اور شین وغیرہ لیکن صحیح الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور اس لیئے اپنے نام کے پہلے نہین آتا ہی کیونکہ ساکن حرف کسی عربی لفظ کے شروع مین نہین آتا ہی اِس واسطے صحیح الف کا نام لا رکھا ہی اور جو لوگ حقیقت سے واقف نہین ہین سو اس کو لام الف کہتے ہین اب مین ہر ایک حرف کا تلفظ بتلاتا ہون۔

تیسری فصل

مَخَارِجُ الحُرُوفِ یعنی حرفون کے مخرجونکے بیانمین

عربی حروف تہجی اُنتیس[۲۹] ہین اسلیئے عالمون کی راے یہ ہی کہ انکے مخرج بھی اتنے ہی ہووین کیونکہ ہر ایک حرف صحۃ آواز کی مخصوص تبدیل ہی اور آواز اختصاراً دو طرح پر تبدیل

کر لیتا ہی لفظ کے شروع مین وہ ہمیشہ الف متحرک کی صورت اختیار کرتا ہی جیسے أَکْرَمَ أُکْرِمَ
إِکْرَام وغیرہ مین اور اس حالت مین جس حرکت سے متحرک ہوتا ہی اُسی کی آواز دیتا ہی یہ بات
ان مثالون کے تلفظ پر غور کرنے سے معلوم ہوگی لفظ کے درمیان متحرک ہمزہ کی صورت اُسکی حرکت سے
تجویز ہوتی ہی اور ساکن ہمزہ کی صورت اُسکے اول کے حرف کی حرکت سے پس جو ہمزہ حرکت فتحہ سے
متحرک ہوتی ہی سو الف کی صورت اختیار کرتی ہی جیسے سَأَلَ (اُس مرد نے پوچھا) مین
اور جو ہمزہ حرکت کسرہ سے متحرک ہوتی ہی سو یار کی صورت اختیار کرتی ہی جیسے سَئِمَ (وہ بیمار
ہوا) مین اور جو ہمزہ حرکت ضمہ سے متحرک ہوتی ہی سو واو کی صورت اختیار کرتی ہی جیسے
رَؤُفَ (وہ مہربان ہوا) مین وغیرہ اور جو ساکن ہمزہ فتحہ کے پیچھے آتی ہی سو الف کی صورت
اختیار کرتی ہی جیسے رَأْسٌ (سر) مین اور جو ساکن ہمزہ کسرہ کے پیچھے آتی ہی سو یار کی
صورت اختیار کرتی ہی جیسے ذِئْبٌ (بھیڑیا) مین اور جو ساکن ہمزہ ضمہ کی پیچھے آتی ہی
سو واو کی صورت اختیار کرتی ہی جیسے بُؤْسٌ (آفت) مین وغیرہ جملہ کی ترکیب مین
عربی لفظون کے پچھلے حرف اکثر متحرک ہوتے ہین اور متحرک ہمزہ کی صورت لفظ کے اخیر
مین اگر اُسکا پہلا حرف متحرک ہوتا ہی تو اُسکی حرکت سے تجویز ہوتی ہی نہ اُسکی اپنی حرکت سے
جیسے قَرَأَ (اُس مرد نے پڑھا) مین یہان ہمزہ حرکت فتحہ کے پیچھے آتی ہی اسلیئے الف کیصورت
اختیار کرتی ہی اور مَا فَتِئَ (وہ نہین ہوا) مین ہمزہ کسرہ کے پیچھے آتی ہی اسلیئے یار کی
صورت اختیار کرتی ہی اور طَسُؤَ (اُس مرد نے شہر چھوڑا) مین ہمزہ ضمہ کے پیچھے آتی ہی
اس لیئے واو کی صورت اختیار کرتی ہی اور اگر اُسکا پہلا حرف کوئی حرکت نہین رکھتا ہی
تو ہمزہ اپنی ہی صورت پر لکھی جاتی ہی اگرچہ بعض کتابون مین اُسکو بصورت واو بھی لکھا دیکھا
ہی جیسے بَدْؤٌ بجاے بَدْءٌ (شروع) کے جو صحیح ہی جُزْءٌ (ٹکڑا) وغیرہ۔

آخر مین یارکے پاس سو حرف لا صحیح الف ہی اور بعض علتین رکھتا ہی اُنکی خاصیتین اب بتلاتا ہون
اول یہ کہ یہ ہمیشہ ساکن رہتا ہی یعنی کسی حرکت سے متحرک نہین ہوتا ہی اور اسواسطے کبھی شروع مین
نہین آتا مثلاً آل مین الف متحرک ہی اسلیئے لا نہین ہی دوم یہ کہ یہ ہمیشہ حرکت فتحہ کے پیچھے آیا کرتا ہی
اور اسواسطے دیوناگری ा کی سی آواز دیتا ہی جیسے ما اور لا مین اور کسی طرح کی آواز نہین دے سکتا
سیوم یہ کہ یہ نشان سکون رکھنے کا محتاج نہین ہی اور نہ اسکا پہلا حرف حرکت فتحہ رکھنے کا محتاج ہی
اور اسلیئے ہمیشہ مَا اور لَا وغیرہ کو ما اور لا وغیرہ لکھتے ہین چہارم یہ کہ یہ کسی گردان پذیر لفظ مین
بطور اصلی حرف کے نہین آتا ہی جب آتا ہی تب بطور زوائد آتا ہی جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)
مین حرف الف یعنی لا زائد ہی اصلی نہین کیونکہ اسکا کام ایسا ہی جیسا اور زبانون مین بعض انہاون
کا ہی مثلاً اردو مین نا اور تا اور آ اور نے والا وغیرہ انہیا اصل مار وغیرہ مین آکر انھون کے
معنی کئی طرح پر پیدا کرتے ہین جیسے مارنا مارتا مارا مارنے والا وغیرہ
اسی طرح لفظ ضَرَبَ (مارنا) کے اصلی حرف ض ر ب ہین الف وغیرہ زوائد
داخل ہوکر اُس کے معنی کو کئی طرح پر ظاہر کرتے ہین جیسے ضَارِبٌ
(مارنے والا) وغیرہ۔

اس واسطے ضَارِبٌ مین الف یعنی لا زائد ہی اور اگر کسی لفظ مین وہ اصلی سا معلوم
ہوتا ہووے جیسے لفظ مَال (دولت) مین تو جاننا چاہیے کہ اصلی نہین ہی کسی دوسرے
حرف کے بدلے مین آیا ہی مال اصل مین مَوَل تھا سو واو بدلنے اور چھوڑنیکے قاعدون
سے جنکا بیان آگے آوٴنے گا بدل کر الف ہو گیا ہی۔

جو الف حروف تہجی کے نقشہ مین لکھا ہی اُس کا صحیح نام ہمزہ کر کے مشہور ہی اور اگرچہ اُس کی
صورت مقررہ ایسی ہی (ء) لیکن اکثر الف اور واو اور یا کی صورت اختیار

دوہری حرکت لفظ کے آخر حرف کو لگتی ہی اسکو قواعدنویس تَنوِین (نون کرنا) کہتے ہین
کیونکہ اس حالت مین پچھلے حرف کے پیچھے نون کی آواز بولنے مین آتی ہی اسیواسطے اِس دوہری حرکت
کو تنوین کہتے ہین جو لفظ نون سے مشتق ہی جیسے مَدَدٌ اور مَدَدًا اور مَدَدٍ وغیرہ
حرکت فتحہ کی تنوین ہمیشہ حرف الف سے پہچانی جاتی ہی جیسے اوپر والی مثال مَدَدًا مین
لیکن اگر کوئی لفظ آخر مین حرف (ۃ) رکھتا ہی تو الف نہین لگتا جیسے دَفعَۃً
(ایک ساتھہ) اور بَغتَۃً (یکایک) وغیرہ مین کبھی لفظ کے آخر دوہری حرکت پر نون بھی
لکھنے مین آجاتا ہی جیسے اَبُو مُحَمَّدِنِ القَاسِمُ بجاے اَبُو مُحَمَّدٍ القَاسِمُ کے جو (ایک
شخص کا نام) ہی مگر اس حالت مین نون کو اور نونون سے جو عبارت مین لکھے جاتے ہین اکثر
چھوٹا لکھتے ہین لیکن جاننا چاہیے کہ یہ نون لکھنا قواعدنویسون نے جائز نہین رکھا ہی اسلیے اسکا
استعمال خالی اعتراض سے نہین ہی لفظون کو جزؤن مین اس قاعدہ سے تقسیم کرتے ہین اور یہ قاعدہ
بہت ہی سیدھا اور ضروری بلا اختلاف ہی قاعدہ ہر ایک لفظ اور جزو لفظ حرف متحرک
سے شروع ہوگا اور ہر ایک لفظ مین جتنی حرکتین ہونگی اُتنے ہی اُسکے جزو ہونگے کیونکہ دو
متحرک حرف ایک جزو مین کبھی نہین آتے اور ہر ایک لفظ مین جو حرف ساکن جس حرف متحرک کے
ساتھہ آتے ہین اُسی کے توابع سمجھے جاتے ہین اور اُسی جزو کو بناتے ہین جیسے ضَرَبَ اِستِخدَامٌ
اِستِخدَامٌ اِستِخدَامٌ قُرآن نہ قُرآن قُرآنٌ نہ قُرآنٌ وغیرہ
اِن مثالون سے معلوم ہوتا ہی کہ مَال (دولت) لفظ یک جزئی ہی اور مَآل (جاے
بازگشت) جو اصل مین مَاَال تھا لفظ دوجزئی ہی اسیطرح بَعد لفظ یک جزئی ہی اور
بَعُد دوجزئی اور بَعَدَ سہ جزئی۔
حروف تہجی کا نقشہ دیکھنے سے پڑھنے والے کو دریافت ہوگا کہ الف شروع مین لکھا ہی اور لا

ہی اگرچہ چھوٹی ہی اور حرکت ضمہ کی آواز اصلًا واو کی سی ہی اگرچہ چھوٹی ہی یعنی دراز فتحہ سے الف بنتا ہی اور دراز کسرہ سے یار اور دراز ضمہ سے واو اور اسلیئے اُن تینون کو اِن تینون کا ہم جنس سمجھتے ہین یعنی فتحہ کو اُخْتُ الْاَلِفِ (الف کی بہن) اور کسرہ کو اُخْتُ الْیَاءِ (یار کی بہن) اور ضمہ کو اُخْتُ الْوَاوِ (واو کی بہن) کہتے ہین اور انکے باہم ملنے سے جیسا ابہی تبلاچکا ہون مفرد بڑی آوازین بنتی ہین یعنی آ اور اُو اور اِی جن کو قواعد نویس حُرُوْفُ الْمَدِّ یعنی حروف درازی کہتے ہین اور حروف حرکت آوَ اور آیَ ظاہرا فتحہ کی غیر جنس واو اور یار کے ساتھہ ملی ہوئی یعنی مرکب آوازین ہین انکو قواعد نویس حُرُوْفُ اللِّیْنِ یعنی حروف ملائمی کہتے ہین حروف اللین مفرد بڑی حرکتون کو یعنی آ اور اُو اور اِی کو بہی کہہ سکتے ہین لیکن حُرُوْفُ الْمَدِّ آوَ اور آیَ مرکب بڑی حرکتون کو نہین کہہ سکتے۔

چھوٹی حرکت کی چھوٹی آواز ہی اور بڑی حرکت کی بڑی آواز ہی جیسے دو جزئی لفظ سُکُوْن مین پہلے جزو مین ضمہ کی چھوٹی آواز ہی اور دوسرے جزو مین بڑی آواز۔

یہ نشان (ّ) تَشْدِیْد کا ہی اور جسکے اوپر آتا ہی اُس حرف کو دو بار پڑہنا پڑتا ہی جیسے تَکَبُّر (غرور) مین حرف ب پر نشان تشدید لگتا ہی اسلیئے اسکو دو بار پڑہتے ہین لیکن اس حالت مین دو ہم جنس حرفون مین سے پہلا ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور دوسرا تین حرکتون مین سے ہمیشہ کسی حرکت سے متحرک ہوتا ہی مگر بعض حالت مین جب لفظ کے آخر مین واقع ہوتا ہی تو متحرک نہین بہی ہوتا ہی اور اگر دو ہم جنس حرفون مین سے پہلا کسی حرکت سے متحرک ہوتا ہی تو دونون حرف لکھے جاتے ہین جیسے مَدَدٌ (اعانت) مین برخلاف مَدٌّ (درازی) کے۔

اور یار ساکن حرکت ضمہ کے پیچھے کبھی نہین آتی اسلیئے اس سے صرف دو بڑی آوازین بنتی ہین ایک شل دیونا گری [illegible] کے جیسے لفظ پیو مین اور دوسری شل دیونا گری [illegible] کے جیسے لفظ چیں مین اور واو اور یار کی مجہول آوازین شل دیونا گری [illegible] اور [illegible] کے عربی مین نہین آتی ہین۔

پس حرکتون کی بڑی آوازین عربی مین پانچ ہوتی ہین جیسے لفظ قَال (وہ بولا) اور قِیل (وہ بولا گیا) اور قَیلُولَہ (دوپہر کا سونا) اور قَول (بات) مین اور یہ بڑی آوازین حرکتون کے اور الف اور واو اور یار کے ملنے سے بنتی ہین جیسا اوپر تبلایا ہی۔

مین آگے تبلا چکا ہون کہ حرکتون کی چھوٹی آوازین لفظ یا جزو لفظ کے شروع مین ہمیشہ الف متحرک کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہین جیسے لفظ سَ اور سِ اور سُ الٹنے سے اَسْ اور اِسْ اور اُسْ مین حاصل ہوتی ہین اسیطرح لفظ یا جزو لفظ کے شروع مین حرکتون کی بڑی آوازین بھی الف متحرک کی مدد سے حاصل ہوتی ہین جیسے اا اور آو اور اُو اور اِی اور اَی لفظ آس اور اَوسا اور اُون اور اِیس اور اَیسا مین لیکن جب دو الف برابر آتے ہین تب دوسرا پہلے الف کے اوپر چڑھ جاتا ہی اس صورت (ٓ) سے اور مدّ کہلاتا ہی جیسے آجُر (اینٹ) مین جو اصل مین اا جُر ہی اور قرآن (پڑھنا) مین جو اصل مین قُراان ہی وغیرہ اور پہلا الف جسکے اوپر دوسرا الف اس طرح چڑھتا ہی مَمْدُوْدَہ یعنی دراز کہا جاتا ہی اگرچہ یہ نام یعنی مَمْدُوْدَہ دوسرے معنی مین آتا ہی جیسا آگے تبلایا جائیگا۔

حرکت فتحہ کی آواز اصلاً الف کی سی ہی اگرچہ چھوٹی ہی اور حرکت کسرہ کی آواز اصلاً یار کی سی

اور تینون لفظ بَسَر اور بِس اور بُش ہین لیکن سَ اور سِ اور سُ
کو الٹ دین یعنی حرکتین س کے پہلے لائین تو ایسی آوازین پیدا ہونگی اسلیئے ایسی آوازین ہر ایک
حرف کے پہلے پیدا کرنے کے واسطے حرف الف انکے پہلے لانا پڑتا ہی سو اپنی آواز نہین دیتا ہی مگر جس
حرکت کے پہلے آتا ہی اُسکی آواز ظاہر کرتا ہی جیسے اَس اور اِس اور اُس مین یہ
حرکتون کی اصلی یعنی چھوٹی آوازین ہین اور بڑی آوازین بنتی ہین بوسیلہ حرف الف اور واو اور
یا اور لا کے اور بوسیلہ حرف عین کے بہی لیکن عین کو بہت سے لوگ حرف غیر حرکت سمجھتے ہین اور
حرف لا جیسا آگے معلوم ہوگا الف کا دوسرا نام ہی جیسا الف ہمزہ کا دوسرا نام ہی اسلیئے مین بالفعل
ان حرفون کا بیان نہین لکھتا ہون اور حروف الف اور واو اور یار کے وسیلہ سے جو بڑی آوازین
بنتی ہین انھین کا بیان کرتا ہون —
بڑی آوازین بنانے کے واسطے یہ حرف ساکن رہتے ہین یعنی کوئی حرکت اپنے پیچھے نہین رکھتے
اور اپنے پہلے کے حرفون کے ساتھ حرکتون کے درمیان آنیسے ملتے ہین جیسے دوسرے حروف تہجی سے
ملتے ہین اسلیئے انکا ملنا ب کے ساتھ لفظ بَا اور بُو اور بِی مین اوہو رہا ہی اور ایک حرکت کا درمیان
آنا چاہتا ہی جس سے حرف ب متحرک ہووے پس ظاہر ہی کہ اگر الف اور واو اور یار تینون
حرکتون کے پیچھے آئین تو ہر ایک مین تین بڑی آوازین بنائین جیسے بَا بِا بُا اور بَو بِو بُو
اور بَی بِی بُی لیکن الف ساکن ہمیشہ حرکت فتحہ کے پیچھے آتا ہی اور اسلیئے اس سے صرف ایک
بڑی آواز بنتی ہی مثل دیوناگری आ کے جیسے لفظ حَال مین اور واو ساکن اگر کسرہ
کے پہلے آتا ہی تو ہمیشہ یار سے بدل جاتا ہی جیسے مِیزان مین جو اصل مین مِوزان
تھا اور اِس لیئے اِس سے صرف دو بڑی آوازین بنتی ہین ایک مثل دیوناگری औ
کے جیسے لفظ ڈَول مین اور دوسری مثل دیوناگری ऊ کے جیسے لفظ چُول مین

علامت حرکت نہین رکھتے۔

لیکن عربی لفظ مین دو ساکن برابر نہین آتے سوا بعض مقامات کے جن کا حال آگے بتلایا جائیگا اسواسطے اہل عرب لفظ برنٹ کو مشکل سے بول سکین گے کہ اس مین تین ساکن برابر آتے ہین مگر اول حرف متحرک ہی اسلیئے اس لفظ کا بولنا اُن کو بالکل دشوار نہوگا لیکن اگر اسکے بدلے سنسکرت لفظ سْنَان یا انگریزی لفظ بْلَشْ انسے کہلائین تو اُن کا صحیح تلفظ بھی اُن کو معلوم نہوسکے گا اول اس لیئے کہ ان مین اول حرف سْ اور اول حرف بْ ساکن ہین یعنی کوئی حرکت نہین رکھتے دوم اسلیئے کہ اُنکو خوب یقین ہی کہ حرف ساکن کسی لفظ کے اول کوئی آدمی نہین بول سکتا اس لیئے وی س اور ب کے پہلے یا پیچھے فتحہ یا کسرہ یا ضمہ کی آواز لگا کے ان لفظون کو اَسْنَان اور اَبْلَشْ یا اِسْنَان اور اِبْلَشْ یا اُسْنَان اور اُبْلَشْ یا سَنَان اور بَلَشْ یا سِنَان اور بِلَشْ یا سُنَان اور بُلَشْ بولین گے یہ قاعدہ تمام اہل عرب وغیرہ کا ہی اور بہت سے ہندوستانیون کا بھی ہی اس لیئے اکثر ہندوستانی سمتھ صاحب کو اِسمتھ صاحب یا سِمتھ صاحب اور سپیر صاحب کو اِسپیر صاحب یا سِپیئر صاحب کہتے ہین۔

اگرچہ کوئی لفظ یا جزو لفظ زبان عربی مین حرف ساکن سے شروع نہین ہوتا ہی لیکن اور زبان مین ہوتا ہی جیسے سنسکرت اور انگریزی مین اسلیئے یہ قاعدہ اہل عرب کا کہ ساکن حرف کسی لفظ یا جزو لفظ کے پہلے نہین آسکتا ہی صرف اُنھین کی زبان کے واسطے ہی ہر ایک زبان سے علاقہ نہین رکھتا۔

حرکت ہر ایک حرف کے پیچھے لگ کر اپنی آواز اُس مین پیدا کرتی ہی پس اگر حرف س کو وی تین حرکتین لگین گی تو اُس مین تین چھوٹی آوازین پیدا کرین گی جیسے سَ اور سِ

دوسری فصل حروف کے ملنے مین

ظاہرا یہ حروف تہجی حروف حرکت اور حروف غیر حرکت دونون رکھتے ہین مگر جبتک بعض علامتین جو حرکت کہلاتی ہین مدد نہین کرتی ہین تب تک یہ باہم ملکر کوئی لفظ یا جزو لفظ نہین بنا سکتے یہ حرکتین عربی کتابون مین اکثر لکھی نہین جاتی ہین مگر جا بجا ہین تو ہر ایک لفظ مین برابر لکھہ سکتے ہین اور اگر نہین لکھتے تو مقدر سمجھی جاتی ہین کیونکہ بغیر انکے کسی لفظ یا جزو لفظ کا بنانا غیر ممکن ہی مثلاً میم اور نون لفظ مَنْ مین حرکت فتحہ کے درمیان آنے سے ملتے ہین اور لفظ لَا مین حرف لام اور الف بھی اسی حرکت کے درمیان آنے سے ملتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خواہ کسی لفظ مین دو حرف غیر حرکت ہون جیسے مَنْ مین خواہ ایک حرف غیر حرکت اور ایک حرف حرکت ہو جیسے لفظ لَا مین اُن کے درمیان آنا ایک علامت کا یکسان ضرور ہی ان علامتون کو حرکات کہتے ہین اور یہ گنتی مین تین ہین (ـَ) فتحہ یہ علامت جس حرف کو لگتی ہی اُسکے اوپر آتی ہی جیسے قَتَلَ (مارنا) مین اور (ـِ) کسرہ یہ علامت جس حرف کو لگتی ہی اُسکے نیچے آتی ہی جیسے فِکْر (خیال) مین اور (ـُ) ضمہ یہ علامت جس حرف کو لگتی ہی اُسکے اوپر آتی ہی جیسے ظُلْم (زیادتی) مین انکی آوازین دیوناگری کے

अ اور इ اور उ کی سی ہین جیسے لفظ سَر اور سِر اور سُن مین۔

ان علامتون کا نہونا اس نشان (ـْ) سے ظاہر کرتے ہین یہ سُکُون کہلاتا ہی اور جس حرف کو لگتا ہی اُسکے اوپر آتا ہی اور اگر آخر کے حرف پر ہوتا ہی تو اکثر مقدر رہتا ہی جیسے لام اور میم پر لفظ ظُلْم مین وغیرہ پس ظاہر ہی کہ اگر اہل عرب کو انگریزی لفظ برنٹ لکھنا پڑیگا تو حرف ب پر فتحہ لگاوینگے اور باقی تین حرف پر سکون کیونکہ یہ تینون ساکن یعنی بیحرکت ہین یعنی کوئی

دیوناگری قائم مقام	صورت حروف	شروع میں	وسط میں	اخیر میں	اسامی حروف	اسامی حروف دیوناگری میں
ज़	ض	ضرر	نضج	بعض	ضاد	ज़ाद
त	ط	طہر	سطر	سمط	طاء	ता
ज़	ظ	ظہر	نظر	غیظ	ظاء	ज़ा
अ	ع	علم	فعل	طمع	عین	ऐन
ग़	غ	غیر	بغض	صبغ	غین	ग़ैन
फ़	ف	فکر	عفو	سیف	فاء	फ़ा
क़	ق	قول	عقل	طبق	قاف	क़ाफ़
क	ک	کرم	شکر	سلک	کاف	काफ़
ल	ل	لبیب	حلم	شکل	لام	लाम
म	م	منع	لمع	جسم	میم	मीम
न	ن	نور	قند	عدن	نون	नून
व	و	وعد	یوم	دلو	واو	वाव
ह	ہ	ہضم	عہد	فقہ	ہاء	हा
आ	ا	.	قال	خلا	لا	ला
य	ی	یمن	عید	ظبی	یاء	या

نقشہ حروف تہجی عربی

دیوناگری قائم مقام	صورت حروف	شروع میں	وسط میں	آخر میں	اسامی حروف	اسامی حروف دیوناگری میں
अ	ا	اَمْر	سَاَلَ	قَرَاَ	الف	अलिफ़
ब	ب	بَدْر	عَبْد	طَلَب	بار	बा
त	ت	تِیْر	بَتْر	لَیْت	تار	ता
स	ث	ثَوْب	کُتُب	لَیْث	ثار	सा
ज	ج	جَوْب	نَجْد	فَلْج	جیم	जीम
ह़	ح	حِبْر	جُحْر	فَتْح	حار	ह़ा
ख़	خ	خَرْج	نَخْل	سَلْخ	خار	ख़ा
द	د	دِیْبَر	بَدَل	جَلِیْد	دال	दाल
ज़	ذ	ذِکْر	کِذْب	اَخْذ	ذال	ज़ाल
र	ر	رُشْد	ضَرْب	عِطْر	را	रा
ज़	ز	زَجْر	بَزْر	عَجْز	زا	ज़ा
स	س	سَلْب	یُسْر	لُبْس	سین	सीन
श	ش	شُرْب	بَشَر	جَیْش	شین	शीन
स	ص	صَبْر	بَصَر	حِرْص	صاد	साद

پس عربی قواعد نویسون نے جو بہت سی باتین اپنے ملک کے واسطے لکہی ہین اُن مین سے جو جو مفید اور دقیق ہین سو سو چُن کر بتاتا ہون اگرچہ میری یہ کتاب اُن لوگون کو پسند نہ آئیگی جو مختصر پسند ہین اور اختصار کو علم قواعد کی خوبی سمجہتے ہین مگر مین اس تفصیل سے ان قواعد کو ترتیب دیتا ہون کہ سیکھنے والے کو مشکل نہ معلوم ہون گے اور اس طرح طول کلامی کی تہمت سے کہ میری کتاب کی ضخامت کو ضرور ہوگی بچنے کی امید رکھتا ہون اور اگر اس تہمت سے بچنا نصیب ہوگا تو اس طول سے مختصر بھی بن سکے گی۔

پس جاننا چاہیے کہ عربی مین حروف تہجی اُنتیس ہین اُن کو اَلْحُرُوْفُ الْهِجَائِيَّةُ اَلْحُرُوْفُ الْعَرَبِيَّةُ اَلْحُرُوْفُ الْمُعْجَمَةُ اور حُرُوْفُ الْاَبْجَد کہتے ہین ان مین سے بہتون کا تلفظ اہل عرب ہی کو آتا ہی غیر ملکیون کو آنا نہایت مشکل ہی حتّٰی کہ جو تلفظ اُنکا ہندوستان کے علما مین جاری ہی سو اہل عرب کے کانون مین مطلق قریب الفہم نہین ہی تو بھی مین اُن کا تلفظ حتی المقدور درست تبلانے مین کوشش کرون گا۔

یہ حروف داہنے سے بائین کو لکھے جاتے ہین اور حسب مقام ہر ایک لفظ کے شروع مین اور وسط مین اور آخر مین مختلف صورتین اختیار کرتے ہین سو کچھ تو حروف تہجی کے اس نقشہ سے ظاہر ہین اور باقی جس قدر استعمال سے معلوم ہون گے اور طرح نہین ہونے کے اون کے نام اور قائم مقام دیوناگری مین بھی تبلاتا ہون۔

نہین ہی کہ پھر اُس کو دیکھنے کا ذوق ہو یا زیادہ سیکھنے کا شوق ہو اسواسطے علم قواعد کو ارادۃً نہین پڑہتے ضرورۃً پڑہتے ہین اور جب اتنی لیاقت ضروری حاصل ہو جاتی ہی جتنی اچھے علم والے کو چاہیئے تو پھر ہمیشہ کو اُسکی تحصیل بیفائدہ چھوڑ دیتے ہین سو بلاوجہ نہین چھوڑتے کیونکہ اُس مین کوئی ایسی بات نہین دیکھتے کہ شوق کو بڑہائے یا دل کو بھلائے یا ہر طرحکا علم پڑہنے والے کے کام آئے ۔

یہ بیانات علم قواعد کے اُستادان کامل سے علاقہ نہین رکھتے لیکن ایسے لوگ اور جگہہ تھوڑے ہین اور وہان کی زبانون کی ترکیب سادہ ہی اس لیئے ان کے زیادہ ہونے کی ضرورت بھی نہین ہی یہان علم قواعد کی تحصیل ضروری استعمالی فائدہ کے احاطہ سے باہر نہین ہوتی اور اگر کوئی بات قاعدہ کے خلاف سُننے مین آتی ہی تو اپنے کانون کو ناگوار کم لگتی ہی اسی لیئے اپنی واقفی اس علم مین اتنی ہی ہوتی ہی کہ زبان کی تحصیل مین کام آتی ہی ۔

لیکن زبان عربی کی ترکیب ایسی پیچدار ہی کہ اُس مین علم قواعد اور زبانون کی نسبت زیادہ درکار ہی اور یہ قواعد اس کثرت سے ہین کہ بے سیکھے انکا حاصل ہونا دشوار ہی اور سیکھنے مین محنت پڑتی ہی اور جو سیکھہ لیتے ہین تو یاد رکھنا مشکل ہی یہان تک کہ اہل عرب بھی ان کو یاد نہین رکھہ سکتے اور اکثر کتابین دیکھنے کے محتاج رہتے ہین کتابون کے وسیلہ سے ہر ایک بات کا جواب دیتے ہین اور کتاب دیکھے بغیر اپنی رائے کم دیتے ہین اُنکا علم قواعد صغر سنی ہی کا رفیق نہین ہی جیسا اپنا ہی بلکہ کبر سنی مین بھی وفادار رہنما ہی بغیر اُسکے بار بار راہ گم کرنے کا ڈر رہتا ہی ایسا خیال کرنا مغروری ہی کہ قواعد عربی جیسے عربیون کو ضرور ہین ویسے اُس زبان کے دوسرے پڑہنے والون کو ضرور نہین ہین بلکہ انکو زیادہ ضرور ہین اس لیئے مین اسکے قواعد ایسے جمع کیا چاہتا ہون کہ مبتدیون کو زبان عربی کا سیکھنا آسان کرین اور منتہیون کو حل مشکلات مین کام آئین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد زبان عربی

پہلا حصّہ

پہلی فصل

الحُرُوفُ الهِجَائِیَّةُ یعنی حروف تہجی کے بیان مین

اہل عرب نے اپنے ملک کی زبان کو ایسی محنت سے آراستگی دی ہی کہ اور ملک والون پر اس بات مین بزرگی حاصل کی ہی قواعد کے ہر ایک خیال طلب مسئلہ کو خوب تجویز و تحقیق کیا ہی اور اس علم کے اوستادون کو علمی نیکنامی مین ایسا نام دیا ہی کہ اور قواعد نویسون نے اُس کی امید ناحق کی ہی۔

اور ملکون کی اکثر زبانون کی ترکیب ایسی سادہ ہی کہ علم قواعد کی درستی عام سے آزادہ ہی اُن کے اصول لڑکپن مین سیکھتے ہین لیکن پھر انکو دیکھنے کی نہ ضرورت پڑتی ہی نہ خواہش رکھتے ہین استحانا معلوم ہوا ہی کہ پڑھنے والے اس علم کی تحصیلات فضولیہ کو صحت مستعملہ کی ضروریات ضروریہ رفع کرنے کو حاصل کرتے ہین اور یہ ضروریات رفع ہونے کے بعد اُس مین کوئی ایسی بات

ان اللہ علی کل شیٔ قدیر

الحمد للہ والمنہ کہ مجموعہ صرف عربی کہ کتابیست بے بدل و رسالہ ایست قابل و دل افزا، بخش ماہران علوم حال و استقبال و ماضی

یادگار رضی

۱۲۷۴

از تالیفات جناب مطالع العلوم معدن الفنون دیوان جانی بہاری لال صاحب وکیل و پنجپسر راج بھرتپور دام اقبالہ

بہ مطبع عام مفید آگرہ بطبع گردید

لکھا جاتا ہی کہ جس دماغ سوزی سے آپ نے گلستان کو اردو نظم کیا ہی قابل تحسین ہی اور گورنمنٹ آپکی مشکور ہی اور بنظر قدردانی سرکار سو جلدین کتاب نگار رضی کی انعام مین دینے کے لیئے طلبا کے خرید فرمانا چاہتی ہی اسلیئے آپ سو جلدین اُسکی بذریعہ پارسل خدمت مین صاحب کیوریٹر بہادر ممالک مغربی کے بمقام الہ آباد بھیجدین - اور جو رسید سررشتہ صاحب ممدوح سے ملے اسکو قیمت کتب کے بل کے ساتھہ اس سررشتہ مین روانہ کرین - اور جو خرچ روانگی پارسل مین پڑے اُسکا بل علیحدہ بنا کر آپ خدمت مین صاحب کیوریٹر بہادر کے بھیجدین اُسکا روپیہ بمعرفت صاحب ممدوح کے آپکو ملے گا - فقط

تحریر ۱۵ ستمبر ۱۸۷۹ عیسوی کیمپ نینی تال

چٹھی منجانب صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی -

بنام

دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بھرتپور مقیم آبو -

نمبر ۱۲۳۹ - مقام نینی تال - محررہ ۷ اگست ۱۸۷۳ء

صاحب من - مین حسب ہدایت جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ آپ کی کتاب لآرام راضی کی رسید شکریہ کے ساتھہ بھیجتا ہون - حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی راے مین آپنے اصل کتاب فارسی کا ترجمہ ہوشیاری سے کیا ہی اور آپکی کتاب پڑہنے کے قابل ہی یہ توقع نہین ہوسکتی کہ اردو زبان مین نظم فارسی کی خوبی و لطافت ادا ہوسکے مگر تاہم نظر بحالت مجموعی آپ کی سعی مشکور ہوئی اور آپکے ترجمہ سے ہوشیاری و لیاقت ظاہر ہوتی ہی فقط -

آپکا خادم

ایم کیمپسن ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

تمام شد

نقل پروانہ عطیہ سرکار دربارہ ترجمہ گلستان موسوم بہ نگار رضی

بحکم صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مغربی وشمالی

رفعت و عوالی مرتبت [illegible] بپاداش ترجمہ اردو نظم گلستان موسوم نگار رضی [illegible] باشند

حسب الحکم چٹھی گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی نمبری ۱۶۰۴ – الف مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ عیسوی

حصہ چہارم

حصہ پنجم

فہرست ابواب و فصول جلد اول یادگار رضا

حصہ اول

حصہ دوم

حصہ سیوم

بسم الله الرحمن الرحيم

نظم

يا صاحِ فاهمته في الطلب ... لما به يعرف فن الادب

هاك الذي يغنيك يا ذا النهى ... بما حواه من لسان العرب

طالعه تحظى بالعلوم التي ... تفوز منها بارتشاف الضرب

فهو كتاب روضه معجب ... يحصل للناظر فيه الطرب

ثماره يانعة من يمل ... لقطفها فليسم بالذهب

ما ضم علم الصرف درج كما ... قد حاز هذا المقنع المنتخب

يا ايها الطلاب بشرى لكم ... هذا كتاب منجح للارب

صنفه منى الذي حسبه ... منكم دعاء فعليكم وجب

بعون صانع ممکنات و فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد لله والمنة که مجموعهٔ صرف عربی که کتابی ست بی بدل و رسالهٔ قابل و دل فائده‌بخش ماهران علوم حال و استقبال و ماضی اعنی نسخهٔ

جلد اول

یادگار رضی

از تالیفات جناب مطلع العلوم معدن الفنون جناب دیوان جانی بهاری لال صاحب وکیل و منیجر دار ریاست بهرتپور سلمه الله الشکور

در مطبع نامی مفید عام واقع بلدهٔ آگره طبع گردید و مطبوع جهان شد

شبینهٔ حسنات دیوان فنی بهاری لال صاحب وکیل و پیشکار ریاست بهرتپور
در مطبع مفید عام آگره واقع کوچه حکیمان باهتمام خاص محمد [illegible] مطبوع طبع گردید
اولاد علی لوح نویس